ماہنامہ

خلافتِ راشدہ

فیصل آباد

خصوصی شمارہ

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید نمبر

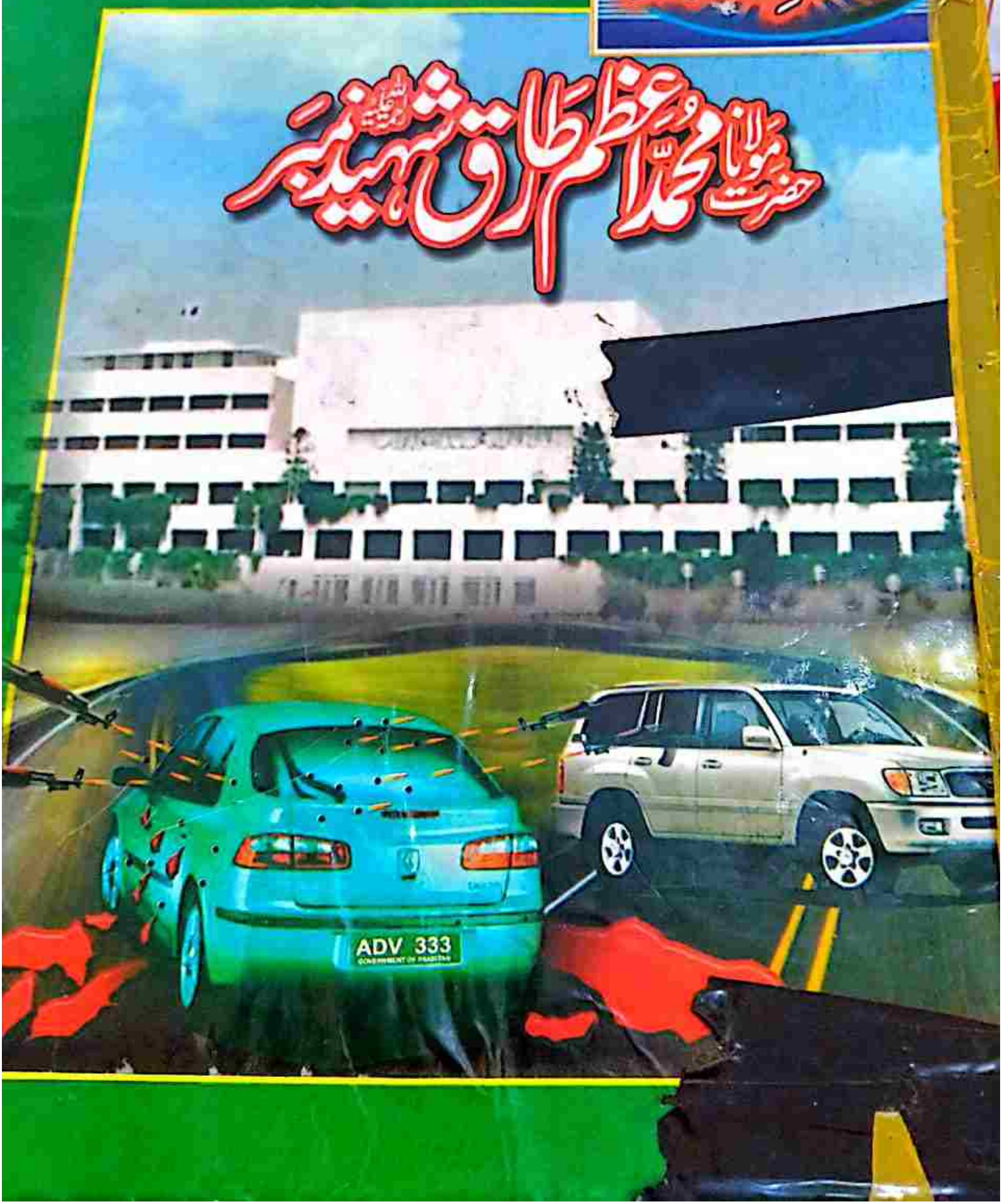

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

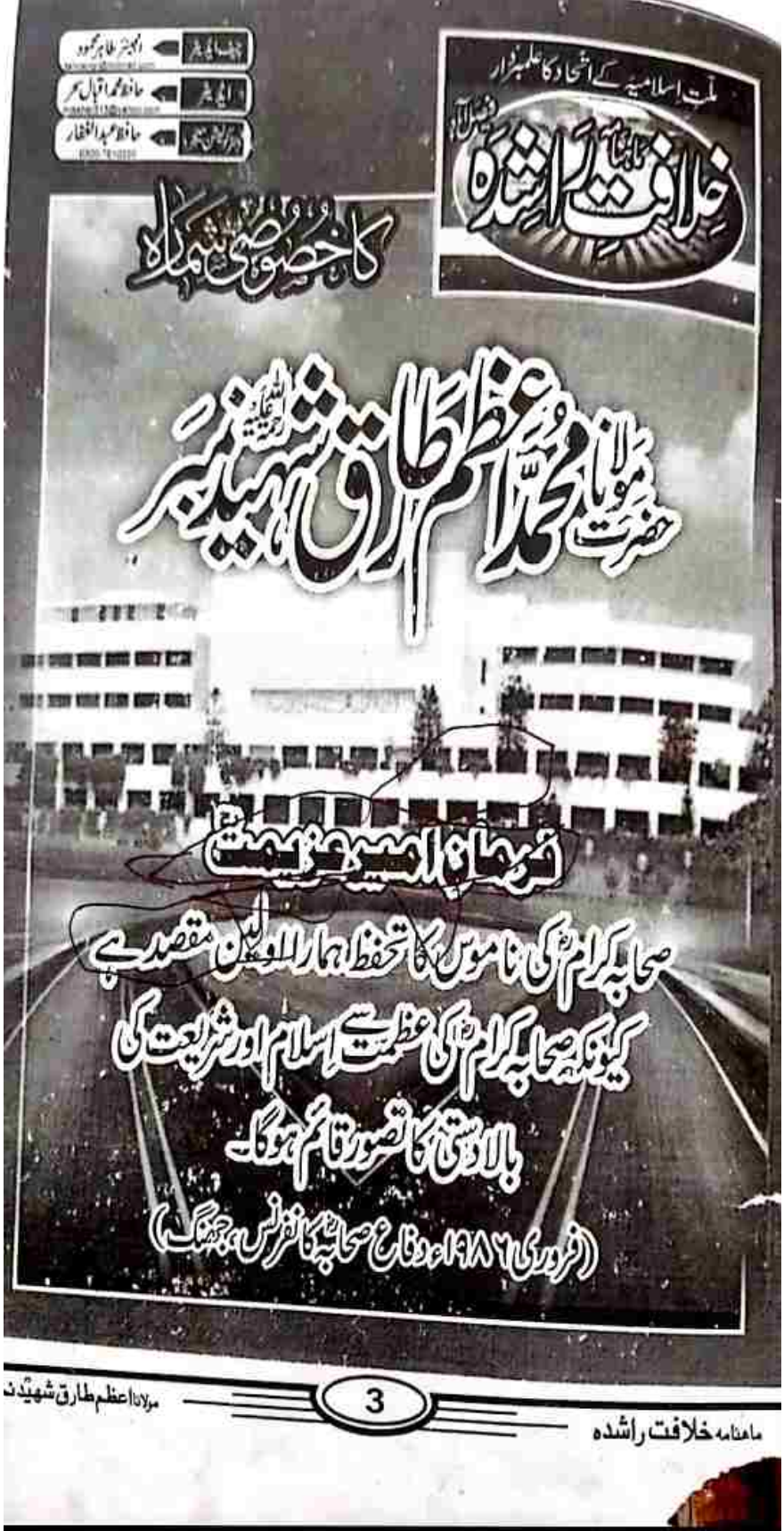

Scanned with CamScanner

فرمانِ قائد!

"میرے ان الفاظ کو غور سے سنو! تم سمجھ رہے ہو کہ ہم نے میدان مار لیا۔ قاسمی کو شہید کر کے ہمارا راستہ بند کر دیا۔ یاد رکھو! میں اس مصلے پر ایسے شخص کو کھڑا کروں گا، جو تمہیں لوہے کے چنے چبوائے گا، تمہاری نیندیں حرام کر دے گا"۔

(مولانا نثار القاسمی کی شہادت کے بعد مسجد حق نواز شہید جھنگ میں پہلے جمعہ سے علامہ فاروقی شہیدؒ کا تاریخی خطاب)

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئینۂ مطالبین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
پہلا باب..... تاثرات	11	مولانا حمید اللہ جان (ایم این اے)	20
مولانا سلیم اللہ خاں (صدر وفاق المدارس)	13	سردار چندر گیان سنگھ (ایم این اے)	20
مولانا سمیع الحق سینیٹر (سے یو آئی)	13	علامہ علی شیر حیدری (اہلسنت والجماعت)	21
مولانا محمد اکرم کشمیری (جامعہ اشرفیہ لاہور)	14	میاں محمد نقشبندی (اسلام آباد)	21
محترم ظفر اللہ خاں جمالی (سابق وزیر اعظم)	15	مہر خالد محمود سرگانہ (ایم پی اے جھنگ)	22
محترمہ بینظیر بھٹو (سابق وزیر اعظم)	15	خادم حسین بھٹی (وی پی او جھنگ)	22
جنرل (ر) حمید گل (سابق سربراہ ISI)	15	مولانا فضل الرحمن (ایم این اے)	22
مفتی نظام الدین شامزئی (جامعہ بنوری ٹاؤن)	16	قاضی عبداللطیف (سینیٹر)	23
مولانا منظور احمد چنیوٹی (امیر تحریک ختم نبوت)	16	جمیل احمد عابد (عثمان ووٹی)	23
قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی)	17	مولانا مسعود الرحمن عثمانی (مرکزی رہنما ملت اسلامیہ)	24
چوہدری پرویز الٰہی (وزیر اعلیٰ پنجاب)	17	ڈاکٹر خالد نواز فاروقی (بھکر، سرحد)	25
ابن الحسن عباسی زیدی (جامعہ فاروقیہ کراچی)	18	مولانا عبدالغنی (بہاولپور)	25
قاری عبداللطیف (مدرس مسجد نبویؐ)	19	مولانا عبدالخالق رحمانی (صوبائی رہنما ملت اسلامیہ)	26
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن)	19	نجم الدین مجاہد (سندھ)	27
پروفیسر غلام نبی اعوان (چیئرمین یونیورسٹی اسلام آباد)	20	حاجی محمد رفیق بلوچ (بلوچستان)	27

Scanned with CamScanner

عنوانات	صفحہ
حافظ نصیر احمد (اسلام آباد)	28
حافظ اقرار احمد عباسی (راولپنڈی)	30
جنرل (ر) عبدالباسط (ایم این اے)	32
محترمہ کشمالہ طارق (ایم این اے)	32
شہزادۂ پارلیمنٹ (مولانا محمد احمد لدھیانوی)	33
ابھی جاگتے تھے..... (ریحان محمود ضیاء)	36
کہاں ہے آج تو..... (ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں)	43
جانے والے تجھ کو..... (حکیم ابراہیم قاسمی MPA)	46
میرا بھائی..... (ڈاکٹر ہارون قاسمی)	51
میرا کارواں ہو تو..... (مولانا عبدالخالق رحمانی)	53
شہادت و محرکات (حمیم ایوبی)	55
دوسرا باب.....مہد سے لحد تک	59
مہد سے لحد تک (حافظ محمد اقبال سحر)	61
تیسرا باب.....تاثرات	68
تاثرات (بیوہ اعظم طارق شہیدؒ)	70
میرے والد محترم (بڑی بیٹی)	71
میرے محسن (داماد)	71
میرے عظیم والد (بڑا بیٹا معاویہ)	73

عنوانات	صفحہ
پیارے والد (بیٹی)	75
میرے ابو جی (چھوٹا بیٹا انس)	75
میرے والد (چھوٹی بیٹی)	76
میرے ابو جان (سب سے چھوٹی بیٹی)	77
میرا شہید بھائی (مولانا محمد عالم طارق)	77
مجھے حقیقی بیٹا سمجھا (راشد فاروقی)	81
تذکرہ شہداء کا..... (ابن عبدالغفور چودھری)	83
قاری ضیاء الرحمٰن شہیدؒ " " " "	83
محمد اسرار شہیدؒ " " " "	85
محمد ممتاز فوجی شہیدؒ " " " "	85
اصغر عرف بیلا شہیدؒ " " " "	86
چوتھا باب.....بلند پایہ خطیب	89
بلند پایہ خطیب (عثمان فاروق ضیاء)	91
فرمودات جرنیل (حافظ کرم الٰہی)	97
پانچواں باب.....عظیم سیاستدان	99
جبلِ استقامت (مولانا محمود الرشید حدوٹی)	101
میرا قائد..... (مولانا محمد الیاس بالاکوٹی)	119
حق گو عالم دین (محمد فاروق جلالی)	128

Scanned with CamScanner

عنوانات	صفحہ
آخری الیکشن جھنگ (محمد شہباز فیصل آباد)	131
تبدیلی نصاب کی فائل	139
زندگی کا آخری انٹرویو (محمد نسیم سوانی)	149
چھٹا باب..... جیلیں اور قاتلانہ حملے	153
قاتلانہ حملے (قاری عبدالغفار سلیم)	155
حسین یادیں (محمد ساجد انک)	163
موت سے واپسی (اعظم طارق کی زبانی)	175
میرا عظیم جرنیل (ساجد معاویہ)	195
ساتواں باب..... غیر ملکی دورے	211
غیر ملکی دورے (عبدالجبار علوی)	213
حج زندگی کا آخری سفر	237
آٹھواں باب..... ملکی وغیر ملکی ذرائع ابلاغ	245
قومی وبین الاقوامی اخبارات (اُمِّ عمر فاروق برطانیہ)	247
جرنیل کے سنہری اقوال (ایم ارشد فاروقی)	270
اور میں بے ہوش ہوگیا (سید طارق علی حیدری)	272
سادگی کی انتہاء (حافظ منصف خالد)	273
نابغۂ روزگار شخصیت (مولانا الیاس بالاکوٹی)	274
ہفت روزہ ضرب مؤمن (اداریہ)	275
روزنامہ اسلام لاہور (اداریہ)	276
روزنامہ انصاف لاہور (اداریہ)	277
روزنامہ نوائے وقت لاہور (اداریہ)	280
روزنامہ پاکستان لاہور (اداریہ)	281
روزنامہ جنگ لاہور (اداریہ)	281
روزنامہ خبریں لاہور (اداریہ)	281
نواں باب..... ذاتی ڈائری	283
ذاتی ڈائری محمد اعظم طارق (محمد ارشد، محمد فیصل آباد)	285
میرِ کارواں ہو تو ایسا..... (قاری نورالامین عثمانی)	301
مشن کے روحِ رواں (قاری محمد شفیع جھنگوی)	302
یادگار ملاقاتیں (حافظ عبدالحمید برطانیہ)	3
دسواں باب..... آوازِ دوستاں	
عصرِ حاضر کی عظیم شخصیت (حاجی غلام شبیر منہاس)	
قتل گاہوں سے چن کر (میاں محمود الحسن معاویہ)	
عبدالشکور لکھنوی کا وارث (حاجی محمد رفیق مینگل)	
ڈھونڈوں کہاں اُسے (حافظ محمد الطاف منہاس)	
تم ڈھونڈنے نکلو گے (ابن عالمگیر المجاہد)	
آسماں پہ رہا نہ کوئی تارا (حافظ زاہد علی گردا)	

Scanned with CamScanner

عنوانات	صفحہ
عظیم شہید (قاضی عبدالکریم کراچی)	335
بے مثال انسان (مولانا صہیب الرحمٰن صدیقی)	337
شہید اعظم (خالد محمود قاسمی)	343
بڑی مشکل سے ہوتا ہے (مولانا اورنگزیب فاروقی)	347
آوا وقت کا احمد بن حنبل (صباح الدین نظری)	349
اٹھ گیا عظمت صحابہؓ (عبدالرحمٰن فاروقی)	353
وہ جو دولہا ہے (محمد ارسلان زاہد)	355
وہ ضرور آئے گا (محمد معاویہ حیدری)	371
چند حسین یادیں (محمد یونس قاسمی)	379
عظیم بیٹا (قاضی محمد اسرائیل گرنگی)	387
آوا اعظم طارق (مولانا مخدوم منظور احمد)	395
شہید ناموس صحابہؓ (مولانا عبدالسلام)	399
مجاہد اعظم (مولانا منظور احمد مینگل)	400
شہید اعظم (قاضی عبدالحلیم)	411
میرے امام (سید محمد شہزاد)	413
مدتوں تجھے (بنت حیات واوکینٹ)	417
سورج طلوع ہوگیا (راجہ محمد ایاز)	419
مشن کا علمبردار (حضرت کبیر کراچی)	423

عنوانات	صفحہ
عمر بھر کی بے قراری (قاری منصور احمد)	425
کلاس فیلو (محمد نواز)	429
جرنیل محترم (بنت الحاج محمد الٰہی)	432
محمد اعظم طارق (سعید احمد جلالپوری)	434
راہِ شہادت کا مسافر (قاری عبدالرؤف)	439
میری آئیڈیل شخصیت (حافظ محمد تنویر)	441
اخلاص واستقامت کا پیکر (حافظ محب النبی)	443
اِک ستارہ اور..... (مولانا محمد اسلم شیخوپوری)	449
محمد اعظم سے..... (محمد شعیب بخاری)	467
گیارھواں باب.....	471
خراجِ تحسین.....تعزیتی پیغامات	473
بارھواں باب.....منظوم	527
شعراء کا کلام	529
تیرھواں باب.....	535
مولانا اعظم طارق اور اہل جھنگ	537

Scanned with CamScanner

عرض ناشر

عزیز قارئین! اس طریقے سے مولانا محمد اعظم طارق کی شخصیت کو اجاگر کرنا اور ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ماہنامہ خلافت راشدہ کا یہ خصوصی شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں مرحوم کو مولانا محمد اعظم طارق شہید کی شکل میں، مولانا محمد اعظم طارق شہید کی شخصیت کو مختلف حصوں میں بیان کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ ملک اور بیرون ملک کی ان معروف شخصیات کی طرف سے مولانا اعظم طارق شہید کو خراج عقیدت اور ان کے اعلیٰ عہدیداران کے اظہار خیال پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصے میں ولادت سے شہادت تک مولانا محمد اعظم طارق شہید کی ذاتی زندگی کے تمام پہلوؤں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ تیسرا حصہ مولانا شہید کی بیوہ، بچوں، بھائی، بہنوں اور ایسے معزز اہل خط کے مولانا شہید کے بارے میں تاثرات پر مشتمل ہے۔ چوتھا حصہ مولانا اعظم طارق شہید کی ہمہ جہت خطابت اور سحر انگیز تقریروں کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ پانچویں حصے میں مولانا محمد اعظم طارق شہید کی سیاسی میدان میں خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ چھٹا حصہ مولانا شہید کے جیلوں کے حالات اور قاتلانہ حملوں کی تفاصیل پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں مولانا شہید کی طرف سے کی گئی جملہ جدوجہد کی مختصر رپورٹ مفصل بیان کی گئی ہے۔ ساتویں حصے میں مولانا شہید کے بیرونی دوروں کی تفصیل موجود ہے۔ آٹھویں حصے میں مختلف اداروں کی طرف سے مولانا اعظم طارق شہید کے بارے میں خبروں، تبصروں، کالموں اور اداریوں پر مشتمل ہے۔ خصوصی شمارے کے نویں حصے میں مولانا اعظم طارق شہید کی زندگی کی آخری چالیس دنوں کی مختصر مختصر روئیداد کی اپنی ذاتی ڈائری سے نقل کی گئی ہیں۔ خصوصی نمبر کا دسواں حصہ بیرون ملک سے ہمارے اہل قلم احباب صحافت کے خیالات پر مشتمل ہے گیارھواں حصہ میں مولانا شہید کے بارے میں دنیا بھر سے آنے والے تعزیتی پیغامات اور اہل حقیقت سے جذبات کا اظہار ہے۔ بارھواں حصہ مولانا شہید کے بارے میں شعراء کرام کے کلام پر مشتمل ہے۔ آخری حصہ اہل جنگ کیلئے مولانا اعظم طارق شہید کی طرف سے کئے جانے والے ترقیاتی یا تعمیری اور رفاہی کاموں پر مشتمل ایک جامع رپورٹ ہے۔

ماہنامہ خلافت راشدہ کا یہ خصوصی شمارہ مولانا شہید کی مکمل طور پر احاطہ نہیں کر سکا۔ لیکن یہ کاوش پہلی اینٹ اٹھانے کے مترادف ضرور ہوگی۔ اس خصوصی نمبر کی اشاعت بھی مکمل نہ ہو سکتی اگر ماہنامہ خلافت راشدہ کے ایڈیٹر جناب حافظ محمد اقبال سمرو اور دیگر کارکنان احسان الحق، محمد شہباز شہید، حافظ عبدالجبار علوی الجرتے ہوئے ادیب حافظ محمد یونس قاسمی اور خوبصورت تحریریں بھیجنے والے اور دیگر اہل قلم کی محنت شامل نہ ہوتی۔ میں خداوند کریم کا شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں یہ عظیم سعادت بخشی ہے۔ اس موقع پر اس خصوصی نمبر کے سرورق کا تذکرہ نہ کیا جائے تو نامناسب ہوگا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مولانا اعظم طارق شہید کو کم از کم دو مرتبہ شدید حملوں کے ذریعے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے روکا گیا۔ 16 اکتوبر 2003ء کا حملہ بھی مولانا محمد اعظم طارق شہید کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے سے روکنے کی خطرناک سازش تھی۔ جس شخص کو بار بار قاتلانہ حملوں کا سامنا ہو اسے اسمبلی میں جانے سے روکنے کیلئے جمہوریت کے دعویدار بھاری مینڈیٹ کے حامل حکمران جیل میں ڈال دیں۔ اس شخص کو کال کوٹھڑی میں بھی لوگوں نے بھاری اکثریت سے اسمبلی کا ممبر منتخب کر لیا ہو ــــ ایسا شخص دہشت گرد ہو سکتا ہے؟

اس سے قبل مولانا محمد اعظم طارق شہید کو اپنے قائد علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید کے ساتھ عدالت میں پیش ہونے سے بھی روکا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں علامہ فاروقی شہید خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔

سیاہ سچائی کی تاریخ کی ورق گردانی کرنے والا ہر شخص یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ ان لوگوں کو عدالت میں بھی جانے نہیں دیا جاتا تھا۔ اور پھر قانون بنانے والے اداروں سے بھی انہیں دور رکھنے کا ہر حربہ استعمال کیا گیا ــــ آخر وہ کونسی خفیہ طاقت تھی جو ہر موقع پر انکے سد راہ تھی۔ جب قاری دھنی کے دریچوں میں جھانکے گا تو اس کو صاف پتہ چل جائیگا کہ اس کے پیچھے بھی وہی ابدی ازلی یہودی خطرناک سازش کارفرما ہے۔ جس نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو 22 کو مربع میل کے عدالت کے پیکر حکمران حال سے لیکر عظیم عباسی دور کے عظیم اسلامی فرمانبرداروں تک کو اپنی خطرناک سازشوں کے ذریعے نگلنے مشق بنائے رکھا۔

اے نوجوانو غور کرو! ہم کب تک دشمنوں کی سازشوں اور اداؤں کی بے حسی کا شکار ہو کر اپنے قائدین سے محروم ہوتے رہیں گے۔ اب جوش سے زیادہ ہوش کا وقت ہے۔ جذبات سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے۔ ہمارا دشمن جتنا طاقتور، مکار اور ہوشیار ہے اس کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے اندر تدبر، فکر اور حوصلہ پیدا کرو بکھری ہوئی قوت کو جمع کرو اور یہ سوچو کہ ہر مسلمان ہماری قوت ہے ــــ بلا تخصیص مسلک۔

انجینئر طاہر محمود
چیف ایڈیٹر

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

خواب ناکیوں سے نکلتے ہوئے ڈرتے کیوں ہو
دھوپ اتنی تو نہیں ہے کہ پگھل جاؤ گے

قائد محترم، وکیل صحابہؓ
آبرونے دیوبند

حضرت مولانا علامہ محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

کو صحابہ کرامؓ پر **جان نثار** کرنے پر

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
خراج تحسین پیش کرتے ہیں

تجھے کس پھول کا کفن ہم دیں ..... تو جدا ایسے موسموں میں ہوا ..... جب درختوں کے ہاتھ خالی ہیں

منجانب

خادمان صحابہؓ کوہاٹ صوبہ سرحد

Scanned with CamScanner

پہلا باب

تاثرات

ملک اور بیرون ملک کے اہم

سیاسی

سماجی

مذہبی

عسکری

فکری

تزویراتی

شخصیات

Scanned with CamScanner

سب کو رُلا کر، مسکراتا وہ جا رہا ہے

آتشِ عشق میں جلتا وہ جا رہا ہے
اپنے کئے پروں سے اڑتا وہ جا رہا ہے

کہتے ہیں کہ جنوں کی کوئی حد نہیں ہوتی
جنوں کی حدوں سے گزرتا وہ جا رہا ہے

جس راہ پر سارے عشاق جا رہے ہیں
اس راہِ عاشقی پر چلتا وہ جا رہا ہے

اس عاشقانہ راہ میں آتی ہے جو رکاوٹ
پاؤں کی ٹھوکروں سے اڑاتا وہ جا رہا ہے

جو سب سے ملتا تھا جدا ہو رہا ہے
سب کو رلا کر، مسکراتا وہ جا رہا ہے

ہر آزمائش میں وہ اتر چکا ہے پورا
ہر امتحاں میں کامیاب ہوتا وہ جا رہا ہے

"میرا جرم کیا ہے" اور "ٹوٹ گئی زنجیر"
حیات اپنی ساری لکھتا وہ جا رہا ہے

اُسے مل گئی ہے منزل یہ بلوچ کہہ رہا ہے
کیسی خوشی سے دار پہ چڑھتا وہ جا رہا ہے

جنت کی حوریں اس کو دے رہی ہیں لوری
گلشن میں شہداء کے سوتا وہ جا رہا ہے

ارشد بلوچ، اٹک شہر

Scanned with CamScanner

ان ہی کا سکہ چلتا تھا

مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ صدر وقاف المدارس العربیہ پاکستان مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ برد اللہ مضجعہ ۔کو اللہ بزرگ وبرتر نے شہادت کے بلند مقام پر فائز فرما کر خلد بریں کے خوش نصیب اور نیک بخت مقربین بارگاہ کی ہم نشینی عطا فرمائی ہے۔فانہ قاد فاز برب الکعبۃ.

وہ شہداء ناموس صحابہؓ سالار قافلہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ،مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ اور علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی جدائی زیادہ دیر برداشت نہ کر سکے' بہت جلدی کی اور کسی کی پروا کیے بغیر احباب سے جا ملے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم کی حرمت وعزت کے تحفظ کی خاطر جان کی بازی لگا کر جو داستان مہر ووفا ان حضرات نے رقم کی ہے اس کے نقوش انمٹ ہیں' ان کو دلوں سے مٹایا نہیں جاسکتا' یہ جرأت' ہمت اور عزیمت کی ایک قابل رشک سرگزشت ہے۔

ان حضرات کا ہر فرد اپنے موضوع پر خلوص کے لحاظ سے' علم کے اعتبار سے' جہد مسلسل کی وجہ سے' قربانیوں کی بنا پر مقبولیت اور محبوبیت کے اس مرتبے پر فائز تھا کہ زمانہ حاضر ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے' یہی وجہ تھی کہ جلسوں میں ان ہی کا سکہ چلتا تھا' انہی کی وجہ سے لوگ جلسے کا رخ کرتے تھے اور انہی کو سننا چاہتے تھے' وہاں دوسرے کسی کی دال گلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا' لوگ ان پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے تھے' دل وجان سے ان پر فدا اور قربان تھے' ان کی گفتگو واضح اور دلائل کے لحاظ سے بڑی وزنی ہوتی تھی' ان کے یہاں مداہنت کا گزر نہیں تھا' حق گوئی اور بے باکی نے ان کو شیر نر بنا دیا تھا۔

یہ اور بات ہے کہ اپنے مشن کی تکمیل کے لیے جو طریق کار ان حضرات نے طے کیا وہ سراسر جذباتی تھا جو بالآخر خود ان کے حق میں اور جماعت کے حق میں مفید ہونے کے بجائے نقصان دہ ثابت ہوا یہ وہ حقیقت ہے جس کا انکار عقل ودانش کے لیے ممکن نہیں بلکہ جذبات سے قطع نظر یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کو سمجھنے کے لیے زیادہ دانشمندی اور زیادہ باریک بینی کی ضرورت نہیں۔

رحمھم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃً' وأد خلھم فسیح جنانہ' وألھم ذویھم الصبر والسلوان

وہ ہمیشہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے

مولانا سمیع الحق سینئر وامیر جمعیت علماء اسلام

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ باعمل عالم دین' نڈر مجاہد اور باصلاحیت راہنما تھے۔انہوں نے دین کے معاملے میں کبھی کمزوری کا مظاہرہ نہ کیا۔بڑے سے بڑے جابر حکمران کے سامنے حق بات کہہ دینا ان کا خاص وصف تھا۔پہلا الیکشن انہوں نے ہماری جماعت کے ٹکٹ پر لڑا تھا۔شروع سے ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ رہیں۔مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ہمیشہ اپنے موقف پر قائم رہے۔بڑے سے بڑے لالچ انہیں اپنے موقف سے دستبرداری پر مجبور نہ کر سکے۔خداوند کریم انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

صحابہؓ دشمن کا ایمان کہاں؟

حضرت مولانا محمد اکرم کشمیری شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ پاکستان ہی کے نہیں بلکہ عالم اسلام کے مایہ ناز خطیب اور عالم تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی تھی کہ نے اپنی زندگی ناموس رسالت اور عظمت صحابہؓ کے لیے وقف کی اور اس مشن کی خدمت میں جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ امت مسلمہ پر عظمت صحابہؓ کا ایک قرض مدتوں چلا آرہا تھا جو مولانا اعظم طارقؒ اور ان کے رفقاء کار نے اتارنے کی کوشش کی صحابہ کی عظمت اور محبت ایمان کا حصہ ہے یہی وہ قدس صفات ہستیاں ہیں جن کے ذریعے ہمیں دین ملا۔ اگر خدانخواستہ کوئی بدبخت ان قدسی صفات ہستیوں کے بارے میں دریدہ دھنی کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو کہاں اس کا ایمان یا عقیدہ؟ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے عقائد اہل سنت والجماعت' طائفہ منصورہ' جس احسن انداز میں امت کے سامنے رکھا اور اس عقیدہ کی جو تشریح اور توضیح ذاتی پہ ان کا حصہ ہے الحمدللہ کہ انہوں نے عبارات اکابر کو یکجا جمع کرنے اور پھر ان کو حسن ترتیب سے پیش کرنے کی جو سعادت حاصل کی وہ یقیناً ان کے لیے ذخیرہ آخرت بن کر رہے گی۔

راقم الحروف کو مولانا کی خدمت میں حاضری کا کوئی زیادہ موقع تو نہیں ملا تاہم چند سرسری ملاقاتیں ضرور ہیں ان ملاقاتوں سے مولانا کا اخلاص اور فکر آخرت انتہائی موثر تھا۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس درویش نے اپنی عزت' جان' مال اور ہر چیز عظمت صحابہ کی خاطر وقف کر رکھی تھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

معروف تاجر محمد شکیل خان (اسلام آباد):۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے زندگی میں کوئی بات ایسی نہیں کہ جو پوری نہ کی ہو جھنگ کے عوام سے جو وعدے کیے وہ اپنی شہادت سے پہلے ہی پورے کر گئے۔ ان کی جرأت ان کی بہادری' قابل دید تھی زندگی میں ان پر کتنی بار قاتلانہ حملے ہوئے مگر جس مشن موقف نظریے کو پکڑ لیا اسی پر ڈٹے رہے' وہ کہا کرتے تھے بلکہ ایک نجی محفل میں ان کے منہ سے یہ بات سنی ہے کہ ''جس موقف جس مشن' جس نظریے کو ہم نے اختیار کیا جس لائن پر ہم چل رہے ہیں اس پر جان تو دی جاسکتی ہے مگر کسی قسم کی سودے بازی نہیں کرسکتے'' وہ چاہتے تو اسمبلی میں موجود باقی مولویوں کی طرح نصاب تعلیم کے مسئلے پر جو کہ گلگت میں اٹھا تھا خاموشی اختیار کرسکتے تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اسی پاداش میں انہیں پینتالیس گولیاں سینے پر اور چہرے میں کھانا پڑیں۔

Scanned with CamScanner

حق اور سچ کا ساتھی

میر ظفر اللہ خان جمالی وزیر اعظم پاکستان مرکزی راہنما مسلم لیگ (ق)

وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی نے حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی بیوہ کے نام ایک پیغام میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے سانحہ شہادت پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہوئے مولانا شہیدؒ کی پارلیمانی جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا محمد اعظم طارق بہت زیادہ صفات کے حامل عالم اسلام کا دل میں درد رکھنے والے اپنے وطن عزیز پاکستان سے محبت کرنے والے بہت اچھے پارلیمنٹرین تھے انہوں نے اسمبلی کے فورم پر ہمیشہ حق اور سچ کا ساتھ دیا۔ ہمیشہ حق اور سچ کہا اور اسے منوانے کی کوشش کی۔ وزارت عظمیٰ کے الیکشن میں انہوں نے مجھے ووٹ دیا جس پر میں ان کا مشکور رہا ہوں۔ جمالی جمہوریت کیلئے انکی گرانقدر خدمات ہیں جو پارلیمانی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔

بیدار مغز پارلیمنٹیرین

سابق وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو۔ چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی

مولانا محمد اعظم طارق کا اسلام آباد میں قتل بہت افسوسناک اور پریشان کن واقعہ ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق بیدار مغز پارلیمنٹرین تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھی اپوزیشن میں اور بطور اتحادی بھی کام کیا ہے اسمبلی کے فلور پر کئی مواقع پر ان کا اور ہمارا ایک ہی موقف رہا ہے۔ بطور ممبر قومی اسمبلی وہ اعلیٰ اقدار کے مالک تھے۔ ان کی ناگہانی موت پر میں آپ کے ساتھ غم زدہ ہوں۔ خداوند کریم آپ کو یہ عظیم سانحہ صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرانے کی توفیق عطا فرمائے۔

دلوں میں رہنے والی شخصیت

جنرل حمید گل (ریٹائرڈ) اسلام آباد

مولانا اعظم طارق ایک اچھے انسان تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے عوام کے دلوں میں رہنے والی شخصیت تھے عوام انہیں بہت پسند کرتے تھے۔ جنگ سے ہمیشہ انہیں ہی منتخب کیا جب بھی الیکشن میں کھڑے ہوئے الیکشن جیتے' یہاں تک کہ جیل سے لڑے تب بھی الیکشن جیتے ان کی شہادت کے پیچھے ملک دشمن عناصر کا ہاتھ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس کے پیچھے راء کا ہاتھ ہے تو غلط نہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner

عزیمت دم توڑ گئی

مفتی نظام الدین شامزئی شہید کراچی

حضرت مولانا اعظم طارق شہید کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں' مولانا انتہائی بے باک' نڈر' دلیر اور مجاہد انسان تھے۔ خداوند قدوس نے انکو بے پناہ صفات حسنہ سے نوازا تھا۔ تحفظ اصحابؓ رسول ﷺ کیلئے انکی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل کے فورم پر انہوں نے طالبان کی حمایت میں انتہائی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے احتجاجی جلوسوں کی نہ صرف قیادت کی بلکہ ظالم حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ طالبان پر شب خون مارنے والے پاکستان اور اسلام کے دشمن ہیں۔ مولانا کی شہادت سے یقیناً استقامت کا باب ختم ہوگیا۔ عزیمت دم توڑ گئی ہے۔ خداوند قدوس انکی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

یہ قیمتی خون ضائع نہیں جاسکتا

سفیر ختم نبوت' مولانا منظور احمد چنیوٹی

حضرت مولانا محمد اعظم طارق جرنیل سپاہ صحابہ' کنوینر ملت اسلامیہ پاکستان کی شہادت کا المناک واقعہ پوری ملت اسلامیہ کیلئے ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے اس خلا کا پر ہونا بہت ہی مشکل ہے وہ ناموس صحابہ کرامؓ' ازواج مطہراتؓ امہات المومنینؓ کی عزت و ناموس اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ کی جدوجہد کرتے ہوئے شہادت عظمیٰ کا مرتبہ حاصل کر کے زمرہ شہداء میں شامل ہوگئے۔ اسی مشن پر انکے قائد مولانا حق نواز شہیدؒ' مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ' علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ عزیزم اظہار الحق اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر چکے ہیں ان شہداء کا یہ قیمتی خون ضائع نہیں جاسکتا انشاء اللہ وہ دن پاکستان میں ضرور آئیگا جب ناموس صحابہ اور اہل بیت کے تحفظ کا قانون بنے گا اور دشمنان صحابہ کا منہ کالا ہوگا۔ انشاء اللہ یہ خون بھی رنگ لائیگا۔ راقم تو اس وقت زندہ ہوگا یا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے لیکن واقعات کی روشنی میں میری یہ پیشگوئی سمجھ لیں کہ ایک نہ ایک دن حکومت مجبور ہو کر یہ قانون بنائیگی اس وقت ملک میں حقیقی اور پائیدار امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک حکومت ان گستاخوں کیلئے قانون بنا کر ان کو عبرتناک سزائیں نہیں دیتی۔ میری دعا ہے کہ مولانا اعظم طارق مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ علیین اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادیں اور انکے تمام متعلقین اور محبت رکھنے والوں کو صبر جمیل اور اجر جزیل نصیب فرمائیں مولانا مرحوم کے صاحبزادوں کو اللہ تعالیٰ ان کا صحیح جانشین بنائے میرے لیے تو باعث فخر تھا میں انکی محبت کو اپنی بخشش اور نجات کا وسیلہ سمجھتا ہوں مجھے اپنے حقیقی بیٹوں سے زیادہ پیارا اور قابل قدر تھا اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت سے وافر حصہ نصیب فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

ایک عظیم شخصیت

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان

مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کا روح فرسا واقعہ ملت اسلامیہ پاکستان اور ملک بھر کے دین دار عوام کے لیے انتہائی صدمے کا باعث بنا۔ مولانا کے ساتھ میرے ذاتی روابط تھے۔ امت مسلمہ کے اتحاد کے راستے تلاش کرنے کیلئے ہم نے ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل کے وقت ان کی آشیر باد حاصل کی۔ قومی اسمبلی کے اندر بھی آپس میں ملاقات ہوتی رہتی تھی اور مشترکہ میدان کی تلاش میں ہم ہمیشہ آپس میں مشورہ کرتے تھے مولانا کی شہادت کا حادثہ اسلام آباد میں عین مرکزی حکومت کے زیر سایہ انتہائی محفوظ علاقہ میں واقع ہوا ہے۔ قاتلوں کا سراغ لگانا حکومت کا فرض ہے اور یہ حکومت کے لیے ایک چیلنج ہے میں حافظ حسین احمد' لیاقت بلوچ' اور مولانا عطاء الرحمٰن کے ساتھ متحدہ مجلس عمل کی طرف سے تعزیت کے لئے حاضر ہوا ہوں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان' صبر عطا فرمائے اور ان کی اولاد پر ان کے برکات کو قائم ودائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی صفوں میں اتحاد واتفاق پیدا کردے اور ہم سب کو اللہ کی رسی پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار

(قاضی حسین احمد' نائب صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان۔ نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان ڈپٹی سیکرٹری جنرل ایم ایم اے۔ حافظ حسین احمد ڈپٹی پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل پاکستان۔ عطاء الرحمٰن امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خان)

صلح جو شخصیت

وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی صدر مسلم لیگ (ق)

مولانا اعظم طارق شہیدؒ ایک ایسے وقت میں ہم سے بچھڑے ہیں جب ملک کو ان کی خدمات کی شدید ضرورت تھی اس سانحہ عظیم کو اگر موجودہ شکل میں بین الاقوامی صورتحال کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس مہیب خلا کو واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس ملک کے استحکام اور بقا کے لیے ان کی حالیہ برسوں میں کی گئی خصوصی کاوشوں کو مورخ کبھی فراموش نہیں کرسکے گا۔ ان کی بے پایاں قائدانہ صلاحیتوں کے طفیل جماعت کے جو شیلے نوجوانوں میں صحیح راستہ اور صحیح منزل کا جو شعور پیدا ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ وہ گمراہ نہ ہوجائے اور غیر ذمہ دار عناصر اس کو کوئی منفی رخ دینے میں کامیاب نہ ہوجائیں۔

مولانا کے وارثین پر اس حوالے سے دوہری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ بارگاہ الٰہی میں اتحاد بین المسلمین کمیٹی پنجاب کا یہ نمائندہ وفد خوابگار ہے کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے درجات خصوصی طور پر بلند کریں اور ان کے وارثین کو امت وملت کے دیرینہ اور پسندیدہ مشن کی تکمیل کی توفیق عطا کریں۔ آمین! (ڈاکٹر طاہر رضا بخاری' ڈائریکٹر اوقاف پنجاب' محمد یوسف انور' ڈسٹرکٹ اوقاف فیصل آباد۔ محمد مقصود احمد۔ محمد جاوید اقبال اعوان' سیکرٹری مذہبی امور واوقاف پنجاب۔ محمد

Scanned with CamScanner

عبدالکبیر آزاد۔ ۔ ۔ لواز فرائیڈ ووکیٹ بہاول پور۔ سید علامہ مصطفیٰ بخاری ذوالی خطیب اوقاف لاہور۔ مولوی سیف الدین سیف
میر۔ ۔ ۔ ۔ لاہور۔ سید عتیق احمد ذوالی ڈائریکٹر اوقاف فیصل آباد)

بہت مسرور ہونگے شہادت کا رتبہ پاکر

ابن الحسن عباسی زید مجدہ استاذ الحدیث و شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ فاروقیہ کراچی

مولانا اعظم طارق صاحب شہید سے اس ناکارہ کو بالمشافہ براہ راست ملاقات کا موقعہ نہیں ملا۔ البتہ بن دیکھے ان کے غائبانہ محبت کا رشتہ ضرور قائم ہوا۔ اس محبت کے ساتھ ان کے والہانہ عشق و عقیدت کے واقعات سننے میں آتے رہے۔ معجزات صحابہ کی حفاظت کے لئے سرگرم علماء میں ان کا نام سرفہرست اور ان کی شہرت سے دانے رہی۔ بعض لوگوں پر اس سلسلے میں متشدد ہونے کے الزامات لگتے رہے اور ان کے خلوص پر بھی کیا جاتا رہا۔ لیکن مولانا اعظم طارق کے خلوص پر ان کے طریقہ کار سے اختلاف کرنے والوں نے بھی کبھی انگشت نمائی نہیں کی۔ وہ جس موقف کو حق اور اس کے حصول کے لیے جس طریقہ کار کو صحیح سمجھتے رہے اس پر تادم آخر ڈٹے رہے۔ جیلیں کاٹیں، صعوبتیں برداشت کیں، جبر و تشدد کا سامنا کیا لیکن ان کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی۔

مجھے ان کی شہادت کی تفصیل معلوم ہونے کے بعد بڑا تعجب ہوا۔ انہی دنوں اسپارکو کا واقعہ پیش آچکا تھا۔ لیکن اس کے باوجود مولانا ایک کار کے ہمراہ اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے۔ کوئی دوسری گاڑی حفاظت کے لئے ساتھ نہ تھی۔ کار میں بیٹھے ہوئے گارڈ خود مجرم ہوتے ہیں وہ کیا دفاع کر سکتے ہیں..... میں نے یہ سوال کئی لوگوں سے کیا تو ایک صاحب نے کہا مولانا جواز کی شہادت کے متمنی تھے وہ اپنی واجبی حفاظت کرتے تھے لیکن زیادہ اہتمام چھوڑ دیا تھا۔ ان کی خواہش تھی کہ معجزات صحابہ کے مقدس قافلے کی حفاظت کی راہ میں کوئی ان کی جان لینا چاہتا ہے تو لے لے کر ایک جاں نثار ہے سو بسیار۔ یہاں نہیں تو وہاں۔ چنانچہ ایک جست میں انہوں نے سارے فاصلے طے کر لیے۔ امید ہے وہ بہت مسرور ہوں گے شہادت کا رتبہ پاکر.....

عظیم دوست و سپاہ

صاحبزادہ محمد سلطان ضلعی ناظم جھنگ

مولانا محمد اعظم طارق شہید سپاہ صحابہ کے بے باک اور جرأت مند راہنما تھے۔ انہوں نے جھنگ کے غریب پسماندہ علاقہ کی قیادت کر کے انہیں اپنے حقوق کیلئے زبردست جدوجہد کرنے کا شعور دیا۔ مولانا اعظم طارق کا خلاء برسوں بعد بھی پر نہ ہو سکے گا۔ خداوند کریم جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

وہ ایک بہادر انسان تھے

قاری محمد عبداللطیف ۔مدرس مسجد نبوی

مولانا محمد اعظم طارق شہید کو اللہ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا۔اللہ کریم نے ان کو اپنے دین کی حفاظت اور خاص کر حکومت الہیہ کے قیام کیلئے کام کرنے کی توفیق بخشی ۔ان کی یہ خدمات تاریخ اسلام میں یاد رہیں گی۔عظمت صحابہؓ اور دفاع صحابہؓ کیلئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔وہ ایک بہادر انسان تھے۔انہوں نے شرک وبدعت اور دشمنان اسلام کے سامنے انتہائی جرأت وبہادری سے مقابلہ کیا اور آنکھوں سے آنکھیں ملا کر ہر چیلنج کا مقابلہ کیا۔اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائیں۔اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں ان کی وفات سے تمام اہل مدینہ خاص کر ان سے محبت وعقیدت رکھنے والی ایک جماعت کو سخت جھٹکا لگا ہے۔پورا حرم اور سعودی عرب میں ان کے چاہنے والوں نے دل کی گہرائیوں سے انکی مغفرت کی دعائیں کی ہیں ہم انکے اہل خانہ کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

اصاغر کے ذمہ اکابر کا قرض

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' کے ارباب بست وکشاد کالعدم ملت اسلامیہ کے قائد' ممبر قومی اسمبلی' مشہور مذہبی وسیاسی راہنما اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی دینی' ملی' سیاسی خدمات اور داستان عزیمت پر مشتمل ایک خصوصی یادگاری نمبر شائع کر رہے ہیں۔بلاشبہ آپ حضرات کا یہ فیصلہ قابل تحسین اور لائق تحریک ہے' ہم اس پر آپ حضرات کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

بلاشبہ اصاغر کے ذمہ اکابر کا یہ قرض ہے کہ ان کی حیات' اخلاق وکردار' سیرت وسوانح' جہد ومجاہدہ' زہد واتقاء' جرأت وہمت' عزم واستقلال' حق پرستی وحق گوئی سے بھرپور زندگی کے مخفی گوشوں کو آنے والی نسلوں تک پہنچائیں اور انہیں اپنے اسلاف کے تابناک ماضی سے روشناس کرائیں۔کہ وہ بسہولت اپنی راہ عمل متعین کرسکیں اور اسلاف کی روایات کی امانت کو سینے پر سجا کر امت کی راہنمائی کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے سکیں۔

آج تک سیرت وسوانح اور تاریخ وتذکرہ پر جتنی تصنیفات کی گئی ہیں عموماً ان میں یہی مقصد پیش نظر آرہا ہے' گویا ہم اسی جذبہ سے لکھیں' پڑھیں' پڑھائیں اور اپنے اکابر واسلاف کی سنہری تاریخ مرتب کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔(آمین)

Scanned with CamScanner

پروفیسر میجر غلام نبی اعوان (نمل یونیورسٹی):۔

مولانا اعظم طارق اس ملک کا عظیم سرمایہ تھے جن کے جانے سے ملک ایک عظیم سرمائے سے محروم ہوگیا ان کی شہادت سے جو گہرا خلا پیدا ہوا ہے موجودہ صورتحال سے تو ناممکن ہی لگتا ہے کہ کوئی اس کی کو پورا کر سکے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ پارلیمنٹ میں موجود باقی علماء کرام ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے مشن کو آگے بڑھائیں اور جو شریعت بل انہوں نے پیش کیا تھا اس کو منظور کروا کر نافذ کرائیں۔ ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کے درجات کو بلند فرمائے اور جس مشن کی خاطر انہوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا اسی مشن کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

کرنل جاوید (اسلام آباد):۔

ہزاروں سال نرگس روتی ہے اپنی بے نوری پر
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا اعظم طارق اپنی مثال آپ تھے ان جیسا آج تک میں نے کوئی دوسرا نہیں دیکھا ان کے اخلاق ان کی جرأت ان کی شجاعت' انکی ہر ادا بے مثال تھی۔ مجھے عرصہ ہوگیا ہے یہاں اسمبلی میں ڈیوٹی کرتے ہوئے میں نے اپنے ڈیوٹی کے دوران کوئی ایسا مولوی پارلیمنٹرین نہیں دیکھا آپ جو کہتے تھے نہ صرف کہتے تھے بلکہ عملاً کرتے تھے یہی ایک بات تھی جس نے آپ کو عوام کے دلوں میں آج بھی زندہ رکھا ہوا ہے۔

ممبر قومی اسمبلی' مولانا حمید اللہ صاحب' گوجرانوالہ:۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت پر دینی حلقوں میں عموماً اور سپاہ صحابہ میں خصوصاً جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا ناممکن ہے دین محمد کیلئے جو انہوں نے خدمات پیش کیں ان کو تا قیامت یاد رکھا جائے گا ہم ان کے مشن موقف نظریہ سے مکمل اتفاق رکھتے ہیں۔ اعظم طارق تو دوبارہ نہیں آئے گا مگر انشاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو وہ مشن جو ہمارے درمیان ادھورا چھوڑ گئے ہیں اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائیں اور ان کے درجات کو بلند فرمائیں۔

ممبر قومی اسمبلی سردار چندر گیان سنگھ' مخصوص اقلیتی نشست:۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ ایک ناقابل فراموش شخصیت ہیں گو کہ آج وہ ہمارے درمیان موجود نہیں مگر ان کی یادیں آج بھی ہمارے ساتھ ہیں میں نے ان کو ذاتی اعتبار سے بہت اچھا انسان پایا۔ بہت نیک' شریف اور بردبار شخصیت کے حامل تھے۔ مذہبی حوالے سے بھی آج تک انہوں نے کبھی ہمارے مذہب کو کچھ نہیں کہا بلکہ اقلیت ہوتے ہوئے بھی ہمیں انہوں نے تحفظ دیا' وہ تو ان لوگوں کے مخالف تھے جو ان کے مذہب میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے' عوام کا ان پر بھرپور اعتماد تھا تب ہی وہ عوام کی طرف سے منتخب ہو کر اسمبلی میں آئے۔ ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے مشکل ہی ہے کہ کوئی اسے پر کر سکے۔ بہرکیف ضرورت اس بات کی ہے کہ قومی اسمبلی میں پھر سے کوئی اعظم طارق آئے۔

Scanned with CamScanner

1:53 86%

مولانا اعظم طارق نے ان تھک محنت کرکے نوجوان نسل کو بیدار کیا۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ پہلی ملاقات 12 مارچ 1990ء کو اس وقت ہوئی جب امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت کے بعد 16 مارچ 1990ء کو مینار پاکستان لاہور میں ہونے والی پہلی دفاع صحابہ وحق نواز جھنگوی شہید کانفرنس کی تیاریاں عروج پر تھیں اور کانفرنس کی تیاریوں کیلئے مختلف علاقوں میں دورے شروع تھے۔ میں محمد اقبال' نور محمد سکھر والے اور عبدالحمید میمن کے ہمراہ کراچی پہنچا تو مولانا اعظم طارق میرے استقبال کیلئے موجود تھے۔ 16 مارچ کو پہلا جمعہ میں نے جامعہ محمودیہ ناگن چورنگی اور علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے وہ جمعہ جامع مسجد صدیق اکبر ناگن چورنگی میں پڑھایا تھا۔ مولانا محمد اعظم طارق کو میں نے انتہائی چاک وچوبند' فعال اور دین کی تڑپ رکھنے والے مخلص نوجوان کے روپ میں دیکھا۔ چونکہ یہ سپاہ صحابہ کا ابتدائی دور تھا۔ لیکن اس دور میں کراچی کے اندر مولانا محمد اعظم طارقؒ نے مشن جھنگوی کیلئے جس طرح انتھک محنت کرکے نوجوان نسل کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا وہ ان ہی کا حصہ تھا۔

انہوں نے پوری زندگی میں ہر ذمہ داری کو بڑے احسن انداز میں پورا کیا۔ 16 مارچ 1990ء کی کانفرنس میں مولانا ایثار القاسمی سٹیج سیکرٹری تھے۔ ہم بہت بڑے جلوس کی صورت میں جلسہ گاہ پہنچے اس وقت مولانا اعظم طارق کی پر جوش تقریر سے قائدانہ صلاحیتوں کی رمق صاف دکھائی دے رہی تھی۔

مولانا محمد اعظم طارقؒ کی پارلیمانی جدوجہد تاریخ ساز اہمیت کی حامل ہے۔ انکی مظلومانہ شہادت کا صدمہ بھلایا نہیں جاسکتا یہ سپاہ صحابہؓ کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کے محرکات میں وانا آپریشن اور نصاب میں تبدیلی سرفہرست ہیں۔ کیونکہ حکومت یہ سمجھتی تھی کہ مذکورہ دونوں عوامل اعظم طارق کی اسمبلی کے اندر موثر آواز کی موجودگی کی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچائے جاسکتے۔ ہماری دیانتدارانہ رائے ہے کہ اگر مولانا اعظم طارق شہیدؒ موجود ہوتے تھے۔ وانا آپریشن اور نصاب میں تبدیلی پر ردعمل کا نقشہ ہی کچھ ...! مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت وفاقی حکومت اور اس کے غیر ملکی سرپرستوں کا کیا دھرا ہے۔ ہم نے بہت صبر کر ! ہے۔ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

سچے مجاہد کی طرح زندگی گزار دی

میاں محمد نقشبندی۔ خطیب' اسلام آباد

جبل استقامت قافلہ حریت کے سالار اعلیٰ یادگار اسلاف مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے داغ مفارقت دیکر پوری امت مسلمہ کو غم میں مبتلا کردیا۔ مولانا کا سانحہ ارتحال ایسا قومی وملی نقصان ہے جس کی تلافی مکمل نہیں۔ اس مایوس دور میں انہوں نے مسلمانوں کو جرأت کے ساتھ جینے کے گر سکھائے ہیں۔ مولانا کی زندگی میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی

Scanned with CamScanner

2:00 85%

جرأت' بے باکی' تقویٰ اور ایمان روز روشن کی طرح عیاں تھا۔ جب تک زندہ رہے سچے مجاہد کی طرح زندہ رہے۔ حق کیلئے حق نواز شہیدؒ کے جانشین کی طرح حق پر جان قربان کردی۔

خلاء کبھی پر نہ ہوگا

مہر خالد محمود سرگانہ۔ ممبر صوبائی اسمبلی

مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت سے جو خلا پیدا ہوا ہے کبھی پُر نہ ہو سکے گا۔ انہوں نے عوام کی فلاح و بہبود اور جھنگ کی ترقی کیلئے جو منصوبے شروع کیے تھے یا جو کام مکمل کروائے ہیں جھنگ کی 57 سالہ تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے شروع کردہ تمام ترقیاتی کاموں کو اللہ کے فضل و کرم سے پایہ تکمیل تک پہنچا کر انکی روح کو خوش کریں گے۔

مولانا محمد اعظم طارق کا قتل قومی سانحہ ہے

خادم حسین بھٹی۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جھنگ

مولانا محمد اعظم طارق کا قتل قومی سانحہ ہے انہوں نے امن و امان کیلئے حکومت اور خصوصاً پولیس کیساتھ تعاون کیا۔ ایسے حالات میں جب جھنگ جل رہا تھا۔ پولیس اور عوام کے درمیان خانہ جنگی جیسے حالات پیدا ہونے کے خدشات کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ انہوں نے نہ صرف امن و امان کے قیام کو یقینی بنایا بلکہ جھنگ کے عوام کو بھی حوصلہ تدبر اور صبر کے ساتھ قانون کا احترام کرنے کی تلقین کی۔ جس کے نتائج کے طور پر آپ تین مرتبہ قومی اسمبلی میں پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

نہ بھئی ہم اسی طرح خوش ہیں.....

مولانا فضل الرحمٰن' ایم این اے' جنرل سیکرٹری متحدہ مجلس عمل

جب نمائندہ خلافت راشدہ نے مولانا اعظم طارق کے بارے میں مولانا فضل الرحمٰن سے تاثرات جاننے کیلئے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا "نہ بھئی نہ میں کچھ نہیں کہتا۔ ہم اسی طرح خوش ہیں۔ میرے کوئی تاثرات نہیں ہم اسی حال میں ٹھیک ہیں۔"

کسی کے روکے حق کا پیغام
کب رُکا ہے جو اب رکے گا
چراغ ایماں تو آندھیوں میں
جلا دیا ہے جلا کرے گا

Scanned with CamScanner

رونقیں ماند پڑ گئیں

مولانا قاضی عبداللطیف سابق مرکزی راہنما جمعیۃ علماء اسلام

؎ نجات تربت مایا نہ شد از غیب تحریر
کہ ایں مقتول راجز بیگناہی نیست تقصیرے

مولانا اعظم طارقؒ نے اس گئے گزرے دور میں جس جرأت و بے باکی' مگر کسی کی دلخراشی کیے بغیر۔ "وجادلھم بالتی ھی احسن" کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے مشن کو جاری رکھا وہ تاریخ کا سنہری باب ہے آپ نے اپنے قائدین کے نقش قدم پر اپنی زندگی نثار کردی۔

؎ اسی قصور میں شانوں سے سر اترتے رہے
یہ کیسے لوگ تھے جو پھر بھی عشق کرتے رہے

آپ نے چند روز مرہ زندگی میں حیات جاودانی حاصل کرلی اور عشق صحابہؓ کے پرچم کو ایسا سربلند کیا جو کبھی سرنگوں نہیں ہوگا۔

؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق یہ ثبت است برجریدۂ عالم دوام

حق تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر بنائے پسماندگان متعلقین کو صبر جمیل اور انکے نقش قدم پر ثابت قدم رکھے مرحوم کا ماتم ایک گریا ایک جماعت کا نہیں آپکے وصال سے بہت سی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں یہ عالم اسلام کا ماتم ہے حق تعالیٰ اپنے کرم سے انکی خلائی عنایت فرمائے۔ وماذلک علی اللہ العزیز۔ حکومت کا فرض ہے کہ جلد تر مجرموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے۔

☆ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ پہلی مرتبہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تو ہمارے پاس متحدہ عرب امارات کے دورہ پر تشریف لائے۔ مولانا شہیدؒ بہترین قائد تھے انہوں نے ہر دور میں جماعت کو مشکل سے مشکل حالات سے بہت ہی احسن انداز سے نکالا اور کارکنوں کو کسی بھی موقع پر مایوس نہیں ہونے دیا۔ ان کا دل اگرچہ جماعتی کارکنوں کے صدموں اور دکھوں کی وجہ سے لبریز ہوتا تھا لیکن چہرے پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے جس دلیری اور بہادری سے جماعت کا موقف ایوانوں میں' میدانوں میں اور ہر دور کے حکمرانوں کے سامنے پیش کیا اس سے جماعت کا سر پوری دنیا میں فخر سے بلند ہوگیا ہے۔ حضرتؒ نے ناموس صحابہؓ کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کیا تھا۔ اپنے موقف کی خاطر جھگڑی بیڑی کو تو قبول کرلیا اپنے اہل وعیال سیلمی جدائی تیرو تفنگ ظلم وستم سب برداشت کیا لیکن سودے بازی نہیں کی۔

مولانا اعظم طارق شہید دوبئی میں میرے پاس تشریف لائے ہم گاڑی میں سمندر کے کنارے سفر کررہے تھے حضرت شہیدؒ نے گاڑی روکنے کا حکم دیا۔ پیدل سیر کی اور حضرت فرمانے لگے آج میری زندگی کا یہ بڑا عجیب دن ہے۔ میں بغیر گن

Scanned with CamScanner

میتوں اور بندوقوں کے گھوم رہا ہوں اور اپنے آپ کو بیڈ اپر مسنون مسنون کر رہا ہوں
سائے ہوتے ہیں اور ہر وقت جماعتی پروگراموں میں مشغولیت کی وجہ سے اس طرح آزادانہ گھومنا پھرنا نصیب نہیں ہوتا۔
(جمیل احمد عابد جنرل سیکرٹری متحدہ عرب امارات "تجمان")

اس عمر میں مرنا کوئی آسان نہیں ہوتا

مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی' خطیب جامع مسجد بلال لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ میری ملاقاتیں دوران تعلیم اس وقت ہوئیں کہ جب کراچی بنوری ٹاؤن زیر تعلیم تھا۔ مولانا دورہ حدیث میں تھے بندہ ناچیز درجہ ثالثہ میں پڑھتا تھا۔ بعدازیں زیادہ قرب ہوا جب مولانا مرحوم راولپنڈی جامعہ فرقانیہ کے اجلاس میں مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے بعد مرکزی نائب سرپرست بنائے گئے۔ پھر شہادت تک بحمداللہ حضرت کے شانہ بشانہ چلنے کی سعادت ملی۔ اور آخری ملاقات زندگی میں پشاور کے دورے پر ہوئی اور شہادت کے بعد آخری سب سے آخری ملاقات قبر مبارک میں ہوئی جب بندہ میت کو قبر اتار رہا تھا۔ میں نے مولانا مرحوم کو بطور قائد سپاہ صحابہ ایسا پایا کہ اب ان جیسا کوئی نظر نہیں آتا۔ بحیثیت قائد وہ قائدانہ تمام خوبیوں اور صلاحیتوں سے مزین تھے۔ انکے جانے کے بعد جو خلا پیدا ہوا اسکو پر کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کیسی شخصیت کے مالک تھے۔ جو بیک وقت تین آدمیوں کا کام سنبھالے ہوئے تھے اور بس۔

؎ بچھڑا کچھ اس انداز سے کہ رُت ہی بدل گئی
ایک شخص پورے عالم اسلام کو ویران کرگیا

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے جو قربانیاں دی ہیں وہ ہر اعتبار سے قابل تحسین ہیں اور اس دور میں بلا مبالغہ انکے وجود سلاسل تھے۔ چند دن گزرے تھے کہ سپرنٹنڈنٹ جیل نے قائدین کی ملاقات پر پابندی عائد کردی کارکن باہر دیدار کے مشتاق و بے چین تھے اور ادھر اندر مولانا اعظم طارق اپنے کارکنوں کی ملاقات کے لیے بے چین آخر مولانا اعظم طارق شہیدؒ احتجاجاً بلاک نمبر 13 کے اندر بوہڑ کے بڑے درخت پر چڑھ گئے اور چٹ لکھ کر باہر کارکنوں کی طرف پھینک دی جیل کا عملہ آ گیا مولانا نے فرمایا جب تک میرے کارکنوں سے میری ملاقات نہیں کراؤ گے اس وقت تک میں نیچے نہیں اتروں گا جیل کا عملہ اس عظیم قائد کو کارکنوں سے اسقدر پیار پر حیران رہ گیا اور یہ کہنے پر مجبور ہوئے اس جماعت کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی جس جماعت کے قائد اور کارکن ایک دوسرے سے اس قدر پیار کرتے ہوں۔

Scanned with CamScanner

میرا قائد.....! صحابہؓ کا سچا سپاہی

ڈاکٹر خالد نواز فاروقی ہنگو

نیشنل انقلاب کانفرنس پشاور کے موقع پر 1981ء میں پہلی ملاقات ہوئی اسکے بعد آئی جی سے مذاکرات میں بھی موجود تھا۔ پھر تادم شہادت میں حضرت کی نوکری کرتا رہا۔ اب بھی نوکر ہوں مزار کا' اولاد کا' ہر چیز کا۔ مولانا انتہائی باصلاحیت' باوقار' مشفق تھے۔ آپ جیسا کسی کو نہیں پایا بس اتنا کہوں گا "I Love Him Very Much" ناموس صحابہؓ کیلئے میرے قائد نے بڑی جرأت سے تگ ودو کی کہ مثال ماضی قریب میں کوئی نہیں ہے۔ صحابہؓ کا سچا سپاہی میرے قائد ہی تھے۔

1999ء کے بعد مرکزی قیادت میں مجھ سے زیادہ قریب کوئی نہیں تھا۔ مجھے اپنے بیٹے معاویہ جیسے پیار کرتے تھے۔ بہت سے واقعات اہم ہیں آپ کی ذہانت کا ایک واقعہ عرض ہے۔ دورہ سرحد کے موقع پر بنوں جارہے تھے تقریر کیلئے مجھ سے پشتو کے چند جملے سیکھے۔ اور کیا کہ اب تو میرے استاد بن گئے۔ جب میں اجازت لے رہا تھا تو پشتو کے وہی جملے سنائے۔

ہم نے جماعتی فنڈز کا اللہ کو حساب دینا ہے

مولانا عبدالغنی مرکزی خازن کالعدم ملت اسلامیہ پاکستان

1991ء کے آخر میں عظیم الشان کانفرنس نواب گراؤنڈ جھنگ میں ہوئی ساتھیوں نے بتایا کہ یہ مولانا محمد اعظم طارق کراچی میں جماعت کا کام کررہے ہیں ان کو گہری سوچ میں دیکھ کر دل میں بات آئی کہ کام کا نوجوان معلوم ہوتا ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جماعتی ذمہ دار بن جانے کے بعد ہمیشہ مشن اور نظریہ کو لوگوں تک پہنچانے میں کوشاں رہے زیادہ قریبی تعلق اس وقت ہوا جب پہلی مرتبہ پنجاب میں اس کارواں ناموس صحابہ شروع ہوا اسکی تیاری کے لیے بعض اضلاع کا اکٹھے دورہ کیا جو کہ رحیم یار خان ڈویژن سے شروع ہوتا تھا۔ اسکی تیاری کے لیے اجازت لیکر واپس چلا گیا جاتے ہی رات کو پولیس نے گرفتار کرکے بہاولپور جیل بھیج دیا۔ رحیم یار خان کی بجائے کارواں بہاولپور سے شروع ہوا علامہ فاروقی شہیدؒ نے ہوم سیکرٹری سے مذاکرات کیئے مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے ایس پی سے ہماری رہائی کا مطالبہ کیا کہ اگر کانفرنس کے اختتام تک میرے ساتھ رہا نہ ہوئے تو میں کل تقریر میں دھرنا دونگا۔ اس اعلان کے بعد رات ایک بجے پولیس نے ہمیں جگایا اور جیل سے رہا کرکے مسجد الصادق پہنچادیا۔ مولانا شہیدؒ کو جماعتی ساتھیوں کے لئے دردِ دل رکھنے والا۔ مشن کے لیے مخلص ترین پایا۔

ہر دور میں حکومت کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہمیں بہت نقصان ہوا' ہماری فکر صرف شیعہ کے ساتھ تھی لیکن حالات ایسے پیدا کردیئے گئے کہ ہمارا مخالف گورنمنٹ کے ساتھ مل گیا ہم حکومت کے مخالف ہوگئے ہر حکومت نے ہمیں دبانے کی کوشش کی۔ جعلی پولیس مقابلہ میں کارکنوں کو شہید کیا گیا۔ آخر ذمہ داروں نے طے کرکے حکومت کے ساتھ تعاون کا اور مشن پر سودا نہ کرنے کا فیصلہ کیا مولانا نے بھرپور انداز میں حکومت میں ہونے کے باوجود مشن اور نظریات کا بھرپور پرچار کیا یہ مشن

Scanned with CamScanner

کے ساتھ اخلاص کی دلیل تھی۔ میں نے بطور مرکزی خازن مولانا شہیدؒ کے ساتھ کام کیا فرماتے تھے کہ ہم نے جماعتی فنڈ کا اللہ کو حساب دینا ہے۔

آخری الیکشن 2002ء مولانا جیل میں تھے مجھے حضرت نے جیل سے الیکشن کمیٹی کا سربراہ بنایا پھر کامیابی کے بعد مولانا فضل الرحمٰن' مولانا سمیع الحق کے نام رقعے لکھ کر دے اور آئندہ کی پالیسی بنا کر اکٹھے چلنے کیلئے مجھے اختیار دیا کہ جو آپ ان حضرات کے بارے فیصلہ کرینگے میں پابندی کرونگا۔ میں سمجھتا ہوں وہ اپنے ساتھیوں پر بھرپور اعتماد کرتے تھے۔

سپاہ صحابہؓ کے ماتھے کا جھومر

مولانا عبدالخالق رحمانی' کبیر والا

جھنگ مسجد حق نواز شہیدؒ میں پہلی ملاقات قائد محترم حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے کرائی کیونکہ فاروقی شہیدؒ سے میری شناسائی بہت عرصہ سے تھی اور مولانا محمد اعظم طارق شہید کراچی سے جھنگ آئے تھے ان سے میری ملاقات نہ تھی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے ملاقات کے وقت ایک قیمتی نصیحت فرمائی جس کو میں نے ہیرے جواہرات سے زیادہ قیمتی سمجھ کر پلے باندھ لیا۔ کہ خلوص کو زیور بنا لو دنیا آپ کے قدموں میں ہوگی۔

مولانا محمد اعظم طارق شہید کو بحیثیت قائد صرف عظیم نہیں بلکہ عظیم تر پایا۔ ملتان سنٹرل جیل میں 3 ماہ کی اسیری کے دوران ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا وہ صرف جماعت کے قائد نہ تھے بلکہ کارکن کے لیے ایک شجر سایہ دار تھے ان کی شفقتوں اور محبتوں کو اب چراغ رخ زیبا لیکر ڈھونڈو گے تو نہیں ملیں گے۔ وہ حضرت فاروقی شہیدؒ کے بعد کارکنوں کے لیے ایک شفیق باپ کی مانند تھے۔

مصائب ومشکلات کی پرخطر وادیوں سے گزر کر قید وبند کی صعوبتوں کو برداشت کر کے اتنا پختہ ہو چکے تھے کہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں ہلا سکتی تھی نہ جھکا سکتی تھی۔ جیل سے الیکشن جیت کر اسمبلی میں جانا ان کی تاریخ ساز بات ہے۔ انہوں نے حکومت کے ساتھ دینے کا جو فیصلہ کیا وہ صرف جماعت اور کارکنوں کے تحفظ کیلئے تھا وہ ان کے دانش وبصیرت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ ناموس صحابہؓ کے لیے ان کی قربانیاں رہتی دنیا تک جماعت کے ماتھے پر جھومر بنکر چمکتی رہیں گی۔

یوں تو عظیم قائد کے ساتھ ایک عرصہ اکٹھے رہنے کا موقع ملا دل کی ڈائری پر بیسیوں واقعات نوٹ ہیں لیکن بطور خاص ملتان سنٹرل جیل کا واقعہ لکھنا چاہتا ہوں۔ بندہ جب گرفتار ہو کر گیا تو حضرت فاروقی شہیدؒ اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ پہلے سے پابند میں بیک وقت امام ابوحنیفہؒ ابن تیمیہؒ، امام احمد بن حنبلؒ، مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ شاہ عبدالعزیزؒ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے اکابر کی نمایاں جھلک نظر آتی تھی وہ تنہا ان تمام دشوار وادیوں سے گزرے جہاں سے حضرات اکابر کو علیحدہ علیحدہ گزارا گیا۔ مولانا کی قربانیوں کو بغور بنظر انصاف دیکھا جائے تو تعین مشکل ہے کہ یہ کس کی مثل ہے۔ باقی رہی بات کہ مولانا مرحوم نے حکومت کو

Scanned with CamScanner

دوٹ دیا ہے ضمیر اور ایمان نہیں دیا تھا ورنہ وہ حق کہہ کر جان نہ دیتے۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی زندگی ساری کی ساری اہم واقعات پر مشتمل ہے۔ یعنی ان کی ساری زندگی ہی اہم ہے۔ بس اس حوالہ سے اپنے ایک جماعتی دوست جناب حافظ محمد آصف محمود جھنگوی کا ایک شعر مولانا مرحوم کی نظر کرتا ہوں۔

؎ اس عمر میں مرنا کوئی آسان نہیں ہوتا
شاید تیرے جینے کی ادا کھا گئی تجھ کو

باپ جیسا شفیق

نجم الدین مجاہد معاون کنوینر ملت اسلامیہ صوبہ سندھ

مولانا محمد اعظم طارقؒ کے دورہ سندھ جو کہ خیر پور میرس' نوابشاہ' ٹنڈو آدم اور حیدر آباد کے دوران تھا ایک ساتھ سفر کیا جو کہ غالباً 1999ء کے آخر یا 2000ء کے شروعات میں ہوا تھا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نہ صرف جماعت کے قائد کے بلکہ پورے اہلسنت کے جرنیل تھے۔ شفیق باپ کی طرح کارکنوں کی مشکل میں حوصلہ افزائی کرتے۔ انتہائی ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے اور چوکیدار کی طرح اصحاب پیغمبرؐ و امہات المومنینؓ کی ناموس کی حفاظت میں مصروف تھے۔ ایسے قائد جنہوں نے سفر کا آغاز ایک عام کارکن سے کیا اور قائد تک پہنچے۔ وہ کارکنوں کے دلوں میں راج کرتے تھے' ایسے قائد قوم کیلئے سرمایہ ہوتے ہیں انہیں صدیوں تک قوم یاد رکھے گی۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے حکومت کا ساتھ دینے کے باوجود اپنا مشن اور موقف نہیں چھوڑا اس کردار کو تاریخ سنہری حروف میں یاد کرے گی قوم اس قربانی کو آنے والوں کیلئے بطور مثال پیش کرے گی کہ ہر مشکل و مصیبت کے باوجود اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ مختلف ادوار میں کروڑوں روپے کی پیشکش کے باوجود اپنے مشن کے ساتھ وابستہ رہ کر پوری ملت اسلامیہ کیلئے شاندار روایت قائم کردی ہے۔

شہید قائدؒ

محمد رفیق بلوچ کنوینر ملت اسلامیہ بلوچستان

مولانا محمد اعظم طارق کو پہلا بیرونی دورہ میں نے ہی کروایا تھا۔ مولانا اعظم طارق نے قومی اسمبلی میں ناموس صحابہ بل پیش کرنے کیلئے ممبران قومی اسمبلی سے رابطہ مہم شروع کی تو اس وقت میں ساتھ تھا۔ چوہدری شجاعت وزیر داخلہ کی کوٹھی پر گئے اس وقت وزیر داخلہ نے اپنے ہاتھوں سے مولانا فاروقی شہیدؒ کو بوتل پکڑائی تھی۔ چوہدری شجاعت حسین نے فاتا کے چار ارکان ہمیں بل کی حمایت کے لئے دیئے تھے۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی سیاسی زندگی بہت عجیب گزری ہے تمام ایم این اے وزراء کے پیچھے دوڑتے تھے لیکن وزرا

Scanned with CamScanner

مولانا اعظم طارق شہید کو ڈھونڈتے رہتے تھے۔ تمام وزیر مولانا کو پوچھتے تھے کوئی کام بتائیں؟ انٹرنیشنل حق نواز کانفرنس کوئٹہ کیلئے شروع میں انتظامیہ اجازت نہیں دے رہی تھی۔ کوئٹہ ایئرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنج سے قائدین کو بہت بڑے استقبال کے ساتھ لایا گیا۔ گورنمنٹ ڈگری کالج میں تاریخ ساز مجمع موجود تھا۔ انتظامیہ نے اجازت دیکر پابندی لگادی تو کارکن مشتعل ہوگئے۔ چکوال میں غلام حبیب نقشبندیؒ کے صاحبزادے پیر عبدالرحیم نقشبندی نے جمعہ پڑھایا۔ وہاں مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے تاریخی خطاب کیا۔ اس سے قبل کارکن اتنے مشتعل تھے کہ کارکنوں نے پولیس کی گاڑیوں پر قبضہ کرلیا تھا اور مولانا محمد اعظم طارق شہید کو پولیس کی گاڑی میں بٹھا کر جلسہ گاہ تک لایا گیا۔

مولانا محمد اعظم طارق شہید لازوال شخصیت کے مالک تھے اور صاف ستھری زندگی بسر کی۔ 6 جون 2003ء پولیس نے سانحہ کوئٹہ کے سلسلہ میں مجھے ساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا۔ سرباب تھانے میں مولانا اعظم طارق شہید کا فون آیا پوچھا کتنے آدمی ہیں؟ ہم نے کہا جمعہ کے دن نواں کلی میں مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کی تقریر سن کر گھر پہنچا تو پتہ چلا کہ شعبہ میاز حسین شاہ ڈائریکٹر زراعت قتل ہوگیا ہے۔ رات 1 بجے ڈی ایس پی فہد نے بھاری نفری کے ساتھ ہمیں گھر سے گرفتار کرلیا۔ ہم 25 ساتھی گرفتار ہوچکے ہیں۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے آئی جی پولیس کا نمبر مانگا۔ اگلے روز مجھے قتل کیس میں گرفتار کرنے کی بجائے 3 ماہ کیلئے نظر بند کردیا گیا۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ انتہائی ذمہ دار قائد کی حیثیت سے کارکنوں کے دلوں پر بستے تھے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے اہل رائے سے مشورہ کرتے تھے۔ ملت اسلامیہ کے قیام سے پہلے مجھے مشورہ کیلئے طلب کیا۔ 13 اپریل 2003ء کو خبریں فورم کراچی میں پونے دو گھنٹے تک صحافیوں کو جوابات دیئے۔ ایک ساتھی نے کنونشن کراچی میں دعوت کی تو اس وقت میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ تھا۔ کراچی میں ڈاکٹر ہارون قاسمی کی شادی پر مولانا محمد اعظم طارق کے ساتھ شریک ہوا۔ ناگن چورنگی مسجد صدیق اکبرؓ میں عراق کے مسئلہ پر امریکہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ 25 جولائی 2003ء سے دس دن تک سفر میں مولانا محمد اعظم طارقؒ کے ساتھ رہا۔ ایک موقع پر مولانا محمد اعظم طارق سے کسی ساتھی نے کہا گھر والوں کا بھی آپ پر حق ہے تو فرمایا میں گھر والوں سے معصوم، مخلص اور جانثار کارکنوں کا حق زیادہ سمجھتا ہوں۔ ایک دفعہ جامعہ مفتاح العلوم کوئٹہ کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی گرفتار ہوئے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے فرمایا میں نے انتظامیہ سے بات کرلی ہے۔ انشاء اللہ کل شام تک رہا ہوجائیں گے تو مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے بتائے ہوئے وقت کے مطابق شیخ الحدیث رہا ہوگئے۔

اسیر ناموس صحابہؓ اڈیالہ جیل

حافظ نصیر احمد چوہدری سابق مرکزی نائب سالار کالعدم سپاہ صحابہؓ پاکستان

مولانا شہید سے پہلی ملاقات سرسری طور پر ایک جلسے میں ہوئی مگر اصل ملاقات اور تفصیلی تعارف اسلام آباد کے

Scanned with CamScanner

پروگرام میں ہوا' بعد ازاں مولانا میرے مہمان بنے یہی پہلی تفصیلی ملاقات تھی۔

مولانا کی سادگی نے مجھے بہت متاثر کیا' مولانا ان لوگوں میں سے نہ تھے جو اقتدار و اختیار ملنے کے بعد خود کو الگ مخلوق سمجھنے لگتے ہیں۔ مولانا ہمیشہ اپنے کارکنوں کو اہمیت دیتے' ان کے ساتھ شفقت سے پیش آتے کوئی کام کہتا تو کبھی مایوس نہ کرتے' پہلی بار مولانا شہید سے اس وقت متاثر ہوا جب پہلی مرتبہ ممبر قومی اسمبلی منتخب ہونے کے بعد مجھے حکم دیا کہ جہلم سے بچوں کے ہمراہ اسلام آباد آ رہا ہوں دوپہر کا کھانا آپ کے ہاں کھانا ہے۔ مگر اتفاق یہ ہوا کہ مولانا شہید کو جہلم حافظ خالد نے روک لیا دوپہر کا کھانا وہاں پر کھا لیا۔ ہم اسلام آباد انتظار کرتے رہے' اور پکا ہوا کھانا عصر کے وقت کارکنوں کو کھلا دیا' مغرب کے وقت اطلاع ملی کہ مولانا جہلم رکے ہوئے ہیں اور کسی وقت یہاں پہنچ جائیں گے۔ رات کے گیارہ بجے مولانا یہاں پہنچے اور آتے ہی فرمایا کہ بھائی کھانا لاؤ' میں نے عرض کیا کہ جو کچھ تیار تھا کارکنوں کو کھلا کر بھیج چکا ہوں اب کھانا تیار نہیں ہے' مولانا نے فرمایا کہ بچے چھوٹے ہیں بھوک برداشت نہیں کر سکتے اس لئے کھانے کا انتظام کرو۔

مولانا کی گاڑی لے کر ہم آبپارہ مارکیٹ گئے جہاں ایک ہی ہوٹل کھلا ہوا تھا اور وہاں بھی صرف دال ماش بچی ہوئی تھی' ہم نے دال گرم کروائی اور مولانا کو پیش کر دی۔ مولانا اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور باقی کھانا ہم نے گن مینوں میں تقسیم کر دیا جنہوں نے اس خیال سے کھانا شروع کر دیا کہ مولانا بچوں کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں' تھوڑی دیر بعد مولانا باہر آئے اور کہا کہ لاؤ بھائی کھانا کہاں ہے؟ گن مینوں نے کہا کہ ہم نے تو کھانا کھا لیا ہے اور یہی سمجھے کہ آپ کھانا کھا رہے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میری چھوٹی بچی ضد کر رہی تھی کہ اپنے ہاتھ سے اسے کھانا کھلاؤں اس لئے لیٹ ہو گیا اس کے بعد مولانا نے گن مینوں کی پلیٹوں سے بچی ہوئی دال اور روٹی کے ٹکڑے جمع کر کے کھا لئے' مجھے مولانا کی اس سادگی نے حد سے زیادہ متاثر کیا۔

مولانا پہلی مرتبہ MNA منتخب ہونے کے بعد پہلا حلف اٹھانے کے لئے آئے تھے تو مخالفین نے اعلان کر رکھا تھا کہ ہم مولانا کو اسمبلی میں نہیں پہنچنے دیں گے۔ مولانا اجلاس میں شریک ہوئے اور اجلاس کے بعد مولانا نے شام کی پرواز سے فیصل آباد جانا تھا' مولانا لیٹ ہو گئے اور مجھے آ کر بتایا کہ گاڑی کا بندوبست نہیں ہے اور فلائٹ کے صرف 45 منٹ باقی رہ گئے ہیں' میں نے غداقاً کہا کہ حضرت اس وقت میرے پاس صرف موٹر سائیکل ہے اس پر چلتے ہیں' مولانا فوراً تیار ہو گئے سب نے کہا کہ مولانا خطرہ ہے آپ ایسا نہ کریں دشمن آپ پر نظر رکھے ہوئے ہے مگر مولانا نے کہا کہ دشمن کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا کہ اعظم طارق موٹر سائیکل پر جا رہا ہے۔ موٹر سائیکل کے تیز رفتاری کے باعث فیض آباد چوک پر موٹر سائیکل پسٹن سخت گرم ہونے کے باعث جام ہو گیا' مولانا شہید دھکا لگوا کر موٹر سائیکل سٹارٹ کروا رہے تھے' اب پریشانی یہ تھی کہ نصف گھنٹہ باقی تھا اور سنی قوم کی قیمتی امانت میرے پاس تھی اور سواری بھی نہیں مل رہی تھی' اچانک ایک ٹیکسی آئی جس میں کچھ افراد پہلے سوار تھے ان سے بات کی کہ ائر پورٹ پر پہنچنا ہے کہ فلائٹ لیٹ ہو رہی ہے۔ انہوں نے مولانا شہید کو اپنے ساتھ بٹھا لیا' اور گنجائش نہ ہونے کے باعث میں ٹیکسی میں نہ بیٹھ سکا' مولانا تشریف لے گئے لیکن فلائٹ پھر بھی مس ہو گئی۔ یہ واقعہ میرے لئے ناقابل فراموش ہے کہ کن

Scanned with CamScanner

حالات میں مولانا کس انداز میں بے خوف ہو کر سفر کر رہے تھے یہ ان کی جرأت کی واضح دلیل تھی۔

مولانا شہید مذہبی طور پر انتہائی مضبوط اور راسخ العقیدہ شخصیت تھے ان میں کسی قسم کی لچک نہ تھی سیاسی طور پر مولانا ایک ابھرتی ہوئی شخصیت تھے ان کی سیاست منافقت سے پاک تھی اور وہ سیاست کو مذہب کے تابع رکھ کر چلنے کے قائل تھے۔ مولانا چھوٹوں پر انتہائی شفقت کرتے تھے' اخلاق کے ساتھ پیش آتے بات کو غور سے سنتے تھے اور اخلاقی نقطہ نظر بھی خندہ پیشانی سے سنتے تھے۔ مولانا سے آخری ملاقات مولانا کی نظر بندی کے دوران ان کے گھر پر ہوئی اس وقت جماعت پر پابندی لگی ہوئی تھی اور پورے ملک میں گرفتاریاں شروع تھیں۔ میں ان دنوں مولانا کی ملاقات کے لئے جھنگ گیا اور نئی جماعت یا پابندی کے بعد نئی پالیسی کے لئے مشاورت کی' مولانا کا کہنا تھا کہ ان حالات میں جماعتی ذمہ داران چونکہ روپوش ہیں اس لئے ان کے ساتھ رابطہ کئے بغیر کوئی بڑا فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ طویل گفتگو کے بعد اس بات پر اتفاق ہوا کہ نئی جماعت جلد بن جانی چاہیے مگر اس کے لئے چیدہ چیدہ حضرات سے مشورہ ضروری ہے میں نے اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کیں' تو مولانا راضی ہو گئے' مجھے مولانا علامہ علی شیر حیدری مدظلہ کے پاس جانے کا حکم دیا میں خیر پور پہنچا تو علامہ حیدری مدظلہ وہاں موجود نہ تھے۔ مقامی جماعتی احباب نے رابطہ کروایا' میں نے مولانا کا پیغام پہنچایا اور مولانا حیدری مدظلہ نے کافی غور خوض کرنے کے بعد نئی جماعت کا نام ملت اسلامیہ اور نئے جھنڈے کے لئے ترامیم پر مبنی فیصلہ کر کے کہ لیہ مولانا احمد لدھیانوی مدظلہ کے پاس بھیج دیا۔ مولانا لدھیانوی مدظلہ کو میری آمد سے پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا ان کے پاس پہنچا تو اتفاق سے بھائی محمود اقبال (جنرل سیکرٹری کالعدم سپاہ صحابہؓ پنجاب) اور مولانا شمس الرحمٰن معاویہ نائب صدر سپاہ صحابہؓ پنجاب بھی تشریف لے آئے ہم وہاں سے اکٹھے جھنگ مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے سفر کی رپورٹ پیش کی کچھ ضروری امور طے کر کے واپس اسلام آباد آ گیا جہاں سے پھر گرفتاری عمل میں آئی اور تا حال اسیری کی زندگی کاٹ رہا ہوں جبکہ مولانا شہید جنت کے راہی بن گئے ہیں۔ مولانا شہید ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے ان کی کمی پوری کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ہے ایسی شخصیات روز روز پیدا نہیں ہوتی ہیں۔

عظیم قائد' عظیم لیڈر

حافظ اقرار احمد عباسی' سابق صدر سپاہ صحابہ فیصل آباد

مولانا شہیدؒ سے سرسری ملاقات تو متعدد مرتبہ ہوئی تھی مگر پہلی ملاقات کوٹ لکھپت جیل میں ہوئی جب میں اور بھائی سیف الرحمٰن عباسی کچھ دوسرے دوستوں کے ہمراہ کراچی سے ملاقات پر آئے تھے اس ملاقات میں مولانا فاروقی شہیدؒ سے بھی ملاقات ہوئی مگر ان کے اہل خانہ بھی آئے ہوئے تھے اس لیے ان سے زیادہ بات چیت کا موقع نہ ملا۔

مولانا کی ہمہ جہت شخصیت کا ہر قول و فعل متاثر کن تھا۔ مجھے مولانا کی سادگی نے بہت متاثر کیا مگر سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ مولانا کی انتھک محنت تھی مشن اور کاز کی اشاعت و ترویج کیلئے جس طرح مولانا نے دن رات وقف کیے ہوئے تھے وہ انہی کا خاصہ تھا مجھے الحمدللہ پورے ملک میں مولانا کے ساتھ سفر کے متعدد مواقع نصیب ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جہاں

Scanned with CamScanner

مسلسل سفر' تقریروں' ترجمانی بیانوں اور پریس کانفرنسوں میں تھک کر ہماری ہمت جواب دے جاتی تھی وہاں مولانا بالکل تروتازہ رہتے اور یوں محسوس ہوتا جیسے تھکن کے اثرات دور تک نظر نہیں آتے ہیں ایک ہی دن میں کئی کئی اضلاع میں مولانا شہیدؒ کے کئی کئی پروگرامات ہوتے تھے۔

پنجاب کے تمام اضلاع میں کاروان پیغام شریعت' میں میں مولانا شہیدؒ کے ساتھ تھا کاروان جب ضلع بھکر پہنچا تو یہاں ساتھیوں نے بار کونسل میں مولانا کا بیان کا اہتمام کیا تھا اور ایک بڑی تعداد شیعہ وکلاء کی بھی تھی جن میں تحریک جعفریہ کا مرکزی نائب صدر وزارت حسین نقوی بھی موجود تھا۔ یہاں پر مولانا نے شیعہ عقائد کی تفصیل سے بات کی اور اپنا موقف کھول کر سامنے رکھا بات دلائل کے ساتھ تھی پڑھے لکھے طبقے نے فوراً مولانا کی بات کو تسلیم کرلیا مگر یہاں پر موجود شیعہ وکلاء نے گھسر پھسر سے کام لیا کہ ایک بندہ اتنے دور سے آکر ہمارے دوستوں کے سامنے ہمیں ذلیل کررہا ہے۔ اچانک تین چار وکلاء کھڑے ہوگئے اور بحث یا اعتراض کرنے کی کوشش کی جن میں وزارت حسین نقوی بھی شامل تھا۔ ان کے کھڑے ہوتے ہی مولانا نے واضح الفاظ میں کہا کہ اگر میرے موقف میں کسی کو کمزوری نظر آتی ہے تو آپ کو کھلی اجازت دی جاتی ہے میں مطمئن کرنے کیلئے تیار ہوں مگر یہ بات یاد رکھیں ہر اعتراض کا جواب ٹھوک کر دونگا۔ مولانا کے یہ الفاظ کہ "جواب ٹھوک کر دونگا" سننا تھا کہ شیعہ وکلاء فوراً اپنی اپنی نشستوں پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو' تمام وکلاء وزارت حسین نقوی کی طرف بار بار دیکھتے رہے مگر اس میں جرأت نہ ہوسکی کہ جرنیل سپاہ صحابہؓ کے موقف کی سرعام تردید کرسکے۔ اس طرح مولانا نے دشمن کو اس کے گھر میں ایسا ذلیل کیا کہ وہ سر اٹھانے کے قابل نہ رہا دشمن پر مولانا کی یہ دہشت میرے لیے ناقابل فراموش واقعہ ہے اور اسی پر میں مولانا کی جرأت کو سلام بھی پیش کرتا ہوں۔

مولانا مذہبی حوالے سے ملک کے سب سے بڑے اور کامیاب لیڈر تھے اور درد دل رکھنے والے مذہبی لیڈر جماعتوں کی جان ہوا کرتے ہیں انہوں نے مذہب کا دفاع صف اوّل میں رہ کر کیا اور اس کیلئے قربانیوں کی ایک لازوال داستان رقم کی۔ مولانا کے ایک ایک اشارے پر کارکنوں کا جان نچھاور کرنا ان کے کامیاب ترین لیڈر ہونے کی واضح مثال ہے۔ جہاں تک سیاسی لیڈر ہونے کا تعلق ہے تو مولانا کی شخصیت نے سیاست کو دین کے تابع رکھ کر سیاست کو ایک نیا رخ دینے کی کوشش کی تھی وہ تمام سیاسی لیڈروں کی طرح منافقت' جھوٹ' دھوکہ بازی اور ٹال مٹول سے کام نہ لیتے تھے بلکہ سیاست کو عبادت سمجھ کر کرتے تھے۔ اور سیاست میں ان کے کامیاب لیڈر ہونے کی کھلی دلیل یہ ہے کہ وہ اسمبلی میں اکیلے ہی بیسیوں پر بھاری رہتے تھے۔ اپنے حلقے کے عوام کا اقتدار ان کے کامیاب ترین لیڈر ہونے پر تصدیق کی مہر ثبت کرتا ہے۔

مولانا جتنے بڑے لیڈر تھے وہ خود کو اتنا ہی چھوٹا سمجھتے تھے مولانا کی چھوٹوں کے ساتھ شفقت ایک چھوٹا ہونے کی حیثیت سے میں نے خوب دیکھی ہے۔ وہ نہایت شفیق قائد' انتہائی مہربان لیڈر تھے۔ طلبہ کے ساتھ مولانا کو خصوصی لگاؤ تھا یہی وجہ ہے کہ مولانا نے اپنے دور میں سٹوڈنٹس تنظیم کی پوری پوری سرپرستی کی۔ اور تمام ضروریات کا خیال رکھا اپنے قیمتی اور مفید مشوروں سے نوازا۔

مولانا شہیدؒ کے ساتھ آخری ملاقات جنوری 2002ء کے آخر میں ہوئی مولانا اپنے گھر میں نظر بند تھے اور ہم بڑی مشکل

Scanned with CamScanner

2:02 85%

کے ساتھ مولانا تک پہنچے ہمیں اس کیلئے کئی مکانوں کی چھتوں سے گزر کر مولانا تک پہنچنا پڑا۔ میرے ساتھ کراچی کے ساتھی مولانا اورنگزیب فاروقی بھی تھے جماعت پر پابندی کے بعد آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے بات ہوئی خصوصاً سپاہ صحابہ شٹوڈنٹس کے متبادل پر کافی طویل مشاورت ہوئی اور مولانا کی تجاویز کی روشنی میں نئے سفر کی طرف گامزن ہوئے ہی تھے کہ پولیس کے چھاپے پڑ گیا پھر گرفتاری عمل میں آئی اس کے بعد مولانا کے ساتھ تحریری رابطہ رہا مگر ملاقات کا موقع نصیب نہ ہوسکا۔

میرا عقیدہ ہے کہ دین افراد کا محتاج نہیں ہے جب تک مولانا کی ضرورت تھی اللہ نے انہیں زندہ رکھا اور پھر اپنے پاس بلالیا ہے کسی شخصیت کا تعین کرنا مشکل کام ہے کون مولانا کی کمی پوری کرسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ضرور ایسے افراد پیدا کریں گے جو مولانا کی کمی کو پورا کرسکیں یہ کہنا کہ مولانا کی کمی پوری نہیں ہوسکتی ہے مایوسی والی بات ہے جب کہ ہم مایوس نہیں ہیں اللہ اپنے دین کی حفاظت کا بندوبست ضرور کرتے ہیں۔

ممبر قومی اسمبلی صاحبزادہ عبدالباسط خاں:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک جید عالم دین تھے ان کی بے باکی جرأت مندی اور صاف گوئی نے ہمیں بہت متاثر کیا یقیناً مولانا کی شہادت سے بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا تدارک تقریباً ناممکن ہے اب حکومت کا فرض ہے کہ انکے قاتلوں کو رہا کرنے کے بجائے کیفر کردار تک پہنچائے ان کمیشنوں سے کچھ نہیں بنے گا اب عملاً اقدام کی ضرورت ہے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

ممبر قومی اسمبلی، کشمالہ طارق، مخصوص سیٹ مسلم لیگ (ق):۔

مولانا اعظم طارق بہت اچھے انسان تھے بالخصوص ایک کامیاب سیاستدان تھے آپ نے کبھی الیکشن نہیں ہارا۔ یہاں تک کہ جیل سے لڑے تب بھی جیت گئے۔

ان کی بہت ساری باتیں متاثر کن تھیں ان کے اعلیٰ اخلاق ان کی جرأت حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے میں کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔

وہ ہماری حکومت کے ایک خاص رکن تھے جن کی شہادت سے اسمبلی میں ایک خلا پیدا ہوگیا ہے اور ویسے بھی وہ ایک اکیلے پوری اپوزیشن پر بھاری تھے۔ وہ جو کہتے تھے اسے پورا کرتے تھے انہوں نے آتے ہی شریعت بل پیش کیا حالانکہ اسلام کے نام پر تو اور بھی بہت سے لوگ اسمبلی آئے مگر اسمبلی میں اسلام کی بات کسی نے نہیں کی سب اپنے اقتدار کی جنگ لڑتے رہے۔ اسمبلی میں تو اسلام کے نام پر آئے مگر یہاں پہنچ کر کبھی ایل ایف او تو کبھی وردی وردی کرتے رہے اسلام کی بات کسی نے نہیں کی۔ یہ اعزاز مولانا اعظم طارق شہید کو ہی حاصل ہے کہ انہوں نے شریعت بل پیش کیا آج ان کی شہادت کے بعد ان کی کمی کو شدت سے محسوس کیا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

پارلیمنٹ کا شہزادہ..... سنیوں کا وزیر اعظم

مولانا محمد احمد لدھیانوی

جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے میری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب ہماری جماعت کے جرنیل اول مولانا ایثار القاسمی ایم این اے کو جھنگ میں شہید کیا گیا۔ میں ان کے جنازہ میں شرکت کیلئے کمالیہ سے جھنگ کی طرف جانے لگا تو کمالیہ بس سٹینڈ پر مولانا محمد اعظم طارقؒ سے ملاقات ہوئی۔ گن کندھے پر لٹکا رکھی تھی اور ایسے سفید چادر سے ڈھانپ رکھا تھا۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جب قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو کر اسمبلی میں پہنچے۔ پھر انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اسمبلی میں بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنا مشن اور موقف پیش کیا۔ ان کی شخصیت اراکین اسمبلی کی توجہ کا مرکز تھی۔ مولانا جب اسمبلی میں پہنچے تو اراکین اسمبلی تجسس بھرے انداز میں دیکھتے اور بے ساختہ کہہ اٹھتے کہ "مولانا اعظم طارق آگئے"۔ مولانا جب تک اسمبلی میں موجود رہتے اراکین اسمبلی پر اُن کا رعب چھایا رہتا۔

علامہ علی شیر حیدری کے بقول ہماری جماعت کے دو مجدد تھے' ایک حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور دوسرے مولانا اعظم طارق شہیدؒ۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے خطابت کے میدان میں ایک رنگ دیا' جسے ملک بھر میں خوب سراہا گیا۔ یہاں تک کہ وہ خطیب جو مخصوص ترنم اور سوز کے ساتھ تقاریر کرتے تھے۔ وہ غیر موثر ہو کے رہ گئی تھیں۔ بعض خطباء نے مجبوراً اپنا مخصوص سٹائل بدل کر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا سٹائل اپنایا۔ بلاشبہ مولانا حق نواز میدان خطابت کے مجدد تھے۔ مولانا اعظم طارقؒ نے وہ انداز جو مسجد' مدرسہ اور جماعت کے سٹیج پر اختیار کیا وہی انداز اسمبلی کے فلور پر بھی اپنایا۔ آئندہ جو بھی رکن اسمبلی اسمبلی کے فلور پر جذباتی انداز میں گفتگو کرے گا' تو کہا جائے گا کہ اس نے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا انداز اپنایا ہے۔

مولانا اعظم طارق ایک عظیم قائد تھے۔ ان کی قائدانہ صلاحیتوں سے اپنے اور بیگانے سب معترف تھے۔ وہ اپنی بات دلائل کے ساتھ منوانے کا فن جانتے تھے۔ ان کی گفتگو اس قدر مدلل ہوتی کہ موافق اور مخالف دونوں قائل ہو جاتے۔

شمالی علاقہ جات میں اہل تشیع نے اہل سنت پر ظلم و جبر کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ شمالی علاقہ جات شیعہ اسٹیٹ بن چکا ہے وہاں کے اہل تشیع نے ساجد نقوی کی صدارت میں منعقدہ ایک اجلاس میں 11 صفحات پر مشتمل سفارشات مرتب کی تھیں۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ نصاب تعلیم سے خلفائے راشدینؓ' سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اسمائے مبارکہ کو نکالا جائے' فجر کی اذان سے الصلوٰۃ خیر من النوم کے الفاظ خارج کیے جائیں۔ اس قسم کے مطالبات پر مبنی سفارشات مرتب کر کے وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو پیش کی گئیں' مولانا اعظم طارق نے انتہائی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے زبیدہ جلال کے ہاتھوں سے یہ سفارشات چھین لی تھیں۔ اس کے بعد مولانا نے ملک بھر میں اپنے جلسوں' کانفرنسوں میں اس کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ سفارشات مرتب کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے اپنے

Scanned with CamScanner

1:55 86%

جلسوں میں جب یہ چیزیں دیکھیں تو سامعین جہاں اہل تشیع سے نفرت کا اظہار کرتے تھے وہاں شیعہ کے کفریہ عقائد بھی بیان کیے جاتے تھے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق مولانا اعظم طارقؒ کی شہادت کا ایک سبب یہ واقعہ بھی ہے۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ بار بار قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔لیکن اس کے باوجود کسی قسم کی ان کی کوئی جائیداد' بنک بیلنس' مل' کارخانہ یا کوئی ایسی پراپرٹی جو ایم این اے یا ایم پی اے بناتے ہیں' نہ تھی۔مولانا نے اپنی زندگی جماعت کے دیئے ہوئے مکان میں گزار دی اور وہیں سے جنازہ اٹھا۔حکومتوں نے انہیں خریدنے کیلئے کئی مواقع پر کروڑوں روپے کی پیشکش کی۔وہ دولت سے محبت کرنے کے بجائے مشن اور کاز سے محبت کرتے رہے۔مولانا کی زندگی کے آخری دنوں میں موجودہ گورنمنٹ نے انہیں بار بار "وزارت برائے مذہبی امور" کی پیشکش کی۔لیکن انہوں نے یہ کہہ کر پیشکش مسترد کردی کہ وزارت لینے کے بعد مجھے میرا قومی اسمبلی میں پیش کردہ شریعت بل واپس لینا پڑے گا لہٰذا میں شریعت بل پاس کروا کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنا چاہتا ہوں۔

جامعہ خیر المدارس ملتان میں ایک موقع پر قائد ملت اسلامیہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، جرنیل ملت اسلامیہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ، جامعہ خیر المدارس کے مہتمم قاری محمد حنیف صاحب تشریف فرما تھے' میں بھی ان کے ساتھ تھا۔مولانا فاروقی شہیدؒ مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے اعظم طارق! میں نے تجھے کبھی روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ جرنیل محترم مولانا محمد اعظم طارق یہ سن کر فرمانے لگے قائد محترم! جماعت میں آنے سے پہلے لوگ میرے مقروض ہوا کرتے تھے۔جماعت میں آنے کے بعد اور ایم این اے منتخب ہو کر بھی میں لوگوں کا مقروض رہتا ہوں۔اور یہ الفاظ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے۔

اڈیالہ جیل میں مولانا مجھ سے کہنے لگے مولانا لدھیانوی صاحب! اب دولت مجھ پر عاشق ہو چکی ہے۔کبھی کبھی میں حیران رہ جاتا ہوں کہ لوگ آ کر بڑی بڑی رقمیں جماعت کیلئے بھی اور میری ذات کیلئے بھی دیکر جاتے ہیں لیکن میری کوشش ہوتی ہے کہ جو ذاتی رقم میرے پاس آئے وہ خود پر خرچ کرنے کے بجائے جماعتی اور غریب کارکنوں پر خرچ کردوں۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ میں یہ خاص وصف تھا کہ وہ جس پر اعتماد کرتے تھے کھل کر کرتے تھے۔اور جس سے اختلاف ہوتا وہ بھی کھل کر کہہ دیتے۔دورنگی والی پالیسی نام کو نہ تھی۔مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں نے اڈیالہ جیل میں ایک ماہ ان کے ساتھ گزارا اور اس کا فائدہ بھی ہوا۔مولانا ضیاء القاسمی مرحومؒ سے جرنیل محترم کو بعض باتوں پر اختلاف تھا۔میں نے مولانا اعظم طارقؒ کے سامنے تفصیلی حالات پیش کیے' مولانا نے میری گفتگو سن کر کہا کہ آج کے بعد مولانا ضیاء القاسمیؒ کو اپنے روحانی والد کی جگہ سمجھوں گا' چنانچہ زندگی کے آخری دو سالوں کے دوران ان دونوں حضرات میں بہت قربت رہی' انہیں قریب کرنے میں میرا اہم کردار رہا ہے۔

گورنمنٹ کے ساتھ مختلف مواقع پر ہونے والے مذاکرات کی تفصیل جان کر مولانا اعظم طارقؒ نے مجھ سے فرمایا کہ آئندہ اسٹیج کی گفتگو میں کروں گا اور گورنمنٹ سے مذاکرات آپ کریں گے۔مولانا نے اپنی رہائی کے بعد شاید ہی کوئی ایسا موقع ہوگا کہ حکومت کے کسی ذمہ دار سے اکیلے ملاقات کی ہو۔ظفر اللہ جمالی کو اعتماد کا ووٹ دینے کا جب مرحلہ آیا تو مجھے رات 2 بجے

Scanned with CamScanner

کمالیہ فون کیا اور فرمایا ابھی سفر شروع کرو کل' ظفر اللہ جمالی کے ساتھ ملاقات ہے اور آپ میرے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ جب جمالی سے ملاقات ہوئی تو میں مولانا کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا اور یہ مولانا کا مجھ پر بہت بڑا اعتماد کا اظہار تھا۔

مولانا کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ وہ پوری دنیا میں سنیوں کے وزیراعظم کے نام سے معروف تھے۔ اور یہ نعرہ سات سال کے بچے سے لیکر اسی نوے سالہ بوڑھے کی زباں پر مولانا اعظم طارق کی زندگی میں بھی تھا اور آج بھی ہے۔ ظاہراً وہ دنیا سے پردہ کر گئے ہیں' ہم سے جدا ہو گئے ہیں لیکن ہم روزانہ جلسوں میں دیکھتے ہیں کہ ان کے جانے کے بعد بھی یہ نعرہ اسی طرح لگتا ہے جس طرح ان کی زندگی میں لگتا تھا۔ عقیدہ کے لحاظ سے ہم شہیدوں کو زندہ سمجھتے ہیں اور عملی طور پر یہ اس کا اظہار ہوتا ہے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی مرحوم اپنی عمر' علم اور تجربے کے لحاظ سے بہت سینئر تھے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے بارے میں اکثر فرماتے "اس وقت اعظم طارق" کا سکہ چلتا ہے اور میں بھی ان کا سکہ تسلیم کرتا ہوں۔" مولانا اعظم طارق" کو مولانا ضیاء القاسمیؒ سے بہت لگاؤ اور اعتماد تھا۔ مولانا اعظم طارق" نے فیصل آباد جیل میں جب بھوک ہڑتال کی تو بھوک ہڑتال کے نویں دن مولانا ضیاء القاسمیؒ کی قیادت میں مولانا علی شیر حیدری صاحب اور میں خود بھی فیصل آباد جیل میں مولانا سے ملاقات کیلئے گئے۔ مولانا اعظم طارق" اس وقت موت وحیات کی کشمکش میں تھے' مولانا ضیاء القاسمیؒ نے تفصیلی گفتگو کے بعد کہا کہ مولانا اعظم طارق صاحب"! آپ بھوک ہڑتال ختم کر دیں۔ اس کے جواب میں جرنیل محترم نے فرمایا حضرت! آپ یہاں آنے کے بجائے گھر سے بھی پیغام بھجوا دیتے تو تب بھی میں آپ کی بات پر عمل کرتا۔

مولانا کو جو مقبولیت و پذیرائی ملی تو اس میں جہاں ان کی جماعت کیلئے گرانقدر خدمات ہیں وہاں ان کا سالہا سال پابند سلاسل رہنا' بار بار ان پر قاتلانہ حملے ہونا' اور جیلوں میں رہ کر اسمبلی کا ممبر منتخب ہونا یہ سب ان کی مقبولیت کی دلیل ہیں۔

پاکستان کی پارلیمنٹ کی تاریخ میں مولانا اعظم طارق" وہ واحد اسمبلی کے ممبر تھے جنہوں نے نیشنل اسمبلی میں شریعت بل پیش کیا۔ اگرچہ وہ بل ان کی زندگی میں زیر بحث نہ آسکا لیکن ان کی یہ کوشش کسی وقت بھی اسمبلی میں بار آور ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔ آئندہ اگر کسی اور ممبر اسمبلی نے بھی شریعت بل پیش کیا تو اس کا اعزاز بھی مولانا اعظم طارق کو ہی جائے گا۔

جرأت و بہادری کے لحاظ سے مولانا اعظم طارق" کی ذات ایسی تھی کہ اپنے تو اپنے بیگانے اور راہ چلتے ہوئے لوگ بھی اپنی مجلسوں میں مولانا کی جرأت و بہادری کے تذکرے کیا کرتے تھے۔ ان کے جانے کے بعد جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جو کہ قریب قریب پُر ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ ہم نبیؐ اور صحابہ کرامؓ کے نام لیوا ہیں۔ ہم نے انہی روایات کو باقی رکھنا ہے۔ جو ایسے ہی مواقع پر صحابہ کرامؓ نے باقی رکھا میری مراد سیدنا فاروق اعظمؓ ہے۔ جب دشمن نے ان پر حملہ کیا اور وہ زخمی ہو کر مصلے پر گرے تھے تو اس سے پہلے کہ وہ سلام پھیرتے' امیر المومنین نے سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا بازو پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر دیا۔

Scanned with CamScanner

شخصیات آتی جاتی رہیں گی' مشن اور کاز ہمیشہ باقی رہے گا۔ میں اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اپنی جماعت سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اعظم طارق "تو نہیں بن سکوں گا لیکن اس کے نقش قدم پر چل کر اس کے قریب ہونے کی کوشش ضرور کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر استقامت نصیب فرمائے (آمین)

ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم!

مولانا ریحان محمود ضیاء مہتمم گلشن فاروقی شہید جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری

مولانا اعظم طارق کا نام میرے کانوں میں اس وقت پڑا جب ابھی میں نے سن شعور کو اس نہیں کیا تھا میں ابھی فہم وتدبر کی منزل کا راہرو نہ تھا کہ گھر میں والد محترم علامہ فاروقی شہید نے تذکرہ کیا کہ کراچی میں ہمارے ایک بہت اچھے عالم دین ہیں جو مشن جھنگوی سے وابستہ اور سپاہ صحابہؓ کے عہدے دار ہیں۔ کراچی میں بہت زور سے مشن کو ترقی دے رہے ہیں جب مشن حقہ کے حوالے سے ایک نام آیا تو میں مستعد ہو گیا' یک سو ہو کر تذکرہ سنا' یکبارگی بے اختیار اس شخص سے چاہت کا تعلق ہو گیا۔ اس لئے کہ وہ مشن جھنگوی سے وابستہ تھے۔ ہماری چاہت ومحبت کے قابل ہے وہ شخص جو مشن جھنگوی سے وابستہ ہے۔ میرے ننھے سے دل ودماغ میں وہ نام نقش ہو گیا۔ حالانکہ اس وقت بڑے بڑے علماء' مفتیان' شیخ الحدیث اور شیخ طریقت موجود تھے لیکن ان کے مقابلہ میں اعظم طارق ایک ایسا نام تھا جو جماعت کا رکن اور ذمہ دار تھا۔ ان کی عزت وعظمت اور چاہت ومحبت دل میں اس لئے بیٹھی کہ جماعت کے ساتھ وابستگی کا دم بھرتے تھے۔ ہاں کوئی شخص چاہے کتنا ہی تقویٰ وطہارت کا منبع ہو' لیکن جماعت سے اس کا رابطہ نہ ہو تو اس کے مقابلے میں جماعت کے ادنیٰ کارکن کی عزت ہمارا شیوہ ہے اور یہی ہم نے اپنے والد محترم شہید سے سیکھا ہے۔ ہاں تو بات چل رہی تھی مولانا اعظم طارق کی کچھ ہی عرصہ کے بعد جب حفظ شروع کیا تو گھر میں والد محترم شہید نے دوبارہ وہی نام "اعظم طارق" دہرایا تو دوبارہ ہمہ تن گوش ہوا کہ کیسا تذکرہ ہے لیکن وہ افسوس ناک خبر تھی کہ "ہمارے ساتھی اعظم طارق پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور گولیاں اس کے دل کے بالکل قریب پہنچ گئی ہیں ان کی حالت نازک ہے" بلا مبالغہ بے اختیار دل سے بارگاہ الٰہی میں دعا نکلی' یا الٰہی اعظم طارق کو صحت عطا فرما۔ ننھی زبان پر ہر وقت ان کی بہتری کے لئے دعائیں تھیں اور ان ایام کے اخبار جبکہ ابھی مجھے اخبار پڑھنے کا ڈھنگ نہ تھا' اخبارات کو اس نیت سے ٹٹولتا کہ ہمارے اعظم طارق کی خیریت کی کوئی خبر ہے۔ یہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ کراچی کی مقامی خبریں مقامی اخبارات میں چھپتی ہیں۔ اسی تجسس میں تھا کہ یہ خوشخبری والد محترم نے سنائی کہ مولانا اعظم طارق کی حالت خطرے سے باہر ہے اور روبصحت ہیں' سن کر بارگاہ ایزدی میں سجدہ شکر بجا لایا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد مولانا ایثار القاسمی کی شہادت کا سانحہ ہوا تو حضرت والد محترم جوہر گوہر تاباں کے قدر دان اور جوہر کے خریدار تھے۔ ان کی نظر اس ابھرتے ہوئے جوہر پر پڑی تو وہ ان کو کراچی سے مرکز جھنگ لے آئے۔ مولانا اعظم طارق کے ساتھ محبت کی وجہ سے ان کے دیدار کا شوق تھا اچانک خبر ملی کہ مولانا سمندری کے جلسہ میں آرہے ہیں۔ پھر تو خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ان کے

Scanned with CamScanner

دیدار سے مشرف ہوتے۔ جلسے کی تاریخ آنے تک دن گن گن کر گزارے' پھر وہ دن آیا جس کا انتظار تھا اور اپنے چچا کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ جو حقیقتاً چاند کہنے کے قابل تھے۔

مولانا اعظم طارق کی پہلی تقریر سنی تو حیران رہ گیا کہ ایسی زوردار شیر کی سی گرج کہ جس سے کفر کے ایوان دہل جائیں ان کی آواز میں ایسا ولولہ تھا گویا زبان حال سے کہہ رہے ہوں۔

؎ اٹھ کہ ظلمت پیدا ہوئی افق خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کردیں
شمع کی طرح جییں بزم گاہ عالم میں
خود جلیں دیدہ اغیار کو بینا کردیں

اس پرجوش تقریر نے ایسے نقوش چھوڑے کہ تادم آخر یادگار بن گئے۔ بعدازاں وقتاً فوقتاً مولانا اعظم طارق سے ملاقات ہوتی رہی' کبھی فون پر ان کی آواز کی چاشنی کا مزہ چکھتا' کبھی ان کو دیکھ کر آنکھوں کی پیاس بجھاتا' رفتہ رفتہ یہ پرجوش خطیب' عظیم مقرر کفر کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا۔

؎ یوں وہ ظلمت سے رہا دست و گریباں یارو
اس سے لرزاں تھے بہت شب کے نگہبان یارو
اس نے مانی نہ کبھی تیرگی شب سے شکست
دل اندھیروں میں رہا اس کا فروزاں یارو

آپ کی زوردار خطابت کو دیکھ کر سامع اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتا

؎ کچھ عجب نغمے تیرے ساز خطابت سے سنے
کب سنی ویسی صدا ویسی نوا تیرے بعد

جب یہ مہر تاباں روشن ہوا تو عالم کفر کی نظریں اس شیر دل مجاہد پر مرکوز ہو گئیں' ایک طرف اپنوں کی چیرہ دستیاں اور حکومتی مخالفت دوسری طرف عالم کفر کی سازشیں ان تمام کے باوجود جرنیل محترم کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آئی۔ انہیں ایام میں جرنیل محترم نے فیصل آباد میں کفر و رفض کے مرکز کے سامنے گولیوں کی بوچھاڑ میں مشن جھنگوی کا اعلان کیا۔ پھر جرنیل محترم نے رفض کی دکھتی رگ "بارہواں امام" پر ہاتھ رکھا تو رفض لرز اٹھا۔ وہ بارہواں امام جس کے بارے میں بہت غلیظ نظریات ہیں جن کو زیر قلم لانے کی سکت نہیں تفصیل کے لئے جرنیل محترم کی کیسٹ سنی جاسکتی ہے یا والد محترم کی امام مہدی پر موجود کتاب کا مطالعہ کریں۔ جب یہ اپریشن ہوا تو کھلبلی مچ گئی۔ ایک طوفان بدتمیز برپا ہو گیا' پہلے تو صرف قتل کی دھمکیاں ملتی تھیں اب عملی اقدام کے لیے ہمسایہ ملک سے جرنیل محترم کے خاتمہ کے لئے سپیشل امداد آئی اور پھر کبھی نہ ختم ہونے والا قاتلانہ حملوں کا سلسلہ

Scanned with CamScanner

2:48 77%

شروع ہو گیا۔

زندگی یوں رائیگاں نہ جائے یہ امانت ہے میرے
ورنہ مقتل میں کون یوں آیا ساری مستی ہے میرے لہو کی
اتنا کروں گا اہلبیتؑ کی محبتوں کو بلند
دل کے ٹکڑوں کو بھی شہادت کی دعا دینا پڑے

یہ سلسلہ چلتا رہا۔ قائدین سپاہ صحابہؓ نے تشدد و بربریت سے ہٹ کر ہمیشہ مشن جھنگوی کی کامیابی کے لئے پارلیمانی جدوجہد کو اپنایا۔ قائدین فرماتے رہے کہ ہماری جنگ گولیوں اور بموں کی نہیں بلکہ ہم قتل و غارت گری سے ہٹ کر دلائل کی جنگ لڑ رہے ہیں اور پارلیمنٹ میں جماعت کا نمائندہ بھیج کر دفاع صحابہؓ کے لئے قانون بنوانا چاہتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا آئے دن نہتے سنی علماء و طلباء شہید کئے جا رہے تھے اور قیادت پر حملے کرنے والے حکومتی سرپرستی میں دندناتے پھر رہے تھے اگر کوئی سنی شہید ہو جاتا تو نقص امن کا بہانہ بنا کر پورے ملک سے قائدین اور کارکنان کو گرفتار کر لیا جاتا چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جاتا اس کو دیکھ کر قائدین نے حکومت سے کہا! دیکھو تم ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہو ہمارے نامزد مجرموں کو گرفتار نہیں کرتے اور الٹا ہمارے بے گناہ کارکنان کو گرفتار کرتے ہیں' اس رویہ کو دیکھ کر کارکن باغی ہو رہے ہیں اگر تم نے رویہ تبدیل نہ کیا تو وہ الگ ہو کر علیحدہ دھڑا بنا لیں گے اور ان پر قابو پانا ہمارے بس میں نہیں رہے گا اور جب کوئی رافضی قتل ہوتا تو وہ قائدین اور کارکنان کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے چاہے وہ اپنی دشمنی سے مرا ہو۔ اکثر واقعات ایسے سامنے آئے اور ساتھ سپاہ صحابہ کو کرش کرنے کے لئے میڈیا پر سپاہ صحابہ کو دہشت گردی میں ملوث قرار دیتے۔ کارکنان کو تشدد سے مجبور کرتے کہ وہ قائدین کا نام لیں وعدہ معاف گواہ بن کر اقرار کر لیں لیکن جب یہ سب کچھ خلاف حقیقت تھا اس لئے کسی کارکن سے کوئی جرم ثابت نہ ہوا اور نہ ہی قائدین پر الزامات ثابت ہو سکے۔

پھر 96ء میں ظالم جاگیردار شیعہ شاہنواز پیرزادہ قتل ہوا تو حضرت والد محترم شہیدؒ اور جرنیل محترم کو گرفتار کر لیا گیا اور ان پر جو ظلم و تشدد کیا گیا اس کا کیا کہنا' بیسیوں ایجنسیاں ریمانڈ کے نام پر اپنے حربے استعمال کرتی رہیں لیکن حق سچ کے علمبرداروں کو اپنے مؤقف سے نہ ہٹا سکیں۔ پھر حکومت کے سیاسی انتقام کی بھینٹ چڑھتے رہے۔ چودہ ماہ کی طویل تکلیف دہ قید و بند کے بعد سانحہ سیشن کورٹ پیش آیا جس میں حضرت والد محترم شہیدؒ ہو گئے اور جرنیل محترم اپنے جسم پر 114 زخم سجائے ہوئے رافضیت کی جڑوں کو مزید کھوکھلا کرنے کے لئے زندہ بچ گئے۔

ہم اطلاع ملنے پر لاہور روانہ ہوئے تمام بہن بھائیوں کے ہمراہ حضرت والد محترم کے چہرہ مبارک کی زیارت کی اس کے بعد جرنیل محترم کی عیادت کے لئے گئے تو دنگ رہ گئے کہ وہ شیر دل مجاہد جس کی گرج سے باطل کے ایوان لرز جاتے تھے۔ آج وہ سرتاپا زخمی پٹیوں میں لپٹا ہوا بے قرار ہے' ہم پہنچے تو جرنیل محترم شدید کرب میں تھے وہ کرب اپنے زخمی ہونے کا نہیں بلکہ اپنے محبوب قائد جس کے ساتھ سات سال کا عرصہ گزارا' جس نے کبھی ترش روئی اختیار نہ کی' جو کہا کرتا تھا" جرنیل محترم! اگر تجھے کچھ

Scanned with CamScanner

ہو گیا تو میں شیعوں کو ایسی سزا دوں گا کہ رہتی دنیا تک تڑپتے رہیں گے۔ اول تو میں اپنے جیتے جی تجھے ہونے نہیں دوں گا
اس قائد نے اپنا وعدہ نبھا کر جان دے دی لیکن اپنے جرنیل کو بچا لیا۔ اس وقت جرنیل محترم کی زبان پر ایک ہی بات تھی کہ یہ
تو میری قسمت کا نشانہ بھی میں تھا لیکن قائد محترم آپ کیوں جھوٹ گئے؟ ان کی یہ والہانہ کیفیت دیکھ کر تمام لوگ کارکنان ڈاکٹرز اور
ہسپتال کے عملے کے آنسو رواں تھے کہ دوستوں کی یہ کیسی الفت و محبت کہ دوسرے کی جدائی میں اپنے زخموں کو بھول کر اپنے دوست کو
یاد کر رہا ہے۔ پھر جب والد محترم شہید کی میت دیدار کے لئے لائی گئی تو ایسا عجیب منظر پیش آیا کہ تمام لوگوں کی دھاڑیں نکل
گئیں۔ فرما رہے تھے اے قائد! ہاری تو میری قسمت میں بھی ہوا رفض کا نشانہ بھی میں تھا لیکن آپ بازی جیت گئے۔ زخموں کی
راحت کے لئے ڈاکٹر جرنیل کو نیند دلانے کے لئے گولیاں تھے انجکشن پر انجکشن لگائے جا رہے تھے لیکن فرقت قائد میں کوئی انجکشن
کارگر ثابت نہیں ہو رہا تھا وہاں موجود حضرات اس بات کے شاہد ہیں کہ شاید ہی ایسا منظر کسی نے دیکھا ہو۔ جرنیل محترم
نے زخمی حالت میں اپنے محبوب قائد کے آخری دیدار کی خواہش کی ڈاکٹر منع کر رہے تھے مولانا آپ سفر نہیں کر سکتے لیکن اس
محبت کا وہ جذبہ ڈاکٹروں کی رکاوٹ پر غالب آ گیا اور جرنیل محترم اگلے دن سوا دو بجے ریسٹ ہاؤس میں پہنچے ہوئے پہنچے
جس وقت ان کا محبوب قائد قبر کے پاتال میں گم ہو چکا تھا آخری دیدار نہ ہونے کا جرنیل محترم کو ہمیشہ ملال رہا۔ اس وقت الیکشن
بھی قریب تھا الیکشن والے دن جرنیل محترم سے بات کرنے کی خواہش تھی رابطہ کیا تو جرنیل محترم نے پوچھا کون میں نے بتایا کہ
آپ کا بھتیجا ریحان بس پھر کیا تھا فون پر خاموشی طاری ہو گئی میں سمجھا کہ شاید فون کٹ گیا دوبارہ رابطہ کیا تو کسی اور نے فون
اٹھایا اور کہا کہ آپ کون ہیں؟ خدارا آپ مولانا سے بات نہ کریں کیوں کہ آپ کی وجہ سے مولانا شدید تکلیف میں مبتلا ہو گئے
ہیں۔ جرنیل محترم فرمایا کرتے تھے کہ قائد محترم حضرت فاروقی شہید کی یاد میں لکھی گئی نظمیں سننے کی مجھ میں سکت نہیں ہے۔ پھر
حضرت جرنیل محترم سے ملاقاتیں ہسپتال اور گھر میں ہوتی رہیں مجھے دیکھ کر آب دیدہ ہو جاتے اور فرماتے کہ "قائد محترم کے
ساتھ میرا وقت ایسا اچھا گزرا جو شاید میں دوبارہ نہ پا سکوں اور میری ان کے ساتھ محبت کی یادیں وابستہ ہیں" پھر حضرت جرنیل
محترم محسن فاروقی شہید جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری میں تشریف لائے پہلے مشن کی بات کی بعد میں جیل میں ہونے والی آپ
محبوب قائد کی باتیں شروع کیں جیلوں میں گزرے روز و شب کے تذکرے ہوئے۔ سامعین کو آب دیدہ کر کے خود بھی رونے
لگ گئے اور بتایا کہ اسیری کے آخری ایام میں الیکشن کے لئے جھنگ ایک پیغام بھیجا جس پر یہ شعر درج تھا جو جرنیل محترم گنگنائے
اور خود مولانا نے بڑے پر جوش انداز میں سنایا۔

دیواروں سے در نکلیں گے قید سے بال و پر نکلیں گے
تم لاکھ کرو دار کو اونچا دار سے اونچے سر نکلیں گے

فرمایا! آج بھی اتنی بڑی قربانی دیکر ہمارا جذبہ یہی ہے ہم نے اپنے محبوب قائد کو اس مشن پر قربان کر دیا لیکن ہم اسی
راہ پر کھڑے ہیں جس پر حضرت فاروقی شہید کے ساتھ کھڑے تھے اب بھی اگر کوئی ہمیں آزمانا چاہے تو ہم

وہی کہتے ہیں۔

"تم لاکھ کرو وار کو اونچا وار سے اونچے سر نکلیں گے"

تربیت وشفقت:۔

جرنیل محترم نے ہمارا اپنی اولاد سے بڑھ کر خیال کیا' ہم نے محسوس کیا کہ والد محترم کی شہادت کے بعد بہت سے قریبی لوگ نظریں پھیر گئے۔ لیکن اس وقت بھی جرنیل محترم نے ہم پر شفقت کا بھرپور مظاہرہ فرمایا' ہماری خوشی' غمی میں برابر کے شریک ہوئے اور اپنے تئیں مکمل پدرانہ شفقت فرمائی۔ جب جرنیل محترم اٹک جیل میں تھے میرے نام خط بھیجا' دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ تو جرنیل محترم کی تحریر ہے فوراً کھولا اور اس کا مطالعہ کیا' اس میں حضرت نے شکوہ کیا اور لکھا "بیٹا ریحان! جیل میں مجھے پورے ملک سے خطوط آرہے ہیں لیکن ڈھونڈنے سے بھی تمہارا خط نہیں ملا" مجھے تو وہ الیکشن کا موقع یاد تھا کہ حضرت جرنیل محترم کو ان کے محبوب کے غم فراق میں دوبارہ مبتلا نہ کروں میں نے یہی بات خط میں لکھ دی' جرنیل محترم نے فرمایا بیٹا! کوئی بات نہیں اپنے تمام حالات اور معمولات مجھے لکھ کر بھیجو اور خط لکھتے رہو' پھر یہ رابطہ جاری رہا۔ جرنیل محترم زندگی میں کبھی جیل میں' کبھی سفر میں اور کبھی تبلیغ میں رہے لیکن پدرانہ شفقت ہمیشہ رہی' وقتاً فوقتاً سندری گھر تشریف لاتے چھوٹے بہن بھائیوں کے سروں پر دست شفقت رکھتے۔ بعد ازاں جرنیل محترم بہت زیادہ مصروف رہنے لگے' کبھی کبھی ضروری بات میں نے کرنی ہوتی تو حضرت فرماتے سفر میں ساتھ چلو راستے میں بات چیت کر لیں گے' یوں خلوت میں حضرت سے خوب گپ شپ ہوتی۔ شفقت کا یہ عالم تھا کہ حضرت والد صاحب کی شہادت کے بعد سب سے اہم موقع جو آیا جس پر ہمیں تنہائی کا احساس ہو سکتا تھا وہ بشیرہ محترمہ کی شادی اور دادی اماں کی وفات کا موقع تھا اس موقع پر بھی حضرت نے بہت زیادہ شفقت فرمائی اور ہر معاملہ میں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے بشیرہ کی تقریب نکاح اور رخصتی کے بعد حضرت تشریف لے جا چکے تھے کہ دادی اماں کی وفات ہو گئی میرے فون کرنے پر راستے سے ہی واپس لوٹ آئے اور جنازہ کی امامت فرمائی۔

آخری ملاقات:۔

شعبان میں مدرسہ سے تعطیلات ہوئیں تو میں نے جرنیل محترم کو فون کیا' آپ نے فرمایا کہ آج کل مدرسہ سے چھٹیاں ہیں اس لئے چند دن میرے ساتھ گزارو' یہ شفقت دیکھ کر میں نے فوراً قصد کیا اور اگلے دن ہی حضرت کی خدمت میں پہنچ گیا لیکن دفتر کے باہر اور اندر ایک رش لگا ہوا تھا' گن مین سے پوچھا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے بتایا کہ لوگ کام کروانے کے لئے آئے ہوئے ہیں' میں بمشکل اندر گیا' جرنیل محترم کی زیارت دور سے ہوئی' سارا دن ایسے ہی گزر گیا شام کو سلام دعا ہوئی' اتنے میں گھر سے فون آیا کہ گھر میں مہمان آئے ہیں جلد از جلد گھر پہنچو رات ہو گئی تھی میں نے جرنیل محترم سے عرض کیا کہ مجھے بھی کچھ بھی وقت دے دیں فرمانے لگے کہ دیکھو تو سہی ان حالات میں کیسے وقت نکل سکتا ہے' میں نے عرض کی پھر مجھے اجازت دے دیں پھر کبھی زیارت کے لئے حاضری دوں گا تو فرمایا ٹھہر جاؤ رات بارہ بجے کے بعد میں مفت تمہیں دوں گا۔ مجھے احساس ہوا کہ مجھ سے اتنی

Scanned with CamScanner

زیادہ شفقت کرنے والا شفقت کے باوجود خدمت خلق میں سب کچھ فراموش کئے بیٹھا ہے۔ بارہ بجے کے بعد جرنیل محترم نے بلایا' گلے لگایا' سینے سے چمٹایا اور خوب پیار کیا' ساری تھکاوٹ جو انتظار کے کرب کی وجہ سے تھی اتر گئی' سب کا حال پوچھا گھریلو معاملات پر چند باتوں سے منع کیا اور چند باتوں کا حکم دیا' دو چار باتیں ہوئیں تو فرمانے لگے صبح سے عوام کے کاموں کے لئے ملتا ہوں اب رات کے سوا بارہ بج چکے ہیں علی الصبح پھر فریضہ خدمت خلق نبھانا ہے میں بھی آرام کرتا ہوں آپ بھی آرام کریں' چنانچہ سو گیا صبح نماز کے لئے جرنیل محترم نے ہی جگایا بعد از نماز اجازت طلب کی تو مجھے بٹھالیا اور پھر باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھوڑے سے وقت میں بہت قیمتی نصیحتیں فرمائیں' گھر سے بار بار فون آ رہے تھے کہ ابھی تک نہیں پہنچے لیکن وصال یار تھا کہ جدا ہونے کو دل نہیں کر رہا تھا ادھر جرنیل محترم بھی نئی نئی باتیں فرما رہے تھے بہر حال وقت جدائی پر خلاف معمول مولانا نے پھر گلے لگایا پیار کیا چند لمحے اپنے بازوؤں میں بھینچے رکھا' کسے معلوم تھا کہ یہ آخری ملاقات ہو گی یہی وجہ تھی کہ جلدی ہونے کے باوجود جدا ہونے کو دل نہیں چاہ رہا تھا چار و ناچار وہاں سے رخصت ہوا۔

اگلے دن نماز مغرب ادا کر کے گھر میں داخل ہوا تو والدہ محترمہ نے فرمایا کسی کا فون آیا تھا کہ ٹی وی پر مولانا اعظم طارق کی شہادت کی خبر نشر ہو رہی ہے' میں نے فوراً کہا کہ غلط ہو گی لیکن کچھ دیر میں کئی فون آ گئے وہ سب تصدیق چاہ رہے تھے کہ خبر جھوٹی ہے کہ سچی' میں نے جھنگ میں رابطہ کیا فون نہیں مل رہا تھا جہانیاں میں کیا وہاں بھی نہیں مل رہا تھا آخر اسلام آباد میں راشد سے رابطہ ہوا' اپنا پتا کر جرنیل محترم کے بارے میں پوچھا تو غمزدہ لہجے میں روتے ہوئے اس نے بتایا کہ ریحان! تمہارے چاچو اب اس دنیا میں نہیں رہے' وہ شہید ہو کر کامیابی سے اپنے محبوب قائد اور دوسرے شہداء سے جا ملے ہیں۔

ان باتوں کا سننا تھا کہ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسک گئی' دماغ ماؤف' آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا چند لمحے کچھ سوجھائی نہ دیا گھر والے پوچھ رہے تھے کہ کیا خبر ہے لیکن کیا تھا یہ خبر میں زبان سے ادا نہیں کر سکتا تھا سر ہلا کر گھر والوں کو مطلع کیا۔

کہہ سکتی نہیں زبان اس کو
جو چیز کہ جس کو کان سنتے ہیں

اچانک میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے وہ جرنیل جس نے بارہا موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی' بارہا موت و حیات کی کشمکش سے کھیلتے ہوئے گلاب کی طرح مسکراتا ہوا نمودار ہوا۔ لیکن آج وہ ایسا گیا کہ کبھی اس دنیا میں واپس نہیں آئے گا اور وہ تو اپنے مشن میں کامیاب ہو کر اپنے محبوب شہداء کے ساتھ جنت بریں میں جا ملے لیکن ہم سب کو روتا ہوا چھوڑ گیا۔

کوئی غیب دان نجومی مجھے اس قدر بتا دے
وہ کہاں چھپا ہے جا کر سر دست یہ بتا دے

Scanned with CamScanner

اہلسنت والجماعت کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ فاروقیہ کمالیہ
ضلع ٹوبہ

بیاد حضرت ولی کامل
حافظ صدرالدین رح

جامعہ میں اس وقت 200 طلباء 300 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ درجہ کتب کا آغاز اسی سال ہوا ہے۔ الحمدللہ بڑی تعداد میں طلبا و طالبات داخلہ کے خواش مند ہیں۔ جامعہ فاروقیہ نے مختصر وقت میں عظیم تعمیری اور تعلیمی ترقی کی ہے سالانہ خرچہ تقریباً آٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ 600 من گندم سالانہ خرچ ہوتی ہے

داخلہ ۱۰ شوال المکرم سے آخر شوال تک

معلم 4 دیگر عملہ 3

معلمات 5 ملازم 3

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق شدہ

منجانب

مولانا محمد احمد لدھیانوی مہتمم جامعہ فاروقیہ کمالیہ۔ فون: 0463-412066

Scanned with CamScanner

کہاں ہے آج تو اے آفتاب نیم شبی!

ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، جہانیاں

مولانا ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ موت آگے پیچھے سبھی کو آنی ہے، اس سے زیادہ عام، یقینی اور غمناک حادثہ کوئی دوسرا نہیں۔ سب سے زیادہ دردناک موت تو ذاتی طور پر ان کی محسوس ہوتی ہے جن سے خون کا رشتہ ہو۔ اس کے بعد ان کی جن سے خون کا نہیں احترام و عقیدت کا ہوتا ہے۔ جنہوں نے دوسروں کی خاطر اپنی بہترین صلاحیتیں اور اپنی قیمتی سے قیمتی متاع وقف کر رکھی ہو، جن کے فیض سے انسانوں کی چھوٹی بڑی جماعتوں میں یگانگت آئی۔ ایک دوسرے کے رنج و راحت اور نفع و نقصان میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جہالت اور تنگ نظری سے چھٹکارا ہوا۔ ان کے بجائے فراغت اور مسرت سے ہم کنار ہوئے۔ علم اور سچائی کے پھیلانے دوسروں کی خدمت کرنے اور ظلم و زیادتی سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔ مولانا محترم سے ہمارا ایسا ہی رشتہ تھا۔ کتنا پرانا اور کبھی نہ ٹوٹنے والا رشتہ، ایک مدت تک ان کو اور ان کے کاموں کو دیکھنے، ان کی باتیں سننے اور ان اقدار و روایات کا لحاظ کرنے سے جو ان کی ذات سے منسوب تھیں۔ اگر ہم ان سے خون کا رشتہ بھی محسوس کرنے لگے ہوں تو کیا عجب۔ ان کی شہادت پر درد و الم کا جو عالم دیکھا گیا ہے اس سے تو کچھ ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ ہر شخص ان کو فرداً فرداً بالکل اپنے طور پر عزیز رکھتا تھا۔ بڑے پیمانے پر یہ امتیاز بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا ہے۔

مولانا نے ہماری قومی اور اخلاقی زندگی کی تخلیق و تشکیل کی اور اسکو ایک ضمیر دیا۔ اتنی بڑی جماعت کو جو اپنے اور دوسروں کے لائے ہوئے بیشمار دکھ اور درماندگی میں مدت الایام سے جلا رہی یا رکھی گئی ہو۔ اسکو کم سے کم مدت میں عزت و اقتدار کے درجے پر پہنچا دینا اسی برگزیدہ شخصیت کا کام تھا۔ آج جبکہ وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں ہم کو واضح طور پر اس کا احساس ہو رہا ہے کہ ذمہ داری کے کام جو انہوں نے ہمارے لیے چھوڑے انکے بجالانے میں ہم سے کیسی صریح غفلت ہوئی ہے۔

سپاہ صحابہؓ کے علاوہ شاید ہی کسی اور جماعت کو یکے بعد دیگرے اس قدر و قامت کے راہنما ملے ہوں، جیسے کہ ہمارے چار شہید قائدین اتنی بڑی اور زرخیز جماعت کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ ایسا ہوا۔ لیکن یہ خوش نصیبی اس وقت مفید اور مبارک ہوگی جب اس کو سچائی اور سرفروشی کے ساتھ مستحکم کیا جائے اور آگے بڑھایا جائے۔ ورنہ اس خوش نصیبی میں خطرات بھی مضمر ہیں (جو کہ ابھی ظاہر ہونے بھی شروع ہو گئے ہیں)۔

جرنیل مکرم اپنوں کی زیادتیوں اور دشمن کی چیرہ دستیوں سے اس بے جگری اور خلوص اور کامیابی سے گزرے کہ ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے ہر چیز دفعتہً واقع ہو سکتی ہے سوا مولانا کی جدائی کے۔ اعلیٰ شخصیتوں کی اعلیٰ خدمات کی ذہنوں پر ایسی گرفت ہوئی ہے کہ ہم ان کے ہوتے ہوئے کبھی کبھی فطرت کے اٹل قوانین کو بھی بھولنے لگتے ہیں۔ اچھے آدمیوں کے بارے میں ہم غیر شعوری طور

Scanned with CamScanner

پر یہ خیال قائم کر لیتے ہیں کہ شاید وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے یا جلد رخصت نہیں ہوں گے۔ اس کے برعکس، بعض اشخاص کے متعلق خیال آتا ہے کہ ان سے جلد نجات حاصل ہو جائے گی۔ نیکی اور بدی کا تصرف ذہنوں پر بالعموم ایسا ہی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے یہ کرشمہ ہے ہماری اس خواہش کا کہ ایسا ہو یا ایسا نہ ہو۔ لیکن اس رجحان کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ ایسی خواہش پیدا ہی کیوں ہوئی ہے۔ خواہش یا ارادہ نیک اور بد ہے تو اس کا سرچشمہ حقیقت اعلیٰ ہو گی۔

موبائل فون کے ذریعے موصول ہونے والی خبر پر معلوم ہو رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہم دنیا کے کسی اور کونے میں بیٹھے ہوئے پاکستان کو بھیانک بھونچال کی زد میں دیکھ رہے ہوں۔ ایک طرف یہ تھا اور دوسری سمت ذہن میں مولانا کے اوراق زندگی۔ کتنے بے شمار اوراق تیزی سے پلٹتے چلے جا رہے تھے۔ انسانی تصور اور تخیل میں بھی کیا ہوتا ہے۔ کوئی غیر معمولی بات پیش آ جائے تو ماضی کے واقعات خواہ وہ کتنے ہی دور یا پار گئے زمانے میں کیوں نہ گزرے ہوں حال کے آئینہ پر ایک مخصوص معنویت کے ساتھ منعکس ہونے لگتے ہیں۔ ایسا تو نہیں کہ ماضی۔ ماضی مطلق بن کر رہ جاتا ہو بلکہ یہ مشکل و دگرگوں حال میں دخل دینے اور اس پر اثر انداز ہونے کیلئے برابر ہمارے تعاقب میں رہتا ہو۔ ماضی اور حال کے تانے بانے میں انسانی تاثر اور تخیل جس طرح اور جس قسم کے گل بوٹے بناتا ہے وہ بیک پر اسرار فکر انگیز کرشمہ ہے جس کا تصور عالم اور عامی دونوں بقدر استعداد یکساں طور پر کر سکتے ہیں۔ یہ اس کرشمہ کی مزید طرفگی ہے۔

مولانا کی زندگی کے وہ لیل و نہار ذہن میں گردش کرنے لگے جب انہوں نے تحریک ناموس صحابہؓ کے ماضی کو ایک معنی اس کے حال کو مست و رفتار دینے اور مستقبل کو مضبوط اور مبارک بنانے میں اپنی بہتر سے بہتر استعداد اور وسائل سے دریغ نہ کیا۔ نہ کبھی دیکھا سوچا کہ عمر گریزاں کے کیسے کیسے قیمتی لمحے دم و جان کے کتنے خوشگوار تقاضوں سے مستغنی یا محروم گزرتے چلے جا رہے ہیں جو پھر لوٹ کر نہ آئیں گے۔ دفعتہً میرے پہلو میں بیٹھے برادر عزیز محمد یونس قاسمی کی دردناک چیخ بلند ہوئی۔ تصورات کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ سامنے آیا کہ ہم کسی سانحے سے دوچار ہیں اور اس وقت ہماری گاڑی جھنگ کی طرف رواں دواں ہے۔

مولانا اس دنیا سے جا چکے ہیں۔ عزیزوں، دوستوں، عقیدت مندوں اور جانثار ساتھیوں کی بے قراری، بے بسی اور مایوس ذہن کے افق پر چھانے لگی۔ موبائل فون کے ذریعہ گزرے ہوئے حالات اور حوادث کا برابر جائزہ لے رہا تھا۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی ایسے مواقع پر ذہن بالعموم اسی طرح پر کام کرتا ہے۔ صرف کیمرہ کی وسعت اور نقوش کی بوقلمونی اور گراں مایگی کا فرق ہوتا ہے۔ اگر یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہو گا کہ ایسے سرآمد روزگار قوم اور ملک کو بڑے انتظار اور آزمائشوں کے بعد نصیب ہوتے ہیں۔

میرے محسن نے ماں کی گود سے قبر کی لحد تک پہنچنے کیا کیا کروٹیں بدلیں۔ اس کا ذکر تو ان کی شہادت کے دن سے اب تک ہر چھوٹا بڑا، عالم جاہل، مرد و عورت اپنے اپنے طور پر اپنی اپنی جگہ مسلسل کرتے رہے ہیں اور ایک نامعلوم مدت تک کرتے رہیں گے۔ اس خصوصی نمبر میں بھی آپ کو مولانا کی زندگی کے ہر گوشے کے متعلق معلومات ملیں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

اس وقت ایک قطعہ یا رباعی دونوں یاد آ رہے ہیں جو معلوم نہیں کب کیسے کسی سے سن کر یا کسی کتاب میں لکھا دیکھ کر ذہن

Scanned with CamScanner

میں محظوظ رہ گئے۔ بہت دنوں تک اس کی طرف توجہ نہ ہوئی، کبھی خیال گیا بھی تو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ شعر ہی تو ہے۔ جسے شاعر کہتے رہتے ہیں۔ ان کو اس کے سوا اور کرنے کو ہی کیا ملتا ہے۔ حضرت قائد کی شہادت کے بعد عقیدت مندوں و کارکنوں کی بے قراری اور بے بسی دیکھی، اس کا جو حال سنا اور پڑھا تو یہ اشعار یاد آ گئے۔ پھر کچھ اس طرح کا احساس ہوا کہ شاعر بھی کیا چیز ہوتا ہے۔ بظاہر بیٹھا بیٹھا یا تیر بناتا رہتا ہے۔ لیکن جب کوئی موقع کی آن پڑتا ہے۔ یا حادثہ گزر جاتا ہے تو اس کو شعر کا سہارا لیے بغیر کام نہیں بنتا۔ اشعار یہ ہیں۔

ے یاد دارد کہ وقت زادن تو
جملہ خنداں بدند و تو گریاں
تو چناں زی کہ وقت مردن تو
جملہ گریاں شوند و تو خنداں

ترجمہ: تجھے یاد ہے کہ تیری پیدائش کے وقت تمام لوگ ہنس رہے تھے اور تو رو رہا تھا تو ایسی زندگی گزار کہ تیرے مرنے کے وقت تمام لوگ رو رہے ہوں اور تو ہنس رہا ہو۔

قائد کے اس شعر کو سچ کر دکھایا۔ جب اسلام آباد سے جھنگ حضرت کی میت لیکر پہنچا تو کارکنوں اور محبت کرنے والوں کے بے اماں و بے کراں انبوہ نے اپنے شہید قائد کا استقبال کیا تو

ے وہ اٹھا شور ماتم آخری دیدار میت پر

کا جو منظر دیکھا گیا تاریخ عالم میں اسکی مثالیں بہت کم ہیں۔ کسی کی جدائی کو بے ساختہ اس پیمانے پر کرب والم سے محسوس کرنا اس کی مثال تاریخ میں قلت کا شکار ہو۔ مولانا کی بڑائی کی کتنی محکم دلیل ہے۔ انہوں نے ملک میں نظام "خلافت راشدہ" کے نفاذ کیلئے اور وطن عزیز میں امن قائم کرنے کیلئے کیسے کیسے سفر کئے۔ کیسی کیسی مصیبتیں جھیلیں اب مراجعت وطن کس شان سے کر رہے ہیں۔

"سوچئے فخر کرنے اور انسان بننے کے اس میں کتنے اشارے ہیں"۔

وہ دین وسیاست کا معیار تھا

کاروان حریت کا سالار تھا
وہ تو غوث الزماں عالی کردار تھا
اسکے سینہ میں حب خدا موجزن
وہ محمدؐ کی الفت سے سرشار تھا
وہ محمدؐ کا پرچم اڑاتا رہا

Scanned with CamScanner

جانے والے! تجھ کو صدیاں روئیں گی

حکیم محمد ابراہیم قاسمی ممبر صوبائی اسمبلی پشاور صوبہ سرحد

کہوں دل کی بات میں چارہ گر میرا غم ہے مجھ کو عزیز تر
نہ بڑھائے لذت درد جو میرے دل کی وہ دوا نہیں
بڑے صبر کا یہ ہے مرحلہ بڑے حوصلے کا مقام ہے
تیرے لب پہ نہ آئے اف کہیں راہ عشق میں یہ روا نہیں

قافلہ جھنگوی شہید کا سفر روز اول سے ایثار و قربانی سے شروع ہے۔ اور اس سفر عظیم میں اسلام کے نامور سپوت شہادت عظمیٰ کی طرف رواں دواں ہیں۔ لیکن اپنے مشن اور پروگرام پر ہماری قیادت الحمدللہ ثانی آرہی ہے۔ اپنے مشن اور پروگرام پر استقامت بھی صحابیؓ کی کرامت ہے۔ مشکلات کتنی ہی کیوں نہ ہوں، کتنی تکلیفیں، مصیبتیں، دشواریاں کیوں نہ ہوں، لیکن ان حضرات مردان حق کے حوصلوں میں ذرا بھی لغزش نہیں آتی۔ قافلہ حریت کے عظیم سپوت، جرنیل اسلام، فاتح رافضیت اور واقعی سنیوں کے وزیراعظم مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت ملت اسلامیہ کے لئے بالخصوص اور امت مسلمہ کے لئے بالعموم ایک عظیم سانحہ سے کم نہیں۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ ایک باکردار اور اخلاق کا نام ہے۔ جن کی زندگی جیلوں، دشواریوں، پابندیوں، مقدمات اور تشدد میں گزری۔ جنہوں نے ساری زندگی ناموس اصحاب رسولؐ کی خاطر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ اپنی جوانی کو دیکھا نہ اپنے معصوم بچوں کو دیکھا اور نہ ہی دنیا کی رنگینیوں کو خاطر میں لائے۔ بلکہ جہد مسلسل سے ناموس صحابہؓ کے لئے قربانیاں دیتے رہے۔ یقیناً کفران کے نام سے لرزہ براندام تھا اور کفر کی سر کوبی اور اسلام کی بالادستی کے لئے انہوں نے اپنی زندگی قربان کردی۔ یقیناً ان کی زندگی امام احمد بن حنبلؒ کی یادگار اور نمونہ ہے۔ صحابہؓ کی عزت، عظمت اور ناموس کے لئے ان کی جدوجہد کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، حب صحابہؓ ان کے دل میں رچی بسی تھی اور ایک لمحے کے لئے بھی ناموس صحابہؓ کے تحفظ سے غافل نہیں رہے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے مصداق تھے۔ اپنے کارکنوں پر انتہائی شفقت فرماتے۔ ان کے آخری ایام میں تو محبت کچھ اور بھی زیادہ ہوگئی تھی۔ ہفتہ میں ایک دو بار لازمی یاد فرماتے تھے۔ اکثر جب اسلام آباد آتے تو فون کر لیتے کہ آجاؤ اور اتنی شفقت فرماتے جیسا سگا باپ اپنے بچوں کے ساتھ کرتا ہے اور ہر مقام پر رہنمائی فرماتے تھے۔ ہمارے لئے وہ صرف ایک قائد نہیں بلکہ ایک شفیق استاد اور رہنما بھی تھے۔ پورے ملک میں جہاں بھی کارکن تکلیف میں ہوتے وہاں پہنچ کر ان کو تسلی دیتے۔ قومی اسمبلی میں ان کی للکار و گفتار انوکھی اور نرالی تھی۔ اب اسمبلی کے ایوانوں میں حق کی آواز کون بلند کریگا.....! صحابہؓ کی حرمت کا پھریرا کون لہرائے گا.....! شریعت کے پرچم کو کون بلند کریگا..... ان کی زندگی کی ایک ایک ملاقات ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ پرائم منسٹر وزٹ کے لئے جمالی مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے پاس آرہے تھے تو مولانا صاحب نے شفقت

Scanned with CamScanner

فرماتے ہوئے ہمیں بھی بلوایا' پریس کانفرنس ہوئی' حامد میر مختار صحافی اور کالم نگار نے سوالوں کی بوچھاڑ کردی۔ مولانا اعظم طارق اپنے مخصوص انداز میں نہایت بردباری سے جواب دیتے رہے۔

جمالی صاحب کی یہ بات مجھے ابھی تک یاد ہے جو کہ انہوں نے مولانا صاحب کے لئے کہی "مولانا صاحب! ہمیں تو آپ کا وہ وقت بھی یاد ہے کہ اسمبلی میں سپیکر کی کرسی پر بیٹھ کر بڑے بڑے دبنگ اجلاس چلایا کرتے تھے" میں نا چیز انہیں کیا خراج تحسین پیش کرونگا' وہ تو خود ایک بولتی شخصیت ہے جس کی شخصیت ہی تعارف تھی۔ اسمبلی میں جید علماء کے موجودگی میں ان کی طرف سے شریعت بل کا پیش کرنا انکا زبردست کارنامہ ہے۔ اور قومی اسمبلی میں علماء کی بھاری اکثریت کے باوجود شمالی علاقہ جات میں شروع فتنے کے خلاف ان کی کوششیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور مولانا صاحب نے مجھے حکم دیا کہ آپ صوبائی اسمبلی میں بات کریں' جن کے حکم پر الحمدللہ میں نے 6 منٹ صحابہ کی ناموس اور دورِ افضیت پر تفصیلی بحث کی۔ مولانا اعظم طارق شہید کی شہادت کا ابھی تک یقین نہیں آتا۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی بھی وہ زندہ ہے۔ اور یقیناً وہ زندہ ہے کیوں کہ قرآن کہتا ہے کہ شہید مرتا نہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا اعظم طارق شہید کے درجات بلند فرمائے۔ ان پر اور تمام شہداء ناموس صحابہؓ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے بچوں کو اللہ تعالیٰ عالم فاضل اور مجاہد بنائے اور اللہ تعالیٰ اسمبلی کے ایوانوں میں ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بحر ہستی کے شناور غم نہ کر
شکوہ بے مہریٔ عالم نہ کر
تیری یادیں حشم الفت بوئیں گی
جانے والے! تجھ کو صدیاں روئیں گی

قضا کے سینے پہ خون گرگس کے تیز پنجے مچل رہے
چراغ علم وعمل کی لو سے دھویں کے بادل امنڈ رہے ہیں
وہ ایک عالم جسے جہاں نے خراج تحسین ادا کیا تھا
وہ ایک مومن جو لطف احد کی برکتوں سے قمر بنا تھا
اسی چراغ سحر پہ پہلو کے غم میں عالم یہ رو رہا ہے
مگر وہ باد قضا سے الجھ کر زمین کے پہلو میں سو رہا ہے

Scanned with CamScanner

عجز و انکسار کا پیکر..... اعظم طارق شہیدؒ

مولانا عبدالمنعم ندیم۔ کراچی

بہت تیراک دریا میں اترتا عبوری کے
کرے اس آگ کے دریا کو کوئی پار تو مانوں
حیات بے تمیز ہو میسر پھر بھی دے ٹھکرا
کوئی اعظم سا کرے ایثار تو مانوں

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ منزلوں کے حصول کے لیے انسان کو عظیم دل گردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ عزت، شہرت اور عظمت محض سوچنے سے نہیں ملتی بلکہ اس کیلئے اپنی انا کو مٹا کر عاجزی و انکساری کی کٹھن اور دشوار ترین راہوں پہ چلنا پڑتا ہے۔ شہید ملت اسلامیہ مولانا محمد اعظم طارقؒ کو مجھے بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ جب مولانا ایثار الحق کی شہیدؒ کے بعد انہیں سپاہ صحابہ پاکستان کا نائب سرپرست اعلیٰ بنا دیا گیا اور جماعت نے ان کی کراچی سے جھنگ منتقلی کا فیصلہ کیا تو مولانا شہیدؒ نے جامع مسجد صدیق اکبرؓ نارتھ ناظم آباد کی امامت و خطابت کے لیے اپنی جگہ پر بندہ کا انتخاب کیا۔ میری امامت و خطابت کے دوران کچھ عرصہ تک مولانا شہید میرے جماعت والے مسجد کے مکان میں مقیم رہے اسی دوران کا واقعہ ہے کہ میرے اور ان کے گھر کے باورچی خانے کا مشترکہ مین ہول بھرا بیٹھ جانے کی وجہ سے بند ہو گیا۔ میں مسجد کے بیت الخلاء میں کام کرنے والے بھنگی کو بلا کر لایا اور مولانا کے گھر کے دروازے پر دستک دی۔ مولانا نے دروازہ کھولا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے گھر کی طرف سے مین ہول بند ہو گیا ہے جس کی صفائی کے لیے میں بھنگی کو پکڑ کر لایا ہوں۔ تو مولانا جو پہلے ہی آستینیں چڑھائے ہوئے "گٹر کھولنے کے لیے مستعد تھے فرمانے لگے کہ اس کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو میں خود بھی کر لیا کرتا ہوں خیر یہ تو گھر کا مین ہول تھا۔ مولانا کے بڑے بھائی مولانا محمد احمد مدنی صاحب فرمانے لگے کہ ہم نے بارہا دیکھا کہ جب کبھی مسجد کی گٹر لائن بند ہو جاتی تو مولانا کسی بھنگی کو بلانے کے بجائے خود ہی آستینیں چڑھاتے اور اپنی مدد آپ کے تحت گٹر صاف کر دیتے اور فرماتے کہ اس سے ہماری شان میں کوئی کمی نہیں آتی۔

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص عجز و انکساری کا پیکر بن کر اپنے آپ کو گرا دیتا ہے خداوند عالم اسے پستیوں سے اٹھا کر منزلوں کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔ ورنہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ اپنی امامت و خطابت کے آغاز میں ان کی تقاریر انتہائی مؤثر اور پُر جوش ہوتیں۔ وہ اپنی تقاریر کو کبھی مرحوم قاری حنیف ڈالوی کی طرز میں ڈھالنے کی کوشش کرتے اور کبھی مولانا ضیاء الحق کی مرحوم کے طرز کو اپنانے کی کوشش کرتے اور صحیح انداز اپنانے میں ناکامی کے نتیجے میں ان کی تقاریر بے مزہ ہو جاتیں۔ اسی زمانے میں ہم نے انہیں متعدد بار کبھی بھی مولانا حق نواز کبھی عظیم اہل سنت اور کبھی کسی دوسری تنظیم کے اسٹیجوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو بڑی ناگواری سی محسوس

Scanned with CamScanner

ہوتی اور پھر دوستوں کی محافل میں ان کے لیے یہ تبصرہ ہوتا کہ ان کو تقریر کرنا تو آتی نہیں بلاوجہ ہر اسٹیج پر پہنچ جاتے ہیں تاکہ ان کو بھی خطاب کی دعوت دی جائے۔ لیکن جب انہیں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو حقیقت کھلی کہ وہ محض تقریر کے شوق میں ہر اسٹیج پر موجود نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کے پیش نظر ایک نظریہ اور مشن تھا جس کی تکمیل کے لیے وہ کوئی موقع ضائع نہ ہونے دیتے بلکہ جہاں بھی انہیں بات کرنے کا موقع ملتا پہنچ جاتے۔ ہم نے انہیں ہنڈا 70۔ موٹر سائیکل کے کیریئر پر کتابیں لادے ہوئے متعدد بار نئے یونٹوں کی تشکیل کے لیے قریہ قریہ بستی بستی جاتے دیکھا ہے۔ یہ ان کا اخلاص تھا جس کی بدولت خداوند عالم نے اس انمول ہیرے کو کچرے سے اٹھا کر اوج ثریا تک پہنچا دیا اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ اللہ رب العزت نے ان کے خلوص اور عاجزی وانکساری کی بدولت انہیں فن خطابت میں وہ مقام بخشا کہ بڑے بڑے نامور خطباء و مقررین مولانا شہیدؒ کے خطبات سے استفادہ کرتے نظر آئے۔

مولانا شہیدؒ کے مزاج میں کبر، غرور اور نخوت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ وہ جس سے ملتے بڑے پرتپاک طریقے سے ملتے اور ہر ملنے والا یہ محسوس کرتا کہ مولانا کو سب سے زیادہ مجھ سے محبت ہے یہی وجہ ہے کہ ہر ہر کارکن ان کا متوالا بن گیا اور ملک بھر میں ہر شخص کی زبان سے ان کے قصیدے سنے گئے۔

مولانا جھنگوی شہیدؒ کے خلا کو مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے پورا کیا اور مایوسی کا شکار کارکنوں کے زخموں پر مرہم رکھا۔ ان کی شہادت کے بعد علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ نے دکھی کارکنوں کے دکھوں کا مداوا کیا اور بڑے احسن انداز میں جماعت کو چلایا۔ حضرت فاروقی شہیدؒ کے بعد مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے کارکنوں کو سہارا دیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر ہر مشکل دور کو بڑے احسن انداز میں عبور کیا۔ نامساعد حالات و پریشانیوں پر بڑی حوصلہ مندی کے ساتھ گامزن رہے۔ لیکن ان کی شہادت کے بعد جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ دور دور تک پُر ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ ہر طرف مایوسی ہے، اندھیرا ہے، تاریکی ہے لیکن ان اندھیروں میں علامہ علی شیر حیدری مدظلہ امید کی ایک کرن ہیں۔ اللہ رب العزت ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ (آمین)

اِک چمکتا تارہ

گردوں پہ چمکتا اک تارہ اک حاصل انجم سیار
اے کہکشاں! کچھ تو ہی بتا کیوں بزم فلک سے روٹھ گیا

ساقی نے چشم لطف و کرم بخشا تھا ہمیں اک ساغر جم
اب جبر مشیت کیا کہیے اک ٹھیس لگی اور ٹوٹ گیا

آسانی منزل راہ سفر تھی جس نے بنائی وہ رہبر
آسودگی منزل کی قسم تو اس کا ہمسفر بھی بچھڑ گیا

Scanned with CamScanner

اہم قومی و بین الاقوامی شخصیات کے تاثرات

ترتیب: فیصل معاویہ اسلام آباد

مولانا شاہ عبدالعزیز، ممبر قومی اسمبلی:۔

مجھے مولانا اعظم طارق سے ملنے کا بہت شوق تھا میں اپنے والد گرامی کے ساتھ اسلام آباد پہنچا غالباً یہ 1993ء کی بات ہے اس وقت مولانا MNA تھے اور گلشن جناح ہاسٹل میں ان کی رہائش تھی یہیں پر ہماری پہلی ملاقات ہوئی میں نے دیکھا کہ لوگوں کے ہجوم میں بالکل ایک عام آدمی کی طرح بیٹھے ہیں اور بلا تفریق عوام اور کارکنوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ مختلف علاقوں مختلف حلقوں کے لوگ بیٹھے اپنے مسائل بیان کر رہے ہیں اور آپ بڑی خندہ پیشانی سے ان کے مسائل سن رہے ہیں اور انہیں حل بھی کر رہے ہیں۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ انتہائی مدبر سیاستدان تھے، علم و تقویٰ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ شرافت اور اخلاق زبان نہ سمجھنے والے کے لیے انتہائی ضرار تھے۔ میں نے ان میں کوئی ایسا نقطہ نہیں پایا کہ جو کسی بھی موڑوں یا کسی طور پر کسی سیاسی لیڈر سے کم ہو۔ نامور سیاستدان ہونے کے ساتھ پاکستان کے پورے معروضی حالات اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل 'Challinges' یہود و نصاریٰ ہنود و روافض کے مکر و فریب اور انکی تھنک ٹینک پر مولانا شہیدؒ کا بڑا مطالعہ اور دسترس تھی اور کسی بھی مخالف کو دلائل کے ذریعہ خاموش کر دیتے تھے یہ ان کی سب سے بڑی خوبی تھی۔

ان کی تو ہر بات متاثر کن تھی یہاں میں آپ کو کون کون سی ادائیں بتاؤں۔ ان کی محبت، ان کا خلوص، ان کی مشن سے یکانگت، ان کا جذبہ، ان کی دلیری حتیٰ کہ ان کا مذاق بھی مجھے متاثر کرتا تھا کبھی میں سوچتا ہوں کہ ان کا مذاق بھی حکمت اور بڑی منطق سے خالی نہ ہوتا تھا۔ ان کا علمی مطالعہ انتہائی قابل ستائش ہے ہر ایک کو اسی وقت فی البدیہہ انداز میں قرآن و سنت کے حوالے سے یا کوئی بزرگ و اسلاف کی فی البدیہہ مثال دے کر مخالف اپنے مخاطب کو مطمئن کر دیتے تھے ان کی شخصیت میرے لیے انتہائی متاثر کن تھی۔

مولانا شہیدؒ نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح کی پگڑی جس طرح وہ خود پہنتے تھے۔ باندھ کر مجھے تحفتاً دی تھی اور کہا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ اب ایک نہیں بلکہ بہت سارے اعظم طارق اسمبلی میں جائیں میرے لیے وہ پگڑی اور وہ الفاظ ناقابل فراموش ہیں۔ ہم اعظم طارق تو نہیں بن سکتے مگر ان کا چھوڑا ہوا مشن انشاء اللہ ضرور پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

مولانا شہیدؒ کی کمی کو کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ سیاسی پلیٹ فارم ہو یا مذہبی، ان کے جانے کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پر ہونا ناممکن ہے۔

Scanned with CamScanner

میرا بھائی

ڈاکٹر ہارون قاسمی کراچی

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید کو بہت قریب سے مختلف زمانوں اور مختلف حالات میں دیکھنے کا موقع ملا۔ اس بات کو چند مثالوں سے واضح کرتا ہوں۔

1989ء کو ایک جگہ پر کچھ کوائف لکھنے کی ضرورت پڑی۔ ان میں سے ایک خانہ میں یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ اپنے قریب ترین دو دوستوں کا نام لکھیں تو میں نے جو نام لکھے تھے ان میں ایک نام مولانا محمد اعظم طارق صاحب کا تھا۔

18 جولائی 1990ء کو میری والدہ محترمہ کا انتقال ہوا۔ ہمارے تمام ماموں اور خالائیں کراچی میں ہی رہتے ہیں۔ جتنے دور مولانا محمد اعظم طارق صاحب رہتے تھے اس سے آدھے فاصلے پر رہتے ہیں لیکن اطلاع دینے پر پہلا شخص جو ہمارے گھر آیا وہ مولانا محمد اعظم طارق تھے۔

حضرت والدہ محترمہ کی تدفین کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے میں اور حضرت والد محترم وہیں رکے رہے۔ اس موقع پر ایک آدمی اور بھی ہمارے ساتھ رکا رہا اور اس نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر سورۃ بقرہ مکمل تلاوت کی وہ آدمی "مولانا محمد اعظم طارق" تھے۔

اگر میں تعلقات پر تفصیلات جمع کر دوں تو ایک پوری کتاب لکھ سکتا ہوں لیکن ظاہر ہے کہ ہر آدمی کو مصنف نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری آپس میں میری مولانا سے اور مولانا کی مجھ سے بے انتہا محبت تھی۔ مگر اختلاف رائے میں کبھی بھی ہم نے اس محبت کو آڑے نہیں آنے دیا بلکہ بہت سارے اجلاسوں میں کھل کر ایک دوسرے کے مؤقف کا رد کیا اور بعض اوقات نوبت ایسی تکرار پر آئی کہ دیکھنے والے یہ سمجھے کہ شدید مخالفت ہے مگر اس کے باوجود بھی محبت، تعلق اور انس میں کوئی فرق نہ آیا۔

میں نے اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اچھے اور آرام دہ اسفار کے ساتھ ساتھ بعض کٹھن اور مشکل سفر بھی کیے۔ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ جیب میں ہر دو کی کرایہ کے پیسے تک نہیں ہوتے تھے۔ پھر پیدل سفر کرتے۔ ایک مرتبہ لاہور میں ہم نے کریم پارک میں اپنا سامان رکھا اور واپسی کے ٹکٹ لینے کیلئے ریلوے ہیڈ کوارٹر گئے۔ ٹکٹ خرید کر جامعہ مدنیہ آنے کیلئے ایک رکشہ میں بیٹھے جس سے میٹر کے حساب سے پیسے طے ہوئے۔ جب وہ میٹر 20 روپے پر پہنچ گیا اور ابھی کریم پارک دور تھا میں نے بھائی اعظم طارق سے پوچھا کہ آپ کی جیب میں کرائے کے پیسے ہیں نا؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس صرف سات روپے ہیں۔ اور اس وقت میری جیب میں صرف 15 روپے تھے۔ ہم نے 21 روپے بننے پر رکشے کو روک دیا اس کو پیسے دیے اور باقی راستہ پیدل سفر کیا۔ ان دنوں لاہور کے راستے بھی یاد نہ تھے اس لیے پوچھ پوچھ کر کافی دیر سے مدرسہ میں پہنچے۔

Scanned with CamScanner

یہ بات اس وقت تو جب مولانا تھے کوئی بڑی بات نہ تھی مگر اب یہ سعادت ہوگی کہ مجھے مولانا کے ساتھ ایک سائیکل ایک موٹر سائیکل ایک گاڑی ڈالے اور ہوائی جہاز تک میں اکٹھے سفر کرنے کا بار بار موقع ملا۔ اور یہ بات بھی اب سعادت سے کم نہیں کہ جماعت سپاہ صحابہؓ کے مشیر ہونے کے ساتھ ساتھ مجھے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بعض کیسز میں مشیر قانون یا وکیل ہونے کا موقع ملا ہے۔

حضرت کی شہادت پر کیا تاثرات ہے اس کا اندازہ لگانے کیلئے اتنا کافی ہے کہ گو میں اطلاع ملنے پر اسلام آباد جنازہ پر پہنچ گیا تھا اور پھر جھنگ بھی پہنچ گیا تھا پھر بعد ازاں تدفین میں بھی شریک رہا۔ لیکن لوگوں سے سنا کہ مولانا کے چہرے پر گولیاں لگی ہیں۔ میری اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ مولانا کے چہرے کی زیارت کر لیتا۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ ساتھیوں نے جو شہادت کے بعد تصاویر اتاری تھیں وہ بھی دیکھنے کی ہمت آج تک نہیں ہو سکی۔ اور اب بغیر کسی مبالغہ کے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ جماعت کو وہ نقصان اور دشمن کو وہ خوشی جو مولانا کی شہادت سے پہنچی ہے وہ شاید امیر عزیمت بانی سپاہ صحابہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، جرنیل سپاہ صحابہ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ اور شہید ملت اسلامیہ مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کی شہادت کے سانحات سے بھی نہ پہنچی ہو۔ اس لیے کہ ان کے ہوتے ہوئے ایسے رجال نظر آتے تھے جو کسی نہ کسی درجے میں کام کو سنبھالتے مگر اب اس خلاء کو کسی اعتبار سے بھی پر کرنے والا دوسرا آدمی بھی نظر نہیں آتا اور زبردستی کی خانہ پری کی کوششوں میں جھنگ جیسے شہر میں انتشار کی صورتیں بنتی نظر آتی ہیں۔

ماہنامہ "خلافت راشدہ" کی فخریہ پیشکش

نئے سلسلے — نیا لہجہ — نئے انداز

کارکنوں کے پُرزور اصرار پر ماہنامہ "خلافت راشدہ" کی طرف سے

☆ بچوں کے لئے خلافت راشدہ
☆ خواتین کے لیے خلافت راشدہ
☆ طلبہ کے لیے خلافت راشدہ

انتہائی دلچسپ اور کم قیمت بے بہا معلومات کا سلسلہ عنقریب شروع کیا جا رہا ہے

منجانب
اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد

Scanned with CamScanner

میر کارواں ہو تو ایسا

مولانا عبدالخالق رحمانی آف کبیر والا

دنیا میں بہت لوگ آئے اور اپنا وقت پورا کر کے چلے گئے مگر کچھ لوگ ایسے بھی گزرے ہیں کہ وہ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو کروڑوں لوگ ان کی جدائی میں اشکبار ہوئے۔ اصل ان کے وجود اور قد و مامت کی وجہ سے لوگ نہیں رو رہے تھے بلکہ ان کے کردار و عمل کی وجہ سے موجودہ صدی میں اس طرح کے چند لوگ گزرے ہیں آسمان شہرت کی بلندی پر طلوع ہوئے ابھی لوگ ان کی کرنوں کو دیکھ کر عش عش کر رہے تھے کہ اچانک وہ غروب ہو گئے۔ مگر وہ غروب ہو کر روشنی چھوڑ گئے۔ انہی لوگوں میں سے ایک نام جرنیل اہلسنت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا ہے۔ یہ کل کی بات ہے کہ کراچی سے جھنگ آ کر منبر و محراب سے مخاطب تھے۔ پھر اسلام آباد میں نیشنل اسمبلی کے فورم پر گرج رہے تھے زندگی یوں گزر گئی راکٹ لانچروں کے حملے بم دھماکے قاتلانہ حملے اپنوں اور غیروں کے طعنے جو کہ نشتر نما تھے۔ آخر سینے اور چہرے پر شہادت کا تمغہ سجا کر ہمیشہ کے لیے اہلسنت کو روتا ہوا چھوڑ کر چلے گئے۔ میری پہلی ملاقات مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے قائد محترم حضرت فاروقی شہیدؒ نے جھنگ مرکز میں کرائی پہلی ملاقات میں چند جملے ایسے ارشاد فرمائے جو کہ میرے لیے متاع عزیز ثابت ہوئے۔ فرمایا اس راستے پر چلتے ہوئے خلوص کا زیور پہن لو دنیا آپ کے قدم چومے گی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو مجمع عام میں دیکھا جلسے اور جلوسوں میں دیکھا اجلاسوں اور میٹنگوں میں دیکھا۔ مگر مجھے زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقع ملتان سنٹر جیل میں ملا۔ تقریباً عرصہ 3 ماہ اکٹھے اسیری کے ایام گزارے اس وقت میں نے انہیں اعظم نہیں عظیم پایا صرف عظیم نہیں بلکہ عظیم تر پایا۔ عبادت و ریاضت کا یہ عالم کہ رات بھر مصلّٰی پر نظر آئے خدمت کا یہ عالم کہ دستر خواں پر ایک ایک ساتھی کی پلیٹ میں اٹھ اٹھ کر خود سالن ڈالتے بے تکلفی سے سب سے گفتگو کرتے جب ملتان سے لاہور کوٹ لکھپت چلے گئے تو اس وقت پتہ چلا کہ ہم تو جیل میں ہیں۔ قائدین کی موجودگی میں احساس تک نہ تھا کہ ہم پابند سلاسل ہیں۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ جیسے عظیم لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اب ان کی جرأت ہمت و استقامت ان کا کردار و عمل تاریخ کے ماتھے پر جھومر بن کر چمکتا دمکتا رہے گا۔

حضرت فاروقی شہیدؒ کو ایک قائد کی حیثیت اور سرپرست کی حیثیت سے یوں مانا کہ اس کی مثال قائم کر دی۔ جب حضرت فاروقی شہیدؒ ہوئے تو فرماتے میرے سر سے ایک شجر سایہ دار کا سایہ اٹھ گیا کیا کروں اب میں سایہ بن کر کارکنوں کو ٹھنڈی اور میٹھی نیند سلانے کی کوشش کروں گا مگر مجھے کون تسلی دے گا! اللہ نے حضرت فاروقی شہیدؒ کے بعد سندھ کے مرد آہن حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری کا سایہ نصیب کیا۔ کارکنوں اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے سر پر انہوں نے دست شفقت رکھا۔ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جس طرح حضرت فاروقی شہیدؒ کی قیادت میں کفر کے خلاف برسرپیکار تھے۔ اس طرح حضرت حیدری مدظلہ کی قیادت پر فخر کیا کرتے تھے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ جیسا قائد اور باصلاحیت زیرک انسان ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔ وہ تاریخ کے سینے پر اپنا

Scanned with CamScanner

ایک کردار رقم کر گئے ہیں' جو رہتی دنیا تک ہمارے لیے مشعل راہ ہوگا۔ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو سبھی تسلیم کرتے تھے۔مولانا اعظم طارق شہیدؒ اموات میں یہ خوبی تھی کہ وہ نقطہ اتحاد بھی تھے اور نقطہ اتفاق بھی تھے۔جیل سے اسمبلی تک ان کا کردار روشن اور تابناک رہا۔ پابند سلاسل رہ کر قومی اسمبلی کا ممبر بننا یہ ان کی صلاحیتوں اور عوام کا ان سے بے پناہ محبت کا مظہر ثابت ہوا۔جھنگ کے لوگوں کو انہوں نے پیار دیا' ان کو روشنی دی' ان کے بچوں کو سکول دیئے' ان کے مریضوں کو ہسپتال' سڑکیں دیں۔اس کے ساتھ ساتھ ان کی بے باک اور جرأت مندانہ گفتگو نے جھنگ کی عوام کو عزت دی۔جھنگ کے لوگ ان کے احسان کو صدیوں نہیں بھلا سکیں گے۔جمالی حکومت سے اتحاد ان کا جماعت اور ملک کے لیے فائدہ مند ثابت ہوا مگر وہ حکومت کے ساتھ رہ کر بھی حق بات کو چھپاتے نہیں تھے۔انہوں نے نصاب تعلیم پر گڑبڑ کا پردہ چاک کر دیا۔جب سب خاموش تھے تو اعظم طارق شہیدؒ ہی اس نازک مسئلہ پر گرج اور تڑپ رہے تھے۔ان کی زندگی میں کسی کو ایسی جسارت کرنے کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ صحابہ کرامؓ کے کارناموں اور جہادی آیات کو نصاب تعلیم سے نکال سکیں۔مولانا اعظم طارق شہیدؒ اپنے ورکر سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور ورکران پر جان نچھاور کرتے تھے۔کسی جماعت کو اعظم طارق شہیدؒ جیسا قائد نہ ملے گا اور اعظم طارق کو چاہنے والے ورکر نہ ملیں گے۔وہ ایسے میر کارواں تھے کہ ان کی قیادت پر سبھی کو فخر تھا۔ان کی گرفتاری پر جیل بھرو تحریک اور ان کی رہائی کے لیے کارکنوں کا دیوانہ وار گرفتاری دینا یہ ان . سے اہلسنت کی بے پناہ محبت کا ثبوت ہے۔مولانا اعظم طارق شہیدؒ آج ہم میں موجود نہیں مگر ان کا نظریہ' ان کے کارنامے تاریخ کا حصہ ہیں۔میں ان کی بے مثال قیادت پر ایک واقعہ بیان کر کے اپنے قلم کو روکتا ہوں۔جب ہم جیل میں تھے تو جیل کا عملہ جیل اصولوں کے تحت سامان کی تلاشی وغیرہ لینے کے لیے آیا۔حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو پتہ چلا تو خود چل کر آئے' بڑی سختی سے جیل کے عملہ سے فرمایا کہ تلاشی لو مگر میرے ساتھیوں کو اگر تنگ کر کے یا ہتک آمیز رویہ اختیار کر کے سامان چیک کرو گے تو یہ میں نہیں ہونے دوں گا۔جیل کا ڈپٹی تلاشی لیے بغیر چلا تو گیا مگر اس کی زبان پر کئی بار یہ الفاظ آئے کہ ایسا لیڈر ہم نے نہیں دیکھا جو اپنے کارکن سے اتنا پیار کرتا ہو' اس جیل میں اور جماعتوں کے لیڈر بھی آئے ہیں' ان کے ورکر بھی ان کے ساتھ جیل میں رہے مگر وہ اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا مولانا اعظم طارق اپنے ورکر کا خیال رکھتے ہیں۔یہ ان کا ورکر سے پیار کا نتیجہ ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان ان سے پیار کرتے ہیں۔تو مجھے بس یہ کہنا ہے کہ میر کارواں ہو تو ایسا۔

آزمائش کے لپکتے ہوئے ہنگاموں میں
وقت نے ان کے نشانات قدم دیکھے ہیں
تختہ دار پہ پہنچے تو اسے چوم لیا
ایسے جی دار بھی تاریخ نے کم دیکھے ہیں

Scanned with CamScanner

مولانا اعظم طارق کی شہادت، محرکات واسباب

حمیم ایوبی، اسلام آباد

پیر کی شام دارالحکومت اسلام آباد میں دہشت گردوں کے ہاتھوں ملت اسلامیہ پاکستان کے سربراہ، پارلیمانی لیڈر، رکن قومی اسمبلی، کالعدم سپاہ صحابہؓ کے جرنیل، ناموس صحابہ جل کے محرک اور حالیہ قومی اسمبلی میں شریعت بل کے محرک چار ساتھیوں سمیت شہید کر دیئے گئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔

شہادت ایک نعمت ہے یہ خداوندی نعمت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے، اس نعمت کی اہمیت وعظمت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبیؐ صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم نے رب سے شہادت کی موت طلب کی، پھر مولانا اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ تو شہدائے ناموس صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے مسند نشین تھے۔ شہادت ان کی زندگی کی سب سے بڑی تمنا تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی کتاب کا آغاز ہی انہوں نے ان اشعار سے کیا تھا۔

؎ مقتل سے اپنی یاری ہے اب دار پرانا لگتا ہے
صدیوں سے کٹنا عادت ہے ہر وار پرانا لگتا ہے
تم سنگ اٹھاؤ یا خنجر حق بات جو ہے وہ کرنی ہے
یہ ظلم و تشدد سرکاری سرکار پرانا لگتا ہے

میں ان سطور میں کوئی مرثیہ لکھنے لگا ہوں نہ کوئی نوحہ، ہمارے نزدیک حکم خداوندی کے مصداق شہید زندہ ہوتا ہے۔ بھلا زندہ آدمی پر مرثیہ خوانی اور نوحہ خوانی چہ معنٰی دارد؟ مولانا کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے کہ میں ان کا تعارف کرانے لگوں۔ ان کا کردار ان کی شخصیت کا آئینہ دار تھا تو ان کی شہادت وقربانی ان کی عظمت کی گواہی خود دے رہی ہے۔ ان کی خدمات بالخصوص دین اسلام اور تحفظ ناموس صحابہؓ کے لئے کوششوں کا احاطہ بھی کسی مضمون میں ممکن نہیں، میں اس مختصر مضمون کے ذریعے حکومت وقت، ایجنسیوں اور تحقیقاتی اداروں کے سامنے چند حقائق رکھنا چاہتا ہوں تاکہ اگر واقعتاً ان کے جانکاہ سانحے کی تحقیقات کر کے قاتلوں اور سرپرستوں تک پہنچنے کا ارادہ ہو تو اس میں کچھ نہ کچھ مدد مل سکے۔ کسی بھی سانحہ کے بعد اس کے اسباب پر غور کرتے ہوئے ماضی کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اس سانحہ کی تحقیقات پر غور کرنے کے لئے ماضی کے چند واقعات ضرور سامنے رکھنا چاہیے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی زندگی میں کئی بار ان پر قاتلانہ حملے ہوئے جن میں سرگودھا اور شاہ پور کا واقعہ اور سانحہ سیشن کورٹ مشہور ترین واقعات ہیں، ان واقعات کی ذمہ داری ایک دہشت گرد فرقہ پرور گروہ نے نہ صرف قبول کی بلکہ سانحہ سیشن کورٹ لاہور میں اس گروہ کے رکن محرم علی کو پھانسی بھی ہوئی۔ جس پر ایک مخصوص فرقے کے لوگوں نے اسے شہید قرار دیکر خوب واویلہ مچایا، جبکہ سانحہ سرگودھا شاہ پور جس میں مولانا

Scanned with CamScanner

اعظم طارق معجزانہ طور پر بچ گئے تھے۔ اس حملے کی ذمہ داری بھی اسی گروہ کالعدم سپاہ محمد کے سربراہ بدنام زمانہ دہشت گرد غلام رضا نقوی نے قبول کی۔ جو اس کیس میں تاحال جیل میں ہے۔ ان دونوں واقعات کو سامنے رکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دہشت گردی کا یہ واقعہ نہ صرف اسی گروہ کی کارستانی ہے بلکہ سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ پھانسی پانے والا مجرم علی اس مخصوص فرقے کی نمائندہ تنظیم کالعدم تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد نقوی کا باڈی گارڈ تھا' گویا کہ اس کا الزام صرف سپاہ محمد پر ہی نہیں بلکہ اس کے سرپرست گروہ جو اس ملک میں فرقہ ورانہ فسادات کا اصل سبب ہے کے سربراہ پر بھی براہ راست آتا ہے۔ مگر افسوس چونکہ وہ ایک ہمسایہ ملک ایران کے پروردہ ہیں اور ان کی سرپرستی کا براہ راست شرف انہیں حاصل ہے اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی۔

ہمارا دعوی ہے کہ آج بھی اس گروہ کے لیڈر کو شامل تفتیش کر کے صحیح تحقیقات کی جائیں تو دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ اس دعوی کی دلیل اور سانحے کے محرکات کے طور پر چند اور واقعات جو حال ہی میں ملکی فضا میں پیش آئے' زیر نظر رکھنا ضروری ہے۔ یاد رہے کہ سابق وزیر اعظم جمالی نے بھی اسی طرف واضح اشارہ دیا ہے۔ گذشتہ چند ماہ سے کوئٹہ و کراچی میں مسلسل دہشت گردی کے واقعات ہوئے ان واقعات میں شیعہ فرقے کو نشانہ بنایا گیا۔ حکومت اور ایجنسیاں ان واقعات کو "را" اور بیرونی طاقتوں کا کارنامہ قرار دیتی رہی ہیں۔ لیکن شیعہ فرقے کی تقریباً تمام تنظیموں نے ملک بھر میں جلسہ جلوس اور ہنگامہ آرائی کرنے کے بعد ان واقعات کی ذمہ دار بغیر کسی دلیل کے کالعدم سپاہ صحابہ کو ٹھہرایا ہے۔ کراچی میں سپارکو کے ملازمین کے قتل کے بعد اسلام آباد میں بدنام زمانہ نام نہاد طلبہ تنظیم آئی ایس او (I-S-O) نے ملک بھر کی طرح احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اسلام آباد کے مظاہرے میں ذرائع کے مطابق نوجوانوں کے ایک کفن پوش مسلح گروپ نے بھی شرکت کی' جس نے مجمع میں اسلحہ لہرا کر اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گرد تنظیم (کالعدم) سپاہ صحابہؓ کے سابق سربراہ اعظم طارق کو قتل کر کے اس سانحہ کا بدلہ لیں گے اس مظاہرے کے کچھ روز بعد اسلام آباد ہی میں مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔

اسی طرح گذشتہ چند ماہ سے ملک کے انتہائی حساس شمالی علاقوں گلگت' دیامر بلتستان میں شیعہ گروہ کی طرف سے ایک شرمناک مہم شروع کی گئی جو کہ انتظامیہ کے خلاف سول نافرمانی بھی ہے۔ اس تحریک کا مقصد نصاب تعلیم سے خلفائے راشدینؓ کے ابواب خارج کرانا ہے۔ چونکہ شیعہ فرقہ کے لوگ صحابہ کرامؓ، خلفائے راشدینؓ، اور امہات المومنینؓ کو نعوذ باللہ دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں اس لئے ان کی شخصیت و کردار سے متعلق ابواب تعلیمی نصاب میں ان کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ اس مہم نے گذشتہ سال ستمبر میں کافی زور پکڑا۔ شمالی علاقے کی انتظامیہ نے اس معاملے کو وفاقی حکومت کا مسئلہ قرار دیکر کسی قسم کی تبدیلی سے معذوری ظاہر کی۔ یہی وجہ ہے کہ گلگت کے شیعہ رہنما مسلسل ایک ماہ اسلام آباد میں مقیم رہے' اور ہر طرح سے کوشش کر کے مطالبہ وفاقی حکومت سے منوانا چاہا۔ مگر اہلسنت والجماعت کی پرزور مخالفت پر وفاقی حکومت بھی یہ کام نہ کر سکی۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا کردار اس سلسلے میں انتہائی اہم رہا تھا۔ انہوں نے وفاقی وزیر تعلیم کے ذریعے جنرل پرویز مشرف پر یہ واضح کیا کی اس اقدام سے ملکی فضا خراب

Scanned with CamScanner

ہوگی۔اس لئے اس طرح کا اقدام نہ اٹھایا جائے جنرل پرویز مشرف نے بھی مولانا کو یقین دھانی کرائی تھی کہ حکومت یہ بے جا اور یک طرفہ مطالبات ہرگز منظور نہ کریگی۔ جب کسی طرح سے بھی شمالی علاقوں کے شیعوں کی دال نہ گلی تو وہ واپس چلے گئے۔ یکم اکتوبر سے تحریک دوبارہ چلانے کی دھمکی دی مگر حیرت انگیز طور پر یکم اکتوبر سے کوئی تحریک نہ چلائی گئی۔اس تبدیلی نصاب کی تحریک کو بھی کالعدم تحریک جعفریہ اور اسلامی تحریک کے سربراہ ساجد نقوی کا مکمل تعاون وسرپرستی حاصل ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شیعہ فرقہ کے لوگوں نے کوئٹہ و کراچی کے واقعات (جنہیں بزعم خود وہ اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کا کارنامہ کہتے ہیں) کا بدلہ لینے اور نصاب تعلیم کی راہ میں رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے مولانا اعظم طارق کو ایک منظم سازش کے تحت شہید کیا ہے۔سانحہ میں استعمال ہونے والی گاڑی جو اسلام آباد سے ملی ہے گلگت نمبر کی ہے۔ماضی میں کراچی کے علماء کی شہادتوں میں گلگت کے شیعہ نوجوانوں کی گرفتاریاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہو نہ ہو اب بھی اس گروہ کے گلگت سے تعلق رکھنے والے نوجوان براہ راست استعمال ہوئے ہیں۔

تحقیقاتی ٹیم اور ایجنسیوں کو یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیے کہ اس گروہ (شیعہ) کے کئی افراد اعلیٰ عہدوں پر فائز افسر اسلام آباد اور گردونواح میں موجود ہیں۔اتنی بڑی منظم واردات بغیر کسی مضبوط سہارے اور تعاون کے ممکن ہی نہیں' خاص کر راولپنڈی پولیس کے ضلعی سربراہ سید مروت علی شاہ' پاکستان رینجرز پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل سعید مہدی' افضل علی شگری اور اس قبیل کے دوسرے بڑے بڑے افسروں کو بھی بلا امتیاز عہدہ شامل تفتیش کیا جائے۔کیوں کہ یہ بڑی واضح سی بات ہے کہ اول الذکر پولیس آفیسر لاہور کے بدنام زمانہ علاقہ ٹھوکر نیاز بیگ سے ہی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس تنظیم سپاہ محمد کے بانی میجر اشرف شاہ کا بیٹا ہے' جو سانحہ سیشن کورٹ لاہور اور سانحہ سرگودھا میں براہ راست ملوث رہی ہے۔میجر اشرف بانی سپاہ محمد کے بیٹے مروت علی شاہ جیسے متعصب افسروں کی موجودگی میں تحقیقاتی ٹیم کو ہمارے خیال میں دور جانے کی ضرورت نہیں۔اس افسر کی متعصبانہ پالیسیوں کا نشانہ سینکڑوں بے گناہ سنی حفاظ' علماء اور طلباء بن کر آج بھی پس دیوار زنداں ہیں تو کئی ایک اس کی دہشت گردی کا نشانہ بن کر راہی ملک عدم ہوئے۔

قارئین کرام! ہم نے واقعات' اسباب اور محرکات سامنے لانے کی کوشش اس لئے کی ہے کہ اگر تحقیقاتی ٹیم واقعتاً دہشت گردوں تک پہنچنا چاہتی ہے تو ان کو بھی مدنظر رکھے۔صرف بیانات' اعلانات اور دعووں سے کچھ نہیں ہوتا' تحقیقات عمل اور حقائق کی محتاج ہوتی ہیں۔عموماً ہمارے ہاں ایسے سنگین سانحات حکومت کی ''مٹی پاؤ'' پالیسی کا شکار ہو کر سرد خانے کی نظر ہوتے ہیں۔حکومت خوب بیانات دیکر عوام کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔مقصد (عوام کا ٹھنڈا ہو جانا) حاصل ہوتے ہی خاموشی دھر لی جاتی ہے۔

ملک میں انصاف نہ ناپید۔عدل کا نام ونشان نہیں' عدالتیں' حکومتیں ایجنسیاں' قانون نافذ کرنے والے ادارے۔سب کچھ صرف اور صرف اپنے بیرونی آقا امریکہ کی آئے روز کی نت نئی ڈیمانڈز پوری کرنے میں لگی ہوں تو دہشت گردی پھیلے گی۔خون خرابہ ہوگا اس کو روکنا کسی کے بس میں نہیں' خدارا! اس طرف بھی توجہ دیں' اصل دہشت گردی یہی ہے کہ آپ کے دارالحکومت میں علماء محفوظ

Scanned with CamScanner

نہیں۔ ماضی میں بھی دارالحکومت کی زمین علماء کے خون سے رنگین ہوتی رہی مگر قاتل نہیں پکڑے گئے۔ آخر ہمیں کس وقت کا انتظار ہے۔

جب عوام خود انتقام کیلئے اٹھ کھڑے ہوں؟؟؟

رات جماعت بنی اور صبح احتجاجی مظاہرہ

مولانا شفقت الرحمٰن موذن مسجد صدیق کراچی

مولانا محمد اعظم طارق کراچی صدیق اکبر مسجد میں خطیب تھے میں وہاں موذن تھا مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے بنیادی کارکنوں میں سے ہوں مجھے والد محترم نے کسی جماعت کے تنظیمی معاملات سے باز رکھنے کیلئے کراچی بھیجا تھا اتفاق سے جس مسجد میں میں موذن تھا وہاں مولانا شہید خطیب تھے مولانا شہیدؒ کی ہر تقریر دشمنان صحابہؓ کے خلاف ہوا کرتی تھی۔ اس وقت مولانا شہیدؒ جمعیت نوجواناں اہلسنت کے پلیٹ فارم پر کام کر رہے تھے میں نے انہیں سپاہ صحابہؓ کے بارے میں بتایا اور انہیں اس جماعت میں شمولیت کی دعوت دی اولاً انکار کرتے رہے۔ 1987ء میں شجاع آباد میں ہمارے جلسے پر کراچی سے تشریف لائے۔ جھنگوی شہیدؒ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے اور سپاہ صحابہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

واپس کراچی آ کر جماعت کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا اتنے میں لیہ میں نو جوان کارکنوں کی شہادت کا واقعہ پیش آ گیا۔ سپاہ صحابہ کراچی نے اس واقعہ کے خلاف مظاہرے کا اعلان کر دیا یہ ملک کی تاریخ کا پہلا مظاہرہ ہے کہ رات کو جماعت تشکیل دی گئی اور صبح پہلے ہی دن مظاہرہ بھی کر دیا۔

آپ کے خلوص محبت جرأت شجاعت دلیری نے کافی حوصلہ بخشا۔ پس آپ جس کام کا سوچ لیتے وہ ہر حال میں کرتے تھے۔ ہر کام اخلاص سے کرتے۔ سندھ کے جنرل سیکرٹری ہوتے ہوئے بھی خود اشتہار لگایا کرتے تھے بعض وجوہات کی بناء پر میں نے جماعت چھوڑ دی تب بھی میری قدر کرتے بہت عزت واحترام کرتے بعض لوگ اعتراض کرتے کہ یہ بندہ تو ڈر گیا ڈر کی وجہ سے سپاہ صحابہ چھوڑ دی آپ پھر بھی اس کی اتنی عزت کرتے ہیں تو مولانا شہیدؒ فرماتے کہ میں جماعت میں اس کی وجہ سے آیا ہوں۔

ویسے تو آخر وقت تک رفاقت رہی مگر مسلسل رفاقت تقریباً پانچ سال رہی پانچ سال ہم نے دن رات ایک ساتھ گزارے مولانا ایثار القاسمی کی شہادت کے بعد جب مولانا جھنگ تشریف لے گئے تو ان کی پرزور فرمائش تھی کہ میں بھی ان کے ساتھ جھنگ چلوں مگر میری کچھ گھریلو مجبوریاں تھیں جس کی وجہ سے میں ان کے ساتھ جھنگ نہ جا سکا۔

بہر حال یہ میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ سپاہ صحابہؓ میں بھی میرے ہاتھ سے آئے اور ملت اسلامیہ کی بنیاد بھی میرے گھر سے رکھی۔ خیر پور اجلاس کے بعد ملتان میرے ادارے میں مجھے فون کیا کہ ناشتہ تیار کرو ہم آ رہے ہیں ہمارے پاس آئے اور وہیں پریس کانفرنس کے ذریعے ملت اسلامیہ پاکستان کا اعلان کیا۔ مولانا شہیدؒ نے آخری بیرون ملک سفر (ساؤتھ افریقہ) میرے ساتھ ہی کیا تھا وہاں سے واپسی پر جوہانسرگ ائیر پورٹ پر میری ان سے آخری ملاقات ہوئی تھی۔ اتفاقیہ میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ آخری ملاقات ہے میں نے دل بھر کر دیکھا اور پھر رخصت ہو گئے۔ آج وہ لوگ جو زندگی میں انکے مخالف تھے اب خود کہتے ہیں کاش آج اعظم طارق زندہ ہوتا تو دشمان صحابہ کو یوں کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

محمدؐ پیغمبر

صحابہؓ رہبر

وہ میرا رونقِ محفل کہاں ہے
میری بجلی، میرا حاصل کہاں ہے

ھم

مقام اس کا ہے دل کی خلوتوں میں
خدا جانے مقام دل کہاں ہے

قائد ملت اسلامیہ محرک ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ بطل، کروڑوں سنیوں کے دلوں کی دھڑکن، جبلِ استقامت، مردِ آہن

حضرت مولانا علامہ

محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

ایم این اے جھنگ

اور اُن کے چار جانثار رفقاء

قاری ضیاء الرحمٰن عرف دانیال شہیدؒ بالاکوٹ

محمد اسرار عرف عثمان شہیدؒ حضرو

اصغر علی عرف بیلا شہیدؒ جہانیاں

محمد امتیاز فوجی شہیدؒ خوشاب

کی شہادت کو صمیمِ قلب سے سلام عقیدت پیش کرتے ہیں

منجانب ابو ظفر محمد عمر توحیدی۔ اولڈھم انگلینڈ یو۔کے

Scanned with CamScanner

جیل میں رہ کر بھی حق بات سنانے والے

خواب غفلت سے زمانے کو جگانے والے
دیدۂ کفر کو آئینہ دکھانے والے
تیرے احسان بھلائیں تو بھلائیں کیسے
اہل اسلام کی توقیر بڑھانے والے

تو نے دھو ڈالے ہیں دامن سے ریا کے دھبے
سینوں میں چشمۂ اخلاص بہانے والے
آسمانوں پہ دعائیں تجھے دی جاتی ہیں
خاک کے پتلوں کو دیوانہ بنانے والے

تیرا ممنون ہے اسلام کا بچہ بچہ
جذبہ حب صحابہؓ کا جگانے والے
تو نے قرآن کی تعلیم کو پھیلایا ہے
قصر تکذیب کے تصدیق سے ڈھانے والے

رافضیت کے ایوانوں کو ہلانے والے
جیل میں رہ کے بھی حق بات سنانے والے

حق کی راہوں پہ لہو اپنا بہانے والے
موت کو دیکھ کے بھی عہد نبھانے والے
تیری یادیں میری سانسوں میں بسی رہتی ہیں
جان امّی کے تقدس پہ لٹانے والے

بھولنا چاہیں بھی تو بھول نہیں پائیں گے
یاد رکھیں گے تیرا نام زمانے والے

محمد عثمان بیگ فاروقی فیصل آباد

Scanned with CamScanner

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

مہد سے لحد تک

حافظ محمد اقبال سحر

والدین نے اُس کا نام "محمد اعظم" رکھا تھا۔ زمانے کی سختیوں اور حالات کی چیرہ دستیوں نے اُسے "ثانی امام احمد بن حنبلؒ" بنا دیا۔ لوگ اُسے مردِ آہن، جبل استقامت اور جرنیل سپاہ صحابہؓ کے نام سے یاد کرنے لگے۔ وہ تحفظ ناموس صحابہؓ کا پرچم لے کر "میدان کارزار" میں اُترا۔ وہ صحابہ دشمنوں کو خوب جانتا اور پہچانتا تھا۔ وہ حضرت جھنگویؒ، قاسمیؒ و فاروقیؒ کی مسند کا امین تھا۔ مشن جھنگویؒ سے وابستہ کارکن دیوانہ وار اُس کے گرد جمع ہونے لگے۔ "میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر لوگ آتے گئے کارواں بنتا گیا" کی عملی تصویر تھا۔ اصحابؓ رسول ﷺ کے دشمنوں نے اُس پر گولیوں، بموں اور راکٹوں کی بوچھاڑ کر دی۔ نام نہاد مسلم حکمرانوں نے اسے ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا۔ ڈرانے دھمکانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اُس کا ضمیر خریدنے کیلئے کروڑوں روپے کی پیشکش کی گئی۔ آئے روز ٹارچر سیل، عقوبت خانے اور جیلیں اس کی منتظر رہتی تھیں۔ لیکن گوشت پوست کے بنے اس عظیم جرنیل کے پائے استقلال میں ذرا برابر لغزش نہیں آئی۔ اس کا دل رسول اکرم ﷺ اور اس کی تربیت یافتہ جماعت "صحابہ کرامؓ" کی محبت سے سرشار تھا۔ وہ صحابہ دشمنوں کو عدالت کے "کٹہرے" میں لانے کا خواہاں تھا۔ اور پھر یہی خواہش اسے حکومتی ایوانوں میں لیتی چلی گئی۔ وہ ایک ایسے طوفان کا روپ دھار کر میدان عمل میں اترا، جس میں شعلوں کی لپک اور بجلی کی چمک تھی۔ وہ رافضیت پر قہر بن کر نازل ہوا اور انہیں اپنی اوقات یاد دلاتا چلا گیا۔

حاجی فتح محمد کے ہاں کوئی اور اولاد پیدا نہ ہوئی۔ بڑے بھائی کے اصرار پر 1960ء میں دوسری شادی کی گئی۔ دوسری بیوی کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ بیٹوں کے نام محمد عالم، محمد اعظم اور محمد سالم رکھے گئے۔ محمد سالم تو بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے جبکہ ان کی عمر ابھی ایک سال کے لگ بھگ تھی۔

محمد اعظم 10 شوال ۱۳۸۰ھ مطابق 28 مارچ 1961ء کو منگل کے روز چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں 111/7R میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت پر بے حد خوشی کا اظہار کیا گیا۔ یہی محمد اعظم آگے چل کر کروڑوں سنیوں کے دلوں کی دھڑکن بن گئے..... امت مسلمہ کی آرزوؤں کا مرکز..... چاہتوں کا محور..... اکابرین کی آنکھوں کا تارا..... بوڑھوں کا سہارا..... ماؤں کا بیٹا، بہنوں کا ویر..... جسے دیکھ کر بوڑھے، جواں، بچے سبھی پکار اٹھتے "سنیوں کا وزیر اعظم"..... وہ یہی محمد اعظم ہی تو تھے، جسے دنیا آج "محمد اعظم طارق" کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ہاں! "اعظم طارق" نام ہی کافی ہے۔

☆.....☆

آپ 1976ء تک اپنے آبائی دینی ادارے "انوار الاسلام" سے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید بھی حفظ کر چکے تھے۔ 1977ء میں دار العلوم ربانیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ابتدائی فارسی اور مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد تجوید القرآن

Scanned with CamScanner

چیچہ وطنی میں عربی، فقہ، حدیث، فلسفہ، منطق کے حصول کیلئے داخلہ لیا۔ جامعہ عربیہ چنیوٹ میں 1980ء میں داخلہ لیا اور عالم عربی اور فاضل عربی کا کورس مکمل کیا۔ بعدازاں جامعہ نعمانیہ میں فقہ، حدیث، ادب، علم الکلام کی تمام بڑی کتب کی تعلیم حاصل کی۔ 1984ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے دورہ حدیث کیا اور سند فراغت حاصل کی۔ ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ کراچی میں جامعہ محمودیہ کے صدر مدرس و ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے جامعہ صدیق اکبرٹارتھ کراچی سے اپنی خطابت کا آغاز کیا۔

☆.....☆

جرنیل سپاہ صحابہؓ چیچہ وطنی میں ابھی زیر تعلیم ہی تھے کہ فروری 1979ء میں آپ کی شادی آپ کے تایا جی کی بڑی صاحبزادی سے کردی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جرنیل محترم کو چار بیٹوں (چوتھے بیٹے کی ولادت شہادت کے بعد ہوئی) اور چار بیٹیوں سے نوازا۔ بیٹوں کے نام حافظ محمد معاویہ، محمد انس، علی حیدر اور بدر اعظم رکھے گئے۔ محمد معاویہ قرآن کریم کے حافظ ہیں اور اس وقت دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

☆.....☆

آپ نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کراچی میں حقوق اہل سنت والجماعت کے لیے کام کا آغاز "جمعیت نوجوانان اہل سنت" کے نام سے کیا۔ یہ 1984ء کی بات ہے۔ اس جماعت کے اغراض و مقاصد بھی قریباً وہی تھے جو سپاہ صحابہؓ کے تھے۔ 6 ستمبر 1986ء کو سپاہ صحابہؓ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ مولانا حق نواز شہیدؒ سے بے حد متاثر تھے۔ آپ نے اپریل 1986ء میں باقاعدہ طور پر سپاہ صحابہؓ سے وابستہ ہونے کا اعلان کردیا۔ سپاہ صحابہ کراچی بعدازاں سندھ کی حدود میں کام کرنے کی ذمہ داری امیر عزیمت کی زندگی کے آخری لمحات تک نبھانے کا سلسلہ جاری رہا۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے بعد اگرچہ مولانا اعظم طارق کو مرکزی ڈپٹی سیکرٹری منتخب کرلیا گیا تھا لیکن ان کی تنظیمی سرگرمیوں کا مرکز و محور کراچی و سندھ ہی رہا۔

☆.....☆

مولانا ایثار القاسمیؒ ایم این اے 10 جنوری 1991ء کو جھنگ میں شہید کردیئے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ایک خلا پیدا ہوگیا تھا۔ اس خلا کو پُر کرنے کیلئے 20 جنوری 1991ء کو جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی میں مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا اعظم طارق یا مولانا علی شیر حیدری کے لیے حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی جاں نشینی کا منصب سنبھالنے پر رائے شماری ہوئی۔ دونوں حضرات میں سے ہر ایک نے اپنا ووٹ ایک دوسرے کے حق میں استعمال کیا۔ سوئے اتفاق کہ قرعہ انتخاب مولانا اعظم طارق کے حق میں نکل آیا۔ مولانا اعظم طارق نے ساتھ ہی یہ شرط عائد کردی کہ مجھے کراچی چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ تاہم بعد میں حالات اور جھنگ کے احباب کی محبتوں نے کراچی چھوڑنے پر مجبور کردیا اور جھنگ ہی کے ہو کے رہ گئے۔

☆.....☆

مولانا اعظم طارق نے 4 مارچ 1990ء میں قومی و صوبائی اسمبلی جھنگ کا الیکشن حکومت کے پریشر اور حکومتی وزراء کی جھنگ

Scanned with CamScanner

آمد کے باوجود بڑی آسانی سے جیت لیا۔ جھنگ کے عوام نے بڑے جوش وخروش سے فوج کی نگرانی میں ووٹ کاسٹ کیے۔ رات دس بجے تک اکثر علاقوں سے نتائج آچکے تھے۔ جس کے مطابق قومی اسمبلی کی سیٹ سات ہزار سے زائد اور صوبائی اسمبلی کی سیٹ پندرہ ہزار سے زائد ووٹوں سے جیت چکے تھے۔ 3 مئی کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہو کر بطور رکن اسمبلی مولانا نے حلف اٹھایا۔ جرنیل محترم کی قومی اسمبلی میں پہلی تقریر اس قدر پرجوش اور موثر تھی کہ ارکان اسمبلی ایک ایک جملہ پر ڈیسک بجا رہے تھے۔ حکومتی وزراء انگشت بدنداں تھے کہ اس شخص نے پہلے روز ہی اسمبلی میں تہلکہ برپا کر دیا تھا۔ مولانا نے اپنی تقریر میں جھنگ کے حالات پر بحث کی اور سوا سال تک الیکشن نہ کرانے پر احتجاج کیا۔

12 مئی 1990ء کو مولانا نے قومی اسمبلی میں گستاخ صحابہؓ کی حقیقت اور حکومت کی اسلام کے وعدوں سے انحراف کے حوالے سے تقریر کی۔ تقریر کا کچھ حصہ ملاحظہ فرمائیں "جناب سپیکر! یہ آج مجھے لیٹر ملا ہے' بھکر میں FIR کاٹی گئی ہے کہ اس مہینے کی 9 تاریخ کو بھکر کے ایک ماسٹر نے سکول کی تعلیم دیتے ہوئے پیغمبر اسلامؐ پر توہین آمیز جملے کستے ہوئے کہا ہے "اللہ کے رسول ﷺ اپنی بیویوں کے پاس اس طرح جاتے تھے جس طرح کوئی مینڈھا بکریوں کے پاس جاتا تھا" (معاذ اللہ) اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور اصحابؓ رسول ﷺ پر توہین آمیز جملے کسے ہیں' جناب! یہ ایک FIR کی بات نہیں ہے۔ اس ملک میں اس وقت 350 کتابیں موجود ہیں جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر آج مارکیٹوں میں منظر عام پر آئی ہوئی ہیں۔ اور ہم نے بار بار حکومت کو اس طرف متوجہ کیا۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ تم دہشت گرد ہو' تم تخریب کار ہو' اگر ولی خاں والے حضرات غفار خاں کے خلاف کوئی بات نہیں سنتے' انہیں کوئی دہشت گردی نہیں کہتا اور کوئی شخص اپنے کسی محسن کے خلاف کوئی بات نہیں سنتا۔ اسے کوئی دہشت گردی نہیں کہتا اور اگر ہم کہیں کہ پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے ناموس کا تحفظ ہونا چاہیے۔ ان کے خلاف گالی گلوچ کا دروازہ بند ہونا چاہیے تو اسے دہشت گردی کہا جاتا ہے تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں سب سے بڑا دہشت گرد ہوں۔ جناب محترم! آج اس ملک میں پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کے لیے کوئی قانون نہیں ہے۔ جو کتا چاہے بھونکتا چلا جائے' بڑے بڑے غیر ملکی لیڈر اسلام کے نام پر (سپیکر:۔ یہ کتا غیر پارلیمانی لفظ ہے) اگر کوئی صحابہؓ کے خلاف بھونکتا ہے تو وہ کتے سے بھی بدتر ہے"۔ جرنیل محترم کی اس تقریر نے قومی اسمبلی میں تہلکہ مچا دیا۔ دنیائے کفر سٹپٹا کے رہ گئی۔

☆.....☆

مولانا اعظم طارق کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ شب و روز مشن جھنگوی کیلئے وقف تھے۔ مصائب و آلام کی وادیاں' ان کے عزم مصمم کے سامنے گرد سفر تھیں۔ اس مختصر سے کالم میں ان کے کارناموں کو بیان کرنا کہاں ممکن ہے؟ ان کے کارناموں کو بیان کرنے کیلئے درجنوں ضخیم کتابوں کی ضرورت ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ جو لوگ محو سفر رہے ہیں' وہ جانتے ہیں کہ آپ کس قدر مشن جھنگوی پھیلانے کے لیے بے تاب تھے۔ اوڑھنا بچھوڑنا مشن جھنگوی تھا اور بس.....

تو بھی کہہ دے سحر اعظم کی طرح میرا جرم کیا ہے؟ سپاہ صحابہؓ

جی ہاں! ان کا جرم یہی تھا کہ وہ صحابہؓ کے سچے سپاہی تھے۔ اسی جرم کی پاداش میں سالہا سال پس دیوار زنداں رہے لیکن آپ

Scanned with CamScanner

کی اولوالعزمی اور مستقل مزاجی میں کوئی فرق نہ آیا۔ دشمنان صحابہؓ نے آپ پر کئی بار قاتلانہ حملے کیے لیکن آپ کے موقف، مشن اور کاز میں رتی برابر فرق نہ آیا۔ آپ صحابہؓ کے دشمنوں کو للکارتے، جھاڑتے لتاڑتے، شیروں کی طرح گرجتے، برستے، بجلی کی طرح دشمنوں پر کڑکتے ہوئے بالآخر آقائے نامدار محمد رسول ﷺ کی مقدس، مطہر اور پاکیزہ جماعت صحابہ کرامؓ پر نثار ہو گئے۔

ہزاروں دشت پڑے لاکھ آفتاب ابھرے
جبیں پر گرد پلک پر نمی نہیں آئی
کہاں کہاں نہ لٹا قافلہ فقیروں کا
متاعِ درد میں لیکن کمی نہیں آئی

☆.....☆

بہار تازہ کب آئے گی تُو خزاں کا موسم گزر چکا ہے
میرا لہو اب شفق کی صورت ہر اک افق پر چمک رہا ہے

قائد ملت اسلامیہ، جبل استقامت، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں سنی عوام کے ہیرو، وکیل صحابہؓ، جرنیل سپاہ صحابہؓ، محسن اعظم حضرت مولانا محمد اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ، یوں اچانک ہم سے بچھڑ جائیں گے، یہ تو ہم نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ہمارا قائد ہمیں اتنی جلدی داغ مفارقت دے جائے گا۔ ہم تو سوچ رہے تھے کہ ہمارا قائد سالہا سال باطل کے سینے پر مونگ دلتا رہے گا۔ لیکن خالق کائنات کا ایک نظام ہے۔ جس سے انکار ممکن نہیں ہے۔ قائد محترم مولانا اعظم طارق 6 اکتوبر 2003ء پیر کے روز قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے تیار ہوئے۔ ڈبل کیبن ڈالہ تیار تھا۔ گن مین بیٹھ چکے تھے۔ فرمایا آج ڈالہ ساتھ نہیں جائے گا۔ جلدی پہنچنا ہے دو گاڑیاں ہوں تو دیر ہو جاتی ہے، بس آج ایک ہی گاڑی ساتھ جائیگی۔ مولانا ایک ہی گاڑی میں سوار ہوئے اور اسلام آباد کیلئے روانہ ہو گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر اصغر علی اور تین گن مین قاری سیاء الرحمٰن، محمد اسرار عرف عثمان اور محمد ممتاز فوجی بھی ساتھ ہو لیے۔ گاڑی جب سوا چار بجے سہ پہر گولڑہ موڑ ٹول پلازہ کے قریب پہنچی تو درندہ صفت وحشیوں نے مصروف تین شاہراہ پر مولانا کی گاڑی کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنایا۔ جس کے نتیجے میں مولانا محمد اعظم طارق اپنے چار ساتھیوں سمیت دار فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ (انا اللہ وانا الیہ راجعون) جرنیل محترم کی شہادت کی خبر سنی تو دل پر ایک قیامت ڈھے گئی۔ سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفلوج ہو کر رہ گئیں۔ ابھی تو ہنستا مسکراتا چہرہ سامنے تھا۔ نہیں معلوم کیوں انہیں دیکھ کر سکون سا آ جاتا تھا۔ دنیا کے سارے غم بھول جاتے تھے۔ جدائی کی خبر سنی تو سارے درد معاً جاگ اٹھے۔ دفعتاً یہ شعر ذہن میں گردش کرنے لگا۔

جو رکے تو کوہِ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہِ یار! ہم نے قدم قدم تجھے یاد گار بنا دیا

ہاں! میرا قائد عجیب بانکپن سے اٹھا اور سب پر چھاتا چلا گیا، جہاں جاتے لوگ دیدہ و دل فرش راہ کر دیتے۔ مولانا اعظم طارق

Scanned with CamScanner

نے حق کو حق سمجھ کر بیان کیا۔ باطل کا بخیہ ادھیڑا' تیا پانچہ کیا۔ بس پھر کیا تھا' گولیوں' راکٹ لانچروں اور بموں کی بارش تھی۔ جیلیں تھیں' ہتھکڑیاں' بیڑیاں تھیں' دشمن کا ہر کاری وار ہنس کے سہہ گئے.....؟ بعض اپنوں نے بھی مصلحت پسندی کا درس دیا' ہاں! بعض اپنوں کو بھی کھٹکتا رہا' کیونکہ اس بندے میں منافقت اور جھوٹ نام کی کوئی شے نہ تھی' ریاکاری کوسوں دور تھی' پاؤں میں مصلحت پسندی کی زنجیریں نہ تھیں۔ اللہ کی قسم! وہ تو کامیاب ہوگیا' وہ تو زندہ ہے' اس کو کون مٹا سکتا ہے ہاں! اس کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے' تباہ و برباد ہو جائیں گے لیکن صحابہؓ کا یہ سچا عاشق' صحابہؓ کا یہ سچا سپاہی زندہ تھا' زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ ہاں میرا قائد' پیارا قائد' منبر و محراب کا شہزادہ' میرا جرنیل بہ زبان حال کہہ رہا ہوگا۔

ہر حال ہر دور میں تابندہ رہوں گا
میں زندہ جاوید ہوں' پائندہ رہوں گا
تاریخ میرے نام کی تعظیم کرے گی
تاریخ کے اوراق میں تابندہ رہوں گا

شہادت کے بعد وزیر داخلہ کے ہونٹوں پر مکارانہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی کیونکہ وہ رافضی ہے وہ بے خبری کا تاثر دیتے رہے' کسی کو اطلاع نہ دی گئی۔ شہداء کی نعشیں پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ہسپتال (پمز) میں لائی گئیں۔ جہاں مولانا کے پرسنل سیکرٹری راشد محمود فاروقی و دیگر جماعت کے ساتھی جمع ہونا شروع ہو گئے۔ راشد محمود فاروقی کے اصرار پر شہداء کی نعشیں دکھائی گئیں۔ راشد محمود فاروقی کہتے ہیں "پولیس انتظامیہ مجھے کمپلیکس ہسپتال (پمز) لے گئی' میں نے دیکھا ہمارا قائد شہزادوں کی طرح لیٹا ہوا تھا جس طرح سکون کی نیند سو رہا ہو۔ میرا دل نہیں مان رہا تھا۔ حوصلہ نہیں تھا کہ میں یہ منظر دیکھوں..... میں نے صحافیوں کو بتایا کہ یہ مولانا اعظم طارق ہی ہیں۔ اس کے بعد سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ مولانا اعظم طارق شہید ہو چکے ہیں۔

رات آٹھ بجے مولانا کا جسد خاکی اسلام آباد کی مشہور مسجد "لال مسجد" میں لایا گیا۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے جماعت کے ذمہ دار ساتھی بھی پہنچ چکے تھے۔ کچھ دیر بعد دیگر شہداء کی نعشیں بھی لال مسجد لائی گئیں۔ کارکنوں کی ایک بڑی تعداد مسجد میں جمع ہوگئی تھی۔ رات گئے شیخ حاکم علی و دیگر جھنگ کے ذمہ دار ساتھی بھی پہنچ گئے تھے۔

سات اکتوبر کی صبح لال مسجد میں تاحد نگاہ دنیا ہی دنیا تھی۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا۔ آٹھ بجے صبح شہداء کے جسد خاکی پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد کے سامنے لائے گئے۔ اس موقع پر پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی' شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم' مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی' شیخ حاکم علی و دیگر حضرات نے تقاریر کیں۔ پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ چند دن پہلے میں نے خواب دیکھا' اس خواب میں امی عائشہ صدیقہؓ کی زیارت ہوئی۔ میں نے ماں سے پوچھا کیسے آئی ہو؟ فرمایا "اعظم طارق" کو لینے کیلئے آئی ہوں۔

مولانا اعظم طارق اور دیگر شہداء کی نماز جنازہ ساڑھے آٹھ بجے پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ العالی نے

Scanned with CamScanner

پڑھائی۔ نماز جنازہ میں بلاشبہ لاکھوں افراد شریک تھے۔

نماز جنازہ کے بعد مولانا کا جسد خاکی ایمبولینس کے ذریعے شکر پڑیاں ہیلی پیڈ لایا گیا۔ جبکہ دیگر شہداء کی نعشیں ایمبولینسوں کے ذریعے ان کے علاقوں میں روانہ کردی گئیں۔ جہاں انہیں پورے اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا۔ مولانا کا جسد خاکی شکر پڑیاں ہیلی پیڈ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جھنگ لایا گیا۔ قریباً دس بجے مائی ہیر گراؤنڈ میں اترا جہاں قائد ملت اسلامیہ علامہ علی شیر حیدری مدظلہ العالی اپنے لاکھوں کارکنوں سمیت موجود تھے۔ ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' ڈاکٹر خالد نواز فاروقی' شیخ حاکم علی اور راشد محمود فاروقی ہیلی کاپٹر میں ساتھ آئے۔ مولانا کا جسد خاکی یہاں سے بہت بڑے جلوس کی شکل میں جامع مسجد حق نواز شہیدؒ لایا گیا جہاں دیدار عام کیلئے رکھ دیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد مولانا اعظم طارق کا جسد خاکی گھر مسجد حق نواز شہید سے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر لایا گیا تا حد نگاہ تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ سکول اپنی وسعت کے باوجود تنگ دامانی کا شاکی رہا۔ لوگ دیواروں' درختوں اور چھتوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ ہزاروں افراد سکول میں داخل نہ ہو سکے۔ عجیب منظر تھا' ہر آنکھ اشکبار تھی' ہر چہرہ افسردہ و غمگین تھا۔ لوگوں کے جذبات کی عجیب کیفیت تھی۔ آج عظیم قائد اپنے کارکنوں سے جدا ہو چکا تھا۔ امت مسلمہ ایک عظیم رہنما سے محروم ہو چکی تھی۔ وہی تو تھا جسے سٹیج کی "زینت" کہا جاتا تھا۔ وہی تھا جو تو محفل کا بھرم تھا۔ جس کے دم قدم سے شیعیت سٹپٹا جاتی تھی۔ دنیائے کفر بوکھلا جاتی تھی..... مگر آج جہاں ویران ہے۔ محفلیں بے رونق ہیں۔

صرف ایک شخص کے نہ ہونے سے
شہر ویراں دکھائی دیتا ہے

☆.....☆

جنازہ کے موقع پر حضرت علامہ علی شیر حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا یہ سازش ایرانی خرچے پہ ایرانی ایماء پر ہوئی ہے۔ یہاں اُن ہی کے کارندے اور گماشتے استعمال ہوئے ہیں۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا اعظم طارق کو شہادت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ہے۔ ان کے خون کے ایک ایک قطرے سے کئی اعظم طارق پیدا ہوں گے۔ ان کا یہ مشن جاری رہے گا۔

شہیدؒ کے صاحبزادے حافظ محمد معاویہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج میرا سر فخر سے بلند ہے میرے والد ماجد نے دنیاداری کیلئے نہیں بلکہ صحابہؓ کی عظمت کیلئے اپنی جان کو قربان کیا ہے۔ مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت شمالی علاقہ جات میں شیعوں نے آٹھ صفحات پر مشتمل خط حکومت کے نام لکھا کہ تعلیمی نصاب سے صحابہ کرامؓ کے نام نکالے جائیں۔ ملک میں اور بھی کئی بڑے بڑے لیڈر تھے۔ لیکن ایک اعظم طارق ان کے مقابلے میں رکاوٹ بنا اور کہا کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ ہم اس بات میں کامیاب نہیں ہوئے تو انہوں نے حضرت کو شہید کر دیا۔ جنازہ کے موقع پر مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی' حضرت مولانا قاری خلیل احمد' مولانا محمد احمد لدھیانوی' مولانا محمد عالم طارق و دیگر حضرات نے بھی خطاب کیا۔

قائد ملت اسلامیہ علامہ علی شیر حیدری مدظلہ العالی نے تین بج کر پینتالیس منٹ پر شہید کی نماز جنازہ پڑھائی

Scanned with CamScanner

تیسرا باب

بیوہ

بچوں

بھائی

اور

رشتہ داروں کے تاثرات

اہلِ محلہ

گن مینوں.....اور.....ڈرائیوروں

کی رائے

Scanned with CamScanner

میری نظروں میں ایسے دیدہ ور نایاب ہوتے ہیں

مرے قائد سے دنیا میں بشر نایاب ہوتے ہیں
جہانِ فکر میں اہل نظر نایاب ہوتے ہیں

یہاں رہزن ہزاروں، راہبر نایاب ہوتے ہیں
رہِ منزل میں اکثر ہمسفر نایاب ہوتے ہیں

وہ جس قریہ کی قسمت میں سوادِ کم نگاہی ہو
وہاں ظلمت میں آثارِ سحر نایاب ہوتے ہیں

جو ملت کیلئے قربان کر دے زندگی اپنی
مری نظروں میں ایسے دیدہ ور نایاب ہوتے ہیں

مقدر میں نہیں گر ابرِ نیساں، اس سمندر سے
صدف تو مل بھی جاتے ہیں، گہر نایاب ہوتے ہیں

جہاں چشمِ تمدن آگ برسائے فضاؤں میں
وہاں تہذیب کے اہلِ خبر نایاب ہوتے ہیں

جہاں بادِ بہاری کا گزر ممکن نہ ہو منظرؔ
وہاں سائے نہیں ملتے، شجر نایاب ہوتے ہیں

نرشتوں کی نگاہیں بھی جنہیں حیرت سے تکتی ہوں
جہاں میں دوستو ایسے بشر نایاب ہوتے ہیں

(منظر انصاری کلورکوٹ، ضلع بھکر)

Scanned with CamScanner

تاثرات

بیوہ مولانا اعظم طارقؒ

میں نے اپنے شوہر مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بطور خاوند نہایت ہی قابل دید پایا۔ وہ بادشاہ تھے مجھے ان کی ملکہ کی حیثیت حاصل تھی۔ تمام معاملات حتی کہ جماعتی مسائل پر بھی اکثر مجھ سے مشورہ طلب کرتے تھے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر خود فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ایسی بیوی نصیب نہ کرتے تو شاید میں اس منزل و مقام تک نہ پہنچتا۔ وجہ اسکی یہ تھی کہ تمام مصائب میں نا صرف ان کا ساتھ دیا بلکہ حوصلہ افزائی بھی کرتی تھی۔ کبھی اپنی ذات کیلئے انکی مصروفیت کو بہانہ بنا کر شکوہ نہ کیا یہی وجہ تھی کہ وہ میرے ساتھ انتہائی احسان مندی جیسا معاملہ فرماتے۔ کراچی اور جھنگ کی زندگی میں فرق یہ تھا کہ کراچی میں بھی اگرچہ انکی مصروفیت دین والی ہی تھی لیکن خوف یہ تھا کہ وہاں پر وہ خود مدرسہ چلانے کے امور کے ذمہ دار تھے اپنے منصب کو زیادہ سے زیادہ نبھاتے اور جو کچھ وقت ملتا جماعتی معاملات درست کرتے پھر بھی بچوں کے لیے اتنا وقت نکال لیتے تھے کہ انکی تدریس خود کرتے۔

جھنگ آ کر تو انہوں نے سب گھریلو ذمہ داریاں مجھ ناتواں کے کندھوں پر ڈال دیں۔ ہر لحہ خدمت عوام کا جذبہ یہاں تک کہ بچوں کیلئے بھی وقت بالکل نہیں ہوتا تھا۔ بسا اوقات تو انہیں یہ معلوم نہ ہوتا کہ بچہ مدرسے جانے لگ گیا ہے یا ابھی فارغ ہے۔ کراچی میں تو خود ہی گھر کے معمولات بنا رکھے تھے البتہ جھنگ کی مصروفیات والی زندگی میں اگر ٹائم ملتا تو سو جاتے خوب نیند پوری کرتے کبھی زیادہ ٹائم ہوتا تو کتابوں والی الماری صاف کرتے ترتیب سے کتابیں رکھتے تھے۔ کتب جمع کرنا ان کا خاص مشغلہ تھا۔ البتہ صبح کو روزانہ ڈائری لکھنا نہ بھولتے۔ (جیل میں تو رات کو ڈائری لکھتے لیکن رہائی کے بعد مصروفیات کی بناء پر صبح لکھتے) اور جو مشورہ وغیرہ یا کسی بچے کو فون کرنا ہوتا تو بعد نماز فجر کرتے اور سب گھریلو کام نمٹانے کی کوشش کرتے تھے۔ اپنے رشتہ داروں سے بہت زیادہ محبت کرتے اگر کوئی عزیز چند دن گھر نہ آتا تو مجھے کہتے کہ فون کرو گاؤں سے کسی کو بلاؤ گھر سونا لگتا ہے، جب بھی کوئی عزیز آتا تو بچپن کی باتیں یاد کر کے خوب ہنستے اور محظوظ ہوتے۔ اپنے سے بڑوں کی بہت عزت کرتے بار بار پوچھتے کوئی پریشانی ہے تو بتائیں۔ پھر اس کا حل فی الفور نکالتے۔ خود فرماتے تھے کہ میرے گھر سے کوئی عزیز بغیر تحفے کے نہ جائے۔ بچوں سے محبت کے سوال پر فرمایا بچوں سے تو بہت ہی محبت تھی جو بچہ مدرسے سے آتا اسے اٹھ کر ملتے انکے چہروں پر بوسے لیتے بچیوں سے تو بہت محبت تھی۔ چوتھی بیٹی کی پیدائش پر نوافل ادا کیے کہ سنت نبوی پوری ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی چار بیٹیاں تھیں۔ اگر وقت ملتا تو ان سے قرآن سنتے اور سنکر دل باغ باغ ہو جاتا۔ تعلیمی رپورٹ ضرور پوچھتے اور انعام بھی ضرور دیتے۔ بچوں کو بھی ان سے بہت محبت تھی۔ انکے دلوں میں تو محبت کی امنگیں ہوتی تھیں جن کا اکثر مجھ سے اظہار کرتے لیکن چونکہ بارعب شخصیت تھے اس وجہ سے بچے کچھ جھجکتے رہتے تھے دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ بڑے بیٹے بیٹی کو انہوں نے خود حفظ شروع کروایا تھا تو باعث استاد کچھ جھجکتے ان کو دیکھ کر چھوٹی بچیاں بھی شرماتی تھیں البتہ علی حیدر کے دور میں جب وہ گھر میں نظر بند تھے تو وہ بہت مانوس تھا اسقدر بے تکلف تھا کہ ان

Scanned with CamScanner

کے ساتھ کشتی کرتا کبھی پیٹ پر چھلانگیں لگاتا کھانا ساتھ کھاتا فرصت کے ایام علی حیدر نے ان کے ساتھ خوب خوشگوار بنائے۔

یہی وجہ ہے کہ آج بھی وہ یہی کچھ چاہتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ امی! محمد بدر اعظم کس کو ابو کہے گا؟ اور کس کے پیٹ پر چھلانگیں لگائے گا؟ یہ بڑا ہو کر کیا سوچے گا کہ میرے ابو جی کی کیا شان تھی۔ ہمیشہ کیلئے یتیم بن کے رہنے والے تو سب بچے ہیں لیکن محمد بدر اعظم تو پیدا ہی یتیم ہوا ہے۔ رضینا قسمت الجبار فینا۔ انہوں نے اپنے بچوں کو ابتداء ہی سے دین کی طرف مائل کیا اور دین پڑھایا۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے بچو! دین کے ساتھ ہی دنیا و آخرت ہے دین کی وجہ سے ہی آج مجھے اللہ نے مقام دیا ہے میں تمہیں بھی دین پر اخلاص سے چلنے کی تلقین کرتا ہوں اور اپنے بچوں کو خالص عالم باعمل نڈر بے باک مجاہد دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان شاء اللہ انکی اس خواہش کو اللہ تعالیٰ ضرور پورا فرمائیں گے۔ ان کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے آج میرے سارے بچے مدرسوں میں زیر تعلیم ہیں۔ 3 بچیاں حافظ 2 بچیاں عالمہ' محمد معاویہ' حافظ اور علم دین کے حصول کیلئے مجھ سے کوسوں دور تعلیم حاصل کرنے گیا ہے۔ محمد انس بھی حفظ کر رہا ہے۔ باقی علی حیدر اور محمد بدر اعظم بھی ان شاء اللہ عالم حافظ بن کر اپنے ابو جی کے مشن پر کام کرینگے۔ ان شاء اللہ!

ویسے تو انکی ذات پر بھی بہت مشقتیں آئیں اور ہم پر بھی۔ لیکن پہلا واقعہ جو جھنگ میں رونما ہوا وہ کبھی نہیں بھولے گا کہ جب 22 فروری 21 رمضان المبارک کو رات 2 بجے پہلی بار پولیس ہمارے گھر آئی مولانا کو اٹھایا ساتھ لے جانے لگے مولانا بیٹھک میں اعلیٰ افسران کو بٹھا کر خود ہمیں بغیر بتائے چھت کے ذریعے روپوش ہو گئے۔ اب پولیس والوں نے پورے گھر کی تلاشی لی لڑکوں نے علیحدہ شور مچایا مولانا پتا نہیں کہاں تھے بس یہ واقعہ ایسا ہوا کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ ایسی پریشانی میں دن گزرے کہ اللہ ہی جانتا ہے پھر تو مصائب سے الجھنے کی عادت ہو گئی۔ ویسے تو ہر چیز کھا لیتے تھے کبھی نخرے کرنے کی عادت نہ تھی نہ تکلفات چاہتے تھے۔ البتہ دال' ساگ پائے اور ملک شیک بہت پسند کرتے تھے۔ صبح کو نماز کے بعد پھلوں کا جوس بہت شوق سے پی کر 9 بجے تک سو جاتے۔ لباس میں سفید کلر بہت پسند کرتے ہلکا آف وائٹ بھی پہنتے تھے۔ واسکٹ سندھی نگوں والی ٹوپی اور کھسہ بہت پسند تھا۔ ان کے پاس بہت اچھے اچھے کھسے تھے جو بدل بدل کر پہنتے۔ اکثر فرماتے تھے کہ اچھی ٹوپی اچھا جوتا پہنو۔ کیونکہ دشمن پاؤں کی طرف دیکھتا ہے اور محبوب سر کی طرف' پارلیمنٹ کیلئے خوبصورت مخصوص کھسہ تھا۔ نفاست وصفائی بہت پسند تھی کبھی کپڑا میلا نہ ہونے دیتے۔ فرماتے تھے اگر کپڑے پر داغ لگ جائے تو مجھے الجھن ہوتی ہے البتہ سادگی بہت تھی زیادہ عمدگی کی طرف دھیان نہ کرتے۔ جب چار سال جیل میں رہے تھے تو انہوں نے منت مانگی کہ میں اب سر کے بال نہیں کاٹوں گا بلکہ رہا ہو کر عمرہ پر جاؤنگا پھر حلق کراؤنگا۔ رہائی کے وقت بال خوبصورت لمبے ہو گئے بچے بڑے خوش ہوئے کہ ابو جی آپ بہت اچھے لگتے ہیں۔ بہت بارعب مجاہد لگتے ہیں۔ پھر جب عمرہ کے لیے جانے لگے ساتھ میری بھی تیاری ہو گئی تو راستے میں انتہائی خوش تھے کہ میں اللہ کے گھر سرخرو ہو کر جا رہا ہوں۔ بار بار تلبیہ کے ساتھ الحمدللہ کہتے۔ ویسے اکثر خاموش رہتے تو اللہ الصمد کا بہت ورد کیا کرتے تھے۔ یہی موقع ان کا سب سے زیادہ خوشی کا لگ رہا تھا۔ ویسے تو ان پر بہت مشکلات آئیں لیکن کبھی پریشان نہ ہوتے

Scanned with CamScanner

بس ایک دفعہ بچوں کی وجہ سے پریشان ہوئے۔ اٹک جیل میں تھے کہ میں چھوٹے بچوں کو لیکر ملاقات کیلئے گئی تو وہاں جا کر چھوٹی بیٹی رونے لگ گئی کہ ابو جی امی مجھے مہینے بعد مدرسہ سے بلاتی ہیں میرا اتنے دن وہاں دل نہیں لگتا۔ میں اپنی مجبوری کی وجہ سے مہینہ بعد لاتی اس وقت مولانا بہت غمگین ہوئے کہ اگر میں محبوس نہ ہوتا تو بیٹی تجھے ہر جمعرات گھر لاتا اب میں مجبور ہوں۔ پھر فرمایا کہ جیسے بھی ہو کوئی حل نکال کر اس کو جلد بلا لیا کریں۔ ویسے ہم بہت مرتبہ جیلوں میں ملاقات کیلئے گئے کبھی حوصلہ نہ ہارتے بلکہ بچوں کو بھی خوش کر کے بھیجتے تھے۔ مولانا کی شہادت کے بعد ہم جماعت سے یہ توقع کرتے ہیں کہ جس مقدس مشن اصحاب رسول ﷺ کی خاطر انہوں نے اپنی قیمتی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے موجودہ قائدین اسی مشن کو آگے لیکر چلیں گے اور اس عظیم مشن کو کبھی فراموش نہ کرینگے۔

میرے عظیم والد محترم:۔

بڑی بیٹی کے تاثرات میں نے اپنے عظیم والد کو بڑی حالتوں میں دیکھا ہے۔ چونکہ سب سے بڑی تھی انکے تمام حالات زندگی نظروں اور ذہن میں پختہ ہیں۔ بچپن میں بھی بہت پیار تھا پھر خود استاد بنکر 6 سپارے حفظ کروائے انہیں اپنی اولاد میں مجھ سے بہت زیادہ پیار تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ جیل میں بھی مجھے یہ بہت یاد آتی ہے کیونکہ یہ حساس بہت ہے۔ ہر بات زیادہ سوچتی ہے جب میں عالمہ بنی تو عمرہ سے واپسی پر سپیشل خوبصورت ہار لیکر آئے۔ اپنے دست مبارک سے خود پہنایا۔ اور میں ہی وہ خوش قسمت ہوں جسے انہوں نے اپنی شفقت بھری نظروں سے اس گھر سے الوداع کیا۔ میرے نکاح کے موقع پر خوب بڑا پروگرام کیا بڑے بڑے علماء کو بلایا۔ والدہ فرمانے لگیں کہ یہ بیٹی ہے معاویہ کی شادی پر ایسا پروگرام کرینگے فرمانے لگے یہ میرا بیٹا ہے شاید یہ آخری موقع تھا جو انہیں معلوم نہ تھا۔ جب اللہ نے انہیں پیاری سی نواسی عطا کی تو میانوالی جیل میں مجھے فرمایا کہ جس نے مجھے بتایا اسے میں نے انعام دیا اور نوافل ادا کیے۔ ایک خط لکھا جو کہ اشاعت کے قابل ہے نام خود تجویز کیا۔ فرمایا مجھے ہمیشہ بیٹیوں کی پیدائش پر عزت نصیب ہوئی ہے۔ نواسی سے بہت پیار کرتے تھے فرماتے یہ تو بیٹی سے بھی زیادہ پیاری لگتی ہے..... ہاں وہ بہت عظیم تھے بے باک' نڈر' مجاہد' وقت کے ولی' وقت کے احمد ابن حنبلؒ تھے۔ جنہوں نے زندگی بھی شیروں جیسی شہادت بھی شیروں جیسی پائی۔ دنیا سے بے رغبت آخرت کو قریب سمجھتے تھے۔ خدا تیری قبر پر شبنم افشانی کرے۔ (آمین)

داماد کے تاثرات:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے بڑے عالی مقام سے نوازا تھا کہ مجھ سا آدمی کیا تعریف کرے۔ آپ دنیا سے بہت بے رغبت تھے اگر کوئی شخص کروڑوں کی آفر کرتا تو پاؤں کی ٹھوکر سے اڑا دیتے۔ ہمیشہ موت کو یاد رکھتے فرماتے میں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے لہٰذا میں ہر وقت اس کی انتظار میں رہتا ہوں۔ جھنگ والوں سے بہت محبت تھی بلکہ خدمت خلق کو افضل العبادات میں شامل کرتے تھے۔ ایک دفعہ سب بچوں نے ملکر یہ درخواست کی کہ ہمیں بھی کچھ وقت دیا جائے تاکہ دل کی باتیں ہوسکیں چاہے مہینہ میں ایک دن ہو جواب دیا کہ مجھ سے یہ برداشت نہیں کہ باہر مظلوم عوام کھڑی رہے اور میں کہہ دوں کہ

Scanned with CamScanner

جی یہ میرے بچوں کا وقت ہے اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ انہیں کتنوں سے کی محبت ہے۔

؎ لرزتے ہاتھ اور تھرتھراتا ہے قلم میرا
مجھے لکھنے نہیں دیتا کوئی بھی حرف غم تیرا

بقیہ جھنگ والوں سے رویہ۔

جھنگ تو ان کو اتنا عزیز تھا کہ فرماتے کہ میرا کہیں دل نہیں لگتا بس سکون جھنگ آ کر ملتا ہے۔ بسا اوقات صبح بغیر ناشتہ کے دفتر بیٹھ جاتے نمازوں کے اوقات پر نماز ادا کرتے پھر دفتر یہاں تک کہ رات کے 2 بجے تک اور کچھ کھایا بھی نہ ہوتا اگر میں کہتی کہ آپ کچھ وقت آ جاتے تو جواب ہوتا کہ مجھے جو اتنی مشقت مخلوق خدا کے لیے اٹھانی پڑتی ہے یہ ساری رات کے نوافل سے افضل ہے کھانا تو دور کی بات ہے نہ بھی کھاؤں گزارہ ہو جائیگا اگر سوال ہو گیا قیامت والے دن عوام کا تو کیا جواب دوں گا۔ خوب لکھا لکھنے والے نے۔

؎ شاہ مخمل یہ سونے والے تو جا کے سو بھی چکے
جھنگ جھنگ نہ رہا اعظم تیرے جانے سے

ہم وکیل صحابہؓ، ثانی امام احمد بن حنبلؒ

حضرت مولانا

محمد اعظم طارق شہیدؒ

ایم این اے جھنگ

اور ان کے چاروں رفقائے سفر

(قاری ضیاء الرحمٰن، محمد اسرار، محمد ممتاز فوجی اور اصغر علی)

کو عظمت اصحاب رسول ﷺ کیلئے اپنی جان نچھاور کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں

دیوبند اسلامی کیسٹ مرکز

پروپرائیٹر قاری منور حسین

قرأت، نعت، علماء کرام کی تقاریر اور تبلیغی بزرگوں کے بیانات کی کیسٹوں کا واحد مرکز
ہمارے ہاں اکابرین علمائے دیوبند کی کیسٹ، سی ڈیز، سٹکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

مسلم مارکیٹ کباڑی بازار پشت قصہ خوانی پشاور شہر 0300-5938841

Scanned with CamScanner

میرے عظیم والد محترم

بڑا بیٹا معاویہ طارق

میں نے اپنے والد محترم کو ایک پھول کی طرح پایا کہ اگر کوئی اس پھول کو اپنے ہاتھوں میں مسل دے تو تب بھی وہ ان مسلنے والے ہاتھوں میں خوشبو چھوڑ جاتا ہے۔ میرے عظیم والد ان گنت خوبیوں کے مالک تھے اس قدر نیک' خوش اخلاق' عبادت گزار' کہ فرشتے بھی رشک کرتے ہونگے۔ میں اپنے والد محترم کی خواہش کے مطابق اس وقت سعودی عرب میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور انشاء اللہ پڑھنے کے بعد میں وہیں سے مشن کو آگے لیکر بڑھونگا جہاں میرے والد محترم چھوڑ کر گئے ہیں میں اسی مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں گا۔ میری یہی تمنا ہے کہ جس طرح میرے والد محترم مجھے ایک جرأت مند بے باک عالم باعمل دیکھنا چاہتے تھے ویسا ہی بنوں گا۔ انشاء اللہ

والد محترم کو جب بھی ہم میں بیٹھنے کا موقع ملتا تو دین کی نصیحتیں کرتے کہ بیٹا دین کا کام کرو اسی میں اللہ کی رضا ہے۔

آرام کرنے کے لئے لیٹتے تو مجھے نصیحتیں کرتے میں پاؤں دباتا اور والد محترم کی نصیحتیں سنتا ایسی نصیحتیں جو عمر بھر میرے کام آئیں گی۔ والد محترم کی زندگی کے آخری ڈیڑھ ماہ بہت قریب رہا ہر سفر میں ان کے ساتھ جایا کرتا لیکن آخری سفر میں مجھے دورہ صرف ونحو کے لئے جامعہ میں جانا پڑا اور اس سفر میں میں والد محترم کے ساتھ نہ تھا ان کی قسمت میں شہادت لکھی تھی ان کو مل گئی۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین

لیکن یہ افسوس اب تک دل میں باقی ہے کہ مجھے یقین نہ تھا کہ والد محترم اتنی جلدی داغ جدائی دے جائیں گے بہت دکھ ہے ان کی جدائی کا شہادت کی خوشی بھی ہے ان کا خلا تو اپنی جگہ باقی ہے لیکن ان کے بعد میرے چچا جان مولانا محمد عالم طارق نے ہمیں بہت حوصلہ دیا اور والد محترم کی طرح ہم سب کے سروں پر ہاتھ رکھا اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین) اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کو نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کی محفلیں اور جنت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے .....(آمین)

پتھر کی لکیریں بھی کبھی مٹی ہیں جو اب مٹیں گی
کتنے ناداں ہیں اعظم تیرا نام مٹانے والے
درودیوار پر اداسیوں کا پہرہ ہے اعظم
جھنگ جھنگ نہ رہا تیرے جانے کے بعد

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

بفضلِ صحابہؓ

حُبِ صحابہؓ رحمت اللہ

جاں تیری عطا تھی، سو تیرے نام کی ہے

ہم نے جیسے بھی بسر کی تیرا احساں جاناں

امیرِ عزیمت
حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید

مؤرخ اسلام
ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

جرنیل سپاہ صحابہؓ
حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

حضرت مولانا
علامہ شعیب ندیم شہیدؒ

ودیگر شہدائے ناموسِ صحابہؓ کی طرح

قائد ملت اسلامیہ، فخر اہل سنت والجماعت، مشن جھنگویؒ کی پہچان، وکیل صحابہؓ

حضرت مولانا ابو معاویہ

محمد اعظم طارق شہیدؒ

کو لباسِ شہادت زیب تن کر کے جنت الفردوس میں جاگزیں ہونے پر صمیم قلب سے

سلام عقیدت و محبت پیش کرتے ہیں

منجانب

ابو عادل قاری عبدالرشید۔ سونڈن یو۔کے

Scanned with CamScanner

میرے پیارے والد محترم

(بنت اعظم طارق شہید)

بہت ہی پیارے' اچھے' عظیم' بارعب' پروقار انسان اور بہت ہی اچھے والد محترم کے بارے میں کیا لکھا جائے۔ اس قدر صفات کا حامل انسان بیان نہ کرسکوں' والد محترم جیسا انسان آج تک نہ دیکھا ہے' بہت ہی پیار کرنے والے اور بہت ہی اچھی تربیت کرنے والے تھے' مجھے انہوں نے بہت لاڈ پیار کے ساتھ پڑھایا' میں جب بھی جامعہ سے آتی تو میرے ابو جان بہت خوش ہوکر پرجوش طریقے سے ملتے پھر مجھ سے تلاوت سنتے اور انعام دیتے، ایک بار تو ایسا ہوا کہ بہت رشتہ دار آئے ہوئے تھے سب کی محفل جمی ہوئی تھی اور والد محترم اور چچا جی اس محفل کی صدارت کر رہے تھے سب سے کچھ نہ کچھ اور نعت وغیرہ سن کر ان کو انعام دیا مجھ سے تلاوت سن کر مجھے انعام دیا پھر فرمانے لگے میرا دل چاہتا ہے تمہیں اور انعام دوں تم پھر قرآن سناؤ میں نے پھر سنایا اور پھر اپنے ابو جان کے ہاتھوں سے انعام حاصل کیا' جب میں نے قرآن مجید مکمل حفظ کیا تو میرے ابو جان میرے لئے سعودیہ سے ایک سیٹ لائے تھے۔ انہوں نے خود وہ اپنے ہاتھوں سے مجھے پہنایا پھر میں نے عالم کا کورس شروع کر دیا میرے ابو جان کہا کرتے تھے جب تم عالمہ بن جاؤ گی تو میں تمہیں ایسی چیز دونگا جسے تم سوچ بھی نہیں سکتی لیکن افسوس کہ میں ابھی دو سال کا کورس مکمل کر کے واپس گھر آئی تو مجھے تیسرا دن ہوا تھا' ابو جان سے باتیں کرنے کا موقع ہی نہ ملا صرف زیارت ہی کرسکی کہ تیسرے روز ابو جان شہید ہو گئے اور جو میں خواب سنہرے دیکھا کرتی تھی کہ عالمہ بن کر وہ چیز جلد از جلد ابو جان سے انعام میں لوں وہ نہ لے سکی اور جو میری ان سے آخری ملاقات ہوئی تھی اس وقت وہ ہمارے جامعہ میں آئے تھے' پھر وہ جانے لگے تو میں نے کہا مجھے کچھ خرچ لینا ہے تو ابو جان نے کہا کہ اس سے بہتر چیز نہ دوں تمہیں' میں نے کہا کیوں نہیں تو اس وقت ابو جان نے ایک ڈبیا کھولی اور میں پرتجسس نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اس ڈبیا میں کیا ہے تو اس میں ایک خوب صورت لاکٹ ہار تھا وہ مجھے خود اپنے ہاتھوں سے پہنایا اور اب وہ لاکٹ میرے پاس محفوظ پڑا ہے میں جان سے زیادہ اس کو عزیز رکھتی ہوں۔ افسوس اب کون ہوگا ان جیسا.....

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص ہمارے دلوں کو ویران کر گیا

میرے ابو جی

محمد انس طارق' عمر آٹھ سال

میرے ابو جی بہت اچھے تھے' وہ مجھے بہت یاد آتے ہیں' وہ مجھ سے بہت ہی پیار کرتے تھے کیوں کہ میں تین بہنوں کے بعد دوسرا بھائی پیدا ہوا تھا پہلے صرف بڑے بھائی تھے' پھر ہم دو ہو گئے' ابو جی مجھ سے بہت پیار کرتے تھے اگر غلطی کر لیتا تب

Scanned with CamScanner

بھی ہنس کر ٹال دیتے اگر کبھی تھوڑا سا غصے سے بولتے تو فوراً ہنس پڑتے اور کہتے مجھ سے تمہیں کچھ کہا نہیں جاتا اور میں نے تو جب سے ہوش سنبھالا ہے ابو جان کو جیل میں ہی دیکھا پھر میں قرآن پاک حفظ کرنے لگ گیا' اسی عرصہ میں پھر جب ہم ابو جان سے ملنے جاتے تو وہاں میرے ابو جی مجھ سے تلاوت سنا کرتے تھے' اور فرمایا کرتے تھے کہ پڑھتے تو بہت اچھا ہو' لیکن جلدی جلدی پڑھ کر فارغ ہو کر خوشخبری سناؤ۔ تو میں کہتا ابھی میں چھوٹا ہوں جب میں تھوڑا بڑا ہو جاؤں گا۔ تو پھر میں جلدی جلد پڑھ کر آپ کو خوش خبری سناؤں گا لیکن افسوس کہ ابھی میرے چار پارے حفظ ہوئے کہ ابو جان شہید ہو گئے اور اب مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں رہا کہ تم نے کتنا پڑھ لیا ہے اور نہ ان جیسے ہاتھوں سے انعام دینے والا رہا ہے لیکن میں علی حیدر اور محمد بدر اعظم کی طرف دیکھ کر غمزدہ ہو جاتا ہوں کہ میں نے تو پھر بھی ابو جان کو سنا کر انعام حاصل کر لیا لیکن یہ کس کو سنائیں گے اور کس سے انعام لیں گے؟

اللہ تعالیٰ میرے ابو جان کو جنت کے بلند درجات عطا فرمائے (آمین)

میرے والد محترم

(بنت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ) عمر دس سال

میرے پیارے ابو جان ہم سب سے پیار کرتے تھے۔ اور تمام محلہ داروں سے بھی نہایت محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے اور جب بھی میں جمعرات کو مدرسہ سے گھر آتی تو بہت محبت سے پیش آتے تھے اور کبھی چہرہ چومتے کبھی ماتھا چومتے اور پھر میرے ابو جان فرماتے تھے کہ رکوع تو سناؤ کیا پڑھا ہے' پھر ہم رکوع سناتیں تو بہت خوش ہوتے اگر لیٹے ہوتے تو اٹھ کر بیٹھ جاتے اور سبحان اللہ کی تسبیح کرتے اور بہت خوشی سے انعام دیتے انعامات تو بہت ملتے رہیں گے اور لوگ دیتے رہیں گے لیکن جو میرے ابو جان کے ہاتھوں کے انعامات تھے اب ہم ان سے محروم ہو چکے ہیں اور میرے ابو جان اتنے اچھے تھے کہ اگر ہم ان کی تعریف بیان کریں تو نہیں کر سکتے اور پڑھائی کے معاملے میں بہت اچھے تھے اور جسمانی روحانی تربیت بہت اچھے طریقے سے کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ میرا دل کرتا ہے کہ تم سے رکوع سنتا رہوں اور انعام دیتا رہوں' اور میرے ابو کو انعامات دینے کا بہت شوق تھا بس وہ کہتے تھے کہ قرآن سنتا چلا جاؤں اور انعام دیتا چلا جاؤں' خدا کی قسم ہمیں ان کی محبتیں بہت یاد آتی ہیں اور میں سب سے چھوٹی بہن ہوں اور بہت چھوٹی عمر میں جامعہ چلی گئی تھی۔ میرے ابو جان میرے سے بہت خوش تھے اور میرے بیس پارے ہونے پر ابو جان نے مجھے انعام دینا تھا اور جب انہوں نے انعام کا کہا تھا اس وقت میرا آدھا پارہ رہ گیا تھا لیکن بیس پارے پورے کر کے ابو کے ہاتھوں انعام لینا نصیب بھی نہ ہوا اور وہ جام شہادت نوش کر گئے اس کا مجھے دکھ ہے میرا آخری انعام رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ میرے ابو جان کو جنت کے بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

Scanned with CamScanner

میرے ابو جان

(بنت مولانا اعظم طارق شہیدؒ)

میرے پیارے ابو جان میرے سے میرے تمام بہن بھائیوں سے محبت وشفقت سے پیش آتے تھے۔ جب بھی ہم بہن بھائی جامعہ سے آتے تو سب سے پہلے پوچھتے کہ قرآن پاک کا کتنا حصہ پڑھ لیا ہے' کون سا پارہ ہے' پڑھائی کیسی ہے' کبھی ہمارا امتحان لیتے اور جب ہم سے قرآن سن لیتے تو انعام دیتے اور جب بھی تھوڑا سا وقت ملتا تو فوراً کہتے تلاوت شروع کرو' جب ہم پڑھنا شروع کرتے تو سبحان اللہ الحمد اللہ کی تسبیح شروع کر دیتے اور اتنا خوش ہوتے کہ آنکھوں سے آنسو آجاتے اور جب مجھے مدرسہ داخل کرانے کے لئے گئے تو آنکھوں میں آنسو آگئے حالانکہ کبھی کسی وجہ سے اتنا پریشان نہ ہوتے تھے اور فرمانے لگے کبھی اتنی چھوٹی عمر میں کسی کو اتنا دور پڑھنے کے لئے نہیں بھیجا اسے میں پہلی دفعہ اتنی چھوٹی عمر میں جامعہ میں بھیج رہا ہوں اور میں جب بھی گھر آتی ہوں میرے سے یہ پوچھتے کہ ابھی قرآن پاک کا کتنا حصہ باقی رہتا ہے کتنے پارے رہتے ہیں اور جب میں اپنے ابو جان کی شہادت سے پہلے گھر آئی تو ابو جان نے پوچھا کہ آخری پارہ کتنا رہتا ہے تو میں نے کہا کہ آخری ربع رہتا ہے تو فرمایا کہ تم اگلی دفعہ گھر آؤ گی تو قرآن پاک ختم کر کے آنا تو میں نے کہا کہ انشاء اللہ ضرور ختم کر کے آؤں گی لیکن میری قسمت کہ میرا قرآن پاک ختم ہوا تو کچھ دنوں بعد پیارے ابو جان شہادت نوش فرما گئے نہ میں ابو جان کو یہ بتا سکی کہ میرا قرآن پاک ختم ہو گیا ہے اور نہ وہ یہ خوشخبری سن سکے اب میرے دل میں یہ حسرت باقی ہے کہ آخری دم تک ابو جان میرے منہ سے ختم قرآن پاک کی خوشخبری سن سکے نہ مجھے انعام دے سکے۔

اللہ تعالیٰ میرے ابو جان کی قبر کو جنت کا ٹکڑا بنائے (آمین)

میرا شہید بھائی.....!

مولانا محمد عالم طارق

مولانا اعظم طارق شہیدؒ میرے چھوٹے بھائی تھے۔ مجھ سے بے حد پیار کرتے تھے۔ دین اسلام کی خاطر انہوں نے جو قربانیاں پیش کیں' ہمیں ان پر فخر ہے۔ مشن جھنگوی شہیدؒ کیلئے ان کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مولانا نے نوجوان نسل کو شعور دیا اور جینے کا حوصلہ دیا۔

مولانا اعظم طارق کی شخصیت ایسی تھی کہ ایسے آدمی دنیا میں کم ہی پائے جاتے ہیں۔ جس کام کو کرتے بڑے پختہ عزم اور پوری توجہ کے ساتھ کرتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ جماعت میں شامل ہونے کے بعد پوری توجہ اور تندہی کے ساتھ جماعت کا کام کیا۔ لوگ جانتے ہیں کہ بہت سی مجالس میں مولانا نے اس بات کا ذکر کیا کہ میرا بھائی میری کمزوری ہے۔ میں اس کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے باوجود جماعت کو اتنا وقت دیتے تھے اور ورک کرتے تھے کہ ہمارے لیے وقت کم ہی ہوتا تھا۔ ہم نے 2003ء کو سمندری میں رہائش کیلئے مکان لیا' اگرچہ کرائے کا ہی تھا۔ مولانا فرمانے لگے نیا مکان ہے۔ ہماری دعوت کرو' ہم نے دعوت کی' جماعتی مصروفیات کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

بفضلِ صحابہؓ

حُبِ صحابہؓ رحمت اللہ

جاں تیری عطا تھی، سو تیرے نام کی ہے

ہم نے جیسے بھی بسر کی تیرا احساں جاناں

امیرِ عزیمت
حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

مؤرخِ اسلام
ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

جرنیلِ سپاہِ صحابہؓ
حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

حضرت مولانا
علامہ شعیب ندیم شہیدؒ

ودیگر شہدائے ناموسِ صحابہؓ کی طرح

قائدِ ملت اسلامیہ، فخرِ اہل سنت والجماعت، مشنِ جھنگویؒ کی پہچان، وکیلِ صحابہؓ

حضرت مولانا ابو معاویہ

محمد اعظم طارقؒ شہید

کو لباسِ شہادت زیبِ تن کر کے جنت الفردوس میں جاگزیں ہونے پر صمیم قلب سے

سلام عقیدت و محبت

پیش کرتے ہیں

منجانب

ابو عادل قاری عبدالرشید۔ سونڈن یو۔کے

Scanned with CamScanner

بچوں کو بھیج دیا خود تشریف نہ لا سکے۔ بعد میں بھی میں نے بارہا خواہش ظاہر کی کہ آپ ہمارے گھر میں تشریف لائیں، کھلی جگہ ہے، آپ کو دیکھ کر خوشی ہوگی۔ وعدے کرتے رہے، جماعتی ذمہ داریوں کی وجہ سے نہ آ سکے۔ مارچ سے اکتوبر تک چھ ماہ کا عرصہ بنتا ہے۔ میں ان کا ایک ہی بھائی ہوں، کوئی لمبا چوڑا سلسلہ نہیں ہے کہ آدمی سب کے ہاں جائے اور باری نہ آئے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو جماعت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔

مولانا اعظم طارق جب ابتدائی دنوں میں جھنگ تشریف لائے تھے۔ ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ حالات تو ایسے ہیں ان دنوں میں حالات بہت خراب تھے۔ غیر یقینی صورتحال تھی۔ اگر کوئی ایسی حادثاتی صورت پیش آ جائے تو پھر آپ دفن کے بارے میں کیا کہیں گے؟ ظاہر ہے کہ ایسی باتیں پوچھنے کیلئے بھی بڑا حوصلہ چاہیے۔ میں نے جگر پر ہاتھ رکھ کر یہ بات پوچھ لی۔ یہ 1991ء کی بات ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے جھنگ آ کر جھنگ والوں کے ساتھ مرنے اور زندہ رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر ایسی کوئی صورت پیش آ جائے تو مجھے اپنے آبائی گاؤں کی طرف نہیں لیکر جانا۔ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں لیکن جھنگ والوں کے ساتھ رہوں گا۔ شہادت کے موقع پر خاندان کے بعض لوگوں نے اصرار کیا کہ ہمارے آبائی گاؤں کا قبرستان ہے۔ شہید کی خصوصی برکات ہوتی ہیں۔ ہم ان سے کیوں محروم رہیں۔ میرے سامنے مولانا کی بات تھی۔ میں نے اپنے عزیزوں کی بات کو رد کر دیا۔ اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ مولانا کی خواہش یہی تھی۔ جب مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ہوئے تو ان کے گھر والے بھی نہیں مان رہے تھے کہ ان کی تدفین جھنگ میں ہو۔ اس موقع پر مولانا اعظم طارق نے خصوصی طور پر ان کے خاندان سے کہا کہ دیکھیں! ان کو مولانا جھنگوی شہیدؒ کے پہلو میں دفن ہونے دیں۔ میرا بھی یہی ارادہ ہے کہ جب کبھی میں بھی دنیا سے جاؤں گا تو میں بھی وہیں دفن ہوں گا۔ جو بات کہتے تھے دل کی گہرائی سے کہتے تھے۔ جھنگ کے لوگوں سے انہوں نے مثالی وفا کی ہے۔ زندگی بھی ان کے ساتھ گزار دی ہے اور شہید ہونے کے بعد ان کی تدفین بھی یہیں ہوئی۔ جھنگ کے لوگوں نے بھی ان کے ساتھ بہت وفا کی۔ وہ جیل میں تھے تب بھی انہیں ایم این اے بنایا۔

مولانا سے اگر کوئی یہ کہتا کہ ہم اتنی رقم دیتے ہیں ہمارا فلاں کام کروا دو، تو مولانا اسے اپنے پاس سے اٹھا دیتے اور فرماتے کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ تم ہمیں کرائے کے لوگ سمجھتے ہو؟ جاؤ کسی اور سے بات کرو۔ ہاں! ویسے اگر کہتے ہو کہ تمہارے ساتھ ظلم ہوا ہے تو ہم معاونت کریں گے۔ لیکن یہ لالچ کہ پیسے لیکر کام کروا دو، ایسا ہم ہرگز نہیں کریں گے۔ جب بھی کوئی معاملہ ان کے سامنے آتا، مکمل تحقیق کرتے، اگر وہ آدمی واقعی مظلوم ہو، حقدار ہو، تو پھر اس کی مدد کرتے۔ اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ معاملہ اس کے برعکس ہے تو بالکل معاونت نہیں کرتے تھے۔

مولانا اعظم طارق نظم میں ضرور سخت تھے لیکن بلا تحقیق کسی کی معاونت نہیں کرتے تھے۔ مولانا سے میری آخری ملاقات دو دن قبل ہفتہ کے روز ہوئی۔ میں سمندری سے جھنگ آیا تھا۔ لوگوں کے ہجوم میں بیٹھے ہوئے ان کے مسائل سن رہے تھے۔ کافی دیر ان کے پاس یہاں بیٹھا رہا۔ پھر گھر میں علیحدہ ملاقات ہوئی۔ گھریلو معاملات تھے، اس حوالے سے گفتگو ہوتی رہی ظہر کے بعد قریباً اڑھائی بجے ان سے مل کر رخصت ہوا۔ یہ ان سے آخری ملاقات تھی، دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ ہمیں بھی ناموس صحابہؓ کیلئے اپنی توانائیاں صرف کرنے کی ہمت عطا کرے۔ آمین!

Scanned with CamScanner

جہدِ مسلسل کے پیکر کو کبھی فراموش نہ کرنا

حضرت مولانا محمد احمد مدنی صاحب مہتمم جامعہ محمودیہ کراچی برادر حضرت محمد اعظم طارق شہیدؒ

مجھے تحریر لکھنے لکھانے کا زیادہ تجربہ نہیں لیکن ''خلافت راشدہ'' کا خلوص اور محبت ہے کہ انہوں نے اتنے اہم موقع پر مجھے یاد کیا ہے ان حضرات کے حکم کو فراموش نہیں کرسکتا۔ اپنی اس تحریر کو اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہوں۔

برادر مکرم حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے متعلق کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے ان کی زندگی کے تمام اوراق میرے سامنے ہیں۔ 1983 کا وہ زمانہ جس میں وہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے دورہ حدیث کر کے یہاں جامعہ محمودیہ میں بطور مدرس اور ناظم جامعہ کے تشریف لائے۔ اسی زمانہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ نوجوان آگے جا کر ضرور کوئی انقلاب برپا کرے گا۔ بحیثیت ناظم انہوں نے جو فرائض سرانجام دیے ان سے بھی قائدانہ صلاحیتوں اور صفات جرنیلیت کا اندازہ ہوتا تھا پھر یہاں قریب ہی ناگن چورنگی میں واقع جامع مسجد صدیق اکبرؓ تعمیر ہوئی تو مولانا کی تقرری وہاں بطور خطیب اور امام کے ہوئی۔ اس مسجد میں انہوں نے اپنی خطابت کے ذریعہ اہل کراچی کو جلا بخشی' بعد ازاں سپاہ صحابہؓ (کالعدم) میں شمولیت اختیار کی' اور دشمنان صحابہؓ کے خلاف سینہ سپر ہوگئے کراچی میں رہ کر انہوں نے عظمت اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہت کام کیا۔ پھر حضرت فاروقی شہیدؒ کی دعوت اور مجلس شوریٰ کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے کراچی اور اہل کراچی کو سوگوار چھوڑ کر جھنگ شفٹ ہوگئے۔ یہاں تک کہ ان کا مدفن بھی جھنگ میں بنا۔

حضرت شہیدؒ کی خدمات سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ یہ خدمات ہمیشہ تاریخ کے اندر محفوظ رہیں گی۔ آنے والی نسلیں ان خدمات کو اور اس جہد مسلسل کے پیکر کو کبھی فراموش نہ کرسکیں گی۔ مولانا کا کردار اُجلا کردار ہے پیدائش سے شہادت تک' محراب سے لیکر ایوان پارلیمنٹ تک' خطابت سے سیاست تک کبھی بھی اس کردار پر کوئی دھبہ نہیں لگا اس اجلے کردار کے مالک نے ہمیشہ اپنی زندگی ناموس صحابہؓ کیلئے وقف کیے رکھی۔ یہاں تک کہ اپنی جان دیکر مشن کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیا۔ خداوند قدس انکی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' فیصل آباد جو کہ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے باقیات الصالحات میں سے ہے۔ اس نے مولانا شہیدؒ کی خدمات کو اپنے اوراق میں زینت بنانے کی کوشش کی ہے۔ جو یقیناً قابل تحسین کام ہے۔ اللہ تعالیٰ برادرم طاہر محمود انجینئر عزیزم محمد یونس قاسمی قاری عبدالغفار صاحب اور حافظ محمد اقبال سحر اور دیگر رفقائے کار کو اس محنت کا اجر عظیم عطا فرمائیں اور اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ ''خلافت راشدہ'' اور ادارہ اشاعت المعارف کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

Scanned with CamScanner

مجھے حقیقی بیٹا سمجھا

راشد فاروقی سیکرٹری مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

1998ء میں میں جامعہ فریدہ اسلام آباد میں پڑھا کرتا تھا ان دنوں مولانا اعظم طارق قومی اسمبلی کا الیکشن جیت کر اسلام آباد گلشن حیات ہاسٹل آئے۔ وہیں پر مولانا غلام محمود کی وساطت سے ملاقات اور تعارف ہوا اور پھر آہستہ آہستہ تعلق بڑھتا گیا مجھے جھنگ دیکھنے کا بہت شوق تھا ایک بار میں ان کے ساتھ جھنگ گیا بس پھر آخری وقت تک مولانا شہیدؒ کے ساتھ بطور سیکرٹری رہا۔

مجھ سے پہلے یوسف فاروقی اور عبدالرحمٰن ٹ مولانا کے سیکرٹری تھے حالات کی سختی اور گھریلو مجبوریوں کی بنا پر وہ مولانا شہیدؒ کے ساتھ نہ رہ سکے۔ ان دنوں مولانا شہیدؒ کے ساتھ رہتا تھا لہٰذا یہ منصب انہوں نے مجھے دیدیا ان بارہ سالوں میں مولانا شہیدؒ نے مجھے اپنے ساتھ بالکل اسی طرح رکھا جیسے ایک حقیقی بیٹا ہوتا ہے انہوں نے مجھے کبھی یہ نہیں محسوس ہونے دیا کہ میں ان کا ملازم ہوں۔

لاہور کورٹ حملے کی وجہ سے مولانا شدید زخمی ہو گئے تھے یہ حالت تھی کہ میں دیکھ کر تڑپ جاتا تھا۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تھا مولانا شہیدؒ نے اس وقت بھی کوئی نماز قضا نہیں کی ایسی حالت میں بھی تیمم کے بجائے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھا کرتے تھے' مولانا شہید کی اسی ادا کو دیکھ کر اکثر بزرگوں نے کہا یہ شخص اس دور کا مجدد اور ولی کامل ہے۔

بے نظیر دور میں بے نظیر نے طارق لودھی کے ذریعے نئی گاڑی اور دو کروڑ روپے کی پیشکش کی اور جواب میں صرف اتنا چاہا کہ حکومت کی مخالفت نہ کریں مولانا شہیدؒ نے انداز فاروقی اپناتے ہوئے تمام آفروں کو ٹھکرا دیا اور حق کو حق اور غلط کو غلط کہا یہ تو معمولی سے واقعات ہیں مولانا شہید کی زندگی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جو ایک عام انسان کی فہم سے بھی دور ہیں۔

جب مولانا شہیدؒ اڈیالہ جیل میں تھے اس وقت مجھے رحمانیہ دواخانے سے گرفتار کیا گیا اور دس دن مختلف ٹارچر سیلوں میں تشدد کے بعد جیل منتقل کر دیا جہاں مولانا اعظم طارق بھی تھے مگر ہماری ملاقات نہیں ہونے دی پھر وہاں سے مولانا کو اٹک جیل میں لے گئے جہاں سے مولانا مجھے خطوط کے ذریعے تسلی دیا کرتے تھے۔

مولانا شہیدؒ کا اخلاص' ان کی مشن سے محبت' گھر بار' جان و مال سب کچھ صحابہؓ کی عظمت' ان کے دفاع کیلئے قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بس ایک یہی وجہ تھی کہ ان کے ساتھ شدید محبت تھی ہم سوچتے تھے کہ ہمارا انجام بھی ایک دن گولی ہے مگر جب مولانا کی طرف دیکھتے تو اس بات کا احساس ہوتا کہ ہماری جان مولانا شہیدؒ کی جان سے زیادہ قیمتی نہیں جب مولانا عظمت صحابہؓ کیلئے شہادت کو قبول کرتے ہیں تو ہمیں بھی یہ شہادت قبول ہے۔ حکومت کی حمایت کا فیصلہ ان کا ذاتی نہیں تھا یہ تو پوری جماعت کا فیصلہ تھا اور پھر حکومت کی حمایت تو شریعت بل سے مشروط تھی۔

ان کی دینی غیرت وحمیت اور جرأت نے بہت متاثر کیا۔ اکثر دھمکی آمیز کالیں آیا کرتی تھیں مگر وہ اپنے عزم میں کبھی

Scanned with CamScanner

تھے۔ جس مشن کو پکڑ لیا بس اسی میں آگے آگے چلتے گئے۔ کبھی پیچھے ہٹنا تو دور کی بات ہے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

ہے ہماری اللہ سے دعا ہے کہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

دل دے بھی گئے اپنا صلہ لے بھی گئے
وہ آکے بیٹھے بھی نہ تھے اور نکالے بھی گئے
آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر
فریاد کررہی ہیں تری ہوئی نگاہیں
کسی کو دیکھے زمانہ گزر گیا

اللہ رب العالمین ہمارے پیارے قائد کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ہنجرا۔ 16/1-R گن مین: حضرت اقدس علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ

Scanned with CamScanner

حافظ قاری میاں ضیاء الرحمٰن عرف دانیال شہیدؒ:۔ تذکرہ چار شہداء کا

ابن عبدالغفور چودھری

چھ اکتوبر 2003ء پیر کے روز بعد استقامت حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ہمراہ چار جاں نثاروں نے بھی اپنی جانِ جانِ آفرین کے سپرد کی۔ ان شہداء میں میاں قاری ضیاء الرحمٰن عرف دانیال شہیدؒ (گن مین) محمد اسرار عرف عثمان شہیدؒ (گن مین) محمد ممتاز فوجی شہیدؒ (گن مین) اور اصغر علی عرف بلا شہیدؒ (ڈرائیور) شامل ہیں۔ ذیل میں ان شہداء کا دل نشین تذکرہ حاضر خدمت ہے۔

قاری ضیاء الرحمٰن شہیدؒ چھ ستمبر سے چھ اکتوبر 2003ء شہادت تک مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ محافظ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ انتہائی مستعد، ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ سجی رہتی۔ خوبصورت قرأت کی بناء پر ہر دلعزیز تھے۔ شہید مولانا کے سخت مداح تھے۔ ان کی مستقل مزاجی اور شعلہ بیانی سے متاثر ہو کر مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے انہیں "ضیاء الرحمٰن فاروقی ثانی" کا خطاب دے رکھا تھا۔ ان کی شہادت کے بعد انکے والد محترم نور الرحمٰن نے انتہائی بلند حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کے ساتھ میرے بیٹے کی شہادت ہمارے لیے باعث سعادت ہے اور شہادت مولانا کا جذبہ ایمان ہے۔

قاری ضیاء الرحمٰن شہید 1983ء میں ضلع مانسہرہ کی تحصیل بالاکوٹ کے نواحی گاؤں سنگو میں جناب نور الرحمٰن کے گھر پیدا ہوئے۔ شہید کا تعلق کھٹانہ خاندان کی گوجر برادری سے تھا۔ یہ ایک مذہبی گھرانہ ہے جسے علاقہ بھر میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ 2 بھائی اور چھ بہنیں ہیں۔ دوسرے بھائی کا نام عبدالمنان ہے جس کی عمر تقریباً بارہ تیرہ سال ہے جو کہ چھٹی کلاس کا طالب علم ہے ہنستا مسکراتا چہرہ ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز فرمائے۔ پندرہ گھروں پر مشتمل خوبصورت بستی ہے جسے اب "محلہ ضیاء الرحمٰن شہیدؒ" کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔

قاری ضیاء الرحمٰن شہید نے 9 جنوری 1999ء کو دبئی میں منعقد ہونے والے "عالمی مقابلہ حسن قرأت" میں حصہ لیا۔ اس سے قبل اسلام آباد میں منعقد ہونے والے مقابلہ "حسن قرأت" میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ دوبئی میں منعقدہ "عالمی مقابلہ حسن قرأت" میں 77 ممالک نے حصہ لیا۔ پاکستان کی نمائندگی قاری ضیاء الرحمٰن شہیدؒ نے کی اور اس مقابلہ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ چوتھی پوزیشن حاصل کرنے پر شہید نے تیس (30,000) ہزار درہم انعام حاصل کیا۔ (پاکستانی تین لاکھ ستر ہزار روپے بنتے ہیں) اور ایک خوبصورت شیلڈ حاصل کی جس پر "جائزۃ دبی الدولیہ القرآن الکریم" کے لفظ کندہ ہیں۔ شہید کو اپنے والدین سے بہت محبت تھی۔ شہید کے والد ٹرک کی ڈرائیونگ کرتے تھے شہید نے آتے ہی اپنے والد کو ایک ٹرک خرید کر دیدیا۔

قاری ضیاء الرحمٰن 16 اکتوبر کو تیار ہو کر مولانا کے ساتھ اسلام آباد کیلئے روانہ ہوئے۔ اصحاب رسول ﷺ کے ازلی دشمنوں نے اسلام آباد کے قریب مولانا اعظم طارق کی گاڑی پر حملہ کر کے گاڑی میں سوار مولانا سمیت پانچ افراد کو شہید کر دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

Scanned with CamScanner

معروف دینی، مذہبی، روحانی وسیاسی وسماجی شخصیت حضرت مولانا پیر سیف اللہ خالد نقشبندی مدظلہ کی سرپرستی میں چلنے والا ادارہ

جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور

اغراض ومقاصد

۱۔ اسلامی وعربی علوم کی تعلیم وتربیت ۲۔ قرآن حفظ، ناظرہ، تجوید وقرآت، ترجمہ قرآن پاک، درس نظامی (علوم اسلامیہ) تعلیم وتربیت کا مکمل اہتمام کرنا۔ ۳۔ امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی اور وحدت ملی کی فکر بیدار کرنا۔

۴۔ مسلمانوں میں موجود فروعی اختلافات کی شدت کو کم کرتے ہوئے اعتدال اور عالمگیر اخوت کے احساس کو اجاگر کرنے کی سعی کرنا۔

۵۔ علوم دینیہ کی تعلیم وتکمیل کے ساتھ ایسے افراد کو عملاً تیار کرنا جو مختلف شعبہ جات میں مثلاً درس وتدریس، تصنیف اور افتاء میں کامل رسوخ کے حامل ہوں۔ ۶۔ مغربی تہذیب وتمدن کی یلغار کی اور لادین عناصر کی اصلاح کیلئے اسلامی لٹریچر شائع کرنا۔

۷۔ اشاعت قرآن وسنت بذریعہ عمل کا جذبہ بیدار کرنا۔

۸۔ جملہ طلبہ وطالبات جو جامعہ سے وابستہ ہوں ان کی دینی واخلاقی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینا۔

۹۔ نظریہ پاکستان اور وطن عزیز کی تعمیر وترقی کیلئے کوشش کرنا ۱۰۔ نادار یتامیٰ، مساکین، بیوگان کی فلاح وبہبود کیلئے کوشش کرنا۔

۱۱۔ جدید تعلیم یافتہ احباب کے قلیل المدت دینی تعلیمی کورسز جاری کرنا۔ ۱۲۔ انسانی قلوب کے اطمینان کیلئے ذکر وفکر کے حلقے قائم کرنا۔

اس وقت جامعہ کے تمام شعبہ جات سے فارغ ہونے والے طلباء کی تعداد

ناظرہ قرآن مجید 260	تجوید وقرآت 295	درس نظامی (علوم اسلامیہ) 950	دورہ صرف ونحو 250
شعبہ حفظ قرآن مجید 806	شعبہ کمپیوٹر 50	ششماہی کورس تجوید 170	مدرسہ عائشہؓ للبنات 362

ترسیلِ زر کا پتہ

مدرسہ اکاؤنٹ نمبر 2-1272 الائیڈ بنک صدر بازار لاہور کینٹ
62592 مسلم کمرشل بنک مصطفیٰ آباد برانچ لاہور

رابطہ

مولانا محمد اسد اللہ فاروق ناظم جامعہ منظور الاسلامیہ صدر لاہور کینٹ عیدگاہ
فون موبائل: 0333-4274235 فیکس: 92-42-6684786 فون نمبر 92-42-6673786-6674786

Scanned with CamScanner

محمد اسرار عرف عثمان شہیدؒ:۔

محمد اسرار عرف عثمان شہیدؒ 23 مارچ 1982ء کو پشاور میں عبدالجبار کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے چچا محمد صادق نے آپ کا نام محمد اسرار رکھا۔ آپ کے والدین 1985 میں پشاور سے حضرو ضلع اٹک کے نواحی گاؤں غور غشتی میں منتقل ہو گئے۔ یہ گاؤں حضرو سے قریباً سات کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ شہید کے چار بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ بھائیوں کے نام بالترتیب محمد آصف، اسماعیل خان، جہانگیر خان اور خان شیر طارق ہیں۔

محمد اسرار شہیدؒ کے والد محترم عبدالجبار نے اپنے بیٹے کی شہادت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "اسرار بہت فرمانبردار بیٹا تھا۔ الحمدللہ ہمارا بیٹا غلط راستے پر نہیں بلکہ صحیح راستے پر شہید ہوا ہے۔ یہ اللہ کا مال تھا جس وقت چاہا لے لیا۔ ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔ ہمیں اپنے بیٹے پر فخر ہے۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ ہم قیامت کے دن شہید کے والد کے طور پر پکارے جائیں گے"۔

17 اکتوبر کو پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد کے سامنے دیگر شہداء کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد جوق در جوق شریک ہوئے۔ اس کے بعد محمد اسرار شہیدؒ کا جسد خاکی ان کے گاؤں غور غشتی لایا گیا جہاں جنازہ میں شرکت کرنے کے کیلئے ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ اس گاؤں کی تاریخ کا بلا مبالغہ یہ سب سے بڑا جنازہ تھا۔ جس میں علاقہ پھجہ کے معروف علماء مولانا عبدالسلام غور غشتی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ خدا تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے۔

جرأتوں نے رکھ دیئے پاؤں خود نوک خار پر
بزدلی کانٹوں سے دامن بچاتی رہ گئی

☆.....☆

محمد ممتاز فوجی شہید:۔

محمد ممتاز فوجی شہیدؒ 1976ء کو خوشاب کے نواحی گاؤں "ہموکہ" میں عطا محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں خوشاب سے قریباً 12 کلومیٹر دور جنوب کی طرف دریائے جہلم کے کنارے واقع ہے۔ آپ کے والد محترم عطا محمد میانوالی جیل میں ایک ذاتی نوعیت کے کیس میں قید کاٹ رہے ہیں۔ وہ 1944ء میں پیدا ہوئے یعنی اس وقت ان کی عمر ستر کے لگ بھگ ہے۔ دادا کا نام فتح محمد تھا۔ شہیدؒ کی عمر ابھی پانچ سال تھی کہ والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ آپ نے زیادہ وقت چک نمبر 61 سرگودھا بھلوال میں اپنی پھوپھی کے پاس گزارا۔ آپ کی صرف ایک بہن ہے۔ آپ کا تعلق "شہبازی" قوم سے تھا۔

محمد ممتاز فوجی نے پرائمری تک تعلیم "ہموکہ" میں ہی حاصل کی جبکہ میٹرک کرنے کیلئے "قبہ" نامی قصبے میں گورنمنٹ ہائی سکول میں داخلہ لے لیا اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔

Scanned with CamScanner

محمد ممتاز فوجی شہیدؒ کے والد محترم عطا محمد سے اظہار تعزیت کیلئے ہم میانوالی جیل میں گئے۔ میرے ہمراہ بھائی چوہدری محمد بشیر عکاشہ تھے جو کہ ملت اسلامیہ پنجاب کے معاون کنوینر ہیں۔ اس موقع پر شہیدؒ کے والد نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''میری ان سے آخری ملاقات چھ ماہ قبل ہوئی۔ مجھے قطعاً اس بات کی رنجش نہ تھی کہ وہ مولانا کے ساتھ کیوں ہیں؟ مجھے تو کوئی خوف وڈر بھی نہ تھا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بہت اچھے آدمی تھے۔ میرا بیٹا ان کے ساتھ شہیدؒ ہوا ہے۔ اچھے لوگوں کے ساتھ دوستی بھی ایک نعمت ہے۔ 1983ء میں' میں ایک مقدمہ میں جیل چلا گیا' وہ اپنے پھوپھی زاد بھائیوں کے ساتھ ملاقات کیلئے آتا تھا۔ رہائی ملی' پھر گرفتاری ہوگئی۔ اس دوران میرا بیٹا فرنٹیئر کانسٹیلری میں چلا گیا' چھ سات سال بعد اس نے یہ نوکری چھوڑ دی۔ میرے پاس آیا اور کہنے لگا ابو جان! میں اب نوکری نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے کہا چلو ٹھیک ہے۔ دل اگر نہیں مانتا تو نوکری نہ کریں۔ جب وہ مولانا کے پاس گن مین کے طور پر جانے لگا تو میں نے منع نہیں کیا۔ ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ اچھے ساتھی ہوں' اچھی دوستی ہو۔ یہ ہمارا اصول ہے کہ جب دوستی ہوجائے تو پھر پیچھے ہٹنا ہم گوارا نہیں کرتے۔ میں نے جیل میں جماعت کا وہ دور بھی دیکھا ہے جب بہت زیادہ سختی تھی۔ جماعت کے ساتھی چکیوں میں بند تھے۔ ملاقات اور خط وکتابت پر پابندی تھی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ یہاں جیل میں میرے پاس رہے' میں نے انہیں قریب سے دیکھا۔ انہوں نے ایک ماہ تک بھوک ہڑتال کی' ان کے سامنے مرغ بروسٹ کرکے لائے گئے' دوسرے قیدیوں کو کھلائے گئے تاکہ یہ بھی شاید کھالیں' انہیں زبردستی دودھ پلایا جاتا تھا لیکن وہ کہتے تھے کہ آپ کا کام مشقت کرنا ہے اور میرا کام روکنا ہے۔ میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ میں نے مولانا کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ میں اپنے بیٹے کو ان کے پاس جانے سے کیسے روکتا؟ بات صرف اتنی ہے کہ میرا صرف اکلوتا بیٹا تھا۔ اگر ایک بیٹا اور ہوتا تو میں اسے بھی آپ کے ساتھ بھیج دیتا۔ یہ اچھا راستہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے' آپ کو اور وہ ساتھی جو مشن کیلئے کام کررہے ہیں سب کو استقامت دے۔ میرا مال وجان آپ کے ساتھ ہے''۔

اصغر علی عرف بیلا شہیدؒ:۔

اصغر علی 1971ء کو ضلع خانیوال کی تحصیل جہانیاں منڈی کے نواحی گاؤں 112/10R میں جناب محمد حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ شہید کا ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ بھائی کا نام اکبر حسین ہے جو کہ آپ سے بڑے ہیں۔ آپ کا تعلق ''کھچی'' برادری سے ہے۔

اصغر علی شہیدؒ کے والد نے اپنے بیٹے کی شہادت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''جس نے محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھا اور اس پر کاربند رہا یقیناً اس کیلئے کامیابی ہے۔ ہمیں اصغر علی کی زندگی اور شہادت دونوں پر فخر ہے''۔

شہید کے بڑے بھائی اکبر حسین کہتے ہیں ''ہمیں اصغر علی کی شہادت پر غم نہیں ہے' ان کی جدائی کا دکھ ہے' وہ بچوں سے خصوصی شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ وہ اکثر اپنے دوستوں سے کہا کرتے تھے کہ جب میں شہید ہوں گا تو میرا جنازہ دنیا دیکھے گی وہ ہم پر اور جماعت پر احسان کرگیا ہے''۔

Scanned with CamScanner

میری یادوں کا محور' میری یادوں کا مرکز.....!

محمد قاسم' ڈرائیور مولانا اعظم طارق

مولانا اعظم طارق کی شہادت کی خبر جب پہنچی' ہم اس وقت ان کی رہائش گاہ جھنگ پر موجود تھے۔ فون پر کسی نے معلوم کیا کہ مولانا کی گاڑی کا نمبر کیا تھا۔ گھر والوں نے مجھ سے پوچھا کہ مولانا کی گاڑی کا نمبر کیا ہے۔ میں نے کہا کون پوچھ رہا ہے واقعہ کیا ہے؟ مولانا کے گھر والوں کے استفسار پر میں نے گاڑی کا نمبر بتا دیا۔ معلوم ہوا کہ اس نمبر کی گاڑی پر حملہ ہوا ہے۔ فوری طور پر ہم نے ادھر ادھر فون کیے۔ کہیں سے بھی معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اصل واقعہ کیا ہے۔ جیو ٹی وی پر خبر چل رہی تھی کہ ADV333 پر فائرنگ ہوئی ہے اور پانچ ساتھی موقع پر شہید ہو گئے ہیں' یہ گاڑی مولانا کی تھی۔ ہم جھنگ سے گاڑی لیکر سیدھا اسلام آباد لال مسجد پہنچ گئے۔ مولانا اور دیگر شہداء کے اجساد خاکی لال مسجد میں لائے گئے اور پھر اگلے دن پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے نماز جنازہ ادا کی گئی۔

میں نے مولانا کے ساتھ چار سال کا عرصہ گزارا۔ مولانا کے ساتھ گن مین کے طور پر بھی رہا ہوں۔ اور اب گزشتہ چھ ماہ سے ڈرائیونگ کرتا رہا ہوں۔ مولانا کے اندر ہر خاصیت موجود تھی۔ ہر وقت یہی تلقین کرتے تھے کہ آپ میرے ساتھ رہ رہے ہیں ہمیشہ حشر' قبر کو سامنے رکھیں۔ مولانا کے پاس لوگ آتے تھے پنچائتیں نمٹاتے اور فرماتے میں نے کسی کی قبر میں نہیں جانا' اپنی قبر میں جانا ہے۔ اس لیے میں فیصلہ وہی کروں گا جو شریعت کے مطابق ہوگا۔ اور ہمیں بھی اکثر یہی کہتے کہ اپنے اعمال درست رکھیں۔ کیونکہ حالات ایسے تھے کہ موت و زندگی کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ سفر و حضر میں ہم مولانا کے ساتھ چلے ہیں۔ ان میں ہر وہ صلاحیت اور خاصیت موجود تھی جو ایک لیڈر کے اندر موجود ہونی چاہیے۔

مولانا نے آخری دنوں میں قریباً ایک ماہ کا عرصہ اس طرح گزارا کہ اکثر دو گن مینوں کو لیکر چل پڑتے تھے۔ فرماتے لمبا سفر ہے' جانا ضروری ہے۔ کار چونکہ تیز رفتار تھی۔ اکیلی گاڑی ہو تو آدمی جلد پہنچ جاتا ہے۔ اگر دو گاڑیاں ہوں تو ایک دوسری کو ساتھ لیکر چلنا پڑتا ہے۔ اس لیے فرماتے میں ایک گاڑی لیکر نکل رہا ہوں۔ گن مین اور قریبی ساتھی اکثر مولانا سے بحث کرتے کہ آپ ایک گاڑی لیکر نہ نکلا کریں' حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ مگر مولانا بلا خوف و خطر ایک گاڑی لیکر نکل جاتے۔ چھ اکتوبر کو بھی دو گاڑیاں تیار کھڑی تھیں۔ مجھ سے فرمایا کہ آپ ادھر جھنگ میں ٹھہریں۔ چیچہ وطنی میں شادی ہے' بچوں کو لیکر چیچہ وطنی پہنچیں' میں کل ان شاء اللہ چیچہ وطنی پہنچ جاؤں گا۔ یہ کہہ کر مولانا ایک گاڑی لیکر چل دیئے ساتھ تین گن مین تھے۔

میں نے مولانا کے ساتھ ایک لمبا عرصہ گزارا ہے۔ مولانا کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ مولانا جب میانوالی میں نظر بند تھے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جھنگ گھر میں رہیں۔ میانوالی جیل میں مولانا کے ساتھ مسلسل رابطہ رہا۔ سہالہ ریسٹ ہاؤس میں مولانا نظر بند تھے' اس حوالے سے بھی بہت سی یادیں ہیں' جو مولانا سے وابستہ ہیں۔ موقع ملا تو تفصیل سے قلم بند کروں گا۔

Scanned with CamScanner

کوئی تو ہو میرے جرنیل سا.....!

سیف اللہ' گن مین مولانا اعظم طارق

مولانا کی شہادت سے تین یوم قبل' میں نے مولانا سے گھر جانے کی خواہش ظاہر کی۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ کو چھٹی نہیں مل سکتی۔ میں نے کہا کہ مولانا آپ جیسے فرمائیں ٹھیک ہے۔ چھ اکتوبر' جس دن مولانا شہیدؒ ہوئے میں نماز فجر کے بعد گھر کے باہر بیٹھا ہوا تھا۔ مولانا گھر گئے' گھر سے کرایہ لیکر میرے پاس آئے اور فرمایا جاؤ۔ منگل والے دن اسلام آباد پہنچ جانا۔ میں جھنگ سے سرگودھا ہوتا ہوا چکوال پہنچا اور پھر اسی دن شام چھ سات بجے اسلام آباد پہنچ گیا۔ میں پارلیمنٹ لاجز کی طرف جا رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ مولانا ادھر ہی ہوں گے۔ اگر نہ بھی ہوئے تو راشد وغیرہ کوئی تو ہوگا۔ رات رہوں گا صبح تو مولانا مل جائیں گے۔ میں جیسے ہی پارلیمنٹ لاجز میں داخل ہونے کیلئے آگے بڑھا۔ چوکیدار اور پولیس مین کھڑے تھے۔ انہوں نے مجھے روک لیا۔ پوچھنے لگے کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا''مولانا اعظم طارق کا گن مین ہوں''۔ وہ کہنے لگے''یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن مولانا تو شہیدؒ ہو چکے ہیں''۔ پولیس والے نے جب یہ الفاظ کہے تو مجھے بہت غصہ لگا۔ میں نے پولیس والے کو غصہ سے پکڑ کر کہا''کیا بکواس کر رہے ہو''۔ میں تو صبح مولانا سے مل کر آ رہا ہوں۔ وہ کہنے لگا کہ مولانا اسلام آباد آ رہے تھے کہ ان پر حملہ ہوا ہے اور وہ اپنے چار ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے ہیں۔ وہ مجھے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ ہسپتال میں فون پر رابطہ کروایا' فون نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے ٹیکسی کرائے پر لی اور ہسپتال جا پہنچا۔ وہاں مولانا کی نعش گاڑی میں رکھ دی گئی تھی اور لال مسجد کی طرف لے جا رہے تھے میں بھی ان کے ساتھ ہولیا' لال مسجد نعش رکھی گئی' وہاں کافی رش تھا۔ رات بھر مولانا کی نعش کے پاس بیٹھا رہا۔ اگلے دن پارلیمنٹ کے سامنے نماز جنازہ ادا کی گئی۔

مولانا کا جسد خاکی ہیلی کاپٹر کے ذریعے جھنگ لایا گیا۔ جہاز میں جگہ کم ہونے کے سبب میں اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ کرائے کی گاڑی لیکر جب جھنگ پہنچے تو نماز جنازہ ادا ہو چکی تھی۔ میں قبر پر پہنچا' قبر کی کھدائی مکمل ہو چکی تھی۔ مولانا کی نعش ابھی نہیں آئی تھی۔ میں نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مولانا کے مقدس وجود کو قبر میں اتارا۔

میں نے مولانا کے ساتھ ساڑھے تین چار ماہ کا عرصہ گزارا ہے۔ مولانا کے ساتھ دو گاڑیاں ہوتی تھیں۔ میں مولانا کے ساتھ کار میں ہی ہوتا تھا۔ شہادت سے دو اڑھائی ماہ قبل مجھے مولانا نے گن مینوں کا چیف (امیر) بنایا تھا۔ وہ اگر صرف ایک گاڑی لیکر بھی جاتے تو لازمی طور پر میں ساتھ ہوتا تھا۔ اسی طرح جب وہ اسلام آباد اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے جاتے تو میں ساتھ ہی رہتا۔ مولانا جہاں بھی جاتے مجھے ساتھ ہی رکھتے۔ میں نے جتنا عرصہ گزارا مولانا کے ساتھ ہی رہا۔

مولانا کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا۔ مولانا کی یاد ستا رہی ہے۔ آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل غمگین و افسردہ ہے۔ دعا ہے اللہ رب العزت قائد محترم مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

Scanned with CamScanner

چوتھا باب

بلند پایہ خطیب..... بے مثال ادیب

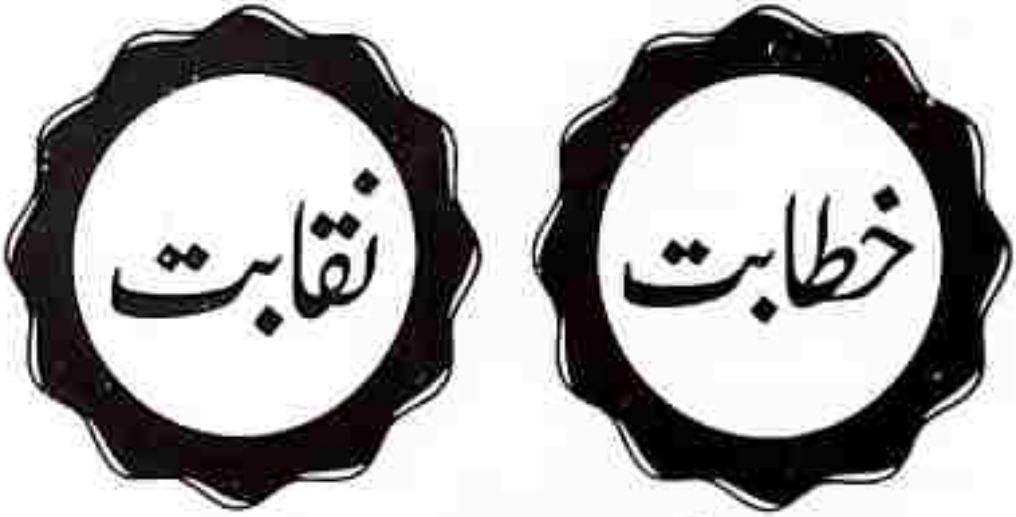

اہم تقاریر اور تصانیف سے اقتباسات

Scanned with CamScanner

جرنیل کے ایمانی جذبات

''حکمرانو! تم بتاؤ تو سہی کہ تم ناموس صحابہؓ کے قانون کی کیا قیمت مانگتے ہو؟ اگر تم کہتے ہو کہ اس کے لئے اعظم طارق کا سر چاہیے میں ابھی اس کے لئے تیار ہوں، اگر تم میری ماں عائشہؓ کی عزت اور صحابہ کرامؓ کی ناموس کے تحفظ کا قانون دینے کے لئے قیمت کے طور پر میرے بچوں کے سر مانگتے ہو، خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں اس سے بھی دریغ نہیں کرونگا، بلکہ تم ابھی کہہ دیکھو میں صبح کا سورج طلوع ہونے سے قبل اپنے جگر گوشوں کے سر کاٹ کر پیش کرنے کو تیار ہوں تم کہو تو سہی کہ چاہتے کیا ہو؟ صحابہؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا قانون کیوں نہیں بناتے؟

(شہادت سے چند دن قبل شورکوٹ میں کانفرنس سے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے ایمانی جذبات)

Scanned with CamScanner

بلند پایہ خطیب بے مثال ادیب

ترتیب: عثمان فاروق ضیاء

اگر یہ کہا جائے کہ مولانا محمد اعظم طارق کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال خطابت کی ایسی انمول خوبی عنایت فرمائی تھی کہ وہ جس کسی مجمع یا گروہ میں چند منٹ بات کرتے تو وہ پورے کا پورا مجمع اور گروہ ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا تو مبالغہ نہ ہوگا' کیونکہ اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔

مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بطور ادیب بھی ایک منفرد مقام حاصل تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں "میرا جرم کیا ہے" "ٹوٹ گئی زنجیر" "خطبات جرنیل" اور "پیغامات جرنیل" جیسے بے مثال شہ پارے تخلیق کئے ہیں۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی تحریروں میں نظریاتی اور مشنری رنگ انتہائی غالب تھا۔ اس کے باوجود تحریر کو بوجھل اور بوریت سے دور رکھنا ان کی خاص خوبی تھی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی تحریروں کے اقتباسات سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ مولانا شہیدؒ کے قلم سے نکلنے والی تحریریں کتنی جاندار اور معلوماتی ہیں جن سے تاریخ کے طالب علموں کو ایک قیمتی خزانہ میسر آئے گا۔

امانت نبوت سے بالاتر ہے:۔

اگر کوئی حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایک شخص کو صرف نبی یا رسول مانے حتیٰ کہ ظلی مجازی اور بروزی نبی ہونے کا دعوی کرنے والے کی نبوت پر ایمان رکھے۔ وہ بلاشبہ ختم نبوت کا منکر اور کافر ہوگا تو جو گروہ یہ عقیدہ ونظریہ رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس سلسلہ امامت کا درجہ نبوت کے درجہ سے بھی بلند ہے تو پھر کیا ایسے گروہ کو ختم نبوت کا منکر نہیں کہا جائے گا یقیناً آپ کا جواب ہوگا کہ ایسا گروہ اس گروہ سے کئی گنا بڑا کافر اور مرتد ہوگا۔ جو گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کمزور سے درجہ کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھتا ہے اب ذرا سینہ پہ ہاتھ رکھ کر شیعہ کے اس دعوی کو سماعت فرمائیں کہ ان کے نزدیک امامت کا مقام ومرتبہ کیا ہے شیعہ مذہب کے نامور مجتہد اور سینکڑوں کتابوں کے مصنف ملاں باقر مجلسی جس کا تعارف خود ایرانی انقلاب کے راہنما شیعہ کے فقیہ ولی العصر آیت اللہ خمینی نے اپنی کتاب کشف اسرار میں خوب مبالغہ کے ساتھ کرایا ہے وہ لکھتے ہیں "امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است امامت کا رتبہ نبوت سے بالاتر ہے (حیات القلوب ص:۱۰:ج:۳)"

معصوم جماعت:۔

انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں امت کا یہ اجتماعی عقیدہ ہے کہ وہ قطعی طور پر معصوم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور جس مقصد ومشن کی تکمیل کی خاطر انہیں دنیا میں بھیجا جاتا رہا وہ اس مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل رہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی پیغام وحی کی صورت میں انہیں ملا انہوں نے بلا کم وکاست بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے لوگوں تک پہنچا یا۔ ان مقدس شخصیات نے پتھروں کی بارش میں کھڑے ہو کر توحید کا ترانہ گایا۔ آگ میں کود کر حق کا علم لہرایا اور فرعون کے

Scanned with CamScanner

سامنے کمزے ہو کر اللہ کی وحدانیت کا پرچار کیا، ظلم وتشدد سہہ کر بھی حق بات کا اظہار کیا یعنی

دین کی پاسداری میں کمر سے بے کمر ہوئے
کلمہ حق کی دعوت کے جرم میں در بدر ہوئے
لا الہ الا اللہ کا پیغام صبح وشام سناتے رہے
جابر و قاہر سرداروں کو جام توحید پلاتے رہے

ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ منشاء ایزدی کے تحت گزرا ان کی زبان سے ایک ایک لفظ وحی الٰہی کے مطابق نکلا۔ غرض کہ انبیاء علیہم السلام نے راہ حق میں سر دھڑ کی بازی لگا کر شہادت کے جام نوش کرنے کے لئے سروں پر آرے چلوانے برداشت کر لئے مگر مقصد بعثت سے روگردانی نہ کی بعض انبیاء علیہم السلام کو تو سالہا کی محنت کا اتنا بھی ثمرہ نہ ملا کہ ایک سے زائد افراد ہی ایمان قبول کر لیتے، مگر حیرت ہے ان کی استقامت پر تعجب ہے ان کے حوصلوں پر کہ وہ اس بات سے ذرہ برابر بھی دل شکستہ نہ ہوئے۔ اور اپنی دعوت کے کام سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوئے ان کی زبان سے ان عبداللہ مالکم من الہ غیرہ کا ورد جاری رہا۔ ان کے انداز سے امت کی رہنمائی کا سلسلہ باقی رہا کہ فرقوں میں متکبر سردار انکار پر مصر رہے اللہ کے سچے رسل دعوت کے کام پر لگے رہے کفار کا بڑھتا گیا اور ان کا صبر بڑھتا گیا۔

انبیاء علیہم السلام مطاع ومقتدی ہوتے ہیں وہ رہبر وراہنما ہوتے ہیں، وہ آیات ربانی کی تلاوت سے کفر وشرک کی غلاظت میں لتھڑے انسانوں کو پاکیزگی اور طہارت کا درس دیتے ہیں۔

اہل بیت کون:۔

یہاں پر ایک اہم بات سمجھنے کی ہے کہ اہل بیت کے نام سے قرآن کریم کی سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں جن کا تذکرہ کر کے ان کی تطہیر وپاکیزگی کو بیان فرمادیا گیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ..... اذکر کم اللہ فی اھل بیتی ..... یعنی اپنے اہل بیت کے متعلق خدا کی یاد دلاتا ہوں فرما کر ان کے اکرام واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنے اور ان سے محبت واخلاص کے ساتھ پیش آنے کی وصیت فرمائی ہے آخر اس اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں؟

شیعہ نے اس آیت مبارکہ اور حدیث نبوی کا مصداق صرف پانچ شخصیات کو قرار دیا ہے اور اس کے معنی میں وہ "پنج تن پاک" کا نعرہ لگاتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ پھر وہ اس میں مزید ۹ دوسرے اماموں کو شامل کر کے ان کی معصومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں پنج تن پاک کی دلیل میں وہ حدیث ردا کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اپنے ساتھ ڈھانپ کر فرمایا..... اللھم ھؤلاء اھل بیتی ..... دوسری طرف اہل سنت والجماعت کا یہ نظریہ ہے کہ قرآن کریم میں اہل بیت کی پاکیزگی وطہارت کو بیان کرنے والی آیت ہی کو اگر دیکھا جائے تو تمام شکوک وشبہات رفع ہو جاتے ہیں اور ہر سوال کا جواب مل جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ آیت مبارکہ جہاں واقع ہے وہاں تذکرہ ہی

Scanned with CamScanner

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا ہو رہا ہے آیت کے شروع والی آیات اور بعد والی آیات میں مخاطب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں کوئی اور دوسرا نہیں ہے۔

تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ ازواج مطہرات ہی "اہل بیت رسول" ہیں پھر اس بات کی مزید دلیل درکار ہو کہ آیا اہل بیت کا لفظ بیوی اور زوجہ کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ تو قرآن کریم کے بارھویں پارہ میں سورۃ ہود کی آیت نمبر ۷۳ میں صاف طور پر موجود ہے کہ جو فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے انہوں نے آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ کو مخاطب کر کے جب بیٹے کی خوشخبری دی تو وہ تعجب کرتے ہوئے فرمانے لگیں..... وانا عجوز وھذا بعلی شیخا..... کیا میں اب بچہ جنوں گی جبکہ میں بانجھ ہوں اور میرے شوہر ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہو چکے ہیں تو اس کے جواب میں فرشتوں نے کہا..... اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اھل بیت..... جب کہ آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں جاری ہیں تو پھر کیا آپ اس امر رب پر تعجب کرتی ہیں تو یہاں اللہ کے فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ کے لئے "اہل بیت" کا لفظ استعمال کیا ہے تو اب اس بات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہا کہ "اہل بیت" سے مراد آیت تطہیر میں بھی ازواج مطہرات ہیں باقی رہی حدیث رداء تو بعض احادیث میں اس کی وضاحت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر تطہیر میں حضرت علیؓ حضرت فاطمہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو جمع کر کے فرمایا..... اللھم ھولاء اھل بیتی..... تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اس چادر میں داخل ہونا چاہا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو پہلے ہی شامل ہو۔

یہ بات کس قدر تعجب اور حیرت کی ہے بلکہ شیعہ کی سینہ زوری کی ہے کہ شیعہ ان شخصیات کو جو نص قطعی سے اہل بیت رسول ہیں اس آیت تطہیر سے خارج قرار دیتا ہے شیعہ نے صرف اس پر نہیں کی بلکہ اس کے اکثر مفسرین نے تو کھل کر اس آیت کے تحت لکھا کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں ہے بلکہ خواہ مخواہ یہاں داخل کر دی گئی ہے..... استغفر اللہ گویا ازواج مطہرات کو "اہل بیت" کے عطا کردہ خدائی منصب سے معزول کرنے کے لئے شیعہ کو قرآن کریم کی تحریف کا بھی دعوی کرنا پڑا تو وہ بغض امہات المؤمنین کے مرض کے باعث اس کے لئے بھی تیار ہو گیا۔

تحریف کتب سابقہ:۔

قرآن کریم سے پہلے جتنی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لئے تھیں اور انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ انبیاء علیہم السلام بھی محدود علاقہ اور وقت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ یوں تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ آسمانی تعلیمات بھی لوگوں کے ہاتھ سے اٹھتی ذہنوں سے مٹتی نکلتی چلی گئیں۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ان کتب کی حفاظت کی ذمہ داری ان امتوں ہی پر ڈال دی گئی تھی تو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی کی خواہش مفادات کے جنون لالچ وطمع کی بیماری حکام وقت کی خوشنودی کے لئے دین خدا کو قربان کرنے کے ناپاک شوق نے علماء ورھبانین کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ وہ احکام خداوندی اور آیات ربانی میں تبدیلی کر دیں۔

Scanned with CamScanner

چنانچہ خود قرآن کریم بھی اسے بیان کرتا ہے لوگوں نے اللہ کی آیات کو ثمن قلیل کے عوض بیچ ڈالا اور یوں وہ کتب سماوی اور صحائف نہ صرف اپنی اصل حالت کھو بیٹھے۔ بلکہ وہ جس زبان میں نازل ہوئے آج اس زبان میں بھی موجود نہیں بلکہ وہ زبان تک متروک ہو چکی ہے۔ علماء کرام نے ایک اور اہم نقطہ بھی اس موقعہ پر بیان کیا ہے کہ باقی تمام آسمانی کتب "کتاب اللہ" تھیں اس لئے وہ تحریف کا شکار ہو گئیں۔ قرآن کریم صرف کتاب اللہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ کلام اللہ بھی ہے۔ لہذا اسے زوال ہو گا نہ ہی اس انسانی کلام کی آمیزش ہو گی اس نقطہ نظر کے تحت ہم اگر امام احمد بن حنبلؒ کے موقف کا مطالعہ کریں۔ تو ان کے موقف کی صداقت پر یقین بڑھ جاتا ہے۔

اس کے برعکس قرآن کریم کے انسانی ہاتھوں کی دست برد اور سابقہ کتب کی طرح تغیر و تبدل سے سلامت رہنے اور ہر قسم کی تبدیلی سے محفوظ رہنے کی بڑی وجہ بلکہ وجہ ہی یہ ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود رب العالمین نے لے لیا ہے حق تعالیٰ جب اس کی حفاظت کے اسباب پیدا کرے تو پھر کسی کی کیا مجال ہے کہ وہ اس میں تبدیلی پیدا کر سکے۔

راہ حق پر ڈٹ جانا ہی سنت انبیاء ہے:۔

کائنات انسانی میں جتنے بھی نبی اور رسول مبعوث ہوئے ہیں سب کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جیسے ہی انہوں نے گمراہی و ضلالت کفر و شرک کی تاریکیوں میں بھٹکتی نافرمان قوموں کے سامنے دعوت حق کا آغاز کیا اور کلمہ حق کو بلند کیا تو کفار و مشرکین نے ان ہادیان حق کے خلاف ظلم و جبر تشدد و بربریت کا انداز اختیار کر کے اس بات کی حتی الامکان کوشش کی کہ وہ دعوت حق سے باز آ جائیں لیکن جب کسی بھی نبی اور رسول نے ظلم و جبر اور قوم کی دھمکیوں سے ڈر کر اپنا راستہ ترک نہ کیا تو پھر نافرمان قوموں نے کہیں انہیں پتھروں سے مار مار کر زخمی کر دیا' کہیں آگ میں پھینک دیا کہیں تیل کے کڑاہوں میں ڈالا تو کہیں ان معصوم شخصیات کے سروں پر آرے چلائے گئے خود قرآن گواہی دیتا ہے ــــ ویقتلون النبین بغیر حق ..... کہ ظالموں نے معصوم چہرے انبیاء علیہم السلام کے خون سے زمین کو رنگین کر دیا حالانکہ ان کا مقصود اس کے سوا اور کوئی نہ تھا کہ وہ لوگوں کو "لا الہ الا اللہ" کی طرف بلاتے تھے۔ سب سے زیادہ تکالیف و مصائب کا سامنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و مشرکین سے کرنا پڑا آپ کا مکہ اور طائف کی گلیوں میں لہولہان ہونا شعب ابی طالب میں گرفتار ہونا پھر مکہ جیسا عظیم وطن چھوڑنا' احد کے میدان میں دانت شہید کروانا اور صحابہؓ کا انگاروں پر لٹایا جانا اور جانثاروں کا سولی پہ لٹکایا جانا تو برداشت کر لیا مگر کلمہ حق کی تبلیغ و اعلان کو ترک کرنا برداشت نہ کیا۔

آپ کو مشرکین مکہ نے دعوت و دولت اور حکومت کا لالچ دے کر خاموش کرنا چاہا تو آپ نے اس موقعہ پر فرمایا اگر تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لا کر رکھ دو میں تب بھی اپنا موقف ترک نہیں کروں گا اور جھوٹے خداؤں سے تکذیب کرنے سے باز نہیں آؤں گا۔

حرمت متعہ اور اس کی حقیقت:۔

Scanned with CamScanner

اسلام میں نکاح کی اہمیت وضرورت پر جو میں نے گفتگو کی ہے اس سے آپ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ اسلام نے زنا اور بدکاری کا راستہ کس وجہ سے روکا ہے اور اس پر سخت ترین سزاؤں کا اعلان کس حکمت کے تحت کیا ہے۔ مختصر یہ کہ اسلام نے انسانوں کا نسب سلامت رکھنے کے لئے زنا و بدکاری پر سختی کے ساتھ قدغن لگادی ہے۔

اب ذرا شیعہ کے متعہ کا جائزہ لیجئے کہ وہ کیا ہے متعہ کی تعریف یہ ہے کہ کوئی بھی مرد کسی ایسی عورت سے جو بغیر شوہر کے ہو بغیر کسی گواہ کے خاموشی کے ساتھ ایک سال ایک مہینہ حتیٰ کہ صرف دس منٹ تک کے لئے نکاح متعہ کر سکتا ہے اور اس پر حق مہر ادا کرنے کا پابند ہے چاہے وہ حق مہر ایک پانی کا گلاس ہی کیوں نہ ہو اور جونہی وہ وقت ختم ہوگا تو مرد عورت پھر آپس میں غیر محرم ہوں گے۔

اب عورت اگر کوئی بچہ جنے گی تو وہ بچہ اس مرد کا وارث ہوگا نہ اس بچے کے مال سے اس کا یہ باپ وارث بنے گا۔ اس بچے کی حالت وہی ہوگی جو آج امریکہ کے صدر یا یورپ کے حرامی بچوں کی ہے اس طرح اگر متعہ کی مدت کے دوران خود عورت یا مرد یا دونوں میں سے کوئی مر گیا تو وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

اس وضاحت سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ متعہ کی اسلام کے پاکیزہ نظام اور دینی ماحول و معاشرہ میں کیا حیثیت ہے صرف ایک نام بدلا گیا ہے ورنہ جس طرح زنا میں مرد عورت باہم راضی ہوتے ہیں یا پیشہ ور عورتیں پیسے لے کر اپنے آپ کو کسی مرد کے حوالے کرتی ہیں وہی حالت اس متعہ کی ہے۔ اور اسلام بھلا کیسے اس کی اجازت دے سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسلام نے بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ نکاح پر پابندی عائد کی ہے جبکہ متعہ والی عورتیں بیک وقت ہزار بھی رکھی جا سکتی ہے جیسا کہ ابھی میں شیعہ کی روایات سے وضاحت کروں گا تو اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ متعہ کوئی نکاح نہیں ہے۔ بلکہ زنا و بدکاری کا ایک خوب صورت نام ہے۔

کارکنوں کو نصیحت :۔

میں اس موقعہ پر سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ تم ان صحابہ کرامؓ کے سپاہی ہو جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے غلبہ کے لئے تیار کیا تھا۔ تم اس مقدس جماعت کے نوکر کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہو جسے اللہ کی طرف سے سلام آئے جنہیں مومن حق قرآن نے کہا جنہیں ..... مفلحون' راشدون' مهتدون ..... کے تمغے بارگاہ ایزدی سے نصیب ہوئے جنہیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ ملا۔ اور جنت کا ٹکٹ ان کے ہاتھوں میں تھما دیا گیا لہٰذا آج اگر تم بھی غلبہ اسلام کو اپنا مشن بنا کر اصحاب رسول ﷺ کے سپاہی بن کر کامیابی کی منزل پانے کے خواہاں ہو تو پھر تمہیں اپنے کردار کا جائزہ لینا ہوگا پھر تمہیں اپنی سیرت وصورت میں لازمی تبدیلی لانا ہوگی پھر تمہیں ہنود و یہود و نصاریٰ و مجوس کی طرز زندگی پر لعنت بھیج کر حضرت بلال حبشیؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ جیسے سرفروش صحابہ کرامؓ کی اداؤں کو اپنانا ہوگا۔ آج اگر کسی نوجوان کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل وصورت اور تہذیب وثقافت اپناتے ہوئے شرم آتی ہے محبت

Scanned with CamScanner

مزدوری سے رزق حلال کماتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بے حیائی اور فحاشی کو خیر باد کہتے ہوئے اس کا دل دکھتا ہے۔ فرائض اسلام کی ادائیگی بوجھ محسوس ہوتی ہے۔ اخلاقی بیماریوں کا علاج کرانے کو جی نہیں چاہتا تو پھر ایسے نوجوان سے میں بصد معذرت عرض کرتا ہوں کہ وہ اصحاب رسولؐ کے سپاہی ہونے کا دعویٰ مت کرے اور اپنے کردار سے اس مقدس جماعت کو بدنامی کا باعث بننے کی کوشش مت کرے کیوں کہ ایسے شخص کو ان اعلیٰ اور رفیع شخصیات کی طرف خود کو منسوب کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

صحابہ کا سپاہی منافق نہیں ہوتا:۔

میں مزید وضاحت کے ساتھ تمام کارکنوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ الگ تنہائی میں بیٹھ کر خوب غور و فکر کریں اور بار بار اس بات کو سوچیں کہ کہیں ہم منافقت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے ہیں یعنی ہماری زبانوں پر جو نعرے ہیں اور ہمارے ہاتھوں میں جو پرچم ہے ہمارا عمل اس کے برعکس تو نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص زبان سے غلبہ اسلام اور نظام خلافت کے راشدہ کا نفاذ کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ مگر عمل سے وہ ثابت کرتا ہے کہ میں خود رزق حرام کو ترک کر سکتا ہوں نہ نماز پابندی سے ادا کر سکتا ہوں اور نہ ہی مجھے سنت نبویﷺ و سیرت صحابہؓ پر عمل کرنا اچھا لگتا ہے تو کیا ایسا بدعمل انسان تضاد عملی کی جیتی جاگتی تصویر نہیں ہے یقیناً ایسا شخص عملی منافقت کا مجسم پیکر ہے اور اس کی کسی بھی اچھی بات کا کوئی اثر نہیں ہوگا ممکن ہے وقتی طور پہ چند لوگ اس کی باتوں سے متاثر ہو جائیں مگر یہ باتیں دیرپا ثابت نہیں ہو سکتی ہیں۔

لہٰذا میں تمام کارکنان سپاہ صحابہ سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ منافقت عملی کا شکار نہ ہوں بلکہ ایک مومن حقیقی کی تصویر بن کر سامنے آئیں۔ بعض لوگ اپنی ذاتی کمزوریوں اور نفس و شیطان کی سکھائی ہوئی ناقص و پرفریب دلیلوں کے ذریعہ یہ کوشش کرتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے کہ آخر ان پر اس قدر زور کیوں دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی سیرت و صورت کی تبدیلی پر توجہ دیں لیکن طالبان کی افغانستان کی تازہ مثال آپ کے سامنے ہے کہ کامیابی ہمیشہ انہی لوگوں کی جوتیوں پر سر رکھتی ہے جو کردار کے پختہ اور عزم مصمم کے مالک ہوں۔

کیا آج طالبان افغانستان ترقی و خوشحالی کے نام پر اگر یورپ کی تجاویز کو تسلیم کر لیں تو ان کی غربت و افلاس اور بظاہر پیدا شدہ مشکلات دور نہیں ہو سکتی ہیں۔ کیا امریکہ اور اس کے حواری طالبان کو امن پسند اور ترقی پسند جیسے خوب صورت القابات سے نوازنے کو تیار نہ ہوں گے اور انہیں دنیا بھر کے ممالک تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوں گے۔ یقیناً یہ سب ممالک ایسا کرنے پر تیار ہوں گے مگر طالبان کا ان کی شرائط کا ماننا خودکشی کے مترادف ہوگا کیوں کہ انہیں کامیابی اور کامرانی امن اور استحکام عزت نیک نامی صرف اور صرف اسلام کے باعث نصیب ہوئی ہے۔

میرا مقصد اس مثال سے یہ ہے کہ جب ہم دعویٰ دار ہیں اصحاب رسولﷺ کے سپاہی ہونے کے تو پھر ہمیں عملاً ان کا سپاہی بننے سے شرم کیوں آتی ہے شرم تو ہمیں اس بات پر آنی چاہیے کہ ہم جو دعویٰ کر رہے ہیں ہمارا عمل اس کے برعکس ہے۔ لہٰذا ہمیں عملی منافقت کو جس قدر جلد ممکن ہو خیر باد کہنا ہوگا۔

Scanned with CamScanner

فرمودات جرنیل

حافظ کرم الٰہی ثانی ملھو والی

''میرا اللہ گواہ ہے کہ اپنی ذات کیلئے کوئی مفاد حاصل نہیں کیا''۔ ''اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سپاہ صحابہؓ کو بیرونی امداد ملتی ہے تو سزائے موت کیلئے تیار ہوں''۔ ''آج میں جیل میں بلند حوصلوں' جواں جذبوں اور پختہ ارادوں کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں لیکن اس وقت بھی اپنے مشن و موقف پر چٹان کی طرح قائم ہوں''۔ ''گولیوں کی بارش' بموں کے دھماکے' جھوٹے مقدمات' ریاستی جبر و تشدد اور قید و بند کی صعوبتیں ہمیں اسلام' ختم نبوت اور ازواج مطہراتؓ و صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کی سازشوں کا پردہ چاک کرنے اور منافقوں کے چہروں سے نقاب اتارنے سے نہیں روک سکتی ہیں''۔ ''ہم تختہ دار پر چڑھ سکتے ہیں' تیغ ظلم سے کٹ سکتے ہیں' بم دھماکوں سے اڑ سکتے ہیں' وقت کے فرعون کے ہاتھوں خاک و خون میں تڑپ سکتے ہیں لیکن توحید کے منکر' ختم نبوت کے باغی' عصمت قرآن کے منکر اور اصحاب رسولؐ کے دشمن و گستاخ کو کافر کہنے سے باز نہیں رہ سکتے''۔

جماعت کا مشن و موقف:۔

جماعت کے مشن و موقف کے بارے میں میرے جرنیل نے فرمایا تھا ''جب کسی جماعت کا مشن و موقف حق ہوتا ہے اس کا نظریہ قرآن و سنت کی تعلیمات پر مبنی ہوتا ہے تو پھر ایک عرصہ تک اس جماعت کو اپنے مشن کی تبلیغ و دعوت اور اپنے موقف کے پرچار و اشاعت میں طرح طرح کی اذیتوں کا سامنا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وقت کے آمر و جابر بادشاہوں کے ہتھکنڈوں کو مسکرا کر سہنا پڑتا ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ جب قربانی پر مبنی تحریک کامیابی کی منازل طے کر کے وہ مقام حاصل کر لیتی ہے کہ پھر باطل نظریات کا نام و نشان تک ختم ہو جاتا ہے''۔

''اگر ہم لوگ اخلاص کے ساتھ خوف خدا' عشق مصطفیٰ اور حب اصحاب رسولؐ کے جذبہ سے سرشار ہو کر سپاہ صحابہؓ کے مشن و موقف کیلئے اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں صرف کرتے چلے جائیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں کامیابی کی منزل تک پہنچنے سے نہیں روک سکتی کیونکہ آخری فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے''۔

میرے جرنیل کا قصور:۔

''میرا قصور یہ بھی ہے کہ میں قومی و صوبائی اسمبلی کا رکن ہو کر حکمرانوں کے ناک میں دم کرتا رہتا ہوں اور ان کی اسلام دشمن و عوام دشمن پالیسیوں پر دو ٹوک انداز میں تنقید کرتا ہوں۔ میرا جرم یہ بھی ہے کہ میں پاکستان کی افسر شاہی کو بھی کھری کھری سناتا ہوں''۔

Scanned with CamScanner

پانچواں باب

عظیم سیاستدان

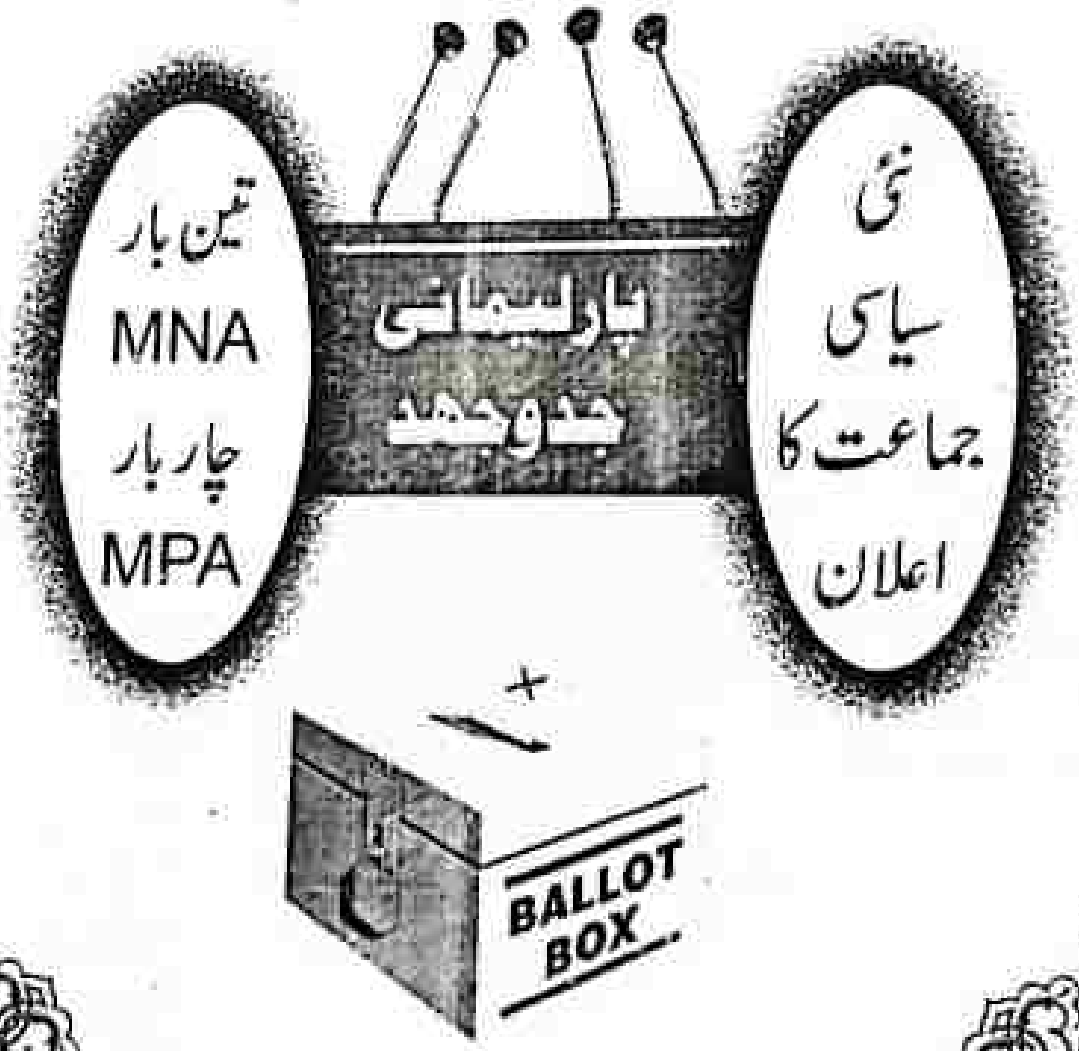

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

بفضِ صحابہؓ

حُبِ صحابہؓ رحمت اللہ

کہاں کہاں نہ لٹا قافلہ فقیروں کا
متاعِ درد میں لیکن کمی نہیں آئی

ہزاروں دشت بڑے لاکھ آفتاب ابھرے
جبیں پر گرد پیکر پر نمی نہیں آئی

سنیوں کی آن مشنِ جھنگوی کی پہچان

جبل استقامت' ثانی امام احمد بن حنبلؒ ہر دلعزیز محبوب قائد

حضرت مولانا

محمد اعظم طارق شہید

علامہ ابو معاویہ حافظ

ایم این اے جھنگ

اور اُن کے چار جانثار رفقاء

قاری ضیاء الرحمٰن عرف دانیال شہیدؒ بالاکوٹ

محمد اسرار عرف عثمان شہیدؒ حضرو

اصغر علی عرف بیلا شہیدؒ جہانیاں

محمد امتیاز فوجی شہیدؒ خوشاب

کو ناموس اصحاب رسولؐ کے دفاع کی پاداش میں رتبہ شہادت پر فائز ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت الفردوس میں مقام علیین عطا فرمائے۔ (آمین)

منجانب

محمد شبیر شموں برمنگھم انگلینڈ یو۔کے

Scanned with CamScanner

عالم انسانیت کی بقائے صحت اور تندرستی کے لئے موجود راز

انسانی ترقی کا راز صحت اور تندرستی کے بغیر ناممکن ہے

جدید ریسرچ کے مطابق ادویات کی تیاری

دکھی انسانیت کی خدمت اور غریب عوام کی رسائی ہمارا مشن دیسی طریقہ علاج جدید تحقیقات کے تحت

یاد رکھیئے؟ ہر بیماری کی دوا اور شفا نازل تو کر دی گئی ہے لیکن اس تک رسائی..... حصول علم کی..... محتاج ہے۔

درست دوا کا انتخاب ازالہ مرض کے لئے ضروری ہے۔

یہ ایک اچھا معالج ہی کر سکتا ہے۔ اچھے اور قابل کی پہچان اعلیٰ تشخیص اور تجویز ہے۔ جو ایک مستند معالج ہی کر سکتا ہے۔

مایوسیوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے نوجوان اعتماد کے ساتھ مناسب طریقہ علاج کے لئے رابطہ فرمائیں۔

روحانی اسلامی سوچ اپنایئے..... روحانی اور دیسی طریقہ علاج کو اپنایئے

جدید طب کی روشنی میں علاج کیا جاتا ہے

اگر آپ علاج کروانے سے مایوس ہو چکے ہیں اور آپ امراض کا مجموعہ ہیں۔ تو آج ہی آپ کا کسی مستند اور ماہر طبیب سے رجوع ہونا بے حد ضروری ہے تا کہ آپ کی کھوئی ہوئی صحت واپس لوٹ آئے۔

جگر کے مہلک امراض ہیپاٹائٹس بی (یرقان) جو کہ جسمانی قوت مدافعت کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔

معدے کے مہلک امراض تمام جسمانی قوتوں کو متاثر کرتے ہیں۔

دماغ کے مہلک امراض دماغی کمزوری، سر چکرانا، اعصاب کو متاثر کرتے ہیں۔

مثانے کے مہلک امراض جوانی اور صحت کو بری طرح متاثر کرتے ہیں

ان کا علاج ضروری ہے غفلت مت برتیے

اپنی کھوئی ہوئی صحت اور جوانی واپس لوٹایئے اچھی اور صحت مندانہ زندگی کے ساتھ اپنا رابطہ بڑھایئے

حکیم حاجی قدرت اللہ شہاب (ماہر امراض مزمنہ)

پاک شاہی دواخانہ صابن والا چوک، حاصل پور فون نمبر: 49187

Scanned with CamScanner

جبل استقامت

محمود الرشید حدوٹی 'مدیر اعلیٰ' آب حیات' لاہور

یہ دسمبر کی ایک معتدل شام تھی' ہم چوبرجی کو راز گراؤنڈ پہنچے' یہاں ہر سمت انسانی سر دکھائی دے رہے تھے۔ میدان کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سپاہ صحابہؓ کے یوم تاسیس پر دفاع صحابہؓ پاکستان کانفرنس انعقاد پذیر تھی' اسٹیج کی بائیں جانب استقبالیہ کیمپ قائم کیا گیا تھا' اسٹیج ایک بڑے ٹرالے کے پچھلے حصے کو بنایا گیا تھا۔ جس پر چالیس پچاس آدمی بڑے آرام سے بیٹھ سکتے ہیں۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر جلسہ گاہ میں داخل ہو رہا تھا' سیکورٹی کی خاطر چیکنگ بڑی سخت کر دی گئی تھی' چیکنگ کرنے والے نقاب پوش تھے' باہر سے آنے والے معلوم و نامعلوم کی اس طرح تلاشی لے رہے تھے جس طرح تلاشی کرنے کا حق تھا' بعض صاحبان جبہ و دستار اس طرح کی سخت تلاشی کو غیر مہذبانہ تلاشی کہتے سنائی دیئے' ہم نے انتظامیہ سے بھرپور تعاون کیا' تلاشی کے لیے اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا' تلاشی کے بعد ہم اسٹیج کی بائیں سمت ہم تن گوش متوجہ ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے' مجھے معلوم نہیں کہ اس وقت میں اکیلا تھا یا کوئی ساتھ اور بھی تھا' اگر میرے ساتھ کوئی اور بھی تھا' یہ چیزیں حافظہ میں اب موجود نہیں ہیں۔

یہ 1991ء کی بات ہے' اسی سال 10 جنوری کو مولانا ایثار القاسمیؒ کو جھنگ میں شہادت کا جام شیریں نوش کروایا گیا تھا۔ اسی سال مولانا محمد اعظم طارق کو کراچی سے جھنگ بلایا گیا تھا' مولانا ایثار القاسمیؒ کے سانحہ شہادت کے بعد مولانا اعظم طارق کو مسجد حق نواز شہیدؒ کا خطیب اور مولانا ایثار القاسمیؒ کی جگہ سپاہ صحابہؓ کا نائب سرپرست اعلیٰ بنایا گیا تھا' مولانا اعظم طارق کے دیدار کے لیے گویا پورا لاہور امڈ آیا تھا' ہر چشم وقف دیدار تھی' ہر شخص اسی عظیم انسان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے چشم براہ اور بے تاب تھا' مجھے ان حضرات کی آمد سے پہلے مولانا الیاس فاروقی نے اسٹیج پر بلا لیا تھا' چونکہ وہ اس جلسے کے سٹیج سیکرٹری تھے' اور ضلع لاہور کے ذمہ دار بھی تھے۔

سپاہ صحابہؓ کے قائدین کی آمد سے پہلے مقامی اور بعض مرکزی قائدین جوشیلے انداز میں خطاب کر رہے تھے' ہر مقرر اپنی طاقت لسانی' فصاحت و بلاغت سے دشمنان اصحاب رسول ﷺ کے خلاف الفاظ کی توپیں چلا رہا تھا' ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ دشمنان صحابہؓ اب پاکستان تو کیا ایران کو بھی خیر باد کہہ دیں گے' سامعین بڑے جوش و خروش' ولولے اور جذبہ صادقہ سے سرشار ہو کر مقررین کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے' قائد سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی آمد کے لیے ہر مقرر خوشخبری سناتا چلا جا رہا تھا' اتنے میں اسٹیج کی عقبی جانب سے کسی نے اسٹیج کی طرف وزنی بم پھینکا' جسے قدرت نے اسٹیج کے بجائے دائیں سمت پریس گیلری کی طرف موڑ دیا تھا' اتفاق سے اس پریس گیلری میں کسی اخبار کا کوئی صحافی موجود نہ تھا' خالی کرسیاں دیکھ کر سپاہ صحابہؓ کے جیالے جاں نثار ان پر بیٹھ چکے تھے' یہ گرنیڈ جب بجلی کی لائنوں سے ٹکرایا تو پھٹا' ایسا پھٹا کہ اس کے چیتھڑے اور ذرات دور دور تک بکھر گئے اور انسانی لاشیں گراتے چلے گئے' چار ساتھی موقع پر دم توڑ گئے اور پچاس کے قریب بری طرح زخمی ہو گئے' کچھ ہی لمحوں کے بعد ایدھی کی ایمبولینسیں سائرن بجاتی جلسہ گاہ پہنچ گئیں' زخمیوں اور شہداء کو اٹھا کر میو ہسپتال اور جنرل ہسپتال پہنچایا گیا' سامعین اور ناظرین نے نشست گاہیں چھوڑ دیں' جلسہ گاہ خالی ہونے لگی' ہر کسی نے ملتان روڈ کا رخ کر لیا' احتجاج شروع ہو گیا' جوشیلے کارکن جوش میں آ کر

Scanned with CamScanner

ہوں کھو بیٹھے' اپنے ساتھیوں کی گاڑیاں تباہ کر دیں' ایک اپنے ساتھی کو عالم جوش میں مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ جلسہ گاہ کے اسٹیج سے چند ہی لمحوں کے بعد ایک گرج دار آواز گونجی' جو مولانا اعظم طارق کی آواز تھی' ایسی آواز جس میں مقناطیسی قوت تھی' اس آواز نے بکھرے ہجوم کو یکجا کیا' اس آواز نے بے سہاروں کو سہارا دیا' اس نے جوشیلے کارکنوں کو ہوش میں آنے کی تلقین کی' مولانا محمد اعظم طارق نے کہا کہ ساتھیو! نظم و نسق کا مظاہرہ کرو' جو ساتھی جلسہ گاہ سے باہر ہیں وہ اندر آ جائیں' جو کھڑے ہیں وہ فوراً اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں' چشم زدن میں بکھرے لوگوں کو جمع کر دیا' افراتفری کو سکون میں بدل دیا اور ساتھیوں کو بتایا کہ دشمن کو خوش ہونے کا موقع فراہم نہ کرو' دشمن یہ نہ سمجھے کہ ہم نے گرنیڈ پھینک کر ان کی آواز دبا دی' ساتھیو! ہمارا دشمن سن لے کہ ہم اب بھی زندہ ہیں' اور اس مشن پر جب تک ہمارا ایک کارکن بھی زندہ رہے گا' ڈٹا رہے گا۔

اہل لاہور کے لیے مولانا محمد اعظم طارق کی آواز غیر مانوس تھی' وہ مولانا کو نہیں جانتے تھے' مولانا اہل لاہور کو نہیں جانتے تھے' پھر بحیثیت نائب سرپرست اعلیٰ لاہور میں یہ ان کا پہلا خطاب تھا' دشمن جانتا تھا کہ اس شخص کی جرأت رندانہ' حریت فکر' شجاعت' بہادری اور بسالت کا جس انداز میں غلغلہ بلند ہو رہا ہے' اگر یہ شخص اسی نہج' اسی انداز اور اسی فکر کے ساتھ جانب منزل گامزن رہا تو ہمارے گھروندے ڈھے جائیں گے' ہمارے ایوان ہائے فلک بوس زمین بوس ہو جائیں گے' ہماری حرکات و سکنات محدود ہو جائیں گی' اس لیے اس شخص کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔

پروگرام مختصر کیا گیا' قائدین اپنے ساتھیوں کی خبر گیری کے لیے ساری رات کبھی ایک ہسپتال میں' کبھی دوسرے ہسپتال میں اور کبھی تیسرے ہسپتال میں چکر لگاتے رہے' ایک ایک کارکن کی حالت پوچھتے رہے' تسلی دیتے' حوصلہ دیتے' یہ ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی' اگلے روز 7 ستمبر 1991ء کو شہداء کرام کی نماز جنازہ ناصر باغ کے سامنے ملتان روڈ پر ادا کی گئی' اتنے میں خبر آ گئی کہ جھنگ میں پانچ علماء کرام کو بڑی بے رحمی سے شہید کر دیا گیا' پھر یہ لوگ جھنگ کی طرف چلے گئے' شہداء کے جنازوں کے ساتھ ذمہ دار ساتھ روانہ کر دیئے گئے۔

میں نے پہلی مرتبہ مولانا محمد اعظم طارق کو قریب سے دیکھا تھا' مخصوص عمامہ' کالی واسکٹ' تلے والی جوتی' خوبصورت گھنگریالی داڑھی' خوبصورت نقش و نگار' آواز گرج دار' ولولہ اور جوش' غیرت ملی سے سرشار اور جذبہ ایمان سے معمور۔ پھر رفتہ رفتہ مولانا کی بھرپور شخصیت نکھرتی چلی گئی' نامانوس مانوس ہوتے چلے گئے' بیگانے اپنے بنتے چلے گئے' اجنبی رضا کار فدا کار بنتے چلے گئے' حق و صداقت کا یہ نمائندہ حق کی کرنیں بکھیرتا چلا گیا' ہجوم عاشقاں پروانوں کی طرح اس کے گرد جمع ہونے لگا' اس شخص نے جب اس وادیٔ پرخار میں قدم رکھا تو اسے کوئی کوئی جانتا تھا' جب دار فانی سے عالم جاودانی کی سمت رخت سفر باندھا تو لاکھوں انسانوں کا سمندر اس کے غم میں نڈھال اور بے حال تھا' ہر آنکھ اشکبار تھی' دماغ کی ہنڈیا کھول رہی تھی' دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

مولانا محمد اعظم طارقؒ نے منبر خطابت پہ اپنی خطابت کا لوہا منوایا' میدان شجاعت میں آپ نے شجاعت و بہادری اور پامردی کی داستانیں رقم کیں' کوچۂ سیاست میں قدم رنجہ ہوئے تو بڑے بڑے سیاست دانوں کو مات دے گئے' طریقت کی وادی میں قدم رکھا تو گویا آپ کے پاس جادو کی چھڑی ہے' ہزاروں نوجوانوں نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کی' جوانی کے عالم میں بھی

Scanned with CamScanner

ن کے مریدوں اور پیروکاروں کی تعداد سب سے زیادہ تھی' ان کے مریدوں اور پیروکاروں کی ایک صفت تمام مریدان مشائخ سے فائق تھی وہ یہ کہ ان کے مرید دینی معاملات میں غیور جسور واقع ہوئے' ان کے ہاں مشن' کاز' موقف اور نصب العین سے کوئی چیز مقدم نہیں ہے' یہ وجہ ہے کہ مولانا کے پیروکاروں نے جیل کی ویرانیوں کو آباد کیا' مشن کے لیے ہتھکڑیوں کو بوسے دیئے' کاز کے لیے بیڑیوں کو چوما' صحراؤں اور جنگلوں میں راتیں بسر کیں' سنت یوسفی زندہ کی' اصحاب کہف کی طرح غاروں کو اپنا مسکن بنایا' گھر بار' دولت و مال کوٹھی اور بنگلے کی بجائے انہوں نے بر بنہ پا اور بے سروسامان رہنے کو ترجیح دی' جب مرشد اعظم نے ساری زندگی کرائے کے مکان میں گزار دی تو پیروکار کیسے زرق برق محلات اور نرم و ملائم قالینوں پر قدم رکھتے' قائد عمر بھر باد مخالف کے تھپیڑوں کو سہتا رہا' آزمائشوں کی جانگسل وادیوں کو عبور کرتا رہا' آگ کے دریا و سمندر پار کرتا رہا' بم و بارود کا نشانہ بنتا رہا' کئی بار وہ موت کے منہ سے نکلا' موت کے مگرمچھ کے شکنجے سے کئی بار اسے حیات تازہ ملی۔

مولانا محمد اعظم طارق شہید کو رب العالمین نے بڑا حوصلہ اور جینے کا جگر عطا فرمایا تھا' وہ مشکل سے مشکل ترین حالات میں بھی متوکل علی اللہ رہے' جھنگ کی سرزمین جس کے اطراف و جوانب میں جاگیرداروں کی قلعہ نما حویلیاں موجود ہیں' جن میں شریر اور دہشت گردوں کو پناہ دی جاتی ہے' جہاں دن کے اجالے میں انسان کو موت کی آغوش میں ڈال دینا اتنا ہی آسان ہے کہ جتنا رات کی تاریکی میں کوئی معمولی سی واردات کر کے چور اور ڈاکو آسانی سے فرار ہو جائے' صعوبتوں اور آزمائشوں کے جال تار تار کرنے میں مولانا نے کبھی پس و پیش سے کام نہیں لیا' جھنگ کے گلی کوچے سے جنازے اٹھے' خون کی سرخی سے سرزمین جھنگ کو لالہ زار بنایا گیا ایک وقت ایسا بھی آیا جب چودہ سو افراد پر پنجاب پولیس کے درندے ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے پل پڑے' مگر مولانا استقامت اور استقلال کی تصویر بنے رہے' کبھی حالات کی سنگینی کا شکوہ نہیں کیا' کبھی حالات سے سمجھوتا نہیں کیا' کبھی لگی لپٹی بات نہ کہی' مولانا کے ایک اہم ترین ساتھی کو انتظامیہ کے اعلیٰ افسر نے بلایا' جوں ہی وہ گیٹ سے اندر جانے لگا تو اس پر حملہ کر دیا گیا' جس سے وہ جام شہادت نوش کر گیا' مگر مولانا حالات کو سازگار بنانے کیلئے یکے و تنہا جھنگ کی گلی کوچے میں چلتے دیکھے گئے' سہمے اور ڈرے ہوئے لوگوں نے مولانا کو اس عالم میں دیکھا تو انکی جان میں جان آ گئی' ان کے حوصلے بلند ہو گئے' وہ مولانا کو مشورہ دیتے کہ آپ اپنی حفاظت کریں مگر قلندر قلندر ہی رہا۔

کراچی سے درۂ خیبر تک مکران کے ساحلوں سے بلتستان کی چوٹیوں تک ہر شخص مولانا کی جرأت و بہادری کو سلام کہہ رہا ہے' جھنگ میں پہلی مرتبہ جب آپ نے الیکشن لڑا تو دنیا بھر کے میڈیا نے جھنگ کا رُخ کر لیا تھا' ان کی جرأتمندی اور حوصلہ مندی کے ہر سمت چرچے ہونے لگے' وقت کے بزدل اور ڈرپوک حکمرانوں کو ایام جنم یاد دلا دیئے تھے۔ جب کامیاب ہو کر اسمبلی میں پہنچے تو مولانا نے دنیا کو اس وقت ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا جب سپیکر اسمبلی نے مولانا سے حلف لیا' مولانا کا نام حلف کے لئے پکارا گیا تو مولانا نے اٹھ کر سپیکر کے ساتھ حلف کی عبارت دہرانا شروع کر دی' جب سپیکر نے عبارت "اور میں پاکستان کے اس آئین و قانون کا پابند رہوں گا" پڑھی اس پر مولانا نے کہا "میں پاکستان کے اس آئین و قانون کا پابند رہوں گا جو قرآن و سنت کے مطابق ہو گا" مولانا اور اسپیکر کی آواز سے اسمبلی ہال گونج رہا تھا' ان کے اضافی کلمات سے ایوان میں سناٹا چھا گیا' مولانا نے دستخط کر کے حلف نامہ سپیکر کو

Scanned with CamScanner

بجوادیا' ممبران اسمبلی بیک زبان ہوکر سپیکر کو کہنے لگے کہ مولانا نے حلف صحیح نہیں اٹھایا' ان سے دوبارہ حلف لیا جائے' مولانا نے جو اضافی کلمات کہے ہیں انہیں واپس لیا جائے' مولانا کی آواز ایک مرتبہ پھر ایوان میں گونجنے لگی آپ" نے فرمایا" اگر آپ مجھ سے سو مرتبہ بھی حلف لیں گے تو میں اسی طرح حلف اٹھاؤں گا' کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے' اس لیے یہاں قرآن وسنت کے علاوہ کسی آئین وقانون کی پابندی نہیں کی جاسکتی ہے' سپیکر نے مجبوراً کہا کہ حلف صحیح ہوگیا ہے' دوبارہ اٹھانے کی ضرورت نہیں' مولانا شہیدؒ کی حق گوئی وبے باکی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ آدمی جس اجنبی ماحول میں جاکر شرماتا رہتا ہے' وہ کوئی بات نہیں کرسکتا' مگر مولانا نے پہلے اجلاس اور پہلی ملاقات پہ ہی سرکاریوں اور درباریوں کو آگاہ کردیا کہ ہم سرکاری ودرباری کے بجائے ربانی بن کر اسمبلی میں کام کریں گے۔

مولانا محمد اعظم طارق نے بلاخوف لومتہ لائم جب صدائے حق بلند کرنا شروع کردی' ایوان بالا میں ان کی صداقت وحقانیت کا ڈنکا بجنے لگا' حکمرانوں کو ان کی منافقت اور دوغلی پالیسیوں پر ان کے سامنے کوسنے گھورنے اور کھری کھری سنانے لگے تو وقت کے حکمران میاں نواز شریف اور ان کے برادر میاں شہباز شریف نے بعض عزت مآب سفید پوشوں کے ذریعے مولانا اعظم طارق کو ایوان اقتدار اسلام آباد طلب کیا' اور انہیں کہا کہ مولانا آپ ہماری مخالفت نہ کریں' دوستی کا ہاتھ بڑھائیں' اس پر مولانا کے الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں' آپ نے داد ودہش' مال وحکومت' عہدہ ومنصب سے مرعوب ہوئے بغیر صاف صاف کہا اور کلمہ حق ادا کیا" میں آپ کی حمایت نہیں کرسکتا' آپ کی طرف دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھا سکتا' آپ نے عوام سے اسلامی قانون کے نفاذ کا وعدہ کیا مگر آپ اس سے مکر گئے' عوام سے کئے گئے وعدوں سے انحراف کیا' قرآن وسنت کی بالادستی کا وعدہ آپ لوگوں نے کیا مگر آپ اسے بھول گئے' آپ اگر اور کچھ نہیں کرسکتے تو کم از کم سودی نظام بنکاری ختم کردیں"۔ اس پر شاطر میاں شہباز شریف بولے سودی نظام کے خاتمہ سے ہم بالکل مفلوج ہوجائیں گے اور ملک کا نظام تباہ ہوجائے گا' پوری دنیا سے ہم کٹ جائیں گے اس لیے یہ بات ممکن نہیں۔

شہباز شریف کی یہ گفتگو سن کر مولانا شہیدؒ جلال میں آگئے اور فرمایا: "میاں صاحب! پھر آپ بھی یہ جان لیں کہ الیکشن میں سرکاری خزانہ' ملازمتوں اور تعمیراتی کاموں کے مقابلہ میں عوام نے مجھے اسلام اور شریعت مطہرہ کے نفاذ کی جدوجہد کے عنوان پر کامیاب کرایا ہے' میں نے ووٹ اسلام کے نام پر لئے ہیں' میں ایسی حکومت کا ساتھ نہیں دے سکتا جو سودی نظام کی محافظ ہو' اور اسلام کے وعدوں سے روگردانی کررہی ہو' مجھے علم ہے کہ آپ میرے اس انکار پر میرے خلاف ضرور کچھ سوچیں گے' لیکن میرا جینا مرنا اسلام کے لئے ہے' میں اپنا فرض جس طرح بھی بن پڑا' ادا کرتا رہوں گا' شہباز شریف یہ جرأت مندانہ گفتگو سن کر متعجب ہوا' اس سے کوئی دوسرا حیلہ تراشا نہ جاسکا۔

مولانا محمد اعظم طارق "افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر" (ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے) کے حقیقی مصداق تھے' جب جھنگ میں پولیس نے طوفان بدتمیزی بپا کردیا' مسلمانوں کے ساتھ ظلم وزیادتی کو اپنا شعار بنالیا' علماء کی پگڑیاں اچھالنا اور مساجد کو بوٹوں سے روندنا شروع کردیا' علماء حق کا ساتھ دینے کے جرم میں نوجوانوں پر ظلم وتشدد کے پہاڑ توڑے گئے تو مولانا اعظم طارق نے اسمبلی کے فلور پر وزیر داخلہ چوہدری شجاعت کو چیلنج کردیا' چوہدری سن کر ذرا گھبرایا' مگر

Scanned with CamScanner

چودھری کا پیشرو میاں نواز شریف تلملایا' اسی تلملاہٹ کے عالم میں میاں نواز شریف نے رعونت بھرے انداز میں کچھ باتیں اسمبلی میں منہ سے پھینکیں' جس پر وقت کے اس عظیم' نڈر' جرأت منداور غیرت مند عالم دین نے بغیر کسی ادھار کے میاں نواز شریف کے سامنے بلکہ سارے ایوان کے سامنے کہا'' جناب والا! اسمبلی کے ضابطہ کے مطابق میری بات کا جواب دینا وزیر داخلہ (شجاعت) کی ذمہ داری ہے' لیکن وزیر اعظم (میاں نواز شریف) کو چونکہ بہت تکلیف ہوئی اس لیے انہوں نے کھڑے ہو کر دھمکی آمیز زبان استعمال کی ہے' میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایسی دھمکیوں سے ہم مرعوب نہیں ہوتے' ایک طرف تم اپنے پولیس کے کارندوں کے ذریعہ ظلم کراتے ہو اور دوسری طرف ہمیں آنکھیں دکھاتے ہو' اور دہشت گرد کہتے ہو۔ اگر اصحابؓ رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے آواز بلند کرنا دہشت گردی ہے تو پھر میں اقرار کرتا ہوں کہ میں سب سے بڑا دہشت گرد ہوں' جو تمہارے سامنے اپنے موقف کا اظہار کر رہا ہوں' تم سے جو ہو سکتا ہے کر گزرو۔

نواز شریف کے سامنے کلمۂ حق کہنے والے مرد قلندر نے بے نظیر بھٹو کی نسوانی حکومت کو پہلے دن ہی سے قبول نہیں کیا' آپ نے اس اجلاس کا بڑے زوردار انداز میں بائیکاٹ کیا جس میں بے نظیر نے وزیر اعظم بننا تھا' مولانا اعظم طارق نے واشگاف الفاظ میں گنگنا کر کہا تھا۔

ے ہے تب و تاب خودی' ہر دور میں اپنا اصول
ہم غلامی غیر کی کرتے نہیں ہر گز قبول
صرف بندے ہیں خدا کے' ہم غلامانِ رسولؐ
ٹوٹ بھی جائیں تو کیا اپنوں سے بیگانے ہیں ہم
توحید کی تسبیح کے بکھرے ہوئے دانے ہیں ہم

یہی وہ سخت ترین موقف تھا جس نے مولانا اور ان کی جماعت کو روز اول ہی سے بے نظیر بھٹو کی آنکھوں کا خار سمجھا' اسی بنا پر مولانا اور بے نظیر میں بُعد اور دوری ہوتی گئی' یہ کارنامہ آگے چل کر سخت ترین مخالفت و مخاصمت کا آغاز ثابت ہوا' بے نظیر اپنے مشن پر ڈٹی رہی مولانا اپنے اصولوں پر قائم رہے' مگر بے نظیر کی سمت ایک لحہ کے لئے بھی نہ جھکے۔

ایک مرتبہ بے نظیر بھٹو کو مولانا اعظم طارق کی سخت ضرورت پڑی' یہ وہ وقت تھا جب بے نظیر بھٹو اپنا صدارتی امیدوار فاروق لغاری کو بنانے لگی تھیں' ایسے میں ایک وفاقی وزیر نے مولانا سے آ کر کہا کہ آپ سے محترمہ بے نظیر بات کرنا چاہتی ہیں' آپ ان کے قریب والی نشست پر بیٹھیں' مولانا نے جواب دیا اگر وہ ملاقات کرنا چاہتی ہیں تو پرائم منسٹر ہاؤس میں اہتمام کریں' چنانچہ اجلاس کے اختتام سے پہلے ہی وقت ملاقات طے ہو گیا' طے شدہ وقت کے مطابق وزیر اعظم ہاؤس کے ایک بہت بڑے کمرے۔ میں مولانا اعظم طارق اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے درمیان ملاقات ہوئی' جس میں مولانا اعظم طارق نے ایک مرتبہ پھر اپنی حق گوئی اور بے باکی کے جھنڈے گاڑے اور وقت کی حکمران کے سامنے کلمہ حق کہا' اس گفتگو کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے کہ مولانا اعظم طارق کیا چیز تھے؟

بے نظیر بھٹو:..... مولانا آپ نے نہایت کم عمری میں سیاست کا یہ سفر کیسے طے کیا؟ اور آپ کی جماعت بھی بڑی تیزی سے مقبول ہوئی۔

Scanned with CamScanner

مولانا اعظم طارق:.....دراصل ہمارا موقف اس [illegible] نظام خلافت راشدہ'' کا نفاذ چاہتے ہیں۔

بے نظیر بھٹو:.....میں بھی اسلام کی خدمت کرنا چاہتی ہوں' آپ میرے ساتھ تعاون کریں۔

مولانا اعظم طارق:.....اسلام میں تو کیا کسی آسمانی شریعت میں اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی عورت نہیں بنائی اور کسی نبی کا خلیفہ عورت نہیں بنی اور آپ تو شیعہ ہیں' شیعہ مذہب میں بھی پہلا امام حضرت علیؓ کو مانا گیا ہے حضرت فاطمہؓ کو نہیں۔

بے نظیر بھٹو:.....نہیں میں شیعہ نہیں ہوں' میں حنفی سنی ہوں' میرے والد بھی حنفی سنی تھے' ہاں میری والدہ اور آصف شیعہ ہیں۔

اعظم طارق:.....شیعہ سنی کا تو نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔

بے نظیر بھٹو:.....مولانا! آپ ایسی باتیں نہ کریں ہمارے تو بچے بھی ہیں۔

مولانا اعظم طارق:.....دراصل شیعہ کے عقائد اہل سنت سے بالکل مختلف ہیں' ایران میں خمینی نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو (معاذ اللہ) کافر لکھا ہے' وہ خود کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟ شیعہ صحابہؓ پر تبرا کرتے ہیں۔

بے نظیر بھٹو:.....اگر خمینی نے یہ باتیں کی ہیں تو بہت غلط کیا ہے' ابوبکرؓ و عمرؓ تو بہت اچھے لوگ تھے' میں بھی خمینی کو پسند نہیں کرتی ہوں' کیونکہ ان کی وجہ سے عالم اسلام میں لڑائی جھگڑے شروع ہوگئے تھے۔

اگلے روز اسمبلی اجلاس میں آصف زرداری اور مولانا کی ملاقات یوں ہوئی۔

آصف زرداری:.....مولانا آپ نے بے نظیر کو کیا کیا کہا؟

مولانا اعظم طارق:.....آپ کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

آصف زرداری:.....آپ نے بے نظیر کو کہا کہ تمہارا نکاح نہیں ہوا۔

مولانا اعظم طارق:.....زرداری صاحب! کیا آپ شیعہ نہیں ہیں؟

آصف زرداری:.....ہاں شیعہ تو ہوں مگر میں تبرا تو نہیں کرتا۔

مولانا اعظم طارق:.....تو پھر آپ کیسے شیعہ ہیں؟

آصف زرداری:.....میں تو محبت اہل بیت میں شیعہ ہوا ہوں' میرا والد اور خاندان سنی ہے۔

زرداری چونکہ زردار تھا' اس نے مولانا محمد اعظم طارق صاحبؒ کی حق و صداقت پر مبنی کھری کھری باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دیا' بلکہ مولانا کی یہ گفتگو آئے روز زرداری کے زر و مال اور اس کے جاہ و جلال پر بجلی بن کر گرتی تھی' اس لئے آصف زرداری نے اس مرد آہن کو نکرے لگانے کے لئے ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے پناہ گزین کالعدم سپاہ محمد (شیعہ تنظیم) کے جوشیلے' بھڑ کیلے اور جذباتی راہنماؤں کی خدمات بھی مستعار لے رکھی تھیں' جو جلسہ ہائے عام میں مولانا کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیتے تھے' مولانا کا سر کاٹ کر لانے والے کو منہ مانگا انعام دینے کی باتیں کرتے تھے' اس پر مولانا محمد اعظم طارق اسمبلی کے اندر اور باہر حکومت نسوانیہ (بے نظیر حکومت) کے لئے دردسر اور وبال جان بن گئے تھے۔ اسمبلی کے اندر اور باہر مولانا' زرداری کی اس قبیح و شنیع حرکت پر

Scanned with CamScanner

اسے خوب ذلیل کرتے تھے مگر زرداری اس جرم کو ہمیشہ چھپاتے اور لاعلمی کا اظہار کرتے۔

ایک وقت وہ بھی آیا جب مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے بے نظیر کی نسوانی حکومت کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کر دیا آپؒ نے جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ میں اجتماع جمعۃ المبارک کے خطاب کے دوران اعلان کرتے ہوئے کہا تھا "آج کے بعد بے نظیر کی نسوانی اور غنڈہ حکومت سے میں اعلان جنگ کرتا ہوں اور کسی قسم کی بھی مصلحت بینی اور چشم پوشی سے کام نہیں لیا جائے گا۔" مولانا نے خبردار کیا کہ نسوانی حکومت ردعمل کے طور پر میرے بارے میں کچھ سوچے گی لیکن میں انشاء اللہ اس پر صبر و استقامت سے کام لوں گا۔

بے نظیر دور حکومت میں میاں نواز شریف حزب اختلاف کے قائد تھے میاں صاحب بے نظیر کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو اپنے لئے تائید غیبی سمجھتے تھے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی ولولہ انگیز اور غیرت ایمانی سے لبریز تقریروں نے میاں نواز شریف کی توجہات مولانا اعظم طارقؒ کی طرف مبذول کروا دیں۔ رمضان المبارک کی ایک افطاری کے لئے میاں نواز شریف نے مولانا شہیدؒ کو اپنے دسترخوان پر افطاری کی دعوت دی مولانا نے میاں صاحب کی دعوت قبول کر لی دوسرے دن اخبارات نے جلی سرخیوں میں اس دعوت کی خوشبو خبروں کی شکل میں اڑائی تو بے نظیر بڑی گھبرائی مولانا اعظم طارق نے اسمبلی کے اندر اور باہر پہلے ہی صنف نازک کی حکومت میں ہلچل پیدا کر رکھی تھی اب میاں نواز شریف کی تائید و حمایت نے بے نظیر اور انکے شوہر نامدار کی نیند حرام کر دی تھی بے نظیر اب اس بے باک اور جرأت مند راہنما کو دوسرے انداز میں اپنے دام میں لانے کے لئے جال استعمال کرنے لگیں ایک انگریزی اخبار کے صحافی کی وساطت سے مولانا اعظم طارق کو پیشکش کی گئی کہ تحریک عدم اعتماد کی صورت میں وہ نواز شریف کو قطعاً ووٹ نہ دیں اس کی خاطر ایک کروڑ روپے کی خطیر رقم نقد اور ایک پجارو گاڑی حاضر ہے اگر اس موقع پر حکومت کا ساتھ دیں تو دو کروڑ نقد بے شمار مراعات اور ترقیاتی فنڈز حاضر ہیں مولانا نے حکومتی ایلچی کی اس پرکشش جاذب دل اور قابل رشک قسم کی پیشکش کے جواب میں ۴۸ گھنٹے کی مہلت طلب کی چنانچہ ان گھنٹوں کے دوران ہی مولانا نے احرار پارک کے فقید المثال اجتماع میں اس حکومتی پیشکش کو جوتے کی نوک پر رکھنے کا فیصلہ صادر کیا۔

بے نظیر دور حکومت میں وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے ملک کو اسلحہ سے صاف کرنے کی مہم بڑے زور و شور سے چلائی روزانہ اخبارات میں ریوالوروں اور گولیوں کے اشتہارات دے کر انہیں پاکستان کے لئے مہلک بتایا مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو رب العالمین نے دور بینی عقابی نگاہ سے نوازا تھا مولانا بھانپ گئے کہ یہ ظالم اسلحہ کے خاتمہ کی آڑ میں انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کی سازش کر رہے ہیں مولانا نے ایک دن نصیر اللہ بابر کو ایوان بالا میں ہی للکارا اور فرمایا کہ تم لاکھ پابندیاں لگاؤ میں اب اسلحہ ساتھ رکھوں گا میں اسمبلی کے اندر بھی اپنا اسلحہ ساتھ لاؤں گا وزیر داخلہ نے کہا کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم آپ کو گرفتار کر لیں گے مولانا نے وزیر داخلہ کو ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا کہ گرفتاری کل کی بات میں تو آج بھی اپنے ساتھ اسلحہ لایا ہوں پورے ایوان میں یہ الفاظ سنتے ہی ہلچل مچ گئی وزیر داخلہ نے پولیس کی بھاری نفری ایوان میں بلا لی کہ ہم تلاشی لیں گے اسمبلی کے افسران اور ذمہ داران نے مولانا کی منت سماجت کرنا شروع کر دی کہ اگر آپ سے اسلحہ برآمد ہو گیا تو ہم سب معطل ہو جائیں گے آپ ہم پر رحم کریں اس پر مولانا کو ترس آ گیا اور آپ نے اسلحہ بڑی حکمت عملی کے ساتھ ادھر ادھر کروا دیا۔

Scanned with CamScanner

مولانا محمد اعظم طارقؒ نے جابروں کے جبر' قاہروں کے قہر اور ستمگروں کے ستم کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمیشہ حق وصداقت پر مبنی موقف اختیار کیا' مولانا محمد اعظم طارقؒ کی اسی حق گوئی اور بے باکی کی وجہ سے ان پر امن وامان میں خلل ڈالنے' اشتعال انگیز تقریریں کرنے پر قتل کے مقدمات قائم کئے جاتے' مگر بے نظیر حکومت کے خلاف جس جرأت وبہادری سے مولانا نے جہاد کا آغاز کیا تھا اس کی پاداش میں مولانا شہیدؒ کو چار ماہ تک دربدر خاک بسر ہونا پڑا' وہ کبھی کسی صحرا میں رات گزارتے کبھی کسی جنگل کو منگل کا روپ دیتے' جابروں اور قاہروں کے رعونت بھرے انداز اور متکبرانہ رویوں کا جواب مولانا نے اپنی بصیرت اور حکمت عملی سے دیا' حکومت بھوکے کتوں کی طرح مولانا کو گرفتار کرنے کے لئے ہر گلی کوچے کی بو سونگھتی' مگر چار ماہ تک مولانا نے حکومت کی ساری مشینری کو ہلائے رکھا' وزیر داخلہ کی پولیس' خفیہ والوں کی چابکدستیاں انہیں تلاش نہ کر سکیں' چار ماہ کی طویل ترین روپوشی کے دوران مولانا نے مختلف ٹیلی فونک خطاب کئے' قائدین سے رابطے رکھے' گھر والوں سے ملاقاتیں رکھیں' ضرورت پڑنے پر رات کی تاریکی میں جھنگ میں بھی چلے جاتے' پولیس کے ہاتھوں سے ہو کر آگے کی سمت سفر اختیار کرتے' مگر حکومت تمام تر وسائل کے باوجود انہیں تلاش نہ کر سکی' بالآخر مولانا نے پشاور میں از خود گرفتاری پیش کی اور بہت جلد بے گناہی ثابت ہوئی اور سرخرو ہو کر جھنگ لوٹے۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ پر بے نظیر حکومت کا دو طرح سے دباؤ تھا' ایک حکومت مولانا سے نواز شریف کا ووٹ بنک تڑوانا چاہتی تھی' اس کے لیے بے نظیر حکومت نے ملی یکجہتی کونسل کی قیادت قاضی حسین احمد اور سیکرٹری جنرل مولانا اعظم طارق کو بنوانے کی چال چلی' مگر مولانا نے انکار کر دیا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے' دوسرا بے نظیر مولانا سے اپنی حمایت چاہتی تھی' جس کے خلاف مولانا نے اعلان جہاد کر رکھا تھا۔

ایک مرتبہ پنجاب کے ہوم سیکرٹری نے علماء کا مذاق اڑایا' مذاکراتی اجلاس تھا' مولانا محمد اعظم طارقؒ نے جب دیکھا کہ ہوم سیکرٹری حدود اربعہ کو پھلانگ رہا ہے' وہ بہت شوخ انداز میں گفتگو کر رہا ہے تو مولانا نے اسے ٹوک دیا اور کہا کہ اپنا انداز گفتگو درست کریں آپ کے سامنے کوئی سرکاری اور وظیفہ خور مولوی نہیں بیٹھا ہوا' ہم علماء دین ہیں اور اسمبلی کے ممبر بھی' آپ سرکاری ملازم ہیں اپنی حیثیت میں رہ کر بات کریں' مولانا کی جرأت بھری گفتگو سے ہوم سیکرٹری لال پیلا ہو گیا' مولانا نے کہا کہ اگر کوئی بات ایسی ویسی منہ سے نکالی تو نقد جواب دوں گا' وزراء اور سپاہ صحابہؓ کے دوسرے قائدین نے ان میں صلح کرا دی' گلے ملوا دیا' مولانا نے تو بات دل میں نہ رکھی مگر ہوم سیکرٹری ہمیشہ اس دکھ کو چاٹتا رہا۔

۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کی ایک حرماں نصیب شام میں لاکھوں انسانوں کے دلوں کی دھڑکن' ان کے جذبات' خیالات' نظریات' افکار اور احساسات کے حقیقی ترجمان' امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ کو اپنے ہی دولت خانے کی دہلیز پر شہادت کا جام شیریں پلا دیا گیا تھا' جبل استقامت مولانا محمد اعظم طارقؒ ۱۹۸۶ء سے ہی عزیمتوں' آزمائشوں اور امتحانوں کی وادیوں میں کودنے والے جرأت مندوں کے قافلے میں شامل ہو چکے تھے۔ جبل استقامت نے کراچی کو اپنے مشن کی تشہیر کا مرکز بنایا' امیر عزیمت کی حیات مستعار کے آخری لمحوں تک کراچی کی فضاؤں ہی کو نعرہ ہائے رستاخیز سے معطر کئے رکھا۔ امیر عزیمت نے رخت سفر بسوئے آخرت باندھا تو نوجوان اعظم طارق کے نحیف وناتواں کاندھوں پہ ڈپٹی سیکرٹری جنرل کے منصب کا بار عظیم لاد دیا گیا تھا۔ اتنے بڑے عہدے کے

Scanned with CamScanner

10 جنوری 1991ء میں انتخابی مہم کے دوران جھنگ میں سپاہ صحابہؓ کے ممبر اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اس سانحہ فاجعہ کے ٹھیک دس دن بعد وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے جڑواں شہر راولپنڈی کے کوہاٹی بازار میں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا' جس میں بڑے غور وفکر' تدبر فراست' دانش وحکمت کے تحت شوریٰ نے مولانا اعظم طارق کو "جرنیل سپاہ صحابہؓ" کے عظیم منصب پر فائز کیا۔ چونکہ ایثار القاسمی تو دس روز پہلے خالق حقیقی سے جا ملے تھے' نیشنل اسمبلی میں جماعت کی نمائندگی کون کرتا؟..... دکھی دلوں کا سہارا کون بنتا؟..... حالات کی سنگینی کا احساس کون کرتا؟..... جرأت رندانہ اور حریت افکار کا قافلۂ حق کا حدی خوان کون بنتا؟..... اس کے لئے حق نواز کی طاقت لسانی درکار تھی' اس کے لئے ایثار کا جذبہ ایثار درکار تھا' اس کے لئے فہم وفراست چاہئے تھی' سو قرعۂ نیک فال مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے نام نکلا' انہوں نے سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست اعلیٰ کا منصب بادل نخواستہ قبول کیا' مگر دل کی دھڑکن تیز ہونا شروع ہوگئی' رنگ فق ہوگیا' شیر دل جوان پر سکتہ طاری ہوگیا' اس کا کہنا تھا کہ میں جھنگوی شہیدؒ کی للکار کہاں سے لاؤں؟ میں امیر عزیمتؒ کا لب ولہجہ کیسے اپناؤں؟ موت کے کنویں میں کیسے اتروں؟ میں تو اس کا اہل نہیں ہوں' مولانا اعظم طارق نے ایک شرط کے ساتھ اس منصب کو قبول کیا کہ کراچی کو وہ چھوڑنا نہیں چاہتے' میرا دل ودماغ کراچی کی فضاؤں میں الجھا ہوا ہے۔ مجھے وہاں سے جھنگ آنے پر مجبور نہ کیا جائے' مؤرخ اسلام ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کہنے لگے کہ ٹھیک ہے کہ آپ کراچی کو نہ چھوڑیں۔ اس پر مولانا اعظم طارق کو مولانا ایثار القاسمیؒ کی جگہ پر نائب سرپرست اعلیٰ بنا دیا گیا۔ نیشنل اسمبلی کے لئے آپ کو جماعت نے نامزد کر دیا۔ چونکہ آپ کراچی سے جھنگ آنا نہیں چاہتے تھے' اس لیے ابھی آپ کو جھنگوی شہیدؒ کی مسجد کا منبر حوالے نہیں کیا گیا تھا' مگر راولپنڈی کے کوہاٹی بازار کے ایک مشہور مدرسہ فرقانیہ میں اس نئے منصب کا تاج سر پر سجا کر جھنگ کی سمت روانہ ہوئے' جہاں اگلے روز آپ نے جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمانا تھا' بجھے چہروں کی روشنی' سُتے چہروں کو نور' بند دھڑکنوں کو متحرک' خاموش فضاؤں کو مرتعش کرنا تھا' اہل جھنگ کو بتانا تھا کہ خونِ شہیداں سے مشن' کاز' نصب العین' موقف' پروگرام پاتال میں نہیں اتر جایا کرتے بلکہ شہید کے خون کی ہر بوند اور ہر قطرے سے مشن اور کاز کو نیا جسم اور نئی جان ملتی ہے۔ توانا آواز اور قوت بخش رضا کار ملتے ہیں۔ امیر عزیمت کی مسجد کے خطیب ایثار القاسمی کی شہادت کے بعد اب پہلی مرتبہ مسجد حق نواز شہید کے منبر ومحراب سے وہی صدائے حق سنائی دی' سارا جھنگ گویا کہ مسجد کی سمت آ رہا ہے' بوڑھے' بچے اور جوان ٹولیوں کی شکل میں علمبردار حق وصداقت کو سننے کے لیے مسجد کی طرف چلے آ رہے تھے' خطیب کا سیاہ دھاری دار عمامہ' کالی واسکٹ' سفید لباس میں ملبوس ہو کر قال اللہ اور قال الرسول کی نغمہ سرائی میں مشغول ہوگیا۔ اس روز تا حد نگاہ انسانی سر دکھائی دے رہے تھے' خطیب کراچی کی خطابت ہے' جس کی طاقت لسانی' حدت' شدت' قوت اور زور بیان کا سارا کراچی معترف تھا' آج جھنگ کی دنیا میں پہلی بار کراچی کے اس خطیب کو اپنے اندر گرجتا' برستا اور شعلے برساتا سن کر حیرت تھی کہ اعظم طارق کی شکل میں کہیں حق نواز پھر تو نہیں آ گیا؟ ایثار القاسمی کہیں اعظم طارق کے روپ میں تو جلوہ گر نہیں ہوگیا؟ ہر آواز' ہر فقرے' ہر جملے پہ سامعین داد دے رہے تھے' اہل جنوں ابھی منتظر تھے کہ جملے کی تکمیل پر تکبیر کے نعروں سے پوری فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جائے' تقریر ختم ہوئی تو ہر چہرے پہ شادابی اور مسرت کی چمک دمک نظر آ رہی تھی۔

Scanned with CamScanner

اعظم طارق تقریر کے بعد پرستاروں' فداکاروں' جاں نثاروں سے بغل گیر ہو گئے' اس کے بعد اپنے آبائی گاؤں چیچہ وطنی کے ایک چک کی سمت عازم سفر ہوئے' جہاں ان کے والدین اپنے نوجوان بیٹے کی آمد کے تذکرے کر رہے تھے' جمعہ کی شام نوجوان اپنے والدین کے دیدار کے لئے گھر پہنچا' شام کی نشست میں باپ بیٹے کے درمیان نئی ذمہ داریوں کے حوالے سے سلسلۂ کلام چل پڑا۔

مولانا اعظم طارق:..... ابا جی! مجھے جماعت نے مولانا ایثار القاسمیؒ کی جگہ منتخب کر لیا ہے۔

والدگرامی:..... بیٹا! اتنا بڑا کام کرنے سے پہلے مشورہ تو کر لیتے۔

مولانا اعظم طارق:..... ابا جی! میں اس پہ شرمندہ ہوں' آخری وقت تک جان چھڑاتا رہا' مجھے اس کا علم ہی نہ تھا' میں نے بہت انکار کیا مگر میری کسی نے نہ مانی' پھر میں نے یہ سمجھ کر عہدہ قبول کر لیا کہ "آپ دین کے ہر کام میں میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔" اور اب بھی آپ اس کی تائید کر دیں گے۔

والدگرامی:..... بیٹا! میں نے تو تمہیں مانگا ہی خدمت دین کے لئے تھا' میں رکاوٹ کیسے بن سکتا ہوں؟

مولانا اعظم طارق:..... ابا جی! پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

والدگرامی:..... دراصل اخبارات کی خبر سے جب تمہارے نائب سرپرست اعلیٰ بن کر جھنگ میں آنے کا علم رشتہ داروں اور تعلق داروں کو ہوا تو وہ میرے پاس خود چل کر آئے اور پیغام بھجوانے لگے کہ آپ اپنے بیٹے کو جھنگ کی جلتی' لپکتی اور شعلے مارتی آگ میں کودنے سے روکیں۔

مولانا اعظم طارق:..... ابا جی! پھر آپ نے لوگوں کو کیا جواب دیا؟

والدگرامی:..... اب تک تو میں سب کی سنتا رہا ہوں' اب جب مجھے علم ہو گیا کہ تم نے یہ عہدہ مانگ کر نہیں لیا ہے بلکہ تمہارے انکار کے باوجود تمہیں یہاں لایا گیا ہے تو پھر تم میری بات دھیان سے سنو

مولانا اعظم طارق:..... جی ابا جی! ارشاد فرمائیں۔

والدگرامی:..... جب تک کوئی مجاہد میدان میں نہیں اترتا اس وقت تک اس کے پاس سوچنے سمجھنے اور کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنے کا جواز ہوتا ہے' لیکن جب وہ میدان کارزار میں اتر آئے تو پھر اسے فرار کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ لہٰذا اب تم ڈٹ جاؤ اور کسی بات کی فکر نہ کرو' زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

نوجوان لخت جگر اور جی دار والد بزرگوار کے مابین جرأت و استقامت' شجاعت و بہادری' ہمت و قوت' دلیری اور جوانمردی سے مشن حق پر گامزن ہونے کے پند و نصائح کی محفل برپا تھی' نوجوان سراپا عجز و انکسار' مجسمہ پیار بنا اپنے بزرگ والد کی نصیحتوں کو کانوں سے سنتا اور دل و دماغ کے ڈرائنگ روم میں سجاتا رہا' مستقبل کے لیے نئے عزم' نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ میدان کارزار میں جوہر شجاعت دکھانے کی منصوبہ بندی کرنے لگا۔ اپنے والدین کے پاس کچھ لمحوں کے لئے قیام کیا پھر سوئے کراچی عازم سفر ہوا' جہاں والدین سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر چاہنے والے' جان نچھاور کرنے والے' نعرے لگانے والے' اس کی آمد پر راہوں پر پلکیں

Scanned with CamScanner

بچانے والے موجود تھے' وہ اپنے جواں سال قائد کی آمد کے منتظر تھے۔ نئی ذمہ داری اور منصب سنبھالنے کے بعد کراچی کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک صبح وشام مشن وکاز کی گونج سنائی دینے لگی' نوجوان اعظم طارق نئی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد لاکھوں نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن بن گیا' کراچی کی مشہور ومعروف جگہوں پر ہزاروں انسانوں کے اجتماعات سے جرأت ایمانی سے لبریز تقریریں ہونے لگیں' جس سے اپنوں کا جوش بڑھتا رہا مگر دشمنوں کا ہوش اڑتا رہا۔

ایثار القاسمی شہیدؒ کی شہادت کے 45 روز بعد مولانا اعظم طارق نے کراچی کے احباب سے جھنگ کے لئے دس دن وقف کرنے کی اجازت چاہی' مولانا جھنگ پہنچے' جہاں جماعت کے مرکزی دفتر کی بالائی منزل پر قیام وطعام کا سادہ سا بندوبست کیا گیا۔ مولانا کے بارے میں شہری اور دیہاتی رضا کاروں کو اطلاع ملی تو وہ جوق در جوق مولانا کے دیدار اور شکایتوں کے انبار لگانے کے لئے مولانا کے پاس پہنچنے لگے۔ مولانا حسب عادت واردین سے ان کے نام' کام اور مقصد آمد سے متعلق دریافت کرتے چلے جارہے تھے۔ جب ہر کسی نے اپنا دکھڑا سنانا شروع کیا تو یہ محفل مقامی انتظامیہ کے خلاف کھلی کچہری بنتی چلی گئی' جس میں کوئی کہتا کہ جی میرے ساتھ یہ زیادتی کی گئی' میرا یہ مسئلہ ہے' میرا یہ پرابلم ہے' مولانا سب کی سنتے اور سب کی نوٹ کرتے چلے جاتے تھے۔ مولانا آنے والوں سے پوچھتے آپ کیسے آئے؟

زائر نمبر 1:..... مولانا پولیس نے میرے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔

مولانا اعظم طارق:..... جی بھائی! آپ کا کیا مسئلہ ہے؟

زائر نمبر 2:..... حضرت ہمارے درمیان زمین کا جھگڑا پیدا ہوگیا ہے' آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان فیصلہ کروائیں۔

مولانا اعظم طارق:..... جی بھائی! آپ کی کیا پرابلم ہے؟

زائر نمبر 3:..... حضرت! میں فلاں محکمہ میں کام کرتا ہوں' یہاں کچھ مشکلات ہیں' دوسری جگہ تبادلہ کروانا چاہتا ہوں۔

مولانا اعظم طارق:..... بھائی آپ کیسے آئے؟

زائر نمبر 4:..... مولانا میں فلاں مقدمے میں پھنسا ہوا ہوں' میرے مقدمہ کی تفتیش درست نہیں ہورہی' کسی دوسری جگہ کروادیں۔

مولانا اعظم طارق:..... آپ کیسے تشریف لائے؟

زائر نمبر 5:..... حضرت فلاں تھانے میں ہمارے اتنے افراد بے گناہ بند ہیں ان کے چھڑانے میں ہماری مدد کریں۔

مولانا اعظم طارق:..... انکل! آپ کیسے آئے؟

زائر نمبر 6:..... بیٹا! میں فلاں جگہ رہتا ہوں' چند ماہ پہلے میری جوان بیٹی کے ساتھ ظالموں نے زیادتی کی' انصاف کی دہائی دینے آیا ہوں' میرا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

مولانا اعظم طارق:..... جی نوجوان: آپ کا کیا کام ہے؟

زائر نمبر 7:..... حضرت میں زمیندار ہوں' میرے مخالفین نے میری زمین کا پانی چوری کرلیا ہے۔ آپ ان کے خلاف ایکشن لیں۔

Scanned with CamScanner

جس شخص نے بڑی بڑی جلسہ گاہوں میں کے لہرانے کا گُر سیکھا ہو' جس نے جابروں' قاہروں اور سنگروں کا پنجہ مروڑنے کا محاورہ اپنایا ہو' جس نے مسجد کے مصلیٰ اور منبر و محراب کو زینت دی ہو' سفید لباس' کروفر کی زندگی گزاری ہو' بھلا اسے کیا معلوم کہ تھانہ کیا بلا ہے؟ پانی چرانے والے کو کیسے قانون کی نذر کیا جائے؟ کسی شریف زادی کی عزت و آبرو کے آنچل کو تار تار کرنے والے کو عدالت کے کٹہرے میں کیسے لا کھڑا کیا جائے؟..... اب مسئلہ گھمبیر ہو جائے' منصب اونچا ل جائے تو ایک آزاد منش دیوانے کا ردعمل یا عمل کیا ہو سکتا ہے؟ اس کی دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ آدمی ڈھیٹ بن جائے' اسے آنے والوں کی خوشی اور جانے والوں کا غم نہ کھائے' دوسری یہ کہ آدمی لنگر لنگوٹ کس لے' کمر ہمت باندھ لے' شمشیر و سناں کا کھیل کھیلنے میدان میں اتر آئے' جو اکڑی گردن دکھائی دے اتار دے' جو سرکش نظر آئے اسے جھکا دے' جو باغی ہو اس کو تابع فرماں بنا دے' ظالموں کے پنجے مروڑ ڈالے' قاہروں کے قہر سے انسانیت کو چھڑائے' بدمعاش کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹے' پہلی صورت تو نہایت آسان ہے' اس پر نہ مال لگتا ہے نہ رقم خرچ ہوتی ہے' مگر دوسری صورت انتہائی مشکل ہے' اس کے لئے جرأت مند دل' مضبوط ارادہ' سچا عزم' بلند ہمت' کروفر' جاہ و جلال' حکومت و سلطنت' عہدہ و منصب سب چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔ اب ایک غریب مولوی کے پاس یہ چیزیں کہاں سے آئیں؟

حساس طبعیت' گھمبیر مسائل اور پریشان کن صورتحال سے نمٹنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنے کی ٹھان لیتی ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق" شروع شروع میں تو بہت پریشان ہوئے کہ پروردگار عالم یہ کیا ہو گیا' میں اصحاب رسول کی عظمت کے لئے سرگرم عمل تھا' شبانہ روز تو اصحاب محمد کی مدح سرائی میں گزرتے تھے۔ اب تو دماغ پھٹ رہا ہے' جسم پر لرزہ طاری ہے' درون خانہ ابال آ رہا ہے' سامنے حالات کی کوئی شکل دکھائی نہیں دیتی۔ مشن اور کاز متاثر ہو گا۔ یہ لوگوں کے ذاتی مسائل ہیں' یہ تو ذاتی جھگڑے ہیں' یہ تو تھانے کچہریوں کے معاملات ہیں' انہیں کیسے سلجھایا جائے؟..... اس سلسلہ میں انہوں نے اپنی جماعت کے قائد علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ سے رابطہ کرنا مناسب سمجھا' رابطہ ہو گیا' گرچہ آغاز میں کچھ گرمی دکھائی مگر آخر میں بات سمجھ آئی۔

مولانا اعظم طارق:..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مولانا فاروقی:..... وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کون صاحب؟

مولانا اعظم طارق:..... حضرت خادم' محمد اعظم ہوں۔

مولانا فاروقی:..... کیا حال ہے؟ مزاج کیسے ہیں؟

مولانا اعظم طارق:..... حضرت حالوں بے حال ہوں۔

مولانا فاروقی:..... جی کیا ہوا؟

مولانا اعظم طارق:..... حضرت آپ نے مجھے کہاں پھنسا دیا؟

مولانا فاروقی:..... کہاں پھنس گئے؟

مولانا اعظم طارق:..... بخدا حضرت! یہ کام مجھ سے نہ ہو سکے گا' میں تو پاگل ہو جاؤں گا۔

مولانا فاروقی: ہاہا (ہنستے ہوئے) زیر لب مسکراتے ہوئے۔

Scanned with CamScanner

مولانا اعظم طارق:..... حضرت! آپ ہنس رہے ہیں مجھے بخار چڑھ چکا ہے۔

مولانا فاروقی:..... جرنیل صاحب! بستی بسانا آسان نہیں' بستے بستے بستی ہے۔

مولانا اعظم طارق:..... حضرت عجیب بات ہے۔

مولانا فاروقی:..... جرنیل صاحب! عوام کے دلوں میں مقام پیدا کر کے اسمبلیوں میں پہنچ کر اپنے مشن کی آواز بلند کرنا اتنا آسان ہوتا تو آج ہر مولوی اور شیخ الحدیث اسمبلی میں بیٹھا ہوتا۔

مولانا اعظم طارق:..... حضرت! میں تو بہت پریشان ہو گیا ہوں۔

مولانا فاروقی:..... چونکہ آپ کو اس میدان سے واسطہ نہیں پڑا' اس لئے آپ پریشان ہو گئے ہیں۔

مولانا اعظم طارق:..... پھر کیا ہو سکتا ہے؟

مولانا فاروقی:..... آہستہ آہستہ طبیعت عادی ہو جائے گی۔

آغاز میں اتنی پریشانیاں دامن گیر تھیں' حالات دگرگوں تھے' مگر رفتہ رفتہ جب کارواں آگے کی سمت رواں ہوا تو سارے مسائل سارے جھگڑے' سارے قضیے چٹکیوں میں حل ہوتے چلے گئے۔ عقدہ ہائے لاینحل بھی بائیں ہاتھ کا کھیل بن گئے' آغاز میں کام اور مسائل کوہ ہمالیہ سے کم دکھائی نہیں دیتے تھے' مگر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ بڑے بڑے مسائل ریت کے ذرات دکھائی دینے لگے' عوامی مطالبات' خاندانی قضایا' کراچی سے خیبر اور مکران سے بلتستان تک' ہر صوبہ' ہر ضلع' ہر تحصیل اور ہر چھوٹے بڑے شہر میں کارکنوں اور عوام الناس کے درجنوں نہیں سینکڑوں معاملات اور مسائل مگرمچھ کی طرح منہ کھولے ہوئے ہوتے تھے' مگر مولانا ذرا نہیں گھبراتے تھے' کسی افسر کو فون کر دیتے تو کام بن جاتا تھا' کسی آدمی کو رقعہ لکھ دیتے تو وہ رقعے کو سلام کرتا تھا۔ کسی کے پاس نمائندہ بھیج دیتے تو وہ اٹھ کر استقبال کرتا تھا' دن ہو یا رات' سردی ہو یا گرمی' جھنگ یا تلہ گنگ' فیصل آباد ہو یا اسلام آباد' لاہور ہو یا پشاور' ہزاروں مسائل' ہزاروں حالات مگر مرد قلندر کے چہرے پہ تھکاوٹ نہیں' غم نہیں ہمہ وقت یہی دُھن لگی رہی کہ یہ کام ہے اسے بہر حال میں نے کرنا ہے۔

کام' کاز' مشن اور نصب العین کے لئے ان کے دن رات برابر تھے' حکمرانوں کے گریبان تک رسائی سے وہ نہیں گھبراتے تھے' ان کے دل میں ایک شعلہ تھا جو بھڑک اٹھا تھا' عوام الناس پر ہونے والے مظالم کے خلاف ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا' سینے کے زخم مہک اٹھے تھے' وہ وقت کے چنگیز کا خنجر توڑنے کا عزم رکھتے تھے' وہ وقت کے فرعون کے سر پہ سجا تاج توڑنے کی جرأت رکھتے تھے' وہ جابروں' ظالموں اور ستمگروں کا ساز و سامان' ان کا گلشن و شبستان' پھونکنے کا سہانا سپنا دیکھتے تھے' وہ ظالم سلطان کے قصر ہائے عالی شان کی بیخ و بن اکھاڑنے کا جذبہ رکھتے تھے' وہ اللہ تعالیٰ کو عبادت سے رسول ﷺ کو اطاعت سے اور خلق خدا کو خدمت سے راضی رکھنے کے جذبہ سے سرشار تھے۔ جاگیرداروں' نوابوں' وڈیروں' خانوں اور دنیا کے شیطانوں کے دروازے سے دھتکارے ہوؤں کی پناہ گاہیں ان خدامستوں کی جھونپڑیاں ہوا کرتی تھیں۔ رونے والوں کے آنسو پونچھنا' بے سہاروں کا سہارا' بے آسروں کا آسرا' بے نواؤں کی آواز آہنگ بننا ان کا مطمع نظر اور مقصد زندگی تھا۔

اخلاص اور جذبہ قربانی سے سرشار لوگوں نے امیر عزیمت حق نواز شہیدؒ کی لت پت لاش کو کاندھا دیا' ایثار القاسمی شہیدؒ کی

Scanned with CamScanner

لاش کو اٹھایا' جنازوں پہ جنازے اٹھائے' صبر وثبات' پامردی اور استقلال کی داستانیں رقم کیں' ہر قربانی پہ بارگاہ رب العالمین میں ہاتھ اٹھادیئے کہ پروردگار! قبول فرمالیجئے' صحابہؓ کے شیدائی محمد عربی ﷺ کے پروانے اپنے خون کا نذرانہ لے کر حاضر ہو گئے ہیں۔

جھنگ کے عوام کا محبوب قائد نہ رہا' جھنگ کے 63 ہزار انسانوں کا منتخب نمائندہ سر بازار خون میں نہلا دیا گیا' تو دیوانے' مستانے' فرزانے' پروانے کیا کرتے؟ اس کھلی اور ننگی رقصاں جارحیت کا تماشہ دیکھتے' دشمن کو مزید خون کے دریا بہانے دیتے؟ یا پھر تیر بکف' شمشیر بدست' کفن بردوش میدان کارزار میں معرکہ آرائی اور شمشیر وسناں کی جھنکار پیدا کرنے کے لئے کود پڑتے' جتنا خون بہہ چکا تھا' جتنا نقصان ہو چکا تھا' اس کا فطری تقاضا تو یہ تھا کہ دشمن کے گھر جلا دیئے جاتے' دشمن کی بیٹیوں کو لونڈیاں بنالیا جاتا' ان کے لڑکوں کو غلام بنالیا جاتا' کمین گاہ میں بیٹھ کر شیروں کی کچھار کی طرف گولیاں چلانے والوں کو کچے چبا دیا جاتا' ان کی لاشوں کو گلی کوچے میں گھسیٹا جاتا' انہیں چیلیں' کوے باز اور کتے سر عام بھنبھوڑتے پھر بھی کم تھا۔

قائدین کی شہادتوں پر ہر شخص بے چین تھا' ہر دل مضطرب تھا' ہر دماغ کی ہنڈیا ابال کھا رہی تھی' نوجوان مشتعل ہو گئے' بارگاہ رب العالمین میں گریہ وزاری سے عرض کناں ہو گئے کہ مولیٰ! تیرے نام لیواؤں کا لہو اتنا سستا ہے کہ ظالم وبدقماش جب چاہے اسے بہائے' اے اللہ! ہمیں بھی ہمت اور جرأت دے' ہمیں بھی طاقت اور قوت دے' ہم تیرے سرکشوں اور باغیوں سے ٹکرا جانے کا عزم کر چکے ہیں' ادھر آتش انتقام میں پیر وجواں بے تاب وبے قرار تھے' ان کے دماغ شل اور انگ انگ قائدین کی جدائی پہ مجروح اور زخمی تھا۔ مظلوموں' مجبوروں' بے آسروں اور بے سہاروں کو چیخنے' چنگھاڑنے اور صدائے حق بلند کرنے کا حق تو رب العالمین نے بھی دے رکھا ہے' مگر وقت کے جابروں اور ستم گروں نے ان سے وہ حق بھی چھین لیا تھا' نوابوں اور جاگیرداروں پر قوت' مال اور دولت کا نشہ سوار تھا' نوابوں نے جدید اور نت نئے اسلحہ سے لیس خونخوار درندوں کو پالنا' پوسنا' شہ دینا اور ہلا شیری دینا شروع کر دی' جس سے کمی' کمینے چمار اور خنزیر فطرت قسم کے لوگ سر عام اسلحہ لہراتے' مظلوموں کے زخموں پر آئیوڈین ملا نمک چھڑکتے جب انہیں درد ہوتا تو مرہم کے بجائے مرچوں کا چھڑکاؤ کرتے۔

سفاک قاتلوں کو جاگیرداروں اور نوابوں کی شہ مل گئی' نواب ان کے پشتی بان بن گئے' دہشت گردوں نے پورے شہر کے اجالے کو اندھیروں میں بدلنے کا پروگرام بنالیا' انہوں نے گھر گھر صف ماتم بچھانے کی سکیم تیار کی' معصوم جانوں سے یوں کھیلنے لگے جیسے یہ انسان نہیں حشرات الارض ہیں' دشمن اتنا جری ہو گیا اسے اتنی جسارت ہو گئی کہ قائدین کی شہادت کے بعد ان کی بندوق اور کلاشنکوف کا ہدف معصوم جانیں بن گئیں۔ آصف ندیم کو شہید کر دیا گیا' مسجد اہل حدیث جھنگ میں بم بلاسٹ کر دیا گیا' کئی شہید اور درجنوں زخموں سے چور ہو گئے' نوابوں کے پالتو غنڈے جسے چاہتے منٹوں میں ڈھیر کر دیتے تھے' نواب امان اللہ سیال کے گھر سے فائرنگ کر کے نوجوان کو موت کی میٹھی نیند سلا دیا گیا' دن دیہاڑے قتل وغارت گری کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا گیا' مسجد میں قائد فاروقی خطبۂ جمعہ دینے پہنچے تو مسجد کے محراب پر شر پسندوں نے گرنیڈ داغ دیئے۔

ایسے حالات میں جذبات ابھرتے ہیں' امن وامان تباہ ہونے لگتا ہے' سکون کی جگہ بے سکونی لے لیتی ہے' چین بے چینی میں بدل جاتا ہے' اشتعال انگیزی شروع ہو جاتی ہے' نوجوان خون کھولنے لگتا ہے' بوڑھوں کا تدبر اور فکر رسا کام کرنے لگتی ہے' بچے اپنے نحیف

Scanned with CamScanner

وناتواں ہاتھوں میں بندوق نہ سہی کنکر اٹھا لیتے ہیں' ایسا ہی ہوا' اور ایسا ہونا ایک فطری عمل تھا کہ جھنگ کے نوجوان سراپا احتجاج بن گئے' انہوں نے کالج کے صحنوں کے بجائے کمین گاہوں میں ڈیرے لگانے کو سعادت ابدی کی ضمانت سمجھا' کتاب کے بجائے کلاشنکوف تھام لی' یوں ان مشتعل اور یخ پا نوجوانوں نے دشمن کے گھروندوں پہ حملے' دشمن کے مفادات پہ چرکے' دشمن کی راہوں میں کانٹے' دشمن کے پورپور کانٹے' ان کی گردنیں ناپنے اور مارنے کی فکر اختیار کی۔

جب غیرت اور جرأت سے سرشار نوجوان میدان کارزار میں کودے تو حکمرانوں کی نیندیں اڑنے لگیں' مقامی انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی' نوجوان کسی حکمت' بصیرت' سوچ اور فکر کے بجائے صرف گولی کی زبان پر اعتماد کرنے لگے' دن رات کے ہر آن ولمحہ میں نوجوان اپنا شکار تلاش کرنے لگے' پھر دیکھتے ہی دیکھتے تڑپا اور جھلسا دینے والی گرم گرم خبروں سے اخبارات کے شکم بھرنے لگے' گلی گلی میں مست قلندر کے نعرے لگنے لگے' جلی اور موٹی سرخی میں خبر لگتی کہ پاکستان کے فلاں مقام پہ اتنے لوگوں کو قطار میں کھڑا کر کے بھون دیا گیا ہے' اتنے لوگ قبرستان میں جمع تھے کہ گولیوں کا نشانہ بن گئے' فلاں مقام پہ کسی جلوس پہ فائرنگ سے اتنے لوگ ہلاک ہو گئے' یہ وہ آگ تھی جو جھنگ میں قتل وغارت گری کے بانیوں کے خلاف شروع ہوئی اور انسانی آبادی کے جنگلوں کے جنگل خاکستر کرتی چلی گئی۔

ایکشن کے ری ایکشن میں شروع ہونے والی گولی کی خوفناک جنگ نے ہر سمت خوف وہراس پھیلا دیا۔ ہر شخص سہما سہما دکھائی دینے لگا' ردعمل کے طور پر میدان کارزار میں کودنے والے نوجوانوں کی تلاش میں پاکستان کی پولیس بھوکے اور پاگل کتوں کی طرح ہر مسجد ومدرسہ' ہر اڈہ اور ہجوم میں سراغرسانی کرنے لگی' جو نوجوان پولیس کے بے رحم ہاتھوں گرفتار ہو جاتا تو اسے پولیس کسی کام کا نہیں چھوڑتی' بازو ناکارہ بنا دیئے جاتے تھے' ٹانگوں پر رولر پھیر دیا جاتا تھا' جسم سگریٹ سے داغا جاتا' مونچھوں کے بال موچنے سے کھینچے جاتے' ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے ناخن زنبور سے کھینچے جاتے' ان کے نازک اعضاء کے ساتھ پتھر لٹکا دیئے جاتے' یہ معاملات اگرچہ انتہائی رازداری میں ہوتے مگر کیا جب مری کے فلک بوس کہساروں پہ موسم سرما میں برفباری ہوتی ہے تو اسکی خنکی اور ٹھنڈک بہاولپور کے صحراؤں کو متاثر نہیں کرتی' میدانوں میں موسم گرم میں جب سورج آگ برساتا ہے تو کیا اس کے اثرات فلک بوس پہاڑوں کی چوٹیوں پہ نہیں پڑتے' اسی طرح جب اہل ایمان خالص اپنے افکار ونظریات کی خاطر پستے ہیں تو رب العالمین ان کے ایمان کی روشن کرنیں دور دور تک پہنچا دیتے ہیں' ان پر ہونے والے مظالم کی خبریں ملائکہ اپنے دوش پہ اٹھا کر دور دور پہنچاتے ہیں۔

ظلم جبر کے خلاف جب نئی نسل نے اسلحہ تھاما تو مولانا اعظم طارق" نے فوراً نوجوانوں کو حکم دیا کہ وہ اسلحہ رکھ دیں۔ انتقام انتقام کی رٹ چھوڑ دیں۔ اشتعال انگیزی نہ کریں۔ مسجد حق نواز شہید" کے منبر سے صوت حق گونجی کہ اے گروہ جواناں اپنی حیات مستعار کو اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈھالو' اہل شہر سے مل کر امن کمیٹیاں قائم کرو' اسلحہ رکھ دو' شہر قائد کو خون خرابے سے بچاؤ' دشمن کی چالیں ناکام بناؤ' ایک طرف اہل شہر اور اہل دیہہ کا یہ محسن امن وسکون کے نعرے لگا رہا تھا دوسری سمت حکمرانوں کے حرام کھانے والوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے' انہوں نے آوازۂ امن کو فضاؤں میں بکھیرنے کی اور کوشش ہائے امن کو سبوتاژ کرنے کی ایک اور ناپاک غلیظ اور گندی ترتیب اپنائی کہ وہی نوجوان جو شیر اور چیتے کی طرح دھاڑتے ہوئے ہر ظالم وستمگر کے فلک بوس محلات پر ہلہ بولنے کی سوچ اپنائے بیٹھے تھے ان کے گھروں پہ پاکستان کی حرام خور' رشوت کی عادی اور مادر پدر آزاد پولیس نے چھاپوں کا ناروا سلسلہ شروع

Scanned with CamScanner

کر دیا۔ کتنا بڑا بھیانک منظر تھا وہ کہ ان غیور و جسور مسلمانوں کی' مجاہدوں کی عفت مآب ماؤں کو پولیس اٹھا کر' گھسیٹ کر تھانوں میں لے گئی' کسی کی بیوی کو طمانچے مارے' کسی کو گھونسے رسید کئے' کسی کا گریبان تار تار کیا' کسی کے بے ضرر والد کی توہین کی گئی' کسی کی بہن کو سر بازار تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

ایک طرف قائد محترم کا ارشاد معظم کہ امن سے رہو' سکون سے رہو' اسلحہ رکھ دو' قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارو' دوسری سمت انسانیت سوز مظالم کا لامتناہی سلسلہ' جو ختم ہونے کے بجائے روز افزوں بڑھتا رہا' جب نوجوانوں نے ظلم و ستم کی چکی کے خونی پاٹوں کو بزور طاقت روکنا چاہا' جب ہر بدمعاش پولیس والے کی شرٹ اور پتلون پاش پاش کرنے کی کوشش کی' جب جابروں کے فرعونی گریبانوں تک ہاتھ پہنچانے کی تجویز زیر غور آئی تو انہی اہل درد و کرب کو اشتہاری ملزم قرار دیا گیا اور انہیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا بے ہودہ حکم صادر کر دیا گیا۔

آزمائشوں' آلائشوں' ابتلاؤں' امتحانوں اور مصائب کی پرخطر وادیوں میں شجاعت و بسالت کی اَن مٹ داستانیں رقم کرنے والے ان بے باک انسانوں نے زخموں سے چور ہونا برداشت کیا' ریاستی دہشت گردی کو سہا' تشدد برداشت کیا' گولی اور گالی کا سینہ تان کر مقابلہ کیا' یہ لوگ میدان میں اترے تو جان سے گزر گئے' ہر مظلوم' مجبور اور مقہور کا ساتھ دیا' مگر کسی چنگیز' ہٹلر' فرعون' شداد اور قارون کو سلام نہ کیا' تراشیدہ صنم کے سامنے جبین نیاز خم نہیں کی' علمبردار حق رہے' پرچم صداقت کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

خاکی وردی میں ملبوس پاکستانی پولیس کے حرام خور گھبرو جوانوں نے رات کی تاریکی میں گھروں کی تلاشیاں لیں' مکانوں کے دروازے توڑے' چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا' سیڑھیاں لگا کر گھروں کی چھتوں سے اندر کود گئے' ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کے آنچل تار تار کئے' امام مسجدوں کو جگہ جگہ تلاش کرتے' نہ ملنے پر ناپاک گندے اور غلیظ بوٹوں سمیت مسجد کی عزت و حرمت کو پاؤں تلے روندتے ہوئے مسجد کے محراب میں پہنچ جاتے' جہاں جماعت کروانے کی تیاری میں بیٹھے امام کو مقتدیوں کے سامنے زدوکوب کرتے اور پکڑ کر لے جاتے تھے۔

ظلم و ستم' بہیمیت و حیوانیت کے خلاف عامۃ الناس کا آگ بگولا ہونا ایک لازمی امر تھا' ایسے میں فقر بوذر اور بازوئے حیدری کی ضرورت ہوتی ہے' جب آئمہ مساجد کو یوں بے رحمی سے خانہ خدا سے گرفتار کر لیا جائے تو پھر قہر خداوندی کی غضب ناک بجلیاں انسانی شکل میں کودنے لگتی ہیں۔ چنانچہ جب پولیس اپنے حرام خور افسروں سے داد تحسین وصول کرتی ہے تو ایسے ہی دوسری طرف سے آتش غضب شعلہ زن ہو کر ان بدمعاشوں کے خلاف لپکنے لگتی ہے۔ مارچ 1991ء میں جماعت کے مرکزی راہنما یوسف مجاہد اور ایک رضا کار امام مسجد عبدالقدوس کو حراست میں لے کر جھنگ کے تھانہ کوتوالی پہنچا دیا گیا تھا' اتنے میں جھنگ کے جوشیلے غیرت مندوں نے ظلمت کدہ (تھانہ کوتوالی) پہ دھاوا بول دیا۔ اتفاق سے مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید بھی وہاں موجود تھے' انہوں نے حکمت اور تدبر سے کام لیا' مشتعل دیوانوں کے ہجوم کو انہوں نے بڑی حکمت سے الٹے پاؤں گھروں کی سمت روانہ کیا' پولیس نے بجائے اظہار تشکر کے' گرفتار شدگان پر تشدد شروع کر دیا۔ ایسا تشدد کہ یہ لوگ زخموں سے نڈھال ہو گئے' زخموں سے خون رسنے لگا' نہ مرہم نہ دوا' نہ پٹی نہ پھاہا' ان مجروحین کو حوالات میں بند کر دیا گیا' مولانا اعظم طارق کو اس المناک اور اشتعال انگیز واقعہ کی اطلاع

Scanned with CamScanner

کراچی میں دی گئی' چونکہ مولانا ان ایام میں زیارت حرمین شریفین کی غرض سے عمرہ کی تیاری میں مصروف تھے' مولانا نے ساری کی ساری مصروفیات جوں کی توں رکھ دیں' کراچی سے سیدھا جھنگ پہنچے' گرفتار شدگان سے ملاقات کی' انہیں زخمی حالت میں دیکھ کر مولانا کا دل مسوس کر رہ گیا تھا' اب ایک طرف مولانا کی عمرہ کے لئے روانگی کا پروگرام تھا' دوسری طرف جھنگ میں حالات کی نزاکت تھی' اس پر مولانا اعظم طارق" نے مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی" سے مشورہ لیا۔

مولانا اعظم طارق":.....حضرت اب کیا کیا جائے؟

مولانا فاروقی":.....آپ عمرہ کے لئے چلے جائیں۔

مولانا اعظم طارق":.....حضرت حالات کیا رُخ اختیار کر رہے ہیں؟

مولانا فاروقی":.....ایسے حالات تو معمول کا حصہ ہیں۔

مولانا اعظم طارق":.....حضرت جھنگ میں ظلم وتشدد کا بازار گرم ہو رہا ہے' میں کیسے جاؤں؟

مولانا فاروقی".....آپ کی جگہ میں موجود ہوں۔

مولانا اعظم طارق":.....سوچ میں پڑ گئے۔

مولانا فاروقی":.....آپ کا عمرے کا یہ پہلا سفر ہے۔

مولانا اعظم طارق":.....پھر؟

مولانا فاروقی":.....پھر نا معلوم حالات کیسے ہوں؟ مولانا حق نواز شہید" اور مولانا ایثار القاسمی" بھی انہی حالات کی وجہ سے عمرہ کی آرزو دل ہی دل میں لئے جنت کے مہمان بن گئے۔

قائد کے ارشاد پر آقائے نامدار کا دیوانہ' صحابہؓ کا پروانہ عازم سفر ہوا' کراچی کے ائرپورٹ سے جہاز پر سوار ہو کر جدہ پہنچا' جہاں کچھ عقیدت مندوں نے جدہ ائرپورٹ پر استقبال کیا۔ میزبان اپنے عزت دار مہمانوں کو لے کر اپنی رہائش گاہ کی سمت بڑھے۔ مہمانوں نے تمنا کی کہ جتنا جلدی ہو سکے عمرہ کی سعادت اور بیت اللہ کی زیارت سے شرفیاب ہو لیا جائے' مگر میزبان ترغیب دے رہے تھے کہ رات کو قیام کریں گے اور صبح سویرے طواف کریں گے اس وقت ذرا ٹھنڈک ہوتی ہے' مگر مولانا اعظم طارق" تڑپنے لگے' وہ اپنے مولیٰ کے گھر کی زیارت کے لئے بے تاب ہونے لگے' جذبات اور وارفتگی کا عالم ہی کچھ عجیب تھا کہ پیاس سے بلبلانے اور تڑپنے والے کو پانی کے کنویں کے پاس لا کر کھڑا کر دیا جائے اور اوپر سے یہ فیصلہ سنا دیا جائے کہ پانی تمہیں صبح صبح پلایا جائے گا' مولانا نے اصرار کیا کہ ابھی چلنا ہے' چنانچہ مولانا اپنے احباب اور میزبانوں کے ہمراہ عرب کی فلک بوس سیاہ پہاڑیوں کے دامن سے گزرتے گزرتے بیت اللہ شریف کے پاس پہنچ گئے' جہاں انہوں نے عمرہ کی سعادت حاصل کی' لبیک اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک کی صدائے دل آویز سے اپنے خالق' مالک' رازق اللہ کی توحید کا از سر نو اقرار کیا۔

عمرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے بعد طریق ہجرۃ پر چلنے کی سعادت حاصل کی' جس پر آج سے کئی صدیاں پہلے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشقان مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سفر کیا

Scanned with CamScanner

تھا۔ مکہ کو الوداع کہا اور سنگلاخ وادیاں عبور کرتے ہوئے مدینہ میں ڈیرے لگا لئے تھے' اسی نسبت سے اس شاہراہ کا نام "طریق ہجرۃ" رکھا گیا' صحابہؓ کا شیدائی کئی صدیوں بعد انہی راہوں پر چل کر روضۃ النبی ﷺ تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ جہاں عقیدت' محبت اور پیار کے ساتھ درود و سلام کا ہدیہ پیش کیا' اہل علم و دانش کے لئے ایسے مقام پر غیب سے ایک راہبر آموجود ہوتا ہے' جو آہستہ آہستہ چپکے چپکے شاہی دربار کے آداب سکھاتا ہے' مولانا اعظم طارق کو بھی سمجھانے اور بتانے والا ایک غیبی اشارہ موجود تھا۔

مولانا اعظم طارق":.....اس دربار پہ حاضری کے آداب سکھاؤ۔

راہبر غیبی:.....یہ ادب کا مقام ہے سنبھل کر قدم اٹھانا

مولانا اعظم طارق":..... چیخ چلا کر آہ وزاری کر سکتا ہوں؟

راہبر:.....چیخنے' چلانے اور مجنونانہ انداز میں شور و شغب برپا کرنے کا مقام نہیں ہے۔

مولانا اعظم طارق":.....پھر بارگاہ محبوب میں حاضری کس طور پر دی جائے؟

راہبر غیبی:.....لبوں پہ درود و سلام کے الفاظ سجا لو لیکن آواز پہ لگی مہر ٹوٹنے نہ پائے۔

مولانا اعظم طارق":.....اجازت ہو تو مواجہہ شریف کی جالی کے ساتھ چمٹ جاؤں؟

راہبر غیبی:.....جذبات اور حواس کو قابو میں رکھئے کہیں ادب پہ بے ادبی غالب نہ ہو جائے۔

مولانا اعظم طارق":.....اجازت ہو تو در سول پہ پیشانی رکھ دوں؟

راہبر غیبی:.....خیال کیجئے ہزاروں میل کا سفر طے کیا ہے' کچھ کمانے آئے ہو کھونے نہیں آئے۔

مولانا اعظم طارق":.....پھر کیا کروں؟ کچھ بتاؤ بھی.....؟

راہبر غیبی:.....یہ مقام درود و سلام پیش کرنے کا ہے' دامن میں آج جو کچھ ہے اسے انتہائی محبت' پیار اور عقیدت کے ساتھ آگے بڑھ کر پیش کر دو۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے آج عہد و پیماں باندھو کہ جب تک جان میں جان رہے گی' میں آپ کا غلام رہوں گا آپ کا فرماں بردار اور اطاعت شعار رہوں گا۔

مولانا اعظم طارق" انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آگے بڑھے' مواجہ شریف کے سامنے ایستادہ ہوگئے' کافی دیر تک محبوب کائنات کے حضور نذرانہ سلام پیش کرتے رہے' روتے' آنسو بہاتے رہے' اشکوں کی لڑی رخساروں پہ بہنے لگی' کافی دیر ہو چکی تو مولانا نے تھرتھراتی آواز میں رہبر سے حضرات شیخین (سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ) کے مواجہ پر سلام پیش کرنے کی بھی آرزو کی' جنہوں نے ہر خوشی و غمی میں' تنگی و کشادگی میں' عسر و یسر میں سفر و حضر میں' مکے میں مدینے میں' آپ ﷺ کا ساتھ دیا' مال کی ضرورت پڑی تو مال پیش کیا' جان کی ضرورت پڑی تو دریغ نہیں کیا' غرضیکہ انہوں نے اسلام اور صاحب اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سب کچھ پیش کر دیا تھا۔

مولانا اعظم طارق":.....حضرات شیخینؓ کے حضور بھی حاضری دے دی جائے۔

راہبر غیبی:.....جی قدم بڑھایئے' آگے چلئے۔

مولانا اعظم طارق":.....جی چاہتا ہے کہ امیر عزیمت" سے لے کر آج تک ناموس صحابہؓ کی خاطر شہید ہونے والوں کو اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے عقیدت کا اظہار کروں۔

Scanned with CamScanner

میرا قائد.....محمد اعظم طارق شہیدؒ

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی' جھنگ

آبروئے اہل سنت' متاع قوم وملت' نابغۂ روزگار' جبل استقامت وجرأت' پاسبان ناموس نبویؐ وصحابہؓ محبوب المجاہدین والمصلحاء' اسلامی قیادت کی آن' ملتِ اسلامیہ کی آرزوؤں وامیدوں کا ملجا' ماؤں بہنوں' یتامیٰ وبیوگان کا سہارا' تقریر وتحریر کا ضرب المثل شاہکار' عوام کے دلوں کی دھڑکنوں پر دستک دینے والا' قوم کا نباض ودمساز' اسمبلی کی رونق' حضرت مولانا الحافظ محمد اعظم طارق شہیدؒ۔

آخر کار جنکی ناموس کی عرصہ تک جنگ لڑتے رہے' زخم زخم کھاتے' لہولہو میں نہاتے رہے انکی ناموس پر نثار ہی ہو گئے۔

شہید کیا ہوئے ہم جیسوں کی جیسی کیسی صلاحیتیں تھیں انکو بھی غم وکرب کا گھن لگ گیا۔ بیسیوں مرتبہ قلم اٹھایا کہ کچھ لکھوں ہمت جواب دے دیتی' دماغ کام نہ کرسکتا' دل ڈوبنے لگتا حالانکہ میں سمجھتا ہوں مجھ پر انکا دوسروں کی نسبت زیادہ حق ہے کہ انفرادی اور اجتماعی مصاحبتوں کا میرے ساتھ خاصا حصہ ہے مگر کیا کیا جائے ہوک ایسی اٹھتی تھی کہ آنکھیں پُرنم' دل پر از غم اور مزاج بوجھل ہو جاتا۔ اب کچھ سنبھالا ہوا ہے تو حاضر ہوں۔

اعظم شہیدؒ کا نام سب سے پہلے میں نے اس وقت سنا' پڑھا جب وہ کراچی میں تیغ رافضیت کا نشانہ بن کر گھائل ہوئے اور اخبارات میں یہ نام چھپا سپاہ صحابہؓ کے راہنما مولانا اعظم طارق پر کراچی میں قاتلانہ حملہ' حالت نازک بتلائی جاتی ہے' خبر پڑھنے کے معابعد یہ ذہن میں آیا یہ صاحب کوئی عام مولوی یا امام مسجد نہیں' یہ کوئی گراں مایہ جنس ہے جو شیعیت کیلئے انتہائی چبھن کا باعث بنی ہے' کوئی جوہر قابل ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اسے رافضیت کے سینوں پر مزید چرکے لگانے کیلئے زندگی اور موت سے نوازا اور وقتاً فوقتاً انکے نام اور کام کی بھنک بھی کانوں میں پڑتی رہی تا آنکہ پھر اس اکہرے بدن کے پتلے دبلے' سانولے رنگ کے دراز قامت نوجوان کو جھنگ میں حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی الیکشن مہم کے دوران تالاب کمیٹی کے وسیع گراؤنڈ کے عظیم مجمع میں گرجتے برستے سننے کا اتفاق ہوا۔ سلام ومصافحہ ہوا۔

پھر تقسیم ازل کے سلسلہ کی کڑی کہاں سے کہاں جا ملی کہ قاسمی جیسے اللہ تعالیٰ کے شاہکار بندے جس نے قوم کی منجدھار میں ہچکولے کھاتی کشتی کا کھیون ہار بن کر کنارے لگانے کی سعی بلیغ کی تھی اور جھنگ کی ماؤں' بہنوں کے سر سے سرکتے آنچل درست کیے تھے۔ اور عوام وخواص کی امید وآرزوؤں کی مرکزیت کے ساتھ ساتھ محبوبیت کے بھی بام عروج پر جا پہنچے تھے۔ اچانک انہیں بھی قوم سے چھین لیا گیا۔ جب وہ بھی لوگوں کی محبوبیت اور اسمبلی کی رکنیت کی خلعت ظاہرہ چھوڑ کر شہادت عظمیٰ کی خلافت فاخرہ زیب تن کر کے جہان فانی سے عالم بقا کی طرف سدھارے تو پوری جماعت سپاہ صحابہؓ پاکستان اور خصوصاً اہل جنگ پر کیا گزری' اس کو الفاظ کا جامہ پہنانا کسی

Scanned with CamScanner

کے بس کی بات نہیں۔ یاس وقنوطیت کے منجدھار میں بے کسی و بے بسی کے احساسات میں دبی قوم کی کشتی کو اب کون سہارا دے گا' کون آگے بڑھے گا۔ چہار سو گھپ اندھیرا محسوس ہو رہا تھا' کچھ سجھائی نہ دیتا تھا۔

اس ہجوم کرب و بلا ہائے یاس میں علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ پر جماعت کی نظریں ٹکی ہوئی تھیں' وہ آئے تو سہی مگر حالات کہیں سنگمبیر تھے۔ رافضیت ایوانوں سے لیکر دربانوں تک ہر سو "انا ولا غیری" کا ناقوس بجا رہی تھی جو جماعت کوئٹہ جیسے حساس علاقہ میں ایرانی یلغار کروا کر اہل سنت کی تذلیل کر چکی تھی۔ یہ ٹولہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کو نرغے میں لیکر جنرل ضیاء الحق جیسے مرد آہن اور باطل آمریت کی حکومت کو بھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر چکا تھا۔ وہ اپنے خلاف ہر اٹھنے والی حق کی آواز کو دباتا چلا جا رہا تھا۔ اب ہر سو گونج تھی کہ کہو کافر کافر شیعہ کافر' ہم تمہیں ایسا مزا چکھائیں گے اور چکھاتے چلے جائیں گے' جب تمہاری گورنمنٹ ہمارے سامنے بھیگی بلی کی طرح میاؤں میاؤں کر رہی ہے' تو تمہارا ایثار القاسمی جیسا نوخیز اگر ایوان میں جا پہنچا تو کیا ہوا' ہم نے مزا چکھا دیا اب آگے آؤ گر ہے ہمت!

نوٹ: ان حالات کا اب ذکر بعد از وقت ہے ورنہ واقعی وہ انتہائی ہولناک دور تھا جھنگ میں آگ و خون کا کھیل کھیلا جا رہا تھا جن پر گزری سو گزری۔

ادھر سپاہ صحابہؓ اس وقت ملک کے مذہبی سوچ رکھنے والے نوجوانوں کی مقبول ترین جماعت کی حیثیت سے ابھر چکی تھی اور مقبولیت کا گراف آخری لیول پر تھا۔ اس لیے ان نوجوانوں کو بھرپور کردار ادا کر سکنے اور توانا و مضبوط قوت ارادی کے ساتھ اعلیٰ پیمانے کی سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والی قیادت کی اشد ضرورت تھی۔ حضرت قاسمیؒ کے ابھرتے ہی چھن جانے سے انتہائی قنوطیت کا احساس ابھرا تھا۔ ادھر ملک میں قتل و قتال شہادتوں اور احتجاجات کا نہ رکنے والا لاوا بہہ رہا تھا۔ عین اس وقت حضرت فاروقی صاحب جو ایک عرصہ سے اس میدان میں محو پرواز اور حیات مستعار میں اچھے خاصے جہاں دیدہ زخم خوردہ تھے کی مردم شناس نگاہ جس دیدہ ور' ذی قدر' جرأت مند' باصلاحیت شخصیت پر جا ٹکی وہ کراچی سے جوہر درخشندہ و تابندہ حافظ محمد اعظم طارق تھے۔ معلوم ہوا بنیادی طور پر وہ بھی جھنگ کے قریب کے علاقہ چیچہ وطنی سے تعلق رکھنے والے راجپوت خاندان کے چشم و چراغ ہیں' گویا کہ ہماری زبان و کلچر اور مزاج شناس ہیں یہ چیزیں بھی مانوسیت میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

مگر جو بات بڑی رکاوٹ بن سکتی تھی وہ یہ تھی کہ اس شخص کا کراچی کے عظیم شہر میں بڑا درک ہے' یہ وہاں کی جماعت کے روح رواں ہیں۔ وہ لوگ انہیں آسانی سے کب چھوڑیں گے یا یہ خود بھی کراچی جیسے عروس البلاد کو جھنگ جیسے جھلستے' سلگتے شہر کیلئے خیر آباد کہنے پر آمادہ ہو سکیں گے اتنی بڑی قربانی کیلئے تیار ہو جائیں گے۔

جلد ہی یہ خبر سعادت اثر بصورت خوشخبری ملی کہ انہیں فاروقی صاحب نے اتنی عظیم قربانی کیلئے آمادہ کر لیا ہے' اور بقول حضرت فاروقی شہیدؒ میں نے انکی منت سماجت کر لی ہے وہ مان گئے ہیں' مگر جزوی طور پر یعنی جھنگ اور کراچی دونوں کو سنبھالنا ہوگا۔

Scanned with CamScanner

صرف جھنگ کے ہی ہو کر نہیں رہیں گے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ جب یہاں جھنگ آ گئے تو اس کے حالات کی نامساعدگی نے کراچی کا کہاں چھوڑا۔ اس جنجال سے نکلنے کی گنجائش ہی کہاں تھی؟

پھر اعظم طارق تھے اور اہل جھنگ اور انکے مسائل! قارئین یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت امیر عزیمتؒ کے بعد سجتے گجتے قاسمی کے روٹھ جانے سے جو خلا پیدا ہوا تھا اور جو مایوسی کی فضا بن گئی تھی اس سے جھنگ کے در و دیوار، دشمن و یار بھی بڑے کرب و ابتلاء کا شکار تھے۔

ایسے حالات میں جماعتی وغیر جماعتی کارکن یا غیر متعلقہ افراد سب کی سمجھ سے یہ بات بالاتر تھی کہ اب بھی کوئی جھنگوی، قاسمی کی جگہ پُر کر سکے گا۔ ہماری روٹھی بہار کو لوٹا سکے گا۔ اور اس خزاں زدہ ماحول میں خوشگوار ہوا کا جھونکا لا سکے گا۔ آخر کونسا ایسا دم ساز، جان باز، باہمت ہوگا جو اس سلگتے ماحول اور آتش نمرود کے بھڑکتے شعلوں میں پھر جذبہ ابراہیمی کے ساتھ کود سکے گا۔

اعظم طارق آ گئے تو اپنوں، بیگانوں، ایوانوں کے حاشیہ نشینوں سب کی نگاہیں ادھر لگ گئیں کہ اب کیا ہوگا یہ کیا کر سکے گا؟ حقیقتاً نظر بظاہر کم عمر، ناتجربہ کار، عامیانہ سی شکل و شباہت کا ایک نوجوان نئے ماحول میں وارد ہوا تھا۔ اور ماحول بھی آگ کا سمندر! مگر اعظم ثابت کیا ہوئے اور میدان کارزار میں کیسے اترے، اور سفر کیسے شروع کیا اس کا پورا ریکارڈ ایک دنیا جانتی ہے عیاں راچہ بیان۔

اعظم نام کے اعظم تو تھے ہی کام و دھیان اور میدان یہاں تک کہ بہر نوع انجام کے بھی اعظم ثابت ہوئے۔ اب ہم ذرا آگے بڑھتے ہیں اعظم طارق جھنگ میں کیا وارد ہوئے روٹھی بہار واپس آنے کو خود ہی بیتاب ہو گئی۔ اعظم طارق نے سالوں کے فاصلے مہینوں اور مہینوں کے کام دنوں میں نمٹانے شروع کر دیئے۔ اہل سنت کے یاس زدہ دلوں کی دھڑکنوں پر دستک دینی شروع کی تو قلیل عرصہ میں جماعت اس طرح جیتی جاگتی چمکتی دمکتی فعال کردار ادا کرتی نظر آنے لگی۔ کہیں بھی یاس و ناامیدی کی رمق یا جھول نہ نظر آتی پھر اعظم طارق دنوں میں ماؤں کا مان بہنوں کی آن اور کارکنوں کی جان بن گئے۔ پھر اس طرح چلے اور یوں چلے کہ سارے اہل جھنگ کی آنکھوں کا تارا بن گئے۔

پھر نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ یار لوگ انہیں جھنگ کا بے تاج بادشاہ کہنے لگ گئے بلکہ نعرہ ہی یہ وضع کر لیا "سنیوں کے وزیر اعظم..... طارق اعظم، طارق اعظم سبحان اللہ واقعی وہ محبوبیت و مقبولیت کی کئی حدود پھلانگتے گئے، بعد کے حالات سب پر عیاں ہیں کہ میری معروضات حقائق پر مبنی ہیں یا محض افسانہ طرازی یا مبالغہ آمیزی۔ اب دشمن ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا کہ ہم نے اس شخص کے پیش رو، حق نواز، قاسمی کو تو اس لیے راستہ سے ہٹایا تھا کہ ہمارے ناپاک عزائم اور خبیث نظریات کو انہوں نے پھیلنے نہ دیا، پنپنے بڑھنے سے روک لیا انکو ہٹا کر ہم نے اپنی راہ ہموار کی تھی، اب اس مقام و منصب پر اتنی سرعت کے ساتھ ایسا باصلاحیت جوہر تابندہ کہاں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اب قصہ تمام ہوا ہم آزادی سے آگے بڑھیں گے۔ مگر انہیں کیا معلوم کہ اہل سنت مائیں تمہارے مظالم

Scanned with CamScanner

ڈھانے سے بانجھ تو نہیں ہو گئیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ایسے ہزاروں افراد پیدا کر کے کچھ کم ہو جائے گی۔ اب ذرا مولانا محمد اعظم طارق کا مزید تعارف ہو جائے۔

قدرت باری تعالیٰ اسی طرح ظہور پذیر ہوتی ہے جس سے کوئی اہم کام لینا ہوتا ہے۔ اسے اس قسم کی صلاحیتوں سے بہرہ ور فرما دیتے ہیں۔ مولانا شہید میں بھی اللہ رب العزت نے بے شمار خوبیاں ودیعت کر رکھی تھیں۔ ایسی جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے کہ باید و شاید بندہ راقم، آثم، عمر طبعی کو پہنچنے والا ہے، پچھلی پوری شعوری زندگی علماء کرام و مفتیان عظام اور عوام و خواص میں گزری ہے۔ اکابرین کے علاوہ ہم عصر اہل علم سے واسطہ رہا ہے۔ گہری بصیرت کا احمقانہ دعویٰ تو نہیں کر سکتا، تاہم یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ اعظم طارق شہید کو رب العزت نے عظیم صلاحیتوں سے نوازا تھا دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ بہ یک وقت دو فون سن رہے ہیں۔ ہر ایک کا نام، کام اور مقام جدا جدا، پھر امور متعلقہ کی نوعیت علیحدہ علیحدہ، ادھر سے مخاطب کی حیثیت میں بھی امتیاز، پھر جوابات سوالات کی حیثیت بھی جداگانہ، مگر ہر ایک کو صحیح اور مناسب اور حسب منشاء جواب مل رہا ہے۔ کوئی اختلاط بے ربطی نہیں بلکہ اس دوران حاضرین میں سے جس سے سلسلہ کلام چل رہا تھا اس کے ساتھ وہیں سے گفتگو کا سلسلہ جوڑ کر آگے بڑھانا شروع کر دیتے اور مخاطب ہکا بکا رہ جاتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کام کیسے نمٹائے جاتے۔ کسی کیلئے سفارشی رقعہ لکھ رہے ہیں تو دوسرے کیلئے اپنے سیکرٹری کو یا حاضرین میں سے مادشا جیسوں کو ہدایت کی کہ انکے کام کی نوعیت یہ ہے فلاں کے نام رقعہ لکھ دیں۔ درمیان میں کوئی اور بول اٹھا تو مختصر جواب سے یا تو قف کرنے کی تلقین سے اس کا معاملہ بھی نبھالیا۔ پھر رقعہ جات و خطوط، سفارشی آئے ہوئے قلمی مخطوطہ کو بھی ایک نظر دیکھنا اور دستخط ثبت کرتے یا غلط لکھا ہوا تو تصحیح کرتے یا کرواتے مگر کیا مجال کوئی الجھاؤ اور بے ترتیبی ہو۔ ہم نے یہ منظر دیکھا سرحد، بلوچستان کے کسی دور افتادہ علاقے کے کسی عالم یا کارکن سے بات چل رہی ہے، اچانک سندھ یا عرب امارات سے کوئی فون آ گیا، اب ٹیلیفون کرنیوالے کو اپنی جگہ پر کیا معلوم کہ وہاں ماحول کیسا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ بغیر احساس محرومی و لاپرواہی کے ہر آدمی اپنی جگہ پر جواب باصواب سن کر مطمئن ہو جاتا کہ مولانا نے ماشاء اللہ میری شناخت بھی کر لی اور جواب بھی دیا اور تسلی سے میری بات سنی ہے۔

قارئین یہ بھی جانتے ہیں کہ مولانا شہید کی اب جان پہچان اور تعارف پوری دنیا میں ہو چکا تھا۔ اور غائبانہ مداحوں کا بھی ایک طبقہ موجود تھا۔ اس لیے یورپ و امریکہ ایشیا و عرب ممالک سے اکثر و بیشتر مداح کارکن قائدین و عمائدین ٹیلی فون کرتے، تبادلہ خیالات ہوتا، مشورے لئے جاتے، مگر مجال ہے گڈمڈ کر دیں یا ادھر کی بات اُدھر کر دیں جیسا کہ کئی معتبرین کی بدحواسیاں مشہور ہیں۔

سیاسیات:۔

قائد محترم کی جھنگ میں تقرری اور آمد اوائل 1991ء میں مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے واقعہ شہادت کے بعد ہوئی تھی۔ حکومت وقت نے حالات کی سنگینی جو خود اس کی پیدا کردہ تھی ملک میں سنی شیعہ اختلافات اور باہمی آمیزش کی بناء پر ایک عرصہ تک الیکشن ملتوی رکھے تا آنکہ پنجاب گورنمنٹ نے پنجاب میں بلدیاتی الیکشن کرانے کا ڈول ڈالا جھنگ کو بوجوہ یا بلاوجہ معقول جھوٹے

Scanned with CamScanner

بہانوں سے ان سے باہر رکھنے کی کوشش کی گئی۔ مگر آخرکار جماعت سپاہ صحابہؓ کی پرامن اور نہایت ہی دھیمی پالیسی کی بناء پر کوئی عذر رنگ بھی نہ چل سکا تو جھنگ کو بھی بلدیاتی الیکشن میں شامل کرلیا گیا۔ دشمن نے جب التوئی کی کوشش بلکہ اندرونی سازش ناکام ہوتے دیکھی تو دوسرے منصوبے پر عمل کا سوچنا شروع کردیا جو اس کا وطیرہ چلا آرہا تھا کہ جس طرح بھی ہوسکے جھنگ کی اس مقبول اور اہل سنت کی نمائندہ تنظیم کو ابھرنے نہ دیا جائے۔ الیکشن کی صورت میں اس تنظیم کی کامیابی یقینی تھی۔ اور یہ بات ان کیلئے ناقابل برداشت تھی چنانچہ مخالفین نے اپنے گہرے منصوبے کے ذریعہ الیکشن ملتوی کرانے کا فیصلہ کرلیا جس کے تحت الیکشن سے صرف ایک دن پہلے مسجد عثمانیہ سلیمائیٹ ٹاؤن میں نماز فجر ادا کرتے نمازیوں پر بم پھینک دیا گیا جس سے متعدد نمازی موقع پر جاں بحق ہوگئے اور دیگر کئی شدید یا کم وبیش زخمی ہوئے جس سے شہر میں کہرام مچ گیا اور غم واندوہ کی نئی لہر اٹھ کھڑی ہوئی۔ کیونکہ پاکستانی تاریخ کا یہ سیاہ دن تھا کہ مسجد میں نمازیوں پر دوران ادائیگی نماز اتنا شدید حملہ ہوا۔ مقصد ظاہر تھا کہ سپاہ صحابہؓ سے وابستہ ایک خطیب وامام کے قتل اور کارکنوں کے اس طرح قتل یا گھائل ہونے کے نتیجے میں لازماً الیکشن ملتوی ہوجائیں گے۔ اتنے بڑے حادثہ کے بعد کون الیکشن کی عیاشی کا متحمل ہوگا کہ کارکنوں اور ذمہ داروں کی لاشوں پر سیاست گری کرے۔ نیز ضلعی انتظامیہ بھی ایسے حالات میں اپنی ذمہ داری پوری بھی نہیں کرسکتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا' جھنگ کی سرکاری مشینری پوری ہل گئی۔ جھنگ میں کرفیو کے نفاذ کا اور الیکشن ملتوی ہونے کا اعلان شروع ہوگیا جس سے صحابہ دشمنوں کے مقاصد پورے ہونے قرین قیاس تھے۔

اس خوفناک وغمناک مرحلہ پر ہماری تنظیم کی قیادت نے کمال صبر وتحمل اور انتہائی حوصلہ ظرفی کا ثبوت دیا۔ جس کی وجہ سے اتنے بڑے سانحہ کے باوجود ہڑتال' مظاہرہ یا کرفیو کا نفاذ نہ ہونے دیا گیا اور انتظامیہ جھنگ سے دوسرے روز پُرامن انتخابات کرانے پر تعاون کی پیش کش کردی۔ ظاہر ہے ان حالات میں جھنگ انتظامہ کیلئے بقا اور سلامتی کی راہ صرف یہی تھی کہ جماعت کا مطالبہ مانیں۔ چنانچہ دوسرے روز اٹھائیس دسمبر 1998ء ہفتہ کے روز پرامن بلدیاتی انتخابات کے نتیجہ میں پہلی مرتبہ سپاہ صحابہ میونسپل کمیٹی کے الیکشن جیت کر اقتدار پر آگئی۔ اس طرح جھنگ میں عرصہ سے جاری کشمکش کا پس منظر سمجھنے میں بھی آسانی پیدا ہوگئی اور ساتھ ہی سپاہ صحابہ کے خلاف جاری سرکاری وغیر سرکاری پروپیگنڈا دم توڑ گیا۔ بلکہ جماعت کی مقبولیت کا گراف گرنے کے منفی پروپیگنڈا کے بجائے ملک بھر میں شہرت کو استحکام ملا۔

جماعت کی انتہائی امن پسندانہ' صلح جو پالیسی نے یہ تاثر عام کردیا کہ یہ بڑے ہی مظلوم اور نہایت معقول لوگ ہیں کہ مسلسل ان پر حملے ہورہے ہیں' انکے قائدین بھی' کارکن بھی قتل کئے جارہے ہیں مگر یہ محب وطن عنصر ملکی عزت پر آنچ نہیں دیتا اور کتنے بردباری سے مظالم سہہ رہا ہے۔ اب ملکی پریس اور دیگر تنظیموں نے حکومت وقت پر دباؤ ڈالنا شروع کردیا کہ اہل جھنگ کو قومی اور صوبائی نمائندگی سے اتنا عرصہ محروم رکھنا یہ حکومت کا اور قوم کا اخلاقی جرم بن جائے گا۔ اس لئے وہاں فوری قومی وصوبائی سطح پر الیکشن کروائے جائیں۔ دراصل اس مطالبے کا محرک جماعت کی یہی امن وآشتی والی پالیسی تھی اور پرامن بلدیاتی الیکشن نے اس میں جان ڈال دی تھی۔

Scanned with CamScanner

بالآخر حکومت کو اس مطالبے کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ الیکشن کمیشن نے جھنگ میں الیکشن کروانے کا اعلان کر دیا ۔سرکاری طور پر اعلان ہوتے ہی جماعت نے حضرت مولانا محمد اعظم طارق کو قومی وصوبائی دونوں سیٹوں کیلئے اپنا امیدوار نامزد کر دیا ۔یہ نامزدگی اکثر حلقوں میں موضوع بحث بن گئی۔ بات تعجب خیز تھی کہ پھر سے ایک نوجوان مولوی جس کا ذاتی تعارف وتجربہ نہ پارلیمانی روایات کی پاسداری کا علم نہ دولت وثروت اور نہ ہی اثر ورسوخ پھر اتنے خطرناک حالات کا سامنا!

خود مولانا محمد اعظم طارق کیلئے یہ اچنبھے کی بات تھی کہ مجھے کراچی سے نہ اس کے لیے لایا گیا تھا نہ ہی میرے حاشیہ خیال میں بھی ایسی کوئی بات آئی تھی۔ اُدھر کراچی کے دوستوں کی کشاکش اُدھر جھنگ کے گھمبیر حالات اور روز افزوں مسائل کا سیلاب بلیات وآزمائش! باشعور قارئین ہی ان باتوں کا پورا ادراک کر سکتے ہیں۔ مخالفین نے جو پروپیگنڈا شروع کیا اس کی اساس یہی باتیں تھیں مگر یَفْعَلُ اللّٰہُ مَایَشَاءُ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے جو مظاہر اس دور میں ظاہر ہوئے انہوں نے ہمارے ایمان یقین میں مزید پختگی پیدا کی۔

اس دوران ملک کی معروف مذہبی وسیاسی جماعت ''جمعیۃ علماء اسلام پاکستان'' میں بھی دراڑیں پڑ چکی تھیں اور صاحبزادہ مولانا فضل الرحمٰن خان صاحب ایک دھڑے کے ساتھ ایم۔آر۔ڈی (پیپلز پارٹی وغیرہ) میں شامل ہو چکے تھے۔ جبکہ جمعیۃ کا بڑا حصہ اور اہم قیادت حضرت درخواستیؒ کے زیر سایہ مولانا سمیع الحق کی قیادت میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق چل رہا تھا۔ اور راقم الحروف بھی حضرت درخواستی کی عقیدت کے ساتھ تلمذ کی سعادت سے بھی بہرہ ور تھا نیز مولانا سمیع الحق کو ہی حق پر سمجھتا تھا۔ اس لیے مولانا اعظم طارق کا ذہن وفکر بھی اس طرف مائل پا کر مزید قریب کر لیا۔ مولانا کے ساتھ بندہ کی نشست وبرخاست میں ان امور ومعاملات پر تبادلہ خیالات رہتا تھا اس اثناء میں مولانا اعظم طارق نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میری چونکہ مولانا سمیع الحق مدظلہ سے واجبی سی واقفیت ہے۔ بالمشافہ نہ ملاقات نہ جان پہچان چونکہ وہ اس وقت جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل بھی ہیں اور ایک عظیم ادارے دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم بھی اور حقانی علماء افغانستان کے ملجأ وماویٰ بھی لہٰذا ان سے براہ راست ملاقات اور رابطہ ہونا چاہیئے۔ نیز ان دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین سپاہ صحابہ کے بعض ذمہ داروں کے رویہ سے نالاں تھے۔ ان حالات میں ہمیں علماء کرام سے فوری روابط بڑھانے کا راستہ اختیار کرنا ضروری تھا۔

بندہ ان دنوں جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کا عہدیدار تھا اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کے قریب بھی میری خواہش بھی یہی تھی کہ ہم آئندہ سیاست میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے حصہ لیں۔ ہماری تنظیم سپاہ صحابہ صرف مذہبی جماعت ہے اس لیے جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں۔ چنانچہ مولانا اعظم طارق نے اسلام آباد رابطہ کیا' حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ملاقات کا ٹائم لے لیا' مجھے مطلع کر دیا کہ چار نومبر 1991ء کو ہم نے اسلام آباد جانا ہے۔ چنانچہ مقررہ تاریخ کو ہم کافی دیر سے یہاں سے روانہ ہو سکے براستہ سرگودھا چکوال پہنچے جہاں نماز مغرب ادا کی اور دارالعلوم حنفیہ دیکھا۔ صاحبزادہ مولانا عبدالرحیم نقشبندی سے ملاقات اور تفصیلی بات چیت ہوئی۔ مولانا عبدالرحیم بھی جمعیۃ علماء اسلام کے اہم رہنما تھے اور جھنگ میں انکے ارادتمندوں کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے۔ اس طرح ہمیں مزید تاخیر ہو گئی چنانچہ

Scanned with CamScanner

جب ہم اسلام آباد مولانا سمیع الحق کی اقامت گاہ پر پہنچے تو مولانا ہمارا انتظار کر کے اکوڑہ خٹک جا چکے تھے۔ البتہ یہ پیغام دے گئے تھے کہ مجھے ملنا چاہیں تو اب اکوڑہ آ جائیں وہیں ملاقات اور مذاکرات ہو سکیں گے۔ ہماری آمد کی اطلاع چونکہ اسلام آباد کے کارکنوں کو بھی تھی اس لیے مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ پر ہجوم عاشقان بپا تھا۔ اس لیے فوری اکوڑہ خٹک نہ جا سکے۔ رات کا قیام اسلام آباد ہوا' جہاں کارکنوں اور ذمہ داران سے تعارف ہوا انہوں نے موقع کی مناسبت سے اپنا اگلا ۲۲ جمادی الثانی یوم صدیق اکبرؓ کا پروگرام جلسہ جلوس وغیرہ مولانا محمد اعظم طارق صاحب کی موجودگی میں مرتب کیا۔ اگلے روز 5 نومبر کو بھی دیوانگان صحابہؓ کے جوش و جذبہ محبت کے بہاؤ سے بچ بچا کر نکلتے نکلتے ہمیں خاصی تاخیر ہو گئی کہ جانشین جھنگوی "وقاصی" کی زیارت و دید بھی تو اپنے اندر اچھی خاصی کشش رکھتی ہے۔

جب ہم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پہنچے تو حضرت مولانا سمیع الحق وہاں سے بھی انتظار کر کے آگے مردان جانے کیلئے پا بہ رکاب تھے جہاں پہ سرحد جمعیۃ علماء اسلام کی صوبائی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس تھا' اکوڑہ میں قدرے قیام کیا' جہاں مدرسہ دیکھا اور پھر پورا قافلہ مردان روانہ ہو گیا۔ یہاں سے حضرت مولانا محمد رمضان میانوالی والے اور دیگر بعض علماء بھی شریک سفر ہوئے۔ ہم نے مردان تک یہ سفر قائد جمعیۃ کی گاڑی میں انکے ساتھ کیا۔ اسی دوران تعارف و حال احوال کہے سنے گئے۔ جھنگ کے دیگر احوال کے علاوہ امن و امان کی صورت احوال' سپاہ صحابہ کی موجودہ کیفیت پر مفصل تبادلہ خیالات ہوا۔ قائد جمعیۃ کو جھنگ میں الیکشن کیلئے موقع مناسب اور حالات سازگار ہونے کا باور کرایا گیا انہوں نے ٹکٹ کیلئے خود ہی پیش کش کر دی اور ہماری حمایت میں جدوجہد اور بھرپور کردار ادا کرنے کی یقین دہانی کرا دی۔

مردان میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا اجلاس تھا جس میں دیگر ملک بھر سے علماء بھی شریک تھے۔ سرحد جمعیۃ کے نوجوان علماء کرام کی نمائندگی نسبتاً زیادہ تھی' جب ہم پہنچے اجلاس جاری تھی یہاں یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہو گا کہ مردان پہنچتے ہی سرکردہ حضرات مثلاً مولانا محمد رمضان میانوالوی مولانا قاضی عبداللطیف' مولانا شبیر احمد وغیرہ حضرات نے مجھے علیحدہ بلا کر خوب ڈانٹ ڈپٹ کی کہ تم اس چھوکرے کو یہاں کیوں لیکر آئے ہو یہ ناتجربہ کار بے مہارے لونڈے ہماری پگڑیاں اچھالتے پھرتے ہیں آئے دن جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف ان کی بیان بازی جاری رہتی ہے۔

نوٹ: ان دنوں واقعتاً بعض دوستوں خصوصاً پنجاب سپاہ صحابہ کے راہنما مولانا محمد نواز بلوچ' پنڈی سپاہ کے راہنما مولانا عبدالمجید ہزاروی وغیرہ ساتھیوں کے جذباتی بیانات نے کبیدگی و کشیدگی پیدا کر دی تھی۔

بہرحال میں ان اکابر سے عرض گزار ہوا میں انہیں آپ کے پاس لیکر آیا ہوں آپ سے متعارف کروانے کیلئے' آپ ان سے ملیں گے شکوے اعتراضات کریں اگر وہ آپ کو مطمئن نہ کر سکیں تو آپ پر یہ کونسا بوجھ ہے' ہم جیسے آئے ہیں ویسے واپس ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان علماء نے بھی مولانا سمیع الحق اور مولانا محمد اعظم طارق کو وہاں بلا لیا۔ ابتدائی تعارفی کلمات اور رسمی خیر خیریت پوچھنے کے بعد سپاہ صحابہ کے اس وقت کے احوال اور طرز عمل زیر بحث آیا۔ نیز بعض نوجوان سپاہ کے بیانات اور جارحانہ رویوں پر تنقید کا

Scanned with CamScanner

سلسلہ چلا گویا کہ یہ وقت نوجوان قائد کے ایک گونہ امتحان کا تھا۔ اس مرحلہ پر عامیانہ سی سادہ شکل وشباہت کے اعظم طارق نے جس دیدہ وری' حاضر جوابی' جس خوبی وعقل دانش کے ترازو میں تلی' حب صحابہؓ کے شفاف پانی سے دھلی ہوئی زبان وبیان سے جیسی خوبصورتی سے وضاحتیں کیں اور جو جو جوابات دیتے اپنے مستقبل کے عزائم پر جو اظہار خیال کیا وہ انہیں کا حصہ تھا۔ اس موقع پر جس انداز سے گفتگو ہوئی میری بساط نہیں کہ اسے حرف بحرف یہاں نقل کرسکوں۔ مولانا نے سپاہ صحابہؓ کے بعض ورکرز کی طرف سے قابل گرفت بیانات پر فرمایا کہ حضرات گرامی ان نوجوانوں کی صحیح تربیت نہیں ہوسکی۔ حالات کی مسلسل شدت اور سنگینی نے ان کے لہجوں میں تلخیاں گھول دی ہیں اور ان کی قیادت کو ایسا موقع ہی کب دستیاب ہوا کہ وہ انکی اصلاح کرسکیں۔ ان کے لیے تربیتی نشستوں کا اہتمام کرسکیں۔ ہم انہیں آپ جیسے بزرگوں' جہاں دیدہ گرم وسرد چشیدہ حضرات اکابرین کے سامنے بٹھائیں گے تو پھر خود ہی انکے قبلہ کی سمت درست ہوجائیگی' جب سمجھیں گے تو سدھریں گے۔

اس موقع پر جب مولانا شہید نے بڑے پرسوز لہجہ میں علماء کرام سے بھی انکے جارحانہ رویوں پر توجہ دلائی تو علماء نے بھی محسوس کیا۔ پھر فرمایا حضرات محترم یہ جماعت سپاہ صحابہؓ پاکستان آپ اہل حق علماء کرام اور خصوصاً دیوبند کی ڈیفنس لائن ہے۔ یہ اہل حق کے خدام اور کفش برداراں کا گروہ ہے۔ یہ حق وصدق کی کھیتی کی باڑھ اور حفاظتی دستہ ہیں۔ آپ آگے بڑھ کر انہیں سنبھالیں اپنے قریب کریں اپنے سے نہ متنفر کریں نہ متنفر ہونے دیں۔

مولانا محمد اعظم طارق کی گفتگو کیا تھی موتی یواقیت تھے اب چند لمحے قبل معترض علماء مولانا سے پیار ومحبت اور عظمت سے پیش آرہے تھے۔ رفتہ رفتہ ایک ایک بزرگ خطاب کیلئے جماعتی میٹنگ میں جاتے رہے۔ بعد میں میٹنگ کے اختتام سے قبل دیگر شرکاء میٹنگ علماء خواص نے مطالبہ کیا کہ سپاہ صحابہؓ کے نئے راہنما وارد ہوئے ہیں۔ ہماری بھی ان سے ملاقات کروائی جائے اور خطاب کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد اعظم طارق کو چند منٹوں کیلئے وہاں خطاب کی دعوت دی گئی۔ مولانا نے وہاں مختصر جامع انداز میں خطاب کیا' تقریر کیا تھی موتیوں کی مالا تھی۔ نہایت بلیغ انداز میں اپنا موقف اور شیعیت پر نپے تلے پراز معلومات دلائل دیکر اپنے مستقبل کے عزائم کی بھی جھلک کے ساتھ سرپرستی کی دعوت دے دی۔ یہ تقریر نہایت برق رفتاری سے گویا دریا بکوزہ کے مصداق تھی جسے حاضرین وقائدین نے زبردست سراہا اور بڑی خوشی وانبساط کا اظہار کیا بلکہ بعض حضرات نے تبریک کے ساتھ اپنے ہاں کی دعوت بھی دی یعنی چند لمحوں میں رُت بدل گئی۔

سہ پہر چار بجے ہم اسلام آباد پہنچے جہاں سے ہم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب (شہیدؒ) کے مدرسہ جامعہ فریدیہ گئے۔ مولانا محمد اعظم طارق کا سنتے ہی طلباء جامعہ اکٹھے ہوگئے اور خواہش ظاہر کی کہ مولانا ہم سے خطاب فرمائیں چنانچہ وہاں بھی ایک جامع خطاب کیا۔

جھنگ واپس روانگی سے قبل ہم نے راولپنڈی صدر سپریم کورٹ کے دفتر میں ساتھیوں نے ٹائم لے رکھا تھا اس وقت کے

Scanned with CamScanner

چیف الیکشن کمشنر جناب جسٹس سیم الدین صاحب سے ملاقات کی جنہیں سرکاری ایجنسیوں کی رپورٹوں اور افواہوں اور بعض اخباری پروپیگنڈے نے جھنگ میں الیکشن کے اقدام سے کنفیوژ اور گومگو کی کیفیت سے دوچار کر رکھا تھا۔ وہ اپنے فرض منصبی اور آئینی تقاضے کے پیش نظر یہاں الیکشن کروانے سے ہچکچا رہے تھے۔ مولانا اعظم طارق کی ملاقات نہایت مفید رہی۔ بڑے متاثر ہوئے بات کی تہہ تک پہنچ گئے' حالات کی موزونیت کے قائل ہو گئے۔ خود ہی کہہ دیا آپ ذرا میرے سیکرٹری ہمایوں خاں سے بھی ملتے جائیں اور فوری اسے ٹیلی فون کر دیا۔ چنانچہ ان سے ملنے کے بعد ہمایوں خاں سے ملنے لگے ان سے بھی اچھے ماحول میں بات چیت ہوئی۔

پھر ہم جھنگ روانہ ہو گئے۔ اس سفر میں میری مولانا محمد اعظم طارق شہید سے ذاتی، تعلیمی اور گھریلو احوال پر مفصل تعارفی گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مولانا کا بدل عنایت فرما کر دستگیری فرمادیں بڑی خوبیوں اور کمالات والے شخص تھے۔

داغ فرقت دے کے وہ عامل قرآن جاتا رہا

قافلہ حیراں ہے میر کارواں جاتا رہا
قوم کا تھا درد جس کو مہرباں جاتا رہا

مسلمو! باطل کے آگے حق کی جو دیوار تھا
قوم کا وہ راہنما وہ پاسباں جاتا رہا

قوم کو جس کی ضرورت مسلمو! تھی ہر گھڑی
چھوڑ کر وہ اب یہ فانی جہاں جاتا رہا

علامہ فاروقیؒ کی جس کو تربیت تھی ملی
اب وہ قائد ہمارا ناگہاں جاتا رہا

دفاع صحابہؓ میں گزاری تھی جس نے زندگی
داغ فرقت دے کے وہ عامل قرآں جاتا رہا

نام بھی ان کا اعظم اور کردار بھی تھا اعظم
وہ شرافت کا مجسمہ جاوداں جاتا رہا

کُل وہ پانچ فرد تھے جوں جاں لٹا گئے
مشن حق نواز سے پوری کر وفا گئے

Scanned with CamScanner

حق گو عالم دین

محمد فاروق جلالی' راولپنڈی

وہ مرد مجاہد' مرد غازی' وہ اصحاب پیغمبر کا سپاہی' محمد عربی کا شیدائی' وہ خطیب بے مثال' وہ میدان سیاست کا زعیم' وہ علمی میدان کا عارف باللہ' وہ شیخ کامل' وہ ولی کامل' وہ پیر طریقت' رہبر شریعت' وہ جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہنے والا' وہ حق وصداقت کا امین' وہ اعداء اسلام سے برسر پیکار' وہ قافلہ حق کا سالار' وہ بے داغ ماضی رکھنے والا باکردار۔

آج نگاہیں اسے ڈھونڈتی ہیں مگر نظر نہیں آتا' دل اس کیلئے تڑپتے ہیں' قلب مضطرب ہیں مگر وہ تو سامنے نہیں ہے۔ وہ عجیب شان والا نڈر خطیب آج سامعین کے سامنے نہیں ہے۔ وزعیم ملت آج اپنے ورکروں کی نظروں سے اوجھل ہے۔ وہ لاکھوں' بلکہ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن' وہ مظلوموں کا سہارا' وہ مسلمانوں کی آنکھوں کی تارا آج اپنے چاہنے والوں میں موجود نہیں ہے۔

وہ مر گیا؟ نہیں نہیں! رب کعبہ کی قسم وہ زندہ ہے اور زندہ رہیگا۔ وہ اپنے رب کے پاس چلا گیا' اپنے خالق کی طرف جا چکا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پا چکا ہے۔ وہ خدا کے پاس محبوب خدا کے محبوبؐ ساتھیوں کی مظلومیت سنانے گیا ہے۔ وہ تو اعلیٰ مرتبہ ومقام پا چکا ہے۔ اپنے رب کے ہاں جا چکا ہے۔ ہاں! وہ زندہ ہے لیکن تم اس کی زندگی کا ادراک نہیں کر سکتے' اور وہ تو شہید ہے۔ شہید ہمیشہ زندہ ہوتے ہیں۔

جبل استقامت' یادگار اسلاف مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ غیرت دینی' حمیت' شجاعت' دلیری وبہادری' علم وعمل' اخلاص وتقویٰ' سیاست وعبادت' حق گوئی وبے باکی' کے مجمع البحار تھے۔ خاص طور پر اللہ رب العزت نے آپ کو حق گوئی ودیعت کر رکھی تھی۔

اللہ کا یہ شیر بھی فریضہ حق گوئی ادا کرتے ہوئے زندانوں کا اسیر ٹھہرا۔ مگر پائے استقلال میں ہمیشہ مضبوطی آتی رہی اور ہر مرتبہ نئے عزم' ولولہ اور جوش وجذبہ کے ساتھ میدان عمل میں آیا۔

آپ حکمرانوں کے سامنے کسی مصلحت کو بھی خاطر میں نہ لاتے اور حق بات کہہ دیتے اور بعض اوقات تو آپ بتقاضہ ایمانی غیرت' نقد جواب دینے سے بھی گریز نہ کرتے تھے ذیل میں حکمرانوں کے سامنے جرم ''حق گوئی'' کے ''مجرم'' کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

قومی اسمبلی میں سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف سے جھڑپ:۔

اگست 1992ء میں حضرت شہیدؒ نے تحریک استحقاق پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں یہ ثابت نہ کر سکوں کہ پولیس نے میرے گھر کے دروازے کو دھکے دیکر دروازہ کی کنڈی توڑی اور میرے دفتر میں جا کر توڑ پھوڑ کی اور جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہو گئی' عوام پر ظلم کرتے ہوئے یہ کہتی رہی کہ ''مولوی کو ووٹ دینے کا مزہ چکھو'' تو میں اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ ممبران اسمبلی نے

Scanned with CamScanner

اس بات پر زبردست ڈیسک بجائے۔ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف ایوان میں موجود تھے۔ وہ اس بے عزتی کو برداشت نہ کر سکے اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور تقریر کرتے ہوئے کہا "دے دو استعفیٰ جس نے دینا ہے۔ جو اٹھتا ہے ہمیں استعفیٰ کی دھمکیاں دیتا ہے۔ جو بھی استعفیٰ دے گا ہم اس کی سیٹ پر دوبارہ الیکشن کرا دیں گے۔ ہم اب مزید مذہبی دہشت گردی برداشت نہیں کریں گے اب سختی سے اس مسئلہ کو کچل دیں گے"۔

جب وزیراعظم تقریر کر کے بیٹھ گئے تو مولانا اعظم طارق شہیدؒ اپنی نشست پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

جناب والا! اسمبلی کے ضابطہ کے مطابق میری بات کا جواب دینا وزیر داخلہ کی ذمہ داری ہے لیکن وزیراعظم صاحب کو چونکہ بہت تکلیف ہوئی ہے اس لئے انہوں نے کھڑے ہو کر دھمکی آمیز زبان استعمال کی ہے۔ میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایسی دھمکیوں سے ہم مرعوب نہیں ہوتے' ایک طرف تم اپنے پولیس کے کارندوں کے ذریعہ ظلم کراتے ہو اور دوسری طرف ہمیں آنکھیں دکھاتے ہو' اور دہشت گرد کہتے ہو' اگر اصحاب رسول کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے آواز بلند کرنا دہشت گردی ہے تو پھر میں اقرار کرتا ہوں کہ میں سب سے بڑا دہشت گرد ہوں جو تمہارے سامنے اپنے موقف کا اظہار کر رہا ہوں تم سے جو کچھ ہوتا ہے کر گزرو۔ میں احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ کی مشروط بات کر رہا تھا۔ ورنہ میں تو اسمبلی میں آیا ہی تمہارے سامنے حق کہنے ہوں"۔ (روداد عشق وفا جلد ا: ص: 150'151)

ہوم سیکرٹری پنجاب حفیظ اختر رندھاوا سے جھڑپ:۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ یکم محرم الحرام کو شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ کے یوم پر سرکاری تعطیل منظور کرانا چاہتے تھے۔ اسی سلسلہ میں وزیراعلیٰ پنجاب منظور وٹو سے ملاقات کی۔ ملاقات میں قائد محترم فاروقی شہیدؒ، مولانا ضیاء القاسمیؒ، شیخ حاکم علی' میاں ریاض حشمت' یوسف مجاہد' محمد نواز بلوچ اور مولانا اعظم طارقؒ شہید بھی موجود تھے۔ جبکہ دوسری طرف وزیراعلیٰ میاں منظور احمد وٹو' وزیر تعلیم ریاض فتیانہ اور ہوم سکرٹری پنجاب اور کچھ اعلیٰ حکام موجود تھے۔ اس موقعہ پر ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل جرنیل ملت اسلامیہ اپنی خودنوشت داستاں حیات "روداد عشق و وفا جلد ا صفحہ 285" پر لکھتے ہیں۔ ہوا یوں کہ جب ہم دونوں فریق بحث و مباحثہ میں مصروف تھے تو میں نے شدت سے اس بات کو محسوس کیا کہ ہوم سیکرٹری اپنی گفتگو میں علماء کرام کا مذاق اڑانے اور ان کی تضحیک کرنے اور بعض اوقات انہیں دھمکانے تک سے گریز نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کا لہجہ حد درجہ گستاخ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میں نے ان کی بات کو ٹوکتے ہوئے کہا "آپ اپنا انداز گفتگو درست کریں اور یہ مت سمجھیں کہ آپ کے سامنے کوئی سرکاری وظیفہ خور مولوی بیٹھے ہیں۔ ہم بحمد اللہ علماء دین بھی ہیں اور منتخب ممبران اسمبلی بھی۔ آپ ایک سرکاری ملازم ہیں اور اسی حیثیت میں بات کریں"۔

میری اس بات پر ہوم سیکرٹری دم بخود رہ گئے اور سٹپٹاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس وقت ان کی زبان ان کا ساتھ نہیں دے رہی تھی تو وہ سرخ چہرے اور جوشیلے انداز میں مجھ پر رعب ڈالنے لگے۔ میں نے اس کی یہ حرکت دیکھی تو میں بھی کھڑا ہو گیا اور ان سے کہا کہ "اگر کوئی ایسی ویسی منہ سے بات نکالی یا حرکت کی تو اس کا نقد جواب ملے گا"۔ رنگ محفل آتش فشاں کی صورت اختیار کر چکا

Scanned with CamScanner

خاوند وزیراعلیٰ وزراء اور قائدین سپاہ صحابہؓ نے فوراً بیچ بچاؤ کرا کر ہم دونوں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اور پھر جلد از جلد تمام معاملات کو آخری شکل دے کر محرم کی چھٹی کا مطالبہ تسلیم کر لیا۔

نمونہ کے طور پر دو واقعات نقل کئے ہیں ورنہ واقعات تو اس کثرت سے ہیں کہ ایک ضخیم جلد مرتب ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت شہید (رحمۃ اللہ علیہ) کو غریق رحمت فرمائے۔

خود تو جیسے کٹی زندگی کاٹ لی
ہاں مگر نئے دور کی ابتداء کر چلے
آنکھ روئے گی 'جگر روئے گا' دل روئے گا
اپنے جانباز پہ ہر آنکھ کا تل روئے گا
عجب انداز ہے ان کشتگان راہ الفت کا
مصائب بڑھتے جاتے ہیں مسافر کم نہیں ہوتے

خوشخبری

دلچسپ کہانیوں' حیرت ناک داستانوں' ہوشربا ناولوں
اور فکر انگیز واقعات پر مشتمل کثیر الاشاعت سلسلہ کا آغاز

خلافت راشدہ ڈائجسٹ

ماہنامہ خلافت راشدہ کی طرف سے ہر تین ماہ بعد علیحدہ ڈائجسٹ کی شکل میں خصوصی شمارہ شائع کیا جایا کرے گا

کا آغاز جنوری 2005ء سے کیا جا رہا ہے

انعامی سلسلہ

ہر شمارہ میں سب سے زیادہ دلچسپ کہانی' ناول' داستان اور کوئی لکھنے والے کو بیش قیمت انعام مع نقدی سے نوازا جائیگا۔ انعام کا قارئین کی آرا کو مدنظر رکھ کر کمیٹی کرے گی۔

صفحات 250 سے زائد

ہدیہ -/35 روپے

ناشر اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد

فون: 041-640029
موبائل: 0300-7610220

Scanned with CamScanner

آخری الیکشن جھنگ 10 اکتوبر 2002ء

ترتیب: محمد شہباز' فیصل آباد

9 اگست 2002ء جمعہ کے روز میانوالی جیل میں مولانا اعظم طارق عشاء کے بعد الیکشن کے سلسلہ میں استخارہ کر کے آرام فرمانے لگے' خواب میں آپ نے دیکھا کہ طاہر القادری کے قتل کا اعلان کر رہے ہیں کہ وہ قتل ہو گیا ہے۔ پھر دیکھا کہ پولیس مسجد حق نواز شہیدؒ کی حفاظت کیلئے آ جاتی ہے۔ اگلے روز 10 اگست کو عشاء کے بعد سوئے تو مولانا نے خواب میں دیکھا کہ ایک شیر ان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ مولانا کے پکارنے پر محمد بخش آرائیں نے پیچھے سے شیر پر حملہ کر کے اسے مار دیا۔ اسی طرح کئی اور جھڑپیں ہوئیں جس میں مولانا نے دیکھا کہ ہر جھڑپ میں کامیابی سے سرفراز ہوئے۔ مولانا اعظم طارق کا معمول تھا کہ بلاناغہ تہجد پڑھتے' تسبیحات واستغفار میں مشغول رہتے۔ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور بعض دفعہ تو ایک دن میں قرآن کریم مکمل پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے جس کا ذکر آگے چل کر آئے گا۔ 11 اگست مغرب کے بعد "خطاب بنام طلبہ دارالعلوم دیوبند مولانا ابو الحسن علی ندویؒ" نامی کتاب کا مطالعہ کیا۔ رات کو خواب میں آیت کریمہ کا ورد' سورہ انعام وسبا کی تلاوت کرتے ہوئے پایا۔ پھر تبلیغی جماعت کے اجتماع میں خود کو شرکت کرتے ہوئے دیکھا۔

12 اگست کے اخبارات میں مولانا اعظم طارق کی رہائی کی خبریں تھیں۔ 11 بجے دوپہر جیل حکام نے اطلاع دی کہ مجاز اتھارٹی (ہوم سیکرٹری) نے نظر بندی ختم کرنے کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ عشاء کے بعد مجلس عمل میں شرکت کرنے کے حوالے سے استخارہ کر کے مولانا آرام فرمانے لگے۔ آپ نے خواب میں خود کو سورہ مومنون کی آخری آیات کی تلاوت کرتے ہوئے پایا اور بیدار ہوئے۔ 13 اگست منگل کے روز موسم خوشگوار تھا۔ سارا دن رم جھم' موسم میں خاصی حد تک خنکی آ گئی تھی۔ رات کو خواب میں مولانا نے دیکھا کہ ان کے گھر کے صحن میں پانچ ہاتھی ہیں۔ جن پر مختلف لوگوں کے ریشم کے غلاف ہیں۔ پھر وہ ڈیوڑھی سے نکل کر احاطے سے باہر آ جاتے ہیں۔ وہاں سات مزید عام کمزور سے ہاتھ بھی ہیں۔ کل بارہ ہاتھی ہو جاتے ہیں۔ ہاتھیوں کے باہر نکلنے سے قبل کالے گھوڑے پر سوار شخص گھر سے نکلتا ہے جو کہ فلسطینی ہے۔ اور ان ہاتھیوں کے پیچھے بھی چند فلسطینی ہیں۔ مولانا انگلش میں ان سے کہتے ہیں "We Good Brothers" تہجد کے وقت مولانا بیدار ہو گئے۔ 14 اگست کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ گزشتہ روز ظہر کے وقت جھنگ مرکز سے ڈاکٹر خادم حسین' راؤ جاوید' راشد' جاوید اقبال اور موذن گل نزار گرفتار کر لیے گئے۔ 15 اگست کی رات مولانا استخارہ بسلسلہ الیکشن" کر کے آرام فرمانے لگے تو خواب میں خود کو سورۃ طٰہٰ کے آخری رکوع سے قبل والا رکوع پڑھتے ہوئے پایا۔ دوبارہ صدیق کے گھر محبوب کے ہمراہ نماز فجر ادا کرتے ہوئے پایا۔ 16 اگست کو قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ 17 اگست ہفتہ کے روز تہجد' تسبیحات' ذکر واستغفار کے بعد مولانا اعظم طارق سو گئے۔ خواب میں حضرت فاروقی شہیدؒ کی زیارت ہوئی۔ گاؤں کی ایک مسجد میں لوگ ان سے کہہ رہے ہیں کہ اعلان کریں جن لوگوں نے سپاہ صحابہؓ کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ انہیں جیتنے نہیں دیا جائے گا۔ مولانا اعظم طارق پچھلی صف میں بیٹھے سوچ رہے

Scanned with CamScanner

ہیں کہ چلو شکر ہے فاروقی صاحب آ گئے ہیں میرا بوجھ اور ذمہ داری ذرا کم ہوگئی ہے' پھر آنکھ کھل گئی۔ رات کو الیکشن کے سلسلہ میں استخارہ کر کے آرام فرمایا اور خواب میں خود کو سورہ انفال کا آخری سے پہلا رکوع پڑھتے ہوئے پایا یہ تہجد کا وقت تھا پھر آپ بیدار ہو گئے۔

19 اگست آج دن کے مختلف اوقات میں ۲ پارے تلاوت کیے۔ رات ڈیڑھ بجے خواب میں سورہ اعراف کا چوتھا رکوع قل من حرم زینة اللہ التی پڑھتے ہوئے مولانا بیدار ہوئے۔ تعبیر الرؤیا دیکھ کر انہیں نہایت خوشی ہوئی۔ پھر ایک گھنٹہ بعد سورہ احزاب قل کفی باللہ بینی وبینکم شہیدا..... پڑھتے ہوئے بیدار ہوئے۔ پھر خواب میں مولانا چوہدری شجاعت کو حج سے لائے ہوئے چند تحفوں میں سے ایک لاکٹ نما انتہائی قیمتی تحفہ دیتے اور پرویز الٰہی کو تفسیر قرآن کا پہلا سبق سورہ بقرہ سے پڑھاتے دیکھا۔ پرویز الٰہی مولانا سے مرعوب ہونے کے باعث سخت مشکل میں تھے۔ مولانا نے ان سے کہا آپ تیاری کر کے پڑھا کریں۔ اور اگر کسی غلطی کا مجھے علم ہوا تو میں الگ آپ کو بتایا کروں گا۔ پھر چار پانچ بار آنکھ کھلی تو مولانا کی زبان پر قل من حرم زینة اللہ..... کی آیات تھیں۔

20 اگست کو مولانا نے سپرنٹنڈنٹ سے کہا کہ درخواست برائے ملاقات ہوم سیکرٹری کو روانہ کر دیں اور کاغذات نامزدگی پر دستخط کرا دینا' تو اس نے وعدہ کیا۔ معلوم ہوا کہ سلیم بٹ (ایڈووکیٹ) آئے تھے مگر فارموں پر دستخط نہ کرائے گئے۔ رات کو استخارہ بسلسلہ الیکشن کر کے سوئے خود کو خواب میں سورہ انبیاء کی آخری آیات تلاوت کرتے ہوئے پایا۔

21 اگست کو بھی حسب معمول 10 پارے تلاوت کیے۔ رات کو خواب میں سورہ حٰم سجدہ کا آخری رکوع تلاوت کرتے ہوئے پایا۔ 22 اگست کو ڈاکٹر صاحب سے آ گئے جن سے الیکشن اور صحت کے حوالے سے گفتگو ہوتی رہی حسب معمول 10 پارے تلاوت کیے۔ 23 اگست کو ''اسلام کا معاشی نظام'' نامی کتاب کا مطالعہ کیا اور حسب معمول 10 پارے تلاوت بھی کیے' عشاء کے بعد استخارہ کیا کہ صوبائی سیٹ جھنگ کا کسی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے یا خود الیکشن لڑا جائے۔ خواب میں مولانا نے خود کو ہندوستان کے بارڈر کے دوسری طرف مولانا عزیز الرحمٰن کے ہمراہ دیکھا اور پھر تبلیغی مرکز میں محمد طیب کے ہمراہ خود کو دیکھا' 24 اگست کو بھی 10 پارے تلاوت بھی کیے' عشاء کے بعد استخارہ کیا کہ ٹکٹ کس جماعت کا لیا جائے۔ خواب میں کوئی اشارہ نہیں ہوا تھا۔ 25 اگست اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ الیکشن کمیشن نے کاغذات جمع کرانے میں 2 دن کی توسیع کی ہے۔ گزشتہ دن تک جھنگ حلقہ این اے 89 سے تیرہ افراد نے کاغذات نامزدگی جمع کروائے تھے جن میں طاہر القادری' وقاص شیخ' مولانا عبدالرحیم' یوسف مجاہد مولانا انور چیمہ وغیرہ شامل ہیں۔ مولانا نے آج قرآن کریم کے آخری دس پارے تلاوت کر کے قرآن کریم مکمل کیا۔ خواب میں سورہ یاسین اور سورہ انبیاء تلاوت کرتے ہوئے دو مرتبہ بیدار ہوئے۔ 26 اگست 10 پارے تلاوت کیے۔ عشاء کی نماز سے قبل ہی مولانا سو گئے تہجد کے وقت بیدار ہوئے اور نماز تہجد ادا کی۔ 27 اگست منگل کو روز حسب معمول 10 پارے تلاوت کیے اور ''سیرت النبی ﷺ نقوش نمبر'' کا مطالعہ کیا عشاء کے بعد استخارہ بسلسلہ کامیابی الیکشن کر کے آرام فرمایا۔ خواب میں مولانا سورہ یونس کی تلاوت کرتے ہوئے دو مرتبہ بیدار ہوئے۔ جس کی تعبیر دشمنوں پر غلبہ اور فتح لکھی

Scanned with CamScanner

ہے۔ 28 اگست کو سیرت النبیؐ پر مبنی نقوش نمبر کا مطالعہ کیا۔ حسب معمول ۱۰ پارے تلاوت کیے۔

29 اگست جمعرات کو کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال تھی' اخبارات میں کئی لوگوں کے کاغذات مسترد ہونے کی خبروں سے مولانا کو تشویش ہوئی۔ ظہر سے قبل و بعد مولانا اعظم طارق پرچیوں پر مسترد اور قبول لکھ کر لڑائی کرتے رہے مگر قرعہ مسترد کا نکلتا رہا جس سے پریشانی ہوتی۔ چونکہ حکومت و مخالفین سے اطمینان بھی نہ تھا تاہم عصر کے وقت مولانا کو اطلاع ملی کہ کاغذات منظور ہو گئے ہیں یہ سن کر مولانا نے شکرانہ کے نوافل ادا کیے۔ آج کے روزنوائے وقت میں مولانا اعظم طارق کا یہ بیان بھی شائع ہوا تھا کہ تمام کارکن الیکشن کیلئے تیز ہو جائیں۔ حسب معمول 10 پارے تلاوت کیے۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب کی طرف سے معمولات کے کتابچے بھی ملے۔ مولانا نے اس کے بعد زیارت النبی ﷺ کا وظیفہ عشاء کے بعد پڑھ کر آرام کیا۔ رات کو خواب میں مولانا نے ایک بزرگ کو سورہ فلق پڑھتے ہوئے سنا اور خود وظیفہ یومیہ کی آیات پڑھتے ہوئے بیدار ہوئے۔

30 اگست چیف الیکشن کمیشن کے نام خط لکھا' حسب معمول 10 پارے تلاوت کیے اور رات کو استخارہ بسلسلہ صوبائی اسمبلی کا الیکشن خود لڑا جائے یا نہیں۔ رات کو خواب میں مولانا خود کو منتخب ارکان کی ہمراہ نئے وزیر اعظم کیلئے مشاورت کرتے ہوئے دیکھا اور سورہ کہف کی آیات پڑھتے ہوئے بیدار ہوئے۔

یکم ستمبر کو مولانا ''اسلام کا معاشی نظام'' کا مطالعہ کرتے رہے۔ آج کے اخبارات میں خبر تھی کہ اپنے کاغذات نامزدگی بے نظیر کی حمایت میں واپس لے لیے۔ 2 ستمبر پیر کے روز موسم خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔ بوندا باندی جاری رہیں۔ سوا دو بجے سہ پہر چیف چکر سرفراز نے مولانا اعظم طارق کو اطلاع دی کہ تین آدمی آپ سے ملاقات کیلئے آئے ہیں۔ مولانا سوچ میں پڑ گئے کہ گزشتہ پانچ ماہ سے بچوں سے ملاقات کی اجازت نہیں ملی' دوران بھوک ہڑتال حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کو اجازت نہ ملی اور اب ان تین حضرات کو کس نے اجازت دیدی۔ ڈیوڑھی میں دفتر میں سلیم بٹ ایڈووکیٹ' چوہدری سلطان محمود اور حاجی منیر احمد بغلگیر ہوئے۔ مولانا نے پوچھا کہ آپ کو کیسے اجازت مل گئی تو معلوم ہوا کہ شیخ یوسف کی معرفت حکومت کا پیغام لائے ہیں کہ آپ کو تین دن کے اندر اندر رہا کر دیتے ہیں۔ آپ الیکشن سے دستبردار ہو کر جسے چاہیں اپنی جگہ پر الیکشن لڑا دیں۔ ان تینوں حضرات کی مولانا اعظم طارق نے آراء معلوم کیں تو حاجی منیر کے علاوہ دونوں حضرات نے اس تجویز سے موجودہ سنگین حالات میں اتفاق کیا۔ مولانا فرمانے لگے ''پہلے ہم لوگ عوام میں اس لیے تا حال مقبولیت رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بکنے جھکنے سے محفوظ رکھا ہے۔ آج ہم جھک جائیں اور کسی دوسرے کو لے آئیں وہ سابقہ ایم پی اے حضرات کی طرح عوام کے معیار پر پورا نہ اترے تو ہمارا ووٹ بنک ٹوٹ جائے گا اور عوام کا اعتماد ختم ہو جائے گا۔ پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ الیکشن کے بعد حکومت گرفتار نہیں کریگی لہٰذا یہ پیشکش قبول نہیں ہے''۔ ایم پی اے کیلئے مہر خالد سرگانہ پر اتفاق ہوا۔ کونسلرز' ناظمین اور عوام کا بھی یہی مطالبہ تھا لہٰذا مولانا نے باضابطہ تحریر لکھ دی۔ اور ساتھ ہی انتخابی نشان اور PP-77 سے دستبرداری کی درخواستیں بھی لکھ دیں۔ چونکہ دفتر میں CID والا موجود تھا اور یہ تمام باتیں نوٹ کر رہا تھا اس لیے مولانا نے حکومت سے بات چیت جاری رکھنے اور پیشکش پر غور کرنے کا اظہار کیا۔ جھنگ کے عمومی حالات' طاہر القادری کی آمد' شیخ وقاص کی نااہلی اور ہائی کورٹ سے اہلیت کے امکان پر بات چیت

Scanned with CamScanner

ہوتی رہی۔ یہ ملاقات شام پونے چار بجے اختتام کو پہنچی۔ اگلے روز 3 ستمبر کے اخبارات میں عمران خان' لالیکا' وٹو خاندان' نوابزادہ منصور وغیرہ کے کاغذات مسترد کے جانے کی خبریں تھیں۔ آج قرآن کریم مکمل کیا۔

4 اور 5 ستمبر کی درمیانی شب مولانا اظہار الحق کی شہادت کا مولانا کو سپاہی سے علم ہوا کہ وہ کراچی میں شہید کر دیئے گئے ہیں' اگلے روز اخبارات میں تفصیلات تھیں کہ یکم و دو ستمبر کی درمیانی رات میں انہیں تین گولیاں ماری گئی ہیں اور مقامی تھانہ نے نعش لاوارث قرار دیکر مردہ خانہ میں جمع کروادی۔ مخالف کالعدم جماعت نے فیکس کر کے اخبارات کو اپنی کارروائی سے آگاہ کیا تب جا کر بدھ کے روز جماعتی ساتھیوں نے مردہ خانہ میں نعش کی شناخت کی اور جھنگ پہنچائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

6 ستمبر کو اخبارات کے ذریعے مولانا کو مولانا اظہار الحق کے جنازہ کے بارے میں تفصیلات کا علم ہوا۔ روزنامہ جنگ کی خبر تھی کہ حکومت کالعدم جماعت کے امیدواروں کے الیکشن لڑنے پر پابندی کیلئے کوئی فیصلہ کرنے والی ہے۔ رات کو مولانا اعظم طارق الیکشن بارے استخارہ کر کے سو گئے۔ رات کو خواب میں خود کو چیچہ وطنی کمالیہ روڈ پر درس قرآن دیتے اور آیت یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقتہ تلاوت کرتے' اس کی اہمت بیان کرنے اور مولانا عالم طارق کو بھی درس قرآن دیتے ہوئے دیکھا۔ 7 ستمبر کو معلوم ہوا کہ حکومت نے کالعدم جماعتوں کے امیدواروں کی نااہلی کیلئے بالخصوص مولانا اعظم طارق کے خلاف ہائی کورٹ لاہور میں رٹ کی ہے۔ ادھر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس فلک شیر کو سپریم کورٹ بھجوانے اور' نمبر 2 نذیر بھنڈاری کو ریڈ پاک کے طور پر سپریم کورٹ بھیج کر' نمبر 4 چوہدری افتخار کو چیف جسٹس بنانے کی خبریں تھیں۔

9 ستمبر کے اخبارات میں مولانا اعظم طارق کے خلاف رٹ کی خبر تھی۔ شیخ وقاص نے مقدمات کی اکثریت اور حکومت نے امن وامان اور جماعت پر پابندی کی بنیاد پر رٹ کی جس کی طلبی کی تاریخ 12 ستمبر تھی۔ حکومت کی طرف سے نااہلی اور الیکشن کی رٹ کی وجہ سے ساتھی کافی پریشان تھے۔ 11 ستمبر کے روز مولانا ''تاریخی ایجادات'' اور ''داستان ایمان فروشوں کی'' کا مطالعہ کرتے رہے۔ آج کے اخبارات میں حلقہ این اے 89 جھنگ سے کمانڈر صہیب فاروق کو مسلم لیگ (ق) کا ٹکٹ ملنے کی خبر تھی۔ 12 ستمبر کے روز مولانا منتظر تھے کہ الیکشن کے حوالے سے کوئی خبر موصول ہو مگر ایسا نہ ہو سکا تھا۔ تاہم اگلے روز 13 ستمبر کو مولانا کتاب ''محمد بن قاسم'' کا مطالعہ کر رہے تھے کہ سوا آٹھ بجے جیل ملازم نے ساتھ والے بلاک سے مشتاق بلا کے حوالہ سے اطلاع دی کہ رات ''بی بی سی'' نے آپ کے حق میں فیصلہ کی خبر نشر کی ہے۔ مولانا نے یہ سن کر شکرانہ کے نوافل ادا کیے۔ سوا بارہ بجے معلوم ہوا کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بلوا رہے ہیں۔ مولانا کے استفسار پر اس نے بتایا کہ کوئی شخص آپ سے ملاقات کیلئے آیا ہے۔ مولانا نے وہیں سی تیار کی اور یہ سمجھا کہ کوئی ایجنسی کا شخص ہوگا ڈپٹی کے کمرے میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سامنے ان کا بیٹا محمد معاویہ اور مولانا کی اہلیہ و بچے ملاقات کیلئے آئے تھے۔ مولانا کی خوشی دیدنی تھی۔ یہ ملاقات دو گھنٹے جاری رہی۔ 14 ستمبر کے روز کتاب ''محمد بن قاسم'' مکمل پڑھنے کے بعد ''دائروں میں دائرے'' بھی مکمل پڑھ لی۔ یاد رہے کہ 10 پارے قرآن کریم کا مطالعہ تو معمول تھا۔ آج کے اخبارات میں سندھ ہائی کورٹ الیکشن ٹریبونل کی طرف سے بے نظیر کو سزا یافتہ ہونے کے باعث نااہل قرار دینے کی اہم خبر تھی۔ جبکہ شہباز شریف وکلثوم نواز بارے لاہور ہائی کورت نے فیصلہ سنایا تھا۔ اور

Scanned with CamScanner

اس طرح دونوں سابق وزرائے اعظم اپنے خاندان سمیت سیاست سے آؤٹ ہوگئے۔ظہر کے بعد نئی کتاب ''لندن کے پھول'' کا مطالعہ شروع کیا۔یہ کتاب ختم کر کے ''کشف المحجوب'' نامی کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔15 ستمبر کو ڈپٹی جیل سے مولانا کی پندرہ بیس منٹ الیکشن بارے گپ شپ رہی۔عصر کے بعد معلوم ہوا کہ مولانا کی انتخابی نشان ''ہاکی'' ہے۔16 ستمبر پیر کے روز اہالیان جھنگ کے نام خط لکھا کہ مہاجر لوکل کے چکر میں نہ پڑیں۔الیکشن مہم بھرپور طریقے سے جاری رکھیں۔

17 ستمبر کے اخبارات میں تھا کہ 11 ستمبر کو کراچی کی ڈیفنس کالونی سے پولیس نے جو القاعدہ کے نام سے گرفتار کیے تھے پولیس نے جعلی وفرضی مقابلہ بنا کر ان میں سے 2 افراد کو شہید کر دیا۔ان افراد کو شہید کرنے کا مقصد مشرف' بش ملاقات نیا رخ تھا۔رفیق افغان نے روزنامہ امت میں اس حوالے سے مضمون لکھا جسے آج نوائے وقت نے شائع کیا۔

18 ستمبر کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ گزشتہ روز جھنگ میں طاہر القادری کے 9 گن مینوں (دوران ریلی) اسلحہ اور گاڑیوں کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔اور آج جھنگ میں جماعت کی طرف سے کامیاب الیکشن ریلی نکالی گئی۔

18 ستمبر عشاء کے بعد مولانا نے نوافل دوگانہ برائے زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر آرام کیا۔رات دو بجکر بائیس منٹ پر بیدار ہوئے اور پھر دو بجکر پینتیس پر دائیں طرف قبلہ رخ ہو کر سو گئے۔خواب میں مولانا خود کو ایک پل کے نیچے دیکھتے ہیں وہاں چند لوگ اور بھی منتظر ہیں کہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔تھوڑی دیر بعد آپؐ تانگہ سے نیچے تشریف لائے۔وہاں ہلکے پھلکے جسم کے ساتھ تھے۔چہرہ مبارک پُر رونق تھا۔آپؐ کے ہنسنے کا انداز نہایت خوبصورت تھا۔چہرہ بہت معصوم اور ملاحت سے بھرا ہوا۔ہنستے وقت داڑھیں مبارک اور تمام دندان مبارک نظر آئے۔مولانا اعظم طارق کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ''آقا! چہرہ کھول کر زیارت کرادیں۔آپؐ نے چہرے سے نقاب ہٹا دیا۔میں نے قریب سے زیارت کی۔پھر میں نے عرض کیا آقا! آپؐ الیکشن میں کامیابی کی دعا فرمادیں تو آپ مسکرائے اور دعا کی۔میں نے عرض کیا اہل حق کی فتح اور اسلام کی سربلندی کی دعا فرمادیں۔آپؐ نے خوش ہو کر وہ دعا بھی فرمادی۔'' پھر آپؐ کو چوان کی طرف تشریف لے گئے۔مولانا کہتے ہیں کہ اس اثناء میں درود شریف پڑھنے لگا اور پھر دو بجکر چالیس منٹ پر آنکھ کھل گئی۔

19 ستمبر جمعہ کے روز افواہ گردش کر رہی تھی کہ حکومت نے ہائی کورٹ بنچ میں مولانا کو الیکشن سے روکنے کیلئے رٹ کی ہے کہ ان پر بہت مقدمات ہیں تاہم آج کے اخبارات میں ایسی کوئی خبر نہ تھی۔مولانا کہتے ہیں کہ مجھے زیارت النبی ﷺ اور آپ کی دعا بسلسلہ الیکشن کے باعث الحمدللہ بہت اطمینان تھا' 20 ستمبر جنگ میں حکومتی رٹ کی خبر تھی تاہم مولانا مطمئن تھے۔مولانا آج ''حکایات عربی'' اور ''مکاشفۃ القلوب'' کا مطالعہ کرتے رہے۔

24 ستمبر کو معلوم ہوا کہ الیکشن بارے حکومتی رٹ کی تاریخ 26 ستمبر ہوگئی رات کو خواب میں مولانا سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے بیدار ہوئے۔تعبیر الرؤیا میں اس کی تعبیر بہت حوصلہ افزا ہے۔

25 ستمبر بدھ کے روز صبح سات بجے جیل ملازم نے آکر مولانا کو اطلاع دی کہ آپ لاہور کیلئے تیار ہو جائیں۔گاڑی آ چکی ہے۔مولانا اس اچانک خبر پر حیران رہ گئے۔مولانا نے غسل کر کے لباس تبدیل کیا اور تیار ہو گئے۔ڈپٹی جام عزیز الرحمٰن نے

Scanned with CamScanner

بتایا کہ آج ہائی کورٹ میں پیشی ہے۔ چنانچہ مولانا ساڑھے سات بجے جیل وین سے بیٹھے۔ پولیس بس اور دو ڈبل کیبن ایلیٹ فورس کی گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ جسے DSP صداقت علی گائیڈ کر رہے تھے لاہور کی طرف روانہ ہوا۔ سرگودھا سے تین میل قبل ایک ہوٹل پر جب یہ قافلہ ٹھہرا تو DSP سے مولانا نے پولیس بس میں بیٹھنے کی خواہش کی جسے تسلیم کرلیا گیا۔ بغیر ناشتہ کے یہ قافلہ پھر رواں دواں تھا کیونکہ یہ ہوٹل صاف ستھرا نہ تھا۔ مولانا کے کہنے پر چھ چکیاں کی مشہور دال والے ہوٹل پر یہ قافلہ رکا۔ یہاں سے پھر براستہ پنڈی بھٹیاں' فاروق آباد لاہور پہنچے یہ راستہ حد درجہ خراب تھا۔ 3 بجے ہائیکورٹ میں پہنچے۔ دس منٹ بعد مولانا گاڑی سے اتر کر ججز حضرات کے سامنے پیش ہوئے۔ جج تصدق نے مولانا سے جیل کے حالات دریافت کیے تو آپ نے تفصیلی نظر بندیوں کے حالات اور حکومتی زیادتیوں کا تذکرہ کیا۔ ڈپٹی ہوم سیکرٹری عرفان سید کے پاس ان باتوں کا سوائے اس کے کوئی جواب نہ تھا کہ مولانا کی سیکورٹی کا مسئلہ ہے۔ ان کے باہر رہنے سے مذہبی شدت پسندوں کا نیٹ ورک قائم ہو جاتا ہے۔ ان کی تقاریر میں اشتعال ہوتا ہے۔ مولانا نے جواب میں فرمایا آخر مجھے کب تک بند رکھیں گے۔ یوں نظر بندی بڑھانے کا کیا فائدہ؟'' مولانا نے ججز حضرات سے بچوں سے پانچ ماہ بعد ملاقات' بھوک ہڑتال کی وجہ اور دیگر بعض چیزوں سے آگاہ کرنے کے بعد کہا'' اگر حکومت مجھے الیکشن کے ان دنوں میں چھوڑ دے تو میں تقریر نہ کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ کم از کم بچوں سے دور رکھنے کا کیسا جواز ہے؟'' اس پر ججز حضرات نے بھی تائید کرتے ہوئے کہا کہ آخر کب تک یہ نظر بندی چل سکتی ہے۔ نماز ظہر کے بعد مولانا کو پھر بلوایا گیا اور کہا کہ ہم نے حکومت سے کہا ہے کہ تین دن کے اندر اندر آپ کو جھنگ' چیچہ وطنی اور لاہور میں سے کسی جگہ پر بچوں کے ہمراہ رہنے کی اجازت ہے۔ اور پھر 30 اکتوبر کو آپ کو پیش کیا جائے۔ جج تصدق صاحب نے فقیر والی مدرسہ کا تذکرہ کیا اور رواداری پر لیکچر دیا۔ مولانا نے اس موقع پر مختصر خمینی وشیعہ تالیفات کا تذکرہ کیا تاہم قتل وغارتگری سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ واپسی پر مہڑوے کے راستے آتے ہوئے نماز عصر کیلئے طعام وقیام گاہ پر رکے تو وہاں مولانا طارق جمیل صاحب سے ملاقات ہوگئی اور پھر ان کی اقتداء میں دوگانہ پڑھ کر روانہ ہوئے۔ مغرب چوک مکیساں پڑھی وہاں مولوی عبدالرحمٰن سے ملتے ہوئے رات گیارہ بجے میانوالی جیل پہنچ کر کھانا کھایا اور عشاء کے بعد آرام فرمایا۔ اگلے روز 26 ستمبر کو نوائے وقت میں مولانا اعظم طارق کی تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی کہ ریویو بورڈ نے 30 اکتوبر تک نظر بندی میں توسیع کردی۔ مگر اس خبر میں گھر بھیجنے کا ذکر تک نہ تھا۔ مولانا ہائی کورٹ سے الیکشن بارے فیصلہ کے منتظر تھے کہ عصر کے بعد معلوم ہوا کہ کل کی تاریخ پڑ گئی ہے۔

27 ستمبر کو معلوم ہوا کہ ہائی کورٹ میں الیکشن بارے تاریخ یکم اکتوبر پڑ گئی۔ مولانا آج کتاب ''اسلام کو چھپاؤ ورنہ پھیل جائے گا'' کا مطالعہ کرتے رہے۔ 28 ستمبر کو مولانا نے سپرنٹنڈنٹ کے آرڈر آئے ہیں گھر شفٹنگ کے نہیں۔ 29 ستمبر کے روز چیف سرفراز نے آکر مولانا کو پیغام دیا کہ ڈپٹی جام عزیز الرحمٰن نے کہا ہے کہ آپ کی سہالہ ریسٹ ہاؤس روانگی ہے تیاری کرلیں۔ مولانا اس پر متفکر ہوئے کہ جھنگ' چیچہ وطنی کے بجائے سہالہ بھیجا جارہا ہے۔ مولانا نے اسی دوران دور میاں بنا کر ملازم تک پہنچائیں تاکہ گھر علم ہو جائے۔ ظہر ادا کر کے سامان چیک کیا عصر سے قبل کھانا منگوا کر کھانے کے بعد عصر ادا کی اور پھر ٹھیک چھ بجے ڈیوڑھی میں آئے تو وہاں DSP میانوالی اور ایلیٹ فورس کے ٹوانہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پھر چار پولیس گاڑیوں کے

Scanned with CamScanner

ہمراہ جیل بس میں مولانا بیٹھ کر روانہ ہوئے۔بس میں مولانا کے ہمراہ شبیر احمد بڑے شوق سے بیٹھے تھے۔ وہ تازہ تازہ تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگا کر آئے تھے۔چہرہ پر سنت نبوی تھی۔ایک ملزم جاوید کمانڈو بھی ہمراہ تھا جسے جہلم جیل پہنچانا تھا۔راستہ میں تلہ گنگ سے 40 کلومیٹر قبل ایک مسجد میں نماز مغرب باجماعت ادا کی اور رات 11 بجے سہالہ پہنچے وہاں اسسٹنٹ علوی سے ملاقات ہوئی جو مولانا کے ساتھ کمرہ قیام تک آیا۔30 ستمبر کو ملازمین کو پیسے دیکر سامان خوردنوش اور برتن خریدنے کیلئے کہا۔وہ سامان لے آئے اسی دوران میں سپرنٹنڈنٹ ندیم وڑائچ آ گئے۔انہوں نے انتظامات بارے معلوم کیا۔

یکم اکتوبر کو ملازمین کے ذریعے مولانا کو معلوم ہوا کہ ہائی کورٹ لاہور بنچ نے حکومت کی درخواست مسترد کر کے مولانا کو الیکشن لڑنے کی اجازت دیدی ہے۔مولانا نے فوراً شکرانہ کے نوافل ادا کیے۔عصر کے وقت 5 بجے مولانا اعظم طارق کی اہلیہ انس وعلی حیدر کے ہمراہ ملاقات کیلئے آ گئیں۔قاسم اور ڈرائیور کو ساتھ والے بلاک میں ٹھہرایا گیا۔رات گئے تک جھنگ کے حالات' الیکشن کا تجزیہ' گھریلو اور عزیزوں رشتہ داروں کے حالات پر باتیں ہوتی رہیں۔2 اکتوبر کا دن بھی مولانا نے بچوں کے ہمراہ گزارا۔3 اکتوبر کو قبل التہجد مولانا نے بچوں کو تیار کروا کے ناشتہ کروایا اور پھر ڈرائیور اور قاسم کو بھی ناشتہ کروا کر بچوں کے ہمراہ روانہ کر دیا۔آج مولانا نے ''تفسیر جواہر القرآن'' کا مطالعہ شروع کیا۔اگلے روز 4 اکتوبر کو رات 8 بجے کے بعد انسپکٹر پولیس لائن تین کانسٹیبلوں کو ہمراہ لیکر آئے تھے مگر جیل حکام نے ان کو بتایا کہ سردست ان کی ضرورت نہیں ہے۔6 اکتوبر کو مولانا نے مکمل قرآن کریم تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔اگلے روز 7 اکتوبر کو بھی مولانا نے مکمل قرآن کریم تلاوت کیا۔8 اکتوبر کو بھی مولانا نے مکمل قرآن کریم تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔مغرب کے بعد جب مولانا چہل قدمی کر رہے تھے تو ونڈو کی جالی پر باہر بیٹھا ہوا جگنو جگمگ کر رہا تھا۔مولانا کے دل میں فوری خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری اور فتح کا پیغام دیا جا رہا ہے۔عشاء کے بعد مولانا تقریر بخاری' از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کا مطالعہ کرتے رہے۔

9 اکتوبر کو بھی مولانا نے مکمل قرآن کریم تلاوت کیا۔رات کو خواب میں مولانا نے فرعونوں کے ایک مقبرہ کو دیکھا۔اور اہلیہ کو بتا رہے تھی کہ کس طرح ان کی نعشوں کے ساتھ غلاموں کو بھی بند کر دیا جاتا اور وہ کیسے دم گھٹنے سے مر جاتے۔اور پھر یہ منظر حقیقت بنکر سامنے آنے لگا کہ غلام دراصل بھوک سے بے تاب ہو کر نعش سے کھانے کا سوال کرتے ہیں پر آخری نعش کو کھڑا کرنے اور اس سے انتقام لینے کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔

10 اکتوبر بعد تہجد سحری کھا کر مولانا نے حسب معمول تسبیحات وتیسرا کلمہ وذکر کر کے فجر کی سنتیں ادا کیں۔پھر 5 تسبیحات آیت کریمہ پڑھ کر باجماعت فجر ادا کر کے وظیفہ یومیہ سے فارغ ہو کر 8 پارے دوران واک (چہل قدمی) تلاوت کیے۔اشراق وصلوۃ الحاجۃ پڑھ کر کچھ دیر آرام کر کے اخبارات دیکھے اور پھر دوران واک 3 پارے تلاوت کیے۔دوپہر کے وقت مولانا کو اطلاع ملی کہ جھنگ میں طاہر القادری کے سالے نے فائرنگ کی ہے۔بلیانہ کے ڈیرے پر قائم پولنگ اسٹیشن پر جھگڑا ہوا تھا۔اور ادھر جماعت کے آفس یوسف روڈ سے 39 حضرات گرفتار کر لیے گئے۔مولانا نے صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا کی اور پھر دوران واک 2 پارے تلاوت کیے۔ظہر کے بعد 8 پارے تلاوت کیے اور پھر بعد العصر قرآن کریم مکمل تلاوت کرنے کی سعادت

Scanned with CamScanner

نصیب ہوئی۔

بعد از مغرب مولانا وظائف پڑھ کر کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو دیکھا کہ کمرہ کے ونڈو پر "جگنو" جگمگ کر رہا تھا (جو کہ دراصل فتح کی نوید سنا رہا تھا) اسی دوران میں مولانا کی نظر چارپائی پر پڑی تو وہاں بھی جگنو چمک رہا تھا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ فوری خیال آ گیا کہ دو جگنو چمک رہے ہیں۔ ان شاء اللہ 2 خوشیاں نصیب ہونگی۔

ساتھی جھنگ سے بہم خبریں پہنچا رہے تھے کہ چار ہزار' چھ ہزار اور اب سات ہزار کی لیڈ حاصل ہے۔ رات دس بجے تک 182 حلقوں سے تیرہ ہزار کی لیڈ حاصل تھی اور 65 حلقوں کا انتظار تھا۔ اس کے بعد مولانا کا جھنگ سے رابطہ منقطع ہوگیا۔ رات انتظار میں گزر گئی صبح ساڑھے تین بجے ٹی وی سے کامیابی کا نتیجہ نشر ہوا۔ مولانا خوشی سے تمام ملازمین سے ملے۔ نوافل شکرانہ' تہجد اور پھر فجر ادا کی۔ دوپہر گیارہ بجے تک تو رانا ارشد انسپکٹر کے ذریعے یہی اطلاع تھی کہ 8 ہزار ووٹوں کی لیڈ حاصل ہے۔ مگر پھر ان سے بھی رابطہ نہ ہوسکا۔

اگلے روز 11 اکتوبر 2004ء جمعہ کے روز مولانا نے تمام ملازمین کی دعوت کی بکرے کا گوشت پکوایا گیا اور مٹھائی کے ڈبے منگوائے گئے۔ قاری شبیر احمد' قاسم کے ہمراہ مٹھائی و خوشبو لائے۔ مولانا اعظم طارق نے جیل میں رہ کر جس استقامت کے ساتھ وقت گزارا اور الیکشن مہم سے باخبر رہے' یہ ان کا ہی طرہ امتیاز ہے۔ اور جماعتی ساتھیوں کیلئے نشان منزل بھی .....

بفضل صحابہؓ لعنت اللہ

یا اللہ مدد

حب صحابہؓ رحمت اللہ

مردِ آہن' جبل استقامت' عزم و وفا کے پیکر' پیر طریقت' رہبر شریعت

ثانی امام احمد بن حنبلؒ' شہید ناموس صحابہؓ' جرنیل سپاہ صحابہؓ' بانی و قائد ملت اسلامیہ

حضرت مولانا ابو معاویہ

محمد اعظم طارق شہیدؒ کو

گرانقدر دینی خدمات انجام دینے اور رتبہ شہادت پر فائز ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں

ہم اپنے قائد کی روح سے وعدہ کرتے ہیں کہ مشن جھنگوی شہیدؒ کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے رواں دواں رہیں گے۔ ان شاء اللہ

منجانب

قاری محمد اکرم فاروقی' قاری محمد اسلم' رانا ذوالفقار علی معاویہ' حافظ منور احمد تتلا' قاری محمد اقبال' قاری محمد نعیم' محمد ناصر فاروقی' رانا محمد ناصر' قاری محمد عبداللہ' قاری عبدالستار' محمد بنیامین' حافظ محمد عثمان' محمد اجمل چیمہ' محمد عمر معاویہ

یونٹ سیدنا حضرت طلحہؓ (کالعدم) سپاہ صحابہؓ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

Scanned with CamScanner

یہ تاریخ ساز حقیقت ہے کہ شمالی علاقہ جات کے شیعہ نے زبردست احتجاجی تحریک کے ذریعے تعلیمی نصاب میں تبدیلی کیلئے اپنے مطالبات حکومت پاکستان سے منوالئے تھے۔حکومتی اعلیٰ سطحی وفد سے شیعہ کا احتجاج ختم کروانے کے عوض انہیں نصاب میں تبدیلی کیلئے اعتراضات پر مشتمل اپنے مطالبات تحریری مشکل میں پیش کرنے کیلئے کہا۔جو شمالی علاقہ جات کے شیعہ نے ایک فائل کی صورت میں وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال کو پیش کر دیئے تھے۔مولانا محمد اعظم طارق شہید کو جب شیعہ کی اس دلآزار پیش رفت کا علم ہوا تو انہوں نے اسمبلی کے فلور پر زبردست احتجاج کیا اور زبیدہ جلال وزیر تعلیم کے ہاتھ سے وہ فائل چھین لی۔مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی اس جدوجہد کو اور شیعہ کی طرف سے پیش کردہ مطالبات کی فائل کو من وعن شائع کیا جارہا ہے۔بعض اہل دانش کا خیال ہے کہ یہ فائل مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کا سبب بنی تھی

تبدیلی نصاب کی فائل

محترمہ وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال صاحبہ

سلام مسنون!

محترمہ اس حقیقت سے یقیناً آگاہ ہیں کہ تحریک قیام پاکستان سے آج تک شیعیان علی ملک عزیز پاکستان کے لیے عظیم خدمات اور قربانیاں دیتے آئے ہیں۔آج بھی شیعہ قوم کا بچہ بچہ پاکستان کے لیے کٹ مرنے کے لیے تیار ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کی اس انتہائی وفادار اور مخلص قوم کے ساتھ سوتیلی ماں والا سلوک ہورہا ہے اور حکومت کی سرپرستی میں شیعہ عقیدہ کو ختم کرنے کے لیے سرکاری تعلیمی اداروں میں یہ طلباء کو ایسا نصاب تعلیم پڑھایا جارہا جو شیعہ عقائد ونظریات کے خلاف ہے اور شیعہ طلباء اپنے عقائد کے سراسر خلاف باتیں کرنے پر مجبور ہیں جناب عالی جانتے ہیں کہ شیعہ وہ ہے۔جو صرف بارہ اماموں کو ہی رسول پاک ﷺ کے خلفاء راشدین مانتا ہے اور حضرت علیؓ کو رسول پاک ﷺ کا سب سے پہلا خلیفہ راشد مانتا ہے جو صرف حضرت علیؓ کو ہی صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ اور امیر المومنین مانتا ہے اور صرف حضرت فاطمہ زہرا کو صدیقہ طاہر اور مطہرہ مانتا ہے۔جو وضو میں پاؤں پہ مسح کرتا ہے' اذان میں حی علی خیر العمل پڑھتا ہے اور نماز ہاتھ کھول کر پڑھتا ہے۔جس کی تفسیر قرآن اور حدیث کے باب میں اپنا صحیح اسلامی نظریہ اور کتابیں ہیں۔جس کے صحیح اسلامی نظریات وعقائد فقہ اور ایک شاندار تاریخ ہے۔

سرکاری نصاب تعلیم اور درسی کتابوں میں خلافت کا تذکرہ اہل سنت عقیدے کے مطابق کیا گیا ہے۔حضرت علی کا تعارف چوتھے خلیفہ اور حضرت ابوبکرؓ کا پہلے خلیفہ کی حیثیت سے کرایا گیا ہے۔(اردو سوم ص 89' اردو چہارم' پنجم' ششم' ہفتم' ہشتم' اسلامیات چہارم ص 55' اسلامیات پنجم' ہفتم' عربی ہفتم اور عربی ہشتم وغیرہ میں)۔

صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھنے کی ہدایت ہے۔(اسلامیات ششم ص 13) وضو میں پاؤں دھونا سکھایا گیا

Scanned with CamScanner

ہے۔(اسلامیات لازمی نہم ودہم ص 157 وغیرہ میں) نماز ہاتھ پڑھنے کی تصاویر دی گئی ہیں۔(اردو م ص 18 اردو م ص 56) اور شیعہ عقیدہ کی ایک بات بھی نہیں لکھی گئی۔اس طرح تفسیر قرآن' حدیث' فقہ' عقائد اور تاریخ کے ابواب میں صرف۔غیر شیعہ عقیدہ کی تبلیغ وترویج کی گئی ہے اور شیعہ نظریہ بیان کرنے کی ضرورت محسوس ہی نہیں کی گئی ہے۔ستم یہ کہ یہ زیادتی کسی ایک کتاب میں نہیں بلکہ مختلف کلاسوں کی اردو' اسلامیات' عربی' انگریزی اور تاریخ وغیرہ میں شیعہ مخالف عقیدہ کی جگہ جگہ تبلیغ ہے حتی کہ ڈرائنگ کی کتاب میں بھی فرقہ واریت کا رنگ بھر دیا گیا ہے۔مختصر الفاظ میں موجودہ نصاب تعلیم شیعہ طلباء کے عقائد ختم کرنے کی کوشش' باہمی انتشار وافراق کا باعث اور تعلیمی اداروں کا پرامن ماحول تباہ کرنے کی ایک گہری سازش ہے

لہٰذا محترمہ سے ہماری اپیل ہے کہ

مختلف اسلامی مکاتب فکر کے طلباء کے درمیان اسلامی برادری اور اتحاد کو فروغ دینے' تعلیمی اداروں کے ماحول کو زیادہ پرامن بنانے اور استحکام پاکستان کو زیادہ تقویت پہنچانے کے لیے تمام سرکاری تعلیمی اداروں سکول' کالج' یونیورسٹی' اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں سب کے لیے قابل قبول نصاب تعلیم بنا کر رائج کیا جائے۔(سید ضیاء الدین شاہ)

جناب سیکرٹری تعلیم شمالی علاقہ جات میر داد صاحب

30 اپریل کو جناب کے خط میں تقاضے کے مطابق اصلاح نصاب کمیٹی شمالی علاقہ جات کی طرف سے شیعہ وفد کی تشکیل ہو چکی ہے جو درج ذیل افراد پر مشتمل ہوگا۔

سید ضیاء الدین	جناب شیخ مرزا علی	جناب دیدار علی
مرکزی جامع مسجد گلگت	امام جمعہ دینور	ممبر قانون ساز کونسل

ساتھ ہی ہمارا مطالبہ وفاقی وزیر محترم کی خدمت میں پیش ہے۔البتہ متنازعہ مواد کی تفصیل علیحدہ ہے جو شیعہ وفد بوقت ضرورت پیش کرے گا۔

والسلام علی ابن اتبع الھشبدی

سید ضیاء الدین

مسئول اصلاح نصاب کمیٹی شمالی علاقہ جات

پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کی طبع کردہ کتابیں جو سرکاری تعلیمی اداروں میں پڑھائی جارہی ہیں ان میں بہت سارا مواد شیعہ عقائد ونظریات کے خلاف ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اختلافی مواد کتابوں سے خارج کر کے سب کے لیے قابل قبول نصاب مرتب کیا جائے۔درج ذیل کتابوں میں موجود متنازعہ اور اختلافی مواد اس کے بارے میں شیعہ اراء پیش کی جاتی ہیں۔

1۔ اردو جماعت دوئم:

(ا) صفحہ نمبر 18 پر نماز پڑھنے کی تصویر دی گئی ہے جس میں شیعہ طریقے سے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کی کوئی تصویر نہیں ہے۔اس لیے اس پورے صفحے کو اٹھایا جائے۔

Scanned with CamScanner

(۲) صفحہ نمبر 30 پر مضمون ''دوسروں کی مدد شیعہ نظریہ کے خلاف ہے۔اس کو حذف کیا جائے۔

2۔ پرائیویٹ ادارے کی طبع شدہ:

(الف) دینیات لازمی جماعت دوئم:

۱۔ صفحہ نمبر 15 تا 16 ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کی تصویر اور نماز کا طریقہ ختم کیا جائے۔

(ب) دینیات جماعت سوئم لازمی:

۱۔ صفحہ نمبر 4 کلمہ کے بعض الفاظ شیعہ عقائد کے خلاف ہیں۔انہیں حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 16 تا 26 وضو اور نماز کا طریقہ ختم کیا جائے۔

3۔ اردو جماعت سوئم:

۱۔ صفحہ نمبر 56 پر نماز پڑھنے کی تصویر ختم کی جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 57 کے پہلے پیرے گراف میں اوقات نماز کی بات میں اشکالات ہیں اس لیے یہ پیراگراف یوں لکھا جائے!''طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان نماز فجر پڑھی جاتی ہے۔سورج ڈھلنے سے غروب تک ظہرین کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور سورج غروب ہونے سے لے کر آدھی رات تک نماز مغرب اور عشاء کا وقت رہتا ہے۔''

۳۔ صفحہ نمبر 58 پر تیسرا سوال حذف کیا جائے۔

4۔ دینیات جماعت سوئم قرآنی قاعدہ:

صفحہ نمبر 29 اوقات نماز ختم کیا جائے

5۔ اسلامیات جماعت چہارم:

۱۔ صفحہ نمبر 22 پر مضمون ''پہلی وحی'' کے نزول کے بارے میں کئی باتیں خلاف حقیقت ہیں اس لئے اس مضمون کے پہلے پیراگراف کی سطر نمبر 6 میں ''اور کہا'' کے بعد پیراگراف کا باقی حذف کیا جائے اور اس صفحے کا آخری پیراگراف ''پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے'' سے لے کر ''جو وہ نہیں جانتا تھا'' تک باقی رکھا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 23 کی پوری عبارت حذف کی جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 25 پہ جگہ جگہ حضرت ابوبکر کے لیے صدیق کا لقب استعمال ہوا ہے۔شیعہ عقیدے مطابق صدیق' فاروق اور امیر المومنین کے القاب صرف حضرت علیؓ کے ساتھ مخصوص ہیں اس لیے یہ تینوں القاب حضرت علیؓ کے علاوہ کسی اور کے لیے استعمال نہ کئے جائیں اور اگر کسی اور صحابی کے لیے استعمال کئے گئے ہیں تو انہیں حذف کیا جائے۔

۴۔ صفحہ نمبر 26 میں دعوت ذی العشیرہ کی بات نامکمل چھوڑی گئی ہے اس لیے اس صفحہ کے تیسرے پیراگراف کے آخر میں ''حضرت علیؓ کو گلے لگایا'' کے بعد یہ بھی لکھا جائے'' اور فرمایا اے علیؓ تم میرے بھائی ہو' مددگار اور خلیفہ ہو''۔جیسا کہ تاریخ

Scanned with CamScanner

طبری وغیرہ میں ہے۔

۵۔ صفحہ نمبر 27 سوال نمبر 5 کا حصہ (ب) حذف کیا جائے۔

۶۔ صفحہ نمبر 37 مضمون ''شعب ابی طالب'' کی سطر نمبر 7,6,5 اور 8 کو حذف کیا جائے۔

۷۔ صفحہ نمبر 48 اور صفحہ نمبر 55 پہ خلفائے راشدین کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں انہیں حذف کیا جائے۔ شیعہ نظریے کے مطابق خلفائے راشدین صرف بارہ آئمہ ہیں اور یہی بارہ آئمہ خلفائے رسولؐ ہیں' خلیفہ راشد' خلفائے راشدین اور خلافت راشدہ کا استعمال شیعہ عقیدہ کے مطابق صحیح نہیں۔

۸۔ صفحہ نمبر 55 کا دوسرا پیراگراف کی پہلی پانچ سطریں حذف کی جائیں۔ اور ''حضرت علی نے خود'' کو باقی رکھیں۔

6۔ اردو جماعت چہارم:

۱۔ صفحہ نمبر 11 صدیق کا لفظ حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 75 پورا مضمون ''خاموش خدمت'' حذف کیا جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 85 ''چھوٹی لڑکی بڑا کام'' مضمون حذف کیا جائے اسی طرح صفحہ نمبر 86 پہ سطر نمبر 9 سے فاروق کا لفظ حذف کیا جائے۔

7۔ معاشرتی علوم جماعت چہارم:

۱۔ صفحہ نمبر 111 پہ مضمون ''حضرت ابوبکر صدیق'' اور صفحہ نمبر 113 پہ مضمون ''حضرت عمر فاروق'' کی بہت سی باتیں تاریخی حقائق اور شیعہ نظریات کے خلاف ہیں اس لیے ان دونوں مضامین کو حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 116 آخری پیراگراف کی پہلی سطر ''کہ آپ دنیا کی ہدایت کے لیے مقرر ہوئے ہیں' کے بعد پیراگراف کا باقی حصہ آخر تک حذف کیا جائے۔

8۔ اسلامیات جماعت پنجم:

۱۔ صفحہ نمبر 33 ''حضرت عمر نے اپنے کافر ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا''۔ کو حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 56 پر قرآنی آیت ''الیوم اکملت لکم دینکم'' کا روز نزول 9 ذی الحجہ بتایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ آیت 18 ذی الحجہ کو نازل ہوئی ہے۔ لہٰذا تاریخ نزول 18 ذی الحجہ لکھی جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 59 درمیانی پیراگراف ''پھر فرمایا'' سے صفحہ کے آخر تک حذف کیا جائے۔

۴۔ صفحہ نمبر 60 دوسرا پیراگراف کی پہلی سطر ''آخری وقت حضرت عائشہ نے اپنی گود میں سہارا دیا'' کو حذف کیا جائے۔ اسی طرح اس صفحے کے آخری پیراگراف کی پہلی سطر ''یہ واقعہ 12 ربیع الاول کو پیش آیا'' حذف کیا جائے۔

۵۔ صفحہ نمبر 61 صدیق کا لفظ حذف کیا جائے

Scanned with CamScanner

9۔ معاشرتی علوم جماعت پنجم:

۱۔ صفحہ نمبر 18 کی آخری سطر ''لیکن خلیفہ وقت'' کو حذف کیا جائے۔

10۔ اردو جماعت پنجم:

۱۔ صفحہ نمبر 14 کا پورا مضمون ''حضرت عثمان غنیؓ'' کی کئی باتیں خلاف حقیقت ہیں۔اس لیے اسے حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 18 مضمون ''استاد کا احترام'' میں صفحہ 18 کی پوری عبارت اور صفحہ 19 کی سطر پانچ تک ساری عبارت کو حذف کیا جائے۔

11۔ اسلامیات جماعت ششم:

۱۔ صفحہ نمبر 12 دوسرا پیراگراف ''اذان کی ابتداء'' سے لے کر صفحہ نمبر 13 کی پہلی چار سطریں جس میں کمزور روایات اور ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کی بات ہے' سب کو حذف کیا جائے۔اسی طرح صفحہ نمبر 14 میں سوال نمبر 3 کو بھی حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 17 آخری سطر ''دوسری اور آخر رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد دو زانوں ہوکر بیٹھ جاتے ہیں کافی ہے اور ''التحیات میں'' کو حذف کیا جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 18 کی آخری تین سطریں حذف کی جائیں۔

۴۔ صفحہ نمبر 48 دوسرا پیراگراف ''غزوہ تبوک کو'' سے لے کر ''اشرفیاں پیش کی'' تک پورا پیراگراف حذف کیا جائے۔

۵۔ صفحہ نمبر 62 دوسرا پیراگراف ''ابراہیم کے والد کا نام آزر تھا'' غلط ہے۔آزر حضرت ابراہیمؑ کا چچا تھا۔

۶۔ صفحہ نمبر 66 دوسرا پیراگراف ''حضرت محمدؐ پر چالیس سال کی عمر میں غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی'' کے بعد پوری عبارت حذف کردی جائے۔اسی طرح صفحہ نمبر 67 کی پہلی پانچ سطریں اور چھٹی سطر کی ''نکال دے گی'' تک عبارت کو حذف کیا جائے۔اسی طرح صفحہ نمبر 67 کے آخری پیراگراف کی پہلی دونوں سطریں بھی حذف کی جائیں اور صفحہ نمبر 68 سوال نمبر 4 حصہ (ہ) کو حذف کیا جائے۔

12۔ اردو جماعت ششم:

۱۔ صفحہ نمبر 14 کا دوسرا پیراگراف ''حضورﷺ نبوت سے پہلے'' لے کر ''جو حضرت موسیٰؑ پر اترا تھا'' تک عبارت کو حذف کیا جائے اور اس کے بعد عبارت میں ''عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کیا'' لکھا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 92 حضرت سعد بن ابی وقاص پورا مضمون حذف کیا جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 146 سطر نمبر 11,10 کو حذف کیا جائے۔

13۔ اردو جماعت ہفتم:

۱۔ صفحہ نمبر 9 ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ'' کے مضمون میں بہت سی باتیں شیعہ نظریات اور حقائق کے خلاف ہیں

Scanned with CamScanner

اس لیے اس پورے مضمون کو حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 30 پر مضمون ''حضرت خالد بن ولید'' کا بھی وہی سوال ہے۔اس لیے اس پورے مضمون کو حذف کیا جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 83 نظم ''عدل فاروقی'' کا مضمون بھی اختلافی ہے۔اس لیے اس پوری نظم کو ہٹا دیا جائے۔

۴۔ صفحہ نمبر 106 مضمون ''روٹی کے بدلے جنت'' میں خلاف حقیقت باتیں ہیں اس لیے مضمون کو حذف کر دیا جائے۔

۵۔ صفحہ نمبر 160,159 اور 161 ''ایثار'' میں بھی کئی باتیں شیعہ نظریات سے متصادم ہیں۔اس لیے اسے بھی ہٹا دیا جائے۔

14۔ اسلامیات جماعت ہفتم:

۱۔ صفحہ نمبر 21 آخری پیراگراف کی دوسری سطر میں ''حضرت صدیق اکبرؓ '' کی بجائے ''حضرت ابوبکرؓ '' کو لکھا جائے۔اور تیسری سطر میں ''مگر یہ مہم سر نہ ہو سکی'' کے بعد یہ عبارت بھی شامل کی جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 149 اس صفحے کے آخری پیراگراف کی تیسری سطر میں ''کے لئے خرچ ہوئی'' کے بعد پانچ سطریں اور صفحہ نمبر 50 کی پہلی آٹھ سطریں حذف کی جائیں۔صفحہ نمبر 51 پہ تیسرا سوال بھی حذف کیا جائے۔

15۔ معاشرتی علوم جماعت ہفتم:

۱۔ صفحہ نمبر 13,12 اور 14 پہ ''خلفائے راشدینؓ ''، ''خلفائے اسلام'' اور ''خصوصاً خلیفہ دوم'' کے الفاظ حذف کیے جائیں اور صفحہ نمبر 14 کی پہلی سطر حذف کی جائے۔

16۔ ڈرائنگ جماعت ہفتم:

۱۔ صفحہ نمبر 51 کو حذف کیا جائے۔

17۔ عربی جماعت ہفتم:

۱۔ صفحہ نمبر 9 کی دوسری اور تیسری سطر حذف کی جائے۔

۲۔ حصہ قرآن میں صفحہ نمبر 31 سطر نمبر 15 اور 16 میں ''انفسنا'' کا ترجمہ ''ہم خود'' کی بجائے ''ہم اپنے نفسوں کو بلائیں اور تم اپنے نفسوں کو'' لکھا جائے۔

18۔ اردو جماعت ہشتم:

۱۔ صفحہ نمبر 105 دوسرا پیراگراف سے لے کر اس صفحہ کے آخر تک پوری عبارت حذف کی جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 106 کی پہلی تین سطریں حذف کر کے یوں عبارت لکھی جائے ''ابن زیاد نے عمر بن سعدؓ کو خط لکھا کہ حسینؓ یزید کی بیعت کریں یا جان دینے کیلئے تیار ہو جائیں۔اس کے بعد دوسرا خط شمر کو دے کر بھیجا''۔

Scanned with CamScanner

19۔ عربی جماعت ہشتم:

۱۔ صفحہ نمبر 15 آخری دو سطریں حذف کی جائیں۔

۲۔ صفحہ نمبر 16 پہلی سطر حذف کی جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 20 پہلی دو سطریں حذف کی جائیں۔

۴۔ صفحہ نمبر 24 پہلی سطر (سوال نمبر 3) حذف کیا جائے۔

۵۔ صفحہ نمبر 25 تا صفحہ نمبر 33 پورا مضمون ''عدل عمر'' حذف کیا جائے۔

۶۔ صفحہ نمبر 46 سطر نمبر 5 سے سطر نمبر 11 تک حذف کیا جائے۔

۷۔ صفحہ نمبر 49 سوال نمبر 5 حذف کیا جائے۔

20۔ اسلامیات جماعت ہشتم:

۱۔ صفحہ نمبر 18 دوسری سطر کے آخر میں ''لاشریک لک لبیک'' لکھا جائے اور تیسرے پیراگراف میں ''مناسک حج'' کے بارے میں اختلاف ہے۔اس لیے اس پیراگراف کو حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 35,34 فاروقؓ اور امیر المومنینؓ کے الفاظ حذف کیے جائیں۔

21۔ انگریزی جماعت ہشتم:

۱۔ صفحہ نمبر 49,50 پورا مضمون "Hazarat Umar" حذف کیا جائے۔

22۔ مطالعہ پاکستان نہم دہم:

صفحہ نمبر 7 تیسرا پیراگراف ''اقتدار اعلیٰ کے اسلامی نظریے کا مطلب یہ ہوا'' سے آخر بحث تک عبارت کو حذف کیا جائے۔

23۔ اسلامیات لازمی نہم دہم:

۱۔ صفحہ نمبر 97 پر پورا صفحہ اور صفحہ نمبر 98 کا پہلا پیراگراف حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 99 پر سوال نمبر 2 اور 3 کو حذف کیا جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 81 دوسرے پیراگراف میں لفظ ''صدیقؓ'' ہٹایا جائے۔

24۔ اسلامیات اختیاری نہم دہم:

۱۔ صفحہ نمبر 107 ''صدیقہؓ'' کا لفظ حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 122 پہلی سطر سے حضرت عمرؓ کا لفظ حذف کیا جائے۔اسی طرح اس صفحے کی سطر نمبر 8,7 اور 9 کو حذف کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

۳۔ صفحہ نمبر 124 سطر نمبر 3 کے بعد سے لے کر ''نمونہ بن گیا'' تک پوری عبارت حذف کی جائے۔

۴۔ صفحہ نمبر 141 سے ''خلفائے راشدین'' حذف کیا جائے۔

۵۔ صفحہ نمبر 143 سطر نمبر 5,4 اور 6 سے ''زکواۃ نقدی''، ''مال تجارت'' اور ''عشر'' کے الفاظ حذف کیے جائیں۔

۶۔ صفحہ نمبر 161 قرآنی آیات ''انما انت منذر ولکل قوم ھاد'' (سورہ رعد آیت ۷) کا ترجمہ یہ لکھا جائے ''اے رسول ﷺ تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کا ایک ہادی ہے''۔

۷۔ صفحہ نمبر 196 آخری سطر میں حدیث رسول ﷺ مکمل لکھی جائے اور وہ یہ ہے ۔ترجمہ: اے علیؓ میرے ساتھ تیری منزلت وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰؑ کے ساتھ تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

25۔ انگریزی جماعت دہم:

۱۔ صفحہ نمبر 1 دوسرا پیراگراف "The Prophet——unlettered" سے پیراگراف کے آخر تک عبارت کو حذف کیا جائے۔

26۔ اردو نہم:

پہلے مضمون سے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے صدیقہؓ کے الفاظ ختم کیے جائیں۔

27۔ اسلامیات لازمی (الیف۔اے):

۱۔ صفحہ نمبر 134 ''تدوین حدیث'' اور اس کے ذیل کی پوری عبارت اسی طرح صفحہ نمبر 135 ''تدوین حدیث کا دور ثانی'' اور پوری عبارت حذف کی جائے۔صفحہ نمبر 136 پہ ''دور ثالث'' حذف کیا جائے۔

۲۔ صفحہ نمبر 119 آیت ''اکملت لکم دینکم'' کا روز نزول 18 ذی الحجہ لکھا جائے۔

28۔ اسلامیات اختیاری (الیف۔اے):

اس مقصد کے لیے غلام احمد حریری کی لکھی ہوئی کتاب میں مکمل اہل سنت عقائد بیان کرنے کوشش ہوئی ہے۔بالخصوص صفحہ نمبر 424 پر مکمل شیعہ عقیدہ کی نفی کی باتیں ہیں جو سخت زیادتی ہے اور نصاب میں ''خلافت راشدہ'' کے بارے میں اصحاب ثلاثہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے خلفائے رسول ﷺ راشدینؓ کہلانے پر شیعہ کا بنیادی اختلاف ہے۔اصحابؓ ثلاثہ کے دور کو دور خلافت راشدہ کہنا صحیح نہیں ہے۔اس لئے اس پوری بحث کو ختم کیا جائے اور صرف حضرت علیؓ کی خلافت راشدہ کا ذکر ہو۔کیونکہ حضرت علیؓ کے خلیفہ راشد ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔اسلامیات اختیاری کے حصہ ''تفسیر قرآن'' پوری کتاب میں ایک مخصوص فرقے کا نظریہ بیان ہے یہ سلسلہ ختم کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

29۔ اسلامیات لازمی (بی۔اے):

۱۔ صفحہ نمبر 222 دعوت ذی العشیرہ کا واقعہ مکمل لکھا جائے جو پہلے ذکر ہوا ہے۔

۲۔ صفحہ نمبر 231 حضرت ابوطالب کو کافر قرار دینا غلط ہے۔اس بات کو ختم کیا جائے۔

۳۔ صفحہ نمبر 42،43 اور صفحہ نمبر 294 پر آیت ''الیوم اکملت لکم دینکم'' کا نزول 18 ذی الحجہ لکھا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ انگریزی نہم دہم کو نئی طباعت اور دیگر بعض کتابوں میں بھی متنازعہ مواد ہے جس کی نشاندہی کتابیں حاصل کرکے کی جائیگی۔

محترم قارئین! آپ نے اس فائل میں رافضیت کی اتنی بڑی ہرزہ سرائی کا مطالعہ کیا۔اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شیعوں نے کتنی بڑی جرأت کی ہے اس ہرزہ سرائی کا علم جب جرنیل مکرم حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو ہوا تو انہوں نے اسمبلی میں بھرپور آواز اٹھائی۔اور حکمرانوں کو شیعہ کی اس خطرناک سازش سے آگاہ کیا۔اسمبلی کے باہر بھی مولانا شہیدؒ نے ملک بھر میں بھرپور احتجاج کیا حکومت کو واضح الفاظ میں فرمادیا کہ پاکستان اسلامی مملکت ہے اور اسلام کے نام پر بنا ہے۔اس لیے یہاں کے نصاب تعلیم میں اسلامی شخصیات کو ہی کورنج دی جائے گی۔اگر کسی نے یہ جرأت کی تو خلاف بھرپور احتجاج کریں گے۔

مولانا کے اسی احتجاج کا نتیجہ تھا کہ صدر پاکستان نے وزیر تعلیم کے ذریعہ مولانا سے کہا کہ ہم یہ قانون بالکل نہیں بننے دیں گے۔یہ ملک اسلام کے نام بنا ہے یہاں اسلام کے خلاف کوئی نصاب نہیں چلے گا۔جو یہ قانون بنائے گا اس کا گھیراؤ کیا جائے گا۔مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی جرأت اور ہمت مثالی تھی۔اس جرأت کو دشمن برداشت نہ کرسکا اور مولانا کو راستہ سے ہٹانے کیلئے جدوجہد شروع کردی۔بالآخر حضرت مولانا محمد اعظم طارق کو شہید کردیا گیا۔

امی عائشہؓ کے وفادار تھے اعظم طارق

اہلسنت کے سردار تھے اعظم طارقؒ
اہلِ حق کے شیر جرار تھے اعظم طارقؒ

حُب نبیؐ تھی دل میں ان کے
ختم نبوتؐ کے پہریدار تھے اعظم طارقؒ

آل نبیؐ سے پیار تھا ان کو
خارجیت پہ یلغار تھے اعظم طارقؒ

Scanned with CamScanner

عالم انسانیت کی بقائے صحت اور تندرستی کے لئے موجود راز

انسانی ترقی کا راز صحت اور تندرستی کے بغیر ناممکن ہے

جدید ریسرچ کے مطابق ادویات کی تیاری

دکھی انسانیت کی خدمت اور غریب عوام کی رسائی ہمارا مشن دیسی طریقہ علاج جدید تحقیقات کے تحت

یاد رکھیئے؟ ہر بیماری کی دوا اور شفا نازل تو کر دی گئی ہے لیکن اس تک رسائی..... حصول علم کی..... محتاج ہے۔

درست دوا کا انتخاب ازالہ مرض کے لئے ضروری ہے۔

یہ ایک اچھا معالج ہی کر سکتا ہے۔ اچھے اور قابل کی پہچان اعلیٰ تشخیص اور تجویز ہے۔ جو ایک مستند معالج ہی کر سکتا ہے۔

مایوسیوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے نوجوان اعتماد کے ساتھ مناسب طریقہ علاج کے لئے رابطہ فرمائیں۔

روحانی اسلامی سوچ اپنایئے..... روحانی اور دیسی طریقہ علاج کو اپنایئے

جدید طب کی روشنی میں علاج کیا جاتا ہے

اگر آپ علاج کروانے سے مایوس ہو چکے ہیں اور آپ امراض کا مجموعہ ہیں۔ تو آج ہی آپ کا کسی مستند اور ماہر طبیب سے رجوع ہونا بے حد ضروری ہے تا کہ آپ کی کھوئی ہوئی صحت واپس لوٹ آئے۔

جگر کے مہلک امراض ہیپاٹائٹس بی (یرقان) جو کہ جسمانی قوت مدافعت کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔

معدے کے مہلک امراض تمام جسمانی قوتوں کو متاثر کرتے ہیں۔

دماغ کے مہلک امراض دماغی کمزوری، سر چکرانا، اعصاب کو متاثر کرتے ہیں۔

مثانے کے مہلک امراض جوانی اور صحت کو بری طرح متاثر کرتے ہیں

ان کا علاج ضروری ہے غفلت مت برتیے

اپنی کھوئی ہوئی صحت اور جوانی واپس لوٹایئے اچھی اور صحت مندانہ زندگی کے ساتھ اپنا رابطہ بڑھایئے

حکیم حاجی قدرت اللہ شہاب (ماہر امراض مزمنہ)

پاک شاہی دواخانہ صابن والا چوک، حاصل پور فون نمبر: 49187

Scanned with CamScanner

زندگی کا آخری انٹرویو

محمد نسیم سواتی، کراچی

ہم نے علی الصبح فجر کی نماز باجماعت ادا کی مختصر سے ناشتے کے بعد مطلوبہ روٹ کی بس میں سوار ہو گئے۔ ہماری گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی جانب منزل رواں دواں تھی' ہم طے شدہ پروگرام کے تحت ایک مایہ ناز مشہور و معروف مذہبی رہنما سے گفتگو کرنے جا رہے تھے۔ میرے ساتھ پندرہ روزہ ''اخبار المدرس'' کے مدیر مسؤل محمد جہاں یعقوب بھی تھے' انہوں نے بھی اپنے جریدے کے لئے وقت لے رکھا تھا۔ آج ہماری ملاقات ایک ایسی شخصیت سے ہونا قرار پائی تھی جن کی عملی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند کی صعوبتیں جھیلتے گزرا ہے۔ مختلف حکومتوں نے انہیں لمبی لمبی سزائیں سنائیں' گرفتار کیا' مگر مجال ہے جو پل بھر کے لیے بھی اپنے مشن و موقف اور کاز و پروگرام سے انحراف کیا ہو۔ جسم ناتواں پر بیس سے زائد مرتبہ قاتلانہ حملوں سے زخم سجائے علمائے حق کا یہ رضا کار اب بھی جانب منزل گامزن ہے۔

مولانا کو قریب سے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ ان میں روایتی سیاستدانوں' مذہبی رہنماؤں کی طرح انا پرستی اور تصنع و بناوٹ نام کو بھی نہیں۔ ابتدائی ملاقات میں یوں گھل مل جاتے ہیں جیسے صدیوں پرانا تعلق ہو۔ ہم پہنچے تو مولانا نماز فجر اور معمولات یومیہ کی ادائیگی کے بعد اپنی جماعت کے قائد مناظر اسلام علامہ علی شیر حیدری کے ساتھ کسی خاص موضوع پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے۔ ہم سے ملتے ہی انتہائی عاجزی کے ساتھ معذرت کی۔ راقم مولانا کی وضع قطع دیکھ کر قرب و جوار سے بے خود اکابر میں سے اس کا نمونہ تلاش کر رہا تھا..... سر پر جالی دار ٹوپی' مکمل شرعی لباس میں ملبوس یہ نوجوان عالم اسلام کے کسی قافلے کا کوئی بچھڑا ہوا فرد محسوس ہو رہا تھا۔ مولانا جس اپنائیت' محبت و شفقت اور متانت سے ملے' اس کی تصویر کشی الفاظ میں ممکن نہیں۔

جب سوال و جواب کی باری آئی تو مولانا یوں مؤدب ہو کر بیٹھ گئے کہ ہمیں خود سے شرم محسوس ہونے لگی۔ ہم نے مولانا کی محبت و شفقت دیکھ کر مختلف موضوعات پر سوالات کئے کیونکہ یہاں سیکریٹریز کا دباؤ تھا' وقت کی کمی کا بہانہ اور نہ ''نو کمنٹس'' کے معذرت خواہانہ و متکبرانہ الفاظ!!

''آب حیات''..... آپ کی شہرت ہمیشہ حکمرانوں کی مخالفت کے حوالے سے رہی ہے' لیکن آپ موجودہ حکومت کے پرجوش حامی اور اتحادی ہیں۔ آخر اس کے کیا اسباب ہیں؟

مولانا اعظم طارق:..... ہمارا کسی بھی حکومت یا جماعت سے ذاتیات پر اختلاف نہیں رہا' بلکہ ہم ایک مشن' موقف اور کاز کے علمبردار ہیں' ہم نے ہر حکومت سے نبھانے کی کوشش کی ہے اور اپنے مطالبات پیش کر کے اتحاد و تعاون کو ان سے مشروط کیا ہے۔ 1991ء میں مولانا محمد الیاس القاسمی شہید J.U.I کے ٹکٹ پر قومی اور صوبائی اسمبلی دونوں نشستوں پر کامیاب ہوئے تھے۔ ان کی شہادت کے بعد مسلم لیگ کی قیادت نے ہم سے قومی اسمبلی کی نشست چھیننے کی کوشش کی اور اس حوالے سے دباؤ ڈالا۔ یہیں سے اتحاد میں دراڑیں پڑیں۔ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں بھی ہمارا ان سے اختلاف نظریۂ اسلام پر مبنی تھا' ہم نے عورت کی حکمرانی کی مخالفت تھی' حالانکہ

Scanned with CamScanner

بہت سارے ''رہنماؤں'' نے خوب مراعات حاصل کیں۔ مجھے بھی پرکشش مراعات اور عہدوں کی پیشکش ہوئی' لیکن میں نے عوامی جلسوں میں واضح طور پر ان مراعات کو پاؤں کی ٹھوکر سے اڑانے کا اعلان کیا' جس کے نتیجے میں بے نظیر حکومت نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے مجھے پابند سلاسل کیا۔ نواز حکومت کے دوسرے دور میں جب کہ وہ بھاری اکثریت سے پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تو میاں شہباز شریف نے وزرات عالیہ کے لئے ووٹ مانگا اور ماضی کی تلخیاں بھلا کر حمایت کرنے کی درخواست کی' جس کا ہم نے خیر سگالی کے طور پر جواب دیا' مگر کچھ ہی عرصے کے بعد اسلام دشمن قوتوں کے دباؤ کے زیر اثر شہباز شریف نے ماضی کی تاریخ دہراتے ہوئے نگاہیں پھیر لیں اور نہ صرف مجھے بلا جواز پس زنداں کر دیا بلکہ کارکنوں اور ہم خیالوں کو بھی گرفتار کیا۔ ''پولیس مقابلوں'' کے نام پر قتل کا وہ بازار گرم رکھا کہ ہٹلر کی روح بھی شرما گئی ہوگی۔

''آب حیات''..... مولانا آپ نے متحدہ مجلس عمل کی بجائے مسلم لیگ (ق) کا ساتھ کیوں دیا؟.....

مولانا اعظم طارق:..... میں نے 2002ء کا انتخاب جیل میں رہ کر جیتا۔ وسائل کی عدم فراہمی کی بناء پر جیل میں حقائق کا علم کما حقہ نہیں تھا' جب رہا ہوا تو دیکھا کہ بھاری عوامی مینڈیٹ کے حامل علمائے کرام کی جماعت متحدہ مجلس عمل کے حکومت سازی کے سلسلے میں مسلم لیگ (ق) سے مذاکرات کامیاب نہ ہو سکے' رہائی کے بعد میر ظفر اللہ خان جمالی اور چوہدری شجاعت حسین از خود میرے پاس آئے اور میرے مطالبات تسلیم کرنے کی یقین دہانی کرائی' جس پر میں نے مسلم لیگ (ق) کی حمایت کی' کیونکہ ہم بیک وقت کئی محاذ کھول کر بلاوجہ کی پریشانیاں مول نہیں لینا چاہتے تھے۔ حکومت سے ہمارا اتحاد برقرار رہے گا۔

''آب حیات''..... مولانا! آپ لوگ جس مکتبہ فکر (شیعہ) کے خلاف معروف عمل ہیں' مسلم لیگ (ق) کے درجنوں ارکان اسمبلی اس سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسری طرف مجلس عمل کا کوئی شیعہ رکن اسمبلی نہیں' حالانکہ آپ مجلس عمل سے اختلاف اور عدم اتحاد کی بنیادی وجہ یہ ٹھہراتے ہیں۔

مولانا اعظم طارق:..... ہمارا اتحاد جماعت سے ہے' ہر رکن سے نہیں' ہر تنظیم میں مختلف مکاتب فکر کے ارکان ہوتے ہیں' ہمارا موقف ہے کہ شیعہ کاز کی اشاعت و ترویج کے لئے قائم ہونے والی جماعت فقط ایک ہی لفظ ہے جو ابتداً تحریک نفاذ فقہ جعفریہ' پھر تحریک جعفریہ اور اب اسلامی تحریک کے پرفریب نام سے خمینی انقلاب کے لئے کوشاں ہے' جبکہ دوسری جماعتوں میں موجود شیعہ ارکان مذہب کے نام پر نہیں بلکہ سیاسی جماعت کے ٹکٹ پر منتخب ہو کر اسمبلیوں میں پہنچے ہیں اور ان کی تمام تر ترجیحات اپنی جماعت کے دستور و منشور کے تابع ہیں۔

''آب حیات''..... مولانا! سپیکر قومی اسمبلی بھی تو شیعہ ہے۔

مولانا اعظم طارق:..... یہ بات بالکل غلط ہے۔ قومی اسمبلی کے سپیکر چوہدری امیر حسین مسلمان ہیں شیعہ نہیں۔

''آب حیات''..... مولانا قومی اسمبلی اور سرحد اسمبلی کے شریعت بل پر کیا تبصرہ کریں گے؟

مولانا اعظم طارق:..... متحدہ مجلس عمل کا صوبہ سرحد میں نفاذ شریعت ایکٹ دراصل وہی سترہ نکاتی شریعت بل ہے' جو میں نے قومی اسمبلی

Scanned with CamScanner

میں پیش کر رکھا ہے۔ مجھے بہت سخت افسوس ہے کہ اسی بل کو صوبہ سرحد میں شریعت ایکٹ کہہ کر اس کی خوب وکالت کی جاتی ہے جبکہ قومی اسمبلی میں ''شرارت بل'' قرار دے کر مخالفت کی جاتی ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جب تک قومی اسمبلی سے شریعت بل منظور نہیں کیا جاتا' صوبوں میں شریعت نافذ نہیں کی جاسکتی کیونکہ بہت سارے اہم امور وفاقی حکومت سے متعلق ہوتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ سرحد حکومت میں سودی نظام کے خاتمے کے حوالے سے قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوسکی ہے' کیونکہ بنکوں کا مسئلہ براہ راست وفاق سے متعلق ہے۔ متحدہ مجلس عمل اپنی توانائیاں شریعت ایکٹ پر ضائع نہ کرے' کیونکہ وہ اکرم خان درانی کے دور حکومت تک محدود ہے۔ مجلس عمل کو چاہئے کہ اگر وہ ملک میں نفاذ اسلام کے سلسلے میں مخلص ہے تو شریعت بل کی حمایت کر کے وفاقی سطح پر اس کی منظوری میں اپنا کردار ادا کرے' وفاق میں جو شرعی قوانین بنیں گے انہیں کوئی حکومت مسنوخ نہیں کر سکتی۔

''آب حیات''..... مولانا! اب تک شریعت بل کے حوالے سے کتنا ہوم ورک ہوا ہے؟

مولانا اعظم طارق:..... سپاہ صحابہؓ اپنے قیام سے لے کر پابندی لگنے تک ایک غیر سیاسی مذہبی جماعت رہی' ہم نے جماعت کو سیاست سے دور رکھنے کے لئے مختلف ناموں سے انتخابات میں حصہ لیا' لیکن ''ملت اسلامیہ'' خالصتاً مذہبی سیاسی جماعت ہے' جس کا اعلان ہم جماعت کی تشکیل سے قبل بھی کر چکے ہیں اور اب بھی کرتے رہتے ہیں۔ سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگنے کے بعد ہمارے سامنے دو ہی راستے تھے۔ ایک تو یہ پابندی کے خاتمے کا اور عدالت میں زیر سماعت مقدمے کے فیصلے کا انتظار کریں' جس میں کئی برس لگ سکتے ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے رہنا یقیناً دانش مندی نہیں۔ دوسرے یہ کہ نئی جماعت بنالیں۔ چونکہ مذہبی جماعت کی تشکیل قانوناً جرم قرار دے دی گئی تھی' لہٰذا میرے سمیت سپاہ صحابہؓ کی مرکزی قیادت نے اکابر علمائے دیوبند مولانا نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ' فخر اسلاف مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ' شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سمیت اندرون و بیرون ملک مشورے کئے اور اکابرین کی تائید وحمایت اور مخلصانہ مشوروں کی روشنی میں ''ملت اسلامیہ'' کے نام سے سیاسی جماعت بنانے کا فیصلہ کیا' جو قانون وآئین کے دائرے میں رہ کر ملک میں نفاذ اسلام کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ نئی جماعت بنانے کے بعد ہمارے کارکنوں کو احساس تحفظ حاصل ہوا ہے اور وہ بلا خوف وخطر آزادانہ زندگی گزار رہے ہیں۔ ورنہ اندھا دھند چھاپوں اور گرفتاریوں کی وجہ سے کارکن غیر محفوظ تھے۔ موجودہ دور حکومت میں باوجود کئی واقعات رونما ہونے کے ہماری جماعت کا کوئی کارکن اور قائد گرفتار نہیں ہوا جبکہ دوسری طرف سینکڑوں بے گناہ کارکن رہا ہو چکے ہیں اور اسیران کی رہائی کیلئے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور توقع ہے کہ جلد یا بدیر تمام بے گناہ اور اسیران باعزت بری ہو کر باہر آجائیں گے۔

''آب حیات''..... اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے اپنے مشن پر سودا بازی کی ہے؟

مولانا اعظم طارق:..... ہم نے نام بدلا ہے' مشن' مئوقف اور پروگرام نہیں بدلا۔ ہم اب بھی سپاہ صحابہؓ کے اسیروں کی رہائی کے لئے کوشاں ہیں اور ملت اسلامیہ باقاعدہ سپاہ صحابہؓ کے شہداء کے اہل خانہ کی کفالت کر رہی ہے۔ حکومتی اتحاد کی بناء پر ہمیں کئی فوائد حاصل ہیں ورنہ بلاوجہ گرفتاریوں اور شہادتوں کے نتیجے میں تمام جمع شدہ چندہ انہی مصارف کی نذر ہو جاتا تھا اور اپنے اصلی دشمن کے مقابلے

Scanned with CamScanner

میں ہماری کوئی قابل ذکر سرگرمی نہیں ہو پاتی تھی' جبکہ اب ہم 22 لاکھ کی لاگت سے جدید خطوط پر ایک سالہ تخصص کا آغاز کر رہے ہیں اور کارکنوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔

''آب حیات''..... اگر سپاہ صحابہ سے پابندی اٹھ گئی تو پھر آپ کی سرگرمیاں کیا ہوں گی؟

مولانا اعظم طارق:..... اگر سپاہ صحابہؓ پر عائد پابندی ختم کر دی گئی' جس کے لئے ہم عدالتی سطح پر کوشاں ہیں تو اس کا کردار ماضی کی طرح برقرار رہے گا' جبکہ ''ملت اسلامیہ'' سیاسی میدان میں خدمات انجام دے گی' لہٰذا ملت اسلامیہ کی وجہ سے سپاہ صحابہؓ پر کوئی منفی اثر مرتب نہیں ہوگا۔

''آب حیات''..... مولانا! آپ مجلس عمل کی مخالفت کیوں کرتے ہیں جبکہ یہاں اکثریت علمائے دیوبند کی ہے؟..... ہم نے لگی لپٹی رکھے بغیر چبھتا ہوا سوال کیا۔ مولانا کے چہرے پر بشاشت تھی' وہ کسی قسم کی خفگی کا مظاہر کرنے کی بجائے بڑی شفقت سے کہہ رہے تھے:

مولانا اعظم طارق:..... اگر کوئی چھٹا ہوا بدمعاش آپکے ہاں ڈاکہ ڈال کر کسی متبع سنت و شریعت اللہ والے کے ہاں پناہ حاصل کرے تو یقیناً آپ بادل نخواستہ اس اللہ والے کے دروازے پر دستک دے کر اپنا مجرم طلب کریں گے' اگر وہ انکار کر دے تو آپ ردعمل کا مظاہرہ بھی کریں گے جب کہ اس اللہ والے کی ہتک آپ کا جرم نہیں کہا جائے گا۔ ہم تو اپنے دشمن کو طلب کر رہے ہیں' لیکن وہ جن علماء کی پناہ میں ہے' یقیناً ان سے دشمن کی حوالگی کا مطالبہ تو کرنا ہی پڑے گا۔ اگر اس دوران بزرگوں کی طبیعت کے خلاف بات ہو جائے تو ہم سے گلہ نہیں کرنا چاہئے' شریف آدمی کو چاہئے کہ وہ چور اور دشمن کو پناہ ہی نہ دے۔

''آب حیات''..... کافی دیر ہو چکی تھی اور مولانا کی شفقت بھری باتیں ہمیں مزید جری کر رہی تھیں مگر انکے پروگرام طے شدہ تھے' ہم نے وقت کی نزاکت کے تحت آخری سوال کیا۔..... آپ (کالعدم) ''ملت اسلامیہ'' کے کارکنان کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟.....

مولانا اعظم طارق:..... (کالعدم) ''ملت اسلامیہ'' کے کارکنوں کو فراخ دلی سے خود کو اس نئے سیٹ اپ کے لئے تیار کرنا چاہئے اور سیاسی محاذ پر دشمن کے مقابلے کیلئے پہلے سے زیادہ جذبہ قربانی کے ساتھ تیاری کرنی چاہئے۔

''آب حیات''..... مولانا نے ''آب حیات'' کے چند شماروں کو سرسری نظر سے دیکھ کر رسالے کے معیار اور مولانا محمود الرشید حدوٹی دامت برکاتہم سمیت مجلس ادارت کی کاوشوں کو سراہا۔

مولانا اعظم طارق:..... مولانا محمود الرشید حدوٹی اسلاف کی جرأت رندانہ اور حریت فکر کے امین ہیں' مسلک' مذہب اور نظریاتی بنیاد پر انہوں نے قابل قدر خدمات انجام دیں ہیں۔ مولانا حدوٹی ایک مخلص اور نظریاتی انسان ہیں۔ ''آب حیات'' ان کے افکار و خیالات کا ترجمان ہے' تمام مسلمانوں بالعموم اور ملت اسلامیہ کے ساتھیوں سے کہوں گا کہ وہ ''آب حیات'' کا مطالعہ کریں۔

قارئین ''آب حیات''..... مولانا حدوٹی کے مشن کو عام کریں اور ان کا ساتھ دیں ان سے تعاون کریں۔

''آب حیات''..... مولانا آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ''آب حیات'' کے لئے اپنا بہت ہی قیمتی وقت دیا۔

ہم نے مولانا سے الوداعی ملاقات کی اور ان کے ساتھ گزرے ہوئے مبارک لمحات کی یادیں لے کر واپس روانہ ہوئے۔

Scanned with CamScanner

فرمان جرنیل

''دشمن ہمیں شہادت کے راستہ پر ڈال کر خوش نہ ہو' شہادت کا راستہ ہم نے اوّل روز سے چنا ہے' اس راہ پر چلتے ہوئے ہم سر بلند کر کے چلتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ جھنگویؒ کے بعد قاسمیؒ آئے قاسمیؒ کے بعد فاروقیؒ آئے' فاروقیؒ کے بعد یہ غلام پھر حاضر ہے اس کا جنازہ اٹھے گا تو بخدا شہید کے خون کے ایک ایک قطرے سے ہزاروں وارث پیدا ہونگے''۔

(سانحہ سیشن کورٹ لاہور کے تیسرے روز تعزیتی جلسے سے مولانا محمد اعظم طارق شہید کارڈیک حالت میں یادگار خطاب)

Scanned with CamScanner

چھٹا باب

جیلیں اور قاتلانہ حملے

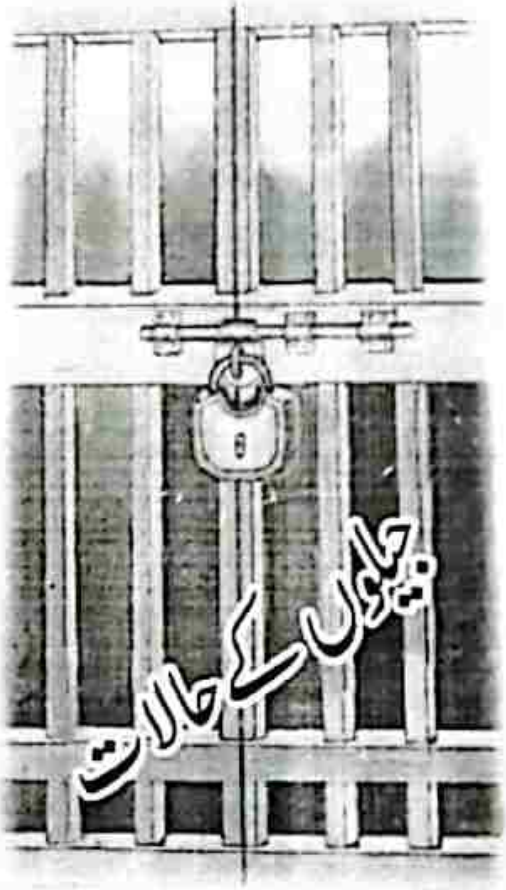

حملوں کی تفصیل

موت سے واپسی

Scanned with CamScanner

قاتلانہ حملے

ترتیب: عبدالغفار سلیم، فیصل آباد

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک ایسی عظیم شخصیت تھی جسے جماعت میں مرکزیت حاصل تھی۔ جو لوگ لفظ سپاہ صحابہؓ سے واقف نہ تھے وہ بھی پکار اٹھتے کہ ''اچھا! مولانا اعظم طارق والی جماعت'' مولانا اعظم طارق کی جماعت کی پہچان بن گئے تھے۔ اور یہ پہچان ایسے ہی گھر بیٹھے بٹھائے نہ ملی تھی بلکہ ان کے دن رات کی محنت شاقہ کو بھی بڑا عمل دخل تھا۔ ان پر بار بار قاتلانہ حملے ہوئے۔ زدوکوب کیا گیا۔ چوہنگ سنٹر جیسے بدنام زمانہ عقوبت خانے کی نذر کیا گیا مگر یہ مرد آہن اپنے مشن پر مستقل مزاجی سے ڈٹا رہا۔ آگے ذیل میں مولانا اعظم طارق پر ہونے والے قاتلانہ حملوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جس سے ان کی جرأت واستقامت اور بھی نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔

پہلا حملہ:۔

17 اگست 1987ء کو مولانا محمد اعظم طارق پر پہلا قاتلانہ حملہ ہوا۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جس وقت آپ ایرانی غنڈوں کی طرف سے تقدس حرم پاک کو پامال کرنے کی ناپاک جسارت کے خلاف مظاہرہ کے پوسٹر لگا رہے تھے۔ کراچی میں سپاہ صحابہؓ کا یہ ابتدائی دور تھا۔ ان دنوں سعودی عرب میں ایرانی شیعہ غنڈوں نے حج کے موقع پر جلوس نکالے اور دنیائے اسلام کے سب سے بڑی مذہبی مقدس مقام پر غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے خلاف سپاہ صحابہ کراچی نے اشتہار چھپوائے جس میں ہاتھیوں پر سوار خمینی اور اس کے حواریوں کو دکھایا گیا تھا جو کہ خانہ کعبہ پر چڑھائی کر رہے تھے اور ابابیلوں کو ان پر کنکر پھینکتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ مولانا اعظم طارق اپنے ساتھی حافظ خالد محمود کے ہمراہ لبسیلہ پُل عبور کر کے پوسٹر لگانے کے لیے رکے تو تین موٹر سائیکل سوار 6 شیعہ غنڈوں نے آپ کا پیچھا کیا۔ آپ پوسٹر لگا کر گولیمار کی طرف شیعہ آبادی پر مشتمل رضویہ سوسائٹی کے بالمقابل پہنچے تو ان موٹر سائیکل سواروں نے آپ کا راستہ روک کر ڈنڈوں کی بارش کر دی۔ دونوں ساتھیوں کو اس قدر مارا گیا کہ ہاتھ پاؤں سوج گئے۔ لائسنسی پسٹل چھین لیا گیا۔ اور گھسیٹ کر رضویہ سوسائٹی میں لے گئے۔ جو بھی شیعہ آتا آؤ دیکھتا نہ تاؤ پیٹنا شروع کر دیتا۔ دونوں ساتھیوں کی حالت ایسی ہو چکی تھی کہ جسم کا کوئی حصہ زخموں سے خالی نہیں، بہت سے افراد اکٹھے ہو گئے۔ بعض نے مشورہ دیا کہ اسی پسٹل سے انہیں قتل کر دیں ہر آدمی نے اپنے اپنے مشورے دیئے مولانا کو ان کے ساتھی سمیت گھسیٹ کر ساتھ ہی واقع گلی میں دفتر اہل بیت میں لے گئے۔ تشدد کے باعث قریب تھا کہ آپ بے ہوش ہو جاتے اسی اثناء میں پولیس کی سائرن بجاتی گاڑیاں نظر آنے لگیں۔ پولیس دیکھ کر اکثر لوگ رفو چکر ہو گئے۔ دیگر افراد نے کہا کہ چور پکڑے ہیں۔ پولیس نے مولانا اعظم طارق کو ان کے ساتھی سمیت زخمی حالت میں بند کر دیا۔ یہ تھانہ گولیمار تھا۔ مولانا نے پولیس کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا اور انہیں بتایا کہ ہمارا تعلق سپاہ صحابہؓ سے ہے۔ اور وہ شیعہ تھے جنہوں نے ہمیں اغواء کیا تھا۔ مولانا کے اصرار پر ایک پارٹی ان کی گرفتاری کے لیے بھیج دی گئی اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا کو شدید زخمی ہونے کے باعث ہسپتال داخل کرا دیا گیا۔ پولیس نے اقدام قتل کا پرچہ کاٹنے کی بجائے 151 کے تحت

Scanned with CamScanner

مقدمہ درج کرلیا۔آپ کے اہل خانہ اور جماعت کے ساتھیوں کو اس حادثہ کا قطعی علم نہیں تھا چنانچہ اگلے دن فون پر انہیں اطلاع دی گئی۔مولانا چند دن ہسپتال میں زیر علاج رہ کر صحت یاب ہوئے اور پھر پہلے سے بڑھ کر سپاہ صحابہؓ کے لیے سرگرم عمل ہوگئے۔

دوسرا حملہ:۔

23 مارچ 1990ء جمعہ کے روز صبح سات بجے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔آپ کا بڑا بیٹا محمد معاویہ باہر نکلا اور مولانا کو کسی اجنبی کے آنے کی اطلاع دی۔مولانا نے اسے ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔آج ہی مولانا سے پوچھا کہ آج آپ کی مصروفیات کیا ہیں؟ مولانا نے ابھی کوئی جواب نہ دیا تھا کہ اس نے پھر پوچھا۔آپ خمینی اور شیعہ خصوصاً عبدالکریم مشتاق اور علی اکبر شاہ کو برا بھلا کیوں کہتے ہیں۔آپ نے جواب دیا کہ چونکہ وہ اصحاب رسولؐ ازواج مطہراتؓ کے خلاف کتابیں لکھتے ہیں۔اس لیے ان کی مذمت کرنا میرا مذہبی فرض ہے۔مولانا اسے حوالہ کے طور پر کتاب دکھانے کے لیے الماری کی طرف بڑھے اور کتابیں نکال کر جیسے ہی پلٹے اس آنے والے شخص نے آپ کے سینہ کا نشانہ لے کر فائر کھول دیا۔ایک گولی چلی اور پھر دوسری جبکہ تیسری مس (MISS) ہوگئی۔مولانا فوری طور پر اس شخص پر جھپٹے مگر وہ شخص باہر موٹر سائیکل پر سوار موجود اپنے ساتھی کے ساتھ بھاگ گیا۔تھوڑی دیر بعد سپاہ صحابہؓ کے ساتھی آپ کو ہسپتال لے گئے۔اس حملہ میں ایک گولی آپ کی بائیں کلائی سے پار ہوگئی اور ایک گولی دل کے قریب سے گزرتے ہوئے پیٹ میں ناف کے قریب جا کر لگی تھی۔جو بڑے آپریشن کے ذریعے نکالی گئی اور یوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی عطا فرمائی۔

تیسرا حملہ:۔

27 جولائی 1990 میں شیعہ غنڈوں نے مولانا محمد اعظم طارق کو شہید کرنے کی غرض سے تیسرا حملہ کرنے کے لیے مدرسہ کا رخ کیا مگر مولانا چند لمحے قبل مدرسے سے اٹھ کر گھر چلے گئے جس وجہ سے یہ حملہ ناکام ہوگیا۔حملہ آور معصوم طلباء کو مار پیٹ کر واپس چلے گئے۔

چوتھا حملہ:۔

1991ء میں سپاہ صحابہؓ حیدر آباد نے ایک عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا۔جس میں شرکت کیلئے مولانا اعظم طارق کراچی سے جلوس کی شکل میں حیدر آباد پہنچے۔لیاقت کالونی سے تین فرلانگ دور ہی آپ کا ہزاروں کارکنوں نے استقبال کیا۔مولانا جلوس کی صورت میں جب لیاقت کالونی کی طرف جارہے تھے تو اچانک شیعہ کی طرف سے فائرنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا لیکن اللہ تعالیٰ نے مولانا کو ان کے تمام ساتھیوں سمیت محفوظ رکھا۔

پانچواں حملہ:۔

سپاہ صحابہ لاہور ڈیژن کے زیر اہتمام پہلی مرتبہ چوبرجی گراؤنڈ میں دفاع صحابہؓ دفاع پاکستان کانفرنس منعقد کرنے کی

Scanned with CamScanner

اجازت حاصل کی گئی اور کانفرنس کو کامیاب کرنے کیلئے بڑی محنت کی گئی۔ قائدین سپاہ صحابہؓ حضرت فاروقی شہیدؒ مولانا محمد اعظم طارق رات دس کے بجے کے قریب کانفرنس میں پہنچے۔ کانفرنس اپنے پورے جوبن پر تھی۔ ہزاروں سامعین نے کھڑے ہو کر اپنے قائدین کا والہانہ استقبال کیا۔ استقبالی نعروں کا جواب دے کر مولانا اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ اسٹیج سیکرٹری نے بتایا کہ مولانا اعظم طارق کا خطاب شروع ہوگا۔ قائدین سپاہ صحابہؓ کچھ دیر اسٹیج پر ٹھہرے اور سپاہ صحابہؓ ظفر گڑھ کے ضلعی صدر خواجہ محمد یوسف جو کہ اسی دن گرنیڈوں کے حملہ میں شدید زخمی تھے کے بارے میں حالات معلوم کرنے کیلئے اسٹیج سے نیچے اتر گئے۔ اسی دوران میں دشمن نے اسٹیج پر دو گرنیڈ پھینک دیئے جس سے سپاہ صحابہؓ کے 9 ساتھی شہید اور 55 کے قریب زخمی ہو گئے لیکن مولانا اعظم طارق جو کہ دشمن کا اصل ٹارگٹ تھے اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔

چھٹا حملہ:۔

سپاہ صحابہؓ فیصل آباد کے ضلعی سرپرست مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ نے قائدین سپاہ صحابہؓ کے مشورے اور عبداللہ ابن زبیر "یونٹ" سنت پورہ اور ڈگلس پورہ کے کارکنوں کی خواہش پر (دھوبی گھاٹ) اقبال پارک میں عظیم الشان "پیغمبر انقلاب کانفرنس" کے انعقاد کا اعلان کیا۔ 17 ستمبر 1992ء کے جلسہ کے لئے خوبصورت اشتہارات شائع کر کے دیواروں پر چسپاں کر دیئے گئے۔ اور شہر میں جلسہ کی چاکنگ کر دی گئی۔ کانفرنس کے انعقاد کے اعلان کے ساتھ ہی شیعہ اور ان کے ایجنٹوں نے کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے منصوبے شروع کر دیئے مخالفین کے احتجاج پر انتظامیہ نے پابندی عائد کی۔ شیعہ کی بھرپور مخالفت کی وجہ سے سپاہ صحابہؓ کے کارکنان اور قائدین نے اعلان کیا کانفرنس مقررہ جگہ اور مقررہ وقت پر ضرور ہوگی۔ چنانچہ 17 ستمبر 1992ء کو مقررہ جگہ پر کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مولانا اعظم طارق سے قبل بہت سے علماء کرام، خطباء اور سپاہ صحابہؓ کے عہدیداران خطاب کر چکے تھے۔ دھوبی گھاٹ میں تاحد نگاہ انسان ہی انسان تھے۔ مولانا اعظم طارق نے دینی تقریر شروع کی تو دوران تقریر شیعہ کی کفریہ عبارات کے حوالے دیئے تو مجمع سے شیعہ کے کفر کا اعلان ہونا شروع ہو گیا۔ اسی اثناء میں نزدیکی امام باڑے سے اندھا دھند فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ قریبی امام باڑے سے نشانہ لے کر کی جانے والی سیدھی فائرنگ سے نہ تو کسی کارکن کو زخم آئے اور نہ ہی اسٹیج پر موجود جرنیل محترم اور کسی دوسرے عالم دین کو نقصان پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے خوب حفاظت فرمائی جبکہ دوسرے روز جب وہاں جا کر دیکھا گیا تو اسٹیج کے پچھلی جانب لگے ہوئے درختوں کے تنے گولیوں سے چھلنی چھلنی ہو چکے تھے۔ شدید فائرنگ کے باوجود مجمع کا ایک آدمی بھی نہیں اٹھا اور تقریر میں کوئی خلل بھی نہیں آیا جلسہ کے آخر میں قائد محترم علامہ ضیاء الرحمان فاروقی (شہید) نے تشریف لاتے ہی انتظامیہ کو مطلع کیا مگر انتظامیہ نے فائرنگ رکوانے میں بے بسی کا اظہار کیا۔ دھوبی گھاٹ کے اندر پچاس ہزار سے زائد سپاہ صحابہؓ کے کارکن موجود تھے اپنے قائدین کے ولولہ انگیز اور ایمان افروز بیان سنتے رہے۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مولانا اعظم طارق کی یہ تقریر آج بھی کیسٹ کی شکل میں موجود ہے۔ جسے سن کا انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ لیکن پوری تقریر میں نہ تو آپ پر کسی گولی کا نشانہ لگا اور نہ آپ نے تقریر روکی۔

Scanned with CamScanner

ساتواں حملہ:۔

سپاہ صحابہ کے مرد اسماعیل خان کے زیر اہتمام حق نواز شہید پارک میں 6 مئی 94ء کو ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ قائد سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید مرکزی صوبائی قائدین، ملک کی نامور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم حقانی (کراچی والے) سمیت پچاس سے زائد علماء کرام اسٹیج پر جلوہ افروز تھے۔ اگلی جرنیل سپاہ صحابہ نے خطبہ مسنونہ کے بعد تقریر شروع ہی کی تھی کہ سامعین نے مطالبہ کیا کہ شیعہ کے بارہویں امام کے آپریشن پر مشتمل بیان فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے عقیدہ مہدی پر اہلسنت کا موقف پیش کر کے شیعہ کے بارہویں امام کی حقیقت کو بیان کرنے کا آغاز کیا ہی تھا کہ اچانک ایک زوردار دھماکہ سے پورے جلسہ میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ قریب تھا کہ سامعین منتشر ہو جاتے مولانا محمد اعظم طارق نے فوراً کہا کہ آپ خواہ مخواہ پریشان ہو گئے یہ بم دھماکہ نہیں بلکہ بس ٹائر پھٹنے کا باعث دھماکہ ہوا ہے۔ مولانا نے دو تین مرتبہ جملہ دہرایا اور پھر اجتماع پھر دوبارہ خطاب سننے لگا۔ مولانا کے بیان کے بعد حضرت فاروقی شہید کا ایمان افروز بیان ہوا۔ کانفرنس کے اختتام پر سامعین کو آگاہ کیا گیا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ ایک بم کا دھماکہ تھا۔ جس سے صرف ایک گاڑی کو نقصان پہنچا ہے اور کسی قسم کی جانی نقصان نہیں ہوا۔ لوگ یہ سن کر حیرت سے ایک دوسرے کے منہ تکنے اور کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مسرت کا اظہار کرنے لگے۔

آٹھواں حملہ:۔

جون 1994ء میں فاضل پور میں صدر سپاہ صحابہ ضلع راجن پور مولانا فیض الحق عثمانی کی زیر نگرانی کارکنان سپاہ صحابہ نے عظمت صحابہ کانفرنس منعقد کی خصوصی دعوت جرنیل سپاہ صحابہ علامہ محمد اعظم طارق کو دی گئی۔ اسٹیج پر خطاب شروع کرنے سے قبل معلوم ہوا کہ فاضل پور شیعہ نے چیلنج کیا ہے کہ اگر مولانا اعظم طارق نے (فرضی) بارہویں امام کا آپریشن کیا تو ہم کانفرنس پر حملہ کر کے مولانا کو قتل کر دیں گے۔ مولانا اعظم طارق نے خطبہ مسنونہ کے بعد اعلان کیا کہ میں آج مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان متنازعہ مسئلہ عقیدہ مہدی کے عنوان پر تقریر کروں گا اور آج یہ بات ثابت کروں گا کہ دنیائے شیعت جس بارہویں امام کو مہدی منتظر قرار دے کر اس کا انتظار کر رہی ہے۔ اس کا وجود ہی نہیں ہے جبکہ اصل امام مہدی حضرت عیسیٰ کے نزول سے قبل پیدا ہوں گے۔ والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ اور اپنا نام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر محمد ہوگا۔ جب آپ کی تقریر عروج پر پہنچی تو شیعہ نے اپنے "امام بڑے" سے لاؤڈ سپیکر کھول کر نعرے لگانے شروع کر دیئے اور پھر ایک جلوس کی صورت میں کانفرنس کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے کانفرنس سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر گلی کے اندر سے اسٹیج کی طرف اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کی آواز سنتے ہی اسٹیج کے اردگرد حفاظتی پولیس بھاگ کھڑی ہوئی۔ آپ نے گن مینوں کو حکم دیا کہ میری تقریر جاری رہے گی اگر کوئی گلی سے نکل کر گولی چلائے تو فوراً اسے گولی مار کر اڑا دو۔ یہ دھمکی ایسی کارگر ثابت ہوئی کہ ابن سبا کی نسل کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ دم دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ مولانا اعظم طارق نے اپنی تقریر جاری رکھی اور تقریر مکمل ہونے کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ کانفرنس بخیریت اختتام پذیر ہوئی۔

Scanned with CamScanner

نواں حملہ:۔

22 اگست 1994ء کو شام 4 بجے ضلع سرگودھا کے گاؤں واڑی کی آبادی نواں لوگ کے قریب مولانا اعظم طارق پر نواں قاتلانہ حملہ اس وقت کیا گیا۔ جب آپ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے جھنگ سے اسلام آباد جا رہے تھے۔ مولانا اعظم طارق اپنی گاڑی میں سوار جب ساہیوال سے گزرے تو ایک سفید رنگ کا نیا ڈالا (ٹیوٹا فورویل ڈبل ڈور) ان کا تعاقب کرنے لگا۔ اس میں مسلح آدمی تھے۔ جن میں سے تین نے برقعے پہن رکھے تھے۔ جب مولانا کی گاڑی واڑی کے قریب پہنچی تو آپ نے لکڑی کے بنے ہوئے ایک عارضی پل پر اپنی گاڑی رکوادی تا کہ تعاقب کرنے والوں کا پتہ کیا جائے۔ چند قدم کے فاصلے پر متعاقب گاڑی بھی رک گئی۔ اس گاڑی میں سات افراد میں سے دو افراد غلام رضا نقوی اور محمد علی چونکہ جھنگ سے تعلق رکھتے تھے انہیں پہچان لیا گیا۔ متعاقبین نے جدید اسلحہ سے آپ کی گاڑی پر فوراً حملہ کر دیا۔ جس سے مولانا کی گاڑی جل کر تباہ ہو گئی۔ مولانا کا ڈرائیور اور چار محافظ فوری طور پر گاڑی سے اتر گئے تھے۔ جب کہ پانچواں محافظ چوہدری شاہد جاوید گاڑی سے اترنے نہ پایا تھا کہ گرنیڈ کے حملہ کے نتیجہ میں شہید ہو گیا باقی چار محافظوں نے دفاعی انداز اختیار کرتے ہوئے حملہ آوروں کا نصف گھنٹہ تک مقابلہ کیا۔ اسی دوران میں سرکاری محافظ پولیس کانسٹیبل حاجی امتیاز احمد بھٹی بھی گرنیڈ کے ٹکڑے لگنے سے شدید زخمی ہو گیا۔ زخمی ہونے کے باوجود وہ بڑی جرأت اور ہمت سے مقابلہ کرتے رہے۔ آخر کار خون زیادہ بہہ جانے کے باعث گر گئے اور پھر سرگودھا ہسپتال پہنچنے سے قبل ہی شہید ہو گئے۔ دوسرے محافظوں عبدالرشید محمد سرفراز احسان اللہ کی حوصلہ مندی جرأت اور مہارت قابل تحسین ہے کہ انہوں نے کامیاب دفاع کے بعد شیعہ غنڈوں کو بھاگنے پر مجبور کیا۔ مولانا قریبی کماد کی فصل میں داخل ہو کر دور تک آگے نکل گئے دو محافظ شہید ہو چکے تھے۔

مولانا اعظم طارق اور دیگر ساتھی بالکل محفوظ رہے۔ ملزمان جائے وقوعہ سے اپنی گاڑی واپس لے کر بھاگے اور تھوڑے فاصلے پر جا کر وہ گاڑی چھوڑ دی گئی کیونکہ گاڑی گولیوں سے چھلنی حالت کے پیش نظر کہیں بھی چیک کی جا سکتی تھی۔

مقامی پولیس اور انتظامیہ اطلاع ملنے پر جائے وقوعہ پر پہنچی ایس ایس پی سرگودھا نے خود ملزمان کا تعاقب کیا اور ان کی چھوڑی ہوئی گاڑی قبضہ میں لے لی جس میں سے دو خون آلود برقعے بھی برآمد ہوئے۔ گاڑی پر سینٹر کی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی اس کے علاوہ ایک اور نمبر کی پلیٹ بھی پائی گئی۔ گاڑی بھی خون آلود پائی گئی۔

ایس ایس پی سرگودھا جناب مشتاق سیکھیرا تفتیش کے مطابق ملزمان اپنی گاڑی کے بعد ایک ہائی لیکس پک اپ سے زبردستی سواریاں اتار کر اس میں فرار ہوئے وہ کچھ دور جا کر پنکچر ہو گئی۔ پھر ایک کار چھینی اور اس میں سوار ہوئے۔ ایس ایس پی سرگودھا معلومات حاصل کرتے کرتے آخر کار ضلع جھنگ کے تھانہ قادر پور کے ایک گاؤں موضع ٹو پہنچے اور رات کو ہی اس گاؤں کا محاصرہ کر لیا۔ "امام باڑہ" میں موجود کچھ لوگوں نے تسلیم کیا کہ مطلوبہ ملزمان جو زخمی بھی تھے کار میں وہاں پہنچے تھے۔ اس گاؤں کے کچھ لوگ برائے تفتیش حراست میں لے لئے گئے۔ ایس ایس پی نے کمال بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے باقی ملزمان کو بھی

Scanned with CamScanner

(TRACE) کرلیا جو سبائی ٹولہ سے تعلق رکھتے تھے مگر بدقسمتی یہ کہ ملزمان نہایت بااثر ہونے کی وجہ سے کسی ایسی جگہ چھپ گئے کہ موقع پر گرفتار نہ ہو سکے۔

دوسری جانب ایس ایس پی خصوصی دلچسپی سے تمام شواہد اکٹھے کرتے رہے اور ایک ڈسپنر تک پہنچ گئے جس نے ملزمان کی مرہم پٹی کی تھی۔ مگر اس نے بتایا کہ ملزمان مجھے زبردستی لے گئے تھے اور کسی کو بتانے پر قتل کی دھمکی دی تھی۔ پولیس نے تمام شواہد اکٹھے کئے اور ملزمان جو گاڑی چھوڑ کر بھاگے تھے وہ آج بھی تھانہ شاہ پور صدر میں نشان عبرت بنی ہوئی ہے۔ اس گاڑی سے ملنے والے شواہد سے تفتیش کا دائرہ کار کچھ وسیع کیا تو معلوم ہوا کہ اس سازش میں نہایت ہی بااثر شخصیات ملوث ہیں۔ جس وجہ سے ملزمان کی گرفتاری عمل میں نہ لائی جا سکی۔ مگر ان حکومت کے دور میں غلام رضا نقوی کو گرفتار کرلیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا سے ناموس صحابہؓ کا مزید کام لینا تھا یہی وجہ ہے اتنے بڑے حملہ کے باوجود انہیں ایک خراش تک نہ آئی۔

دسواں حملہ:۔

ستمبر 1994ء میں ملتان گھنٹہ گھر میں ایک یادگار تاریخی ''ناموس صحابہؓ کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ لاہور میں ضروری کام کی وجہ سے مولانا اعظم طارق کو تاخیر ہوگئی دوپہر دو بجے ایک چارٹر طیارہ کا بندوبست کیا گیا۔ اور چار بجے ملتان پہنچے نماز عصر کے بعد کانفرنس سے خطاب کرنے کے بعد ممتاز خطیب قاری محمد حنیف ملتانی کی عیادت کی اور پھر رات گلگشت کالونی ملتان میں حاجی محمد عرفان شاہین کے گھر آرام کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پولیس کی گاڑی مولانا کو چھوڑ کر واپس چلی گئی تھی۔ آپ کے گن مین لاہور ہی میں رہ گئے تھے۔ ملتان کے صرف دو ساتھی ایک دو رائفلوں کے ساتھ مولانا کے پاس رات دو بجے کے قریب اچانک شدید فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں جس سے مولانا کی آنکھ کھل گئی۔ گھر کے تمام افراد بیدار ہو چکے تھے۔ محمد اسلم جس کے پاس گن تھی گھبرایا ہوا آیا اور کہنے لگا ''مولانا! شیعہ نے حملہ کردیا ہے اور وہ لوگ گیٹ پر فائرنگ کررہے ہیں اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔'' مولانا نے مالک مکان سے پوچھا کہ آپ ان لوگوں کو جانتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ محلے کا شیعہ تھانیدار ہے اور کچھ شیعہ محلے دار اس کے ساتھ ہیں۔ ساتھیوں کے پاس جو اسلحہ تھا وہ جواب دے چکا تھا گولیاں مس ہورہی تھیں۔ ایس ایس پی اور ڈپٹی کمشنر کو فون کیے۔ اتفاق سے ایس ایس پی ملتان چوہدری عبدالقدیر بھٹی فون پر مل گئے۔ تمام صورت حال کا سن کر وہ پولیس کی دو گاڑیوں سمیت روانہ ہوئے۔ چند منٹوں میں پولیس کے آجانے پر شیعہ غنڈے دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور کچھ گرفتار کرلیے گئے۔ پکڑے ہوئے لوگوں کو جب اندر لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ سارا سلسلہ غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ آپ نے پوچھا کہ وہ کس طرح؟ وہ کہنے لگے کہ ہم محلے والوں نے آپ کے گن مینوں کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ شاید یہ ڈاکو ہیں اور اس کوٹھی میں ڈکیتی کی نیت سے پھر رہے ہیں۔ اس لیے ہم نے حملہ کیا تھا۔ چونکہ اس واقع میں قصور پولیس کا تھا کہ ان کی سیکورٹی والی گاڑیاں چلی گئی تھیں۔ اس لیے پولیس افسران نے بھی ان کی صفائیاں دیں۔ آپ نے یہ کہہ کر مسئلہ ختم کردیا کہ مجھے اس حملہ سے شہرت حاصل کرنا ہوتی تو میں ضرور اس واقعہ کی تفصیلات میں جاتا اور اب چونکہ پولیس نے بھی صفائی دے دی ہے اور دوسری طرف

Scanned with CamScanner

شیعہ نے قسمیں کھانا شروع کردی ہیں۔ میں اس پر اعتبار نہ کرتے ہوئے بھی خاموشی اختیار کرتا ہوں۔ دوسرے روز نامعلوم کیسے یہ خبر اخبارات والوں کو مل گئی اور انہوں نے شہ سرخیوں میں قاتلانہ حملہ کی تفصیلات شائع کردی تھیں۔

گیارہواں حملہ:۔

قائدین سپاہ صحابہؓ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ و جرنیل سپاہ صحابہؓ علامہ محمد اعظم طارق 20 نومبر 1995ء کو رات 2 بجے چھ ہاؤس لاہور سے بہاولپور کے جاگیردار شاہنواز ڈبہ کے قتل کیس میں گرفتار کرلیے گئے کئی ماہ تک ملک کی مختلف جیلوں میں اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 20 مارچ 96ء کو سپریم کورٹ کی عدلیہ کی آزادی کے تاریخی فیصلے کے بعد پوری دنیا کو امید ہوگئی تھی کہ اب قائدین سپاہ صحابہؓ کی رہائی میں حکومتی رکاوٹ ختم ہوجائے گی۔ لیکن ریکارڈ عدالت میں پیش نہ کرنے' ڈپٹی اٹارنی کی بجائے اٹارنی جنرل کے عدالت میں پیش ہونے کے عذر کے حکومتی ہتھکنڈے چار ماہ تک چلتے رہے اسی دوران ہائی کورٹ کی دو ماہ کی تعطیلات' بنچ کے ایک جج کی غیر ملک روانگی کے باعث قائدین کی ضمانتوں میں 6 ماہ کی تاخیر ہوئی۔ اس عرصہ میں کئی مرتبہ حکومت کے خاص کارندوں کے ذریعے جیل میں قائدین کو حکومت کی حمایت کی صورت میں رہائی کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس سلسلہ کی تمام تفصیلات اور جیل میں قائدین کو قتل کرنے کے منصوبے سے لے کر خصوصی عدالتوں سے سزائے موت دلوانے کی سازشوں کی تفصیل شہید ملت اسلامیہ علامہ فاروقی شہیدؒ کی جیل میں لکھی جانے والی کتاب ''پھر وہی قید قفس'' میں موجود ہے۔

27 اکتوبر 1996ء صبح دس بجے ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے جسٹس راشد عزیز اور جسٹس تصدق حسین گیلانی نے قائدین کی میاں شاہنواز کیس میں پانچ پانچ لاکھ کے مچلکوں کے عوض ضمانت منظور کرلی۔ ضمانت منظور ہونے کے بعد انتقامی کارروائی کرتے ہوئے قائدین پر کھاریاں بس فائرنگ کیس اور صرف قائد محترم پر مولانا اعظم طارق پر میکلوڈ گنج بہاولنگر کا ایک مقدمہ قتل ہونے کی وجہ سے رہائی میں تاخیر ہوئی۔

8 رمضان المبارک بمطابق 18 جنوری 1997ء دوپہر تقریباً بارہ بجے کے قریب قائدین سپاہ صحابہؓ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہید و علامہ محمد اعظم طارق کو ایڈیشنل جج لاہور خالد میں کی عدالت سیشن کورٹ میں پیشی کے لیے لایا گیا۔ جونہی پولیس گاڑیاں قائدین کو لے کر سیشن کورٹ کے احاطہ میں داخل ہوئیں۔ قائدین گاڑی سے نیچے اترے' کارکن ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرکے خوشی کا اظہار کررہے تھے' ابھی بمشکل قائدین چند قدم ہی چلے ہوں گے کہ قریب ہی کھڑے موٹر سائیکل میں نصب انتہائی طاقتور بم کو ریموٹ کنٹرول کے ذریعہ دھماکہ کردیا گیا۔ جس سے ہر طرف قیامت برپا ہوگئی پورے احاطے میں اندھیرا چھا گیا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ انسانی جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے ہر جگہ خون ہی خون تھا۔

سانحہ سیشن کورٹ میں سپاہ صحابہؓ کے سربراہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی اپنے دو کارکنوں قاری عزیز الرحمان' قاری عطاء الرحمان' پولیس کے 24 اہلکار اور ایک پریس فوٹو گرافر بھی شہید ہوئے۔ بم دھماکے کے بعد اس سانحہ کا ملزم گرفتار کرلیا گیا اور اس نے اعتراف کیا کہ یہ دھماکہ میں نے جرنیل سپاہ صحابہؓ علامہ محمد اعظم طارق کو شہید کرنے کیلئے کیا تھا۔ جرنیل سپاہ صحابہؓ اس سانحہ میں

Scanned with CamScanner

شدید زخمی ہوئے۔اس حملہ میں جرنیل سپاہ صحابہ گوستر سے زائد کاری زخم جسم پر آئے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی عطا فرمائی۔
اس سانحہ کے نامزد ملزمان حکومت نے گرفتار ہی نہیں تاہم آلہ کار کے طور پر ریموٹ کنٹرول سے بم دھماکہ کرنے والے
ملزم محرم علی کو موقع سے گرفتار کر کے عدالتوں سے سزا سنائے جانے کے بعد سزائے موت دے کر پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا گیا۔

آخری حملہ:۔

؎ یہ قدم قدم قیامت پہ سوادِ کوئے جاناں
وہ یہیں سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیار

مولانا اعظم طارق کی پوری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ناموس صحابہؓ کی خاطر ہر مشکل ہنس کر سہہ گئے۔جھنگوی سے ایک لمحہ کیلئے بھی دست بردار ہونا گوارا نہ کیا۔جیلیں بیڑیاں ہتھکڑیاں اس مردِ آہن کی منتظر رہتی تھی۔لیکن اس نے کبھی راہِ فرار اختیار نہ کی۔ان پر قاتلانہ حملے معمول کا شغل بنتے جا رہے تھے۔غیروں کے حملے اپنوں کے طعنے اس کا راستہ نہ روک سکے۔وہ دیوانہ وار ہر مشکل گھاٹی عبور کرتا چلا گیا۔دن رات کا سکون بالائے طاق رکھتے ہوئے وہ ہر لمحہ مشن و کاز کیلئے برسرِ پیکار رہا۔اس جبل استقامت پر آخری قاتلانہ حملہ اس وقت ہوا جب آپ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے جھنگ سے اسلام آباد جا رہے تھے۔یہ چھ اکتوبر کی سہ پہر تھی کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ قافلہ حریت کے سالار مولانا اعظم طارق پر قاتلانہ حملہ بھی ہو سکتا ہے۔

آپ جب اپنے تین محافظوں اور ڈرائیور سمیت گاڑی میں سوار گولڑہ موڑ ٹول پلازہ اسلام آباد پہنچے تو اچانک اس قدر شدید فائرنگ کر دی گئی کہ کسی کو لمحہ بھر کیلئے بھی نکلنے کا موقع نہ مل سکا۔مولانا اعظم طارق اپنے چار جانباز ساتھیوں سمیت موقع پر شہید کر دیئے گئے۔(اناللہ وانا الیہ راجعون) اور مولانا زبان حال سے گویا یوں فرما رہے تھے۔

؎ جاں تیری عطا تھی سو تیرے نام کی ہے
ہم نے جیسے بھی بسر کی تیرا احساں جاناں

؎ ٹھوکر سے مرا پاؤں زخمی ہوا ضرور
رستہ میں جو کھڑا تھا کوہسار ہٹ گیا

تحفظ ناموس صحابہؓ اور نفاذ اسلام کیلئے جو کارنامے مولانا نے سرانجام دیئے وہ بھلانے سے بھی نہ بھول پائیں گے

؎ بھلانا مجھے اتنا آسان نہ ہوگا
کئی داستانیں دے جا رہا ہوں

Scanned with CamScanner

حسین یادیں

تحریر: محمد ساجد اٹک شہر

ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم
تعبیر ہے جس کی حسرت و غم، اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم

10 فروری 1998ء سے لے کر 31 مارچ 1999ء تک پہلی مرتبہ ثانی احمد بن حنبلؒ جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اٹک جیل میں رہے۔ جب 31 مارچ کو شام 5 بجے اٹک سے روانہ ہوئے تو ہمارا خیال تھا کہ اب رہا ہو گئے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ خیال خیال ہی رہا بلکہ آپ کو مزید 4 ماہ فیصل آباد کی جیل میں رہنا پڑا۔ اس دوران راقم تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگانے کے لیے رائے ونڈ چلا گیا۔ ایک رات سخت طبیعت خراب تھی اور لیٹ کر سونے کی نیت کر ہی رہا تھا کہ برادرم عمران فاروقی نے آ کر جوش میں کہا کہ ایک خوش خبری ہے لیکن اٹھ کر بیٹھیں تو بتاتا ہوں۔ میں نے نہ اٹھ سکنے پر معذرت کی تو انہوں نے کہا کہ مولانا رہا ہو گئے ہیں۔ اس پر میں یوں اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ ننگے پاؤں بازار آ گئے اور گھر فون کیا تو مولانا کے گھر والوں نے بتایا کہ آج رہائی ہونا تھی لیکن نہ ہو سکی۔ واپسی پر پھر بخار لوٹ آیا اور قدم بوجھل ہو گئے۔ دوسرے دن جمعہ کا دن تھا شام کو پھر اطلاع ملی کہ مولانا رہا ہو گئے ہیں تو! گلے دن صبح مولانا کو فون کیا تو آپ نے پوچھا کہ کب آ رہے ہو۔ جس پر میں نے بتایا کہ سخت بیمار ہوں نہیں آ سکتا۔ آپ فرمانے لگے کہ جلدی آ جاؤ۔ میرے پاس بڑے بڑے حکیم اور ڈاکٹر بیٹھے ہیں تیرا علاج کرواتا ہوں۔ میں نے عرض کی میں چل ہی نہیں سکتا تو آؤ کیسے۔ پھر فرمانے لگے اچھا کب تک آؤ گے۔ میں نے کہا کوشش کروں گا کہ ایک دو دن میں آ جاؤں۔ فرمانے لگے میں انتظار کروں گا۔

طبیعت ٹھیک نہ ہونے کے باوجود بھائی عمران فاروقی کے شدید اصرار پر دو دن بعد ہم دن کے 12 بجے جھنگ پہنچے تو مولانا گھر کے مخصوص کمرے میں تشریف فرما تھے۔ اردگرد ہمیشہ کی طرح عوام کا مجمع تھا۔ میرے بہت ہی پیارے بھائی ثناء اللہ سعد صاحب شجاع آبادی نے کھڑکی سے مجھے دیکھتے ہی اونچی آواز میں کہا "ساجد صاحب جھنگ آمد پر ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں" مولانا نے شاید یہ الفاظ نہ سنے تھے۔ اس لیے عام لوگوں کی طرح مجھے بھی ملے اور اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ ایک ایسا شخص جو سوا سال تک بغیر دیکھے ہر قسم کی خدمت کرتا رہا ہو۔ ہر ہر لمحہ کی خبریں دیتا ہو۔ ایک دوسرے کو دکھ سکھ کا ساتھی سمجھتے ہوئے۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں۔ آنے والا ہزاروں تمنائیں لے کر آئے کہ جو کل تک کاغذ کے ٹکڑوں کا سہارا لیتا تھا آج اپنے چاہنے والے کو سامنے دیکھ کر خوش ہو گا پیار کرے گا۔ حال احوال پوچھے گا۔ لیکن یہاں تو نقشہ ہی کچھ اور تھا۔ میں کچھ دیر قریب بیٹھا اور پھر دل پر پتھر رکھ کر پیچھے ہٹ آیا۔ یہاں پھر بھائی ثناء اللہ صاحب نے فراست سے کام لیا۔ مجھے کہنے لگے کہ مولانا آپ کو نہیں پہچان سکے۔ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے مجھے ساتھ لیا اور مولانا کے قریب ہو کر کہا کہ ساجد صاحب آئے تھے وہ ناراض ہو گئے ہیں کہ مولانا نے مجھے پہچانا نہیں۔ مولانا نے حیرت سے کہا ساجد کب آیا تھا؟ کہاں ہے؟ ثناء

Scanned with CamScanner

اللہ صاحب نے کہا ابھی ادھر ہی ہے۔ تو مولانا نے سب طرف دیکھ کر کہا کہ ادھر ہی ہے تو پھر میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ ہے۔ پھر کیا عجیب منظر تھا جسے میں ساری زندگی نہیں بھول سکتا کہ مولانا کھڑے ہو گئے اور میں بھی کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے گلے لگا لیا۔ دیر تک پیار دیتے رہے اور ساتھ بٹھا کر میرے منہ میں بار بار مٹھائی ڈالتے۔ اور کبھی کبھی نگاہیں اٹھا کر عجیب محبت سے کبھی دیکھتے۔ تھوڑی دیر بعد ظہر کی نماز ادا کی۔ اور پھر مجھے کہنے لگے آپ نے یہیں ٹھہرنا یا میرے ساتھ چلنا ہے۔ مولانا عالم طارق صاحب نے کہا نہیں۔ انہیں ساتھ لے جائیں گھوم پھر لیں گے۔ مولانا نے کہا چلو۔ اپنی گاڑی میں آگے خود بیٹھ گئے اور اپنے پیچھے مولانا محمد الیاس بالا کوٹی کے ساتھ مجھے بٹھایا اور راستے میں بالا کوٹی صاحب سے میرا تعارف کراتے ہوئے خوب مذاق کرتے رہے۔ بلکہ ایک موقع پر کہنے لگے کہ جیل میں میں نے اسے کہا کہ مجھے ایک عدد تازہ تصویر بھیج دو میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں تو اس نے مجھے بچپن کی تصویر بھیج دی جس کی وجہ سے آج میں اسے پہچان ہی نہ سکا۔

ہم جوں جوں آگے بڑھ رہے تھے سڑکوں کے دونوں طرف اور گھروں اور دکانوں کی چھتوں پر لوگ استقبال اور مولانا کی جھلک دیکھنے کے لیے جمع تھے۔ میں نے اس روز پہلی مرتبہ اپنی آنکھوں سے جھنگ کی عوام کی مولانا سے محبت دیکھی۔ عورتیں تک چھتوں سے مولانا کو ایک نظر دیکھنے کو ترس رہی تھیں۔ بعض جگہوں پر بوڑھی عورتیں اور بزرگ گاڑی کے قریب آ کر مولانا کے سر پر ہاتھ مارتے اور دعائیں دیتے۔ اکثر جگہوں پر بوتلیں اور دودھ کا شربت تیار کر کے لوگ کھڑے ہوتے اور مولانا کو پیش کرتے۔ چار سال بعد مولانا آزاد ہوئے تھے۔ اس دوران کئی لوگ فوت ہوئے۔ ان سب کے گھروں میں مولانا دعا کے لیے جاتے دعا کرتے اور آگے چل پڑتے۔ یہی ان لوگوں کی محبت تھی جس نے مولانا کو جھنگ میں ہی رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور مولانا نے بھی کبھی کوئی کمی نہ کی۔ ان کے دکھ سکھ غمی اور خوشی ہر چیز میں شریک ہوئے۔ مولانا کو جھنگ والوں نے اتنی محبت دی تھی کہ ایک جگہ علامہ فاروقی شہیدؒ نے احتساب عدالت لگائی عوام جمع تھی اور قائدین باری باری سامنے آ کھڑے ہوئے عوام ان پر اعتراضات کرتے وہ جوابات دیتے اور علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ فیصلہ سناتے۔ آخر میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو کھڑا کر کے فاروقی شہیدؒ نے کہا کہ اب ان پر اپنے اعتراضات کیے جائیں تو پورے مجمع نے کھڑے ہو کر کہا کہ ان سے ہمیں کوئی گلہ نہیں۔ بس ان سے کہیں کہ یہ ہمیں تھوڑی سی تقریر سنا دیں۔ کیسا انوکھا قائد تھا۔ اسی لیے تو میں کہتا ہوں کہ قائد ہو تو کیسا ہو۔ اعظم طارق جیسا ہو۔

مولانا چلتے جا رہے تھے اور ملاقاتیں اور دعائیں کرتے جا رہے تھے میں تھک گیا اور آہستہ سے نکل کر برادرم راشد کے ساتھ واپس مرکز آ گیا۔ کچھ دیر بعد مولانا بھی آ گئے اور مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ آپ بھاگ آئے..... پھر چلنے لگے تو مجھے کہا چلو۔ میں نے پوچھا کہ کہاں تو فرمانے لگے کہ "جہاں ہم وہاں تم" میں چل پڑا۔ شہر میں داخل ہونے سے پہلے گاڑی کھڑی کر دی اور پیدل چل پڑے کیا ہی خوب انداز تھا چلنے کا۔ شیر کی طرح دھاڑ کر چلتے اور اتنی جلدی اور تیز چلتے جیسے وقت کم ہو اور کام زیادہ ہیں۔ عوام کا ایک جم غفیر ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ وہ کچھ ہے جو میں نہ لکھ سکتا ہوں اور نہ بیان ہو سکتا ہے۔ مولانا کے ساتھ چلتے

Scanned with CamScanner

چلتے میں تھک گیا اور پھر واپس آ گیا۔عشاء کے قریب آپ واپس مرکز تشریف لائے تو پھر مجھے سامنے بیٹھا دیکھ کر کہنے لگے کہ آپ بھاگ گئے۔اور پھر کہنے لگے ''ہمارے ساتھ آپ نہیں چل سکتے'' اور مولانا کا جسم تو جیسے لوہے کا بنا ہوا تھا۔تھکنے اور آرام کرنے کا تو نام بھی نہ لیتے۔صبح بارہ بجے میں پہنچا تھا۔اور رات کا ایک بج چکا تھا۔باہر سے واپس آنے سے پہلے اور بعد میں لوگوں کے مسائل سننا اور ان کو موقع پر حل کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔کسی کا مسئلہ فون کے ذریعے حل ہو رہا ہے۔کبھی دونوں فریقین کو الگ بٹھا کر ان کے مسائل سن کر حل نکالا جا رہا ہے۔کسی کی ٹرانسفر ہے تو وہ فون پر حل ہو رہی ہے کسی کا تھانے اور جھگڑے کا مسئلہ ہے تو وہ حل ہو رہا ہے۔یوں کرتے کرتے رات کا ایک بج گیا۔لوگوں کے مسائل رکے تو فرمایا اب کچھ آرام کرنا چاہیے تھوڑی دیر گپ شپ ہوئی اور سو گئے۔صبح کی نماز میں چار بجے پھر شریک تھے۔گویا رات تین گھنٹوں میں گھر بھی وقت دیا۔کھانا بھی کھایا اور سوئے بھی۔

صبح کی نماز کے بعد پھر وہی ملاقاتوں اور مسائل کا سلسلہ چل پڑا نماز کے بعد میں نے کئی مرتبہ اجازت مانگی تو ہر بار یہی کہتے کہ ناشتہ کر کے جاؤ۔آخر ناشتہ کیا تو اجازت ملی۔پھر بھی اجازت دینے سے پہلے مجھے اپنے پاس بٹھالیا اور تقریباً آدھا گھنٹہ تک کچھ مسائل پر بات چیت کرتے رہے۔تب مجھے اجازت دی۔اور معانقہ کیا اور راشد سے کہا کہ ان کو رخصت کرو۔

مولانا کے ہمراہ پہلا سفر:۔

جماعت کے ساتھ چالیس دن لگانے کے بعد واپس آیا اور پھر کراچی چلا گیا۔جس روز کراچی سے واپس آیا 15 اگست 1999ء کا دن تھا اور اسی روز ہری پور میں سالانہ کانفرنس تھی۔حافظ حبیب الرحمٰن کے شدید اصرار پر ہم ہری پور پہنچے۔مولانا سے ملاقات ہوئی۔حافظ محمد صدیق کی خواہش تھی کہ رات کو مولانا میرے پاس واہ میں رہیں۔حافظ حبیب کی مجبوری تھی انہوں نے مجھے رکنے کو کہا اور خود چلے گئے۔ہم رات تقریباً 2 بجے حافظ محمد صدیق کے مدرسہ میں پہنچے اور رات گزاری۔صبح گڑھی افغان شیخ الحدیث مولانا محمد صابر اور مولانا عبدالسلام کے گھر دعا کے لیے حاضری ہوئی اور پھر وہاں سے اٹک آئے۔اٹک جیل میں جنڈ کے اسیران ناموس صحابہؓ سے ملاقات کی اور پھر زندگی میں پہلی مرتبہ ہمارے گھر آئے اور میرے والد محترم کے پاس میرے دادا جان کی تعزیت کی۔وہاں سے کتبہ موڑ عثمانیہ ریسٹورنٹ پر دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر سرحد کے دورہ پر روانہ ہونے سے پہلے مجھے کہنے لگے کہ میرے ساتھ چلو میں نے چند مجبوریاں بتا کر معذرت کی تو فرمانے لگے کہ اٹک میں جماعت کی ذمہ داریاں سنبھال لو۔میں نے عرض کیا ضروری ہے تو فرمانے لگے ضروری ہے۔

شکر درہ آمد پر جھنگویؒ کی یاد:۔

شمالی علاقہ جات جا رہے تھے تو ہم نے آپ کی دعوت کی اور پروگرام یہ تھا کہ سفر پر جاتے ہوئے ''گرین لیگون'' ہوٹل پر رکیں گے۔ہم پہلے ہی پہنچ گئے مولانا حسب معمول شور وغل میں وہاں پہنچے۔کھانا کھانے کے دوران میں نے عرض کی کہ ہمیں اٹک کے لیے وقت دیں تو فرمانے لگے کہ 21 ستمبر 2000ء کی تاریخ خالی ہے۔ہم نے کہا ٹھیک ہے تو آپ نے پروگرام نوٹ

Scanned with CamScanner

کرلیا۔ انتظامیہ والے پروگرام پر پابندی لگا کر اخبارات میں بیانات جاری کر رہے۔ دوسری طرف ہماری طرف سے بھی بیانا
جاری ہوگئے کہ پروگرام ہر حال میں ہوگا۔ ہم ایک روز پہلے انتظامیہ سے وفد کی شکل میں ملے اور پروگرام کے حوالے سے بات کی
تو انتظامیہ نے بھرپور ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام ملتوی کردو اور کچھ دن بعد دوبارہ کرلو ہم بھی آپ سے
تعاون کریں گے۔ ہم نے بہت سمجھایا لیکن انتظامیہ کی ایک ہی ضد تھی۔ ہم واپس آئے اور مشورہ کیا کہ کیونکہ انتظامیہ صرف اور
صرف ضد پہ اتری ہوئی ہے اس لیے اب پروگرام ضروری ہے۔ اگلے دن وہاں پہنچ گئے۔ اس وقت مولانا خطاب کر رہے
تھے۔ کھانے کے دوران میں نے تفصیلات بتائیں تو فرمانے لگے آپ کا کیا ارادہ ہے۔ میں نے کہا کہ ہماری تیاریاں مکمل ہیں اور
ہم نے پروگرام کرنا ہے۔ اس لیے میں آپ کو لینے کے لیے آیا ہوں۔ نماز ظہر کے بعد ہم جب روانہ ہوئے تو راستے میں مولانا
نے میرے ساتھ مذاق شروع کردیا کہ "ڈر گئے" میں نے کہا کہ اگر ڈر جاتا تو آپ کے پاس نہ آتا جب ہم "جھاری کس" پہنچے تو
ایک دم بیریئر گرا کر ہمیں روک دیا گیا۔ ہر طرف پولیس ہی پولیس تھی۔ پولیس افسر نے آکر کہا کہ مولانا آپ پر اٹک داخلے پر
پابندی ہے۔ مولانا نے کہا کہ میں اٹک تو نہیں جارہا۔ میرا پشاور میں پروگرام ہے میں وہاں جارہا ہوں۔ وہ کہنے لگے مولانا پشاور
جانے کے لیے ایک اور راستہ بھی ہے۔ اس حملے کو سنتے ہی مولانا اتنے غصے سے بولے کہ سب ڈر گئے۔ میں نے مولانا کو پہلی
مرتبہ اتنے غصہ میں دیکھا۔ فرمانے لگے۔ "جی ٹی روڈ سے مجھے کسی کا باپ بھی نہیں روک سکتا۔ میں ادھر سے ہی جاؤں گا۔ جاؤ تم
سے جو ہوسکتا ہے کرلو" پھر پیچھے مڑ کر میرے کان میں کہنے لگے کہ اگر انہوں نے مجھے روک دیا اور پشاور نہ جانے دیا تو ہم جلدی
اور بروقت چھپ کر اٹک پہنچ جائیں گے۔ پھر پولیس افسران آکر کہنے لگے کہ مولانا آپ ہماری گاڑی میں بیٹھ جائیں۔ ہم آپ
کو اٹک سے پل سے پار کردیتے ہیں۔ مولانا نے کہا ٹھیک ہے اور اتر کر ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ان کی گاڑی آگے تھی اور ہماری
گاڑی پیچھے تھی کہنے لگے کہ آپ لوگ جاکر پروگرام شروع کریں۔ جب پروگرام جڑ جائے تو مجھے فون کردیں۔ ہم مولانا کو لانے
کے لیے خفیہ راستے سے شکر درہ پہنچے۔ اور کچھ اپنوں ہی کی سخت مخالفت کے باوجود نماز مغرب کے بعد پروگرام شروع کردیا گیا۔ دو
ساتھی مولانا کو لینے کے لیے چلے گئے۔ رات گئے تک انتظار ہوتا رہا۔ عوام کا ایک جم غفیر تھا ہر زبان پر یہی الفاظ تھے کہ مولانا
آئیں گے یا نہیں۔ آخر آدھی رات کے بعد مولانا سر پر بڑی چادری باندھے شکر درہ میں داخل ہوئے۔ جیسے ہی مسجد میں داخل
ہوئے۔ مسجد نعروں سے گونج اٹھی یوں لگتا تھا کہ مسجد کے درودیوار اس گونج سے اڑ جائیں گے۔ مولانا منبر پر تشریف فرما ہوئے اور
میرے کان میں کہا کہ بڑے زبردست انداز سے آیا ہوں۔ اس کے بعد ایک یادگار خطاب فرمایا۔ پولیس افسران حیران تھے اور
خود دیکھنے کے لیے آئے کہ ہم نے خود انہیں موٹروے پر رخصت کیا ہے۔ پھر یہ آخر آئے کہاں سے؟ اور یہ بات آج تک ان
کے لیے سوالیہ نشان ہے۔ بہرحال خطاب کے بعد میں انہیں موٹر سائیکل پر بٹھا کر ایک مکان میں لے گیا۔ کچھ دیر آرام کرنے
کے بعد ہم انہیں گاڑی میں بٹھا کر رات تین بجے غازی بروتھا پروجیکٹ کی واپڈا کالونی کی طرف سے ٹیکسلا چھوڑ کر واپس آئے۔

چوہنگ سنٹر میں میرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ میرے اور میرے رب کا معاملہ ہے:۔

Scanned with CamScanner

آپ جب اٹک جیل میں تھے تو میں نے چوہنگ سنٹر کے بارے میں پوچھا۔ جس پر آپ نے "چوہنگ سنٹر کا تعارف" کے عنوان سے ایک مضمون لکھ دیا۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے تفصیل نہیں لکھی۔ اسے تفصیل سے لکھیں۔ تو آپ نے لکھا کہ برادرم آپ اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں یہ لکھوں کی فلاں افسر نے میرے ساتھ یہ کیا اور فلاں افسر نے یہ کیا۔ یہ میں نہیں لکھوں گا۔ یہ میرا اور میرے رب کے درمیان معاملہ ہے یہ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ اور پھر آخر وقت تک نہ بتایا۔ آپ یہ زخم سینے میں چھپائے زمین میں دفن ہو گئے۔

میری اور قاری عبدالغفار سلیم کی اٹک جیل میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے یادگار ملاقات:۔

میں اٹک جیل میں ایک دن کسی سزائے موت کے قیدی سے ملاقات کی غرض سے گیا تو مولانا سے دور سے "ٹاٹا" ہوئی۔ میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ بہت جلد مولانا سے ملاقات کروں گا۔ حالانکہ اس دور میں بلکہ کسی بھی دور میں ہمارے اس جرنیل سے جیل میں ملاقات کا تصور ہی ممکن نہ تھا۔ ملاقات تو دور کی بات ہے۔ اگر کبھی مولانا کا بیان اخبار میں لگ جاتا تو حکومت میں کھلبلی مچ جاتی۔ اوپر نیچے فون کھڑک جانے کہ یہ بیان کہاں سے آ گیا۔ اکثر جیل انتظامیہ یہ کہہ کر جان چھڑاتی کہ یہ خود ساختہ بیان ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اخبارات میں کبھی بھی کوئی بیان خود ساختہ نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا کی شخصیت کے اندر ایک ایسی کشش تھی کہ جہاں بھی ہوتے کئی لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے۔ اسی طرح جیل میں بھی آپ ملازمین کو اپنا گرویدہ کر لیتے تھے۔ جو بلا خوف وخطر اور بغیر کسی لالچ کے مولانا کے لیے کام کرنے کو تیار رہتے۔ بلکہ مولانا نے ایک مرتبہ بتایا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک پیغام باہر بھجوانے کے لیے ایک ملازم کو دیا اور گرمی کے پیش نظر اسے کچھ رقم اس غرض سے دینا چاہی کہ گرمی بہت ہے تانگہ پر چلے جانا۔ اس آدمی نے یہ رقم واپس کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کا کام دین سمجھ کر کرتا ہوں۔ پیسوں کے کام لینا ہے تو کسی اور کو تلاش کر لیں۔ بہر حال واپس آ کر میں نے مولانا کو پیغام بھیجا کہ جمعرات کے دن میں آؤں گا اور "ٹاٹا" نہیں مانوں گا بلکہ ہاتھ ملاؤں گا۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ آ جائیں آپ سے انشاء اللہ معانقہ ہوگا۔ جمعرات سے ایک دن پہلے میرے انتہائی مہربان اور شفیق بھائی قاری عبدالغفار سلیم تشریف لائے اور کہنے لگے کہ مولانا کا دور سے ہی دیدار کروا دو۔ میں نے پوچھا ضروری ہے تو فرمانے لگے ضروری ہے۔ میں نے کہا صبح سویرے آ جائیں۔ وہ آئے اور ہم جیل میں پہنچ گئے۔ مولانا نے ہمیں گلے لگایا اور اپنے ساتھ سکیورٹی وارڈ میں لے گئے۔ تقریباً 45 منٹ تک باتیں ہوئیں۔ ایک بات بھی ہمیں نہ کرنے دی۔ نہ بچوں کا پوچھا' نہ ہی باہر کے حالات پوچھے مسلسل ہدایات دیتے رہے کہ اب ہمیں یوں کرنا ہے' قاری صاحب کو ادراہ کے بارے میں ہدایات دیتے رہے۔ ایک لفظ بھی شکوہ کا زبان پر نہ لائے۔ بلکہ کہنے لگے مجھے یہاں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ پریشانی صرف جماعت کی ہے کہ وہ کیسے پروان چڑھے؟ مشن جھنگوی کی تکمیل کیسے ہو؟ اس کے بعد ہمیں باہر تک رخصت کرنے آئے۔

ایک اور عید امی عائشہ صدیقہؓ کے نام:۔

سالہا سال آپ جیلوں میں رہے۔ اور بغیر کسی جرم کے رہے۔ جرم صرف ایک تھا کہ ہر وقت وہ حق بات کہنے پر مجبور

Scanned with CamScanner

تھے۔لیکن اتنا ظلم اپنی جان پر برداشت کرتے رہے اور کبھی زبان پر شکوہ نہ آیا۔ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ عید اپنے بچوں اور اپنے عزیز واقارب کے ساتھ مل کر اپنے گھر میں رہ کر کرے۔لیکن مولانا کو اللہ تعالیٰ نے اتنا حوصلہ دیا تھا کہ اٹک جیل میں آپ نے تقریباً چار عیدیں کیں۔اس کے باوجود آپ نے ایک عید کے موقع پر لکھا" کہ ایک اور عید امی عائشہ صدیقہؓ کے نا" اور پھر کہنے لگے کہ میری اکثر عیدیں جیلوں میں گزری ہیں۔اور جب بھی عید آتی ہے تو میں اپنے دوست احباب سے اس موقع پر یہی جملہ لکھتا ہوں۔

آپ کی شخصیت اور انٹرنیشنل میڈیا کی توجہ:۔

آخری مرتبہ جب آپ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تو اس وقت آپ میانوالی جیل میں تھے۔آپ کو ایم این اے منتخب ہونے کے بعد رہا کر دیا گیا۔جس روز حلف برداری کی تقریب تھی۔اس دن میں پارلیمنٹ لاجز میں آپ کے فلیٹ میں چلا گیا۔وہاں سے برادرم راشد محمود کے ساتھ پارلیمنٹ کے مین گیٹ پر اس غرض سے پہنچ گئے کہ آپ باہر آئیں تو آپ کا استقبال کریں اور آپ کو لاجز میں ساتھ لائیں۔اس وقت مجھے اندازہ ہوا کہ انٹرنیشنل طور پر آپ میڈیا کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں اور وہ لوگ آپ کا کس قدر احترام کرتے ہیں۔بڑے بڑے لیڈر باہر آئے اور دائیں بائیں دیکھتے رہے کہ کوئی کیمرہ مین شاید فلش مارے لیکن وہ یہ سوچتے ہوئے اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے باہر نکل گئے لیکن کوئی کیمرہ مین اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں لیکن جب باہر نکلا ہمارا شیر تو کیمرہ مین اور صحافی یوں لپکے جیسے وزیراعظم جمالی کو نہیں مولانا کو منتخب کیا جانا ہے۔وہ انتہائی ادب واحترام سے پہلے سلام کرتے اور پھر مبارک بادیں دیتے رہے۔اور مولانا اپنے مخصوص انداز میں مسکراتے اور ہاتھ کے اشارے سے ان کا شکریہ ادا کرتے رہے۔پھر انہوں نے کچھ سوالات کیے اور مولانا نے ایک تجربہ کار سیاستدان کی طرح انتہائی سکون واطمینان سے جوابات دیئے۔آخر میں انہوں نے مبارک بادیں دیں۔اور مولانا شکریہ ادا کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔

سنیوں کا وزیراعظم:۔

مولانا شہید ایک ایسی شخصیت تھے کہ جو بھی انہیں ایک مرتبہ ملتا انہیں کا ہو جاتا۔بار بار آتا۔پورے پارلیمنٹ لاجز میں کہیں کسی فلیٹ میں کوئی چوں چاں کی آواز نہ ہوتی۔آواز تب آئے جب ایم این اے صاحب کے ساتھ کوئی دوسرا ہو۔جبکہ ایم این اے صاحب اپنے فلیٹ میں کسی کو برداشت ہی نہیں کرتے۔کام کرنا تو دور کی بات ہے۔جبکہ دوسری طرف سنیوں کے وزیراعظم! کے فلیٹ میں کئی مواقع ایسے آئے کہ فلیٹ کے تمام کمرے بھرے ہوئے ہیں اور لوگ باہر کھڑے ہیں۔کوئی مایوس واپس نہیں جاتا تھا۔کام ہو نہ ہو کوشش مولانا کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔کسی کے لیے فون کرتے' کسی کے ساتھ چل پڑتے۔کسی کو رقعہ دے دیتے۔ہر علاقے کا ہر قسم کا آدمی آتا۔کبھی یہ نہیں کہا کہ میں صرف جھنگ سے منتخب ہوا ہوں اور انہیں کے کام کروں گا۔کبھی کسی کو یہ نہیں کہا کہ اپنے علاقے کے نمائندے سے بات کرو میرے پاس کیوں آئے ہو۔کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا کھلاتے۔چائے پلاتے اور اعزاز کے ساتھ تسلی دے کر رخصت کرتے۔میں نے کئی مرتبہ پوچھا کہ مولانا آپ اس کام کے لیے آنے

Scanned with CamScanner

والوں کو جانتے بھی ہیں تو مسکرا کر کہتے جاننے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے پاس آیا تھا کام کروانا ہماری ذمہ داری ہے۔ کبھی بھی نہیں پوچھا کہ جماعت کے ساتھ تعلق بھی ہے یا کارکن بھی ہو کہ نہیں۔ جو کام اس نے جس کے متعلق کہہ دیا اسی وقت اس کو فون کر کے کہہ دیا۔

؎ خنجر کسی پہ چلے تڑپتے ہم ہیں میر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

سچ ہی جلسوں میں نعرہ لگتا تھا کہ سنیوں کا وزیراعظم..... اعظم طارق..... اعظم طارق

مولانا کے ساتھ ہماری اسمبلی کے اجلاس میں شرکت:۔

مولانا فضل محمود مجھے کہتے رہے کہ مرزا گاؤں کے لیے ہمیں وقت لے دو میں جب بات کرتا تو ٹال دیتے۔ میں نے مولانا فضل محمود کو کہا کہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے ہم اکٹھے چلتے ہیں ایک اور کام بھی ہے اور تاریخ بھی لے لیتے ہیں۔ وہ تیار ہو گئے۔ جب ہم پارلیمنٹ لاجز پہنچے تو مولانا شہیدؒ فائل اٹھائے تیار کھڑے تھے۔ ہمیں ملے اور فرمایا کہ میں اجلاس میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں تو میں نے عرض کی کہ ہماری تھوڑی سی بات سن لیں۔ کہنے لگے کہ وقت بالکل کم ہے اور میں نے ''شریعت بل'' کی کاپیاں بھی تقسیم کرنی ہیں۔ ایسے کرو کہ میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاؤ راستے میں بات کر لیتے ہیں۔ ہم چل پڑے' راستہ میں ابھی بات شروع ہی ہوئی تھی کہ پارلیمنٹ ہاؤس پہنچ گئے فرمانے لگے۔ روز روز موقع نہیں ملتا آج آئے ہوئے ہو تو ہمارے ساتھ اندر چلو۔ اجلاس کے بعد تفصیل سے بات ہو جائے گی۔ میں نے مولانا فضل محمود کو تیار کر لیا اور اندر چلے گئے۔ عجیب منظر تھا۔ مولانا پورے ہال میں گھومتے تھے۔ مولانا کے ساتھ ہال بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ مولانا جہاں سے بھی گزرتے ایم این اے ہوں یا گیلریوں میں بیٹھے ہوئے عوام سب ہی مولانا کو سلام کرتے اور احتراماً کھڑے ہو جاتے' مولانا اپنے مخصوص انداز میں مسکراتے ہوئے دایاں ہاتھ اٹھاتے اور پھر سینے پر رکھ لیتے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ اسمبلی بنی ہی مولانا کے لیے ہے۔ کافی دیر بعد اجلاس شروع ہوا اور تلاوت قرآن پاک ختم ہوتے ہی مجلس عمل اور اس کے حامی کھڑے ہو گئے اور ڈیسک بجانا اور شور مچانا شروع کر دیا سپیکر نے اجلاس شروع رکھا اور مولانا کا نام پکارا۔ مولانا جب تقریر کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان کا مائیک بند تھا۔ دو تین بار مولانا کا نام پکارا گیا لیکن مولانا مسلسل مائیک کی طرف سپیکر کو متوجہ کرتے رہے۔ مائیک ٹھیک کرنے کی کوشش ہوتی رہیں جو بے کار ثابت ہوئیں۔ آخر کار 45 منٹ کے شور و غوغے والے اجلاس کے خاتمے کا اعلان کر دیا گیا۔ اور ہم واپس لاجز میں آ گئے۔ نماز کے بعد میں نے مولانا سے کہا' مولانا اللہ کی مرضی۔ فرمانے لگے یار پتا نہیں مائیک کو کیا ہو گیا تھا۔ پھر کہنے لگے وہاں ایک ہندو ملازم ہے شاید اس سے کام لے کر میرا مائیک خراب کرا دیا گیا تھا۔ کیوں کہ وہ دو تین بار وہاں آیا تھا۔ رات دیر تک ہم کچھ مسائل پر بحث کرتے رہے پھر مرزا گاؤں کے لیے 21 مئی 2003ء کی تاریخ لے کر واپس ہوئے۔

Scanned with CamScanner

دکھ درد کا ساتھی:۔

مولانا اٹک جیل میں تھے تو میرے دادا جان کا انتقال ہوا۔ جس پر آپ نے لکھا کہ اگر آزاد فضاؤں میں ہوتا تو آپ کے دکھ میں ضرور شرکت کرتا۔ پھر اس بات کو انہوں نے اس وقت پورا کر دکھایا کہ جب آپ قومی اسمبلی کے ممبر ہونے کی وجہ سے انتہائی مصروف ترین زندگی گزار رہے تھے کہ 26 مئی 2003ء کی شام میرے والد محترم اچانک انتقال فرمائے گئے۔ آپ کو صبح کے وقت کسی نے اطلاع دی تو اسی وقت مجھے فون کیا اور کہنے لگے کہ رات کو مجھے اطلاع کیوں نہ کی کہ میں جنازہ پڑھاتا۔ میں نے عرض کی کہ کچھ دوست کہہ رہے تھے کہ ہم کوشش کرتے رہے ہیں لیکن فون مل نہیں رہا۔ فرمانے لگے آج کل تو میں فون اپنے سرہانے رکھ کر سوتا ہوں اور میں کل شام سے کہیں گیا بھی نہیں پھر کہنے لگے کہ جنازہ کب ہے میں نے بتایا کہ ساڑھے دس بجے تو حساب کر کے کہنے لگے 4 گھنٹے میں پہنچنا مشکل ہے بہر حال میں کوشش کرتا ہوں۔ پھر آپ دو دن بعد صبح سات بجے میرے پاس پہنچے۔ دعا کی اور فرمانے لگے۔ رات گجرات میں پیغمبر انقلاب کانفرنس تھی وہیں سے یہاں آرہا ہوں اس لیے آرام کرنا ہے۔ میں نے ایک کمرے میں جگہ بنادی' اٹھے اور ناشتہ کرنے کے بعد باہر تعزیت کے لیے آئے ہوئے مہمانوں کے پاس بیٹھے لوگ بہت آئے ہوئے تھے۔ مجھ سے پوچھا کہ کچھ بولنا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہماری خوش قسمتی ہوگی۔ پھر آپ نے ایک عجیب اور انوکھا "فکر آخرت" کے عنوان پر خطاب کیا۔ ہر ہر بول آج یوں محسوس ہوتا ہے کہ اپنے بارے میں بول رہے تھے کہ نیک آدمی جب فوت ہوتا ہے تو اس کی روح کیسے نکالی جاتی ہے۔ پھر وہ روح جسم سے کیسے جدا ہوتی ہے' اور وہ روح اپنے رب کے دربار میں کس انداز سے پیش ہوتی ہے اور پھر رب کی طرف سے اس کا کس انداز سے احترام کرایا جاتا ہے۔ اور روح کو اس کا ٹھکانا کس طرح دکھایا جاتا ہے۔ اور پھر اس روح کو کہا جاتا ہے کہ ساری زندگی تو نے بے چینی اور میری یاد میں بے قرار رہ کر گزار دی اب ہمیشہ کیلئے سکون حاصل کرو۔ اسی طرح دنیا کی بے ثباتی کا بھی بھرپور انداز میں اظہار کیا۔ پھر دعا کر کے اور تسلیاں دے کر رخصت ہوئے۔

لیکن میں بار بار سوچتا رہا اور اب بھی اکثر سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو جیسے لوہے کا بنایا تھا۔ دنوں میں بھی سفر راتوں کو جلسے اور پھر سفر اور واپس جھنگ آ کر رات دو دو بجے تک لوگوں کے مسائل سننا اور انہیں حل کرنا۔ یہ ان کی زندگی کا روزانہ کا معمول تھا۔

جو رکے تو گراں تھے ہم
جو چلے تو جاں سے گزر گئے

یہ بات یہاں بالکل فٹ آتی ہے جو اکثر مولوی کرتے ہیں۔ لیکن سوائے کھانے اور سونے کے ان کا اور کوئی کام نہیں۔ پھر بھی وہ اپنے لیے کہتے ہیں۔ لیکن اس بات کے صحیح مصداق مولانا شہیدؒ ہی تھے۔ کیونکہ ریلوں اور جیلوں میں انہوں نے ہی ساری زندگی گزار دی۔ اور شہیدؒ ہو کر ہی ان کو قرار آیا۔

Scanned with CamScanner

ہلکی مزاح کی باتیں اور یادیں:۔

؎ آ دیکھ میرے اعظم تیرے بعد بھی ہو رہا ہے بسیرا
دل سینے میں ہے جب تک ساجد بھولے گا نہ تم تیرا

نہ جانے اور کون کون ہوگا جو یہ کہے گا کہ میرے ساتھ مولانا بہت گپ لگاتے تھے۔لیکن میں کہتا ہوں کہ مولانا میرا بہت خیال رکھتے تھے۔اکثر میرے کان میں ایک آدھ لطیفہ سناتے۔اونچی آواز میں نہ سناتے کہ کوئی اور نہ سن لے اس کے علاوہ وہ میرے ساتھ مزاح کرتے تو میں بھی ان کے ساتھ بہت زیادہ مذاق کرتا۔میری آواز کی پہچان انہیں ایسی تھی کہ میں نے فون پر کبھی نام نہیں بتایا ایک دفعہ میں نے فون پر ہی پوچھا کہ پہچانا ہے تو کہنے لگے" لے تینوں ناں پورا پاکستان جاندا اے" میرے بہت سے دوستوں نے میرے نام کے ساتھ مولانا سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن مولانا نے کہا کہ تم وہ نہیں ہو۔وہ کبھی کبھی حیران ہوکر مجھے کہتے کہ مولانا تیری آواز اتنی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمیں مانتے ہی نہیں۔یہاں میں ان کی چند مزاح کی باتیں لکھتا ہوں جو میرے اور ان کے درمیان ہوئیں۔

1۔ رہائی کے بعد ایک مرتبہ گڑھی افغاناں آئے تو میں انہیں ساتھ اٹک لانے کے لیے لینے گیا واپسی پر گاڑی کے اندر والے آئینے سے مجھے دیکھتے ہوئے کہنے لگے" سجنوں ہماری طرف دیکھو اور ہماری آنکھوں سے آنکھیں تو ملاؤ" میں نے کہا حضرت آئینے سے کیا آنکھیں ملاؤں آئینہ بھی کوئی قابل اعتماد چیز ہے۔تو آپ اپنی سیٹ پر اوپر پاؤں رکھ کر پیچھے مڑ کر بیٹھ گئے اور ہم سے باتیں کرنے لگے۔

2۔ ایک مرتبہ ایبٹ آباد میں سٹوڈنٹس کا کنونشن ہو رہا تھا۔مولانا نے بھی آنا تھا ہم بھی پہنچ گئے۔مولانا ایک مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے۔کھانا کھانے کے بعد دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔میں بھی ساتھ بیٹھ گیا اور علامہ فاروقی شہیدؒ کے خطبات پر مبنی اپنی کتاب" صدائے فاروقی" دکھائی۔دیکھتے ہوئے تعریف کرتے رہے اور کہنے لگے جیسی یہ کتاب ہے ویسی میں اس کے لیے تقریظ نہ لکھ سکا تو میں نے کہا آپ کیسے لکھتے۔آپ کے پاس ہمارے لیے وقت ہی نہیں ہے۔آپ کے پاس ہمارے لیے صرف جیل میں وقت ہوتا ہے۔تو کہنے لگے اوئے جیل کا نام نہ لو کیوں مجھے پھر جیل بھجواتے ہو۔تھوڑی دیر گپ شپ کے بعد میں نے اجازت مانگی تو کہنے لگے میری تقریر نہیں سنو اگے۔میں نے کہا آپ کی تقریر پر کیا سننی ہے۔آپ کی ایک ہی تقریر ہے اور وہ مجھے زبانی یاد ہے اس پر ہنستے ہوئے کہنے لگے پھر یہاں کیوں آئے ہو۔میں نے کہا صرف آپ کے دیدار کے لیے۔فرمانے لگے پھر یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی وہیں حسن ابدال ایبٹ آباد موڑ پر مل لیتے میں نے کہا وہاں مجھے کون ملنے دیتا۔وہاں آپ سرکاری ہاتھوں میں ہوتے۔پھر مجھے اجازت دے دی۔کچھ دن بعد حضرو کے علاقے میں آئے تو وہاں تاریخ کے عنوان پر زبردست تقریر کی۔واپسی پر ہٹیاں جب مجھے اتارا اور میں چل پڑا تو مجھے کہنے لگے سنو! میں پلٹا تو طنزیہ طور پر مسکرا کر کہنے لگے میری آج کی تقریر یاد کر لینا۔تو میں نے کہاں ہاں آج کی تقریر کچھ گزارا کرتی ہے۔کہنے لگے صرف گزارا میں نے ہنستے ہوئے کہا

ہاں بس ٹھیک ہی ہے۔

3۔ آپ کے گن مین محمد قاسم کی شادی تھی جس میں شرکت کی غرض سے ویسہ آ رہے تھے ہم رابطہ کر کے ہر دیلی کے انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں آپ کا ایک اور گن مین امین اصغر تلہ گنگ والا بھی وہاں آ گیا مولانا پہنچے تو وہیں ایک ہوٹل پر ہم بیٹھ گئے۔ امین مجھے کہنے لگا کہ مولانا سے تلہ گنگ کے لیے وقت لے دو۔ میں نے کہا یہ بیٹھے ہیں بات کر لو۔ تو اس نے خود ہی بات کی۔ مولانا میری طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ اس سے رابطہ کرو۔ تو میں نے اسی وقت اس سے اونچی آواز میں کہا پروگرام لینا ہے تو خود ہی لے لو۔ مولانا نے جس کو وقت دینا ہوتا ہے اسے خود ہی دے دیتے ہیں اور جسے نہیں دینا ہوتا اسے میرے پاس بھیج دیتے ہیں۔ مولانا نے زور سے قہقہہ لگایا اور دیر تک ہنستے رہے۔ کہنے لگے یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کہا اس کو صحیح بات بتا رہا ہوں۔

4۔ میرا نکاح ہونے والا تھا تو تین چار روز پہلے میں نے فون کیا کہ مجھے اتوار کے روز وقت چاہئے۔ کہنے لگے مجھے ابھی ابھی بہاولپور سے پولیس گرفتار کر کے گھر نظر بند کر گئی ہے۔ میں نے کہا واہ واہ یہ تو حکومت نے بڑا احسان کیا ہے۔ کہنے لگے میرے بچے بڑے خوش ہیں اور حکومت کو دعائیں دے رہیں ہیں۔ تھوڑی دیر گپ شپ کے بعد میں نے پوچھا۔ اچھا مولانا یہ بتائیں کہ میں وقت کس لیے مانگ رہا تھا۔ تو کہنے لگے تم اس لیے وقت مانگ رہے تھے کہ..... یقیناً تیرا نکاح ہوگا میں نے کہا "اوئے ہمارا پیر تو غیب کا علم بھی جانتا ہے" اس پر بڑے قہقہے لگائے اور دیر تک ہنستے ہوئے کہنے لگے مان گئے ناں۔ میں نے کہا بالکل مان گیا ہوں۔

مولانا شہیدؒ کے ساتھ آخری سفر، ملاقات اور محبت بھری باتیں اور یادیں:۔

میں کراچی سے واپس آیا تو پتا چلا کہ حمید گاؤں میں ظہر کے بعد مولانا کا پروگرام ہے۔ میرا ارادہ جانے کا نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی نہ رہ سکا اور ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد موبائل پر فون کیا تو برادرم راشد سے بات ہوئی۔ وہ کہنے لگے فوراً یہاں پہنچو ہم آنے والے ہیں۔ میں اسی وقت یہاں پہنچ گیا۔ اور بھی بہت سے کارکن وہاں پہنچنا شروع ہو گئے۔ اتنے میں موڑ پر مولانا کی گاڑی رکی تمام لوگ مولانا کو سلام کر رہے تھے اور میں گاڑی کے سامنے گاڑی پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ مولانا مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ میں نے اشارہ کیا مجھے جگہ دیں ورنہ جانے نہیں دوں گا۔ مولانا نے پیچھے مڑ کر گن مین سے کچھ کہا اور وہ باہر نکل آیا تو مولانا نے مجھے گاڑی میں آنے کا اشارہ کیا۔ تب میں گاڑی میں بیٹھا یہ بھی میں بتاتا چلوں کہ یہ میرا گاڑی کے سامنے آنا اور جگہ مانگنا ایک مذاق تھا ورنہ یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ ملک کے کسی بھی حصہ میں ہوں اور میں وہاں موجود ہوں اور مولانا مجھے ساتھ نہ بٹھائیں۔ اور مولانا تو مجھے اکثر پروگراموں میں ساتھ جانے کی دعوت دیتے۔ اور میں کہتا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اس پر بہت ہنستے تھے۔ کہتے کہ یہ لوگ میری گاڑی میں سفر کرنے بلکہ گاڑی کو ہاتھ لگانے کو ترستے ہیں اور تجھے خود ساتھ چلنے کو کہتا ہوں اور تم نہیں جاتے" میں ہنس کر ٹال دیتا۔ ایک مرتبہ فورٹ منرو میں تقریر کر کے واپس آ رہے تھے تو مجھے گاڑی میں ہی کہنے لگے میرے ساتھ لاہور میں چلو گے نا۔ میں نے کہا نہیں جی۔ مجھے یہاں موڑ پر اتار دینا۔ جب موڑ آنے لگا تو ہاتھ اٹھا کر

5:09 pm
Scanned with CamScanner

کہنے لگے "یا اللہ تو ایک بندے کو توفیق دے دے کہ وہ ہمارے ساتھ چلا جائے" میں نے کہا آپ کی دعا قبول ہوگئی ہے۔ اب مجھے آگے لے جائیں اور پھر اسلام آباد موڑ دے پر اتر کر واپس ہوا۔

تو میں حمید گاؤں کے پروگرام کی بات کر رہا تھا۔ سارے راستے میں میرے ساتھ مذاق کرتے رہے۔ ساتھ مولانا عالم طارق بھی تھے۔ مولانا اس دن بہت زیادہ مذاق کے موڈ میں تھے۔ سارے راستے میں مجھے کہتے رہے کہ ماسٹر بچوں سے یوں چیزیں منگواتے ہیں۔ بچوں سے یوں پیسے لیتے ہیں۔ میں نے کہا مولانا دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں جو آپ استادوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں یا تو آپ سکول ماسٹر رہے ہیں جس کی وجہ سے آپ کو تجربہ ہے یا پھر آپ کو پڑھائی کے دوران کسی استاد نے سکول میں تنگ کر کے آپ سے اس طرح چیزیں منگوائی ہیں۔ کہنے لگے نہ میں سکول استاد رہا ہوں اور نہ ہی سکول پڑھنے گیا ہوں۔ اور بہت ہنسے جلسہ گاہ کے قریب پہنچے تو کہنے لگے اگر ایک کپ چائے کا مل جائے تو کام بن جائے گا۔ میں نے کہا انشاء اللہ مل جائے گا۔ جب چاہے آئی تو آپ تقریر کے لیے کھڑے ہو چکے تھے۔ میں ساتھ بیٹھ گیا اور وقفے وقفے سے چائے ٹھنڈی کر کے پلاتا رہا۔ جلسہ سے واپسی پر کہنے لگے آج تم نے بڑے وقت پر چائے پلائی ہے۔ ورنہ گلہ جواب دے گیا تھا۔ حضرو ایک جگہ کھانا کھایا تھا۔ راستے میں ہنسی مزاح کے واقعات سناتے رہے۔ کھانا کھا چکے تو مجھ سے پوچھنے لگے کہ چائے کہاں پینی ہے۔ میں نے کہا راستے میں کتب موڑ پر ایک گھر میں۔ تو فرمانے لگے چلو۔ ایک دم تیار ہو گئے۔ چائے پینے کے دوران مجھ سے پوچھنے لگے تم سکول میں کیا پڑھاتے ہو۔ میں نے کہا ڈرائنگ پڑھاتا ہوں۔ تو کہنے لگے ڈرائنگ پڑھاتے ہو تو خربوزہ بنا سکتے ہو۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ کہنے لگے بناؤ۔ میں نے کہا کاغذ پنسل اور کلر یعنی رنگ منگوا کر دیں۔ کہنے لگے پھر تم خربوزہ بنا لو گے۔ میں نے کہا بالکل بنا لوں گا۔ کہنے لگے تم کیسے خربوزہ بنا لو گے۔ خربوزہ تو خدا کے علاوہ کوئی بھی نہیں بنا سکتا۔ تم یہ کہو کہ میں خربوزے کی تصویر بنا سکتا ہوں۔ اور بھی باتیں ہوئیں پھر ہم باہر نکلے۔ مولانا گاڑی میں سوار ہونے سے پہلے سب کو ملے۔ میں نے بھی معانقہ کیا اور آپ کے چہرے پر پیار دیا اور آپ نے بھی مجھے پیار دیا اور یہ پیار کوئی پہلی مرتبہ نہیں دیا تھا۔ بلکہ ہمیشہ میں مولانا کو اور آپ مجھے پیار دیتے۔ یوں آپ رخصت ہوئے مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ زندگی کی آخری ملاقات ہے۔ اور یہ جدائی ہمیشہ کی جدائی ہے۔ لیکن ایک بات دل کو سہارا دیتی ہے۔ وہ یہ کہ جب آپ اٹک جیل سے راولپنڈی اڈیالہ جیل منتقل ہوئے تھے تو آپ نے وہاں سے ایک خط پوسٹ کیا تھا۔ اس کے جواب میں نے لکھا تھا کہ اس خط کے بعد مجھے امید ہے کہ آپ مجھے قیامت کے دن بھی نہیں بھولیں گے۔ جس کے جواب میں آپ نے لکھا تھا کہ انشاء اللہ یہ تعلق آپ سے ہمیشہ نبھائیں گے۔ قائد شہید کی یہ چند یادیں نقل کی ہیں۔ اگر ان کی مزید بھی باتیں اور یادیں لکھوں تو پوری ایک کتاب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ اور ہمیں ان کے مشن کو منزل تک پہنچانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں ان کے مشن کی بہاریں پھلتی پھولتی دکھائے اور وہ دن آئے جب ہم اپنے تمام قائدین کی قبروں پر کھڑے ہو کر کہیں کہ آج آپ کا مشن پورا ہو گیا ہے۔ آمین!

کیویں ہسدا رہسدا ٹرگیوں جنج کر وطن تے ختم قیام ایں
ودے تلہ دی روندے گلیاں دے تیری موت دا سنئر پیغام ایں

Scanned with CamScanner

حب صحابہؓ رحمۃ اللہ

یا اللہ

بغض صحابہؓ لعنۃ اللہ

مرکز اہلسنت

جامعہ فاروقیہ

ملحقہ وفاق المدارس

زیر سرپرستی

امام اہلسنت شیخ الحدیث
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر
مدظلہ العالی

مفسر قرآن
حضرت مولانا
صوفی عبدالحمید سواتی
مدظلہ العالی

غزالی دوراں، پیر طریقت
حضرت مولانا
سید نفیس الحسینی
مدظلہ العالی

شعبہ جات: حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت، علوم شرعیہ، علوم عصریہ، درس نظامی

جامعہ عائشہ صدیقہؓ لبنات الاسلام

بچیوں کیلئے شعبہ جات:

تجوید و قرأت، فاضلات کا کورس، تفسیر، حدیث، فقہ، بیرونی طالبات کیلئے قیام و طعام کا انتظام موجود ہے

منجانب: حضرت مولانا قاری **عبدالجبار** (فاضل نصرت العلوم
خطیب مرکزی جامع مسجد خلفائے راشدین، مہتمم: جامعہ فاروقیہ اور جامعہ عائشہ للبنات الاسلام
بھاؤ عثمان پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات فون: 04337-453291 موبائل: 0300-9510637

Scanned with CamScanner

موت سے واپسی

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی آخری بھوک ہڑتال کی کہانی' انکی اپنی زبانی

یہ ایک ایسے مرد آہن کی کہانی ہے۔ جو ہر دور کے سول حکمرانوں سے اپنے مشن اور کاز کیلئے لڑتا رہا ہے۔ حتی کہ فوجی حکومت کے دور میں بھی اس پر چوہنگ سنٹر کے انسانیت سوز عقوبت خانوں میں بے پناہ تشدد کیا گیا۔ ہر ظلم و جبر اس نے خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اسے کسی قسم کا لالچ بھی اپنے موقف سے پیچھے نہ ہٹا سکا۔ اپنی زندگی کی آخری گرفتاری میں بھی وہ حکمرانوں کے ظلم و جبر کے خلاف لڑتا رہا ہے۔ اس کا موقف یہ تھا کہ ظلم کے خلاف آواز نہ اٹھانا بھی ظلم کی تائید ہے جب اس کو کال کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا تو اس نے ظلم و جبر کے خلاف بھوک ہڑتال کا ہتھیار استعمال کر کے ثابت کر دیا کہ تاریخ کا رخ موڑنے والے لوگ ہر دور میں ناممکن کو ممکن بنا کر چھوڑتے ہیں۔ یہ کہانی بھی اسی طرح کے حکومتی جبر کے خلاف ہے جب ملک بھر کی تمام عدالتیں اس کی رہائی کے پروانے جاری کر چکیں تو حکومت نے پھر بھی اسے رہا نہ کیا۔ بالآخر اس نے بھوک ہڑتال کا ہتھیار استعمال کر کے حکومت کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔ یہ کہانی اس مرد مجاہد نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی' جو انکی شہادت کے بعد انکی ڈائریوں سے شائع کی جا رہی ہے۔

مزید تین ماہ کی پابندی:۔

تین ماہ کی گھر میں نظر بندی کے دوران 9 جنوری 2002ء کو ریویو بورڈ کے سامنے پیشی کیلئے DSP فاروق کے ہمراہ تین گاڑیوں کا قافلہ جھنگ سے لاہور روانہ ہوا۔ میری گاڑی بھی ساتھ تھی مگر راستہ میں SSP نے تلاشی لیکر اسے تھانہ مکوآنہ میں رکوا دیا۔ میں سخت دھند کے باعث 12 بجے لاہور پہنچے۔ ہائی کورٹ میں سخت ترین سیکورٹی انتظامات کئے گئے تھے ایک بجے جسٹس کرامت نذیر بھنڈاری' جسٹس میاں انجم الزماں اور جسٹس اعجاز نثار پر مشتمل ریویو بورڈ کے سامنے پیش ہوئے تو SSP طارق مسعود اور ڈپٹی ہوم سیکرٹری عرفان علی نے فائلیں پیش کیں۔ جسٹس بھنڈاری نے مجھے کہا کہ حکومت آپ کو مزید تین ماہ نظر بند رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور اجازت کی طلبگار ہے۔ میں نے چند ضروری باتیں کر کے کہا جمعہ و عید کی نماز اور شادی' غمی میں شمولیت کی اجازت کے ساتھ آپ بے شک تین ماہ گھر پر نظر بندی منظور کر دیں۔ اس وقت مولانا عطاء المومن شاہ بخاری کو بھی پیش کیا گیا۔ عدالت نے انکی نظر بندی میں توسیع سے انکار کر کے میری نظر بندی میں 31 جنوری 2002ء تک۔ توسیع کر دی ہم اپنے قافلے کے ساتھ جھنگ پہنچ گئے۔

11 جنوری کو گرفتاریوں کے خوف سے کوئی خطیب بھی جمعہ کیلئے نہ آیا تو ایک طالب علم کو جمعہ پڑھانا پڑا۔ 31 جنوری کو ریویو بورڈ کے سامنے پیش ہوئے تو 31 مارچ تک نظر بندی میں توسیع کر دی گئی۔ 29 مارچ 2002ء جمعہ کے وقت سب انسپکٹر پولیس رمضان نے بتایا کہ ہائی کورٹ میں پیشی 31 مارچ اتوار کے باعث 30 مارچ ہفتہ کو ہوگی۔

چنانچہ رات کو ہائی کورٹ میں درخواست پیش کرنے کیلئے تیاری کر لی۔ SSP اور ہوم سیکرٹری کے خط جس میں نظر

Scanned with CamScanner

بندی بڑھانے کی استدعا کی گئی تھی۔اس پر بھی مکمل تیاری کرلی۔صبح تہجد پڑھ ہی رہے تھے کہ پولیس آ گئی۔SSP ملک نواز اور DSP لیگل بھی ہمراہ تھے۔ان سے مل کر فجر ادا کر کے گھر سے 5 بجے لاہور کیلئے روانہ ہوئے۔دس بجے ہائی کورٹ پہنچے۔دو گھنٹے تک گاڑی میں بیٹھ کر پچھلے سال کی ڈائری جو اڈیالہ کے آخری ایام کی سفید صفحات پر تھی نئی ڈائری پر نقل کرتا رہا۔اس زمانہ کے معمولات پڑھ کر حیران ہوتا رہا۔دل میں یقین کی حد تک گمان تھا کہ آج پھر واپسی جھنگ ہوگی۔بارہ بجے لشکر طیبہ کے سربراہ حافظ سعید احمد کو لایا گیا۔پھر مجھے ریویو بورڈ کے تین ججوں کرامت نذیر بھنڈاری' خواجہ شریف اور اعجاز احمد چوہدری کے سامنے پیش کیا گیا۔میں نے SSP کے خط کو تنقید کا نشانہ بنایا۔عالمی اور ملکی حالات کے تناظر میں باتیں کیں۔جج حضرات کافی حد تک مطمئن نظر آئے۔ادھر SSP کا رویہ بھی مناسب تھا۔مگر اس نے جھنگ متوقع دہشت گردی کا تذکرہ کیا۔اس دوران ڈپٹی ہوم سیکرٹری عرفان سعید نے اتنا کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ سیکورٹی کے باعث گھر کی بجائے کسی اور جگہ شفٹ کیا جائے۔میں نے اس کی تردید کی B.A کے امتحان اور چہلم کے حوالہ سے نظر بندی کو درست قرار دیا۔فارغ ہونے کے بعد میں قریب ہی بیٹھ گیا۔اسی اثناء میں رجسٹرار نے بتایا کہ دو ماہ کی توسیع اور اڈیالہ جیل پہنچانے کا فیصلہ ہے۔یہ فیصلہ مجھ پر اتنا گراں ہوا کہ پسینے چھوٹ گئے۔میں نے خود کو سنبھالا اور خود جج صاحب سے ملنے کا مطالبہ کیا۔پیغام بھجوادیا گیا پھر جج نے بلوایا بمشکل جیل تبدیل کرنے کا مانے' میانوالی کے آرڈر کروالیے۔حافظ سعید احمد کو رہا کرنے کا حکم ہوا۔اور مجھے میانوالی جیل روانہ کردیا گیا۔

میانوالی جیل روانگی:۔

لاہور سے باہر نکل کر ملک ممتاز کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔رات ساڑھے آٹھ بجے میانوالی جیل پہنچے۔میاں فہیم' میاں زاہد نظر آئے تو کچھ غم ہلکا ہوا۔پورے راستہ میں طبیعت کافی بے چین رہی تھی کیونکہ بچوں کا خیال خوب ستایا رہا۔اگلے روز فجر ادا کر کے وظیفہ پڑھا۔پانچ پارے تلاوت کیے۔طبیعت بوجھل ہونے کے باعث بھوک تک نہیں لگ رہی تھی۔مولانا مسعود اظہر بھی ادھر تین ماہ گزار گئے تھے ان کا مشقتی مجھے دیا گیا تھا۔طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو بی اے کے امتحان کی کتاب تاریخ اسلام کا مطالعہ شروع کیا۔مغرب سے گھنٹہ قبل 6 بجے بند ہوا اور لطیف نامی ملازم سے باتیں کرنے سے غم کافی ہلکا ہوگیا۔آج کے اخبارات میں خصوصاً جنگ اور نوائے وقت میں میانوالی جیل آمد کی خبریں نمایاں تھیں۔اگلے روز وظیفہ پڑھ کر ڈھلائی کے دوران پانچ پارے تلاوت کیے۔آرام کے بعد گیارہ بجے راشد کی طرف سے بھیجا ہوا سامان ورقعہ مل گیا۔معلوم ہوا کہ بیٹی اور داماد اسی روز لاہور سے گھر آ گئے تھے اس سے اطمینان ہوا۔ساڑھے گیارہ بجے سپرنٹنڈنٹ آ گئے پندرہ منٹ تک حال احوال معلوم کرتے رہے پچھلی باتیں تازہ ہوئیں علی الصبح ڈھلائی کے دوران ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بھی مل گئے تھے۔عصر سے قبل میاں فہیم و میاں زاہد آ گئے آدھ گھنٹہ گپ شپ رہی عصر پڑھ کر بند ہوا۔رات کو استخارہ بسلسلہ تیاری الیکشن کر کے سو گیا۔

خواب میں مولانا احمد لدھیانوی کے ہمراہ اور خود کو زاہد قاسمی کے گھر پایا جس نے گھر پر PPP کا جھنڈا لگا رکھا تھا۔اور ضمنی الیکشن میں صوبائی سیٹ کا امیدوار تھا۔معاملہ زیادہ سمجھ نہیں آیا۔

Scanned with CamScanner

6اپریل تہجد پڑھ کر دو پارے تلاف کی فجر ادا کی پھر وظائف پڑھ کر سو گیا۔ آٹھ بجے اٹھ کر واک کے دوران ڈیڑھ پارہ تلاوت کر کے ''مطالعہ پاکستان'' کی تیاری کرتا رہا۔ پھر واک کے دوران اڑھائی پارے تلاوت کیے۔ اخبارات پڑھے تو معلوم ہوا کہ صدر پرویز مشرف نے گزشتہ شب تقریر میں ریفرنڈم کا تذکرہ کیا۔ آج رات بارہ بجے گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کرنے کی خبر بھی تھی متحدہ مجلس عمل نے صدر سے ملاقات نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ حکومت نے ساجد نقوی کو دعوت میں شریک نہ کیا تھا۔

بی اے کا امتحان:۔

10اپریل کو بی اے کے امتحان کا درج ذیل شیڈول موصول ہوا۔

18اپریل، جمعرات	جرنلزم۔اے	25اپریل، جمعرات جرنلزم۔بی
27اپریل، ہفتہ	اسلامیات و پاکستان سٹڈیز	3مئی، جمعہ ہسٹری۔اے
7مئی، منگل	ہسٹری۔بی	

مجھے رول نمبر 105231 موصول ہوا۔

13اپریل کو پونے دو بجے باہر سے فروٹ گاجر کا مربہ اور کچھ رقم وصول ہوگئی معلوم ہوا کہ جھنگ سے راشد، قاسم، خانزادہ سلیم خاں گاڑی پر آئے ہیں۔ 15اپریل کو ہوم سیکرٹری کے نام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو بچوں سے ملاقات کیلئے اجازت کی درخواست بھجوائی۔ پتہ چلا کہ ڈپٹی صاحب چھٹی پر ہیں رات کو استخارہ بسلسلہ شرکت مجلس عمل کر کے سو یا تو تین مرتبہ چوہدری سلطان اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرنے کا اشارہ فرمایا۔ 18اپریل کو پونے دو بجے امتحان کیلئے دو نگران کالج سے بی اے کا یہ پہلا پرچہ لینے کیلئے آ گئے۔ دو بجے سے پانچ بجے تک جرنلزم کا الف پیپر خوب کامیابی سے لکھا۔ نگران ساتھ بیٹھے رہے۔

بچوں سے ملاقات:۔

عصر کے بعد بند ہونے لگا تو ڈپٹی صابر عزیز الرحمٰن آ گئے اور بتایا کہ بچوں کی ملاقات کی اجازت مل گئی ہے۔ ہفتہ کو ملاقات ہوگی۔ میں نے کہا کل اعتکاف بیٹھنا ہے اگلے جمعہ کو کر لیں وہ اوپر بات کرنے کا کہہ کر چلے گئے۔ لیکن بات نہ ہوئی تو بچے ہفتہ کے دن سوا بارہ بجے پہنچ گئے بچوں کو دیکھا گھر کی نظر بندی کے ایام یاد آ گئے۔ بچے بھی آج سہمے ہوئے لگ رہے تھے۔ ان کو حوصلہ دیا۔ اہلیہ نے کافی تسلی دی بڑی بیٹی کے علاوہ سب بچے اہلیہ کے ساتھ آئے تھے۔ راشد اور خانزادہ سے بھی ملاقات ہوگئی۔ خانزادہ کی والدہ نے کھانا اور چائے بھجوائی۔

اظہار الحق کی طرف سے نئی جماعت:۔

راشد نے بتایا کہ ''مولانا حق نواز جھنگوی شہید'' کا صاحبزادہ اظہار الحق آج نئی جماعت ''خدام صحابہ'' کا اعلان کرنے والا تھا۔ کہ ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے روکا اور اب وہ کہتا ہے کہ جیسے مولانا اعظم طارق کہیں گے ویسا ہی کروں گا۔ میں نے کہا

Scanned with CamScanner

اسے یہ شوق بھی پورا کرنے دینا تھا تمام لوگ سوا گھنٹہ اور بچے ملاقات کر کے چلے گئے۔اور میں ایک بار پھر یادوں میں کھو گیا۔الیکشن مشن کی طرف دھیان دیا تو پھر حوصلہ بلند ہو گیا۔قائدین کا خون مجھے استقامت کے ساتھ اپنے موقف پر قائم رہنے کا اشارہ دیتا رہا۔25اپریل پونے نو بجے کالج سے دو نگران آ گئے۔12 بجے پرچہ ختم کیا تو نگران حضرات سے گپ شپ رہی' 27اپریل کو 9 بجے سے 12 بجے تک اسلامیات کا پرچہ دیا۔آج 30اپریل کو صدر مشرف کے اعلان کے مطابق ریفرنڈم کیلئے ووٹنگ ہوئی۔جیل کی ڈیوڑی میں ہر آنے والے ملازم سے مشرف کے حق میں ووٹ ڈلوایا جاتا رہا۔اس کے علاوہ تمام ملاقاتیوں سے بھی کئی کئی مہریں لگوا کر بیلٹ پیپر پُر کیے گئے۔جیل انتظامیہ نے 2000 قیدیوں کے بیلٹ پیپروں پر خود ہی مہریں لگا کر ووٹ مکمل کر دیئے۔جتنی دھاندلی مشرف کے اس ریفرنڈم میں ہوئی پاکستان کی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ہے۔

ایف اے کا امتحان:۔

فیصل آباد بورڈ میں ایف اے کے داخلہ فارموں پر اعتراض لگا تھا کہ کراچی میٹرک کے بورڈ کا NOC چاہئے۔فیصل آباد جانے والا ملازم واپس آ گیا۔بورڈ والے کراچی والے NOC کی اصل مانگتی ہیں۔تب بابا سہراب کو فون نمبر دیا۔مگر اس نے آ کر بتایا کہ گھر جھنگ میں کوئی ذمہ دار نہیں ملا۔تب کہا جو ملازم فیصل آباد جائے وہ میرا خط لے جائے اور جھنگ سے ہوتا ہوا جائے۔تو بابا سہراب ہی تیار ہو گیا اور میرا خط لیکر روانہ ہو گیا۔3 مئی کو بی اے کا چوتھا پیپر دیا یہ پرچہ نہایت اعلیٰ اور حوصلہ افزا انداز میں مکمل ہوا۔پھر اگلے پیپر کی تیاری شروع کر دی۔اگلا پیپر عجیب کشمکش والا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلامی ممالک کے حالات پر

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم عثمانیہ وجامعہ عائشہ صدیقہؓ للبنات کا مختصر تعارف

☆ زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد 350 ☆ ہاسٹل میں مقیم طلباء وطالبات کی تعداد 175
☆ انتظامی امور اور تعلیم وتربیت کیلئے مصروف اساتذہ وعملہ کی تعداد 18 ☆ فارغ ہونے والے حافظ وقراء کی تعداد 48
☆ جامعہ ہذا کے سامنے مسجد کے لیے 24 مرلے کے پلاٹ کا چار لاکھ اسی ہزار روپے میں بیع نامہ لکھا جا چکا ہے
☆ انشاء اللہ رمضان شریف تک ادائیگی کرنی ہے۔

اپیل

جامعہ کی مسجد کے لئے خرید کردہ پلاٹ اور تعمیر کا تخمینہ 50 لاکھ روپے ہے۔جامعہ ہذا پسماندہ اور پاکستان کے سرحدی علاقہ میں واقع ہونے کی وجہ سے آپ کی خصوصی توجہات کا مستحق ہے۔ مخیر حضرات زکوٰۃ وصدقات' عطیات وخیرات سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ترسیل کیلئے پتہ

شبیر احمد عثمانی مہتمم جامعہ دارالعلوم عثمانیہ فقری والی ضلع بہاولنگر
جامعہ اکاؤنٹ نمبر 1174-82 حبیب بنک فقیر والی ہے

Scanned with CamScanner

اس میں راشد (سیکرٹری) کا خط پڑھ کر الیکشن کمیشن کے ساتھ جھنگ کی حلقہ بندی کی تصحیح پر بھی بحث ہوئی ہے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی مرکزی راہنما کا اعدم سپاہ صحابہ تقریباً ایک سال جیل کاٹنے کے بعد رہا ہو گئے ہیں۔ ان کے ساتھ صوبائی راہنما شمس الرحمٰن معاویہ کو بھی رہا کر دیا گیا ہے۔ رات گیارہ بجے غلام سرور اسسٹنٹ نے بتایا کہ صبح آپکی لاہور ہائی کورٹ میں پیشی ہے۔ بجلی بند ہونے کی وجہ سے رات سخت بے چینی میں تھا کہ بالآخر آ گیا کہ گاڑی آ گئی ہے۔ ڈیوڑھی میں پہنچا تو DSP فاروق کو دیکھ کر اطمینان ہوا پتہ چلا کہ کوٹ لکھپت جیل میں ہی پیشی ہے۔ اڑھائی بجے رات روانہ ہو کر صبح 8 بجے کوٹ لکھپت جیل لاہور پہنچ گئے۔

رہائی کی اطلاع:۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سے تکرار کے بعد غسل کر کے عدالت پہنچ گئے مگر ہمارے وکیل کے نہ آنے کے باعث 22 تاریخ پڑ گئی۔ DSP نے بتایا کہ 10 جون سے پہلے آپ کی رہائی ہو جائیگی۔ لاہور پیش نہیں کیا جائیگا۔ انہوں نے جھنگ SSP سے ٹیلی فون کر کے تصدیق بھی کر لی تھی لاہور سے 3 بجے روانہ ہو کر رات 11 بجے میانوالی جیل پہنچ گئے۔ سخت گرمی کے باعث سفر بہت دشوار اور تکلیف دہ رہا۔ پھر بھی DSP کے تعاون سے کافی آسانی رہی۔

10 جون 8 بجے غسل کر رہا تھا کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جام عزیز آ گئے انہوں نے لاہور چلنے کا کہا اس کے ساتھ ہی پتہ چلا کہ جھنگ سے بابر، قاسم اور عمران مجھے لینے کیلئے آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ ریویو بورڈ کے فیصلے کے مطابق آج آپ نے رہا ہو جانا ہے۔ سب گھر والے اور اہل جھنگ آپ کے منتظر ہیں آپ کے استقبال کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ سامان وغیرہ پیک کر کے سپرنٹنڈنٹ کے کمرے میں آیا ان حضرات نے اچھے دن گزارنے کا شکریہ ادا کیا۔ انہیں بھی یقین تھا آج رہائی ہو جائیگی۔ گھر بھی اطلاع پہنچ چکی تھی۔

نئے مقدمے میں گرفتاری:۔

خلاف توقع لاہور کی پولیس مجھے لینے آئی ہے۔ یہ لوگ مجھے سیدھے سول جج میانوالی کی عدالت لے گئے اور کہا کہ ریمانڈ دے دیں۔ عدالت نے شرط لگائی کہ گرفتاری ڈالیں۔ میں حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ آہستہ آہستہ مجھے حکومت کی انتہائی گھٹیا حرکت کا پتہ چلنا شروع ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ آج سے دو روز قبل 8 جون کو تھانہ شالی لوہر میں میرے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے جس کی ایف آئی آر کا مفہوم درج ذیل ہے

"ایک نامعلوم شخص مولانا اعظم طارق کی تصنیفات (۱) میرا جرم کیا ہے (۲) ٹوٹ گئی زنجیر (۳) خطبات جرنیل اور کیسٹیں تقسیم کر رہا تھا۔ پولیس کو دیکھ کر بھاگ گیا اور کتب و کیسٹ وہاں چھوڑ گیا۔ یہ کتب اور کیسٹ وہاں سے دستیاب کر کے مقدمہ درج کیا گیا۔"

Scanned with CamScanner

حب صحابہؓ رحمتہ اللہ

لہ دعوۃ الحق

بغض صحابہ لعنت اللہ

مرکز اشاعت التوحید والسنہ تحصیل وزیرآباد

دارالعلوم تعلیم القرآن

مسلم ٹاؤن جی۔ٹی روڈ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

شعبہ جات للبنین: تحفیظ القرآن الکریم بمعہ مڈل

شعبہ علوم اسلامیہ بمعہ میٹرک، ایف، اے، بی۔اے (گوجرانوالہ بورڈ)

شعبہ جات للبنات: تحفیظ القرآن بمعہ قواعد تجوید

عالمہ قاریہ 2 سالہ کورس (نصاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

الداعی الی الخیر: خطیب جامع مسجد ٹالوالی نظام آباد مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن

حافظ عمران احمد وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ، فون: 0437-604737، موبائل: 0303-6301960

Scanned with CamScanner

مبنی ہوگا۔ کچھ کہتے ہیں پاکستان کی چالیس سالہ تاریخ پر ہوگا۔ لہٰذا دونوں طرح کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔

بعد از ظہر ادا کر کے پانچ پارے تلاوت کئے ادھر بابا سہراب فیصل آباد بورڈ سے واپس آ گیا۔ اس نے بورڈ کا خط سینئر سپرنٹنڈنٹ کے نام دیا کہ بورڈ کا ایف اے کا امتحان 2002-5-11 سے شروع ہو رہا ہے۔ بورڈ اپنی ڈویژن سے باہر امتحان نہیں لے سکتا۔ لہٰذا امیدوار کو سنٹرل جیل فیصل آباد لایا جائے۔ اب دیکھو حکومت کیا کرتی ہے! کراچی سے مولانا عبدالغفور ندیم کا خط بھی ملا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ کو خط لکھا کہ فیصل آباد بورڈ والوں کے خط پر عمل درآمد کیلئے اوپر بات کریں۔ انہوں نے خط اوپر فیکس کر دیا۔ آج بی اے کا آخری پرچہ ہے 9 بجے ممتحن آ گئے تاریخ پاکستان کا پرچہ 1940 تا 1990 دیکھ کر اطمینان ہوا۔ تین گھنٹوں میں ہی پرچہ حل کر دیا۔ نگران مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ سپرنٹنڈنٹ نے پیغام بھیجا تو نگران اور ممتحن حضرات کے ہمراہ سپرنٹنڈنٹ کے دفتر گیا۔ کافی باتیں ہوئیں۔ سپرنٹنڈنٹ نے بتایا میں نے سرگودھا بورڈ والوں سے FA کی بات کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ تو BA کا امتحان دے رہے ہیں۔ میں نے کہا یہ سہولت وفاق المدارس کے سند یافتہ افراد کیلئے موجود میٹرک' ایف اے' بی اے کے علاوہ انگریزی کا پرچہ دے کر کسی بھی مضمون میں MA کا امتحان بھی دے سکتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ نے بورڈ والوں کو ہوم سیکرٹری کا پیغام دیا لیکن بات نہ بنی تو ہوم سیکرٹری کو مطلع کیا گیا انہوں نے براہ راست بورڈ سے رابطہ کیا تو بورڈ والوں کا فون آ گیا کہ آپ ہمارے پاس فارم بھجوائیں تب فارم پر کر کے دیتے رہے ہیں۔ انشاء اللہ کل بورڈ سے ڈیٹ شیٹ آ جائیگی۔ اگلے روز بعد العصر بابا سہراب خاں نے بتایا کہ قاری مقبول احمد وغضنفر جو دس دس سالہ قیدی ہیں توبہ قتل والے کیس سے بری ہو گئے ہیں ان کے ساتھی کی کوٹھی بھی ٹوٹ گئی ہے۔ پروفیسر حافظ عبدالقیوم مظہر کی طرف سے FA کی تین کتابیں بھی مل گئیں۔

سیشن کورٹ لاہور میں پیشی:۔

اگلے روز معلوم ہوا کہ 4 بلاک کے ساتھیوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے ان کا مطالبہ تھا کہ مولانا اعظم طارق سے ملاقات کراؤ۔ تب امیر ہارون رشید کو لایا گیا۔ اسی اثناء میں شیخ حاکم علی بھی آ گئے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے ذریعے جج صاحبان سے ملاقات کی۔ 11 بجے عدالت پہنچے تو آصف زرداری سے ملاقات ہوگئی۔ جج صاحب کو بتایا کہ میرے اور شیخ حاکم علی کے FA کے پیپر ہو رہے ہیں۔ تب 27 مئی کی تاریخ مل گئی۔ شیخ حاکم جھنگ روانہ ہو گئے۔ 4 بلاک ہڑتال کنندگان سے خوب ملاقات ہوئی۔ نیو سیل میں منور منج کے پاس کھانا کھایا۔ ناظم اور ہارون کو بلوا کر آگاہ کیا کہ میانوالی روانہ ہو رہے ہیں رات بارہ بجے کے قریب میانوالی پہنچے۔

درد گردہ کی تکلیف:۔

اگلی رات 1 بجے درد گردہ شروع ہوگئی دو بجے ملازم کے ذریعے ڈسپنسر کو بلایا۔ اڑھائی بجے انجکشن لگایا۔ قدرے آفاقہ ہوا مگر ایک گھنٹہ بعد دوبارہ درد شروع ہوگیا۔ بمشکل نماز فجر ادا کی۔ میاں زاہد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ' چیف اور ڈاکٹر آ گئے سات بجے ڈرپ لگائی تو الحمدللہ سکون آ گیا۔ 9 بجے ممتحن آ گئے انگلش کا پیپر مکمل کیا۔ دو بجے سپرنٹنڈنٹ سے ملنے گیا تو صاحبزادہ سعید الرشید

Scanned with CamScanner

عباسی سے ملاقات ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ جھنگ سے مولانا عبدالغفور جھنگوی اور دیگر ساتھی آئے ہیں لیکن ملاقات کی اجازت نہ ملی۔

اگلے روز بعد تہجد تسبیحات ذکر سے فارغ ہوکر تین پارے تلاوت کر کے بعد فجر سورہ فاتح 41 بار کا وظیفہ پڑھا' وظیفہ یومیہ کے بعد دوران واک تین پارے تلاوت کر کے سوگیا۔ کچھ دیر بعد چیف نے آ کر ادویات دیں اور ایکسرے کرانے کی ترغیب دی۔ نہ جانے کیونکہ نیند کا غلبہ شروع ہوگیا اسی دوران ہسپتال جا کر ایکسرے کرائے۔ بعد از ظہر مطالعہ جاری رہا۔ عصر پڑھ کر دوران واک 5 پارے تلاوت کیے۔

اخبار کے ذریعے ریاض بسرا کی پولیس مقابلے میں شہادت کا پتہ چلا روزنامہ نوائے وقت نے جنازہ کے شرکاء کی تعداد بیس ہزار لکھی تھی 22 مئی کو صبح غسل کر رہا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ آ گئے جلدی میں قمیض الٹی پہن کر باہر آ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ریویو بورڈ نے 31 مئی کی بجائے 22 تاریخ کو طلب کیا ہے۔ اگلے روز ہسپتال سے ڈاکٹر نے بلایا ایکسرے میں پتھری واضح نظر آ رہی تھی ڈاکٹر نے مزید تازہ ایکسرے کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ میں کسی سرجن سے رپورٹ تیار کرا دیتا ہوں تا کہ آپ لاہور ساتھ لے جائیں۔ ملازم نے بتایا کہ باہر قاسم ڈرائیور آیا ہے۔ اس نے شورکوٹ کے 16MPO کے کیس کیلئے وکالت نامے پر دستخط کرائے اور انگوٹھے لگوائے۔

نماز عصر سے قبل تین پارے تلاوت کیے بعد از عصر دو پارے تلاوت کر کے ملازمین سے بات چیت جاری تھی کہ اسسٹنٹ نے بتایا کہ ابھی فیکس آئی ہے کہ ہائی کورٹ میں صبح کی بجائے 24 مئی کو پیشی ہے۔ حاضری کیلئے بعد تہجد روانہ ہوکر ساڑھے گیارہ بجے لاہور پہنچے تھانہ پرانی انارکلی میں ڈی ایس پی کے دفتر میں بارہ بجے کھانا کھایا پونے دو بجے ریویو بورڈ کے سامنے پیشی ہوئی۔ حکومت کی طرف سے عرفان سعید ڈپٹی ہوم سیکرٹری پیش ہوئے۔ جج نے کہا "ہم آئین کی رو سے کسی شخص کو آٹھ ماہ سے زیادہ نظر بند نہیں کر سکتے لیکن اگر ملک دشمنی کا الزام ہے تو بارہ ماہ ہو سکتے ہیں لیکن اس عنوان پر آپ ابھی تک کوئی چیز نہیں لائے۔ لہٰذا مولانا کے آٹھ ماہ اگلے مہینے کی دس تاریخ کو پورے ہونگے۔" میں نے بیماری کا ذکر کیا اور گھریلو حالات بتائے۔ اس کے باوجود ریویو بورڈ نے 10 جون 2002ء تک نظر بندی میں توسیع کر دی مجھے کا اس کا یہ فائدہ ہوا کہ ایف اے کا امتحان مکمل ہوگیا۔ رات 9 بجے میانوالی جیل پہنچ گئے۔

قومی انتخابات کا اعلان:۔

27 مئی کی رات صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے اپنے خطاب میں 7 اکتوبر سے 11 اکتوبر تک قومی انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ میں نے جھنگ سے الیکشن لڑنے کیلئے استخارہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اگلے روز ڈی آئی جی جیل مفتی سرفراز دورہ پر تشریف لائے۔ دوسرے بلاکوں سے ہوتے ہوئے گیارہ بجے تین چکی آئے۔ سلام دعا کے بعد کہا "آپ کے ساتھ جیل میں ملاقات ہوتی ہے باہر تو آپ فون پر ہی بات کرتے ہیں"۔ میں نے سخت گرمی میں دورہ کرنے پر کہا "اس موسم تو نوجوان بھی بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ جواب میں کہنے لگے "میرا جسم بوڑھا ہو چکا ہے لیکن ہمت جوان ہے" تھوڑی دیر گپ شپ کے بعد چلے گئے۔ موصولہ ڈاک دیکھی تو

Scanned with CamScanner

سنایا۔تب.....وکلاء اور DSP صاحبان کی معذرت وسفارش پر جان بخشی ہوئی۔موجودہ گرفتاری کی خبر کو نمایاں کوریج دی۔دو دن کا ریمانڈ ختم ہونے پر DSP زاہد حسین کی نگرانی میں پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ عدالت پہنچا۔مقبول احمد باجوہ کی چھٹی کی وجہ سے دوسرے جج منظور حسین نے بغیر کسی تحقیق کے تین دن کا مزید ریمانڈ دے دیا

ایف آئی آر کے اندراج کی کہانی:۔

اس موقع پر میاں مظفر حسین بھی عدالت میں موجود تھے۔اگلے روز کے تمام اخبارات میں میرے بیٹے حافظ محمد معاویہ کا سیاسی ومذہبی راہنماؤں کے نام خط شائع ہوا۔جس میں حکومت کی مجھ پر زیادتیوں کا ذکر تھا۔

عدالت سے واپسی پر SHO عاشق حسین جٹ سے ملاقات ہوئی میں نے ایف آئی آر مانگی اور گلہ کیا۔تو اس نے ایف آئی آر کے اندراج کی ساری کہانی کھول کر رکھ دی۔

اس نے کہا 8 جون سول سیکرٹریٹ میں آئی جی' ڈی آئی جی' ایس ایس پی اور اے ایس پی صاحبان کی اہم میٹنگ ہوئی جس میں میری رہائی روکنے کیلئے مشورہ کیا گیا۔بالآخر حافظ طاہر محمود اشرفی مشیر وگورنر پنجاب نے کتب وکیسٹ فراہم کیں اور عاشق حسین جٹ کو حکم دیا۔کہ آیف آئی آر درج کرے اس سلسلہ میں ایف آئی آر کی پوری کہانی سیکرٹریٹ میں تیار کر کے دی گئی۔مغرب سے قبل چوہدری سلطان محمد سرور کمانڈر صہیب اور تسنیم خاں بھی آئے دور سے علیک سلیک ہوئی۔ASP کو ملے مگر ملاقات کی اجازت نہ مل سکی۔مغرب کے بعد ASP جاتے ہوئے ملا میں نے ایف آئی آر کے اندراج کے طریقہ کار کا گلہ کیا تو کہنے لگا:''میں نے اوپر بات چلائی ہوئی ہے' کل بات کروں گا۔''

کوٹ لکھپت جیل روانگی:۔

رات کو SHO نے تالا کھلوا کر ٹہلائی کرائی۔اگلے روز عصر کے بعد جھنگ سے جاوید' شیخ حاکم قاسم اور رضی اللہ آئے ریمانڈ ختم ہونے پر پولیس نئے ریمانڈ کے حصول کیلئے عدالت لے گئی۔12 بجے حاضر ہوئے تو عدالت نے میری رضامندی کے باوجود ریمانڈ کی بجائے جوڈیشل کے آرڈر کر دیئے۔جج سے کہہ کر کوٹ لکھپت جیل اور بچوں کے ساتھ ملاقات کے آرڈر بھی کرا لیے۔2 بجے جیل پہنچے تو سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی کے ساتھ بات چیت ہوئی۔بلاک نمبر 7 میں میرے لئے الگ چکی تیار کروائی گئی۔سابق ایم این اے منور بیگ سے ملاقات ہوئی۔اگلے روز سپرنٹنڈنٹ نے سپاہ صحابہؓ کے اسیر ساتھیوں کے احتجاج پر افسوس کا اظہار کیا۔میں نے مسئلہ حل کروانے کی بات کی اور کارکنوں کے نام خط لکھ کر اسسٹنٹ فخری کو دیا۔جواب میں اسیران کے امیر' ہارون بھٹی نے سپرنٹنڈنٹ کے سخت رویہ کا ذکر کیا۔تب میں نے ہارون بھٹی اور ڈپٹی چوہدری محمد اشرف جنہوں نے آج ہی نیا چارج سنبھالا ہے بلوا کر کارکنوں کے مطالبات پر غور کیا اور طے کر کے ان کو سینئر سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیج دیا۔واپسی پر انہوں نے بتایا کہ

Scanned with CamScanner

اسیر کارکنوں کی بھوک ہڑتال:۔

''عام کارکنوں کو سارا دن شیڈ میں کھلا رکھا جایا کرے گا۔اور سزائے موت والے قیدیوں کو ایک گھنٹہ صبح جھگڑی کے ساتھ واک کرنے کی اجازت ہوگی۔''ان میں سے دوسری بات ہم نے تسلیم نہ کی اس کو آئندہ کیلئے موخر کر کے احتجاج ختم کروادیا اور سپرنٹنڈنٹ کو کہا کہ'' یہ لوگ چالیس گھنٹوں سے بھوک ہڑتال پر ہیں لہٰذا انہیں کھانا کھلایا جائے''۔

الحمدللہ سارا معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہوگیا۔بعدازظہر تین پارے تلاوت کیے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آگئے اور بتایا کہ مطالبات کی دوسری شق بھی منظور کرلی ہے جس کے مطابق سزائے موت والے قیدی صبح وشام ڈیڑھ گھنٹہ واک کرسکیں گے۔لیکن کارکن اس سے مطمئن نہ ہوئے۔ 21 جون صبح 10 بجے چیف نے بتایا کہ سپرنٹنڈنٹ ساتھیوں کے مسئلہ پر بات کرنا چاہتے ہیں۔سپرنٹنڈنٹ سے انکے دفتر میں ملاقات ہوئی پھر حافظ غلام فرید اور ہارون بھٹی کو اپنے سیل میں بلوا کر ان کی بات سنی۔ڈپٹی سے کچھ امور طے کر کے احتجاج ختم کروادیا اگلے روز فیکٹری ایریا میں لگنے والی عدالت میں پیشی کیلئے گیا۔وہاں آصف زرداری' قاسم ضیاء اور رضا حیات ہراج سے ملاقات ہوئی۔احمد مختار' طاہر نیازی سے بھی گپ شپ رہی آج شیخ حاکم علی کو پیشی کیلئے نہ لایا گیا۔پتہ چلا ہے کہ وہ جھنگ کے کسی تھانہ میں بند ہیں اب 6 جولائی کی پیشی مقرر ہوئی۔پتہ چلا کہ جیل انتظامیہ اسیر کارکنوں کے ساتھ طے شدہ امور پر عمل نہیں کر رہی اور انہیں بلاوجہ تنگ کیا جارہا ہے۔جس کی وجہ سے کارکن دوبارہ بھوک ہڑتال کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

ویتخذ منکم شُھداء (آل عمران) ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے شہیدوں کو چُنتا ہے

ولی کامل' پیر طریقت' رہبر شریعت' عظیم انقلابی قائد' فخر سپاہ صحابہؓ' بطل حریت
فاتح رافضیت' وکیل صحابہؓ' مردِ آہن' جبلِ استقامت' عظیم جرنیل' قائد ملت اسلامیہ

محمد اعظم طارق شہیدؒ کے دنیا فانی سے جانے سے سنی قوم یتیم ہوگئی ہے۔ہم اپنے قائد کی پاک روح کو کروڑہا سلام عقیدت پیش کرتے ہیں

قاری **ضیاء الرحمٰن شہیدؒ**، **محمد اسرار** عرف **عثمان شہیدؒ**، **محمد ممتاز** فوجی شہیدؒ
اور **اصغر علی** شہیدؒ کو بھی ناموسِ صحابہؓ کی خاطر جام شہادت نوش کرنے پر سلام عقیدت پیش کرتے ہیں

منجانب غازی نظام الدین میمن پریا لو عبدالباری میمن' محمد ابوبکر فاروقی' کمانڈو محمد عمر فاروق' محمد عثمان علی' اسماء

Scanned with CamScanner

جج کی حیرانگی:۔

عدالت کا جج اس ایف آئی آر کی مضحکہ خیزی پر بہت ہنسا اس نے کہا "جو نامعلوم شخص یہ کتابیں اور کیسٹیں چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ یہ مقدمہ تو اس پر درج ہونا چاہیے" اس شخص کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا جس کی کتابیں ہیں۔ ریمانڈ کے لئے پولیس کے اصرار پر جج صاحب نے پوچھا "ریمانڈ لیکر آپ کیا برآمد کرنا چاہتے؟ جبکہ کتابیں اور کیسٹیں تو پہلے ہی آپ کے پاس موجود ہیں"۔

بالآخر جج نے 24 گھنٹے کا ریمانڈ دے دیا۔ چار ایلیٹ فورس اور ایک میری گاڑی لاہور کیلئے روانہ ہوگئیں۔ میری گاڑی کے ٹائر راستہ میں دو مرتبہ پنکچر ہوئے۔ SHO عاشق جٹ کی کار کا ٹائر موٹروے پر پنکچر ہوا ایک راہ گیر سے کار کی سپٹی لیکر شام 5 بجے لاہور پہنچے۔ ASP وسیم سے ملاقات ہوئی انہوں نے بہت عزت کی۔ حوالات کے اندر میرے لیے چارپائی' تولیہ صابن اور پانی کا انتظام کرادیا۔ عصر' مغرب اور عشاء پڑھ کر اطمینان سے سوگیا۔

اگلے دن بارہ بجے دہشت گردی کورٹ کے جج مقبول احمد باجوہ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے تفتیشی کو غصہ سے جھاڑا کہ دہشت گردی کی دفعہ کیوں لگائی ہے؟ اس کیس میں دہشت گردی کا پہلو کونسا ہے؟ تفتیشی جواب نہ دے سکا بلکہ چودہ روز ریمانڈ کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا:

تفتیشی:۔ تمام کتب کے مسودہ جات برآمد کرتے ہیں۔

جج:۔ تم نے کیسٹ سنی ہے

تفتیشی:۔ نہیں!

جج:۔ ملزم تو آٹھ ماہ سے پولیس کی حراست میں ہے۔ اور کتب اور کیسٹ! ایف آئی آر کے مطابق نامعلوم شخص پھینک کر بھاگ گیا ہے اب اس ملزم سے کیا چاہتے ہو؟

تفتیشی:۔ مسودہ جات برآمد کرنے ہیں

جج:۔ کتابیں موجود ہیں تو مسودہ جات کی کیا ضرورت ہے؟

جج:۔ (انتہائی غصہ میں) صرف ایک دن کا ریمانڈ دیتا ہوں۔

رات تھانہ سرور روڈ میں گزاری اگلے روز DSP عمر ورک اور بڑی تعداد میں پولیس کے ہمراہ 12 بجے دوپہر عدالت گئے۔ جہاں رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ سے ملاقات ہوئی جھنگ سے راشد' طیب' جاوید اور ماسٹر حبیب بھی احاطہ عدالت پہنچ چکے تھے۔ جج صاحب نے تفتیشی افسر کی پیش کردہ مثل کو سرسری پڑھ کر کہا۔

جج:۔ اس میں مسودہ برآمد کرنے کا ذکر ہی نہیں ہے۔ تو پھر مزید ریمانڈ کیسا؟

کافی تگ ودو کے بعد یہ عبارت مل گئی تو جج نے دو دن کا مزید ریمانڈ دے دیا۔ اس موقع پر DSP لیگل کے موبائل فون کی گھنٹی بج گئی جس پر مقبول احمد باجوہ جج نے سخت نوٹس لیتے ہوئے تلاشی پر مامور کانسٹیبلان برانچ کے بابا کو معطل کرنے کا حکم

Scanned with CamScanner

محمد پیغمبر ﷺ | ختم نبوت زندہ باد | خلافت راشدہ حق چار یارؓ | صحابہؓ رہبر

جامعہ دارالقرآن

ملحقہ جامع مسجد درس والی ککرالی ضلع گجرات

فیضان جامعہ دارالقرآن ککرالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی بنیاد قاضی عبداللطیف جہلمی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے ستمبر 1999ء کو رکھی گئی۔

شعبہ جات

(۱) **شعبہ حفظ** : جس میں طلبہ کو حفظ قرآن مجید مع قواعد تجوید اس کے ساتھ عصری تعلیم، اخلاقی و روحانی تربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

(۲) **شعبہ تفسیر**: اس شعبہ میں ہر روز عشاء کے بعد ترجمہ وتفسیر القرآن المجید کی کلاس ہوتی ہے۔

(۳) **شعبہ حدیث**: اس شعبہ میں ہر روز فجر کے بعد درس حدیث ہوتا ہے۔

(۴) **شعبہ ناظرہ قرآن**: جس میں مقامی بچوں کو تعلیم قرآن اور تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

(۵) **شعبہ تعلیم الاسلام**: اس شعبہ میں الفاظ نماز کی درستگی قواعدِ تجوید کے ساتھ دیگر مسائل نماز اور قرآن مجید کے الفاظ کی درستگی جس میں مقامی احباب ہر عمر کے شریک ہوتے ہیں۔

(۶) **شعبہ طالبات**: اس شعبہ کیلئے علیحدہ باپردہ عمارت ہے اس شعبہ میں فاضلہ قاریہ، قرآن و حدیث، فقہ، صرف ونحو، لغۃ العربیہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

رابطہ کیلئے: (قاری) محمد ضیاء اللہ ناظم جامعہ دارالقرآن و جامع مسجد درس والی ککرالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

مالی معاونت کا پتہ: جامعہ دارالقرآن ککرالی اکاؤنٹ نمبر PLS 16196-9 حبیب بنک لمیٹڈ کوٹلہ ارب علی خان

Scanned with CamScanner

خود بھوک ہڑتال میں شامل ہو گیا:۔

27 جون کو اسیر کارکنوں کی طرف سے بھوک ہڑتال کا اعلان کیا گیا تو میں نے بھی جیل حکام کے رویہ کے خلاف کارکنوں کی بھوک ہڑتال میں شرکت کا فیصلہ کر لیا۔ 11 بجے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آ گئے۔ بھوک ہڑتال پر بات کر کے کہا "سپرنٹنڈنٹ آپ سے ملنا چاہتے ہیں مگر اس سے قبل ہم امیر ہارون بھٹی کو آپ کے پاس بھیجتے ہیں۔ امیر ہارون بھٹی نے بتایا کہ جیل حکام سے مذاکرات ہوئے ہیں مگر وہ طے شدہ سہولت دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ لہٰذا ہم نے فیصلہ کیا کہ احتجاج جاری رکھا جائیگا۔ سپرنٹنڈنٹ پیغام بھیجنے کے باوجود نہ آئے۔ بعد عصر ڈپٹی کے نام رقعہ لکھا کہ اگر معاملات طے نہ کیے گئے تو پھر حالات سنگین ہو جائیں گے۔ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ کو مطلع کر دیا۔

بعد از نماز مغرب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے مطالبات مانے جانے کی اطلاع دی تمام اسیر ساتھیوں کو بلوا کر تفصیلات سے آگاہ کر کے احتجاج ختم کروایا اور انہیں کھانا کھلا کر رخصت کیا۔

اگلے روز آٹھ بجے اسیران کے امیر ہارون بھٹی کی باتیں سنیں پھر حافظ غلام فرید کو بلوایا اور سمجھایا۔ معلوم ہوا کہ میرے موجودہ مقدمہ میں ضمانت کی پیشی کا فیصلہ آج تک موخر ہوا ہے۔ چار روز سے ایسا ہی ہو رہا تھا۔ کیونکہ یہ مقدمہ قابل ضمانت تھا۔ اگر سول جج خارج کرتا تو سیشن ضرور ضمانت دے دیتا۔ راشد کے بھائی نذیر کو قصوری میں بھجوایا جن کے بارے میں آج ہی معلوم ہوا کہ وہ چونگ سے آ گئے ہیں۔

نظر بندی کے دوبارہ آرڈر:۔

اگلے روز 1 بجے دوپہر اسسٹنٹ ضرار اور پولیس افسر آ گئے کہ آپ کو منظور حسین جج خصوصی عدالت طلب کر رہے ہیں۔ عدالت میں مجیب الرحمٰن انقلابی اور دیگر حضرات سے ملاقات ہوئی۔ پیشی سے فارغ ہوئے تھے کہ SHO تھانہ کوٹ لکھپت نے تین ماہ کی نظر بندی کے آرڈر دے دیئے۔ یہ حکومت کی بہت بڑی غنڈہ گردی اور دہشت گردی تھی۔ اس پر احتجاج کرنا میرا حق تھا۔ لہٰذا میں نے حکومت کے اس ظلم و جبر پر احتجاجاً بھوک ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ بھوک ہڑتال سے متعلق ایک خط راشد کو لکھ دیا۔

مولانا محمد عالم کی گرفتاری:۔

اگلے روز صبح ہارون بھٹی سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ حکومتی ظلم و جبر کے خلاف بھوک ہڑتال کرنے پر مشورہ ہوا۔ میں نے بھوک ہڑتال کی صورت پر بتائی کہ یہ بھوک ہڑتال حکومتی ظلم و جبر کے خلاف احتجاج ہوگی۔ جس کی شکل روزہ کی ہوگی یعنی پانی کے ایک گھونٹ سے روزہ رکھا جائیگا اور ایک گھونٹ سے افطار کر لیا جایا کرے گا۔ جنگ اخبار میں ضمانت کی تاریخ اور چھوٹے بھائی مولانا محمد عالم کی سنددری سے گرفتاری کی خبر پڑھ کر ذہن کو دھچکا لگا۔

بھوک ہڑتال کا آغاز:۔

اخبارات میں 3 جولائی سے میری طرف سے بھوک ہڑتال کے آغاز کی خبریں لگائی تھیں اس کے ساتھ ہی حکومت کی

Scanned with CamScanner

طرف سے باہر کے ممالک بھیجنے کی پیشکش کا ذکر بھی اخباروں میں آ گیا۔ میں نے سپرنٹنڈنٹ جیل کے نام تفصیلی اطلاع نامہ تحریر کر کے بھوک ہڑتال کا آغاز کر دیا جسکی نیت صبح سحری کے وقت ہی کر چکا تھا۔ 10 بجے چوہدری اشرف ڈپٹی آئے اور بھوک ہڑتال نہ کرنے پر اصرار کیا۔ شام ساڑھے سات بجے ڈپٹی رضا اللہ خان اور اسسٹنٹ فخری نے بھی بھوک ہڑتال ختم کرنے پر اصرار کیا۔ اگلے روز صبح 10 بجے دونوں ڈپٹی چوہدری اشرف اور رضا اللہ آئے انہوں نے بھوک ہڑتال ختم کرنے کا کہا۔ اس وقت طبیعت میں کافی کمزوری آ چکی تھی۔ اگلے روز اخبارات میں بھوک ہڑتال کی تفصیلی خبریں شائع ہوئیں۔

میانوالی جیل روانگی:۔

جس سے حکومت نے مجھے میانوالی جیل بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ اخباری رپورٹرز تازہ صورتحال جاننے کیلئے بار بار جیل حکام سے رابطہ کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کوٹ لکھپت جیل میں 25 ساتھیوں نے بھی آج سے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ اس صورتحال سے جیل حکام پریشان ہو گئے۔ انہوں نے اوپر رابطہ کیا تو مجھے میانوالی جیل بھیجنے کا حکم ہو گیا۔ قریباً ایک بجے دونوں ڈپٹی میرے پاس آئے اور کہا کہ میانوالی جیل کی تیاری کریں کیونکہ آپ نے ہمارے کہنے پر بھوک ہڑتال ختم نہیں کی ہے اب میانوالی چلے جائیں۔ میں نے ایمبولینس لانے پر اصرار کیا لیکن میری بات پر غور نہیں کیا۔ DSP زاہد حسین کی نگرانی میں جیل گاڑی کے ذریعے رات 9 بجے میانوالی جیل پہنچ گئے۔ چکی نمبر 3 میں چارپائی نہ تھی زمین پر لیٹا بلب جلنے سے موسم گرم ہونے کے باعث تمام رات سخت تکلیف میں گزری۔ تہجد کی نماز کے وقت کچھ طبیعت میں آفاقہ ہوا۔ جیل ملازمین خصوصاً سہراب خاں سے بات ہو رہی تھی کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جام عزیز الرحمٰن آ گئے۔ میں نے کرسی چارپائی و دیگر اشیاء کی بات کی تو واضح جواب نہ ملا جس سے اندازہ ہوا کہ نئے سپرنٹنڈنٹ سے ابھی تک تمام لرزاں ہے۔ گیارہ بجے ضیاء اللہ بمع عملہ آئے' کمزوری کے آثار دیکھ کر چارپائی' کرسی' بجلی سسٹم کا حکم دیا اور اصرار کرتے رہے کہ چائے بسکٹ کھائیں بلکہ جاتے ہی دونوں چیزیں بھجوا دیں۔ میں نے معذرت کی' لائبریری رجسٹر منگوا کر مطالعہ کیلئے منتخب کیا۔ عصر پڑھ کر باہر ٹہلتے ہوئے پانچ پارے تلاوت کیے۔ ڈپٹی و جام عزیز الرحمٰن ہر مطلوبہ چیز کی پیشکش کر کے بھوک ہڑتال ختم کرنے پر زور دیتے رہے۔ رات پونے گیارہ عشاء پڑھی' ڈائری لکھنے بیٹھا تو جام عزیز الرحمٰن مع ڈپٹی صاحبان آ گئے۔ بھوک ہڑتال ختم کرنے پر شدید اصرار کیا اور کہا بھوک ہڑتال بے شک ختم نہ کریں لیکن چائے بسکٹ ضرور کھائیں۔ انہوں نے کہا ہم مجبور ہو کر کسی کے کہنے پر دوبارہ آئے ہیں میں اپنے موقف پر قائم رہا۔ کہ میری بھوک حکومتی ظلم و جبر کے خلاف ہے' جو اس نے قریباً ایک سال سے مجھ پر روا رکھا ہے۔ اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے باوجود حکومت مجھے رہا کرنے پر تیار نہیں ہے۔ اگلے روز اخبارات میں میری بھوک ہڑتال کی خبریں نمایاں تھیں جس سے کارکنوں میں اشتعال پیدا ہونے کا ذکر بھی موجود تھا۔ ساڑھے چھ بجے عصر پڑھی تو سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی آ گئے ایک گھنٹہ تک بھوک ہڑتال ختم کرنے پر اصرار کرتے رہے۔ رات سونے لگا تو جسم میں شدید درد شروع ہو گیا' پیٹ میں گرمی اور مروڑ شروع ہو گئے۔ جسم بہت کمزور ہو چکا تھا۔"

اگلے روز 11 بجے جام عزیز الرحمٰن و ڈپٹی چوہدری اشرف آ گئے۔ بھوک ہڑتال ختم کرنے پر اصرار رہا پھر یہ کہہ کر چلے

Scanned with CamScanner

گئے ہم اوپر کہہ دیتے ہیں "مولانا ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہے" میں نے کہا میں احتجاج کر رہا ہوں حکومتی ظلم و جبر کے خلاف میں دیکھوں گا حکمران کب تک یہ ظلم جاری رکھتے ہیں۔ اگلے روز 10 بجے جام عزیز الرحمٰن مع اہلکاران دودھ ساتھ لائے میرے انکار پر کہا ہمارے قوانین کے مطابق بھوک ہڑتالی کو 5 روز زبردستی کھلایا جاتا ہے۔ میں نے کہا مجھے آپ سے ایسی توقع نہیں ہے لیکن اگر آپ زبردستی کریں گے تب بھی میں بھوک ہڑتال ختم نہیں کروں گا۔ اسی وقت ڈاکٹر نے چیک اپ کیا میں نے کہا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ انہوں نے خون ٹیسٹ کرنے کا کہا۔

ڈرپ لگا دی گئی:۔

ڈسپنسر خون لے گیا۔ اخبارات نے بھوک ہڑتال کی خبریں نمایاں شائع کی تھیں۔ بعد عصر بلڈ پریشر 60 تک پہنچ گیا۔ آنکھوں میں غنودگی کے آثار نمایاں ہو گئے اگلے روز صبح 5 پارے تلاوت کیے۔ 10 بجے سپرنٹنڈنٹ مع عملہ آ گئے دودھ استعمال کرنے سے انکار پر دوبارہ کہا ہمارے جیل قوانین کے مطابق بھوک ہڑتالی کو 5 دیں روز زبردستی کھلایا جاتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کتنے دن بھوک ہڑتال کرنا ہے۔ میں نے کہا کم از کم چالیس دن! میں نے کہا مجھے آپ سے زبردستی کھلانے کی توقع نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ ایسا کریں گے تب بھی بھوک ہڑتال ختم نہ ہوگی۔

شام کو ڈاکٹر مع عملہ آ گئے بلڈ پریشر 60 تک پہنچ گیا تھا لیبارٹری رپورٹ کے مطابق شوگر 70 تک پہنچ گئی۔ نبض بھی بہت تیز ہو گئی۔ انہوں نے کہا ہماری ملازمت کو خطرہ ہے۔ آپ کم از کم ڈرپ ہی لگوالیں تب ڈرپ لگنے کے دوران تین پارے تلاوت کیے۔

بے ہوش ہو کر گر گیا:۔

اگلے روز بستر پر ہی غنودگی کے آثار نمایاں تھے۔ 8 بجے ڈاکٹر آ گئے' بلڈ پریشر 100/60 تھا فوراً ڈرپ لگا دی۔ 11 بجے پیشاب کرنے کیلئے اٹھا تو بے ہوش کر گر گیا۔ ڈاپٹی اور ڈاکٹر تشریف لائے۔ دوسری ڈرپ لگا دی۔ کچھ دیر بعد یہ لوگ دوبارہ آ گئے اور کہا جیل قوانین کی رو سے ہم آپ کو زبردستی کھلانے کے پابند ہیں۔ میرے انکار کے باوجود انہوں نے ایک گلاس دودھ میرے حلق میں انڈیل دیا۔ قاسم کا خط ملنے سے تسلی ہوئی۔ معلوم ہوا کہ آج ہائی کورٹ میں نظر بندی کی ضمانت کی تاریخ ہے اور طارق عزیز و جنرل احتشام سے حافظ حسین احمد اور ڈاکٹر خادم حسین کی ملاقات ہوئی ہے۔ ان حضرات نے دو دن کا وقت مانگا ہے۔ رات ساڑھے نو بجے ڈاکٹر نے بلڈ پریشر چیک کیا تو کم تھا فوری طور پر اپنی موجودگی میں فورس فیڈنگ یعنی ہاتھ پاؤں باندھ کر زبردستی دودھ منہ میں انڈیل دیا۔

ہائی کورٹ کا فیصلہ اور ہڑتال جاری رکھنے کا عزم:۔

فجر ادا کر کے چھ پارے تلاوت کیے ڈاکٹر نے ڈرپ لگا دی۔ غنودگی طاری تھی فوراً نیند آ گئی۔ بازو ہل جانے کی وجہ سے ڈرپ بند ہو گئی۔ دو گھنٹے بعد ڈاکٹر دوبارہ چیک کرنے آئے۔ قاسم کی اطلاع آئی کہ ہائی کورٹ سے 12 اگست کو ہوم

Scanned with CamScanner

حب صحابہؓ رحمتہ اللہ

لہ دعوۃ الحق

بغض صحابہ لعنت اللہ

مرکز اشاعت التوحید والسنہ تحصیل وزیرآباد

دارالعلوم تعلیم القرآن

مسلم ٹاؤن جی۔ٹی روڈ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

شعبہ جات للبنین: تحفیظ القرآن الکریم بمعہ مڈل

شعبہ علوم اسلامیہ بمعہ میٹرک، ایف، اے، بی۔اے (گوجرانوالہ بورڈ)

شعبہ جات للبنات: تحفیظ القرآن بمعہ قواعد تجوید

عالمہ قاریہ 2 سالہ کورس (نصاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

الداعی الی الخیر: خطیب جامع مسجد ٹالوالی نظام آباد مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن

حافظ عمران احمد وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ، فون: 0437-604737، موبائل: 0303-6301960

Scanned with CamScanner

سیکرٹری کو فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔اس کے برعکس رہا کرنے کا واضح آرڈر کر دیا اور 5 لاکھ کے مچلکے جمع کرانے پر رہائی ہونے کی نوید سنائی۔بعد مغرب ڈاکٹر مع عملہ آئے تو میں نے اپنا احتجاج جاری رکھنے اور میڈیکل سہولتیں نہ ملنے کا صاف صاف بتا دیا تو وہ چلے گئے۔

اگلے روز علی الصبح ہی ڈاکٹر آ گئے' بلڈ پریشر چیک کیا۔میرے فورس فیڈنگ اور میڈیکل سہولت سے انکار پر بات کرتے رہے۔رات بعد نماز مغرب بلڈ پریشر انتہائی کم ہو گیا۔رات غنودگی میں بسر کی۔صبح ساڑھے آٹھ بجے ڈاکٹر آ گئے میں نے گلہ کیا کہ آپ نے حکومت اور میڈیا کو میرے بارے میں غلط اطلاعات فراہم کی ہیں جبکہ میں ابھی تک بھوک ہڑتال پر ہوں انہوں نے انکار کیا۔کھانے سے انکار پر ڈاکٹر فورس فیڈنگ کا آرڈر کر کے چلے گئے کچھ دیر بعد دو اسسٹنٹ چیف اور کئی قیدی آ گئے۔میں نے ڈاکٹر کی ہدایت پر اپنی ذات کیلئے کوئی قدم نہ اٹھایا' یہ تمام لوگ شام تک ادھر رہے بعد عصر وڈیڑھ پارہ تلاوت کیا اور لیٹ گیا تو ڈاکٹر نے دودھ دینے پر اصرار کیا۔میرے انکار پر قیدیوں کے ذریعے مجھے ہتھکڑی لگوائی اور زبردستی دودھ منہ میں ڈالنا شروع کر دیا' جو میں نے سارا فوری طور پر قے کی شکل میں باہر نکال دیا پھر یہ لوگ چلے گئے۔

فورس فیڈنگ اور قے:۔

بعد تہجد ذکر واذکار نماز فجر کی اور لیٹ کر تین پارے تلاوت کیے اس دوران نیند آ گئی 6 بجے شرافت ڈسپنسر نے چیک اپ کیا۔9 بجے ڈاکٹر آ گئے اور زبردستی نمکول پلایا۔اور کہا اوپر سے سخت آرڈر ہے کہ دودھ پلاؤ۔بسیار کوشش تمام ملازمین' قیدی وشقی دودھ پلاتے رہے مگر سب قے کر دیا۔اس روز کے اخبارات میں نمایاں خبریں تھیں۔پورے ملک میں اشتعال پھیلنے کا ذکر تھا۔عصر سے قبل ڈاکٹر آئے چیک کر کے پریشان ہو گئے۔زبردستی دودھ پلانے کی کوششیں جاری رہیں۔بلڈ پریشر 90/60 ہو گیا۔ڈاکٹر نے ڈرپ لگانے کی کوشش کی میں نے مزاحمت کی۔اگلی صبح بھی ڈاکٹر نے زبردستی دودھ پلوایا تو قے ہو گئی میں بیہوش ہو کر گر گیا۔جب ہوش آیا تو ڈرپ مکمل ہو چکی تھی۔دوپہر کے وقت آئی جی خانہ جات کے حکم پر سوپ لایا گیا۔کافی انکار کیا۔مگر دس قیدوں اور ملازمین نے زبردستی پلانے کی کوشش کی تھوڑا سوپ اندر گیا تو پیٹ میں شدید درد شروع ہو گیا ساتھ قے ہو گئی۔اسی دوران بلڈ پریشر مزید کم ہو گیا۔ظہر کی نماز کے بعد پھر غنودگی طاری ہو گئی۔عصر سے قبل زبردستی دودھ پلانے کی کوشش ہوئی۔مگر قے ہو گئی۔اس کے ساتھ ہی بے ہوشی طاری ہو گئی۔اسی دوران ڈاکٹر نے ڈرپ لگا دی۔جو مغرب کے بعد تک جاری رہی۔اس کے اور پانچ پارے تلاوت کیے بلڈ پریشر 90/50 تھا۔ڈاکٹر نے ڈرپ کا اصرار کیا میں نے مزاحمت کی۔اس دوران حکام نے میری چکی میں زیادہ روشنی والا بلب لگا دیا۔میں نے زیرو کا بلب لگانے پر اصرار کیا مگر نہ لگایا گیا۔11 بجے رات کمانڈو ایکشن شروع ہوا۔ڈاکٹر' ڈپٹی سمیت ڈاکٹر بمع عملہ آئے بلڈ پریشر 90/50 تھا۔انہوں نے زبردستی ڈرپ لگانے کی کوشش کی۔میں نے مزاحمت کی تو وہ چلے گئے۔ان کے جانے کے بعد میں نے بلب پر جوتا مارا تو وہ اور زیادہ روشن ہو گیا۔پھر آدھا گھنٹہ بعد فیوز ہو گیا۔ڈاکٹر صاحبان دوبارہ آئے اس وقت بے ہوشی طاری ہو چکی تھی۔رات 1 بجے ڈرپ لگا کر چلے گئے۔

Scanned with CamScanner

ڈاکٹروں کے بورڈ کی آمد:۔

صبح تہجد کی نماز قضا ہوگئی' ذکرواستغفار کے بعد فجر ادا کی اور 5 پارے تلاوت کیے۔ بلڈ پریشر 85/50 تھا۔ پھر نیند کا غلبہ ہوگیا۔ 9 بجے ڈاکٹر نے ڈرپ لگا دی اور زبردستی دودھ پلایا۔ جوتے ہوگیا۔ 10 بجے سپرنٹنڈنٹ دورے پر آیا گیارہ بجے DCO میانوالی کیانی آ گئے۔ ایم ایس کے ہمراہ ڈاکٹروں کا بورڈ موجود تھا۔ DCO سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ حکومتی ظلم وجبر کے آگے گھٹنے نہ ٹیکنے کا عہد دھرایا۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے چیک کر کے رپورٹ لکھی "اگر وزن اور بلڈ پریشر اسی طرح کم ہوتا رہا تو خطرہ بہت بڑھ جائے گا۔ اس لیے انہیں ہسپتال منتقل کر دیا جائے۔" اس وقت ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ بعد نماز ظہر فروٹ جوس پلانے کیلئے دہی ہتھکنڈے استعمال کرنے کی کوشش کی مگر پھرتے ہوگئی۔ ڈرپ لگائی گئی۔ اس دوران 5 پارے تلاوت کیے۔ مغرب کی نماز پڑھتے بے ہوش ہوگر گیا۔ ملازمین نے اٹھا کر چارپائی پر ڈالا۔ فوری طور پر ڈسپنسر بابا شرافت نے ڈرپ لگادی۔ ڈاکٹر نے آ کر بلڈ پریشر چیک کیا جو 100/50 تھا۔ انہوں نے ایک نئی ڈرپ اپنی موجودگی میں ختم کرائی۔

میڈیکل بورڈ کی سفارش:۔

تہجد کے بعد تسبیحات فجر سے پہلے تین پارے تلاوت کیے فجر کے بعد 5 تسبیحات آیت کریمہ اور کرسی پر بیٹھ کر 4 پارے تلاوت کیے اور سوگیا۔ 9 بجے ڈاکٹروں کا گروپ آ گیا۔ وزن چیک کیا تو 10 کلو کم پایا۔ تاہم ڈرپ کی وجہ سے بلڈ پریشر کچھ بڑھ گیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے ECG کروا کر خون ٹیسٹ کیا۔ صبح فورس فیڈنگ کرائی گئی اس کے بعد دوپہر کو بھی فورس فیڈنگ کے ذریعے دودھ دیا گیا۔ عصر کے بعد تین پارے تلاوت کیے اس دوران شبیر ڈسپنسر آ گیا اس نے ڈرپ لگانے کی کوشش کی میں نے انکار کیا۔ عصر سے قبل بھی ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ محلول کی فورس فیڈنگ کرائی گئی۔ ملازمین سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں کے بورڈ نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ وزن 10 کلو کم ہونا انتہائی تشویشناک ہے اگر بھوک ہڑتال مزید جاری رہی تو کافی نقصان دہ ہوگی۔ اگلی صبح تہجد پڑھ کر تسبیحات وذکراذکار کر کے تین پارے تلاوت کیے۔ فجر کے بعد 5 تسبیحات آیت کریمہ پڑھیں پھر لیٹ کر 4 پارے تلاوت کیے۔ ساڑھے آٹھ بجے ڈاکٹر آ گئے بلڈ پریشر چیک کیا گیا۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ فورس فیڈنگ کرائی جوتے کردی گئی۔ اخبارات میں ڈاکٹروں کی بورڈ کی سفارش اور کافی تفصیلی خبریں موجود تھیں۔ ظہر سے قبل فورس فیڈنگ بھی تے ہوئی۔ عصر کے بعد ڈرپ لگادی رات دس بجے ڈسپنسر شرافت نے بلڈ پریشر چیک کیا۔

سیشن جج کی آمد:۔

اگلی صبح معمولات کے بعد فورس فیڈنگ کے تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑا۔ ڈاکٹر کے بلڈ پریشر چیک کر کے ڈرپ لگوادی۔ 12 بجے سیشن جج میانوالی ہمراہ سینئر جج آ گئے۔ ان کے ہمراہ جیل کا عملہ بھی تھا۔ ان کی بھوک ہڑتال کی وجہ اور جیل حکام کے ظالمانہ رویہ بالخصوص فوری فیڈنگ بذریعہ قیدی مجرمان سے آگاہ کیا۔ جسے انہوں نے سخت ناپسند کیا مگر سپرنٹنڈنٹ نے اصرار کرتے ہوئے کہا یہ چیز جیل قوانین کے مطابق ہے اس پر ان سے تلخ کلامی اور سخت گفتگو ہوئی۔ عصر کے بعد فورس فیڈنگ کا عمل

Scanned with CamScanner

دہرایا گیا۔ اگلے روز اخبارات سے معلوم ہوا کہ قائد جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن' مولانا سمیع الحق اور حافظ حسین احمد کو مجھ سے ملاقات کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ بزرگ راہنما نواب زادہ نصر اللہ خاں نے بھی میری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے بعد فورس فیڈنگ کا عمل جاری رہا۔ 28 جولائی میری بھوک ہڑتال کا چھبیواں دن تھا۔ تین بار فورس فیڈنگ ہوئی۔

یرقان کا حملہ اور بخار:۔

اگلے روز صبح سے ہی بے چینی شروع ہوگئی۔ بلڈ پریشر 100/70 تھا۔ 9 بجے ڈاکٹر نے چیک کیا تو بخار دیکھ کر حیران ہوا۔ اس نے اپنی موجودگی میں فورس فیڈنگ کرائی۔ اسی دوران گردے کی تکلیف شروع ہوگئی فوری طور پر ڈرپ لگائی گئی۔ ڈسپنسر خون نکال کر لیبارٹری لے گیا۔ سپشلسٹ ڈاکٹر راجہ رب نواز آ گئے اس وقت بلڈ پریشر 100/60 تھا۔ ٹیسٹ رپورٹ ملنے پر ڈاکٹر نے یرقان کے حملہ کی نشاندہی کی۔ اخبارات میں سیشن جج میانوالی مجاہد مستقیم کی طرف سے میرے بارے میں پولیس کو خدا کا خوف کرنے کی خبر نمایاں تھی۔ عصر کے بعد ڈاکٹر کی موجودگی میں فورس فیڈنگ ہوئی۔ مغرب کے بعد ڈرپ لگادی گئی۔

سینہ کا درد:۔

رات سے بے چینی کافی بڑھ گئی تھی جس کی وجہ سے صبح تہجد کی نماز فوت ہوگئی۔ فجر ادا کر کے تسبیحات وتلاوت کے بعد لیٹ گیا۔ شرافت ڈسپنسر نے بلڈ پریشر چیک کیا تو 100/60 تھا۔ ڈاکٹر چیک کر کے چلے گئے۔ قیدی اور چیف پوڈر ملا کر زبردستی پانی پلانے لگے تو سینے میں شدید درج کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا' قریباً دس منٹ بعد ہوش آیا اس وقت ڈاکٹر موجود تھا۔ لیکن درد کی شدت بہت زیادہ تھی۔ فوری طور پر ڈرپ لگائی گئی۔ سپرنٹنڈنٹ نے آ کر حال پوچھا ان کے ساتھ سپیشلسٹ بشیر احمد تھے انہوں نے ECG کیا اور کہا کہ خطرے والی کوئی بات نہیں ہے۔ فوری طور پر کمزوری دور کی جائے اگلے روز ڈاکٹر نے وزن چیک کر کے زبردستی دودھ پلایا اور ڈرپ لگادی۔ رانا طاہر کے انتقال کی خبر سن کر بہت صدمہ ہوا۔ بھوک ہڑتال 34 ویں روز میں داخل ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر نے وزن کرایا تو مزید 2 کلو وزن کم ہوا۔ ڈرپ لگوا کر ڈاکٹر چلے گئے۔ رات ڈرپ لگتے ہی نیند آ گئی۔ 8 بجے صبح ڈاکٹر ہمراہ سپیشلسٹ راجہ رب نواز آ گئے بلڈ پریشر 90/60 تھا۔ انہوں نے پہلی ECG رپورٹ دیکھ کر دوبارہ ECG کا حکم دیا۔ ڈسپنسر خون لے گیا ڈرپ لگائی گئی۔

کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر کی آمد:۔

اگلے دن جیل حکام کے ذریعے معلوم ہوا کہ سرگودھا سے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم مشہور کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر مشتاق احمد کی سربراہی میں آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ایم ایس سول ہسپتال سرگودھا بھی ہونگے سپشلسٹ ڈاکٹر رب نواز نے مہمان ڈاکٹروں کے ساتھ تفصیلی معائنہ کیا اور گذشتہ رات ہونے والے سینہ کے درد کی کیفیت معلوم کی۔ اسی دوران معلوم ہوا کہ کل حضرت مولانا فضل الرحمٰن بھوک ہڑتال ختم کرانے کیلئے آ رہے ہیں۔ میں نے کہا جب تک میرا مطالبہ منظور نہیں ہوتا بھوک ہڑتال نہیں چھوڑوں گا۔

Scanned with CamScanner

محمد پیغمبر ﷺ | ختم نبوت زندہ باد | یا اللہ مدد | خلافت راشدہ حق پر یار | صحابہؓ رہبر

جامعہ حنیفہ صدیقیہ تجوید القرآن

(پنجن کسانہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

☆ طلباء کو حفظ، تجوید، درجہ خامسہ تک کُتب پڑھائی جاتی ہیں۔

☆ طالبات کو ناظرہ، حفظ، تجوید، دورہ حدیث تک مکمل پانچ سالہ کورس وفاق المدارس کے تحت پڑھایا جاتا ہے۔

☆ **جامعہ حنیفہ صدیقیہ تجوید القرآن** پنجن کسانہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات وفاق المدارس ملتان سے ملحق ہے۔

اپیل: اپنے صدقات، زکوٰۃ، عشر اور ہر قسم کا مالی تعاون جامعہ حنفیہ صدیقیہ تجوید القرآن پنجن کسانہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات سے کیجئے۔

الداعی الی الخیر: حضرت مولانا قاری **محمد اختر** غفرلہ مہتمم جامعہ حنفیہ صدیقیہ تجوید القرآن
پنجن کسانہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات فون: 05771-511792

Scanned with CamScanner

میرا عظیم جرنیل

محمد ساجد شمس آبادی اٹک

؎ شاہین اڑا قیدی پرندوں کو بتا کر
نکراؤ سلاخوں سے اڑو خوں میں نہا کر
بازوؤں پہ بھروسہ ہے تو انصاف نہ مانگو
اس دور میں پچھتاؤ گے زنجیر ہلا کر

یہ عجیب بات ہے کہ بہت سے دوست احباب رابطے کر کے مجھ سے مختلف واقعات کی حقیقت اور اصلیت کے بارے میں معلومات لے رہے ہیں۔ لیکن جب خود اپنے قائد بلکہ عظیم قائد کے بارے میں کچھ لکھنے کے لیے قلم اٹھاتا ہوں تو پریشان ہو جاتا ہوں۔ بلکہ پچھلے کئی دنوں سے آج اور کل پر اس کام کو ٹال رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میرے سامنے کوئی مواد نہیں یا میرے سامنے ماضی کے حسین لمحات نہیں یا میں وہ حسین لمحات فراموش کر چکا ہوں۔ بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ میں وہ الفاظ تلاش کرنے میں کھو جاتا ہوں جو اپنے عظیم قائد شہیدؒ کے کردار و افکار، شفقت بھری باعظمت شخصیت، میدان خطابت کے شہسوار، تحمل و بردباری کے پہاڑ، رموز سیاست اور امور مملکت کی جملہ تفصیلات سے باخبر، مرنجاں مرنج طبیعت کی حقیقی تصویر پیش کر سکیں۔ پھر سوچنے لگ جاتا ہوں کہ تحریر شروع کہاں سے کروں اور اس کا اختتام کہاں پر کروں۔

بہر حال جرنیل محترم مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے واقفیت تو اول روز سے اسی طرح تھی جیسے عام کارکن اپنے قائدین سے واقف ہوتے ہیں۔ میری جماعت سے وابستگی تقریباً 1988ء سے تھی جب عظمت صحابہ کانفرنس ریلوے روڈ ریلوے گراؤنڈ اٹک میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا خطاب سنا تھا۔ لیکن میں کبھی کسی قائد کے قریب نہ ہوا۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی قائدین کے قریب جلسہ سے پہلے یا بعد میں اتنا رش ہوتا تھا کہ اس ہجوم کو دیکھ کر اور گہما گہمی دیکھ کر کبھی تصور ہی نہ کیا ان کے قریب جانے یا ملاقات کرنے کا۔

مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد جب میرے پیارے قائد مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو جرنیل اور نائب سرپرست مقرر کیا گیا تو ان کو بھی سابقہ قائدین کی طرح سننے اور دیکھنے کے بہت سے مواقع میسر آئے۔ لیکن قربت کی وہی پرانی بات کہ ہمارے جذباتی کارکن آڑے آ جاتے۔ جبکہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ دلی طور پر محبت تھی۔ ان کی قربانیاں اس وقت عروج پر تھیں۔ اطلاعات ملتی رہتی تھیں کہ ان پر کون کون سے ظلم و ستم کے پہاڑ کس کس انداز سے ٹوٹ رہے ہیں۔ لیکن یہ مشن جھنگوی کا حقیقی جانشین کس انداز سے ڈٹ کر ابن حنبلؒ کی تاریخ کو دہرا رہا ہے۔

اٹک جیل آمد:۔

اچانک 10 فروری 1998ء کو یہ خبر عام ہوئی کہ جرنیل محترم حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو اٹک جیل منتقل کر دیا گیا

Scanned with CamScanner

ہے۔ان دنوں مولانا نے سخت بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔مولانا خود کہتے ہیں کہ''10 فروری بروز منگل صبح سحری کے وقت مجھے اٹھایا گیا اور سامان لیکر دوسری جیل چلنے کا حکم ملا۔طلوع آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل جب اٹک کی سو سالہ پرانی جیل میں پہنچا تو تنگ و تاریک ایسی کوٹھڑیوں میں بند کر دیا گیا۔جہاں نہ پانی کا انتظام تھا نہ پیشاب وغیرہ کے لیے کوئی جگہ۔تین روز تک جیل کے گندے بدبودار اور ٹاٹ نما باریک کمبلوں میں چوبیس گھنٹے کوٹھڑی میں گزارے۔بدن پر پہنے ہوئے ایک ہی سوٹ میں سخت سردی کا مقابلہ کیا۔''14 فروری کو مطالبات منظور ہونے پر احتجاج ختم کیا۔اس احتجاج میں جو سب سے اہم بات تھی کہ آپ کے مطالبات اپنی ذات کیلئے بالکل نہیں تھے بلکہ جیلوں میں بند دیگر اسیران کیلئے تھے''۔

اٹک جیل آمد کے بعد میرا جب مولانا سے رابطہ ہوا تو اس وقت آپ احتجاج ختم کر چکے تھے۔اس کے بعد یہاں سے جانے تک آپ سے رابطہ رہا اور مختلف مواقع پر میں نے آپ سے بہت سی معلومات بھی لیں۔جو چلتے چلتے تحریر میں آتی رہیں گی۔

اٹک کے عوام کے بارے میں جذبات:۔

ایک مرتبہ اٹک کے کارکنوں اور عوام کے بارے میں لکھا کہ''اٹک کے عوام سے مجھے بڑی توقعات ہیں۔کاش! کوئی اس علاقہ کو''راہنما'' مل جاتا۔آج ہی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کو بھی لکھا ہے کہ اپنے ڈویژن کی طرف توجہ کریں اور اس ضلع کو دیکھیں۔اگر ملاقاتیں کھل گئیں تو میں خود اس مسئلہ کو حل کروں گا۔

دو چیزوں کی وجہ سے زندہ ہوں:۔

''دو چیزیں ہی تو ہیں جن پر زندہ ہوں۔ایک مشن کی صداقت کا یقین' دوسرا کارکنوں کا اخلاص۔ورنہ یہ راہ چھوڑ گیا ہوتا' یا حالات کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا ہوتا۔''

ہمارا کام جہاد اکبر کی حیثیت رکھتا ہے:۔

ایک دفعہ میں نے چند سوالات لکھ کر جوابات منگوائے۔جوابات کیا تھے' مشن اور موقف پر موتی چن رہے تھے۔سوالات یقیناً قارئین کرام خود ہی جان جائیں گے۔جوابات نقل کر دیتا ہوں۔

1۔ سپاہ صحابہ کا کام اس دور میں جہاد اکبر کی حیثیت رکھتا ہے۔جس دور میں شانوں پر سر اچھل رہے ہوں۔خاک و خون میں بدن لت پت ہوں۔ریاستی جبر و تشدد کے پھندوں پہ زندہ انسانوں کے جسم الٹے لٹکے ہوئے ہوں۔تشدد و بربریت کے چنگیزی مظالم کا سلسلہ جاری ہو۔درجنوں نہیں بلکہ اب تو سینکڑوں مقدمات تیار ہوں۔اس دور میں شیعہ کے کفر کا نعرہ لگا کر سپاہ صحابہؓ کے ساتھ اعلان وفا کرنا کوئی کھیل نہیں ہے۔یہ بڑے حوصلے اور دل گردے کا کام ہے بلکہ حقیقتاً اسی کا کام ہے جسے میرا اللہ چن لے۔

انداز بدلیں تو عقیدہ بدلنے کا خدشہ ہے:۔

2۔ اس سوال کا جواب کہ اب حضرت جھنگویؒ کے دور کی طرح علماء ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے؟ یہی ہے کہ اس وقت علماء

Scanned with CamScanner

کرام کو گولی' بم دھماکے اور حکمرانوں کا جبر سامنے نظر نہیں آتا تھا۔اب تو حقیقتاً سورج کی طرح سامنے نظر آتا ہے۔ورنہ جہاں تک قائل کرنے کی بات ہے خدا کی قسم! ہم نے آج تک کسی عالم دین کو دلائل و براہین کے میدان میں کبھی زیادہ دیر مقابلہ کرتا ہوا نہیں دیکھا ہے۔آخر وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ''تمہارا موقف ٹھیک ہے مگر طریقہ کار سے اختلاف ہے۔شیعہ کافر کا نعرہ ترک کر کے پہلے والا انداز اپنالو''۔لیکن اب ایسا کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔کیونکہ جب تک نعرہ نہیں لگایا تھا اس وقت تک انداز بدلا جا سکتا تھا۔مگر اب انداز بدلیں تو عقیدہ بدلنے کا خدشہ ہے۔جیسے جب تک دشمن کے سامنے میدان میں نہ جایا جائے اس وقت تک منصوبے میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔مگر میدان میں اتر کر پھر واپس پلٹنا شکست کے مترادف ہے۔اب زندہ رہیں یا مر جائیں۔جیلوں میں رہیں یا باہر' قانون کی خلاف ورزی ہو یا پاسداری' اب جو بھی ہو برداشت ہے مگر جس انداز سے قائدین نے اپنے خون سے تاریخ رقم کی ہے اس انداز سے روگردانی خدا ہم سے نہ کرائے۔

آج خوش ہوں کہ خون شہیداں کو فروخت کرنے والا نہیں ہوں:۔

3۔ یہ سوال حکمرانوں کے مطالبات اور رابطے کا ہے تو برادرم! اس سلسلہ میں چوہنگ ہی میں ساڑھے تین ماہ تک روزانہ بالا افسران کے ذریعے سودے بازی کی کوشش کی گئی۔انکار پر تشدد بھی کیا گیا اور سینکڑوں مقدمات کا تحفہ بھی دیا گیا۔مطالبہ یہ تھا کہ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے شیعہ سنی اتحاد کا پرچار کرو اور اپنے ساتھیوں کو مخبری کے ذریعہ گرفتار کراؤں۔اس وقت تمام ذمہ دار حضرات وہیں تھے۔ہماری باہم ملاقات تو ممکن ہی نہ تھی۔بہر حال میں نے انہیں پیغام بھجوایا کہ تم سب یہ کہہ دو کہ جو کچھ بھی جماعت کے معاملات ہیں سب یہ اکیلا ڈیل کرتا ہے۔ہم تو مجبور ہیں' ہمیں تو پوچھتا بھی نہیں ہے۔اپنی مرضی کرتا ہے اب سارا بوجھ مجھ پر تھا میں نے کہا ''ہاں میں ذمہ دار ہوں لیکن نہ مشن سے غداری کر سکتا ہوں نہ کارکنوں کی مخبری کر سکتا ہوں۔'' اگر یہ دونوں کام کرنے کی حامی بھر لیتا تو شائد وعدہ کے مطابق اعلیٰ عہدہ پر تو پہنچ جاتا۔مگر بے غیرت ہوتا اور بے ضمیر ہوتا۔آج خوش ہوں کہ کم از کم خون شہیداں اور اخلاص کا رکنان کو فروخت کرنے والا نہیں ہوں۔

ملی یک جہتی کونسل کے بارے میں نظریہ:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے یک جہتی کونسل کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا کہ'' یک جہتی کونسل کوئی مذہبی یا انتخابی اتحاد کا نام نہ تھا بلکہ شیعہ اور سنی فسادات کا جائزہ لینے کے لیے معرض وجود میں آیا تھا۔مگر جب ہم نے محسوس کیا کہ اسے تو اتحاد کی شکل دی جا رہی ہے تو اولاً ہم نے اس کے پروگراموں کا بائیکاٹ کیا اور جیل سے ہی قاضی حسین احمد اور مولانا سمیع الحق سے ملاقاتوں میں واضح کر دیا کہ ہم اسے اتحاد نہیں مانتے۔لیکن پھر بھی جب محسوس ہوا کہ بات بگڑتی جا رہی ہے تو ہم نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔اس کونسل کے وجود کا سبب آپ کو یاد ہوگا کہ میرا وہ بیان بنا تھا جو روپوشی کی حالت میں میں نے دیا تھا کہ ہم قاضی حسین احمد'

Scanned with CamScanner

نوابزادہ نصراللہ اور جنرل حمید گل کو ثالث مانتے ہیں کہ وہ ہمارا موقف سنیں اور شیعہ کا موقف سنیں۔ اس بنیاد پر بات آگے چلی اور کونسل بن گئی۔ چونکہ میں روپوشی' پشاور سے گرفتاری پھر دوبارہ گرفتاری کے باعث ایک مرتبہ بھی اس کے اجلاس میں شریک نہ ہوسکا اور فاروقی شہیدؒ کو بھی دو اجلاسوں سے زائد شریک ہونے کا موقع نہ ملا۔ تب ہماری عدم موجودگی میں اس پلیٹ فارم کو مذہبی سیاسی اتحاد کیلئے استعمال کیا جانے لگا تو ہم نے اس سے علیحدہ ہو کر اس کا قصہ پاک کر دیا۔ اگر ہمارے ذہن میں ذرا سی بھی' ایسی بات ہوتی تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ ہم یہ قدم اٹھاتے۔ پھر بھی ہم اسے اپنی بہت بڑی غلطی تسلیم کرتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس کونسل کے وجود سے وقتی طور پر جماعت کو کچھ فائدہ ہو گیا تھا کہ ہمارے سینکڑوں کارکنوں کو مولانا نورانی کے ملنے سے منظور وٹو نے چھوڑ دیا تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ خود مجھے آصف زرداری نے اس کونسل کا جنرل سیکرٹری بن کر اسے سیاسی اتحاد بنانے کا کہا تھا۔ تب میں نے اس کی کھل کر مخالفت شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے چند دنوں بعد دوبارہ میں حضرت فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا۔ اس بات کا گواہ حاجی نواز کھوکھر ہے۔

فرمان حضرت علامہ فاروقی شہیدؒ:۔

میں نے ایک مرتبہ فاروقی شہید کے ساتھ گزرے ایام کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے "برادرم اس عنوان پر کچھ لکھنے یا کہنے کا حوصلہ ابھی نہیں کر پاتا ہوں۔ جب ایسی کوشش کرتا ہوں تو میرے ضبط و صبر کے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں"۔ اس کے بعد ایک فرمان حضرت فاروقی شہیدؒ کا نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "آپ اکثر ایسے موقع پر جب کوئی شخص طبیعت کے خلاف بات کرتا ہے یا کسی کی عادات اچھی نہ ہوتیں تو فرمایا کرتے تھے کہ برداشت کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تو ہم جیسوں کو برداشت کر ہی رہا ہے" یعنی ہم جو کہ نافرمانی ءرب کے مرتکب اور گناہوں کے پہاڑ ہیں۔ جب رب کریم ہمیں معاف کر رہا ہے تو ہمیں بھی چھوٹی موٹی باتیں معاف کر کے درگزر سے کام لینا چاہیے مجھے فاروقی شہید کے اس جملے سے اتنا فائدہ ہو رہا ہے کہ بتا نہیں سکتا"۔

حقیقی خوشی اس وقت ہوگی جب ناموس صحابہؓ جل منظور کروالوں گا:۔

میری عادت تھی میں اکثر سوالات کرتا رہتا۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کی زندگی میں کوئی ایسا مقام آیا ہے جب آپ خوش ہوں' تو فرمانے لگے کہ مجھے حقیقی خوشی تو آج تک میسر نہیں آئی۔ کیوں کہ ہر خوشی کے لمحے میں والد ماجد اور قائد شہیدؒ حضرت فاروقی کی جدائی نے تڑپا کر رکھ دیا۔ حقیقی خوشی صرف اس وقت ہوگی جب میں ناموس صحابہؓ جل منظور کروالوں گا یا شیعہ کو کافر قرار دلوالوں گا یا خود شہادت کا جام نوش کر لوں گا۔

یا الٰہی اب تو میرے ضبط کے بندھن ٹوٹ رہے ہیں:۔

ایک مرتبہ میں نے پوچھا کہ کوئی ایسا واقعہ جس میں آپ کو سخت پریشانی ہوئی ہو اور وہ واقعہ آپ فراموش نہ کر سکتے ہوں۔ تو

Scanned with CamScanner

آپ نے لکھا کہ "افسردہ ہونے والے واقعات میں ایک خاص یہ ہے کہ جب مجھے یکم فروری 1997ء کو تین دن کے لئے پیرول پر رہا کیا گیا تھا تو 3 فروری کو دونوں سیٹوں پر ہروا دیا گیا۔ میں 15 ماہ بعد گھر آیا والدہ انتقال کر چکی تھیں۔ عید میں صرف تین دن باقی تھے میں لوگوں کو شکست پر حوصلے دے دیکر خود بے بس ہو گیا تھا۔ طبیعت سخت کمزور تھی۔ تب اسی روز پولیس دوبارہ گرفتار کر کے لاہور لے جانے کے لئے آ گئی۔ اس وقت جھنگ میں قیامت کا سماں تھا۔ عورتیں مرد روتے ہوئے میری چارپائی سے چمٹے ہوئے تھے اور میرے چھوٹے بچے میرے سامنے رو رہے تھے کہ تمہیں اب پھر لے جا رہے ہیں اب پتہ نہیں تمہارے ساتھ کیا ہو گا۔ اس وقت کا منظر میری زندگی کا ناقابل فراموش منظر تھا۔ جب میری چارپائی اٹھا کر ہزاروں مرد اور عورتیں ملک اقبال کے گھر سے میرے گھر لے آئے۔ تب میں نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی تھی۔ یا الٰہی! اب تو میرے ضبط کے بندھن ٹوٹ رہے ہیں۔ میں لوگوں کو صبر کی تلقین کرتا تھک گیا ہوں' تو میری مدد فرما' تب اچانک چیف سیکرٹری کا فون آ گیا جسے میں نے جھنگ کی صورت حال بیان کر کے عید تک جھنگ میں رہنے پر آمادہ کیا' تب یہ دکھ بھری گھڑیاں ٹل گئیں۔ اپنے بچوں کی آنکھوں میں حسرت و یاس کے آنسو ایک باپ کے ناطے بھی میرے لئے ناقابل برداشت تھے۔

اسی طرح جب 22 فروری 1995ء کو مجھے رات 3 بجے پولیس گرفتار کرنے جھنگ میرے گھر آئی تو میں نے تمام بچوں کو نیند سے جگا کر پیار کیا اور بتایا کہ میں تین ماہ کے لئے نظر بند ہو کر جا رہا ہوں تم لوگ عید پر نئے کپڑے پہننا۔ کیوں کہ یہ 21 رمضان کا واقعہ ہے اس وقت میرے بچوں کی آنکھوں میں جو آنسو تھے اور ان کی جو کیفیت تھی وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میری روپوشی کی دیگر وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی تھی۔

اعظم طارق کو جماعت سے نکال دو:۔

میرے سوال کرنے پر ایک دفعہ لکھا کہ "حضرت فاروقی شہیدؒ کو اس طرح کی بارہا آفر ہوئی کہ اعظم طارق کو جماعت سے نکال دو یا اسے جیل میں رہنے دو' ہم تمہیں چھوڑتے ہیں لیکن مجھے فخر ہے کہ میرے قائد فاروقی شہیدؒ نے میرے ساتھ وفا کی ہے۔ اب کیا کروں اتنے الفاظ لکھتے ہی دل اچھلنے اور آنکھیں چھلکنے لگ گئی ہیں' میں مجبور ہوں مجھ سے اس سلسلے میں کچھ نہ پوچھیں"۔ اس خط کے نیچے میں نے تاریخ دیکھی تو یکم اپریل 1998ء لکھا ہوا تھا اور اتفاق کی بات ہے آج بھی یکم اپریل ہے لیکن یہ یکم اپریل ایسی ہے کہ سب کچھ بدل چکا ہے۔ بہر حال مولانا کی یادیں اور باتیں ہی اب ہمارے پاس ہیں۔ جن کو سامنے رکھ کر ہم مشن کو زندہ رکھ سکتے ہیں۔ اسی دوران عید الاضحیٰ آ گئی تو مولانا نے ایک دن پہلے لکھا کہ

عظیم مشن کے لئے ہزار بار شہادت کی تمنا کی ہے:۔

"انشاء اللہ بلند جذبوں اور جواں حوصلوں کے ساتھ ایک اور عید اپنے مشن کی خاطر گزارنے کی سعادت حاصل کر کے قلبی مسرت حاصل کروں گا جس عظیم مشن کے لئے ہزار ہا بار شہادت کی تمنا ہے۔ اس کے لئے عید کی قربانی کیا قربانی ہے"۔

Scanned with CamScanner

ہم عوام کے دلوں پر راج کرتے ہیں:۔

مئی 1998ء میں جب بلدیاتی انتخابات ہو رہے تھے تو مولانا جھنگ کے لئے سخت پریشان تھے۔ ہر ہر لمحہ کی رپورٹ مانگتے اور حضرت مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کے لئے ہدایات جاری کرتے۔ پورے الیکشن کے دوران شام کو تقریباً یہی معمول رہا۔ جب جھنگوی گروپ کی اکثریت کی کامیابی کی خبر ملی تو فرمایا کہ "کوئی وقت کا فرعون سپاہ صحابہ کو کرش نہیں کر سکتا۔ ہم عوام کے دلوں پر راج کرتے ہیں۔ جسے شک ہو وہ جھنگ کے بلدیہ کے نتائج دیکھ لے۔ ہم نے نہ کوئی کرپشن کی ہے نہ ہم پر حکمران تخریب کاری کا الزام لگا سکے ہیں۔ حق بات کہنا اگر جرم ہے تو ہم یہ جرم ہر جگہ کریں گے۔ جو لوگ اسلام کے وفادار نہیں ہیں وہ پاکستان اور مسلمانوں کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ ہم موت قبول کریں گے لیکن صحابہ دشمن اور آقائے نامدارؐ کے گستاخ کے بھائی کو بھائی نہیں بنائیں گے۔ حکومت ملاقات تو کیا سانسوں پر بھی پابندی لگا سکتی ہے تو لگا لے۔ ہماری جدوجہد ملک وملت کے لئے ہے۔ کشمیر میں ہمارے کارکن اپنے خون سے آزادی کی تاریخ رقم کر رہے ہیں حکمران اور سیاست دان محض نعروں سے نہر بنا رہے ہیں"۔

میرا وطن آج اس قابل ہو گیا ہے کہ دنیائے کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکے:۔

جب انڈیا کے بم دھماکوں کے جواب میں ہماری حکومت نے بھی بم دھماکے کئے تو اس روز مولانا شہید نے اٹک جیل میں بہت ہی زیادہ مسرت کا اظہار کیا بلکہ مٹھائی منگوا کر جیل میں تقسیم کی۔ جس پر میں نے مذاق کرتے ہوئے لکھا کہ یہ فضول خرچی کیوں کی؟ تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے بے پناہ خوشی ہے کہ میرا وطن آج اس قابل ہو گیا ہے کہ دنیائے کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکے۔ جہاں تک حکمرانوں کی بات ہے تو یہ لوگ بدلتے رہتے ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور پھر آپ تو جانتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کس قدر بیانات کے ذریعے انہیں اس پر آمادہ کیا ہے کہ وہ دھماکہ کریں۔ جہاں تک فضول خرچی کی بات ہے تو پیارے! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی سخاوتوں کا پورا پورا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے۔ آپ صرف جنگ حنین کی غنیمت کو تقسیم کرتے وقت اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو دیکھ لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار سردار مکہ کو سو سو اونٹ تک دے دیے یہ فتح کی خوشی بھی تھی اور نو مسلموں کی دلداری بھی۔ اسی طرح فتح مکہ کی خوشی میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہ انداز رحیم ومحبت اختیار فرمایا کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ ویسے بھی یہ بے چارے قیدی لوگ جو ایک عرصہ سے صرف پانی کے تڑکہ کی نام نہاد دال پر گزارہ کرتے ہیں میری تو خواہش تھی کہ میں انہیں گوشت کی دیگیں پکا کر کھلاؤں۔ مگر انتظامیہ تیار نہ ہوئی۔ خوشی مجھے اس بات کی ہے کہ اب میرے وطن میں جب بھی کسی حضرت عمر فاروقؓ کے روحانی بیٹے کو حکومت ملے گی تو وہ دنیائے کفر کو ناکوں چنے ضرور چبوا دے گا"۔

محترم قارئین! اس وقت کے نام نہاد حکمرانوں کو مولانا شہیدؒ کا یہ انداز بھی پسند نہ آیا جب مولانا کی مٹھائی تقسیم کرنے کی خبر اخبارات میں لگی تو حکومت میں کھلبلی مچ گئی۔ جیل انتظامیہ سے جواب طلبی کی گئی۔ جس پر جیل انتظامیہ نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ مٹھائی

Scanned with CamScanner

ہم نے خود تقسیم کی ہے مولانا کی خبر غلطی سے لگ گئی ہے۔ کیا جرم تھا اس عالم دین کا کہ ساری زندگی جیلوں اور نظر بندیوں کی نظر کر دی۔ جرم صرف یہ تھا کہ وطن اور دین کی محبت اس کے رگ و پے میں رچ گئی تھی۔

میں اپنے شہیدوں کے قافلے سے پیچھے رہ جانیوالا ہوں:۔

ایک موقع پر میری طرف سے یادیں دہرانے پر تحریر کرتے ہوئے لکھا "عزیزم! آپ نے پرانی باتوں کو چھیڑ کر مجھے ایک گزرا ہوا حسین ماضی یاد دلا دیا ہے۔ بہر حال میری یہ قید و قفس کی زندگی بھی میرے لئے عظیم سرمایہ ہے۔ میں اپنے شہیدوں کے قافلے سے پیچھے رہ جانے والا ضرور ہوں لیکن ان کی جلائی ہوئی شمع کی حفاظت کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دینے پر فخر کرتا ہوں۔ قید تنہائی کا شکار تو ہوا ہوں لیکن اپنے مشن اور کاز سے دور نہیں ہوا ہوں"۔

قارئین کرام! مولانا ایک عجیب شخصیت تھے رقم کے معاملے میں اتنے محتاط اور پریشان رہتے کہ ایک جگہ لکھا "خدا کی قسم میں صرف اس بات پر خفا ہوں کہ کل روز محشر ہمیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔ اگر بارگاہ ایزدی میں ہمیں عوام کے صدقات، زکوۃ اور چرم ہائے قربانی کے پیسوں کا حساب دینا پڑ گیا تو کیا کریں گے۔ مجھے اور کسی بات کا خطرہ نہیں ہے، یہ حقوق العباد ہیں۔ اگر پیسہ صحیح مصرف پر خرچ نہ کر سکے تو مالداروں کی دی ہوئی زکوۃ ادا نہ ہوگی اور ان کا ہاتھ ہمارے گریباں میں ہوگا۔ ہم لوگوں کی خوشنودی کے لئے اپنے رب کی ناراضگی مول لے کر آخرت تباہ کیوں کریں۔ میں بعض اوقات اس مسئلہ پر ساری ساری رات پریشان رہتا ہوں کہ یا اللہ ہم جہاں مشن کے لئے اتنی قربانیاں دے رہے ہیں وہاں جماعت کو پیسے کے ناجائز اور غیر شرعی امور پر خرچ کرنے سے بھی بچانا"۔

گرفتاریوں کی کہانی خود مولانا کی زبانی:۔

میں نے مولانا شہید سے ایک مرتبہ گرفتاری کی تفصیل پوچھی تو آپ نے شروع سے آخر تک تفصیل کچھ اس طرح لکھی۔

1..... "میں سب سے پہلے 1981ء میں جب کمالیہ پڑھتا تھا تو چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس پر گیا۔ وہاں حضرت چنیوٹی صاحب مدظلہ کے حکم پر ایک مسجد میں بدعتیوں کا قبضہ ختم کرانے گئے۔ تو پولیس ہمارے کچھ ساتھی تھانے لے گئی۔ ہم پچاس آدمی بھی تھانہ چلے گئے اور گرفتاری پیش کی اور اس طرح چنیوٹ کی سب جیل میں ایک رات ایک دن پہلی مرتبہ گزارا۔ اگرچہ ہم کافی لوگ تھے اور مخالف صرف سات آٹھ سائیڈ والے بارک میں تھے۔ لیکن اس بار جیل بڑی مشکل معلوم ہوئی۔ بار بار بند گیٹ کو دیکھ کر ہمارا دم گھٹتا تھا اور بعض ساتھی زار و قطار رونے لگ گئے تھے۔

2..... "دوسری مرتبہ کراچی کے کورنگی کے علاقہ میں شیعہ کے ساتھ فائرنگ کا کافی دیر تبادلہ ہوتا رہا پولیس آئی تھی۔ چنانچہ اس مرتبہ ہم آٹھ ساتھی گرفتار ہوئے اور پانچ روز مختلف تھانوں کی حوالاتوں میں بند رہے اور رہا ہوئے۔ اس وقت چونکہ میں کراچی کا جنرل سیکرٹری تھا تو کافی حوصلہ سے نہ صرف خود حوالات کاٹی بلکہ ساتھیوں کو بھی حوصلہ دیتا رہا"۔

Scanned with CamScanner

3..... ''تیسری مرتبہ کراچی ہی میں حیدر آباد روڈ کے قریب شیعہ کی ایک آبادی کے درمیان میں واقع مسجد میں جلسہ کرنے چلے گئے اور خوب تقاریر کیں' اسی علاقہ میں شیعہ نے ہمارے ساتھیوں کا جینا حرام کیا ہوا تھا۔ اس لئے پورے علاقے میں جلسہ کی شکل میں خوب پریشر ڈالا۔ آخر تھانہ گلزار ہجری کے پاس اپنے چند گرفتار ساتھیوں کو چھڑانے کے لئے جلوس لے کر پہنچے تو پولیس نے جلوس پر ہوائی فائرنگ اور آنسو گیس پھینکنا شروع کر دی۔ رات گیارہ بجے کا وقت تھا' ہم میدان میں ڈٹ گئے تو پولیس افسران نے مذاکرات کے لئے بلایا اور گرفتار کر کے ایک ہفتہ تک کئی تھانوں میں رکھا اور پھر ہمیں الگ الگ کراچی سنٹرل جیل بھیج دیا۔ اور ہم علیحدہ علیحدہ بارکوں میں چلے گئے۔ جیل میں یہ پہلی مرتبہ جانا تھا لیکن جماعت کے ساتھیوں کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کو دھمکی نے کام کر دکھایا اور ہم ایک گھنٹہ بعد رہا ہو گئے''۔

4..... ''چوتھی مرتبہ 17 اگست 1987ء کو جب خمینی اور ایرانیوں کے بیت اللہ پر حملہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے وہ پوسٹر جو ہم دو ساتھی ایک موٹر سائیکل پر لگا کر رات دو بجے واپس آ رہے تھے۔ جن پوسٹروں پر خمینی اور اس کے ساتھیوں کو ہاتھیوں پر بٹھا کر بیت اللہ پر حملہ کرتے دکھایا گیا تھا۔ تو گولی مار کے علاقہ میں رضویہ سوسائٹی کے سامنے ہمیں چھ شیعہ نوجوانوں نے روک کر اغوا کر لیا اور مارتے مارتے دفتر اہلبیت میں لے گئے جو اندرونی گلیوں میں تھا۔ جہاں ہمارے بازو وہ توڑ چکے تھے اور ہمیں ذبح کرنے والے تھے کہ ایک بوڑھے شیعہ ہی سے اللہ تعالیٰ نے پولیس کو فون کروا دیا کہ ہماری گلی کے فلاں مکان میں چوروں کو نوجوان مار رہے ہیں۔ تب رات ساڑھے تین بجے پولیس نے پہنچ کر ہمیں برآمد کیا اور ہسپتال بھجوا دیا۔ ادھر شیعہ نے تھانہ سے مل کر الٹا ہمیں گرفتار کرا دیا کہ یہ لوگ اشتعال انگیز پوسٹر لگا رہے تھے جب ہم نے منع کیا تو ہم پر ریوالور سے فائرنگ کرنے لگے تھے۔ اس وقت میرے پاس ریوالور ہوتا تھا جو کہ لائسنسی تھا۔ لیکن جب ان شیعوں نے مجھ پر حملہ کیا تو وہ دوسرے ساتھی کی بے احتیاطی سے ان کے ہاتھ میں چلا گیا تھا۔ تین دن بعد ضمانت ہوئی اور ہسپتال سے ایک ہفتہ بعد گھر آیا۔ باقی کراچی میں آدھا دن دو چار گھنٹے کی حراستوں کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔ کبھی فوج والے لے گئے' کبھی خفیہ ایجنسی والے لے گئے۔ بلکہ فوج والے بعض اوقات تھوڑے وقت میں بہت زیادہ پریشان کر دیتے تھے۔ کیونکہ پولیس والے تو پھر بھی لحاظ کر لیتے ہیں مگر فوجی افسران سے خدا کی پناہ۔

5..... 11 جولائی کو چنیوٹ میں گرفتار ہوا اور تھانے صدر چنیوٹ میں پولیس کی لتریشن کا مزہ اٹھایا' تین دن تھانہ کانڈیوال کی چھوٹی سی حوالات میں ایسے گزارے کہ آدھے آدمی ہم لیٹتے اور آدھے کھڑے رہتے تھے۔ پھر جھنگ جیل میں دو راتیں گزاریں' پھر دھوکہ سے لے کر اکیلے کو پولیس نے فیصل آباد جیل پہنچا۔ دیا جہاں کئی دن تک اڑتی جیسی اذیت کا مزہ چکھا۔ ایک ماہ بعد دس یا گیارہ اگست کو رہا ہوا۔

Scanned with CamScanner

6..... 7 ستمبر 1992ء کو راولپنڈی ائرپورٹ پر اترتے ہی گرفتار کر کے غالباً کہوٹہ کے ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا تا کہ ایرانی صدر کے خطاب کے موقع پر اپنے اعلان کے مطابق ہنگامہ نہ کروں۔ رات کو دس بجے خود ساختہ ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

7..... 25 جون 1995ء کو پشاور میں آئی جی کے دفتر جا کر گرفتاری پیش کی اور 10 ستمبر کو رہا ہوا۔

8..... 19 نومبر 1995ء کو چنیہ ہاؤس لاہور سے حضرت فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ گرفتار ہوا' 18 جنوری 1997ء کے روز زخمی ہو کر ہسپتال گیا وہاں سے تین روز کے لئے والدہ کے جنازہ کے سلسلہ میں پیرول پر رہا ہوا' پھر گرفتار ہو گیا۔ پھر تین روز کے لئے الیکشن کے موقع پر پیرول پر رہا ہوا پھر جب پولیس گرفتار کرنے آئی تو عوام میں اشتعال پھیل گیا تو پیرول کی مدت میں مزید چار روز کا اضافہ کر دیا گیا۔ آٹھویں روز لاہور پولیس جھنگ سے لے گئی اور 23 فروری کو تمام مقدمات میں ضمانتیں ہو گئیں تو رہا ہو کر جھنگ آ گیا۔

9..... اب 6 مئی 1997ء سے لاہور سے گرفتار ہو کر یہاں اٹک جیل میں موجود ہوں۔

پاکستان کی کن کن جیلوں میں ایام اسیری گزارے

میرے پوچھنے پر مولانا شہیدؒ نے جیلوں میں گزرے ایام کے بارے میں لکھا ''اس وقت تک کراچی..... جھنگ..... فیصل آباد..... بہاولپور..... ملتان..... لاہور چوہنگ..... کوٹ لکھپت لاہور..... راولپنڈی..... اور اٹک کی جیلوں میں وقت گزار چکا ہوں۔

سب سے اچھا وقت کن جیلوں میں گزرا

فرمانے لگے کہ سب سے اچھا وقت ملتان اور لاہور کی جیلوں میں گزرا ہے۔ جہاں قائد محترمؒ اور دیگر مرکزی اور صوبائی ساتھی ساتھ تھے۔ اور روزانہ تقریباً سو سو آدمی ملاقات کرتے تھے۔

سب سے زیادہ سخت جیل کون سی ہے

سب سے زیادہ سخت جیل چوہنگ کو محسوس کرتا ہوں۔ پھر دوسرے نمبر پر اٹک جیل میں پہلے تین دن تیسرے نمبر پر فیصل آباد جیل کا پہلا ہفتہ ایسا ہے جو تکلیف میں گزرا ہے۔

طے کیا کہ اٹک جیل میں سر اٹھا کر رہوں گا

مولانا نے ایک موقع پر لکھا ''اٹک جیل جب لایا گیا تو جیل کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کاظم بلوچ شیعہ تھا مگر مجھے علم نہ تھا۔ میں اس کے رویہ کو دیکھ کر مشتعل ہو گیا' اور طے کیا کہ یہاں سر اٹھا کر رہوں گا۔ اس لئے جیل کا گیٹ کھلوانے پر اصرار کیا تا کہ ان کی ''میں'' ختم ہو جائے۔ وہ کہتے تھے کہ ابھی جیل کی گنتی نہیں کھلی ہے۔ گیٹ قانوناً نہیں کھل سکتا' میں نے کہا پھر میں یہاں کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں آپ پہلے گنتی کھول لیں۔

Scanned with CamScanner

نہ چھپا کے جیئے نہ سر جھکا کے جیئے ۔ ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جیئے
ایک رات کم جیئے تو حیرت کیوں ۔ ہم ان کے ساتھ تھے جو مشعلیں جلا کے جیئے

تب انہیں مجبوراً مجھے گیٹ کھول کر گزارنا پڑا۔ اس کا اثر جیل میں بہت ہوا اور اب بھی میں ڈیوڑھی میں جاتا ہوں تو گیٹ کھلوا کر جاتا ہوں"۔

میں نے پوچھا کہ اٹک جیل کے شروع کے ایام کس لحاظ سے سخت تھے تو آپ نے فرمایا "اٹک جیل کے شروع کے تین ایام نہایت سخت اس انداز سے تھے کہ بھوک ہڑتال بھی کر رکھی تھی اور سارا سامان بھی ضبط تھا اوپر اوڑھنے کو سخت سردی میں چادر تک نہ تھی۔ بلکہ بوسیدہ کمبل تھے۔ اور سیل کے اندر پیشاب وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ چوبیس گھنٹے بند رہنا ہوتا تھا بعد میں آسانی تو ہو گئی بلکہ بہت آسانی تاہم ملاقاتوں پر پابندی رہی ہے۔ اس لحاظ سے اس جیل کو سخت کہا ہے ورنہ آپ حضرات کی محبت اور تعاون کا انداز اپنی جگہ پر انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔"

کمپیوٹر کے ذریعے ہم دشمن کے ملک اور گھر میں گھس سکتے ہیں:۔

آپ نے آنے والوں وقتوں میں جماعت کو نئے پروگرام دے کر انوکھے انداز سے اس کو پوری دنیا میں متعارف کرانے کا عزم کیا۔ اس لئے آپ نے لکھا "مستقبل میں جماعت کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عزم اور دنیا بھر میں انٹرنیٹ کے ذریعے اپنا پیغام پہنچانے اور ملک کے تمام اضلاع اور تحصیلوں تک کے دفاتر میں کمپیوٹر رکھوا کر جماعت کو اتنا فعال بنانا ہے کہ اگر کسی گاؤں میں بھی کسی کارکن کو کانٹا بھی لگے تو اس کی خبر اگلے ہی لمحہ پورے ملک کے کمپیوٹرز پر آ جائے۔ اسی طرح رکنیت سازی' فنڈ زمہم' اخبارات سے رابطہ' دنیا بھر سے رابطہ' جلسوں کی تفصیلات' جلوسوں اور مظاہروں کے پروگرام کمپیوٹر پر لا کر دنیا بھر میں دکھایا کریں گے۔ کمپیوٹر کے ذریعے ہم دشمن کے ملک اور گھر تک میں گھس سکتے ہیں۔ ہم ان کی سکرین پر اپنا نعرہ اور پیغام لکھ سکتے ہیں۔ اپنے مؤقف کی تائید میں دلائل جمع کر سکتے ہیں۔ اردو عبارت کا ترجمہ اگلے ہی لمحے انگلینڈ سے انگلش میں اور سعودیہ سے عربی میں حاصل کر سکتے ہیں' بہر حال یہ ایک وسیع شعبہ ہے جس سے جماعت کو منظم' مربوط اور فعال بنایا جا سکتا ہے"۔

بیعت وطریقت کی حقیقت کیا ہے؟:۔

آپ نے میرے پوچھنے پر ایک موقع پر بیعت وطریقت کے بارے میں فرمایا "قرآن کریم کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد کتاب وحکمت کی تعلیم دینا اور تزکیہ نفس کرنا ہے۔ آج تزکیہ نفس کی کمزوری عام ہے۔ بڑے بڑے علماء' فقہا' اور علامہ تزکیہ نفس سے محروم ہونے کے باعث طرح طرح کے امراض مثلاً نفسانی' اخلاقی' ہوس' بدکلامی' بدکرداری' اور ریاکاری میں مبتلا ہیں۔ جب علماء کا یہ حال ہے تو عوام کا کیا کہنا۔ ان بیماریوں کا علاج تزکیہ نفس کہلاتا ہے۔ یہ دولت شریعت کے پابند اہل اللہ کی صحبت

Scanned with CamScanner

سے ملتی ہے۔ ان سے تعلق بیعت کا مطلب ہے کہ ہاتھ پر سابقہ گناہوں کی توبہ کر کے آئندہ ان کی ہدایات کے مطابق ذکر واذکار کرتے رہنا۔ اپنے حالات یعنی قلبی کیفیات سے انہیں مطلع کرتے رہنا اور ان کی ہدایات کی روشنی میں تقوی و طہارت میں ترقی کرنا اور ذکر واذکار میں ترقی کرتے ہوئے اس نہج پر پہنچ جانا کہ قلب وروح بلکہ جسم کا ذرہ ذرہ ذکر اللہ میں معروف ہو جائے۔ آج کل اصل مقصد کی طرف کوئی نہیں آتا۔ بس بیعت کر کے سمجھتے ہیں کہ کافی ہے۔ جب تک استاد سے علم حاصل نہ کریں گے عالم تو کجا سادہ لکھنے پڑھنے کے قابل بھی نہ ہوں گے۔ بعینہٖ اگر بیعت کے بعد اپنی اصلاح کی طرف سلوک کے طریقوں کے مطابق توجہ نہ کریں گے تو محض بیعت کا کوئی فائدہ نہیں اس طرح اس راہ میں ماہر مستند اور پابند شریعت راہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔

گھر میں چھپ کر مرنا تو بے غیرتی اور بزدلی ہے:۔

ایک موقع پر کسی نے رائے دی کہ اب آپ جیل سے جب رہا ہو کر باہر آئیں تو تقاریر کا سلسلہ تو بالکل بند کر دیں یا محتاط رویہ اختیار کریں۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا "باہر آ کر جلسوں میں خطاب کرنے کا مشورہ عجیب ہے۔ کیا موت وحیات دشمنوں کے ہاتھ میں ہے کہ میں دبک کر گھر بیٹھ جاؤں۔ پھر اس سے تو جیل ہی بہتر ہے اور اس معاہدہ پر تو حکمران آج چھوڑنے کو تیار ہیں۔ حیران ہوں کہ آپ لوگ یہ کہہ رہے ہیں دشمن ابھی ایک طویل عرصہ تک میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا ہے۔ اپنے رب کی طرف سے جو کچھ مجھے بتایا گیا ہے میں اس پر کامل یقین رکھتا ہوں دشمن کا باپ امریکہ بھی بم لے کر آ جائے مجھے نہیں مار سکتا۔ اور پھر اس راستے میں مرنا ہی تو میری آرزو ہے۔ گھر میں چھپ کر مرنا تو بے غیرتی اور بزدلی ہے۔ مجھے خدا ایسی موت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

تہجد کے وقت میرے جانماز پر یا میرے اردگرد جگنو چمکتے آ جاتا ہے:۔

کسی بات کے حوالے سے ایک موقع پر میں نے مولانا شہید سے ناراضگی کا اظہار کر دیا تو آپ نے فرمایا "میرے دل میں آپ بھائیوں کے لئے بے حد قدر اور محبت ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ کی پریشان تحریر نے مجھے بلا کر رکھ دیا ہے۔ ضمانت کی مبارک باد کی خوشی بھی اس غم زدہ تحریر میں دب گئی ہے۔ اب آپ کی خوشی کے لئے ایک بات جو اس بندہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے باقی رازوں میں سے ایک راز کی شکل میں وارد ہوتی رہی ہے بیان کرتا ہوں۔ عرصہ تین چار ماہ سے ایسا ہو رہا ہے کہ جب بھی کسی مقدمہ کی ضمانت ہونا ہوتی ہے تو تہجد کے وقت میرے جانماز پر یا میرے اردگرد "جگنو" چمکتے آ جاتا ہے۔ مجھے اس روز پھر شدت سے خوشخبری کا انتظار ہوتا ہے۔ اب تک آٹھ نو مرتبہ ایسا ہو چکا ہے اور اب پرسوں بدھ کے دن تو تاریخ کو فیصل آباد کی تاریخ ضمانت تھی۔ میں جگنو کی انتظار میں تھا مگر کسی طرف نظر نہ آیا۔ پھر شام تک ضمانت کی بھی خبر نہ آئی۔ کل جمعرات صبح تہجد کے بعد جب وظیفہ پڑھ رہا تھا تو اچانک میرے "پین" جسے میں نے سامنے جانماز پر رکھا ہوا تھا۔ اس پر جگنو چمکتا ہوا نظر آیا۔ اب میں حیران تھا کہ کسی مقدمہ کی تاریخ ہی نہیں ہے۔ اس لئے کل صبح کے خط میں آپ لوگوں کو راشد سے رابطہ کرنے کا کہا۔ کل شام مغرب کے بعد پھر باہر سامنے برآمدے

Scanned with CamScanner

میں جگنو نظر آیا تو پہلی مرتبہ میں نے مقصود کو جگنو والے اس اشارہ سے آگاہ کیا۔ وہ حیران تھے۔ لیکن میں دل میں سوچ رہا تھا کہ آج جو جگنو دیکھا ہے اس کے مطابق خوشخبری تو ملی نہیں ہے۔ آج ابھی جب آپ کے خط سے جمعرات دس ستمبر کو ضمانت کی خبر پڑھی ہے تو خوشی بھی بہت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''جگنو'' کے ذریعے بشارت دینے والی بات پر اور یقین بڑھ گیا۔ اب یہ راز چونکہ میں آؤٹ کر چکا ہوں شاید آئندہ اب یہ سلسلہ باقی نہ رہے۔ امید ہے کہ آپ محظوظ ہوئے ہوں گے۔ اس طرح کے مخصوص اشارات ہوتے ہیں جنہیں میں سمجھ جاتا ہوں جو میری حوصلہ افزائی کے لئے ہوتے ہیں۔ اس بات کا خوف اگر نہ ہو کہ ان کے بیان کرنے سے یہ سلسلہ رک جائے گا تو ضرور ساتھیوں کو بتاتا۔ اب آپ خوش ہو جائیں اللہ آپ کو سلامت رکھے''۔

علامہ شعیب ندیم کی شہادت کی خبر نے دل دھلا کر رکھ دیا:۔

مولانا شہید نے علامہ شعیب ندیم اور مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کی شہادت کی خبر سن کر اپنے دکھ کا اظہار یوں کیا ''ابھی رات ساڑھے دس بجے بی بی سی کی خبریں سنیں تو علامہ شعیب ندیم و مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کی شہادت کی خبر نے دل دھلا کر رکھ دیا ہے۔ اوسان خطا ہو رہے ہیں۔ سخت اضطراب اور صدمہ کی کیفیت ہے۔ میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ یہ خبر میرے لئے کس قدر دکھ اور پریشانی کا باعث ہے میرے پاس اسے بیان کرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔ بس میری زبان سے ایک ہی بات نکل رہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں کس کے ساتھ اپنے دکھ کا اظہار کروں اور کسے اپنا غم سناؤں اے کاش! میں یہ اندوہناک خبر اس حالت میں نہ سنتا۔''

میری روح بغیر پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہے:۔

ہم نے جنازہ کے موقع پر ہلڑبازی اور مولانا کے لئے پیر دل پر رہا کروانے کی کوشش اور تقریباً 24 گھنٹوں کے بعد میتوں کو دفنانے کے حالات جب مولانا کو لکھے تو آپ نے اس کا جواب یوں دیا ''گزشتہ روز آپ کا خط ملا۔ مغرب کے فرضوں کے بعد اسے پڑھا تو میری حالت اس قدر دگرگوں ہو گئی کہ پھر سنتیں پڑھنا مشکل ہو گئیں۔ دو روز سے جو صبر و تحمل اور ضبط فغاں کا سلسلہ جاری تھا اس پر قابو نہ رہا۔ میرا سینہ ہنڈیا کی طرح ابل رہا ہے مگر میں اپنی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں پر تا حال قابو پانے کی کوشش جاری رکھے ہوئے ہوں، میری روح بغیر پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہے۔ اور شعیب ندیمؒ و صدیقی شہیدؒ کی روحوں سے شرمسار ہے کہ میں ان کی برأت میں شریک نہ ہو سکا۔ لیکن پھر یہ سوچ کر دل کو سہارا دیتا ہوں کہ جس مشن کی خاطر انہوں نے جان لٹائی ہے اور سرخرو ہو کر بارگاہ ایزدی میں مسکراتے ہوئے پیش ہو گئے ہیں، میں بھی اس مشن کی خاطر ظلم کی چکی میں پس رہا ہوں۔ اور ظالموں کے شکنجہ میں کسا ہوا ہوں۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے جب یہ ہتھکڑیاں و بیڑیاں اور ظلم کی زنجیریں ٹوٹ جائیں گی۔''

Scanned with CamScanner

مولانا طاہر القادری کی عیادت اور کلمہ حق:۔

میں نے کسی سے سنا تھا کہ مولانا طاہر القادری اس وقت جب مولانا سخت زخمی تھے۔ان کی عیادت کے لئے ہسپتال تشریف لے گئے تھے۔میں نے مولانا شہید سے اس کی تصدیق چاہی تو آپ نے لکھا "طاہر القادری صاحب" میو ہسپتال میں عیادت کے لئے آئے تھے تو میں نے پوچھا تھا کہ میرا مشن سچا ہے؟ انہوں نے کہا جہاد اکبر ہے۔میں نے کہا بس پھر کوئی فکر نہیں ہے۔آپ یہی فتوی لوگوں کو بتادیں پھر ہمارا کام دیکھیں"۔

جیل میں مولانا عبداللہ اسلام آباد والے:۔

اٹک جیل میں مولانا محمد عبداللہ اور ان کے وفد کی آمد اور ملاقات کے بارے میں مولانا نے یوں لکھا "آج مولانا عبداللہ اسلام آباد والے" مولانا عبدالرحمن اشرفی چیئرمین پنجاب بیت المال' مولانا عبدالرؤف چیئرمین علماء کونسل اور مجیب الرحمن شامی ایڈیٹر ہفت روزہ زندگی لاہور آئے تھے۔خوب باتیں ہوئیں۔یہ حقیقتاً حکمرانوں کے بھیجے ہوئے تھے میں نے کافی بحث وتمحیص کی۔ان کا کہنا تھا کہ آپ نعرہ کافر کافر ترک کردیں۔میرا کہنا تھا کہ دوسرا گروہ اذان سے خلیفہ بلافصل کا لفظ ترک کرے۔ناموس صحابہ جیل پاس کرائیں۔بے گناہوں کو چھوڑیں۔سزائے موت والوں کی سزا عمر قید میں تبدیل کریں۔بہرحال اپنا موقف انہیں خوب سمجھایا"۔

حضرت مولانا عبداللہؒ کی شہادت کا صدمہ:۔

15 اکتوبر 1998ء کو حضرت مولانا عبداللہؒ، مولانا اعظم طارق سے ملاقات کے لئے آئے اور 17 اکتوبر کو شہید کردیئے گئے۔جس کا مولانا کو بہت ہی صدمہ پہنچا۔جس کا اظہار آپ نے یوں کیا "حضرت مولانا عبداللہ صاحب کی شہادت وجدائی کس قدر دکھ انگیز ہے یہ ناقابل بیان ہے۔اس وقت قلم لکھنے سے قاصر ہے۔دس روز قبل امن ومصالحتی کمیٹی میں شریک ہوکر مولانا جیل میں ملاقات کے لئے آئے تھے۔اے اللہ! اب تو ان شہیدوں کے خون سے انقلاب برپا کردے۔اے اللہ! ہم بہت ہیرے اٹھا چکے ہیں اب تو دشمنوں کا بیڑا غرق کردے۔اے اللہ! ہم بے سہارا نہتے لوگوں پر کرم فرما۔اے اللہ! تو ہماری مدد فرما۔اے اللہ قاتلوں کی جڑ کاٹ دے۔مولانا عبداللہ جیسے لوگوں کو بھی اگر جینے کا حق حاصل نہیں تو پھر اس ملک میں کسے جینے کا حق ہے"۔

مولانا حق نواز شہیدؒ کو میں نے قبر میں اتارا تھا:۔

ایک مرتبہ میں نے اس بات کی تصدیق چاہی تو آپ نے لکھا "مولانا حق نواز شہیدؒ کو میں نے قبر میں اتارا تھا۔اور انہیں اتارنے سے قبل میں واقعی قبر میں لیٹا تھا۔مقصد قبر کی وسعت کا اندازہ لگانا تھا۔قبر میں لیٹ کر سورہ یٰسین پڑھنے کی بات بھی درست ہے۔آخر میں مولانا شہیدؒ کے کفن کے بند کھول کر بھی میں ہی باہر آیا تھا۔چونکہ یہ قبر اس طریقے سے بنائی گئی تھی کہ تیار کرکے اوپر سے ڈاٹ لگا کر بند کردی گئی تھی۔میت کو بائیں جانب سے قبر میں داخل کیا تھا اور پھر ایک ایک آدمی لیٹ کر دائیں جانب سے باہر نکلا تھا۔ہر کل

Scanned with CamScanner

دوساتھی تھے آخر میں قبر سے باہر" میں "ہی آیا تھا۔"

حضرت مولانا موسیٰ خان ہم سے بہت شفقت فرمایا کرتے تھے:۔

ایک موقع پر آپ نے لکھا تھا کہ "حضرت مولانا موسیٰ خان بازئی واقعی ہم سب سے بہت شفقت فرمایا کرتے تھے میں جب بھی انہیں ملنے گیا تو حضرت نے اپنے گھر بٹھا کر ہمیشہ خود چائے مٹھائی وغیرہ کھلائی اور بار بار ہمارے روکنے کے باوجود خود چائے ڈال کر دیا کرتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ حضرت کی طبیعت بہت سخت تھی۔ لیکن واللہ ہمارے ساتھ ان کی شفقت کا انداز ہی نرالا تھا۔ ان کی وفات سے بہت دکھ ہوا"۔

اٹک جیل سے آخری خط:۔

30 مارچ 1998ء کو جو اطلاع ملی کہ کل مولانا کو رہا کیا جا رہا ہے۔ اس روز مولانا نے آخری خط لکھا جو کچھ یوں تھا "اس وقت بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں مگر سخت نزلہ زکام ہے کہ دو سطور بھی نہ لکھی جا رہی ہیں نہ پڑھی جاتی ہیں۔ بہر حال مختصراً یہ ہے کہ یہاں سے جب بھی باہر جاؤں گا آپ بھائیوں نے ملاقات پر فوراً آنا ہے۔ ایک خوبصورت دعوت کر کے میں نے اپنا دل خوش کرنا ہے۔ دل سے آپ بھائیوں سے خوش ہوں اور تادم آخر آپ کی باتیں اور یادیں میرے ساتھ رہیں گی۔ باہر جا کر بہت کچھ کرنا ہے۔ میرے بڑے ارمان ہیں۔ انشاء اللہ العزیز پوری دنیا میں ایک انقلاب برپا کرنا ہے"۔

فیصل آباد سے رہائی اور میری ملاقات:۔

مولانا کو اٹک جیل سے 31 مارچ سے شفٹ کر کے فیصل آباد پہنچا دیا گیا۔ وہاں سے 9 جولائی کو رہائی ہوئی۔ میں نے رائیونڈ سے فون کیا تو محبت اور چاہت سے فرمایا کہ ابھی آؤ۔ دو دن بعد میں پہنچا۔ ملاقات ہوئی' سوا سال خدمت کرنے والا پاس بیٹھا تھا۔ جس سے دن رات ایک ایک دل کی بات بن دیکھے ہوتی تھی۔ مشورے ہوتے تھے۔ پل پل کی خبریں جس سے لی جاتی تھیں۔ وہ پاس بیٹھا تھا۔ جسے دو دن پہلے فون پر کہہ رہے تھے فوراً آؤ وہ آیا تو جان پہچان ہی نہ ہے۔ مولانا ثناء اللہ سعد کو سمجھ آ گئی کہ حضرت نے آپ کو نہ پہچانا۔ فرمایا ابھی بات کرتے ہیں۔ مجھے ساتھ لے کر لوگوں کے ہجوم میں آگے بڑھتے ہیں۔ آگے بڑھ کر کہتے ہیں حضرت !یہاں ساجد صاحب آئے ہوئے ہیں اور ناراض ہو کر جا رہے ہیں کہ آپ نے لفٹ نہیں کرائی۔ میں قربان جاؤں اپنے اس عظیم محسن پر' فوراً چونک جاتے ہیں کہ ساجد صاحب کہاں ہیں؟ کب آیا ہے؟ ثناء اللہ سعد صاحب کہنے لگے ابھی ادھر ہی ہے۔ تو مولانا نے عجیب انداز سے سب کی طرف دیکھا اور پھر کہا کہ اگر ادھر ہی ہے تو پھر میری طرف اشارہ کر کے کہا یہی ساجد ہے۔ کھڑے ہو گئے۔ پیار دیئے' گلے لگایا' اپنے پاس بٹھا کر بار بار مٹھائی منہ میں ڈالتے ہیں' پھر ساتھ لے کر ایک دعوت میں چلے گئے۔ جہاں ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا' اور پھر ہاتھ پکڑ کر جھنگ کی گلیوں میں میرا قائد مجھے ساتھ گھما رہا ہے۔ جہاں سے گزرتے ہیں لوگ ہزاروں کی تعداد میں سڑکوں اور

Scanned with CamScanner

گلیوں میں جمع ہیں۔ پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے ہیں۔ دعا پانی اور بوتلیں پیش کرتے ہیں۔ بچے اور عورتیں چھتوں پر چڑھ کر اپنے محبوب کی جھلک دیکھنے کو ترستے ہیں۔ بعض بزرگ اور بوڑھی عورتیں مولانا کے پاس آ کر پیار کرتی ہیں اور اپنی زبان میں کہتی ہیں "شالا جیندا رہویں شالا لتی وانگے" عجیب وقت آمیز مناظر ہیں۔ کہیں تو جھنگ والوں کی محبت تھی کہ مولانا ان کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے۔ ان لوگوں نے مولانا کو جو محبت دی۔ میں نے ہلکی سی جھلک دکھائی ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

دوبارہ اڈیالہ جیل سے اٹک جیل:۔

غازی حق نواز جھنگوی شہید کو سزائے موت دینے سے پہلے پورے ملک میں کارکن گرفتار کئے گئے۔ اور تین تین ماہ کے لئے نظر بندی کے آرڈر کر دیئے گئے۔ ان ہی گرفتار ہونے والوں میں مولانا اعظم طارق بھی شامل تھے۔ آپ کو تین ماہ کے لئے نظر بند کیا گیا۔ پہلے جھنگ جیل سے اڈیالہ جیل پھر وہاں سے 26 مارچ 2001ء کو اٹک جیل شفٹ کر دیا گیا۔ یوں ایک بار پھر مولانا کے شب و روز اٹک کی جیل میں گزرنے لگے۔ دوسرے دن مولانا کا پیغام ملا کہ "کل آپ کا پیغام ملا تو پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ وقت گزرتا گیا" 22 مئی کو نظر بندی ختم ہونے کی تاریخ تھی کہ اچانک مولانا 17 مئی کی شام کو لاہور روانہ کر دیا گیا۔ کیونکہ ہائی کورٹ لاہور میں مولانا کی نظر بندی کے خلاف رٹ دائر کر دی گئی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ اگر مولانا کو مزید رکھنا پڑا تو لاہور ہی رکھیں گے لیکن زیادہ امکان یہ تھا کہ لاہور ہائی کورٹ ہی سے رہا کر دیا جائے گا۔ جب کہ معاملہ اس کے برعکس ہوا اور 22 مئی کو صبح سویرے مولانا کی طرف سے جو تفصیلات ملیں وہ کچھ یوں تھیں۔

ہائی کورٹ لاہور میں تین رکنی ججز کے بورڈ کے سامنے اپنا موقف:۔

بندہ گھوم پھر کر رات ایک بجے ادھر آ گیا ہے تفصیلی حالات اس طرح ہیں کہ مجھے جمعہ کے روز دو بجے ہائی کورٹ پیش کیا گیا تو تین رکنی ججز کے بورڈ نے بتایا کہ ایک جج چوہدری اعجاز احمد آپ کی رٹ پہلے سن رہے تھے۔ لہٰذا ان کی جگہ اس بورڈ میں دوسرے جج نعیم اللہ شیروانی آیا کریں گے۔ تو اس طرح کل دو بجے ہم سماعت کریں گے دوسرے دن ہفتہ کے روز دو بجے پیش ہوا تو دوسری طرف سے ڈی سی جھنگ اور ڈپٹی ہوم سیکرٹری تھے۔ وکیل کی اجازت نہیں تھی۔ ڈی سی جھنگ نے موقف اختیار کیا کہ مولانا سخت تقریر کرتے ہیں۔ تین تقریریں اس نے پیش کیں جنہیں بورڈ کے جیئر مین جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے نے بلند آواز سے پڑھا ایک تقریر میں شیعہ کو علی الاعلان کافر کہنے بلکہ یہ تھا کہ میں شیعہ کے گھروں کے سامنے لگی لگی جا کر کافر کافر کے نعرے لگاتا رہوں گا۔ یہ تازہ تقریر تھی۔ دوسری تقریر میں تھا کہ گوہر شاہی کو پاکستان آنے کی صورت میں گولی مار دی جائے گی۔ تیسری تقریر میں اسلامی بازار بنانے اور اسلامی عدالتیں بنانے کا تذکرہ تھا..... اب یہ تینوں سخت باتیں اشتعال انگیز تھیں۔ میں حسنو اللہ کا ورد کر رہا تھا۔ خدا کی قدرت کہ جسٹس رمدے خود ہی کہنے لگے کہ ان تقریروں میں اشتعال یا قانون کی خلاف ورزی کی کیا بات ہے؟ شیعہ کو کافر تو امام مسجد نبوی نے ایرانی صدر کی

Scanned with CamScanner

موجودگی میں کہا ہے۔ایک دوسرے کو کافر تو یہاں عام طور پر کہا جاتا ہے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔دوسرے گوہر شاہی کو عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی ہے وہ ملک سے فرار ہے۔تیسرے اسلامی عدالت کا مطالبہ یا نظریہ پیش کرنے کی ہر جماعت کو اجازت ہے جیسے سیاسی جماعتیں کہتی ہیں کہ ہم یہ کریں گے ہم وہ کریں گے۔غرض یہ کہ ڈی سی نے کافی کہا کہ یہ اشتعال انگیزی اور عدالتوں کا قیام ملک کے اندر دوسرے نظام کو مسلط کرنا ہے۔مگر جسٹس رمدے اس سے جھگڑتے رہے۔پھر میں نے کہا کہ میری بات سن لی جائے تو مجھے موقع دیا گیا۔میں نے بات اس سے شروع کی کہ ہماری جماعت تو 1985ء میں بنی ہے شیعہ نے نصاب تعلیم میں اپنی دینیات 1975ء میں الگ کرا کر کلمہ اسلام کی بنیادیں اذان حتیٰ کہ 1980ء میں زکوۃ تک میں خود مسلمانوں سے الگ راستہ اختیار کیا ہے۔اور خمینی کی کتب دکھائیں کہ اس نے یہ کفر لکھا ہے۔غلام حسین نجفی کی کتب کھول کر دکھائیں۔تاریخی دستاویز کے حوالہ جات پیش کئے اور بتایا کہ ہم مفتی نہیں ہیں۔شیعہ کی انہیں کفریات کے باعث مولانا منظور احمد نعمانی مرحومؒ کے استفتاء پر انڈو پاک بنگلہ دیش سعودی عرب عرب امارت اور برطانیہ کے ڈیڑھ ہزار علماء نے شیعہ کو کافر کہا ہے۔ہم ان علماء کے فتوی کی تائید کرتے ہیں۔الحمدللہ اس صورت حال سے تو بالکل ہی کایا پلٹ گئی۔میں نے کہا حکومت مزید نظر بند مجھے کیوں کرنا چاہتی ہے تو ڈی سی نے کہا کہ جھنگ میں الیکشن 31 مئی کو ہیں۔مولانا کے جانے سے فضا میں شدت پیدا ہو جائے گی۔اس پر میں نے کہا کہ مجھے میرے گاؤں چیچہ وطنی نظر بند کر دیا جائے۔جس پر جسٹس رمدے نے ڈی سی سے کہا کہ وہ حکومت کی ہدایات لے کر سوموار کے دن آئے۔چنانچہ کل حکومتی نمائندے نے کہا کہ گاؤں میں مولانا کا بھتیجا الیکشن لڑ رہا ہے اس لئے اگر آپ تین ماہ کی نظر بندی کی توسیع کر دیں تو ہم الیکشن کے بعد ان کو گھر پر نظر بند کر دیں گے۔میں نے کہا کہ ووٹ ڈالنا میرا بھی حق ہے۔لوگ میرا انتظار کرتے ہیں آپ مجھے رہا کریں تو جج حضرات نے کہا کہ چلو آپ کچھ دن انتظار کر لیں۔اور یوں بیس دن کی توسیع کر دی جو 12 جون کو پوری ہو گئی۔اور ساتھ فیصلہ کیا کہ حکومت فی مہینہ کے حساب سے دس ہزار روپے گھر کا خرچہ مولانا کو ادا کرے۔اس کے بعد کل چار بجے لاہور سے چل کر رات ساڑھے بارہ بجے پہنچے ہیں"۔

یہاں سے آپ کو 5 اگست کو اڈیالہ جیل لے جایا گیا اور چند دن کے بعد رہائی ہوئی۔پھر اسی طرح عوام کی خدمت اور مشن کی تکمیل کے لئے سرگرداں ہو گئے۔

اپنے لہو سے روشن کر دیں گلیاں اس ویرانے کی
گرچہ تنگ بہت تھیں راہیں شہرِ وفا کو جانے کی
جان تھی اِک سو وہ بھی دے دی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیں گے کہانی اس افسانے کی

Scanned with CamScanner

ساتواں باب

حج آخری بیرونی سفر

Scanned with CamScanner

جگر کی پیاس لہو سے بجھا کے آیا ہوں

جگر کی پیاس لہو سے بجھا کے آیا ہوں
میں تیری راہ میں گردن کٹا کے آیا ہوں

جو تیرے وصل میں حائل تھے جیتے جی یارب
تمام راہ کے پتھر ہٹا کے آیا ہوں

نہ پائی جب کوئی سوغات تیرے در کے لیے
تو اپنی جاں کا خزانہ لٹا کے آیا ہوں

نہ کوئی انگلی اٹھائے گا اب صحابہؓ پر
سبق عدو کو کچھ ایسا سکھا کے آیا ہوں

بغیر حُب صحابہؓ ہے خام عشق رسولؐ
تمام اہل جہاں کو بتا کے آیا ہوں

تمام حور وملائک ہیں محوِ استقبال
میں سر پہ تاج شہادت سجا کے آیا ہوں

مرے خلوص کا توشہ قبول کر یارب
میں اپنا نام و نشان تک مٹا کے آیا ہوں

مجھے بھی چاہتے تھے بیوی بچے بھائی بہن
میں سب کو خون کے آنسو رُلا کے آیا ہوں

مجھے نہ دو غسل پہنچاؤ تحتھا الانھار
میں اپنے خون میں خود ہی نہا کے آیا ہوں

مجھے تو مدتوں رویا کریں گے اہل جہاں
زہے نصیب کہ میں مسکرا کے آیا ہوں

حاصل تمنائی

Scanned with CamScanner

غیر ملکی دورے

قاری عبدالجبار علوی، فیصل آباد

جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے نائب سرپرست اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد شہادت تک جن ممالک کے تبلیغی، تنظیمی اور سیاسی دورے کئے ان میں سعودی عرب، ساؤتھ افریقہ، افغانستان، متحدہ عرب امارات اور برطانیہ شامل ہیں۔ آیئے جائزہ لیتے ہیں۔

افغانستان:

1988ء اور 1990ء میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ افغانستان کے جہاد میں عملی طور پر حصہ لے چکے تھے۔ جولائی 1991ء کے پہلے عشرہ میں حرکۃ المجاہدین کے کمانڈر عبدالجبار کی خصوصی دعوت پر "خوست" کی فتح کے بعد اپنے قائد علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ افغانستان براستہ میران شاہ کی معروف فوجی چھاؤنی "یادر" پہنچے جہاں سینکڑوں مجاہدین نے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کیا۔ مجاہدین کے ریڈیو اسٹیشن اور میوزم و دیگر جنگی ساز و سامان اور پہاڑی غاروں پر مشتمل فوجی اہمیت کی حامل بارکوں اور دفاتر کا معائنہ کیا اگلے روز خوست کے سرسبز و شادات شہر کے کھنڈر نما محل خستہ حالت بازاروں، ٹینکوں و میزائلوں، ائیر پورٹ پر کھڑے جنگی و مال بردار طیاروں کا نظارہ کیا۔ اسی روز جہاد میں مصروف مجاہدین سے ملاقات کیلئے عشاء کے بعد گردیز پہنچے جہاں روسی طیاروں نے بمباری شروع کردی۔

گردیز کے محاذ جنگ پر گزاری ہوئی رات سے واقعی اس بات کا احساس ہوتا تھا کہ اسلام کی سرحد پر پہرہ دینے والے کے لئے حضور اقدس ﷺ نے جو فضائل بیان فرمائے ہیں وہ انہی خطرات میں جان کی بازی لگانے کے جذبہ کی قدردانی پر مبنی ہیں۔

اگلے روز گردیز سے خوست واپس آتے ہوئے دو ڈبل کیبن ٹیوٹا ہائی ایس گاڑیوں پر مشتمل قافلہ خوست سے ابھی پچاس میل دور تھا کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی اچانک نظر دائیں طرف روڈ کے کنارے خوبانیوں کے باغات پر پڑی۔ مولانا نے کمانڈر عبدالجبار سے دریافت کیا کہ "یہ باغ کس کی ملکیت ہیں؟" انہوں نے کہا اس وقت یہ مجاہدین کی ملکیت ہے۔ چنانچہ گاڑیاں روڈ پر کھڑی کردی گئیں اور نوجوان اپنے قائدین کے ہمراہ باغ کے گھنے سائے میں پہنچ گئے۔ پیڑوں کے نیچے چادریں بچھا کر شاخوں کو ہلا کر خوبانیاں اتاری جارہی تھیں کہ بمبار طیارے نہایت نیچی پرواز کرتے ہوئے آدھمکے کمانڈر عبدالجبار کی ہدایت پر تمام ساتھی زمین پر لیٹ گئے اور بموں کی بارش سے زمین لرزنے لگی۔ ہر شخص کی زبان پر کلمہ کا ورد جاری تھا۔ جب جہاز چلے گئے تو ہر ساتھی اپنی جگہ سے کپڑے جھاڑتا ہوا اللہ کا شکر ادا کرنے لگا۔

متحدہ عرب امارات:

ضمنی الیکشن 92ء میں منتخب ہونے کے بعد جب جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق 15 اپریل 1992ء کو دبئی ائیر پورٹ

Scanned with CamScanner

پر پہنچے تو کثیر تعداد میں علماء کرام، زعماء ملت اور جیالے کارکنوں نے شاندار استقبال کیا۔ غیر ملکی افراد متعجبانہ نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ یہ آنے والا کون ہے جس کی اتنی پذیرائی ہو رہی ہے۔ مولانا نے وہاں موجود ساتھیوں کو پاکستان کے موجودہ حالات اور سپاہ صحابہؓ کے پروگرام سے آگاہ کیا۔

مولانا کی متحدہ عرب امارات آمد سے قبل ہی اجتماعات کے پروگرام ترتیب دے دیئے گئے تھے۔ 15 اپریل کو پہلا پروگرام جامع مسجد العزیز دبئی بعد نماز عشاء ہوا۔ مولانا نے عوام الناس کو شیعت کی بڑھتی ہوئی جارحیت سے آگاہ کیا۔ دوسرا پروگرام 16 اپریل بروز جمعرات العین میں ہوا۔ العین پہنچنے پر مولانا کے استقبال کیلئے وہاں کے مقامی ساتھی کاروں کے جلوس میں شہر سے باہر نکلے جہاں سے جلوس کی شکل میں مقامی دفتر واقع جامع مسجد ابوبکر صدیق ؓ منطقہ ضاعیہ لایا گیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد بلدیہ میں شاندار پروگرام ہوا۔

تیسرا پروگرام بھی العین کی جامع مسجد ابوبکرؓ میں ہوا۔ جہاں مولانا نے جمعہ کا خطبہ دیا۔ چوتھا پروگرام العین کی دوسری جامع مسجد میں بعد نماز عصر ہوا اس کے بعد یہ قافلہ ابوظہبی روانہ ہوا۔ جہاں جامع مسجد دائرہ المیاہ میں بعد نماز عشاء عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔

مولانا اعظم طارقؒ نے اپنے خطبات کے دوران شہید ناموس صحابہؓ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا "حق نوازؒ ایک نظریہ، ایک فکر اور ایک مشن کا نام ہے وہ مشن عظمت صحابہؓ کا تحفظ ہے۔ اس مشن کی تکمیل کے لیے ہم نے قربانیاں دی ہیں اور دیتے رہیں گے۔ لیکن عظمت صحابہؓ پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ صحابہ کرامؓ پر تنقید برداشت نہیں کر سکتے۔ صحابہ کرامؓ دین کی اساس ہیں۔ امت تک دین کو پہنچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر یہ لازم ہے کہ اس مشن کی تکمیل کیلئے سپاہ صحابہؓ کو مضبوط سے مضبوط بنادے"۔

جھنگ کے ضمنی انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "ہم نے فرعونیت اور قومی و صوبائی حکومتوں کے علاوہ وڈیروں، جاگیرداروں سے الیکشن جیتا ہے اور اب ہم اسمبلی میں ناموس صحابہؓ بل پیش کریں گے۔ تاکہ آئندہ کوئی بھی صحابہ کرامؓ کی عظمت و ناموس پر حملہ نہ کر سکے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ایک ہمسایہ ملک کی سرگرمیاں ملک کے لئے نقصان دہ ہیں۔ جن کا نوٹس لینا حکومت وقت کا فرض ہے"۔ مولانا نے مزید واضح کیا "سپاہ صحابہؓ امن چاہتی ہے اور ہر اس شخص کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔ جو اسلام کو مسخ کرے اور ملکی امن کو تاراج کرے ایسے شخص کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جائے گا"۔

مولانا نے مزید فرمایا "حکومت امن کا راگ الاپتی ہے مگر امن نہیں چاہتی۔ اگر حکومت اس بات میں مخلص ہے تو پھر اصحاب رسولؐ، امہات المومنینؓ، کے خلاف چھپنے والا تمام لٹریچر ضبط کرے اور اسکے لکھنے اور چھاپنے والے کو سزائے موت دے تاکہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک جسارت نہ کر سکے۔ سپاہ صحابہؓ اصحاب رسولؐ، کے تقدس کو قائم رکھنے کا نام ہے۔ اسے دہشت گرد کہنے والوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر صدیق ؓ و فاروق ؓ، اور ام عائشہؓ اور دیگر اصحاب رسول ﷺ کی عظمت علمبردار ہونا دہشت گردی ہے تو ہم اس دہشت گردی سے کوئی نہیں بچ سکتا"۔

Scanned with CamScanner

19 اپریل کو جامع مسجد الرفاعہ دبئی 18 اپریل کو کویتی مسجد شارجہ 20 اپریل کو جامع مسجد المدینہ کچا صفا دبئی اور 21 اپریل کو جامع الکبیر عجمان میں بھی عظمت صحابہؓ کے موضوع پر شاندار خطاب کیے۔ لوگوں میں ایک نیا ولولہ و جوش پیدا کیا۔ مختلف اخبارات کو انٹرویوز دیئے۔

22 اپریل کو آخری پروگرام تربیتی نشست کے حوالے سے جامع مسجد الرفاعہ میں ہوا۔ جو کہ جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ اس پروگرام کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں سپاہ صحابہؓ متحدہ عرب امارات کے جملہ عہدیداران' کارکنان' کے علاوہ عوام الناس نے بھی شرکت کی تھی۔ اس موقع پر پاکستان میں صوبہ پنجاب کے نائب صدر مولانا حافظ صدیق صاحب تشریف فرما تھے۔ اور انہی کی دعا سے یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ 23 اپریل کو دن کے گیارہ بجے دبئی ائیر پورٹ پر شاندار طریقے سے الوداع کہنے کے لیے سپاہ صحابہؓ متحدہ عرب امارات کے عہدیدار حضرت اور کارکن اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود کثیر تعداد میں حاضر تھے۔

عمرہ کی ادائیگی اور عرب شیوخ سے ملاقاتیں:

11 مئی 1994ء کو سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے سعودی عرب روانہ ہوئے۔ اسی سال 25 اکتوبر کو عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔ اس مرتبہ سپاہ صحابہؓ سعودی عرب نے مولانا محمد اعظم طارق کی عرب شیوخ' خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے آئمہ کرام ادارہ تبلیغ وارشاد کے مدیر' مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ کرام و دیگر اہم علماء کرام سے ملاقاتوں کا اہتمام فرمایا۔ سعودی عرب میں علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ قائد سپاہ صحابہؓ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ، جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا اعظم طارق شہیدؒ دیگر علماء کرام کی تقاریر کی کیسٹوں' ماہنامہ خلافت راشدہ و دیگر لٹریچر کے ذریعے بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ مولانا سیف الرحمٰن المنہد شیخ الحدیث مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ اور قاری سعید احمد صاحب نے خانہ کعبہ کے امام عالم اسلام کی انتہائی محترم شخصیت الشیخ عبداللہ بن سبیل سے ملاقات کرائی جوان کے دفتر نزد باب عبدالعزیز میں بعد نماز عشاء تقریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ ملاقات کے دوران مولانا محمد اعظم طارق نے سپاہ صحابہؓ کا تعارف پیش فرمایا شیعہ کی معروف اور مستند کتب میں شیعہ جس انداز میں جارحیت کر رہا ہے اور اس کی یہودیت پر مبنی بنیاد اور اسرائیل کے خفیہ روابط کو بے نقاب کیا سپاہ صحابہؓ نے اپنے مشن کی خاطر مجدد العصر علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ مولانا محمد ایثار القاسمیؒ اور دیگر کثیر تعداد میں علماء کرام اور کارکنان کی شہادتوں کے جو نذرانے پیش کیے ہیں۔ ان سے آگاہ فرمایا۔ دوران گفتگو پاکستان کی سیاسی صورت حال بھی زیر بحث آئی۔ حضرت شیخ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ پاکستان میں تمام دینی جماعتوں کو متحد ہو کر نفاذ اسلام کے لیے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ انہوں نے سپاہ صحابہؓ کے مشن اور جدوجہد کی انتہائی تعریف فرمائی اور اس کی کامیابی اور اس کے قائدین و کارکنان کی حفاظت کے لیے خصوصی دعا فرمائی اور اپنے مکمل تعاون کا وعدہ فرمایا۔

اس کے بعد ادارہ تبلیغ وارشاد کے مدیر الشیخ طٰہٰ سے ان کے دفتر نزد باب عبدالعزیز مکہ مکرمہ میں بعد نماز مغرب ملاقات ہوئی۔ حضرت الشیخ طٰہٰ سے بھی تقریباً انہیں موضوعات پر گفتگو ہوئی جن پر الشیخ عبداللہ بن سبیل سے ہوئی تھی۔ الشیخ طٰہٰ نے اپنے گھر

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

بفضلِ صحابہؓ

حُبِ صحابہؓ رحمت اللہ

فیضِ گلشن میں وہی طرزِ بیاں ٹھہری ہے

ہم نے جو طرزِ فغاں کی تھی قفس میں ایجاد

جبلِ استقامت، مردِ آہن، فخرِ اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا علامہ ابو معاویہ

محمد اعظم طارق شہیدؒ

ایم این اے جھنگ

نے ناموسِ اصحابِؓ رسولؐ کے لیے جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں، یہ انہی کا خاصہ تھا۔ نوجوان نسل کو عظمتِ صحابہؓ کے لیے تیار کرنا واقعتاً ایک عظیم کام تھا جسے آپ نے بہ احسن طریقے سے انجام دیا۔ ہم اپنے محبوب قائد کو رتبہ شہادت پر فائز ہونے پر دل کی عمیق گہرائیوں سے سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور عہد کرتے ہیں کہ ہم مشن جھنگویؒ کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے لیکن مشن سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنا گوارا نہیں کریں گے۔

منجانب

حافظ عامر شہزاد۔ اُملج سعودی عرب

Scanned with CamScanner

آنے کی دعوت دی۔ وہاں بھی مفصل گفتگو ہوئی۔ انہوں نے سپاہ صحابہؓ کے مشن سے مکمل اتفاق فرمایا۔ وطن واپسی سے ایک یوم قبل انہوں نے مولانا محمد اعظم طارق کو 16x18 انچ کا غلاف کعبہ کا ایک ٹکڑا ہدیہ فرمایا جس پر سونے کی تاروں سے یاحی یاقیوم لکھا ہوا تھا۔ حضرت الشیخ طٰہٰ صاحب نے اوراد و ادعیہ پر مبنی ایک پرانی کتاب کا کچھ حصہ بھی عنایت فرمایا اور اپنے مشائخ و اساتذہ کی طرف سے حاصل شدہ اجازت کے مطابق مولانا محمد اعظم طارق کو بھی پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ انہوں نے مولانا محمد اعظم طارق کی حفاظت کیلئے خصوصی دعا بھی فرمائی۔

ایک اور ملاقات سپاہ صحابہؓ مدینہ منورہ کے جنرل سیکرٹری قاری امان اللہ کی وساطت سے مسجد نبویؐ کے سب سے بڑے امام الشیخ علی عبدالرحمان الحذیفی سے ہوئی۔ اس ملاقات میں قاری خلیل احمد صاحب بھی موجود تھے۔ جو پہلے مسجد نبوی میں اردو زبان میں درس دیتے تھے۔ اب ان کو مسائل بتانے کی اجازت ہے۔ الشیخ علی عبدالرحمان الحذیفی سے بھی اسی نوعیت کی گفتگو ہوئی جو اس سے قبل دیگر شیوخ سے ہوئی تھی۔ الشیخ علی عبدالرحمان الحذیفی نے شیعت کی تکفیر پر اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ شیعہ "اشد کفر امن الیھود و النصاریٰ یعنی شیعہ یہود و نصاریٰ سے بڑا کافر ہے۔ اپنے کفر میں ان سے بھی سخت ہے۔ سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد کے بارے میں فرمایا "ھذا جھاد اکبر" یعنی سپاہ صحابہؓ بہت بڑا جہاد کر رہی ہے۔ امام مہدی کے بارے گفتگو فرماتے ہوئے مولانا اعظم طارق کے نظریات سے مکمل اتفاق کیا۔ اور فرمایا "لاولد ولا موجود" یعنی امام مہدی ابھی تک نہ تو پیدا ہوئے ہیں اور نہ ہی موجود ہیں۔ الشیخ علی عبدالرحمان الحذیفی نے سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز بن باز سے تکفیر شیعت پر فتویٰ حاصل کرنے کا وعدہ فرمایا انہوں نے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی پاکستان تشریف لانے کی دعوت قبول کی۔ انہوں نے کھجوروں اور آب زم زم سے تواضع فرمائی۔ جب مہمان واپس آنے لگے تو چوتھی منزل سے نیچے تک رخصت کرنے ساتھ آئے۔ رخصتی کے وقت مولانا کے سینہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا "لاتخف انت مثل خالد بن ولید" یعنی آپ پریشان اور خوف زدہ نہ ہوں دشمن خالد بن ولیدؓ کی طرح آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ چنانچہ آپ پر بعد میں ہونے والے بموں کے حملوں نے اس پیشن گوئی کو سچ ثابت کر دکھایا تھا۔

انتہائی اہم ملاقات مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ سے بھی یہ ملاقات تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ ان اساتذہ کرام میں ایسے نوجوان عرب اساتذہ تھے جو شیعت پر ڈاکٹریٹ یعنی پی۔ ایچ۔ ڈی کر چکے ہیں۔ یعنی شیعت پر بڑی تحقیق کر چکے ہیں۔ نوجوان اساتذہ اور طلباء سپاہ صحابہؓ کے پروگرام کی زبردست انداز میں تعریف فرماتے رہے اور اسے جہاد عظیم قرار دیتے رہے۔ اس میں علمی و عملی انداز میں بھرپور معاونت کا وعدہ فرمایا۔ انہوں نے پاکستان میں سپاہ صحابہؓ کے پروگراموں میں شرکت کرنے اور مدینہ یونیورسٹی کے عرب شیوخ کو اس کام کی طرف متوجہ کرنے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اساتذہ کی خواہش تھی کہ مولانا کی ملاقات مدینہ یونیورسٹی کے دیگر اساتذہ سے بھی کراتے اور یونیورسٹی میں شیعت کے عنوان پر طلباء کے لئے ایک لیکچر کا اہتمام کرتے۔ یہ ملاقات رات بارہ بجے تک جاری رہی۔ ان ملاقاتوں کے بعد مولانا عمرہ کی سعادت حاصل کر کے وطن واپس تشریف لائے۔

انگلینڈ:

Scanned with CamScanner

سپاہ صحابہؓ برطانیہ کے بار بار اصرار پر مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے جنوری 1994ء کے آخری عشرہ میں برطانیہ کا پہلا دس روزہ دورہ کیا جو انتہائی کامیاب رہا۔اس کے بعد اگلے سال ایک مرتبہ پھر برطانیہ کی جماعت نے آپ کو دعوت دی چنانچہ آپ 19 جنوری 1995ء بروز جمعرات برطانیہ پہنچے۔مانچسٹر ائیر پورٹ پر آپ کا نقید الشال استقبال کیا گیا۔ہڈرزفلیڈ میں جناب جاوید اقبال کے ہاں دوپہر کے کھانے کے بعد احباب وعلماء سے تعارفی ملاقات ہوئی۔وہاں سے آپ اسلامک اکیڈمی تشریف لے گئے جہاں علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب سے ملاقات ہوئی۔مغرب کے بعد ایک قافلہ کے ساتھ برمنگھم تشریف لے گئے۔جہاں آپ کا قیام تھا۔

20 جنوری بروز جمعۃ المبارک صبح آپ نے مرکزی علماء اسلام برطانیہ کے آفس میں جمعیت کے راہنماؤں اور قائدین سے تفصیلی ملاقات کی بارہ بجے آپ نے صدام مسجد برمنگھم میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔آپ کا خطاب بڑا پر مغز اور مسحور کن تھا ..بعد نماز عشاء جامع مسجد حمزہؓ برمنگھم میں عظمت صحابہؓ کانفرنس سے تفصیلی خطاب فرمایا۔

21 جنوری ہفتہ کے دن مولانا بائی ائیر برمنگھم سے ایڈنبرا تشریف لائے۔ایڈنبرا انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔نماز ظہر کے بعد کارکنوں سے خطاب کیا۔سات بجے شام ایڈنبرا کے معروف کانفرنس ہال میں کاتبین قرآن کانفرنس منعقد ہوئی۔مولانا عبدالقیوم حقانی کے علمی اور ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کے فکری خطابات کے بعد آخر میں جرنیل سپاہ صحابہؓ نے بڑی تفصیل سے قرآن وحدیث کے حوالہ جات سے منافق اور کافر کا بیان کیا اور شیعہ کے دجل وکفر کا پردہ چاک کیا۔سامعین نے بڑے غور سے بیان سماعت کیا اور داد دی۔

22 جنوری نماز ظہر کے بعد ادارہ تعلیم القرآن میں احباب کے ساتھ باقاعدہ ایک فکری نشست کا اہتمام تھا۔اسی روز رات عشاء کے بعد اسلامک سنٹر مدینہ مسجد سٹرلنگ میں عظمت قرآن کا پروگرام تھا۔ایڈنبرا سے نماز مغرب کے بعد قافلہ سٹرلنگ کے لئے روانہ ہوئے اژدحام کے باعث مسجد سے ملحقہ ہال میں کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں علامہ خالد محمود، مولانا عبدالقیوم حقانی اور جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق نے عظمت قرآن کے موضوع پر نہایت بلیغ اور پر اثر تفصیلی خطاب کیا۔

23 جنوری کو مختلف وفود سے ملاقاتیں کیں۔ہاٹ ہل کا دورہ کیا شام کو گلاسکو کی جامع مسجد میں عظمت قرآن ورمضان کے موضوع پر جلسہ سے جرنیل سپاہ صحابہؓ نے شیعہ کی طرف سے دیئے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

25 جنوری بروز بدھ مولانا لندن کے لیے روانہ ہوئے۔شام کو ٹلفورڈ پہنچے اور بعد نماز عشاء ٹلفورڈ کی جامع مسجد میں خطاب کیا۔

26 جنوری بروز جمعرات ایک بجے دوپہر آپ روزنامہ "جنگ" لندن کی دعوت پر انٹرویو کے لئے تشریف لے گئے۔جہاں ظہور نیازی سے تبادلہ خیالات ہوا۔جنگ کے دفتر میں ہی مولانا کی امامت میں نماز ظہر ادا کی گئی۔ظہر کے بعد جنگ پینل نے مولانا کا تفصیلی انٹرویو لیا جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ پر مشتمل تھا جو کہ اگلے روز جنگ میں پہلے صفحہ پر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا تھا۔اس کے بعد یہ قافلہ برمنگھم کے لیے روانہ ہوا۔

Scanned with CamScanner

27 جنوری جمعہ کا خطبہ جامع مسجد حمزہؓ برمنگھم میں ہوا۔ نماز جمعہ سے قبل آپ ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ عصر کے بعد کونڈی روڈ برمنگھم کی جامع مسجد میں آپ کا خطاب ہوا۔ برمنگھم میں جلسہ سے مفصل و مدلل خطاب کیا۔ اس موقع پر کئی نوجوانوں نے سپاہ صحابہؓ میں شمولیت اختیار کی۔

28 جنوری کو بریڈفورڈ کے لیے روانہ ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد مسجد عمرؓ بریڈفورٹ پہنچے۔ جہاں ایک بڑے جلسہ سے خطاب کیا۔ نماز عصر کے بعد روچنڈیل کے لیے روانہ ہوئے۔ جہاں ایک بڑے ہال میں عظمت قران منعقد ہوئی۔ روچنڈیل میں یہ سپاہ صحابہؓ کا مکمل پہلا پروگرام تھا۔ جو نہایت کامیاب ہوا۔ یہاں مولانا کا تاریخی خطاب ہوا۔ اس کانفرنس کی صدارت مفتی مقبول احمدؒ نے کی۔

29 جنوری کو برمنگھم کے لیے روانہ ہوئے جہاں مولانا امداد الحسن نعمانی کے مکان پر 11 بجے صبح لیبر پارٹی کے لیڈر راجہ گاڈ سف ایم پی جو کہ برطانیہ کی پارلیمنٹ کے کشمیر کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ ان سے کشمیر کی جدوجہد اور وہاں انڈین مظالم پر تفصیلی ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات دو گھنٹے جاری رہی۔ ایک بجے روزنامہ جنگ سے انٹرویو اور ظہر کے بعد گلاسکو کے لیے روانہ ہوئے گلاسکو میں مدرسہ تعلیم السلام میں نماز عشاء کے بعد فضائل قرآن و رمضان کے موضوع پر جلسہ سے خطاب ہوا۔

31 جنوری منگل کے روز مولانا اعظم طارق نے سکاٹ لینڈ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور احباب ملاقاتیں کرتے رہے برطانیہ میں آج پہلا روزہ تھا۔ چنانچہ رات نماز تراویح ادارہ تعلیم القرآن میں ادا کی گئی۔ اور بعد میں مختصر خطاب ہوا۔

یکم فروری کو مختلف وفود نے ملاقاتیں کیں۔ بعد نماز تراویح پونے نو بجے شب باتھ گیٹ اسلامک سنٹر میں خطاب کیا اور محمد اجمل طارق سیکرٹری سپاہ صحابہؓ سکاٹ لینڈ اور جوائنٹ سیکرٹری نیاز محمد سے ملاقات مشورے اور ہدایات کے فوراً بعد آپ سٹرلنگ روانہ ہوگئے۔ جہاں مدینہ مسجد اسلامک سنٹر سٹرلنگ میں نماز کے بعد خطاب فرمایا۔ رات کا قیام ایڈنبرا میں چودھری عبدالستار محمد ریاض کے ہاں ہوا۔

2 فروری کو سکاٹ لینڈ سے ڈیوز بری چلے گئے۔ نماز تراویح کے بعد باٹلے کی قدیمی جامع مسجد میں ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی خطاب ہوا۔ یہ اجتماع صرف علماء کرام کے لئے تھا۔ چنانچہ دوسری مساجد سے بہت بڑی تعداد میں لوگ یہاں پہنچے اور آپ کا خطاب سماعت کیا۔ تما علماء نے شرکت کی خطاب کے بعد مولوی حافظ محمد عمران کے مکان پر علماء کا اجتماع ہوا جہاں مذہب شیعہ کے متعلق مزید معلومات حاصل کی گئیں اور بعض حضرات نے حوالہ جات لکھے۔ آدھی رات کے بعد آپ جاوید اقبال کے ہمراہ ہڈرزفیلڈ روانہ ہوگئے۔

3 فروری جمعۃ المبارک حاجی عبدالمجید، امجد علی دیگر تبلیغی جماعت کے متعدد ساتھیوں نے جن میں بیشتر کا تعلق گجرات، کو خطبہ جمعہ مسجد عمرؓ میں طے پایا۔ علماء کرام کے اصرار پر خطبہ کچھ تاخیر سے دیا۔ چونکہ ڈیوز بری میں ایک بجے جمعہ ادا ہوتا ہے۔ مسجد عمرؓ میں سوا ایک بجے ہوتا ہے۔ تمام مساجد کے آئمہ اور علماء جرنیل سپاہ صحابہؓ کو سننے کے لئے پہنچ گئے۔ یہاں بھی علماء کا بڑا اجتماع تھا۔ یہ دورے کا آخری پروگرام تھا چنانچہ یہاں مولانا نے بڑا پر اثر اور یادگار تاریخی خطاب فرمایا، تقریر کا موضوع عقیدہ امامت تھا۔ پچاس منٹ کی ڈیوز بری مسجد کی اسی تقریر میں لوگوں پر سکتہ کی کیفیت طاری تھی۔ ایک ایک لفظ دل میں اترتا جارہا تھا۔ اس کے بعد برطانیہ

Scanned with CamScanner

کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا حافظ محمد یعقوب کے گھر اجتماع میں دعا خیر ہوئی انہوں نے سپاہ صحابہؓ کے مشن کو اس دور کا سب بڑا جہاد قرار دیا۔

اس کے بعد کاروں کا یہ قافلہ جرنیل سپاہ صحابہؓ کو رخصت کرنے ایئر پورٹ کیطرف رواں دواں ہوا۔علماء کے علاوہ کارکنان بھی ہمراہ تھے۔مولانا نے 16 روزہ دورے میں 27 جلسوں اور کانفرنسوں سے خطاب کیا۔جس سے سپاہ صحابہؓ کے مشن کو برطانیہ میں بڑا فروغ ملا۔اور مثبت نتائج مرتب ہوئے۔

سفر حرمین شریفین:

حرمین شریفین کا پہلا سفر عمرہ 1991ء کے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوا۔دوسرا سفر حج کے لیے 1992ء جون میں کیا۔تیسرا سفر عمرہ کے لئے 1993ء کے رمضان المبارک میں کیا۔چوتھا سفر حج کا 1994ء میں کیا۔چھٹا سفر عمرہ کا اکتوبر کے آخری عشرہ 1994ء میں شاہ پور میں قاتلانہ حملہ کے بعد کیا۔چھٹا سفر عمرہ کا اپنی اہلیہ کے ہمراہ اکتوبر 1995ء میں پشاور اڑھائی ماہ قید رہ کر رہائی پانے کے بعد کیا۔

حج کے علاوہ زندگی کا آخری بیرونی دورہ ساؤتھ افریقہ

حافظ ایم۔آئی سحر، ساہیوال

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساؤتھ افریقہ کے دورے کی تفصیلات اگست' ستمبر' اور نومبر 2003ء کے خلافت راشدہ کے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔خصوصی نمبر میں اسکی اہمیت کے پیش نظر اس دورہ کے اہم اقتباسات دوبارہ شائع کیے جا رہے ہیں۔مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے دورے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہاں ایرانی انقلاب کے بعد ایران کی گورنمنٹ اپنے سفارت خانے کے ذریعہ بھرپور توجہ دے رہی تھی۔وہاں مقامی کالے لوگ بہت سادہ ہیں۔اس کی مثال آپ یوں سمجھیں کہ ایک بالکل سادہ سفید تختی ہے۔اس پر آپ جو نقش کریں گے وہ کندہ ہو جائیگا۔ان لوگوں کو اگر کوئی عیسائی بنانا چاہے تو وہ آسانی سے عیسائی بن سکتے ہیں۔ویسے وہ انگریزوں کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں لیکن ان کو عیسائیت کا کوئی علم نہیں اگر آپ ان کو مسلمان بنانا چاہیں تو وہ بڑی آسانی سے مسلمان بن سکتے ہیں۔وہ قادیانی بھی بن جاتے ہیں۔تین سو سے زیادہ یونیورسٹیوں کے ان ہونہار مقامی طلباء کو ایرانی قونصلروں نے بڑے بڑے وظائف کا لالچ دیکر ایران کی یونیورسٹی ''قم'' میں بھیجا تھا۔اب جب وہ واپس جا رہے ہیں تو دو باتیں کہہ رہے ہیں۔جس طرح انگریز ہم پر مسلط و قابض تھا۔مسلمان بھی ہم پر قابض ہیں مسلمانوں سے بھی ہمیں چھٹکارا لینا چاہیے۔بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہندوستانی ہم پر قابض ہیں۔دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے جو مسلمان ہیں وہ ''انڈین اسلام'' لائے ہیں ہم صحیح اسلام لیکر آئے ہیں۔وہاں کے لوگوں کو خمینیت' ایرانیت اور

Scanned with CamScanner

شیعت سے شدید خطرہ لاحق ہے۔

چنانچہ الحمدللہ 21 دنوں میں 50 سے زیادہ پروگرام پورے ملک میں ہوئے۔ ڈربن سے لے کر کیپ ٹاؤن تک مختلف شہروں کے دورے کئے ان شہروں میں خاص طور پر ''جوہانسبرگ'' 'لیڈی اسمتھ' لینز اور روشنی وغیرہ ہیں۔ روشنی شہری جوہانسبرگ کے قریب ہے۔ یہاں ہمارے ساتھی شیخ محمد اشفاق گزشتہ پانچ سال سے ہیں یہ ہمارے سابق مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور سیکرٹری مالیات تھے۔ ان کا وہاں بہت اچھا کاروبار ہے انہوں نے بڑے خوبصورت انداز میں پروگرام ترتیب دیئے تھے۔ جب ہم ائیر پورٹ پر اترے تو کافی تعداد میں علماء کرام تشریف فرما تھے۔ بالخصوص ''دارالعلوم آزاد دل'' کے مہتمم عبدالمجید ہیں۔ ان کے بیٹے مولانا عبدالرحمٰن حمیدی ہی میرے داعی تھے۔ وہ پاکستان میں بھی آئے۔ انگلش میں بہت خوبصورت تقریر کرتے ہیں۔ جوہانسبرگ کی بڑی مسجد کے خطیب ہیں۔ وہاں ماشاءاللہ مشن کو خوب بیان کرتے ہیں۔ مجھے سیدھا ائیر پورٹ سے لوڈیم لایا گیا۔ راستے میں موسم کی خرابی کی وجہ سے مجھے بخار ہوگیا۔ لیکن ساتھیوں کا کہنا تھا کہ لوڈیم میں آپ کا پروگرام ہے۔ مغرب کی نماز ہم نے ائیر پورٹ پر پڑھی۔ عشاء کے وقت اہم لوڈیم میں پہنچے نماز کے فوراً بعد اسلامک سنٹر گئے۔ آپ حیران ہونگے کہ یہ اسلامک سنٹر بہت بڑا ہے۔ سنٹر میں مسلمان بچوں کے لیے جدید ترین تعلیم کا انتظام ہے۔ مسلمانوں نے ایسا نظام تعلیم مرتب کیا ہے کہ مذہبی دینی تعلیم بھی ہے اور جدید تعلیم بھی۔ مسلمانوں کا کلچر اور باقاعدہ پردہ بچوں اور بچیوں کے لئے ہے سارے اساتذہ مسلمان ہیں۔ جمعیت علماء کے تحت قریباً 400 سے زائد مدرسے چل رہے ہیں۔ رات کو میں نے وہیں تقریر کی اس کے بعد مجھے شدید بخار ہوگیا۔ پھر ہم وہاں سے آزاد دل آئے۔ آزاد دل میں چھٹیاں ہونے والی تھیں۔ ان سے رافضیت کے عنوان پر تفصیل سے بیان کیا۔ اس علاقے کی بڑی بڑی مساجد میں پروگرام ہوئے۔ 17 جون سے دوسرے علاقوں میں ہمارے پروگرام شروع ہوگئے۔ ہم نے جمعیت علماء کے دفتر کا وزٹ کیا۔ اس کے ساتھ ہی لینز کا شہر ہے جمعیت علماء اور مسلمانوں کے زیر اہتمام ریڈیو اسلام کے نام سے باقاعدہ ریڈیو اسٹیشن ہے۔ وہاں ہم نے ایک گھنٹے کا پروگرام ریکارڈ کروایا۔ یہ ریڈیو اسلام جامعہ فاروقیہ کراچی کے فارغ التحصیل عالم دین کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ یہاں سے ہم روشنی گئے۔ جہاں شیخ اشفاق اور دوسرے جھنگ کے ساتھی قمر سلطان رہائش پذیر ہیں۔ روشنی میں ہمارا پروگرام ہوا۔ اسی طرح وہاں ایک علاقہ ''سپرزگ'' ہے۔ وہاں مفتی اسماعیل اور مفتی ابراہیم کا بہت بڑا مدرسہ تعمیر ہو رہا ہے۔ پاکستان میں بھی وہ گاہے بگاہے تشریف لاتے رہتے ہیں۔ وہاں اساتذہ کرام اور طلباء کے ایک بڑے اجتماع سے قریباً دو گھنٹے خطاب کیا۔ جس کا انگلش ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس کے بعد روشنی میں واپس آئے۔ اگلے دن ہم نے جمعیت علماء کے صدر مولانا عباس سے ملاقات کی۔ ان کی مسجد پورے ساؤتھ افریقہ میں سب سے زیادہ خوبصورت اور عظیم ہے۔ جسے دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ اسی دن ہم نے جوہانسبرگ کا عجائب گھر بھی دیکھا۔ وہاں کے تاریخی نوادرات تفصیل سے دیکھے کہ ان کا کلچر کیسا ہے۔ اور آزادی کا سفر انہوں نے کیسے شروع کیا۔ 20 جون کے روز جمعہ تھا۔ جمعہ مولانا عبدالرحمٰن حمیدی کی مسجد جوہانسبرگ پڑھایا۔ جمعہ کے موقع پر تمام مسلمان اپنا گھر بار چھوڑ کر پہنچتے ہیں۔ اگلے دن ڈربن نیو قاسم پرانا دارالعلوم ہے۔ جہاں کثرت کے ساتھ مقامی کالے لوگ طالب علم ہیں۔ انگلش میں تعلیم دی جاتی ہے۔ مولانا

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

فخرِ شہدائے ناموسِ صحابہؓ

محبانِ زبیر

ہم

امیرِ عزیمت
شہید ناموس صحابہؓ
حضرت مولانا
حق نواز جھنگوی شہیدؒ
جھنگ

مؤرخ اسلام
حضرت قائد ملت اسلامیہ
مولانا ضیاء الرحمن فاروقی
شہیدؒ

جرنیل اوّل
شہزادہ اہل سنت
حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ
ایم این اے جھنگ

غازی اسلام
شہید ناموس صحابہؓ
غازی حق نواز جھنگوی شہیدؒ
جھنگ

اور

کاروان عفت امی عائشہ صدیقہؓ کے جرنیل عظیم ملت اسلامیہ کے عظیم پیوت ثانی امام احمد بن حنبلؒ وکیل صحابہؓ سنیوں کا مان ملت اسلامیہ کی آن

ابو معاویہ حضرت مولانا حافظ

محمد اعظم طارق شہید نوراللہ مرقدہ

اور ان کے چار جاں نثاروں

گن مین	آفیسر	ڈرائیور	گن مین
ممتاز فوجی	محمد اسرار	اصغر علی بیلا	ضیاء الرحمن

کی شہادت عظمیٰ کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور شہداء سے عہد کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علامہ علی شیر حیدری مدظلہ العالی اور جانشین حضرت علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ مولانا محمد احمد لدھیانوی و دیگر قائدین کی قیادت میں مشن جھنگوی کو رواں دواں رکھتے ہوئے شہداء کے قافلے سے جا ملیں گے

منجانب

حضرت مولانا قاری احسان الحق شاذ، حضرت مولانا قاری محمد اختر، مولانا عاصم معاویہ، مولانا عامر الفضل، مولانا قاری نعمت اللہ صدیقی، مولانا علی حسنین حافظ عمر ریاض، حافظ عبدالسمیع، علامہ شہباز معاویہ، عبدالوہاب کوکب، شہزاد اقبال شیخ قاری عمر فاروق عثمانی، حافظ طارق محمود، حافظ سجاد فاروقی قاری طیب حیدری، حنیف الحق شاذ، عثمان معاویہ، طارق محمود، عبدالعزیز انقلابی، سرفراز اقبال شیخ، مجاہد محمد قمر شہزاد فاروقی

Scanned with CamScanner

محمد قاسم چیمہ اس ادارے کے مہتمم ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ یہاں نین پروگرام الگ الگ اساتذہ طلباء اور مقامی لوگوں سے ہوئے۔ رات یہیں ٹھہرے تھے۔ ان پروگراموں سے اساتذہ اور طلباء نیز مقامی لوگ بہت زیادہ محظوظ ہوئے۔ اس سے اگلے دن ۲۳ جون کو دارالعلوم نیو قاسم میں نماز فجر کے بعد طلباء کی تربیت کے عنوان پر طلباء سے خطاب ہوا۔ علم کا حصول کیسا ہونا چاہیے؟ عمل کی کیا اہمیت ہے۔ اس خطاب کے بعد ہم لیڈی اسمتھ کے لیے روانہ ہوگئے۔ وہاں دارالقرآن میں ظہر کے بعد خطاب کیا۔ وہاں مولانا یوسف نے ترجمہ کیا۔ اس کے بعد مولانا اسماعیل عبدالرزاق جو کہ حضرت مدنی کے خاص شاگرد ہیں۔ ان کے مدرسے میں گئے۔ انہوں نے اپنا مدرسہ لوگوں کی آبادیوں کے اندر بنایا ہوا ہے۔ وہ ان لوگوں پر خوب محنت کرتے ہیں۔ اسی رات عشاء کے بعد اگلے شہر پہنچے جہاں مولانا سلیم کی مسجد میں خطاب ہوا۔ لیڈی اسمتھ سے ہم دوسرے دن روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک نیچرل پارک کئی میلوں کے اندر ہے۔ لوگ گاڑیوں کے اندر جاتے ہیں۔ انسان گویا گاڑی کے اندر بند ہوتا ہے۔ جانور نیچرل طور پر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے اس پارک کا دورہ کیا۔ اس کے بعد اگلے سفر کے لئے روانہ ہوگئے۔ ظہر کے بعد اسکاؤٹ میں پہنچے۔ مفتی ابراہیم صالح ہمارے ہمراہ تھے۔ انہوں نے تین منزلہ مدرسہ بنا رکھا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد سوا گھنٹہ تک "منافقت کے عنوان پر خطاب کیا۔ رات ہم یہیں ٹھہرے۔ اگلے دن 24 جون کو مفتی ابراہیم صالح کے گھر مولانا اسعد مدنی صاحب تشریف لائے ہم نے ان کے ساتھ ناشتہ کیا۔ ہندوستان کے مسلمانوں اور عالمی حالات پر ان سے بات چیت ہوئی۔ شیعت کے عنوان پر ان سے ایک گھنٹہ تک تفصیلی گفتگو ہوئی۔ وہ آگے روانہ ہوگئے ہم اسکاؤٹ سے گرے ٹاؤن کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر گرے ٹاؤن کی جامع مسجد میں نماز ظہر کے بعد خطاب کیا۔ رات کو ہم شنگر پہنچے۔ شنگر ایک بڑا اور بہت خوبصورت شہر ہے۔ اس شہر کی جامع مسجد میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے زندگی کا آخری اعتکاف کیا۔ یہ بہت خوب صورت مسجد ہے یہاں مفتی زبیر کی الگ مسجد ہے۔ یہاں مفتی زبیر بڑے مؤثر ہیں۔ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ بھی ان کے پاس مہمان رہے۔ یہاں مفتی صاحب ہمارے میزبان تھے۔ اس علاقہ میں جتنے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ وہ صاحب مفتی کے ذریعے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد شہر کی بڑی جامع مسجد میں مشن کے عنوان سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب ہوا۔ علماء اور عوام کی بڑی تعداد موجود تھی اس بیان سے لوگ بہت محفوظ ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تفصیلات واقعتاً ہمارے سامنے نہیں تھیں۔ آج ہمیں احساس ہوا کہ یہاں کے مسلمانوں کو دین پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے فتنوں کا بھی مقابلہ کرنا چاہئے۔ جو افریقہ میں فتنہ پھیل رہے ہیں۔

مفتی زبیر صاحب بڑے نفیس اور باذوق آدمی ہیں ہمارے لیے ساحل سمندر پر ایک خوبصورت مکان لے رکھا تھا۔ رات کو ہمیں وہ ٹھہرایا گیا۔ فجر کی نماز کے بعد سے لیکر دس بجے تک ہم وہیں ٹھہرے۔ ہم نے ساحل سمندر کی سیر بھی کی۔ یہاں ہمارے ساتھی مولانا شفقت الرحمٰن صاحب سمندر کی سیر کرتے ہوئے پانی کی ایک لہر کی زد میں آئے۔ اور پتھروں پر لھسلتے ہوئے آگے نکل گئے۔ ان کا جسم کا کافی حصہ زخمی ہوا۔ بارہ بجے ہم ڈربن شہر داخل ہوئے۔ یہاں جمعیت علماء صوبہ نٹال کا بہت بڑا دفتر ہے۔ دفتر کیا ہے ایک بہت بڑا سیکرٹریٹ ہے۔ یہاں مولانا محمد یونس پٹیل صدر سے ملاقات ہوئی۔ علامہ سید سلیمان

Scanned with CamScanner

ندوی کے بیٹے سید سلمان ندوی سے بھی ملاقات ہوئی۔ علماء کرام سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔

شام کے وقت ساحل سمندر کا نظارہ کیا۔ رات کو مولانا یوسف بٹیل کے مدرسے میں ایک عظیم اجتماع سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا۔ پھر علماء کرام سے سوال و جواب ہوئے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی نشست تھی جو ہمیں بہت عرصہ تک یاد رہے گی۔ تمام شکوک و شبہات اعتراض اور تفصیلات کے جواب دیئے گئے تھے۔ مولانا عبدالحفیظ مکی سے ملاقات ہوئی۔ اس علاقہ کے بڑے بڑے مدارس اور بڑی بڑی مساجد میں خطاب کیا۔ اس سفر کی ایک عجیب بات یہ تھی کہ ہم میں ہر ساتھی اس سفر میں ایک دن یا دو دن کے لئے بخار کا شکار ہوتا رہا۔ یا کسی نہ کسی اور بیماری میں مبتلا رہا ایک ہمارے ساتھی شفقت الرحمٰن بچ گئے تھے۔ اور وہ سمندر کی لہروں کی نذر ہو کر زخمی ہو گئے۔

27 جون جمعہ کے روز "دارالعلوم زکریا" روشنی میں مولانا شبیر سلوجی سے ملاقات ہوئی جو زبردست عالم دین اور اللہ والی شخصیت ہیں۔ سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑے متحرک رہتے۔ ایک وفد لیکر عراق کے دورے پر گئے عراق میں مجبور مظلوم مسلمانوں میں فنڈز تقسیم کیے۔ انہوں نے عراق کے تازہ حالات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ کس طرح عراق کے اہل سنت والجماعت پر قیامت ٹوٹی ہے ان کا کوئی پرسان حال نہیں قیادت بالکل نہیں ہے۔ وہاں شیعت کو تقویت مل رہی ہے۔ ایران سے شیعہ قیادت اور سرمایہ آرہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عراق کے ٹی وی پر شیعہ اذان شروع ہو چکی ہے۔ مسلمان تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ یہاں الیکشن نہ ہوں۔ کیوں کہ جب الیکشن ہونگے تو ایک شیعہ قیادت یا شیعہ حکومت آئے گی۔ جو کہ بڑی متعصب حکومت ہوگی۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ الیکشن سے تو بہتر ہے۔ یہاں امریکی لوگ رہیں وہ بتا رہے تھے کہ وہاں تھانہ کچہری کا کوئی سسٹم

دلوں کو نور ایمان اور دماغوں کو سکون بخشنے والا یہ لٹریچر

خود پڑھئیے

دوسروں کو پڑھائیے

حضرت مولانا

محمد اعظم طارق رح

کی یادگار تقاریر کتابی شکل میں دستیاب ہیں

خصوصی پیشکش

دکل صحابہ شہید نامور صحابہ

عنوان	بمقام	قیمت
قرآن اور صحابہ	اسلام آباد	20روپے
پیغمبرؐ انقلاب	فیصل آباد	20روپے
صحابہؓ کون؟	حاصل پور	20روپے
سیرت النبی ﷺ اور علمائے دیوبند	بہاولپور	18روپے
مقصد ملت اسلامیہ اور شریعت بل	جھنگ	20روپے

صرف 90 روپے منی آرڈر کیجئے اور گھر بیٹھے تمام کتابچے بذریعہ رجسٹرڈ پارسل حاصل کیجئے اور دعوتی و تبلیغی سرگرمیوں کے فروغ کیلئے استعمال میں لائیے

ملنے کا پتہ

مکتبہ خلافت راشدہ بہاولپور چوک حاصل پور ضلع بہاولپور

فون: 0696-49215

Scanned with CamScanner

نہیں۔لوٹ' مار ڈکیتی' چوری عام ہے۔کسی کی عزت' آبرو' جان ومال محفوظ نہیں۔بالخصوص غریب اہل سنت کی حالت بہت پسماندہ ہے۔ہسپتال تباہ ہو چکے ہیں۔ادویات نام کونہیں۔ہسپتالوں میں بجلی نہیں ہوتی ڈاکٹر آپریشن کرتے ہیں تو ان کا پسینہ مریضوں کے زخموں پر گر رہا ہوتا ہے مریضوں کے آپریشن ہو جاتے ہیں مگر ادویات نہ ہونے کی وجہ سے مریض کہتے ہیں کہ دعا کریں ہم مر جائیں۔کیونکہ یہ تکلیف ناقابل برداشت ہے۔

''دارالعلوم زکریا'' اپنی عمارت کے لحاظ سے طلباء کی تعداد کے لحاظ اور تعلیمی اعتبار سے ساؤتھ افریقہ کا سب سے بڑا دینی مدرسہ ہے۔اس وقت وہاں پانچ سو (500) طلباء مقیم ہیں۔جتنی بڑی بلڈنگ موجود ہے۔اگر پاکستان میں اتنی بڑی بلڈنگ ہوتو اس میں آسانی کے ساتھ دو ہزار طلباء سما سکتے ہیں۔ابھی ان کی ایک بہت بڑی بلڈنگ زیر تعمیر ہے جس میں وہاں کے طریقہ کار کے مطابق ایک ہزار طلباء کی گنجائش ہے۔اگر پاکستان اور ہندوستان کے دارالاقامہ کو دیکھا جائے تو ایک ہزار کے بجائے کم از کم تین سے چار ہزار طلباء سما سکتے ہیں۔یہ ادارہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے اسم گرامی سے معنون ہے۔

خاص طور پر وہاں کے دینی مدارس میں بچوں کی تربیت کا جو انداز ہے۔میں سمجھتا ہوں پاکستان میں اس طرف اتنی توجہ نہیں دی جارہی۔اکثر لوگ وہاں انگلش بولتے ہیں بلکہ وہاں کی ساری آبادی انگلش بولتی ہے۔کلچر (Culture) وہی ہے جو دوسو سال سے انگریزوں نے دیا ہے۔خاص طور پر اخلاقیات میں بالکل آزادی ہے۔ایسے حالات میں بھی بچوں کے دینی مدارس کا ماحول بہت اعلیٰ ہے۔جب ہم دینی مدارس میں اپنے لباس' وضع قطع اور اخلاق کے اعتبار سے ایسے لگتے ہیں کہ جیسے ہم کسی اسلامی ملک میں' خاص طور پر عرب ملک میں یا کسی ایسی جگہ پر آگئے ہوں جہاں اسلامی تہذیب وثقافت اور اسلامی رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

مولانا شبیر سلوجی اس مدرسہ کے مہتمم ہیں۔بڑے ہی متحرک اور درد مند دل رکھنے والے زبردست عالم دین ہیں۔بہت سی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ساؤتھ افریقہ کے مسلمانوں کا انہیں بڑا اعتماد حاصل ہے۔دنیا بھر کی سب اسلامی تحریکوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ساؤتھ افریقہ میں جمعہ کے موقع پر مسلمان اپنے کاروبار بند کر کے جمعہ کی حاضری کو یقینی بناتے ہیں۔جمعہ کے موقع پر دکان بند نہ کریں تو غیر مسلم' وہاں کے مقامی لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ جمعہ کا وقت ہوگیا ہے اور آپ نے دوکان بند نہیں کی۔کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟ یہ بڑی عیب کی بات ہے کہ جمعہ کا وقت ہو اور مسلمان جمعہ پڑھنے کے لئے نہ جائیں۔جمعہ کے موقع پر مسجدیں بھری ہوتی ہیں۔مولانا شبیر سلوجی نے فوری طور پر ہمارے لئے جمعہ کا انتظام کیا۔اسی شہر کے قریب ہی لینز شہر کی جامع مسجد میں جمعہ کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔اس مسجد کی خصوصیت یہ تھی کہ وہاں بڑی تعداد انڈیا اور پاکستان کے مسلمانوں کی تھی جو کہ ''اُردو'' بڑی آسانی سے سمجھتے ہیں۔چنانچہ ''مقام صحابیت'' کے عنوان پر مسجد میں بیس منٹ کا خطاب ہوا۔

لینز کے شہر میں مسلمانوں کے دو بڑے ادارے ریڈیو آف اسلام اور چینل آف اسلام ہیں۔ریڈیو آف اسلام میں تو ہم پہلے ہی انٹرویو دے چکے تھے۔اب چینل آف اسلام کے ساتھ مولانا شبیر سلوجی کی معرفت پروگرام طے ہوا۔یہ ریڈیو اسٹیشن

Scanned with CamScanner

چوبیس (۲۴) ممالک میں سنا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کو سنا جاسکتا ہے۔ اس میں صرف اتوار والے دن ایک گھنٹہ اُردو میں نشریات ہوتی ہیں۔ اس ریڈیو اسٹیشن کی نشریات اکثر انگلش اور عربی میں ہوتی ہیں۔ چنانچہ میرا ایک گھنٹے کا پروگرام ریکارڈ کیا گیا جو کہ میں نے ''مقام صحابیت'' اور ''منافقت'' کے عنوان پر ریکارڈ کروایا۔ عصر کی نماز کے بعد ''دارالعلوم زکریا'' میں اساتذہ کرام، علماء کرام اور طلباء سے آدھا گھنٹہ خطاب ہوا۔ خطاب کے بعد کتب خانے کا معائنہ کیا۔ ماشاء اللہ اس ادارے کا یہ بہت بڑا کتب خانہ ہے۔ ہر عنوان پر اردو، انگلش اور عربی میں کتب موجود ہیں۔ اکثر فرق باطلہ پر بنیادی اساسی کتابیں موجود تھیں۔ ان کتابوں کی اس لیے بھی ضرورت پیش آرہی تھی کہ وہاں مشاورت ہورہی تھی کہ سال کے آخر میں چھٹیوں کے موقع پر جو کہ شعبان میں ہوتی ہیں، پاکستان یا ہندوستان سے کسی نہ کسی عالم دین کو جو مناظر ہوں بلوایا جائے جو رافضیت پر طلباء کو بھرپور انداز میں لیکچر دیں۔ کم از کم چالیس (40) روزہ کورس ہو جس میں طلباء کو رافضیت کے عنوان پر مناظرہ پڑھایا جائے تاکہ فارغ التحصیل طلباء جہاں بھی جائیں انہیں فرق باطلہ (ادیان باطلہ) بالخصوص رافضیت کے بارے میں معلومات ہوں۔ کسی بھی جگہ اگر کوئی مرحلہ پیش آئے تو منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ہم نے خاص طور پر اس عنوان سے کتب خانے کو دیکھا کہ کون کون سی بنیادی کتابیں موجود ہیں۔ الحمدللہ! سوائے دو چار کتابوں کے رافضیت کی اکثر کتابیں، شیعہ مصنفین کی وہاں موجود پائیں۔

''دارالعلوم زکریا'' میں مولانا عبدالحلیم قاسمی مدظلہ سے ہماری ملاقات ہوئی یہ مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے پوتے ہیں۔ جب مجھے ان کا تعارف ہوا تو میں نے اپنا تعارف کرایا۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے آپ کا تعارف تو ہمارے بچے بچے کو

جامعہ عائشہ صدیقہؓ للبنات

ایک نظر میں

جامعہ عائشہ صدیقہؓ ایک عظیم دینی درسگاہ ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مولانا نواب عشرت علی خان قیصر صاحبؒ حضرت مولانا عالم صاحب اور حضرت مولانا عبدالرؤف مرحوم اور شہید اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ شہیدؒ نے رکھی۔

جامعہ عائشہ صدیقہؓ کے مندرجہ ذیل شعبہ جات ہیں: 1 شعبہ کتب 2 شعبہ حفظ برائے طلباء 3 شعبہ تجوید 4 شعبہ عصری تعلیم (نرسری تا پرائمری) 5 شعبہ دستکاری

جامعہ عائشہ صدیقہؓ میں اس وقت تقریباً دو سو طالبات اور آٹھ اساتذہ اور معلمات کرام اور دیگر عملہ کے ارکان اسلام کی بقا اور دین کی سربلندی کیلئے مصروف عمل ہیں۔

جامعہ عائشہ صدیقہؓ کا سالانہ خرچ تقریباً ساڑھے آٹھ لاکھ روپے ہے۔ جو کہ اللہ کے فضل وکرم اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے پورا ہوتا ہے

جامعہ عائشہ صدیقہؓ تمام دوستوں، ماؤں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ جامعہ عائشہ صدیقہؓ کی کم از کم ایک طالبہ کی کفالت کا ذمہ لیکر اپنے اور اپنے عزیزوں کیلئے توشۂ آخرت بنائیں۔ اور دوسرے رشتہ داروں کو بھی ترغیب دے کر اس گلستان رسول ﷺ کو تروتازہ رکھنے میں ہماری معاونت فرمائیں۔

الداعی الی الخیر

قاری محمد ایوب عابد وارا کین جامعہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ للبنات محلہ سیدنا صدیق اکبرؓ
نزد ریلوے پھاٹک جنڈ ضلع اٹک۔ فون: 0597-621749، اکاؤنٹ نمبر: 484 مسلم کمرشل بنک جنڈ

Scanned with CamScanner

ہے۔ ہمارے بچے اور نوجوان آپ کے بڑے عاشق ہیں۔ ہم آپ کی کیسٹیں اکثر سنتے رہتے ہیں۔ مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور (کالعدم) سپاہ صحابہؓ کی کیسٹیں پورے ہندوستان میں ہیں۔ آپ سے بہت اچھی طرح تعارف ہے اور شناسائی ہے۔ اور ہمیں بھی ان سے بڑی عقیدت تھی اور ہے۔

انہوں نے بتایا کہ وہ غالباً 84-1983ء کے دور میں جب کہ ابھی سپاہ صحابہؓ نہیں بنی تھی۔ وہ جھنگ میں تشریف لائے تھے۔ مولانا سید صادق حسین شہیدؒ جو کہ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے ان کی دعوت پر یہاں آئے تھے۔ جھنگ کے اندر ان کے درس بھی ہوتے رہے۔ مولانا حق نواز شہیدؒ سے بھی ان کی ملاقات رہی۔ عجیب بات یہ ہے کہ جب وہ تفصیل بتا رہے تھے تو اس وقت میرے ساتھ بھائی شیخ اشفاق تھے۔ انہوں نے جیسے ہی شیخ اشفاق کو دیکھا تو انہوں نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ کے گھر میں ہماری دعوت بھی ہوئی تھی۔ میں حیران ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنا حافظہ دیا ہے کہ قریباً اٹھارہ (18) سال کے بعد وہ ایک نوجوان کو دیکھ کر یہ بتا رہے ہیں کہ میں جب جھنگ میں آیا تھا تو ہماری دعوت آپ کے گھر میں ہوئی تھی۔

مولانا عبدالحلیم قاسمی مولانا حق نواز شہیدؒ کے عنوان پر گفتگو کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی سپاہ صحابہؓ کا وجود عمل میں نہیں آیا تھا۔ جب ہم مولانا حق نواز شہیدؒ کے درسوں میں بڑی دلچسپی سے شریک ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آج تک مولانا حق نوازؒ کی یہ بات یاد ہے کہ میں کوئی بہت بڑا مناظر یا بہت بڑا علامہ تو نہیں ہوں لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جب کسی بات کی حقیقت میرے ذہن میں بیٹھ جاتی ہے اور موقف کی صداقت کو پالیتا ہوں تو پھر میں اس کو بیان کر دیتا ہوں، پھر مجھے کسی کا خوف ہوتا ہے اور نہ میں کسی سے ڈرتا ہوں۔ پھر میں حق کو برملا طور پر واضح کرتا ہوں اور اس وقت تک مجھے چین نہیں آتا جب تک میں اس آواز کو وہاں تک نہ پہنچا دوں جہاں تک میری طاقت ہوتی ہے۔

اس شہر میں خاص طور پر ایرانی سفارت خانہ بہت متحرک ہے۔ انہوں نے بہت بڑی جگہ خرید رکھی ہے۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اپنے نظریات اور افکار کو فروغ دیں۔ کیپ ٹاؤن میں جانے کی وجہ یہ تھی کہ جب ہم گئے تو ہم نے حضرت مولانا طٰہٰ کا نام جگہ جگہ سنا۔ مولانا طٰہٰ کا "چینل آف اسلام" کے شیعت کے عنوان پر ایک ایرانی سے مناظرہ ہوا تھا۔ یہ مناظرہ تقریباً چار گھنٹے کا تھا جس میں مختلف عنوانات تھے۔ بالخصوص تحریف قرآن کا عنوان تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پورے ساؤ افریقہ کے علماء مولانا طٰہٰ کے نام سے واقف ہیں۔ اب ہماری خواہش تھی کہ مولانا طٰہٰ سے ملاقات کی جائے۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ یہاں کیسے کام کر رہے ہیں۔ ان کے کام کی یہاں کیا ترتیب ہے۔ اور ہم ان سے کیا تعاون کر سکتے ہیں۔

شیخ اشفاق کے ہمراہ ائیر پورٹ پر ہمیں لینے کیلئے مولانا طٰہٰ اور ان کے دو ساتھی موجود تھے۔ مولانا طٰہٰ پینتیس چھتیس سال کی عمر کے سانولے رنگ کے نوجوان ہیں۔ داڑھی کے بال سارے کے سارے کالے ہیں۔ بڑی معصوم سی طبیعت ہے۔ ساؤتھ افریقہ میں رہتے ہوئے بھی بڑی سادگی اپنا رکھی ہے

مولانا طٰہٰ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے راستے میں بتایا کہ ہمیں آپ کا تعارف ہے۔ ہم آپ کی کیسٹیں سنتے رہتے

Scanned with CamScanner

ہیں۔آپ کی کتابوں اور تعریف سے ہم واقف ہیں۔

ساڑھے گیارہ بجے کیپ ٹاؤن سے روانہ ہوئے یہ علاقہ کیپ ٹاؤن شہر سے باہر بندرگاہ ہے یہاں سے کیپ ٹاؤن قریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے۔بندرگاہ پہنچے۔ہمارا پروگرام ''رابن آئی لینڈ'' جانے کا تھا جو کیپ ٹاؤن کے ساحل پر پندرہ کلومیٹر دور پانی کے اندر ایک جزیرہ ہے۔آپ یوں سمجھ لیں کہ جیسے کراچی کے ساحل پر پانی میں گھرا ہوا ایک جزیرہ جسے ''منوڑہ'' کہتے ہیں۔بالکل اسی طرح یہ بھی ایک تاریخی جزیرہ ہے۔

یہ جزیرہ آج سے قریباً ساڑھے چار سو سال (450) پہلے دریافت ہوا تھا۔اس جزیرے پر انگریزوں سے پہلے ڈچ قوم' جو یورپین قوم ہے' خاص طور پر ہالینڈ کی ڈچ قوم ہے' اس کا ایک بہت عرصہ تک ساؤتھ افریقہ میں راج رہا۔یہی قوم ملائشیا اور انڈونیشیا پر بھی حکمران تھی۔اس وقت انڈونیشیا اور ملائشیا کے اندر جو لوگ آزادی کی جدوجہد میں مصروف تھے' ان کو گرفتار کر کے عام طور پر یہاں ''رابن آئی لینڈ'' میں لا کر قید کر دیا جاتا تھا۔آپ جیسے ہی اس جزیرے میں داخل ہوں۔اس کی بندرگاہ پر سب سے پہلے ایک مزار نظر آتا ہے۔اس مزار کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ انڈونیشیا کے بہت بڑے عالم دین ہیں۔وہاں کی تحریک آزادی کے سالار تھے۔اس وقت ڈچ قوم انہیں گرفتار کر کے یہاں لے آئی تھی۔پھر وہ یہیں وفات پا گئے تھے اور ان کا مزار بھی یہیں بنا دیا گیا۔

اسی رابن آئی لینڈ کی جیل میں نیلسن منڈیلا قریباً اٹھارہ (18) سال قید رہا۔ساؤتھ افریقہ کی آزادی کے ہیرو وہاں قید رہے۔بندرگاہ پر کمپیوٹر رکھے ہوئے ہیں۔آپ کمپیوٹر آن (On) کریں۔آزادی کی ساری داستان' نیلسن منڈیلا کی قربانیاں' ان کے ساتھیوں کی قربانیاں' جیل کے فوٹو' جیل میں پتھر توڑتے ہوئے قیدی دکھائے جاتے ہیں۔ان کی بارکیں (Barracks) دکھائی جاتی ہیں۔

یہ مناظر اور داستان سن کر گوروں کے سر نیچے ہو جاتے ہیں۔ان کو شرم آتی ہے کہ وہاں کتنے مظالم ڈھائے گئے۔داستان سنانے والے لوگ بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔مختلف سوالات کرتے ہیں۔پوچھتے ہیں کہ ہم سے کوئی سوال کرو۔مختلف ملکوں کا تعارف کراتے ہیں۔وہ پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے لوگ ہیں۔کیا آپ کے علاقے میں جمہوریت ہے؟ آپ کے ہاں کسی پر زیادتی تو نہیں ہو رہی؟ آپ کے ہاں بھی مظالم تو نہیں ڈھائے جا رہے؟ ان کا انداز بہت خوبصورت ہوتا ہے' وہ آخر میں ہمیں ساحل پر لے آئے۔

ہم نے ساحل کا نظارہ کیا۔وہاں دوسری طرف آبی پرندے تھے پرندے پانی کے اوپر بالکل ایسے تیر رہے ہوتے ہیں کہ پانی نظر نہیں آتا۔ایسے لگتا ہے جیسے پانی کے اوپر کوئی خاص قسم کی بوٹی اُگ آئی ہے۔چونکہ شکار کی وہاں اجازت نہیں ہے۔آبی پرندوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

اس کے بعد ہم جیل کے سامنے آئے۔ہم نے جیل کے اندر داخل ہونا تھا۔یہ کافی بڑی تاریکی جیل ہے۔اس جیل میں نیلسن منڈیلا وغیرہ رہے ہیں جیسے ہی ہم جیل کے اندر گئے ایک شخص کو ہم نے اپنی طرف متوجہ کیا۔ہمارے سامنے بھارا سا' موٹے

Scanned with CamScanner

ہوئے ہونٹوں والا' کالے رنگ کا گائیڈ تھا اس نے اپنا تعارف کرایا کہ میں خود بھی اسی جیل میں پانچ سال رہ چکا ہوں۔ میں نے اس سیل میں تیئس منٹ پیدل کے ساتھ آخری ایام میں وقت گزارا ہے۔ میں اب آپ کو اس جیل کے بارے میں بتاتا ہوں کہ یہ جیل کب بنی اس نے بتایا کہ انگریزوں نے آج سے قریباً چالیس پینتالیس سال پہلے یہ جیل بنائی' یہ زیادہ پرانی نہیں ہے۔ اس سے زیادہ پرانے وہ چھوٹے چھوٹے سیل ہیں جو ہمیں پہلے دکھائے گئے تھے۔ اس کے بعد یہ جیل بنی۔ اس نے جیل کے نظام کے بارے میں بتایا کہ سال کے بعد ایک ملاقات ہوتی تھی۔ خط لکھنے کے لئے ایک مخصوص کاغذ دیا جاتا تھا۔ اس میں آپ جس کو خط لکھ رہے ہیں صرف اس کا نام اور اپنی خیر و عافیت کے سوا کچھ نہیں لکھ سکتے تھے۔ باہر سے آپ کو ہزاروں خطوط آئیں لیکن آپ کو ایک خط مل سکتا تھا اور وہ بھی آپ کی بیوی کی طرف سے بچوں کی طرف سے آیا ہو۔ بہت کڑی شرائط تھیں۔ بڑی مشکل ملاقات ہوتی تھی وہ ساری چیزیں بتاتا ہے۔ پھر آگے جا کر وہ بتاتا ہے کہ یہاں فلاں فلاں عملہ بیٹھتا تھا۔

ایک صحن میں پہنچتے ہیں۔ جس کے چاروں طرف بڑی بڑی دیواریں ہیں۔ ہر طرف میں پچیس سیل بنے ہوئے ہیں۔ وہ ہمیں سیلوں میں لے جاتا ہے جہاں بتاتا ہے کہ یہ سیل نمبر پانچ ہے۔ اس میں تیئس منٹ پیدل رہتا تھا۔ بہر حال وہ سیل دیکھ کر' جیل کا ماحول دیکھ کر' وہاں کے ضابطے اور قوانین دیکھ کر وہ تختی' مصائب اور وہاں کی تکلیفیں دیکھ کر لوگوں کی زبان سے اوہ اوہ' اف اف' سوری سوری' یہ کیا یہ کیا' آوازیں نکلتی تھیں۔ لیکن میں نے شیخ اشفاق اور حبیب سلطان صاحب سے کہا کہ یہ لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ حالانکہ جتنی چیزیں یہاں بتائی جا رہی ہیں۔ پاکستان کی جیلوں میں اس سے کہیں زیادہ سختیاں ہیں۔ ہمارے یہاں پنجاب میں علماء کرام کو اب جو بیڑیاں لگائی جاتی ہیں' وہاں ان کا تصور ہی نہیں ہے۔ اس دور میں بھی ہمارے ساتھیوں کو چوبیس گھنٹے جیلوں میں بند رکھا جاتا ہے۔ وہاں تو انہوں نے بتایا کہ وہ باہر نکال لیتے تھے۔ سارا دن باہر بیٹھتے تھے۔ بٹھا کر' چلوا کر سے پتھر تڑواتے تھے میں کہتا ہوں کہ اگر ہمیں سیلوں سے باہر نکال کر ان کو بٹھا کر پتھر بھی تڑوائے جائیں' سارا دن تو وہ اکٹھے رہتے ہیں۔ ایک ساتھ ہیں' سردیوں میں دھوپ سینک رہے ہیں یا گرمیوں میں وہ اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن یہاں سردی ہو یا گرمی ہمارے نوجوان سیلوں میں بند رہتے ہیں۔ تنہا اور اکیلے رہتے ہیں۔ وہاں کے سیل اتنے عمدہ ہیں کہ پاکستان کی جیلوں میں اس کا تصور نہیں۔

میں ساتھیوں سے یہی کہتا تھا کہ یہ سب کچھ دیکھ کر بھی لگتا ہے کہ اب بھی' اس وقت ہمارے جو ساتھی ہیں' ان کا مقام اصحاب صفہؓ کے نوجوان ملت اسلامیہ کے کارکن جن آزمائشوں سے آج گزر رہے ہیں' وہ ایسی ہیں کہ اس کے مقابلے میں کہیں زیادہ سخت ہیں اور یہ دور کہیں زیادہ مشکل دور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھیوں کو آزادی اور ہمارے حکمرانوں کو حکمت اور سمجھ نصیب فرمائے۔

ہم رات کو ساڑھے 9 بجے واپس لوٹ کر آئے۔ تھکے ہوئے تھے آرام کیا یہ کیمپ ٹاؤن کا باضابطہ پہلا دن تھا۔ کیمپ ٹاؤن کے سمندر کو "بحیرہ عرب" اور کراچی کے سمندر کو "بحیرہ عرب" کہتے ہیں۔ اور دوسرا سمندر "بحر اوقیانوس" وہاں آ کر ملتا ہے یہ دو سمندر جہاں ملتے ہیں تو ایک لمبی پٹی نظر آتی ہے۔ عام طور پر لوگ اسے "مرج البحرین" کہتے ہیں یعنی دو سمندروں کے ملنے کی

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

بفضلِ صحابہؓ

حُبِ صحابہؓ رحمت اللہ

فیضِ گلشن میں وہی طرزِ بیاں ٹھہری ہے

ہم نے جو طرزِ فغاں کی تھی قفس میں ایجاد

جبلِ استقامت، مردِ آہن، فخرِ اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا علامہ ابو معاویہ

محمد اعظم طارقؒ شہید

ایم این اے جھنگ

نے ناموس اصحابِؓ رسولؐ کے لیے جو گرانقدر خدمات سرانجام دیں، یہ انہی کا خاصہ تھا۔ نوجوان نسل کو عظمت صحابہؓ کے لیے تیار کرنا واقعتاً ایک عظیم کام تھا جسے آپ نے بہ احسن طریقے سے انجام دیا۔ ہم اپنے محبوب قائد کو رتبہ شہادت پر فائز ہونے پر دل کی عمیق گہرائیوں سے سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور عہد کرتے ہیں کہ ہم مشن جھنگویؒ کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے لیکن مشن سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنا گوارا نہیں کریں گے۔

منجانب

حافظ عامر شہزاد۔ اُملج سعودی عرب

Scanned with CamScanner

جگہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں اسی کا ذکر ہے۔ دنیا میں کئی جگہ دریا ملتے ہیں' سمندر ملتے ہیں لیکن یہ بڑا اہم پوائنٹ ہے۔ لوگ وہاں جاتے ہیں کیوں کہ ہم ایک ہی دن کے لئے آئے تھے دوسرے دن ہمارا سفر واپسی کا تھا اس لیے ہم وہ مقام تو نہیں دیکھ سکے البتہ ہم نے اہم اہم اور چیدہ چیدہ مقامات دیکھے۔

ہماری خواہش تھی کہ ہم مولانا طٰہٰ کا مدرسہ اور ان کا کتب خانہ بھی دیکھیں انہوں نے سٹور کے اندر مدرسہ بنا رکھا ہے۔ جس میں ایک سو کے لگ بھگ طلباء ہیں۔ وہ باضابطہ روزانہ شیعت کے عنوان پر درس دیتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب تو ان کے باضابطہ یونیورسٹیوں میں درس ہوتے ہیں۔ ان کو لیکچر کے لیے بلایا جاتا ہے۔ اردو' عربی اور انگلش پر ماشاء اللہ عبور حاصل ہے۔ وہ قاہرہ میں پڑھتے رہے ہیں اور فاضل دارالعلوم دیوبند ہیں۔ خود وہ شافعی ہیں۔ ان کے والد بھی دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہیں۔ وہ حضرت امام شافعیؒ کے مقلدین میں سے ہیں لیکن احناف کے بہت قریب ہیں اپنی نسبت دیوبند کی طرف کرتے ہیں۔ خود ملاوی ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کے قریب ایک ملک ''ملایہ'' ہے وہاں اکثر مسلمان ہیں۔ وہ اپنے مدرسے میں لے گئے ہم نے ان کا کتب خانہ دیکھا۔ شیعت کی کتابوں کے اعتبار سے ان کے پاس کافی بنیادی کتابیں تھیں۔ شیعت پر انہیں اچھا عبور حاصل ہے۔ انہوں نے باضابطہ طور پر کسی استاد سے مناظرے کی شکل میں شیعت نہیں پڑھی تاہم یہ جو کچھ بھی ہے وہ ان کا ذاتی مطالعہ ہے۔ اس میں کچھ ذاتی تجربات ہوسکتے ہیں لیکن جو اساتذہ فن کے تجربات ہوتے ہیں یا جو اساتذہ فن کی باتیں ہوتی ہیں جو سینہ بہ سینہ نکلتے ہوتے ہیں وہ ان کے پاس نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کیلئے ہماری باتیں بڑی حیران کن تھیں۔ جب میں نے تحریف قرآن پر ان کو بتایا تو انہوں کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ تمہارے بڑے قائل تھے تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہمارے قدیم لوگوں میں سے بعض قائل تھے ہمارے جو اس وقت شیعہ لوگ ہیں تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ ان سے کہتے کہ بھئی آپ کے جو آئمہ ہیں آپ کی جو کتابیں ہیں ان میں ہر مسئلے پر اختلاف موجود ہے۔ دو طرح کی روایتیں آتی ہیں۔ لیکن واحد ایک قرآن پاک کا مسئلہ ہے جس پر آپ کے تمام آئمہ کی دو ہزار کے قریب روایات ہیں۔ اسی بات پر تو ہیں کہ قرآن تبدیل ہوگیا ہے' کمی بیشی ہوگئی ہے لیکن آپ اپنے آئمہ کا ایک قول دکھائیں جس میں یہ ہو کہ یہ قرآن پاک بدلا نہیں ہے۔ وہ بڑے حیران ہوئے کہ کیا اماموں کا ایک قول بھی نہیں ہے؟ میں نے کہا کہ ان کے اماموں کا ایک قول بھی ان کی کتابوں میں نہیں ہے کہ یہ قرآن بدلا نہیں ہے مکمل ہے' غیر مبدل ہے اور محفوظ ہے۔ قرآن پاک کی عصمت کا عقیدہ' ان کے اماموں سے ایک روایت بھی نہیں ہے۔

ہم نے جن اساتذہ کرام سے پڑھا انہوں نے آگے جن سے پڑھا تو یقیناً نہیں بارہا مناظرے کرنے پڑے۔ ان کے اساتذہ کو مناظرے کرنے پڑے۔ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ ان کی کیا چالاکی ہوتی ہے؟ کیا ہوشیاری ہوتی ہے؟ کس طرح وہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں؟ اس کا کیا جواب ہوتا ہے؟..... اب یہ باتیں جو اساتذہ کے سامنے بیٹھ کر سیکھی جاتی ہیں یا وہ گر سیکھے جاتے ہیں ایسے ناممکن ہے

Scanned with CamScanner

انہوں نے شیعت کا صرف مطالعہ کیا۔ اور اس کی بھی انہوں نے وجہ بتائی کہ قاہرہ میں میرا ایک دوست تھا۔ وہ شیعہ ہوگیا پھر میں نے شیعت کو پڑھا کہ شیعیت کیا ہے؟ تاکہ میں اپنے دوست کو قائل کرسکوں۔ اگرچہ وہ اپنے دوست کو قائل نہیں کر سکے تاہم ان کا شیعت کے عنوان پر مطالعہ بڑھتا گیا۔ شیعت کے عنوان پر ان کا کافی مطالعہ ہے وہ مختلف مساجد میں شیعیت پر درس دیتے ہیں۔

بعدازاں وہ اپنے ماموں مولانا ابراہیم عادل کے گھر لے گئے یہ علاقہ نیا نیا آباد ہو رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں قریب ہی ایران کا سفارت خانہ ہے۔

مولانا ابراہیم عادل بڑے عالم دین دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ آسٹریلیا اور دیگر ممالک کے بھی دورے پر جاتے ہیں۔ انہوں نے عجیب بات بتائی کہ آسٹریلیا میں ایرانی اور شیعہ لوگ گرجے خریدتے ہیں۔ آپ انگلینڈ اور یورپ میں چلے جائیں۔ مسلمان عیسائیوں کے گرجے خرید کر اس میں مسجدیں بناتے ہیں اور ان کو مسجدوں کی شکل دیتے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ آسٹریلیا کے اندر شیعہ جو گرجے خریدتے ہیں اس کا نام نہیں بدلتے۔ گرجے کو انگلش میں چرچ (Church) کہتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ چرچ فاطمہ، چرچ حسین، چرچ حسن، یعنی وہ نام بھی نہیں بدل رہے ہیں۔ وہ اس طرح تکس ہوکر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پوری دنیا میں ہمیں کس طرح کام کرنا چاہیے اور کتنی ضرورت ہے۔ ان کے ساتھی ہم نے ناشتہ کیا۔ ہمارے جہاز کا وقت ہو رہا تھا ہم سوا گیارہ بجے وہاں سے روانہ ہوئے قریباً ایک بجے جو ہانسبرگ اترے۔

مولانا عبدالحفیظ مکی سے ملاقات کر کے روشنی شہر آئے جو اصل میں ہمارا مسکن تھا۔ اگلے دن تہجد کی نماز پڑھ کر فجر سے پہلے صبح سوا چار بجے روشنی شہر سے "نیشنل پارک" کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ پارک دنیا کا دوسرا بڑا قدرتی جنگل ہے۔ مصنوعی نہیں قدرتی جنگل ہے۔ یہ جنگل کئی سو میل میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے چاروں طرف باڑ لگائی ہے اور مختلف گیٹ (Gate) رکھے گئے ہیں۔ گاڑیوں میں رہ کر مختلف جگہوں سے داخلہ ہوتا ہے۔ جنگل کے اندر کہیں کچے راستے ہیں اور کہیں پختہ سڑکیں ہیں۔ آدمی گاڑیوں میں رہتے ہیں۔ گاڑیوں میں رہ کر پورے جنگل کی سیر و تفریح کر سکتے ہیں اور پورے جنگل میں گھوم پھر سکتے ہیں۔ جنگل میں کئی ایسے مقامات ہیں جہاں ریسٹ ہاؤس (Rest House) بنے ہوئے ہیں اور ان کے چاروں طرف باڑ لگائی ہوئی ہے۔ وہاں جو وزٹر (Vister) سیاح لوگ آتے ہیں، کئی کئی دن رہتے ہیں۔

جنگل کو صحیح معنوں میں اگر تفصیلی طور پر دیکھنا ہو تو اس کیلئے کم از کم ایک ہفتہ درکار ہوتا ہے۔ ہمارے پاس ایک ہفتہ نہیں تھا بلکہ سات دن کے بجائے بہ مشکل پانچ چھ گھنٹے تھے۔ چنانچہ ہم اس جنگل میں گئے۔ اس میں بڑے یا چھوٹے جانور قدرتی زندگی گزارتے ہیں۔ قریباً چھ گھنٹے ہم نے جنگل میں گزارے۔ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی۔

ہم نے ہاتھیوں کے غول کے غول دیکھے شیر کے سوا شاید ہی کوئی جانور ایسا جو ہماری نظروں سے نہ گزرا ہو۔ جب ہم نے آکر بتایا تو ہمارے کئی ساتھی بڑے حیران تھے کہ آپ نے سینکڑوں میل کا جنگل پانچ چھ گھنٹوں میں گھوم بھی لیا اور اہم اہم حصے اور تمام اہم جانور دیکھ بھی لئے۔ ورنہ یہاں لوگ آکر دس دس دن گھومتے ہیں اور کئی جانور ایسے ہیں جو کہ ان کی نظروں سے

Scanned with CamScanner

نہیں گزرتے یا وہ جس علاقے میں جاتے ہیں وہاں جانور نہیں ہوتے..... کیونکہ جنگل کے اندر کچی پکی سڑکیں اتنی دور دور ہیں کہ اگر آپ ایک سڑک سے گزریں تو دوسری سڑک کم از کم پانچ چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔اس دوران جنگل میں کوئی جانور پھر رہا ہو تو ظاہر بات ہے کہ وہ تو نظر نہیں آئے گا۔جو جانور روڈ کے اوپر آ جاتے ہیں یا روڈ کے قریب قریب پھرتے رہیں وہی نظر سے گزرتے ہیں۔اور قریب ہی ایک شہر میں مولانا محمد گارتی رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ماشاء اللہ ان سے بڑا کام لیا ہے۔حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے دست مبارک سے انہوں نے مسجد کی بنیاد رکھی۔کالے جیکا لوگوں کے اندر دین کا بہت کام کر رہے ہیں اور سینکڑوں لوگ ان کی محنت سے مسلمان ہو چکے ہیں۔

خاص طور پر وہاں ان کا مقابلہ ایک ایسے شخص سے ہے جو فضل اللہ حائری کے نام سے ہے۔یہ ایرانی نژاد شیعہ ہے۔اس نے تصوف کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔تصوف کے اندر اس نے کئی کتابیں لکھیں ہیں اور تصوف کے ذریعے ہی لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔یکسر طور پر یہ شخص تصوف کے اصول وضوابط سے بالکل بے خبر ہے۔عوام کو گمراہ کرنے کے لیے اس نے انگلش میں ایسی ایسی کتابیں لکھی ہیں اور ان کے اندر ایسا اوٹ پٹانگ مواد ہے کہ تصوف کی وجہ سے بہت سارے مسلمان اس کے دام فریب میں پھنس جاتے ہیں۔

مولانا محمد گارتی نے اس شخص کے خلاف جہاد کیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو یہ علاقہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔وہاں اس کے پیروکار دن بہ دن کم ہوتے جا رہے ہیں۔

جب ہم ان کے پاس پہنچے تو مغرب کی نماز کا وقت قریب تھا۔وہ ملے کہنے لگے کہ حضرت مولانا اسعد مدنی دامت برکاتہم میرے پاس آئے تھے' وہ ائیر پورٹ پر چلے گئے ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ میں انہیں سی آف کر آؤں آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں' چنانچہ ہم بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔جیسے ہی ہم ائیر پورٹ میں داخل ہوئے تو وہ جہاز جس میں حضرت مولانا اسعد مدنی دامت برکاتہم العالیہ سوار تھے' پرواز کر چکا تھا۔

اسی دن مغرب کے بعد لینز کی جامع مسجد میں پروگرام طے تھا۔امام صاحب سے ملاقات ہوئی۔بہت خوش ہوئے ان سے شیعہ کے نظریات' سپاہ صحابہؓ کے اغراض ومقاصد اور ملت اسلامیہ کی تشکیل کے عنوان پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔عشاء کی نماز کے بعد امام صاحب نے اعلان کیا' اسی (80) فیصد نمازی بیٹھ گئے۔

یہاں جتنی بھی تقریریں ہوئیں' میں اردو میں تقریر کرتا تھا اور ساتھ ساتھ کوئی ساتھی انگلش میں ترجمہ کرتا تھا۔یہاں وہی ڈاکٹر موجود تھے جن سے ہماری مغرب سے لے کر عشاء تک کافی گفتگو ہو چکی تھی۔وہ یہاں ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے رہے۔ہمارے کئی ساتھی شیخوپورہ' ٹوبہ' پیر محل کے آئے ہوئے تھے۔ان کے ساتھ بھی رات کافی دیر تک بات چیت کا سلسلہ جاری رہا۔سردی بھی بہت تھی۔جبکہ پاکستان میں سخت گرمیوں کے دن ہیں۔یہاں جنوبی افریقہ میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی چار درجے نیچے تک پہنچ چکا تھا۔برف جمی ہوئی تھی اور سخت سردی کا دن تھے۔

اگلے دن جمعیت علماء ٹرانس وال کے ساتھ پروگرام طے تھا۔ٹرانسول صوبہ ہے۔جس میں جوہانسبرگ کا سارا علاقہ

Scanned with CamScanner

صحابہؓ رہبر

یا اللہ مدد

محمد پیغمبر ﷺ

اے مردِ قلندر! ابوبکرؓ و عمرؓ کے خادم! عثمانؓ و حیدرؓ کے غلام! پاسبان ناموس اصحابؓ رسولؐ! اے میرے شیخ! اے میرے دست و بازو! اے میرے رہنما! میرے قائد و مرشد! قربانیوں اور مصیبتوں سے نبرد آزما! ہر حال میں استقامت کے پیکر! جرنیل و کیل صحابہؓ! شہید ملت اسلامیہ اور لاکھوں دلوں کی دھڑکن!

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ!

ہمیں تیری یاد! ساری عمر ستاتی رہے گی

اپنے جرنیل کے کردار پر فخر ہے اور ہم بھی اپنے قائد کے ساتھ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ایک لمحہ کے لیے بھی تحفظ ناموس اصحابؓ رسولؐ سے غافل نہیں ہوں گے۔ اور ہمارا ہر قدم ناموس اصحابؓ رسولؐ اور مشن جھنگوی کے لیے اٹھے گا۔

خادم غلامانِ اصحابؓ رسولؐ

حکیم محمد ابراھیم قاسمی ایم پی اے

پشاور سرحد ویونٹ خالد بن ولیدؓ لنڈی ارباب پشاور

المشتہر جھنگوی شہیدؒ دواخانہ پشاور۔ فون: 231283

Scanned with CamScanner

کیا۔ڈربن سے مفتی زبیر بھی تشریف لائے ہوئے تھے وہ اس میٹنگ میں شریک تھے۔عشاء کی نماز میفر کے شہر میں ادا کی۔بہت بڑی جامع مسجد ہے وہاں (80) منٹ کا خطاب ہوا۔

حضرت چترالی کو اللہ تعالیٰ نے ماشاء اللہ دین اور دنیا دونوں سے نوازا ہے۔بڑے بڑے ادارے ان کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔انہوں نے بہت زیادہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے گھر میں چائے پی جائے۔ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا حکیم محمد مظہر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ان کی بھی خواہش تھی چنانچہ حکیم مظہر سے ملاقات ہوئی۔آج ہمارے ساؤتھ افریقہ میں دورے کا آخری دن تھا۔میں نے وہاں سے دوبئی آنا تھا۔فیصل بھائی بڑے دینی آدمی ہیں۔دینی اداروں اور دینی جماعتوں سے محبت کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں بڑی وسعت اور برکت دی ہے۔

ائیرپورٹ پر پورے ملک سے ساتھیوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔مفتی زبیر' مفتی فضل الرحیم' مولانا عبدالرحمٰن حمیدی اور تبلیغی جماعت کے بہت سارے احباب آئے تھے۔سب کہہ رہے تھے کہ واقعتاً یہ پہلی مرتبہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں علماء کرام اور طلباء کسی شخص کو الوداع کہنے آئے ہیں ورنہ یہاں بڑے بڑے حضرات تشریف لاتے ہیں۔اکیلے آتے ہیں اور اکیلے ہی چلے جاتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا صدقہ اور صحابہ کرامؓ کے نام کی برکت تھی کہ بہت ہی تھوڑے دنوں میں ہمارے پینتالیس (45) سے زائد پروگرام ہوئے۔بیانات سے علماء میں طلباء میں' مدرسین میں اور دینی جماعتوں میں خوشی محسوس کی گئی اور ان کے اندر مشن کا جذبہ پیدا ہوا۔

آٹھ گھنٹے کی پرواز کے بعد رات کے دس بجے جہاز دوبئی ائیرپورٹ پر اترا۔دوبئی کے ساتھیوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی جو کہ مجھے ائیرپورٹ پر لینے کیلئے آئی ہوئی تھی..... یوں یہ ساؤتھ افریقہ کا دورہ اختتام پذیر ہوا..... اچھی یادیں..... خوشگوار یادیں..... ساتھ لے کر آیا..... مجھے خوشی ہے کہ الحمدللہ میرا وقت ضائع ہونے کی بجائے.....اپنے کاز.....اپنے مشن.....اور نظریئے کی اشاعت میں صرف ہوا..... ہماری آواز اس سرزمین پر بھی پہنچ گئی..... جو جنوبی سمت سے دنیا کی آخری سرزمین ہے۔یہاں سے آگے زمین کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

بہت سارے ساتھیوں نے علماء نے بار بار اصرار کیا کہ آپ دوبارہ پھر آئیں۔آپ پہلی مرتبہ آئے ہیں۔ہمیں تعارف نہیں تھا ہم نے پہلے یہ گفتگو' یہ انداز سنا بھی نہیں تھا۔آئندہ آپ آئیں گے تو آپ کے پروگرام پہلے سے زیادہ کامیاب ہوں گے۔ہم زیادہ تیاری کے ساتھ پروگرام ترتیب دیں گے۔

دوسری بات یہ بھی تھی کہ وہاں ہمارے بارے میں غلط فہمیاں بھی پیدا کی گئی تھیں۔الحمدللہ تمام غلط فہمیاں ختم ہوگئیں۔ان کے اندر بہت زیادہ جوش اور ایک نیا جذبہ پیدا ہوا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خدمت دین کیلئے اور زیادہ دور اور دیر کیلئے قبول فرمائے۔(آمین)

قارئین کرام! شہید ناموس صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارقؒ کی زندگی کا پہلا اور آخری ساؤتھ افریقہ کا دورہ نہایت

Scanned with CamScanner

کامیاب رہا۔ جب قائد محترم نے دورے کی روداد ختم کی تو چونکہ ابھی سفر باقی تھا۔ جھنگ سے گمھالہ ضلع ٹوبہ جاتے ہوئے بات چیت کرنے کیلئے دورہ کے حوالہ سے باتیں بھی ریکارڈ کروا دیں۔ میرے دائیں جانب ان کا بیٹا محمد معاویہ اور ساتھ ہی مولانا گن مین سیف اللہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ ان حضرات کی بھی خواہش تھی کہ بات چیت کا سلسلہ جاری رہے۔ چنانچہ شہید قائد سے جو بات چیت ہم محفوظ کر سکے وہ بھی پیش خدمت ہے۔ جب ہم نے پوچھا کہ پاکستان اور ساؤتھ افریقہ کے مدارس میں کیا فرق ہے تو شہید ناموس صحابہؓ نے فرمایا۔ ''ساؤتھ افریقہ اور پاکستان کے مدارس میں کچھ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اگرچہ نصاب ایک ہے لیکن ساؤتھ افریقہ کے مدارس میں اصلاح وتربیت کا عمل پاکستان کے مدارس کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس بات پر وہاں خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہاں کا ماحول اتنا غلیظ ہے ملک اور غیر اسلامی ہے کہ اگر اصلاح تربیت پر توجہ نہ دی جائے تو یقیناً وہ مدارس بہت جلد ناکام ہو جائیں گے اس لئے اصلاح اور تربیت پر بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ وہاں پہلے بچوں کو اردو سکھائی جاتی ہے۔ کلاسیں اردو میں ہوتی ہیں۔ انگلش تو گھر سے ہی سیکھ لیتے ہیں ۔میں نے دیکھا کہ بچے محنتی ہوتے ہیں۔ محنت سے پڑھتے ہیں انہیں عربی پر عبور حاصل ہوتا ہے۔ اردو میں بھی مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جبکہ پاکستان کے بچوں کو تو صرف اردو میں یا تھوڑی بہت عربی سے سوجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ تمام بچے قریباً قریباً تبلیغی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔

بچوں میں خاص طور پر دھیمے پن کا' تحمل کا' بردباری کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ کچھ چیزیں پاکستان کے بچوں میں' دیکھی ہیں کہ ان کے اندر غیرت کا مادہ ہے۔ جوش ہے' جذبہ ہے' ولولہ ہے۔ یہ چیزیں تو وہاں خال خال ہیں لیکن تحمل اور بردباری وہاں بہت زیادہ ہے۔ پاکستان کے مدرسوں میں تربیت کی طرف اتنی توجہ نہیں دی جاتی جتنی کہ وہاں دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کے مدارس کے نتائج بہت اچھے آ رہے ہیں۔ علماء کرام کا ایک وقار ہے۔ ڈسپلن کے پابند ہیں۔ نظم وضبط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے وہاں ایک غیر اسلامی ملک میں عالی شان مسجدیں تعمیر کی ہیں۔ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کیلئے وہ خوب کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں علماء کرام کا بڑا احترام اور مقام ہے۔ جماعتیں واقعتاً انداز میں کام کر رہے ہیں۔

بات چیت کو آگے بڑھانے کیلئے ہم نے پوچھا کہ ذاتی طور پر آپ کو ساؤتھ افریقہ کا کون سا ادارہ سب سے زیادہ پسند آیا؟ فرمایا ''جہاں تک میں نے ساؤتھ افریقہ کے ادارے دیکھے ہیں۔ ''دارالعلوم زکریا'' اور ''دارالعلوم آزادول'' بڑے اہم ادارے ہیں۔ لیکن میں کچھ اور اداروں میں بھی گیا ہوں۔ وہ ایسے ادارے ہیں کہ ابھی زیر تعمیر ہیں ہم ان کی تعمیر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے ہیں کہ وہ اپنی تعمیر کے اعتبار سے ان اداروں سے بھی آگے نکل رہے ہیں۔ ان کی تعمیر بہت خوبصورت ہو رہی ہے۔ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگلے سالوں میں شاید وہ بڑے مدارس کی صف میں کھڑے ہوں گے اور ان کا بھی ایک نام ہوگا۔ اداروں میں بڑے مخلص ساتھی کام کر رہے ہیں۔ دینی مدارس کی طرف مسلمانوں کی توجہ بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح تحریکوں کو سپورٹ کرنے اور پوری دنیا میں جو مظلوم مسلمان جہاں جہاں ہیں' ان کی عملی طور پر معاونت کا جذبہ ان میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حج زندگی کا آخری بیرونی سفر

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی 42 سالہ زندگی میں درجنوں بیرون ممالک کے دورے کیلئے بہت سے جماعتی پروگراموں میں شرکت فرمائی۔شہادت سے ٹھیک 4دن بعد 10 اکتوبر 2003ء کو بھی انکی سیٹیں' برطانیہ' سویڈن اور امریکہ کیلئے کنفرم ہو چکی تھیں ۔لیکن انکی زندگی کا آخری بیرونی سفر انتہائی پراسرار دکھائی دیتا ہے۔اس سفر کی رات کی داستان پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں خود بھی معلوم ہو گیا تھا ہو کہ ''میرا زندگی کا آخری بیرونی سفر ہے''۔حالانکہ اس سفر کے چند ماہ پہلے وہ ساؤتھ افریقہ کا ایک ماہ کا دورہ کر کے آئے تھے واپسی پر انہوں نے دوبئی' متحدہ عرب امارات میں بھی قیام کیا تھا۔اس ساؤتھ افریقہ اور حج کے سفر میں نمایاں فرق آپ خود ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

حج زندگی کا آخری بیرونی سفر:۔

6فروری 2003ء گیارہ بجے اسلام آباد لاجز میں محمود الرشید عباسی آف اسلام آباد کا ویزہ لگ جانے کی اطلاع ملی مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ آدھے گھنٹہ اور وزارت بجلی و پانی اور وزرات اطلاعات کا دورہ کیا۔روزنامہ ''اسلام'' کے اشتہارات کے سلسلہ میں زیرو پوائنٹ پر محمد اکرم شہیدی سے بات کی۔پھر ریڈیو پاکستان کے اسلام آباد آفس میں پندرہ منٹ کا انٹرویو ریکارڈ کروانے کے بعد لوکل گورنمنٹ کے دفتر جا کر جھنگ کی سکیمیں جمع کروانے کے بعد رہائش گاہ پر آئے اور تیاری کر کے اسلام آباد بین الاقوامی ائیر پورٹ کے VIP لاؤنج میں پہنچ گئے۔شام چھ بجے سعودی ائرلائن کے جہاز پر سوار ہو کر رات ایک بجے جدہ ائیر پورٹ پہنچے۔تین بجے ملک عبدالرزاق اپنے گھر لے گئے جہاں پر کھانا کھا کر چھ بجے فجر پڑھ کر آرام کیا۔

7فروری صبح دس بجے مکہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں حافظ عبدالرحیم نے استقبال کیا ان کے ساتھ حضرت مولانا یحییٰ عباسی بھی تھے پہاڑی اور خفیہ راستوں سے ہوتے ہوئے حرم کے جوار میں پہنچ گئے جہاں خطبہ جاری تھا۔نماز پڑھ کر جیل ہندی میں حافظ عبدالرحیم کے گھر پہنچے' مغرب اور عشاء کی نمازیں حرم شریف میں ادا کیں۔20 منٹ میں طواف اور 40 منٹ میں سعی بین الصفاء والمروہ سے فارغ ہو کر قصر نسیم کے قریب آ کر قصر کرایا پھر قصر جود میں پہنچ کر مولانا حفیظ الرحمٰن کے ہمراہ بالا چھت پر کھانا کھایا اور دار لخیف چلے گئے اسی اثناء میں حافظ محمد اکرم انگلینڈ والے مل گئے وہاں مولانا نے محمد قاسم' مولانا امداد اللہ نعمانی' مولانا جہانگیری سے بھی ملاقات ہوئی ۔وہیں رات 1 بجے آرام کیا۔دار حنیف مکہ مکرمہ سے صبح بیدار ہو کر راستے میں فجر ادا کر کے حرم پہنچ گئے۔باب عمر پر گئے کئی احباب سے ملاقات ہوئی۔ظہر پڑھ کر حضرت مولانا مکی حجازی کی رہائش گاہ پر گئے۔جہاں حضرت مولانا خواجہ خاں محمد مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔واپسی پر مدرسہ صولتیہ میں مولانا سعید عنایت اللہ سے ملاقات کی۔بعد نماز مغرب مولانا محمد یحییٰ عباسی' مولانا قاری محمد طیب عباسی آف ہانگ کانگ کے ہمراہ حرم شریف گئے۔مولانا یحییٰ عباسی اپنے بچوں کو گھر چھوڑنے کیلئے گئے تو واپسی پر چند شیعہ نوجوانوں کے ساتھ انکی تلخی ہو گئی۔شیعہ نوجوانوں نے عباسی صاحب کو کہا کہ مولانا اعظم

Scanned with CamScanner

شامل ہے۔ جیسے ہمارے ہاں پنجاب کے ایریا کو صوبہ پنجاب کہتے ہیں۔ ویسے تو سارا پاکستان ہے۔ جمعیت علماء ٹرانسول کا مرکزی سیکرٹریٹ جوہانسبرگ میں ہے۔ چنانچہ ہم وہاں پونے دو بجے پہنچے اور ظہر کی نماز ادا کی۔ جمعیت کے صدر مولانا محمد عباس جمعیت کے سیکرٹری مولانا ابراہیم باجی' مولانا محمد یوسف' مولانا محمد داؤد ہمارے منتظر تھے۔ جمعیت کے دفتر میں جا کر مجھے حیرت انگیز خوشی ہوئی ہے۔ پہلی مرتبہ محسوس ہوا کہ یہ واقعتاً ایک جماعت ہے' اسکا سیکرٹریٹ ہے' اس کا نظم ہے۔

ساؤتھ افریقہ میں علماء کرام بالخصوص جمعیت علماء مختلف صوبوں میں ہے۔ جمعیت علماء ڈربن یا جمعیت علماء کیپ ٹاؤن (Cap Twon) ہے۔ الگ الگ صوبائی سطح پر ہے۔ لیکن جمعیت علماء ٹرانسوال ماشاء اللہ بڑی مستعد ہے۔ جمعیت کے زیر انتظام پانچ چھ سکول چل رہے ہیں۔ پریپ (Prep) سے لے کر بارہویں کلاس تک ان کا اپنا نصاب ہے۔ سارے کا سارا دینیات پر مبنی ہے۔ جس میں ریاضی' سائنس' جغرافیہ' معاشرتی علوم شامل ہے۔ انگلش وہاں کی مقامی زبان ہے لیکن ساتھ ساتھ عربی اور اردو ہے۔ ایک بچہ جب سکول سے فارغ ہو کر نکلتا ہے تو الحمدللہ اسے علوم جدیدہ پر عبور حاصل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دین' اخلاقیات اور اس کے عقائد و نظریات سو فیصد ایک مسلمان کے ہوتے ہیں۔ ضروریات دین سے وہ پوری طرح آگاہ ہوتا۔

وہاں کے مسلمانوں کا علماء کرام پر بڑا اعتماد ہے۔ جمعیت علماء نے وہاں نظم قائم کیا ہے۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں سے تعاون کرتے ہیں مسلمان اپنے صدقات جمعیت کو دیتے ہیں۔ جمعیت نے ویلفیئر سسٹم بنا رکھا ہے۔ قریباً دو گھنٹے ان علماء کرام سے گفتگو ہوئی پاکستان کے حالات' عالمی حالات عراق کے حالات اور اسی طرح افغانستان کے حالات سے ایک دوسرے کو باخبر

جرنیل ملت اسلامیہ' کاروان جھنگوی شہیدؒ کے حدی خواں' عظیم خطیب و انشاء پرداز
مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی پہلی حقیقت افروز ایمان پرور لہو رنگ داستان حیات

نوجوان خطیب و مصنف
محمد ندیم قاسمی

حیات اعظم طارق شہیدؒ

☆ کارکنان ملت اسلامیہ کیلئے یادگار تحفہ ★ سفید کاغذ ★ خوبصورت کتابت و طباعت
☆ ۵۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل رنگین ٹائٹیل شائع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہے

ملک کے تمام بڑے کتب خانوں سے طلب فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

طارق کو پیغام دے دو کہ اگر محرم نہ ہوتا تو آج انکی آخری قسط ہوتی"۔اسیر مولانا یحییٰ عباسی نے ان کو چیلنج دیا کہ تم جہاں کہو میں مولانا کو باہر لے آتا ہوں" تب یہ لوگ شرطوں (پولیس والوں) کے ڈر سے بھاگ گئے۔

8فروری صبح نو بجے حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی کی خانقاہ گئے۔سپاہ صحابہ سعودی عرب کے راہنما واحد کا ساتھ تھے۔عبدالوحید انکے بیٹوں' بھتیجوں مفتی شاہد' اللہ وسایا قاسم' حکیم استغفراللہ اور دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔اور احرام باندھ کر بس کے ذریعے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ظہر کی نماز دو بجے منیٰ نمبر 4 میں پہنچ کر ادا کی۔عصر کے وقت حضرت مولانا طارق جمیل سے ملاقات ہوگئی۔جو سامنے خیمے میں مقیم تھے۔جہاں پر حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کے صاحبزادے مولانا طلحہ نواسے مولانا محمد شاہد' حضرت مولانا زبیر الحسن بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ان بزرگوں سے بڑی خوشگوار ملاقات ہوئی۔بعد نماز مغرب حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے" مناسک حج کے عنوان پر خوبصورت خطاب فرمایا۔

10فروری فجر کے بعد مولانا طارق جمیل کے خیمہ میں بہت اچھی بات چیت رہی اسی دوران مولانا اعظم طارق کے پیٹ میں شدید درد شروع ہوگیا۔عرفات روانگی کیلئے بس رش کے باعث دس بجے آئی' مولانا شہیدؒ 3 بجے عرفات کے میدان میں پہنچ گئے۔مولانا عنایت اور چوہدری نذیر کے ہمراہ مولانا مکی والے خیمہ کے ایریا میں گئے۔جہاں حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ سے ملاقات ہوگئی۔پھر سوا گھنٹہ تک کھڑے ہوکر پورے مجمع کے ساتھ مولانا محمد مکی کی دعا میں شریک ہوئے۔پھر مولانا محمد طلحہ کی شادی میں شریک ہوئے اس کے بعد مغرب کے وقت مولانا عبدالحفیظ مکی نے دعا کرائی۔مغرب کے وقت مولانا محمد امین ربانی' مفتی شاہد کے ہمراہ حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کے پاس گئے۔سوا گھنٹہ تک حضرت اسعد مدنی کے ساتھ ہندو پاک تعلقات' ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت' علمائے ہند کی غیر سیاسی سرگرمیاں' شیعہ کے بارے میں خیالات ایرانی انقلاب و دیگر عنوانات پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ نے مفصل جوابات دیئے۔فتنہ غیر مقدیت' شملہ معاہدہ' حضرت مفتی محمودؒ کی اندر سے ملاقات کی باتیں' دارالعلوم دیوبند کی حالت جیسے موضوعات بھی زیر بحث رہے۔مولانا اعظم طارق شہیدؒ رات دس بجے عرفات سے روانہ ہوئے اور بارہ بجے مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشاء ادا کی اور ایک بجے آرام کیا۔

11فروری تہجد کے وقت بیدار ہوکر وضو کرنے کے بعد تہجد ادا کی اور پھر فجر باجماعت ادا کی۔کوچ کے ذریعے 8 بجے منیٰ پہنچے۔گزشتہ رات چاول دہی کھانے کے باعث مولانا کے پیٹ میں شدید درد اٹھا' خاصی پریشانی کا سامنا رہا۔منیٰ خیمہ میں ہی ناشتہ کے بعد جمرہ عقبیٰ (بڑے شیطان) کو رمی کرنے گئے۔سخت رش تھا۔رمی کرنے کے بعد بڑی مشکل سے ٹکٹ حاصل کیے اور مکہ روانہ ہوگئے۔گیارہ بجے پہنچ کر کھانے کے بعد دوائی کھائی اور پھر خوب آرام کے بعد اٹھے' نماز عصر پڑھی' مغرب کے بعد بیت اللہ شریف جاکر طواف زیارت شروع کیا۔چھ چکر مکمل کر کے عشاء ادا کی اور پھر بقیہ چکر مکمل کرنے کے بعد دو گھنٹے میں صفیٰ مروہ کی سعی کی' جہاں کثیر ہجوم تھا۔یہاں سے دس بجے واپس آکر قربانی کا ابلا ہوا نمکین گوشت کھایا۔آدھا گھنٹہ بعد مولانا یحییٰ عباسی صاحب بھی آگئے۔ان سے دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔دو بجے مولانا اعظم طارق منیٰ کیلئے روانہ ہوگئے مگر سخت رش ہونے

Scanned with CamScanner

کے باعث منیٰ میں صبح پونے پانچ بجے پہنچے۔اس موقع پر مولانا طارق جمیل صاحب اور قطب الدین صاحب سے ملاقاتیں ہوئیں۔اس کے بعد تہجد پڑھی مکہ سے منیٰ سفر تک میں عبدالرحیم اور حافظ امان اللہ ہمراہ رہے۔

12 فروری تہجد اور فجر ادا کرنے کے بعد آرام کیا۔رات بھر مکہ سے منیٰ آنے کے دوران جاگتے رہے تھے اور اب صبح 10 بجے بیدار ہوئے اور وضو کیا۔اسی دوران میں ریاض سے قاری تنویر و دیگر احباب سے ملنے چلے آئے۔اسی اثناء میں حاجی عبدالوہاب صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی۔وہ سامنے دوسرے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔حاجی قطب الدین صاحب نے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا تعارف کروایا تو حاجی عبدالوہاب صاحب نے محبت اور پیار سے مولانا کے چہرے پر تھپڑ مار دیا اور فرمانے لگے اچھا "یہ اعظم طارق ہے"۔اس کے بعد مفتی ضیاء الحق صاحب سے بھی ملاقات ہوئی' وہ بہت ہی محبت اور شفقت سے ملے۔اس کے بعد مولانا اعظم طارقؒ' مولانا یحییٰ عباسی و دیگر مہمانوں کے ہمراہ ختم نبوت کراچی کیمپ میں تشریف لے گئے' وہاں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا غلام حسین اور کراچی کے بیسیوں حضرات نے ان پر جوش استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔وہاں ساتھ ہی کیمپ میں موجود حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے حد درجہ شفقت فرمائی۔وہیں مولانا عبدالمجید انور صاحب سے بھی ملاقات رہی۔سرگودھا اور کراچی سمیت کئی شہروں کے احباب دن بھر ملتے رہے۔عصر کے بعد تینوں جمعرات کی رمی کیلئے مولانا اعظم طارق احباب کے ہمراہ نکلے۔آخری عمرہ کی رمی سے فارغ ہوکر وہیں مغرب ادا کی۔واپس خیمہ پہنچ کر طارق جمیل صاحب و دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔عشاء کی امامت مولانا نے کی۔چوہدری نذیر احمد کے فون کرنے پر مولانا اپنے احباب کے ہمراہ ساؤتھ افریقہ کے علماء کے کیمپ میں تشریف لے گئے وہاں مولانا شبیر سلوجی صاحب' مفتی صاحب' دیگر علماء اور تاجر حضرات کے علاوہ مولانا شہید الاسلام ایم این اے بنگلہ دیش' مولانا سیف اللہ صاحب' مفتی شاہد صاحب و دیگر حضرات سے ملاقات ہوئی۔اس دوران میں طالبان' افغانستان اور پاکستان کی سیاسی صورتحال پر خوب گفتگو ہوتی رہی۔خصوصاً مجلس عمل کی وجہ سے شیعہ کو جو تقویت ملی ہے' اس حوالے سے بات چیت ہوتی رہی۔تمام حضرات نے متفقہ طور پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے ایک میٹنگ طے کرانے کا مشورہ کیا۔مولانا وہاں سے خیمہ واپس آئے تو مزید احباب منتظر تھے' ان سے گفتگو ہوئی اور پھر کہیں رات بارہ بجے جا کر آرام کیا۔

13 فروری فجر کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ظہر کے بعد سامنے خیمہ میں حاجی شبیر صاحب حضرت مولانا سعد صاحب اور تبلیغی جماعت کے دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔عصر کے بعد مولانا اعظم طارق تمام حضرات سے ملے اور تینوں جمعرات کو رمی کرنے کے بعد مولانا یحییٰ عباسی اور امان اللہ کے ہمراہ مغرب کے بعد مکہ پہنچے۔وہاں پہنچ کر غسل کرنے کے بعد نمازیں ادا کیں۔اور پھر رات بارہ بجے تک مختلف شہروں سے آنے والے احباب سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اس کے بعد آپ نے آرام کیا۔

14 فروری فجر کے بعد کچھ دیر آرام کرنے کے بعد پھر احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔جدہ سے ملک

Scanned with CamScanner

عبدالرزاق مولانا کیلئے کھانا لائے۔ ابھا، ریاض اور دیگر کئی شہروں سے احباب ملنے کیلئے چلے آئے۔ قصرالجور کے سامنے جمعہ کی نماز ادا کر کے مولانا نے کھانا کھایا۔ اور پھر حرم میں جا کر عصر ادا کی۔ عقرالجور میں آ کر احباب سے ملاقاتیں کیں۔ مغرب کے بعد اور پھر عشاء کے بعد احباب سے ملاقاتیں جاری رہیں۔ رات دس بجے عبدالرحیم صاحب (شہر مکہ) کے گھر پہنچے تو وہاں بڑی تعداد میں احباب موجود تھے۔ وہاں مولانا یحییٰ عباسی صاحب' مولانا احسان الحق شاد صاحب اور مولانا ارشد معاویہ نے خطاب کیا۔ نظمیں پڑھی گئیں' بڑا خوبصورت منظر تھا۔ آخر میں مولانا محمد اعظم طارق نے ڈیڑھ گھنٹہ مفصل خطاب کے بعد اختتامی دعا کروائی۔ سب حضرات نے ایک ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد رات اڑھائی بجے قصر جور میں پہنچ کر مولانا نے آرام کیا۔

15 فروری فجر کے بعد مولانا ارشد معاویہ صاحب' ہانگ کانگ والوں سے ملاقات رہی پھر انہی کے ہمراہ کمالیہ والے حضرات کے ہاں تشریف لے گئے وہاں ناشتہ کے بعد دو تین گھنٹے آرام فرمایا۔ اس کے بعد مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے ساتھیوں کو نقل جماعی (ٹرانسپورٹ کمپنی) کی ٹکٹیں خریدنے کیلئے بھیجا اور خود مولانا یحییٰ عباسی صاحب کے ہمراہ کعبہ شریف میں جا کر ظہر ادا کی' طواف کیا اور واپس آ کر کچھ سامان پیک کر کے نقل جماعی کے اڈہ پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے تین بجے سوار ہو کر روانہ ہوئے' مکہ سے باہر بس تبدیل کی' راستے میں عصر اور مغرب ادا کر کے رات گیارہ بجے مدینہ منورہ پہنچے۔ کھانا کھا کر رات بارہ بجے آرام کیا۔

16 فروری فجر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرنے کے بعد مراجیہ شریف پہنچے اور اسلام پڑھا۔ اس موقع پر مولانا اعظم طارقؒ نے ان احباب کی طرف سے بھی سلام پڑھا' جن لوگوں نے مولانا سے کہا تھا۔ اس کے بعد حضرات شیخین (حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ) کی بارگاہ میں سلام پڑھنے کے بعد جنت البقیع پہنچے' وہاں سلام پڑھا اور دعائیں مانگنے لگے۔ یہاں شیعہ طبقہ کا بہت رش تھا۔ پھر دار حسنین پہنچ کر ناشتہ کیا اور آرام کرنے لگے۔ ظہر حرم نبوی میں ادا کرنے کے بعد مولانا عبدالمنان صاحب' مولانا سیف اللہ اختر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مولانا محمد حسن صاحب سے بھی گفتگو رہی اسیر منور علی شاہ صاحب بھی موجود تھے۔ وہاں کھانا کھایا اور عصر مسجد نبویؐ میں ادا کی۔ پھر مولانا محمد حسن صاحب سے تفصیلی بات چیت رہی۔ اس کے بعد ریاض الجنۃ میں کافی دیر تک کھڑے ہو کر سلام پڑھتے رہے۔ مراجیہ شریف کے سامنے پہنچ کر سلام پڑھنے کے بعد نماز مغرب ادا کی اور پھر تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ پھر کئی دوست احباب سے ملاقات ہوئی۔ عشاء کے بعد احباب سے ملاقاتیں ہوئیں قراء مدینہ سے بھی گفتگو رہی۔ مولانا خلیل احمد سراج صاحب' ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب سے بھی ملاقات رہی۔ پھر مسجد سے باہر نکلے اور طباق ہوٹل میں کھانا کھایا۔ پھر پاکستان ہاؤس نمبر 1 پہنچے جہاں سفیر پاکستان مرزا عبدالعزیز سے ملے۔ ان سے حج کے ناقص انتظامات کے بارے میں بات چیت کی اور پھر رات 12 بجے جا کر آرام کیا۔

17 فروری تہجد کمرہ میں ادا کرنے کے بعد فجر مسجد النبویؐ میں ادا کی اور پھر دار حسنین چلے گئے۔ مولانا آج نزلہ زکام کھانسی کا شکار ہو گئے۔ ادویات خرید کر ناشتہ کیا اور ادویات کھا کر آرام کیا۔ گیارہ بجے اٹھ کر غسل کیا اور مسجد نبویؐ میں چلے گئے۔ ظہر ادا کرنے کے بعد حافظ اکرم صاحب کے گھر تشریف لے گئے وہاں کھانا کھایا۔ عصر مسجد شیخاں میں ادا کی اس موقع پر مفتی

Scanned with CamScanner

عبدالمالک صاحب مولانا کے ہمراہ تھے۔ وہیں عصر کے بعد قاری محمد طاہر رحیمی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہیں حالات سے آگاہ کیا اور نئی جماعت کے مداح سے مشاورت ہوئی اور انہیں استخارہ کا کہا۔ وہاں سے دارحسنین پہنچ کر مغرب کیلئے مسجد نبویؐ میں تشریف لے گئے اور کافی وقت گزارا۔ عشاء کے بعد حضرت منظور احمد چنیوٹی صاحب' مولانا خلیل احمد صاحب اور ڈاکٹر احمد سراج صاحب سے وہیں ملاقاتیں ہوئیں۔ پھر وہاں سے انگلینڈ کے احباب سے ملنے کیلئے ان کے پاس چلے گئے۔ وہاں بیان کیا۔ اس موقع پر حافظ فاروق چشتی صاحب بھی آ گئے تھے ان کے ہمراہ حافظ اکرم صاحب (انگلینڈ والے) تھے۔ پھر حافظ امان اللہ صاحب' مولانا یحییٰ عباسی صاحب اور مولانا حافظ اکرم صاحب کو اپنے ساتھ لیکر مولانا دارحسنین پہنچے۔ وہاں سے قاری عبداللہ صاحب اور قاری احمد اللہ صاحب کو ساتھ لیکر رات تقریباً 12 بجے قاری عبدالطیف کے گھر پہنچے۔ وہاں حافظ حسین احمد نے آنا تھا مگر وہ نہ آ سکے۔ وہاں سیاسی حالات اور سیاسی فیصلوں پر بات چیت ہوتی رہی۔ وہیں کھانا کھایا اور بلسان کی ٹہنیوں سے پکی چائے پینے کے بعد دارحسنین کیلئے روانہ ہوئے اور اڑھائی بجے پہنچ کر سو گئے۔

18 فروری فجر کی نماز قضا ہوگئی۔ ظہر سے قبل ہی حرم شریف پہنچ کر قضا نماز ونوافل ادا کیے اور پھر تلاوت میں مشغول ہوگئے۔ ظہر کے بعد دارحسنین پہنچ کر کھانا کھایا اور پھر احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ عصر کے بعد حرم شریف میں ہی وقت گزارا' عشاء پڑھنے کے بعد دارحسنین تشریف لائے اور ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب کے ہمراہ الیاس بھائی کے گھر تشریف لے گئے اور کھانا سے فارغ ہوکر 12 بجے واپس لوٹے اور آرام کیا۔

19 فروری فجر کے بعد مولانا نے اپنے گھر فون کیا تو معلوم ہوا کہ گاؤں میں 111/7R چیچہ وطنی) اور ضلع ساہیوال میں شدید طوفان اور اولے برسے ہیں۔ اس کے بعد حرم شریف میں ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب کے ہمراہ وقت گزارا۔ آٹھ بجے حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کے ہمراہ مولانا عبدالمنان کے گھر عدالی میں جاکر ناشتہ کیا اور واپس لوٹ کر آرام کیا۔ ظہر کیلئے حرم شریف کیلئے گئے پھر قاری ابراہیم کے گھر کھانا کھایا اور پھر حرم میں عصر ادا کر کے جنت البقیع میں پہنچے۔ مغرب کے بعد قاری عبدالطیف صاحب اور ڈاکٹر رانجھا سے ملاقات رہی۔ حرم شریف میں عشاء تک وقت گزارا۔ عشاء کے بعد علماء کرام کو گاڑیوں میں بٹھا کر الیاس بھائی کے گھر پہنچے۔ وہاں حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب' سلطان فیاض الحسن' پیر منور حسین' پیر منور حسین شاہ بخاری' قاری تصور الحق' ڈاکٹر احمد علی سراج' مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی' مولانا شہید الاسلام' مولانا عبدالوحید' حافظ محمد اکرم ودیگر حضرات نے خطاب کیا۔ رات دو بجے یہ عظیم الشان اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد کھانا کھا کر مولانا اعظم طارق نے تمام حضرات کو الوداع کیا اور اڑھائی بجے آ کر آرام کیا۔

20 فروری فجر کے بعد آرام کیا۔ پھر مہندی لگائی' گیارہ بجے غسل کیا اور لباس تبدیل کرنے کے بعد حرم میں ظہر ادا کی اور بعدازاں قاری تصور الحق کے پاس دارالوداد میں پہنچے وہاں کھانا کھایا۔ ڈاکٹر احمد علی سراج اور مولانا محمد یحییٰ عباسی صاحب ہمراہ تھے۔ پھر دارحسنین میں پہنچ کر آرام کیا۔ عصر کے بعد صاحبزادہ سلطان' فیاض الحسن' ریاض الحسن' سید منور حسین جماعتی' مولانا عزیز

Scanned with CamScanner

الرحمٰن ہزاروی مدظلہ کے ہمراہ روضہ اقدس پر حاضر ہوکر سلام ودعائیں پڑھیں۔اس کے بعد حافظ محمد اکرم (انگلینڈ والے) کے کمرہ (دار اسامہ) میں کچھ دیر آرام کیا اور پھر مغرب حرم میں ادا کر کے دار حسنین واپس لوٹ آئے

21 فروری صبح 5 بجے بیدار ہوکر غسل کیا اور پھر ائیر پورٹ کی طرف تشریف لے گئے۔مولانا کے ہمراہ حافظ امان اللہ اور قاری عارف صاحب تھے۔ریاض پہنچ کر وہاں عارف کے گھر پہنچے۔عصر کے بعد شہر سے باہر ایک جگہ جلسہ منعقد ہوا۔اس کے بعد قاری شعیب کے ہمراہ ملک عبدالرزاق قاری عبدالمالک واجد کے ہمراہ چار سو کلومیٹر کا سفر اڑھائی گھنٹے میں طے کر کے بریدہ پہنچے وہاں ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کرنے کے بعد قاری عبدالقیوم کے بیٹے کے ولیمہ میں شریک ہوئے۔رات 2 بجے واپس لوٹے اور صبح ساڑھے چار بجے ریاض پہنچ کر آرام کیا۔

22 فروری صبح ناشتہ کے بعد چوہدری نذیر ایم این اے سے ملاقات ہوئی اور پھر ائیر پورٹ چلے آئے۔2 بجے وہاں سے روانہ ہوئے اور پھر طائف پہنچے۔چوہدری نذیر، ظہیر عبدالعلم کے ہمراہ عبدالعلیم کے مکان پر تشریف لائے۔زیارات کے بعد حزب اداس، طائف آکر دو گھنٹے آرام کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ مفصل خطاب فرمایا۔اس کے بعد کھانا کھایا اور طائف سے عبدالرحیم عتیق کے ہمراہ مکہ روانہ ہوئے۔اور سوا چار بجے مکہ پہنچ کر آرام کیا۔

23 فروری فجر ادا کرنے کے بعد آرام کیا پھر مولانا سعید عنایت اللہ کے ہمراہ مولانا سعید عنایت اللہ شاہ سے ملاقات ہوئی حاجی فضل حق کی عیادت کی۔بعدازاں ظہر شیخ عبوری سے ملاقات رہی۔اس کے بعد عبدالرحیم کے گھر پہنچے۔عصر پڑھ کر مولانا حفیظ مکی کو ہمراہ لیکر مولانا سعید عنایت اللہ شاہ کے ہمراہ ساڑھے 5 بجے شیخ جمیل سے ملاقات کی۔واپس آکر مولانا حفیظ مکی صاحب کے گھر مغرب ادا کی اور ان سے گفتگو ہوتی رہی۔

24 فروری دس بجے اٹھ کر غسل کرنے کے بعد لباس تبدیل کیا اور پھر عارف کے گھر پہنچے وہ ناراض ہوکر جاچکا تھا۔تاہم مولانا نے انہی کے گھر ناشتہ کیا اور پھر واپس لوٹ آئے۔پھر ملک عبدالرزاق کے گھر سے سلیم بھائی کے ہاں گئے اور کھانا کھایا اور احباب سے خطاب کیا پھر یہاں سے میر حسن جان کے گھر پہنچے وہاں بھی مولانا اعظم طارق نے مفصل بیان کیا۔

مغرب ادا کر کے امیر خان نمائندہ نوائے وقت کے گھر انٹرویو دیا۔اور پھر ملک صاحب کے گھر آکر تیاری کی۔اور قاری سعید الرحمٰن صاحب کے مدرسہ پہنچ کر خطاب کیا اور کھانا کھایا۔قاری عارف صاحب کے گھر گئے اور پھر شیخ صاحب کے گھر بھی گئے۔اور پھر ملک صاحب کے گھر سے ہوتے ہوئے سیدھے ائیر پورٹ پہنچے جہاں ابوالفضل موجود تھے۔رات ساڑھے گیارہ بجے تمام احباب مولانا یحییٰ عباسی صاحب، ملک عبدالرزاق اور واجد وغیرہ ہم سے مل کر مولانا اعظم طارق ائیر پورٹ میں داخل ہوئے اور وطن واپسی کیلئے جہاز میں سوار ہوگئے۔سعودی ائیر لائن کا یہ طیارہ رات ڈیڑھ بجے فضا میں بلند ہوا۔اور پاکستانی وقت کے مطابق صبح آٹھ بجے لاہور ائیر پورٹ پر اترا۔ائیر پورٹ پر اترے تو احباب دو گاڑیوں سمیت منتظر تھے۔انہوں نے مولانا محمد اعظم طارق صاحب کا استقبال کیا۔اور پھر یہاں سے جھنگ کے لیے روانہ ہوگئے۔ایک بجے دوپہر مولانا جھنگ پہنچ چکے تھے۔اور پھر احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

یا اللہ مدد

محبوب رسول ﷺ

محبِ اہلبیت

آڈیو ویڈیو سی ڈی 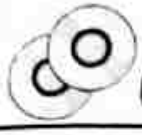

ہمارے ہاں قرأت ونعت اور علماء کرام کی تقاریر آڈیوز ویڈیوز اور سیڈیز دستیاب ہیں

جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا

محمد اعظم طارق شہیدؒ

کی تقاریر کا مکمل ریکارڈ موجود ہے

بنوری اسلامک ریکارڈنگ سنٹر

پروپرائیٹر فضل الرحمان۔ حبیب اللہ معاویہ

فون موبائل: 0333-2236017

کراچی سے باہر بذریعہ ڈاک بھجوانے کا انتظام ہے

کراچی مارکیٹ سے کم نرخوں میں حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

بنوری اسلامک ریکارڈنگ سنٹر سلام کتب مارکیٹ، دوکان نمبر 4

بالمقابل علامہ بنوری ٹاؤن گرومندر کراچی

Scanned with CamScanner

آٹھواں باب

ملکی و غیر ملکی

ذرائع ابلاغ کی نظر میں

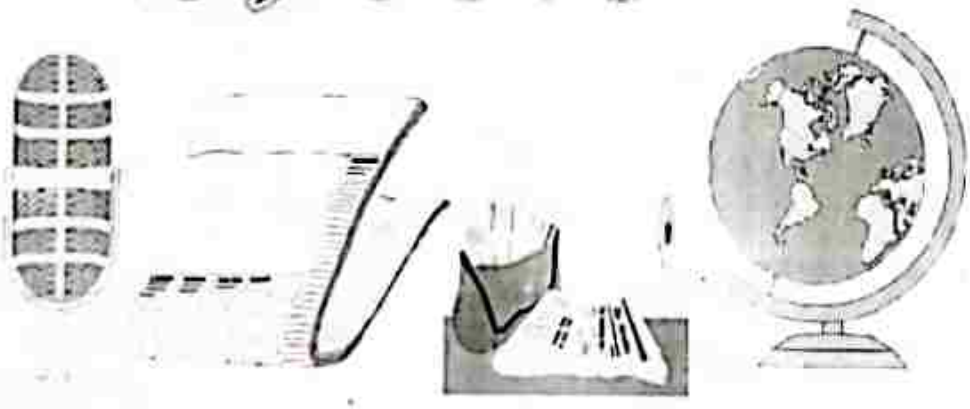

قومی اور بین الاقوامی

اخبارات، اداریے، خبریں اور کالم

Scanned with CamScanner

مہرباں قائد جاتا رہا

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

جو ہمارا میر کارواں تھا جاتا رہا
جو ہمارا قائد تھا مہرباں تھا جاتا رہا

اب کہیں آتا نہیں دل کو سرور
جو لطف کا بوستاں تھا جاتا رہا

وہ جاذبیت کے مجسم ذات پاک
جو مرجع جملہ جہاں تھا جاتا رہا

وہ توحید ختم نبوت کے ذکر میں
جو دائما رطب اللسان تھا جاتا رہا

وہ السابقون الاولون کی یاد گار
جو سیف صلحا کا نشان تھا جاتا رہا

اب کہاں ہے آہ وہ اسلام کا خطیب
جو ہمارے درمیان تھا جاتا رہا

اب رہی کسی گفتار میں لذت نہیں
جو بہت شیریں زبان تھا جاتا رہا

چہرہ انور سے غائب حزن وغم
جو خندہ رخ ہر زمان تھا جاتا رہا

روز و شب تبلیغ میں محو خیال
جو اسلام کا پاسباں تھا جاتا رہا

وہ نقیب عظمت صحابہؓ وہ میر قافلہ
جو قائد ہر پیروجواں تھا جاتا رہا

لدھیانویؒ شیخ کی مسند سے مستفید
جو مبلغ قرآن تھا جاتا رہا

Scanned with CamScanner

قومی و بین الاقوامی اخبارات کی نظر میں

ترتیب: ام عمر فاروق، برطانیہ

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست اعلیٰ اپنی خطابت کے ابتدائی دور میں ہی اس وقت میں بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی توجہ کا مرکز بن گئے جب انہوں نے اس وقت کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو قائد سپاہ صحابہؓ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ حکومت وقت کو مذاکرات ناکام ہو جانے کے بعد الیکشن لڑنے کا چیلنج دے دیا۔ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے چونکہ اسلامی جمہوری اتحاد کے پلیٹ فارم سے سائیکل کے نشان کے تحت قومی اور سیڑھی کے نشان پر صوبائی الیکشن جیتا تھا۔ انکی شہادت کے بعد ایران کی شیعہ حکومت کے دباؤ کی وجہ سے پوری حکومت مشینری نے سپاہ صحابہؓ کو قومی اسمبلی کی سیٹ سے محروم کرنے کا پروگرام بنالیا۔ اس پروگرام کی تکمیل کیلئے جھنگ کے سب سے بڑے سرمایہ دار شیخ محمد یوسف کو قومی اور کنبل برادری کے معروف راہنما حاجی انتظار حسین کو صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑنے کیلئے میدان میں اتارا گیا۔ انتخابات کا معرکہ شروع ہوا تو وزیراعظم میاں محمد نواز شریف سے لیکر ایک چپڑاسی تک پوری حکومتی مشینری شیخ محمد یوسف کو جتوانے کیلئے حرکت میں آ گئی۔ دھمکیوں کا حربہ ناکام ہوا تو حکومت نے صوبائی سیٹ اور وزارت کے ساتھ ساتھ کروڑوں روپے کے فنڈز کا لالچ دیا۔ ان حالات میں جھنگ کا یہ الیکشن پوری دنیا کے میڈیا کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ وائس آف امریکہ، وائس آف جرمنی، جاپان، فرانس حتیٰ کہ دنیا کے اہم ممالک کی میڈیا ٹیمیں جھنگ پہنچ گئیں۔ میڈیا کے سب اندازے اس وقت غلط ثابت ہوئے جب مولانا محمد اعظم طارق نے یہ الیکشن قومی اسمبلی سے آٹھ اور صوبائی اسمبلی سے پندرہ ہزار کی واضح برتری سے جیت لیا۔ انتخابات کے بعد تمام ممالک کی میڈیا ٹیمیں مولانا محمد اعظم طارق کے انٹرویوز اور ان کے حالات وواقعات سے آگاہی حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف نظر آنے لگیں۔ اس کے بعد دو مرتبہ قومی اور دو مرتبہ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات آپ نے بھاری اکثریت سے جیتے۔ تین مرتبہ قومی اور ایک مرتبہ صوبائی اسمبلی میں آپ کی آواز پاکستان ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی میڈیا کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ بے نظیر بھٹو اور میاں محمد نواز شریف کے ادوار حکومت میں مولانا محمد اعظم طارقؒ کو میڈیا کے حوالے سے ایک نمایاں حیثیت حاصل رہی۔ سانحہ سیشن کورٹ کے موقع پر جب سپاہ صحابہؓ کے قائد علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور مولانا اعظم طارقؒ شدید زخمی ہو گئے تھے اس وقت بھی مولانا محمد اعظم طارق ایک مرد آہن بہادر جرنیل کی حیثیت سے دنیا بھر کے میڈیا کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ 16 اکتوبر 2003ء کو پاکستان کے بین الاقوامی شہر اسلام آباد میں آپ کی شہادت کے موقع پر ایک ماہ کے ملکی وغیر ملکی اخبارات میں کس نے کیا لکھا کے عنوان سے ایک رپورٹ ہماری بہن محترمہ ایم عمر فاروق نے ترتیب دی اس سے آپ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے مقام کی جھلک نظر آئیگی۔

کالعدم سپاہ صحابہؓ کے سربراہ رکن قومی اسمبلی مولانا اعظم طارق پیر کی شام دہشت گردوں کے واقع میں شہادت کی خبر کو عالمی ذرائع ابلاغ نے انتہائی اہمیت سے دی، سی۔ این۔ این۔ بی بی سی سمیت متعدد عالمی ٹی وی چینلز نے یہ خبر بریکنگ نیوز کے

Scanned with CamScanner

اخباری تراشے: طور پر دی۔ٹی۔وی چینلز کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی تمام اہم نیوز ویب سائٹس نے اس خبر کو ہنگامی طور پر جاری کیا۔

☆ 7 اکتوبر اسلام آباد میں دہشت گردی مولانا محمد اعظم طارقؒ 4 محافظوں سمیت جاں بحق (روزنامہ اوصاف لندن)

☆ اسلام آباد میں دہشت گردی مولانا محمد اعظم طارقؒ، ڈرائیور اور تین محافظوں سمیت جاں بحق (روزنامہ جنگ لندن)

☆ اعظم طارق قتل کر دیئے گئے۔(روزنامہ نیشن لندن)

☆ اعظم طارق کے قتل کی ذمہ دار حکومت ہے وزیر داخلہ استعفیٰ دیں (متحدہ اپوزیشن جنگ لندن)

☆ پارلیمنٹ کے کیفے ٹیریا میں جب ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مخدوم جاوید ہاشمی، راجہ پرویز اشرف، حافظ حسین احمد اور لیاقت بلوچ نے کہا کہ یہ محض قتل کی واردات نہیں بلکہ اس کے پیچھے گہری سازش کا رفرما ہے۔(روزنامہ اوصاف لندن)

☆ مولانا اعظم طارقؒ کے قتل پر وزیر اعظم کا اظہار تعزیت، وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے قومی اسمبلی کے رکن مولانا اعظم طارق کے اندوھناک قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں دہشت گردی کے اس واقع پر گہرا صدمہ ہوا ہے۔(روزنامہ جنگ لندن)

☆ وزیر اعظم نے اعظم طارق کے قاتلوں کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے، میر ظفر اللہ جمالی اور چوہدری شجاعت کا مولانا کے قتل پر صدمے کا اظہار۔(روزنامہ نیشن لندن)

☆ مولانا اعظم طارقؒ کا قتل مذہبی منافرت پھیلانے کی سازش ہے۔(متحدہ اپوزیشن، جنگ لندن)

☆ مولانا منجھے ہوئے تجربہ کار پارلیمنٹرین تھے انہوں نے جمہوریت کی بحالی اور اس کے استحکام کیلئے انتہائی مثبت کردار ادا کیا۔انکی ناگہانی موت موجودہ جمہوری عمل کیلئے بڑا دھچکا ہے۔(چوہدری شجاعت حسین)

☆ 8 اکتوبر 2003ء مولانا اعظم طارقؒ کو جھنگ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ملک بھر میں مظاہرے ہنگامے املاک اور گاڑیاں نذر آتش، اسلامیہ ہائی اسکول گراؤنڈ میں نماز جنازہ، مولانا علی شیر حیدری نے پڑھائی۔میت اسلام آباد سے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ اسلام آباد سے جھنگ پہنچائی گئی (نیشن لندن)

☆ مولانا اعظم طارقؒ کو حق نواز جھنگویؒ کے پہلو میں سپرد خاک۔دو مرتبہ نماز جنازہ ہزاروں افراد کی شرکت، ناموس صحابہؓ کی پاسداری کا مشن جاری رہیگا، بیوہ، بیٹے (روزنامہ اوصاف لندن)

☆ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر نماز جنازہ۔اعظم طارقؒ کی تدفین اسلام آباد میں ہنگامہ آرائی۔(روزنامہ جنگ لندن)

☆ قومی اسمبلی میں اعظم طارق کے قتل کے خلاف متفقہ قرارداد مذمت منظور: قرارداد مولانا حامد الحق نے پیش کی۔

☆ مجلس عمل کی مرکزی قیادت نے مولانا محمد اعظم طارقؒ کے جنازے میں شرکت نہیں کی۔

☆ میت کا لعدم سپاہ صحابہؓ کے پرچم میں لپیٹی گئی تھی۔

Scanned with CamScanner

☆ سپیکر قومی اسمبلی امیر حسین نے منع کیے جانے کے باوجود نماز جنازہ میں شرکت کی۔

☆ استعفیٰ نہیں دونگا۔اہم انفارمیشن مل گئی ہیں' ملزم بھاگ نہیں سکتے (فیصل صالح وزیر داخلہ' جنگ لندن)

☆ دہشت گردی میں استعمال ہونے والی گاڑی کا سراغ لگالیا گیا۔

☆ ملزم انتہائی تربیت یافتہ تھے۔ماہرین (روزنامہ جنگ لندن کی سرخیاں)

☆ صدر اور وزیراعظم نے واقعہ کی فوری رپورٹ طلب کرلی۔(روزنامہ اوصاف' لندن کی شہ سرخی)

☆ اعظم طارق کی نماز جنازہ کی حفاظت کیلئے جانیوالی فوجی گاڑی کو حادثہ 4 جوان شہید 28 زخمی۔

☆ اعظم طارق کا قتل ارکان اسمبلی خوفزدہ ہوگئے سخت سیکورٹی کا مطالبہ (شیعہ ارکان کا تبصروں سے گریز۔اوصاف' لندن)

☆ مولانا اعظم طارق کا قتل دہشت گردی اور حکومتی ناکامی ہے (شریف برادران)

☆ مولانا اعظم طارق کی شہادت سے براہ راست حکومت کو نقصان ہوا (وزیر داخلہ)

☆ مولانا اعظم طارق جہاد کشمیر وافغانستان سے متعلق جرأتمندانہ موقف رکھتے تھے (مولانا فضل الرحمٰن خلیل)

☆ مولانا اعظم طارق کا باڈی گارڈ محمد اسرار عرف عثمان حضرو (غورغشتی) میں سپرد خاک

☆ مولانا اعظم طارق کا قتل عظیم سانحہ ہے۔(شیخ الحدیث مولانا قاری سعید الرحمٰن)

☆ مولانا کی شہادت ایک عظیم قومی ودینی المیہ ہے دشمن نے اتنا عظیم بے مثل انسان چن لیا (شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام)

☆ شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام' شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز' استاذ العلماء مولانا اظہار الحق' استاذ الحدیث مولانا قاری حسین محمد' مولانا عبدالخالق' مولانا سیف الرحمٰن' صاحبزادہ مولانا محمد ابراہیم' مولانا حافظ غلام سرور' مولانا حافظ محمد ادریس' مولانا عبدالتین' مولانا محمود الحسن توجیدی' مولانا رشید احمد' مولانا فضل واحد' حافظ محمد زاہد' قاری شیر افضل خان' مولانا محمد جان' قاری عتیق الرحمٰن اپنے مجاہدانہ کردار سے مولانا نے علماء حق کے انکار کی ترجمانی کا حق ادا کردیا۔(علماء لاوہ) مولانا کی شہادت پر ٹیکسلا میں ہڑتال اور احتجاجی مظاہرہ۔

☆ مولانا اعظم طارقؒ کے واقع میں غیر ملکی ایجنسیوں کا ہاتھ ہے (مولانا اکرم اعوان)

☆ مولانا اعظم طارقؒ کی: شہادت چکوال میں گورنمنٹ کالج کے طلبہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کردیا۔

حوالے' ہائی الرٹ' پنجاب میں ہڑتال' جھنگ میں جلسے' ٹیکسلا میں مظاہرے۔پچاس افراد گرفتار' امریکیوں کو وارننگ' اہم عمارتوں پر ایف سی کے دستے تعینات' خصوصی ٹیم کی تشکیل' میت سپاہ صحابہؓ کے پرچم میں لپیٹی گئی۔اسپیکر کی نماز جنازہ میں شرکت۔جنازہ میں اپوزیشن کی عدم شرکت' قومی اسمبلی میں تعزیتی قرارداد۔

☆ مولانا اعظم طارقؒ کا قتل فرقہ واریت نہیں منظم سازش ہے' ملت اسلامیہ پارٹی کے سربراہ کے قتل پر برطانیہ کی دینی' سیاسی' سماجی تنظیموں اور رہنماؤں کا اظہار افسوس۔

Scanned with CamScanner

☆ مولانا اعظم طارق کا خون ناحق۔(روزنامہ نیشن لندن کی سرخیاں' بیانات اور اداریہ)
☆ اعظم طارق کے قتل میں غیر ملکی ہاتھ ہوسکتا ہے' استعفیٰ نہیں دونگا۔(وزیر داخلہ)
☆ قتل میں استعمال ہونے والی گاڑی گن پوائنٹ پر چھینی گئی۔(آئی۔جی۔اسلام آباد)
☆ واقع ملک وملت کے لیے خطرناک ہے۔اعظم طارق کے قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے قومی اسمبلی میں
تعزیتی قرارداد منظور: قرارداد لیاقت بلوچ نے تیار اور حامد الحق نے پیش کی۔
☆ مولانا اعظم طارق کا قتل پرویز مشرف کی ناکام پالیسیوں کا نتیجہ ہے(نواز شریف)
☆ فرقہ وارانہ دہشت گردی پر قابو نہ پایا گیا یہ تو ہمیں لے ڈوبے گی۔(پرویز مشرف)
☆ مولانا اعظم طارق کا قتل قومی سانحہ ہے۔دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔(کشمیری رہنماؤں کا ردعمل)
☆ مولانا اعظم طارقؒ کے قاتلوں کو بلاتاخیر گرفتار کیا جائے۔(چن پیر جمعیت علماء برطانیہ ویکفلیڈ)
☆ مولانا اعظم طارقؒ کے قتل کی ذمہ دار حکومت ہے مستعفی ہوجائے۔(سینٹر ہدایت اللہ شاہ)
☆ مولانا اعظم طارق کی شہادت ایجنسیوں کی کارروائی ہے۔(قاری عبدالرشید)
☆ مولانا اعظم طارقؒ اور ان کے ساتھیوں کا قتل دہشت گردی کا بدترین واقعہ ہے۔(مسلم لیگ برطانیہ کے ترجمان راجہ ایوب)
☆ حکومت ملک میں امن وامان قائم رکھنے میں ناکام ہوچکی ہے۔(جمعیت علماء برطانیہ' برمنگھم)
☆ اسلام آباد جیسے شہر میں مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت ایک بڑا المیہ ہے(مفتی طارق علی شاہ)
☆ مولانا محمد اعظم طارق کو سازش کے تحت قتل کیا گیا ہے۔قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے۔(ممبر قومی اسمبلی عبدالاکبر چترال)
☆ مولانا محمد اعظم طارقؒ کا بہیمانہ قتل' اثرات' مضمرات۔(روزنامہ اوصاف' لندن کی سرخیاں واداریہ)
☆ مولانا اعظم طارق کا قتل ملک کے خلاف سازش ہے' وزیر داخلہ مستعفی ہوجائیں۔(سیاسی ومذہبی رہنما)
☆ مولانا محمد اعظم طارقؒ پر 25 سے زائد قاتلانہ حملے کیے گئے۔قتل کی منصوبہ بندی کی پیشگی اطلاعات کے باوجود حکومت نے کوئی انتظام نہیں کیا۔(ذرائع)
☆ قاتل جلد گرفتار نہ ہوئے تو پارلیمنٹ کا گھیراؤ ہوگا۔(ملت اسلامیہ)
☆ ٹول پلازہ کا ملازم نامعلوم افراد کو اعظم طارق کے آنے کی اطلاع دینے پر گرفتار
☆ مولانا اعظم طارقؒ کا قتل اور نصاب کی تبدیلی ایک ہی سازش کی کڑی ہے' جمعیت اہل سنت والجماعت شمالی علاقہ جات کے مولانا ثناء اللہ غالب۔
☆ مولانا کا قتل حکومت کی ناکامی ہے۔(اعجاز الحق)
☆ مولانا اعظم طارق کی شہادت پر ملکہ کوہسار کی فضا سوگوار ہوگئی۔

Scanned with CamScanner

☆ مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت سازش ہے۔امریکی خوشنودی کیلئے علماء دین کا قتل حکومت کو مہنگا پڑیگا۔(انک کی سیاسی ومذہبی جماعتوں کا ردعمل)

☆ 18اکتوبر:فرقہ پرستوں کے دہشت گردوں سے براہ راست تعلقات ہیں(فیصل صالح)

☆ مولانا اعظم طارقؒ پر فائرنگ کرنے والی مسروقہ پجارو برآمد:اطلاع دینے والا پولیس اہلکار گرفتار(نیشن'لندن)

☆ دہشت گردوں کو چن چن کر گرفتار کیا جائیگا۔(گورنر پنجاب' خالد مقبول کا اعظم طارق قتل پر ردعمل)

☆ سیکورٹی ایجنسیوں کو پروٹوکول ڈیوٹیوں سے زحمت ہوتی ہے عوام کا تحفظ کریں۔(حافظ حسین احمد ۹

☆ اعظم طارق نے بحالی جمہوریت میں مثبت کردار ادا کیا۔(شجاعت'نصیر خان'مجید ملک'سلیم سیف اللہ اور اعجاز کا ردعمل)

☆ اعظم طارق کے قتل نے حکمرانوں کی نااہلی ظاہر کردی۔دہشت گرد اور جرائم پیشہ افراد کے ڈانڈے حکومتی ایوانوں سے جاملتے ہیں(سابق گورنر پنجاب میاں اظہر)

☆ اعظم طارق کا قتل کراچی کے واقعہ کی کڑی ہے۔یہ فرقہ واریت کو ہوا دینے کی غیر ملکی سازش ہے۔(جماعت الدعوۃ)

☆ مولانا اعظم طارقؒ کے قتل کے بعد:حکمرانوں کے امن وامان قائم رکھنے کے دعوؤں کی قلعی کھل گئی۔(نواز شریف)

☆ اعظم طارقؒ کے قتل پر مستعفی نہیں ہوں گا۔(آئی جی اسلام آباد)

☆ مولانا اعظم طارق کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائیگا۔کارکن قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔(ملت اسلامیہ)

☆ اسلام آباد میں ہنگامے توڑ پھوڑ دو درجن سے زائد افراد گرفتار۔700 طلباء کو بلا جواز گرفتار کیا گیا۔(علماء'اسلام آباد)

☆ کسی ہمسایہ ملک کے ملوث ہونے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا۔(سپیکر قومی اسمبلی)

☆ اعظم طارق کا قتل گلگت اور چلاس میں مظاہرے پولیس کا آنسو گیس اور لاٹھی چارج

☆ پاکستان میں دہشت گردی کارروائیاں حکومت کی ناکامی ہے۔(کشمیری علماء)

☆ سپیکر نے صف اول میں کھڑے ہوکر نہ صرف ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی بلکہ ان کا آخری دیدار بھی کیا اعظم طارق کا خون بھی اسپیکر کے کپڑوں کو لگ گیا:اس موقع پر اسپیکر کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ انتہائی افسردہ دکھائی دے رہے تھے۔انہوں نے بعد جب اخبار نویسوں کو بتایا کہ اعظم طارق میرے قریبی ساتھی' دوست بھی تھے اور اچھے انسان تھے۔اس لیے میں سکیورٹی والوں کو منع کرنے کے باوجود نماز جنازہ میں شرکت کیلئے آیا ہوں۔(نیشن'لندن)

☆ فوج کی چھٹیاں منسوخ:اسلام آباد میں شدید ہنگامے'جھنگ میں ہنگامے'سندھ میں حفاظتی انتظامات سخت'جھنگ فوج کے

☆ مولانا اعظم طارقؒ کے قتل پر سماجی وسیاسی حلقوں کا اظہار رنج وغم۔واقعہ فرقہ وارانہ دہشت گردی نہیں۔منظم بیرونی سازش کا حصہ(علماء کرام)

☆ برطانیہ کے مختلف سیاسی ومذہبی حلقوں جمعیت علماء برطانیہ کے قائمقام امیر مولانا عبدالرشید ربانی سیکرٹری جنرل مفتی محمد

Scanned with CamScanner

اسلم اور ان کے رفقاء۔ عالمی تحریک ختم نبوت کے سربراہ مولانا امداد الحسن نعمانی۔ پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ ملک غلام رسول ختم نبوت ایجوکیشن سنٹر برمنگھم میں مولانا امداد اللہ قاسمی۔ قاری تصور الحق' مولانا ضیاء الحسن' مولانا عمران' مولانا اشرف قریشی' مولانا محمد قاسم اور ان کے تمام رفقاء کار۔ برٹش مسلم لیگ برطانیہ کے نائب صدر اکبر خان سلار خیل۔ پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی ترجمان راجہ محمد ایوب' کونسل آف اسلامک الیکٹرز کے قاری عبدالرشید اور ان کے رفقاء کار۔ جمعیت علماء اسلام (ق) کے مرکزی سیکرٹری زاہد محمود قاسمی شامل ہیں۔ تعزیتی جلسہ مولانا محمد اعظم طارق کے قتل پر جامع مسجد حمزہ برمنگھم میں 18 اکتوبر بعد از نماز مغرب تعزیتی جلسہ ہوگا۔ جس میں علماء کرام خطاب کریں گے۔

☆ اسلام آباد میں دہشت گردی کا لرزہ خیز واقعہ۔ (روزنامہ جنگ لندن کی سرخیاں' اعلان اور اداریہ)

☆ روزنامہ نیشن لندن نے 18 اکتوبر کو پہلا صفحہ مکمل خاص کر دیا۔ جس میں جنازہ کی سرخی جنازہ کا منظر' تصویری جھلکیاں اور مولانا محمد اعظم طارق کی بڑی تصویر جس میں شہید 20 اپریل 2003ء کو ملتان میں ملت اسلامیہ پارٹی کا اعلان کر رہے ہیں۔ (روزنامہ نیشن' لندن)

☆ مولانا اعظم طارق کی شہادت عظیم سانحہ ہے۔ (حافظ سعید جماعۃ الدعوہ)

14 اکتوبر 2003ء:۔

مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کو ہر قیمت پر گرفتار کیا جائے۔ (جمالی کی اعلیٰ حکام کو ہدایت)

اعظم طارق قتل کیس' حساس اداروں نے ایک درجن افراد گرفتار کر لیے۔

قاتل گرفتار کیے جائیں' حکومت اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچائے۔ (ملت اسلامیہ)

مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کی عدم گرفتاری کے خلاف جمعرات کو مظاہرہ ہوگا۔ (ملت اسلامیہ کراچی)

وزیر داخلہ غلط کہہ رہے ہیں۔ اعظم طارق کے قاتل پشاور نہیں آئے تھے۔ (ایس پی' پشاور)

مولانا اعظم طارق کو علماء کا خراج تحسین۔ (ایڈنبرا)

اعظم طارق قتل کیس' دہشت گردی میں استعمال ہونے والی لینڈ کروزر کار ڈرائیور گرفتار۔

ملک سے دہشت گردی اور فرقہ واریت کا خاتمہ کر دیں گے۔ جمالی' وزیر اعظم کی سربراہی میں اعلیٰ سطح اجلاس

مولانا اعظم طارق کا قتل فرقہ وارانہ فسادات کا حصہ نہیں۔ مولانا کے قتل کی تحقیقات سپریم کورٹ کے ججوں سے کرائی جائے۔ جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید شبیر احمد ہاشمی۔ لندن

154 دہشت گردوں کے کوائف پر مبنی ریڈ بک اسلام آباد پولیس کے سپرد۔

ملت اسلامیہ میر پور کا اجلاس' اعظم طارق کے قتل کی مذمت' مولانا کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلا صدیوں پورا نہ ہو سکے گا۔ (مقررین کا اجلاس سے خطاب)

Scanned with CamScanner

حکومت مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کو فوری گرفتار کرے۔ (ضلع مفتی میر پور قاضی ادریس)

مولانا اعظم طارق کی جدائی بلاشبہ ان کی جماعت ملت اسلامیہ' سمیت عالم اسلام کے لیے گہرے صدمے کا باعث بنی۔ کیونکہ اس وقت عالم اسلام میں مولانا محمد اعظم طارق قیادت کے اعتبار سے واحد شخصیت تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کے تقدس و ناموس کے لیے دشمنان صحابہؓ سے علی الاعلان جنگ لڑ رہے تھے۔ (سلطان محمود ضیاء کے کالم قلم کی جنگ بعنوان ہمارا لہو بھی شامل ہے سے اقتباس)

ایف بی آئی نے مولانا اعظم طارق کے قتل کی تحقیقات شروع کر دی۔ (روزنامہ جنگ' نیشن' اوصاف' نوائے وقت کی خبریں' سرخیاں اور کالم)

ملک میں فرقہ واریت ایک سازش کے تحت ہو رہی ہے۔ حکومت نے اعظم طارق کے قاتل گرفتار نہ کیے تو نیا لائحہ عمل بنائیں گے۔ (مولانا محمد احمد لدھیانوی)

اعلیٰ سطح اجلاس میں قبائلی علاقوں میں آپریشن اور اعظم طارق کے قتل کی تفتیش میں پیش رفت سے آگاہ کیا گیا۔

اعظم طارق کا قتل ایران پر امریکی حملے کی تیاری ہے۔ (حافظ حسین احمد)

مولانا اعظم طارق کا قتل فرقہ واریت نہیں۔ ایجنسیوں کی کارستانی ہے (شبیر ہاشمی' متحدہ مجلس کے رہنما' لندن)

حکومت مولانا اعظم طارق کے اصل قاتلوں کو چھپانا چاہتی ہے۔ (قاری عبدالرشید قریبی ساتھی' مولانا اعظم طارق' سونڈن)

قاضی حسین احمد اور مجلس عمل کے جن رہنماؤں نے مولانا اعظم طارق کی نماز جنازہ پڑھنی تک گوارہ نہیں کی ان کو بیان بازی کر کے ملت اسلامیہ کے کارکنوں کے زخموں پر نمک پاشی سے گریز کرنا چاہیے۔ (قاری عبدالرشید' سونڈن)

19 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق کے قتل کے خلاف ملت اسلامیہ نے کل ملک گیر احتجاج کی کال دے دی۔ (محمد احمد لدھیانوی)

اعظم طارق کا قتل قومی سانحہ ہے۔ قاتلوں کی اطلاع دینے پر 25 لاکھ روپے کا انعام کا اعلان کیا ہے (فیصل صالح)

تاب لاتے ہی بنے گی غالب۔ واقع سخت ہے اور جان عزیز! مولانا اعظم طارق پر قاتلوں کی گولیوں کی بوچھاڑ نے لاتعداد الجھے ہوئے سوالات کا طوفان کھڑا کر دیا۔ قاتلوں کی چالیس گولیاں مولانا کے جسم کے آر پار گئیں اور یہ 40 گولیاں ایک منظم اور باضابطہ منصوبہ کا حصہ ہی قرار دی جا سکتی ہیں۔ پھر 40 گولیاں تو مولانا کے جسم کے آر پار ہوئیں دوسرے چار بے گناہوں کا خون بھی اسی طرح بہا۔

قریب یاروں روز محشر چھپنے کا کتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر پکارے گا لہو آستین کا

شریف فاروق کا کالم مولانا اعظم طارق کا قتل۔ ذمہ دار کون؟

Scanned with CamScanner

پرویز الٰہی کی صدارت میں اجلاس' امن وامان کی صورتحال کا جائزہ پنجاب میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے۔
مولانا اعظم طارقؒ کے قتلمیں ملوث لوگ سزا سے ہرگز نہیں بچ سکیں گے۔(وزیر اطلاعات شیخ رشید)
اعظم طارق کے قتل کے خلاف عباس پور میں احتجاجی مظاہرہ' یہ قتل فرقہ وارانہ دہشت گردی کا نتیجہ نہیں (جمعیت علماء اسلام)
چیچہ وطنی کے 9افراد دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔اعظم طارق کا تعلق چیچہ وطنی کے گاؤں چک نمبر R7/11 سے تھا۔
مولانا احمد لدھیانوی ملت اسلامیہ کے قائمقام سربراہ مقرر۔
اعظم طارق کا قتل افسوسناک ہے۔حفاظتی انتظامات کر لیے۔(گورنر خالد مقبول)
مولانا اعظم طارق کا سانحہ حکومتی اداروں کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔(اپوزیشن)
پنجاب حکومت نے اعظم طارق سے سیکورٹی اور سرکاری جیپ واپس لے لی تھی۔مولانا اپنی حفاظت کے حوالے سے فکر مند تھے۔سفر کے پروگرام سے کسی کو آگاہ نہیں کیا تھا۔(ذرائع)
اعظم طارقؒ کو بھارتی خفیہ ایجنسی راء نے قتل کرایا۔(قاضی حسین احمد)
مولانا اعظم طارق کا قتل فرقہ وارانہ دہشت گردی ہے۔وفاقی دارلحکومت کی سوگواریت ختم نہ ہوئی تھی۔کہ ماحول اضطراب واشتعال زدہ ہوگیا' اسلام آباد سے فاروق اقدس کا تجزیہ۔
اعظم طارق کے قتل میں ملوث اصل افراد کو بے نقاب کیا جائے۔(رہنماؤں کی طرف سے مولانا اعظم طارق کے قتل کے خلاف مذمت کا سلسلہ جاری ہے۔

سکاٹ لینڈ سے چوہدری صابر علی' حاجی محمد صادق' چودہری خالد' شیخ شبیر احمد اولڈھم سے مولانا شمس الرحمٰن' محمد عمر توحیدی' حاجی محمد عارف اعوان' بریڈفورڈ سے مولانا محمد الیاس حقانی' حافظ محمد طاہر' راچڈیل سے حافظ عبدالملک' حاجی محمد اشرف' برمنگھم سے حافظ شبیر' مولانا محمد زمان' مولانا گل محمد' مولانا جمال بادشاہ' مولانا محمود حسن' مفتی عبدالسلام' ساؤتھ آل سے قاری محمد طیب عباسی' لیڈز سے قاری سید حسین احمد مدنی' مولانا کے رفقاء' پولٹن سے مولانا محمد یہ' ایڈنبرا سے حافظ عبدالمجید' شفلیڈ سے مولانا زاہد' قاری محمد منہاس' کارڈف سے قاری غلام نبی اور مولانا محمد صدیق سونڈن' قاری عبدالرشید اور انکے رفقاء اسی طرح پاکستان پیپلز پارٹی برطانیہ کے سینئر رہنماؤں چوہدر محمد اسلم اور چوہدری محمد نجیب مولانا اعظم طارق کے قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔اراکین اسمبلی اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کریں۔(جنگ لندن کی سرخیاں' بیانات اور اداریہ)

اعظم طارق قتل کیس' ساجد نقوی اور ڈائریکٹر خانہ فرہنگ ایران سمیت 5ملزم نامزد مشہور ہے کہ اسلام آباد میں خفیہ ایجنسیاں بہت زیادہ ہیں اور سیکورٹی بھی انتہائی سخت ہے لیکن دہشت گردوں نے اسے محض مفروضہ ثابت کر دیا۔دہشت گردی کی 7بڑی وارداتیں ایجنسیاں سوالیہ کا نشان بن گئیں۔اعظم طارق' شعیب ندیم' مولانا عبداللہ' عون رضوی' مرید عباس' قتل ہوئے'

Scanned with CamScanner

حساس اداروں نے مولانا اعظم طارق کے موبائل فون کا ریکارڈ حاصل کرلیا۔ فیصل باد کی کال مشکوک قرار دے دی گئی۔

پیپلز پارٹی برطانیہ کے مرکزی نائب صدر کی زیر صدارت میں تعزیتی اجلاس۔ مولانا اعظم طارق کے قتل کی مذمت وزیر داخلہ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

مولانا اعظم طارق کے قتل پر اپوزیشن' صدر اور وزیر داخلہ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کرے۔ (حسین احمد مدنی)

''ہر دردمند پاکستانی مولانا اعظم طارق کی شہادت کے بعد حزن وملال کی کیفیت سے دوچار ہے۔'' (اوصاف کا اداریہ' بعنوان فرقہ واریت)

کالم:۔

''اب مولانا اعظم طارق کو نشانہ بنایا گیا ہے تو یہ بات دھیان میں رکھنے کی ہے کہ اب ان کے ساتھ مذہبی انتہاء پسندی کا حوالہ نہیں رہا تھا۔ انہوں نے نئی جماعت ملت اسلامیہ کے نام سے قائم کی تھی ان کے بارے میں اعتدال پسند سیاستدان کا تاثر پیدا ہو رہا تھا اور ان کے بیانات میں فرقہ وارانہ تعصب کا شائبہ تک موجود نہ تھا۔ آخر انہیں اب نشانہ کیوں بنایا گیا'' اس سانحہ کا دکھ ہر شخص نے محسوس کیا ہے''۔

نسیم شاہد کا کالم۔ ان کہی' بعنوان میرا دشمن مجھے تقسیم نہیں کرسکتا:۔

''مولانا نے ایک بار اعلان کیا تھا کہ وہ پاکستان سے ایک لاکھ مجاہدین کشمیر بھیجیں گے۔ جس پر بھارتی میڈیا میں شوروغل بپا ہوا۔ مولانا نے اپنے حسن اخلاق' شیریں گفتگو بلند کردی۔ موزوں اندازِ فکر' راست گوئی اور معاملہ فہمی سے لاتعداد لوگوں کو متاثر کیا اسلام نے ایک عالم کی موت کو دنیا کی موت قرار دیا اور جب ایک عالم قتل ہو جائے تو اسے پوری دنیا کا قتل کہا جائیگا۔ (غلام اللہ کیانی کا کالم۔ اڑان' بعنوان اتحاد طاقت ہے۔ (روزنامہ اوصاف' لندن)

تماشا:۔

پھر ظلم ہوا' پھر خون بہا
سرکار نے رنج اظہار کیا
ہر بار جو کرتے ہیں جاری اعلان وہی اس بار کیا
گلیوں میں مگر پولیس رہی خاموش تماشائی ہر سو
ملا کے جیالوں نے گاڑی کو جلایا قصہ پار کیا

(روزنامہ اوصاف' لندن کے بیانات' کالم' اشعار اور اداریہ)

500 شر پسندوں کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج' اسلام آباد میں مولانا اعظم طارق نماز جنازہ کے موقع پر ہنگامہ آرائی کا الزام۔ (نیشن لندن)

Scanned with CamScanner

فیصل صالح اور زرداری پر بھی قاتلانہ حملوں کا خطرہ۔ مجلس عمل کے قائدین کی سرگرمیاں محدود' آمدورفت خفیہ رکھیں حکومت کی درخواست۔

جھنگ میں دوسرے روز بھی مکمل ہڑتال رہی۔ اعظم طارق قتل کیس تفتیشی ٹیم نے موبائل کمپنیوں سے ریکارڈ حاصل کرلیا۔ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے سدباب کیلئے قائم ادارہ ناکام ہوگیا۔ فدائین امام مہدی نے اعظم طارق کے قتل کی ذمہ داری قبول کرلی۔ جنازہ لشکر جھنگوی کے کارکنوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی جو لشکر جھنگوی کے سربراہ مرحوم ریاض بسرا کے حق میں بھی نعرے لگا رہے تھے۔ اعظم طارق کے قتل کا اثر حکومت پر پڑے گا۔ (فیصل صالح)

اعظم طارق کا قتل' اسلام آباد کے 3 اعلیٰ پولیس افسران معطل' ملت اسلامیہ کے نئے سربراہ نے کل پاکستان میں یوم احتجاج کا اعلان کردیا' ایف آئی آر درج آئندہ جمعہ تک کالی مثیم (لدھیانوی)

اعظم طارق کی رہائش گاہ پر تیسرے روز بھی تعزیت کرنے والے افراد کا رش رہا۔ دہشت گرد دندناتے پھر رہے ہیں ایجنسیاں سیاسی جماعتوں کو توڑنے میں لگی ہیں۔ (لیاقت بلوچ)

اعظم طارق کا قتل فرقہ واریت نہیں دہشت گردی ہے۔ (پاکستان مسلم لیگ)

فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ہماری ایجنسیاں ملوث ہیں۔ (قاضی حسین احمد)

قاتل گرفتار نہ ہوئے تو خود انتقام لیں گے۔ (علی شیر حیدری)

اعظم طارق کے قتل پر اسلام آباد میں پولیس کا اعلیٰ سطحی اجلاس ایس ایس پی غیر ملکی دورہ مختصر کرکے پاکستان واپس۔

مولانا احمد لدھیانوی کو ملت اسلامیہ کا قائمقام امیر مقرر کردیا گیا۔ ملت اسلامیہ نے اعظم طارق کے قاتلوں کی گرفتاری کیلئے الٹی مثیم دیدیا۔ (عبدالغفور ندیم)

اعظم طارق قتل کیس میں 59 مشتبہ افراد گرفتار کرلیے گئے۔ مولانا اعظم طارق سمیت 15 افراد کی ہلاکت حکمرانوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ سابق ایم این اے' ایم حمزہ۔ (جنگ' نوائے وقت' خبریں' پاکستان نیشن لندن)

10 اکتوبر 2003' مولانا اعظم طارق کا قتل ایجنسیوں کی سازش ہے۔ (سابق چیف جسٹس آف پاکستان' سجاد علی شاہ)

لشکر مہدی گروپ سے لاعلم ہیں' پاکستان ایک دینی قائد سے محروم ہوگیا۔ (شیعہ رہنما)

مولانا اعظم طارق کے قتل پر مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے رہنماؤں کا اظہار افسوس۔

مولانا اعظم طارق کے قتل کی مذمت۔ (پاکستان سوشل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے چیئرمین راجہ جاوید اقبال)

وزیر داخلہ اور آئی جی مولانا اعظم طارق کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔ (کمیونٹی رہنماؤں کا مولانا اعظم طارق کو خراج عقیدت)

مولانا اعظم طارق کی شہادت عظیم سانحہ ہے۔ (یونائیٹڈ ماسک شفلیڈ کے چیئرمین مولانا زاہد)

Scanned with CamScanner

بہیمانہ قتل:۔

مولانا اعظم طارق کا قتل
ہے اللہ کے اِک عاشق کا قتل
پوچھ رہی ہے خون کی ہر اک بوند
کس نے کیا عشق صادق کا قتل

(روزنامہ نیشن لندن کے بیانات' سرخیاں اور اشعار) مظفر وارثی

اعظم طارق کا قتل حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہے۔ یہ گہری سازش کا حصہ ہے۔ (عبدالغفور حیدری)

برطانوی باشندوں کو پاکستان کا سفر کرنے سے منع کر دیا گیا۔

اسلام آباد میں رکن پارلیمنٹ کا قتل سازش کا حصہ ہے۔ (قاری اسماعیل رشید' اسلم زاہد' مولانا شعیب)

مولانا اعظم طارق کی شہادت پر اجلاس۔ (انٹرنیشنل ختم نبوت کے مشن کے چیئرمین مولانا موسیٰ قاسمی ۹

مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت پر مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے رہنماؤں نے کہا کہ پاکستان ایک دینی قائد سے محروم ہوگیا جس کا جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

اعظم طارق قتل کیس' ملزمان کے خاکے تیار ٹول پلازہ کے ملازمین کے بیانات قلمبند' موٹروے سے نکلنے والی گاڑیوں کی تفصیل بھی حاصل کر لی۔ ایسے شواہد نہیں ملے جس سے دہشت گردی کا پتہ چل سکے۔ (ایس ایس پی)

مولانا اعظم طارق کا قتل فرقہ واریت کو ہوا دینے کی سازش ہے۔ (تحریک اخوت اسلامی کے رہنما عنایت علی شاکر)

چیچہ وطنی ملت اسلامیہ کے ضلعی کنوینر سمیت دیگر رہنماؤں کے فون منقطع۔

اسلام آباد توڑ پھوڑ میں گرفتار 35 افراد کو چودہ روزہ عدالتی ریمانڈ پر جیل بھجوا دیا گیا۔

مولانا اعظم طارق کا قتل افسوسناک واقعہ ہے۔ (ورلڈ اسلامک مشن لاڈھم کے صدر' قاری خادم چشتی)

اعظم طارق کا قتل کھلی دہشت گردی اور حکومت کی ناکامی ہے' جس ملک میں ایک عالم دین اور ممبر قومی اسمبلی محفوظ نہیں عام آدمی کا کیا بنے گا۔ (آصف علی زرداری)

مولانا اعظم طارق کی شہادت کے بعد پنجاب جلسے' جلوسوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

وزیر داخلہ نے اعتراف کیا ہے کہ حکومت امن وامان کی صورت حال پر فکر مند ہے۔ (روزنامہ اوصاف لندن کی سرخیاں' بیانات اور اداریہ)

اعظم طارق کے قاتل کیفر کردار تک نہ پہنچے تو خود انتقام لیں گے۔ شہداء کے قدموں میں جگہ پانے کیلئے تیار ہوں۔ (لدھیانوی)

Scanned with CamScanner

کراچی' مولانا اعظم طارق کے قتل کے خلاف بسیلہ چوک میں جمعرات کو احتجاجی ریلی کے دوران ملت اسلامیہ کا ایک کارکن اپنے لیڈروں کی تصاویر (جھنگوی' قاسمی' فاروقی' شعیب ندیم' اعظم طارق' شیخ اسامہ اور علی شیر حیدری) اٹھائے پارٹی رہنما کی تقریر سن رہا ہے۔(فوٹو)

علامہ ساجد نقوی کو اعظم طارق قتل کیس میں نامزد کر دیا گیا۔(روزنامہ نیشن' لندن)

11 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق کے قتل کا سخت نوٹس' سیکورٹی کانفرنس طلب' فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خلاف جامع منصوبہ بندی کی جائے۔(وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی)

ملت اسلامیہ کی اپیل پر یوم احتجاج منایا گیا۔قاتل گرفتار نہ ہوئے تو حکومت سے تعاون پر نظر ثانی کریں گے۔ (مولانا لدھیانوی)

اپوزیشن ارکان اعظم طارق کیلئے دعا کے بعد واک آؤٹ کر گئے اجلاس پیر تک ملتوی۔

صدر وزیر داخلہ مستعفی ہو جائیں۔اعظم طارق کے قتل میں خفیہ ایجنسیاں ملوث ہیں۔(اپوزیشن)

اعظم طارق کو قتل کر کے جھنگ کا سیاسی میدان صاف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مولانا کا قتل بدترین دہشت گردی ہے۔(ضلعی مفتی میر پور قاضی ادریس خان ایوبی)

مولانا اعظم طارق کے قتل پر مذہبی وسیاسی حلقوں کا اظہار تعزیت' حکومت کی نااہلی پر غم وغصہ کا اظہار' حفاظتی انتظام سخت اور قاتلوں کو فوری گرفتاری کا مطالبہ۔مولانا عالم باعمل تھے واقع صرف دہشت گردی ہیں۔بین الاقوامی سازش کی کڑی ہے۔بیان جاری کرنے والوں میں جمعیت اہلحدیث برطانیہ' یونائیٹڈ ماسک شفلیڈ کے چیئرمین مولانا اسلم زاہد' مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے رہنما ذوالفقار رحمانی' پاکستان ویلفیئر اینڈ سوشل سوسائٹی کے چیئرمین راجہ جاوید اقبال' پاکستان پیپلز پارٹی برطانیہ کے نائب صدر چوہدری اختر علی' جمعیت اہلحدیث اولڈھم کے امیر چوہدری محمد مقصود' کونسل آف اسلامک افیئرز کے سربراہ ابو عادل قاری عبدالرشید اور ان کے احباب کے تمام شامل ہیں۔

اعظم طارق کا قتل انتہا پسندی اور دہشت گردی ہے وزیر داخلہ فیصل صالح۔(روزنامہ جنگ' لندن کی سرخیاں اور بیانات)

مولانا اعظم طارق کے قتل پر پاکستان بھر میں ملت اسلامیہ کا احتجاج' شاہراہ ریشم بند' چند روز میں حقائق سے پردہ اٹھائیں گا۔(لدھیانوی)

آئی۔ایس۔آئی مولانا اعظم طارق کے قتل کی ذمہ دار ہے۔(متحدہ اپوزیشن)

مولانا اعظم طارق کے قتل پر تحریک پیش کریں گے۔(حافظ حسین احمد)

اعظم طارق کے قتل کے خلاف کراچی میں ملت اسلامیہ کی احتجاجی ریلی

Scanned with CamScanner

تشدد کا راستہ اختیار کرنے والوں سے کوئی تعلقات نہیں۔(مولانا احمد لدھیانوی)

اعظم طارق کا قتل فیصل صالح نے محفل موسیقی میں شرکت سے انکار کردیا۔

اعظم طارق کے ورثاء نے پولیس ہدایات کے مطابق مقدمہ درج کرنے سے انکار کردیا۔

اعظم طارق کا قتل فرقہ واریت ہے' علامہ ساجد نقوی' دروغ گوئی کے ذریعہ کیس کو نیا رخ دینے کی کوشش کررہے ہیں۔(حافظ عبدالرؤف بھانجھا' مولانا اعظم طارق) ۔جمالی نے آج انٹیلی جنس اور پولیس سربراہوں کا اجلاس بلالیا۔

رکن قومی اسمبلی مولانا اعظم طارق کے مرتبہ ومقام کی شخصیت کا سنگدلانہ قتل اتنے سوالات چھوڑ گیا ہے کہ کسی بھی باحیا حکومت کو پانی پانی ہوجانا چاہیے۔ایسی شخصیت کا سفاکانہ قتل جس کے مداحوں اور عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں میں ہو پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیتا ہے اور ارتعاش کی لہریں دیر تک تھمنے میں نہیں آتیں۔(عرفان صدیقی کا کالم' مولانا اعظم طارق کا قتل' ملزم کون؟ نیشن لندن)

مولانا اعظم طارق کا اپنے چار ساتھیوں سمیت اسلام آباد میں داخل ہوتے ہوئے سانحہ قتل جب وہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے آرہے تھے۔اس خون فرقہ وارانہ جنونیت کا شاخسانہ ہے جس نے خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کرکے پاکستان کے وجود کو خطرے میں ڈال دیا ہے کا اعدم سپاہ صحابہؓ اور موجودہ ملت اسلامیہ کے سربراہ کا دن دیہاڑے قتل' وہ بھی وفاقی دارالحکومت میں جو ملک کا محفوظ ترین شہر تصور کیا جاتا ہے یہ ایسا واقع ہے جس کے بڑے سنگین نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔(سابق سفیر پاکستان واجد شمس الحسن کا کالم' فرقہ واریت پاکستان کے استحکام کے لئے خطرہ)

مولانا اعظم طارق کے قتل پر جہاں پاکستانی اخبارات اور میڈیا میں تبصرے شائع ہورہے ہیں وہاں جرمنی میں بھی مولانا کے قتل کے واقع کو اخبارات نے خاصی اہمیت دی ہے۔یہاں میڈیا نے مولانا مرحوم سے زیادہ واقعہ کی نوعیت' اسباب اور مستقبل میں اس کے اثرات کو موضوع بحث بنایا۔(عرفان احمد خان کا کالم۔جرمنی سے مکتوب' مولانا اعظم طارق کا قتل اور جرمن اخبارات)

مذہبی دہشت گردوں سے اعلان برأت۔مولانا اعظم طارق کے جانشین مولانا محمد احمد لدھیانوی کا مذہبی دہشت گردوں سے اعلان برأت خاصا حوصلہ افزاء ہے۔ (روزنامہ نیشن لندن کے بیانات' سرخیاں' کالم مکتوب اور اداریہ)

پاکستان کو فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھانے کا ذمہ دار ریٹائرڈ جنرل ہے(نواز شریف)

اپوزیشن کو اعظم طارق کے قتل پر تحریک استحقاق پیش کرنے سے روک دیا گیا۔شہید کیلئے دعائے مغفرت کے بعد اپوزیشن کا واک آؤٹ۔

پشاور' ملت اسلامیہ کے کارکن اعظم طارق کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کررہے ہیں۔(فوٹو)

ملت اسلامیہ کے کارکن لاہور پریس کلب کے سامنے مظاہرہ کررہے ہیں۔(فوٹو)

ایک دہشت گرد کا سراغ مل گیا۔پولیس ٹیم سرگودھا روانہ' ایف بی آئی کی ٹیم کا تھانہ گولڑہ کا دورہ

Scanned with CamScanner

اعظم طارق قتل کیس تفتیش مکمل کر کے رپورٹ پیش کی جائے۔ جمالی کی وزیر داخلہ کو ہدایت۔
دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے ایک مرتبہ پھر ملی یکجہتی کونسل کو موثر بنانے کا فیصلہ۔
مولانا اعظم طارق کی عظمت صحابہؓ کیلئے قربانیاں قابل تحسین ہیں۔
وطن عزیز غیر ملکی مداخلت کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ ایجنسیاں بھی امریکہ کی تابع فرمان ہیں۔
قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے۔ قاری عبدالرشید اور خان عظیم خان کا سوئڈن میں تعزیتی اجلاس سے خطاب
اعظم طارق کا قتل پولیس نے خاموش تماشائی کا کردار ادا کیا۔ (خواجہ سعد رفیق)
اسلامی تحریک کی قیادت کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ (ترجمان)
قاتل کیا گرفتار ہوں گے؟ مولانا عبداللہ دن دیہاڑے شہید کیے گئے۔ عین اسلام آباد کے وسط میں اتنی بڑی کارروائی کرنے کے بعد قاتل آرام سے فرار ہو گئے۔ آخر کار زبردست عوامی دباؤ کے نتیجے میں قاتل پکڑا گیا شہید کے بیٹوں نے قاتل کی شناخت کر لی۔ قاتل کو سزا دینے کی بجائے عزت واکرام کے ساتھ چھوڑ دیا گیا۔ مولانا اعظم طارق اپنے چار ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ قاتل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ قاتلوں کے پاس گاڑی تھی زمین پر چلنے والے وہ 5,6 فٹ کے انسان تھے۔ ان کے پاس کم از کم 3-4 کلاشنکوفیں تھیں۔ وہ جن نہیں تھے کہ غائب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ انہوں نے واردات جنگل میں کی نہ کسی ویرانے میں۔ دارالحکومت کا ایک بڑا اور انتہائی مصروف روڈ جہاں تھانوں اور پولیس چوکیوں کا جال بچھا ہے' پولیس کے پاس گاڑیاں' موٹر سائیکل اور وائرلیس موجود ہیں۔ جائے واردات کے ایک طرف تھانہ گولڑہ' دوسری طرف پولیس لائن' تیسری طرف موٹروے پولیس اور حاجی کیمپ ایریا کی پولیس کے علاوہ ٹول پلازہ کا عملہ اور وہاں کے محافظ بھی برق رفتار ریسکو 15 کا عملہ چھٹی پر گیا تھا۔ چلو مان لیا کہ حملہ اچانک تھا لیکن پولیس کو خبر ملنے کے بعد کتنی پولیس حرکت میں آئی۔ کتنے ہیلی کاپٹر طلب کیے گئے۔ سراغ رساں کیلئے کتنے تربیت یافتہ کتے لائے گئے۔ شہید ہونے والا کوئی معمولی شخص تو نہیں تھا۔ ایک بڑی جماعت کا کنوینر' ایک ایم این اے جو تین دفعہ اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا۔ ایک عالم دین اور سب سے بڑھ کر کہ حکومتی جماعت کا حلیف' قاتل کی ویرانے کی طرف نہیں گئے۔ وہ تقریباً 35 منٹ تک اسی گاڑی میں سفر کرتے ہوئے آئی ایٹ تک آئے۔ اگر کلنٹن کے دورہ پاکستان کے دوران کوئی تربیت یافتہ دہشت گرد اس کے کتے پر حملہ کر دیتا تو دنیا دیکھتی کہ اس حملہ آور کا کیا حشر ہوتا۔ ڈیلی پرل کے قتل کا سراغ جس طریقے سے لگایا گیا ہے اس پر گورے بھی حیران ہوئے ہوں گے۔ مسلمانوں کو نسل کشی کی (عالمی) تحریک میں ہم نے جس قدر مستعدی اور مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے' جنگلوں' صحراؤں' پہاڑوں اور گنجان آبادیوں میں موجود مجاہدین کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پکڑوایا اسکی تاریخ میں مثال ملنا مشکل ہے۔ مسئلہ ترجیحات کا ہے اوپر سے نازل ہونے والی پالیسیوں کا؟ مولانا اعظم طارق بھی انہی مقتولین کی فہرست میں ہیں جن کے قاتل نامعلوم ہوتے ہیں اور نامعلوم ہی رہتے ہیں۔ (سعید نواز کا دل ہلا دینے والا کالم وادی علم سے اقتباس)

Scanned with CamScanner

ملت اسلامیہ کے سربراہ پاکستان قومی اسمبلی کے ممبر مولانا اعظم طارق کی اسلام آباد میں چند ساتھیوں سمیت ہلاکت کی خبر مانچسٹر سمیت پورے برطانیہ بھر میں بڑے دکھ اور غم سے سنی گئی۔ مانچسٹر کے جس شخص نے خواہ اسکا تعلق کسی بھی سیاسی' مذہبی یا سماجی جماعت سے ہے۔ اسی واقع کی مذمت کی ہے۔ کمیونٹی کے اکثر رہنماؤں کا کہنا ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے مذہبی حلقوں کی طرف سے تشدد کی کارروائیاں ختم ہو چکی تھیں۔ جس میں دیگر مذہبی رہنماؤں سمیت مولانا اعظم طارق مرحوم کا کلیدی کردار تھا۔ کیونکہ وہ ملت اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق کیلئے کوشاں تھے ان کے انتقال پر ایسے لوگ بھی دکھ اور غم کا اظہار کر رہے ہیں جن کے ساتھ ماضی میں ان کی جماعت سے شدید اختلاف رہے ہیں۔ حتی کہ اہل تشیع رہنماؤں نے بھی اس واقعہ کو مذمت کرتے ہوئے کہا کہ تشدد کی کسی بھی کارروائی کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ (محبوب الٰہی بٹ کا کالم' مانچسٹر کی ڈائری سے اقتباس)

12 اکتوبر 2003ء:۔

دہشت گردی' مولانا اعظم طارق اور ساتھیو کا قتل ملک کے خلاف گہری سازش ہے۔ (مساجد میں آئمہ کا خطاب)

ساجد نقوی کے خلاف مقدمہ' مجلس عمل تحریک اسلامی کا ساتھ دے گی۔ (قاضی حسین احمد ۹

ملت اسلامیہ کے رہنما اپنا کیس خراب نہ کریں۔ اصل ملزم تلاش کیے جائیں۔ (قاضی حسین احمد)

اعظم طارق کے قتل میں راء ملوث ہے۔ (وزیر دفاع راؤ سکندر)

اعظم طارق کا قتل! وزیر داخلہ ایک ماہ میں ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے۔ (فیصل صالح حیات)

فیصل صالح' علالت کے باعث ایوان میں نہ آسکے۔ (عبدالستار لالیکا کا نکتہ اعتراض پر جواب)

مولانا اعظم طارق مرحوم کیلئے دعائے مغفرت نے دونوں طرف کے ارکان کو چند سانسوں کیلئے پارلیمانی چھت تلے باہم پرسکون دیکھا اس کے بعد منظر پھر احتجاج کی طرف گھوم گیا۔ (پارلیمنٹ ڈائری)

اسلام آباد میں موثر حفاظتی انتظامات نہ کرنے پر 2 ایس پی معطل۔ آئی جی اسلام آباد کو بھی تبدیل کیے جانے کا امکان

فوجی حکومت کی موجودگی میں اعظم طارق کا قتل افسوسناک ہے۔ (سابق صوبائی وزیر چوہدری ریاض' لندن)

دارالحکومت میں اعظم طارق کا قتل حکومتی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ (امیر جمعیت اہلحدیث وسینئر ساجد میری اولڈھم)

مولانا اعظم طارق کا قتل انتہائی افسوسناک واقع ہے۔ (قاری خادم حسین چشتی' اولڈھم)

مولانا اعظم طارق اور ان کے ساتھیوں کا سفاکانہ قتل ایک نہایت ہی افسوسناک واقع ہے۔ حسب معمول حکومت نے قاتلوں کو جلد پکڑ لینے اور قرار واقعی سزا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ خدا کرے ایسا ہو۔ مگر ایسے معاملات میں حکومت' حکومتوں کے وعدے پورے ہو جایا کرتے تو یہ واقعات دھرائے ہی نہ جاتے۔ (جمیل الدین عالی کا کالم' نقار خانے سے اقتباس' جنگ لندن کی سرخیاں' بیانات اور کالم)

Scanned with CamScanner

مذہب کے نام پر گروہ بندی کی مذمت کرتے ہیں۔خانہ افرہنگ ایران اعظم طارق کے قتل میں ملوث نہیں۔اعظم طارق کے قتل میں راہ ملوث ہے۔(وزیر دفاع)

مولانا اعظم طارق کے قتل میں ملوث ایک دہشت گرد خوشاب سے گرفتار اسلام آباد میں خفیہ مقام پر منتقل۔24 گھنٹے میں مزید گرفتاریوں کا امکان۔

اعظم طارق کا قتل' حکومت نے محض پولیس افسر معطل کر کے اسمبلی قرارداد کی خلاف ورزی کی۔(اپوزیشن)

حکومت اسلام آباد واقع کو ٹیسٹ کیس سمجھے مجرموں کو عبرتناک سزا دے۔(ساجد نقوی)

دن دیہاڑے مولانا اعظم طارق کا قتل اور پھر ہنگامے توڑ پھوڑ حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔(ایڈیشنل سیکرٹری جنرل پاکستان پیپلز پارٹی برطانیہ' محمد سعید مغل)

اعظم طارق اور آصف شاہ کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔(مطلوب انقلاب' کوٹلی)

مولانا اعظم طارق کی شخصیت رہتی دنیا تک پاکستان کے عوام کے ذہنوں سے محو نہیں ہو سکے گی۔مرحوم بہت سی صفات کے مالک تھے۔جس کی بناء پر وہ اپنے سیاسی و مذہبی مخالفین میں بھی ایک بڑی شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔مولانا اعظم طارق مرحوم مذہبی راہنما' سیاستدان ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف بھی تھے۔(قاضی ندیم اقبال کی خصوصی رپورٹ بعنوان مولانا اعظم طارق.....ایک جائزہ' اوصاف لندن)

حضرت مولانا اعظم طارق کے قتل کی وحشیانہ واردات اسلام آباد میں ہوئی۔ارشاد احمد عارف کا پولیس اور حکومت کے خلاف سخت کالم۔ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔(روزنامہ اوصاف' لندن کی سرخیاں' بیان اور کالم وخصوصی رپورٹ)

13 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق کے قتل کے ذمہ دار حکمران ہیں۔(صدر مسلم لیگ (ن) وسابق وزیر اعلیٰ پنجاب' شہباز شریف)

اعظم طارق کے قاتلوں کی عدم گرفتاری حکمرانوں کو مشکوک بنا دے گی۔خون خرابہ ہرگز نہیں چاہتے۔پابندیاں ہمیں سڑکوں پر آنے سے روک نہیں سکیں گی۔(مولانا عالم طارق)

مولانا اعظم طاق کا قتل 341 ارکان اسمبلی بھی عدم تحفظ کا شکار ہو گئے۔

کوئٹہ میں ملت اسلامیہ کے کارکن مولانا اعظم طارق کے قتل کے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں۔(فوٹو)

حکومت کی طرف سے سخت سکیورٹی پر ساجد نقوی کا اظہار اطمینان۔

پشاور میں مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کی گرفتاری کیلئے ملت اسلامیہ کے تحت مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔(فوٹو)

علماء کے قاتلوں کو اسلام آباد میں کون لوگ پناہ دیتے ہیں۔مولانا اعظم طارق کے قاتلون کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔(کونسل آف اسلامک افیئرز کا تعزیتی اجلاس برطانیہ سونڈن)

Scanned with CamScanner

سوئڈن یو۔کے۔ممتاز کمیونٹی رہنما اور بزنس مین خان عظیم خان نے بھی ایک بیان میں جب مولانا اعظم طارق کی مظلومانہ شہادت پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا۔

مولانا اعظم طارق کے قتل کے بعد ملک بھر میں شدید کشیدگی ہے۔کیا اس واقعہ کو فرقہ وارانہ دہشت گردی سمجھا جائیگا۔ادھر مولانا اعظم طارق کے قتل کے معاملے پر دو پولیس افسران کو اسلام آباد میں معطل کر دیا گیا۔اس جرأت مندانہ اقدام پر وزیر داخلہ فیصل صالح حیات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(ڈاکٹر شاہد مسعود کے کالم' ارکان اسمبلی خوش تھے لیکن.....سے اقتباس)

اعظم طارق قتل کیس 154 دہشت گردوں کی ریڈ بک ٹیم کے حوالے

اعظم طارق کے قاتلوں کی تلاش کیلئے ایف بی آئی سے مدد لینے کا فیصلہ اعظم طارق قتل کیس' راولپنڈی سکردو میں آپریشن 16 گرفتار۔(ملت اسلامیہ کے کارکن اصل قاتل بے نقاب ہونے تک مطمئن نہیں ہوں گے (قاری عبدالرشید)

اعظم طارق کا قتل ایسا ہے' حنفی اکابرین کے سامنے پیش ہونے کو تیار ہوں انکا فیصلہ قبول ہوگا۔(ساجد نقوی)

مولانا اعظم طارق کا قتل سوچا سمجھا منصوبہ تھا' پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ۔(ملک غلام رسول' برسلز)

اعظم طارق کا قتل امریکی ایجنسیوں کی کارروائی ہے۔(قاضی حسین احمد)

امریکہ جو عالمی سطح پر ظلم کا علمبردار ہے نے ایم ایم اے کے مشن کو روکنے کیلئے مولانا اعظم طارق جیسے جید عالم دین کو شہید کروایا ہے۔ (قاضی حسین احمد)

ایم ایم اے کے رہنماؤں کا مولانا اعظم طارق کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہونا قابل افسوس ہے مشترکہ بیان ڈپٹی چیف آرگنائزر پاکستان پیپلز پارٹی تحصیل دھیرکوٹ' راجہ جمیل اکبر' راجہ نواز خان صدر۔(جنگ' اوصاف' نیشن' لندن' پاکستان)

15 اکتوبر 2003ء:۔

علامہ ساجد نقوی کو' مولانا اعظم طارق کے مقدمہ میں شامل تفتیش کرلیا گیا۔قتل میں رعانت کے ٹھوس ثبوت نہیں' گرفتاری کا فیصلہ موخر صرف پوچھ گچھ کی جائے۔

اعظم طارق قتل کیس' سپاہ محمد کے 4 دہشت گردوں کا تعین ہوگیا۔طاہر' عمران' علی' رضوان اور مظفر کے قتل میں ملوث ہونے کے شواہد مل گئے۔

واقع اسلام آباد کی ایف آئی آر درج کرانے والی اکابرین دیوبند' کے سامنے قران سر پر رکھ کر حلف اٹھائیں' ہم الزام قبول کرلیں گے۔(ساجد نقوی)

اعظم طارق کیس' ساجد نقوی کے بھتیجے کی افسران سے ملاقات۔(عبدالجلیل نقوی نے ایس پی اور ڈی سی او' اسلام آباد کو ساجد نقوی کا پیغام پہنچایا)

انتہاپسندی کے خلاف وفاق اور صوبوں کو متحد کرینگے۔(جمالی)

Scanned with CamScanner

علماء، مساجد اور سفارت کاروں پر حملوں کے خدشات ہیں۔(آئی جی سندھ)

اعظم طارق قتل کیس کا اصل جماعت کے 4 دہشت گرد ملوث ہیں۔(اسلام آباد پولیس کا دعویٰ)

چاروں خوشاب میں مارے گئے دہشت گرد علی کے قریبی ساتھی ہیں۔

واقع کی رپورٹ جھوٹی اور مجلس عمل کے خلاف سازش ہے۔(ساجد نقوی)

اعظم طارق کو مخالف فرقہ نے قتل کرایا۔(خادم ڈھلوں)

ساجد نقوی اور لدھیانوی کی خوشاب میں اچانک آمد۔(پولیس بوکھلا اٹھا)

مولانا اعظم طارق کی یاد میں تعزیتی جلسہ، جامع مسجد گلاسکو مولانا اعظم طارق کی یاد میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی نے کہا کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک مولانا کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔حافظ عبدالحمید نے کہا کہ علماء برطانیہ کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔چوہدری صابر نے کہا کہ مولانا اعظم طارق نے اسمبلی میں شریعت بل پیش کر کے عالم اسلام کے دل جیت لیے تھے۔

علماء برطانیہ کے وفد نے پاکستانی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی سے لندن میں ملاقات میں مولانا اعظم طارق کے قتل پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا۔

اعظم طارق کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دیں گے۔(جمالی)

مولانا اعظم طارق اور ان کے قریبی ساتھیوں کا قتل ایک طے شدہ اور سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے اس لرزہ خیز گھناؤنی واردات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ان کا قتل اہل پاکستان کیلئے بڑا سانحہ ہے۔مولانا اعظم طارق اور ان کے ساتھیوں کے قاتل بھی یقیناً بااثر لوگ ہونگے کیونکہ ایک معمولی آدمی اس قسم کا کام سرانجام نہیں دے سکتا۔(محمد رفیق قریشی کے کالم سے اقتباس)

متحدہ مجلس عمل بلوچستان کی مجلس شوریٰ کے رکن حافظ خلیل احمد کا روزنامہ اوصاف کو انٹرویو، مولانا اعظم طارق کے قتل کے دو ہمسایہ ممالک کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔سرکاری نصاب سے صحابہ کرامؓ و امہات المومنینؓ کے نام نکالنے کی کوشش کی گئی تو ملک گیر احتجاج کریں گے۔اور جانوں پر کھیل کر بھی ان اسلاف کے تقدس کی حفاظت کریں گے۔حکومت اعلیٰ عدالتی کمیشن بنا کر فرقہ واریت کا جائزہ لے اور دونوں فریقوں کو سن کر ایک ضابطہ اخلاق کو قانونی شکل دے۔

حافظ خلیل احمد نے کہا کہ وہ مولانا اعظم طارق کی شہادت پر انتہائی رنجیدہ ہیں مگر صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کے تقدس کی حفاظت کی خاطر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لیکر مولانا محمد اعظم طارق تک سب نے شہادتیں پیش کیں۔اور ان اسلاف کی عظمتوں کا تحفظ کیا۔اور یہ سلسلہ آئندہ نہیں رکے گا۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر چہ مولانا اعظم طارق نے ایم ایم اے کو ووٹ نہیں دیا تو یہ ان کا سیاسی فیصلہ تھا۔اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ ہم سے مذہبی طور پر بھی کٹ گئے تھے۔انہوں نے کہا کہ سرکاری نصاب سے مقدس شخصیات کے نام نکالنے کی کوشش کسی صورت برداشت نہیں کیا جائیگا۔اگر ان ناموں

Scanned with CamScanner

کی حفاظت جان دیکر کرنا پڑی تو کریں گے۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کو چاہیے کہ مولانا کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کرلیں کہ انہی کے ایک ووٹ کی اکثریت سے وہ وزیراعظم بنے تھے۔(جنگ' نوائے وقت' نیشن' اوصاف لندن' اور خبریں)

16 اکتوبر 2003ء:۔

پاکستان میں کالعدم تنظیموں کے 1140 دہشت گردوں کے خلاف کارروائی ہوگی۔اعظم طارق قتل کیس میں چند اہم شواہد مل گئے ہیں۔وفاقی کابینہ اجلاس وزیراعظم کا خطاب' شیخ رشید کی بریفنگ' ملت اسلامیہ کل پاکستان بھر میں احتجاجی مظاہر کرے گی۔حکومت نے مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کو گرفتار نہ کرکے کارکنوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے۔(مولانا احمد لدھیانوی)

ابھی لوگ نوابزادہ نصر اللہ خان کی وفات پر دل گرفتہ تھے کہ دوسرا صدمہ مولانا اعظم طارق کے قتل کا بجلی بن کر گرا۔مولانا اعظم طارق کا قتل فرقہ وارانہ اور مذہبی منافرت کو مزید ہوا دینے کا موجب بنے گا۔(غلام ربانی کے کالم' امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال سے اقتباس)

قاتل گرفتار نہیں ہوئے تو حکمرانوں کا گھیراؤ کریں گے صبر وتحمل سے کام لے رہے ہیں ورنہ اعظم طارق اور دیگر شہداء کا بدلہ خود لے سکتے ہیں۔(مولانا احمد لدھیانوی)

میرے خلاف اعظم طارق کے قتل کی ایف آئی آر بے بنیاد ہے۔(ساجد نقوی)

فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے فوج کی نگرانی میں بورڈ تشکیل دیا جائے۔اعظم طارق قتل کیس کے نامزد ملزم گرفتار نہ کیے گئے تو کارکنوں کا پُرامن رکھنا مشکل ہوجائیگا۔

ملزمان عدالت میں بے گناہی ثابت کریں' فرقہ واریت کی سرپرستی کرنے والے خانہ فرہنگ ایران کے 12 مراکز فوری ختم کیے جائیں۔(معاون کنوینر ملت اسلامیہ' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' روزنامہ جنگ' اوصاف' نیشن لندن' خبریں' بیانات' کالم)

17 اکتوبر 2003ء:۔

شہید ملت اسلامیہ وکیل صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہید کی یاد میں علماء برطانیہ کی طرف سے تعزیتی جلسہ' 18 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد طیبہ برمنگھم 19 اکتوبر بروز اتوار بعد از نماز مغرب' ادارہ تعلیم القرآن ایڈنبرا' سکاٹ لینڈ میں ہوا' قائد ملت اسلامیہ مولانا علی شیر حیدری اور جانشین ملت اسلامیہ مولانا محمد عالم طارق کا ٹیلی فون کے ذریعہ خطاب ہوا۔مہمان علماء کرام' شیخ الحدیث مولانا فضل احمد ساہیوال' شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق' پنڈی' مولانا قاری عبدالحی عابد لاہور' صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی فیصل آباد' مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء کمالیہ' مولانا محمد شفیع قاسمی ساہیوال' انتظامیہ: حافظ عبدالحمید' قاری تصور الحق' مولانا امداد الحسن نعمانی'' قاری امداد اللہ قاسمی' مفتی عبدالسلام' مولانا موسیٰ قاسمی' مولانا محمد اکرم' قاری عمران جہانگیری' مولانا ضیاء الحسن طیب' مولانا محمد وسیم' مولانا اکرام الحق حیدری' قاضی عبدالسلام خورشید' حافظ منیر احمد' حافظ محمد حسین' مولوی محمد اکبر' قاری عبدالرشید' قاری محمد منہاج فاروقی۔(روزنامہ جنگ' لندن)

Scanned with CamScanner

دارالحکومت اسلام آباد میں مولانا محمد اعظم طارق کے ساتھیوں کا قتل پنجاب حکومت کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مفتی محمد افضل نقشبندی۔ سیکریٹری جنرل مسلم لیگ (ن) برطانیہ۔

مولانا اعظم طارق کے قتل کا واقعہ اندوہناک ہے۔ (ہارون الرشید کے کالم خاتما سے اقتباس)

18 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق قتل کیس میں اہم پیش رفت قاتل جلد گرفتار ہونگے۔ (فیصل صالح)

قتل میں ملوث کچھ افراد کو گرفتار کیا۔ اہم شواہد مل گئے۔ قانون ہاتھ میں لینے والوں سے سختی سے نمٹیں گے۔ ملت اسلامیہ کے رہنماؤں نے امن وامان کی صورت حال قائم رکھنے میں مدد دینے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ (وزیر داخلہ)

اعظم طارق کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر ملک بھر میں احتجاج' مختلف شہروں میں جلوس نکالے گئے فیصل صالح سے ملت اسلامیہ کے کنوینر مولانا لدھیانوی کی ملاقات۔ مولانا اعظم طارق کے قتل کی تفتیش سے متعلق آگاہی حاصل کی۔ قاتلوں کو گرفتاری کا مطالبہ۔ (بیان بمع فوٹو)

اعظم طارق کے قاتل گرفتار نہ ہوئے۔ تو پھر لشکر اعظم پیدا ہوگا۔ (عبدالغفور ندیم کراچی) کالعدم تنظیموں کے خلاف یکطرفہ آپریشن کیا گیا تو ملک کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے مظاہرے سے خطاب تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کا اعلیٰ سطحی اجلاس آج ہوگا۔ موجودہ حالات کے تناظر میں اہم فیصلے کیے جائینگے۔ تحریک کے سربراہ حامد موسوی صدارت کریں گے۔

پاکستان کے معروف عالم' دانشور اور عوام کے مقبول مذہبی رہنما رکن قومی اسمبلی مولانا اعظم طارق کا بہیمانہ قتل' گزشتہ چند سال سے مولانا کو قتل کی متعدد دھمکیاں مل چکی تھیں۔ اور آخر یہ دھمکیاں رنگ لائیں۔ اس حادثے پر پورا پاکستان سوگ میں ڈوب گیا۔ اور سپاہ صحابہؓ کے ہزاروں کارکنوں نے دل صدمے کا اظہار کیا۔ اور زبردست احتجاج کیا۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ نے اس سفاکانہ قتل کو پوری اہمیت دی۔ ملت اسلامیہ کے کارکنوں نے اب پولیس کو دھمکی دی ہے کہ اگر تین دن کے اندر مولانا کے قاتلوں کا پتہ نہ چلایا گیا تو وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ (عقیل دانش کا کالم' رسائی دل تک سے اقتباس' جنگ' نیشن' اوصاف)

19 اکتوبر 2003ء:۔

مولانا اعظم طارق قتل کیس میں قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے۔ (فیصل صالح)

مولانا اعظم طارق کے قتل پر صدر جنرل پرویز مشرف کی خاموشی سنسی خیز ہے۔

فیصل صالح کے مستعفی ہونے کا کبھی مطالبہ نہیں کیا کیونکہ اس سے ہمارے شہید جرنیل واپس نہیں آسکتے۔ (لدھیانوی)

ساجد نقوی کو مجلس کے پردوں کے پیچھے چھپنے نہیں دینگے قاتل جہاں بھی چھپ جائیں انہیں عدالت کے کٹہرے میں آنا پڑیگا۔ (عبدالغفور ندیم' کراچی)

ساجد نقوی کی پشت پناہی کرنے والے اس وقت کہاں تھے جب مولانا اعظم طارق کے بلا جواز غیر معینہ مدت کیلئے

Scanned with CamScanner

جیل بھیج دیا جاتا تھا۔(انجینئر الیاس ندیم)

انہوں (بے نظیر) نے مولانا اعظم طارق کے قتل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کے پیچھے موجودہ حکومت کا ہاتھ ہوسکتا ہے کیونکہ ہر فرد سیکورٹی ایجنسیوں کے اسی کردار پر انگلی اٹھا رہا ہے جو وہ مولانا کے گرداد کرتی رہیں۔انہوں نے بتایا کہ سیکورٹی ایجنسیاں ہر وقت مولانا اعظم طارق کی جامع نگرانی کرتی تھیں۔(نیشن' اوصاف' لندن)

20 اکتوبر 2003ء:۔

اور یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ اتنی سخت نگرانی کے باوجود ان کا قتل کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا کہ مولانا کو وفاقی دارالحکومت میں قتل کیا جانا بھی حیران کن امر ہے جہاں کہ ان کی تمام حرکات بھی سیکورٹی ایجنسیوں کی نظر میں تھی۔(نیشن لندن میں بے نظیر بھٹو کا بیان)

21 اکتوبر 2003ء:۔

مجلس عمل کے رہنما ساجد نقوی کی پشت پناہی چھوڑ دیں۔(ملت اسلامیہ)

اعظم طارق کے قتل میں ملوث ساجد نقوی کو گرفتار نہ کیا گیا تو ملک گیر احتجاج ہوگا۔(سرحد اسمبلی میں ملت اسلامیہ کے رکن ابراہیم قاسمی کا مولانا اعظم طارق شہید کانفرنس سے خطاب)

مولانا اعظم طارق کا خون رائیگاں نہیں جائیگا۔اس خون کے ہر قطرے سے ہزاروں اعظم طارق پیدا ہونگے۔(ابراہیم قاسمی۹

حکومت دہشت گردی کا خاتمہ چاہتی ہے تو بڑے مگرمچھوں پر ہاتھ ڈالے۔(حامد موسوی)

مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔قاتلوں کو یہ خون مہنگا پڑیگا۔(برمنگھم یو۔کے' میں تعزیتی جلسے سے رکن قومی اسمبلی قاری محمد یوسف اور دیگر علماء کا خطاب)

جامع مسجد طیبہ میں تعزیتی جلسہ زیر صدارت مولانا محمد اسحاق منعقد ہوا' مہمان خصوصی متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما اور رکن قومی اسمبلی مولانا قاری محمد یوسف تھے۔مقررین میں جب مولانا زاہد محمود قاسمی' قاری تصور الحق' قاری حق نواز' حقانی' مولانا امداد الحسن نعمانی' مولانا اکرام الحق طیب' مولانا مفتی عبدالسلام' مولانا مفتی محمد اشرف قریشی' مولانا محمد قاسم' مولانا ضیاء الحسن طیب' مولانا مفتی عبدالسلام' مولانا مفتی محمد ابراہیم' مولانا شمس الحق' محمد اعظم پاشا ڈار' عاشق حسین خواجہ افتخار الدین' قاری انوار الحق' عدیل تصور نے خطابات اور شرکت کی۔(نیشن' اوصاف لندن)

22 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق قتل کیس' تحقیقات کیلئے دو ٹیمیں تشکیل دے دی گئیں۔ٹیموں کی نگرانی دو ڈی ایس پیز کر رہے ہیں۔ملزمان کی جلد گرفتاری کا امکان۔(نیشن' لندن)

Scanned with CamScanner

23 اکتوبر 2003ء:۔

افواہیں اصل ملزمان کو بچانے کیلئے پھیلائی جارہی ہیں' ساجد نقوی کو عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے۔(احمد لدھیانوی کی پریس کانفرنس' نیشن لندن)

27 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق قتل کیس ایف آئی آر (FBI) اور ایف آئی اے (FIA) نے رپورٹ تفتیشی ٹیم کو دے دی۔ جائے وقوعہ اور ملزمان کے زیر استعمال گاڑی سے فنگر پرنٹس حاصل کیے گئے تھے۔

اعظم طارق کے قاتلوں کی عدم گرفتاری حکومت کی ناکامی کا ثبوت ہے۔شہید جرنیل کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا جارہا ہے۔(احمد لدھیانوی' جنگ' نیشن لندن)

28 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق کے قاتل چند روز میں منظر عام پر لے آئیں گے۔ملزمان کی شناخت تقریباً مکمل ہوچکی ہے قتل میں القاعدہ ملوث نہیں (فیصل صالح)

30 اکتوبر 2003ء:۔

مولانا اعظم طارق کے قاتل دندناتے پھر رہے ہیں حکومت نہ جانے ان پر ہاتھ نہیں ڈال رہی رمضان کے بعد تحریک چلائیں گے۔مولانا لدھیانوی۔(نیشن لندن)

31 اکتوبر 2003ء:۔

اعظم طارق کے قاتلوں کی گرفتاری کا مزید 10 روز انتظار کرلیں گے۔وزیر داخلہ کا بیان صدمے سے نڈھال کارکنوں کیلئے امید کی کرن ہے۔(علامہ علی شیر حیدری' نیشن لندن)

یکم نومبر 2003ء:۔

مخصوص فرقے کے بیورکریٹس اعظم طارق کے قاتلوں کو تحفظ دے رہیں۔آئی جی سندھ کی طرف سے ملت اسلامیہ پر فدائی دستے تشکیل دینے کا الزام بے بنیاد ہے۔(مولانا لدھیانوی)

2 نومبر 2004ء:۔

اعظم طارق کے مقدمہ قتل کے نامزد ملزم علامہ سبطین کاظمی کی گرفتاری کیلئے چھاپہ 16 ایم پی او کے ایک مقدمہ میں مطلوب مولانا اکرم عابد بھی گرفتار نہ ہوسکے۔(جنگ' لندن)

Scanned with CamScanner

4نومبر 2004ء:۔

زبانی جمع تفریق سے کام نہیں چلے گا۔حکومت اعظم طارق کے قاتلوں کو گرفتار کرے یا ہمیں اپنی بے بسی کا صاف جواب دے دے۔(مولانا محمد احمد لدھیانوی)

اعظم طارق قتل کیس میں ملوث پروفیسر گلزار جعفری کی گرفتاری کیلئے چھاپے تفتیشی ٹیم نے بھائی کو حراست میں لے لیا۔خصوصی عدالت سے سبطین کاظمی اور امان اللہ کے وارنٹ۔

6نومبر 2004ء:۔

اعظم طارق کا قتل لاقانونیت کا نتیجہ ہے۔(ساجد نقوی' نیشن' جنگ لندن)

چنیوٹ سے' مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے حکومت فوری ایکشن لے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس خون ناحق کے قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے۔(قاضی حسین احمد)

7نومبر 2004ء:۔

اعظم طارق کے اہل خانہ سے قاضی حسین احمد کا اظہار تعزیت' قاضی حسین احمد کی سربراہی میں متحدہ مجلس عمل کے چارکنی وفد نے مولانا اعظم طارق مرحوم کے اہلخانہ اور ملت اسلامیہ کی قیادت سے ملاقات کی۔ایم ایم اے کا وفد قاضی حسین احمد' حافظ حسین احمد' لیاقت بلوچ اور مولانا فضل الرحمٰن کے بھائی مولانا عطاء الرحمٰن ایم این اے پر مشتمل تھا۔اپنی تاخیر سے آمد پر معذرت کرتے انہیں بتایا کہ ایم ایم اے کا وفد اتحاد کی سپریم کونسل کے فیصلے کے مطابق جھنگ آیا ہے وفد نے جامعہ محمودیہ میں مدفون مولانا اعظم طارق اور دیگر رہنماؤں کے قبروں پر فاتحہ خوانی بھی کی۔

قاضی حسین احمد مولانا عالم طارق اور ملت اسلامیہ کے قائدین سے ملاقات میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا اعظم طارق کے قتل پر ہم بھی دکھی ہیں اعظم طارق کے قاتل سرعام دندناتے پھر رہے ہیں۔(خادم حسین ڈھلوں۔جنگ' نیشن' وصاف' لندن)

ابن حنبل کی نشانی خالد کی یلغار

ستم سے آشنا تھا وہ سبھی کے دل دکھا گیا
شام غم تو کاٹ لی سحر ہوئی تو چلا گیا
فضائے ظلم چیختی ہے کہ کس بھنور میں پھنس گئی
اک دیا بجھا تو سینکڑوں جلا گیا

محمد سفیان معاویہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

Scanned with CamScanner

جرنیل سپاہ صحابہ کے سنہری اقوال

(ایم ارشد فاروقی)

☆دوستو! وہ حدیث چین سے نہیں بیٹھنے دیتی جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! عالم اپنے علم کا اظہار کرے جب میرے صحابہ کو گالی دی جانے لگے جو عالم ایسا نہیں کریگا اس پر خدا کی لعنت ہے' فرشتوں کی لعنت ہے' سب انسانوں کی لعنت ہے' اور اپنی اپنی پسند ہے چاہے آرام کو اختیار کر کے لعنت لے لو یا ہتھکڑیاں بیڑیاں پہن کر خدا کی رحمت حاصل کرو۔

☆خدا کی قسم! صحابہؓ کی عزت کیلئے جو ہتھکڑیاں' بیڑیاں لگتی ہیں یہ تو جنت کے کنگن ہیں یہ جنت کا میوہ ہیں۔ پہنتا ہے مزہ اسی کو آتا ہے دوسرا کیا جانے؟ میں آج فخر سے کہتا ہوں کہ آج نہیں تو کل' ہماری زندگیوں میں نہیں تو بعد میں ان شاء اللہ سپاہ صحابہؓ اپنی منزل پر پہنچے گی کوئی مجھ سے دلیل پوچھنا چاہے تو دلیل ایک ہے کہ میری قوم مرنے کیلئے تیار ہے سعیت بیداری کی راہ پر چل پڑی ہے اس کے بچے بچے ذبح ہونے کیلئے تیار ہیں۔

☆صحابہؓ کے دشمنوں (شیعہ) کو بدترین کافر کہنا اگر سمجھ میں نہ آئے تو قرآن پڑھو۔ واضح پتہ چل جائیگا۔ لیغیظ بھم الکفار' انھم ھم السفھآء

☆دشمن صحابہؓ والے پھاٹک سے گزرے گا تو قصر نبوت ﷺ تک پہنچے گا' میں پھاٹک سے گزرنے ہی نہیں دوں گا۔

☆ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک ادنیٰ صحابی کی جوتی کی توہین بھی برداشت نہیں کریں گے۔ (خطاب مکہ مکرمہ)

☆ہم خدا کی تقسیم پر راضی ہیں کسی کو سیاست دی کسی کو دولت دی کسی کو کرسی دی کسی کو جماعت دی مجھے اور میری جماعت کو فخر ہے ہمیں صحابہؓ کی محبت دی۔

☆صدیق اکبرؓ کا منکر بھی کافر ہے صدیق اکبرؓ کی جوتی کا منکر بھی کافر ہے۔

☆صحابہؓ کون ہیں؟ قرآن کی زبان کے مطابق' صحابہؓ وہ ہیں جنکے استاد کو دنیا کہتی ہے رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کا استاد رسول اللہؐ انکا نصاب کتاب اللہ' درسگاہ بیت اللہ' شاگرد حزب اللہ' صحابہؓ کا ممتحن خود اللہ' نتیجہ رضی اللہ' جو مانے وہ رحمت اللہ جو انکار کرے وہ لعنت اللہ' محبین صحابہؓ پر اللہ کی رحمت ہو' اور منکرین صحابہؓ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اے اللہ! محبین صحابہؓ میں ہمارا شمار کردے' اسی قطار اندر قطار کردے' بیڑہ سب کا پار کردے۔ آمین!

☆میں سولی پر چڑھنا پسند کرتا ہوں صحابہؓ کے مشن کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

☆میرا مشن' میرا نظریہ' میرا موقف' میرا ایمان ہے اس سے روگردانی نہیں ہو سکتی۔

☆پاکستان میں ہم اسلام کے سوا کوئی دوسرا نظام قبول کرنے کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔

☆انسانوں کا بنایا ہوا قانون' اختیارات صدر یا وزیراعظم کو دیتا ہے مگر خدا کا قانون اختیارات اپنے پیغمبر کو دیتا ہے! عوام کو دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

☆الحمد للہ عظمت صحابہؓ کی بات دنیا کے ایوانوں میں اور قومی اسمبلی میں بھی گونج رہی ہے۔

☆میں آخری دم تک کفر' ظلم' جبر' اسلام دشمن' آمریت اور لادینیت کے خلاف لڑتا رہوں گا۔ان شاء اللہ جو عہد کیا تھا وہ عہد آج ہم وفا کر چلے۔

☆مولانا محمد اعظم طارقؒ امت مسلمہ کے باعمل مجاہد اور راہنما تھے۔جمعیت اشاعت التوحید وسنت مولانا امان اللہ۔

☆مولانا اعظم طارقؒ کے قتل کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے' راجہ عامر زمان ناظم اعلیٰ ہری پور۔

☆مولانا اعظم طارقؒ کی شہادت امت کیلئے لمحہ فکریہ ہے' حاجی نذیر تنولی مسلم لیگ مانسہرہ۔

☆مولانا اعظم طارقؒ جیسے امت مسلمہ کے عظیم انسان زندگی میں ایک بار ملتے ہیں' قاضی خلیل احمد ڈسٹرکٹ خطیب مانسہرہ۔

☆مولانا اعظم طاقؒ کے مشن پر ہزاروں لاکھوں طلباء اپنا خون پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں' بلال خان جدون ISM صدر کالج ایبٹ آباد۔

☆الغرض پورے ہزارہ کی سرزمین پر اس دن کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو جرنیل محترم کی شہادت پر تڑپا نہ ہو اور یا حکومت کے خلاف احتجاج نہ کیا ہو۔کاغان کی چوٹیوں تک' دریائے کنہار کے ساحل پر' میدانوں پر پہاڑوں پر عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اپنے قائد سے اظہار محبت اور انکی جدائی سے اشکوں کی برسات میں نہاتا ہوا نظر آتا تھا۔یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کا انکار کوئی نہیں کرسکتا۔بچے جوان' بوڑھے' عورتیں سب اپنے شہید قائد کے قاتلوں کی گرفتاری اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے شریعت بل کی منظوری کیلئے' سڑکوں پر سراپا احتجاج بنکر نظر آتی ہیں۔اور یہ شہید قائد کی مخلصانہ ومجاہدانہ کوششوں کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔آج بھی اسی سرزمین شہدائے بالاکوٹ کے نوجوان اور ہر طبقہ کے لوگ سب سے بڑھ کر "ملت اسلامیہ" کا ساتھ دیتے ہیں۔اور مشن جھنگویؒ، فاروقیؒ، قاسمیؒ اور اعظم طارقؒ کیلئے اپنی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے اپنا تن من' دھن قربان کرنے کو تیار بیٹھے ہیں۔اپنا سب کچھ قربان کرکے' ظلم وستم سہہ کر' ظالموں سے کافروں سے ٹکرا کر تختہ دار پر لٹک کر بھی یہ کہہ جائیں گے کہ:

؎ مقدر پہ نہ کر شکوہ تدبر آزماتا جا
نہ ڈر منزل کی دوری سے قدم آگے بڑھاتا جا

؎ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم

(احمد خادم مدرسہ امداد العلوم ڈی بلاک وحدت کالونی لاہور)

؎ ہزاروں منزلیں ہوں گی ہزاروں کارواں ہونگے
نگاہیں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہونگے

(عبدالقیوم' سعید احمد' وحدت کالونی لاہور)

Scanned with CamScanner

اور میں بے ہوش ہوگیا

سید طارق علی احمد حیدری کھمبڑا

سپاہ صحابہؓ کے بارے میں اس وقت معلوم ہوا جب 7:00 بجے کی انگریزی خبروں میں حضرت مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کی خبر سنی اس کے بعد پھر اپنے کزن نور محمد شاہ اور خالد محمود شاہ سے اس جماعت کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوئیں کہ ان کا مشن کیا ہے؟ اس دن سے سپاہ صحابہؓ پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور مرتے دم تک رہے گی میرے کزن جن کا میں احسان مند ہوں کہ اگر وہ مجھے اس مشن کے بارے میں نہ بتاتے تو پتہ نہیں کس مشن پہ ہوتے اور کسی مشن پر مرتے۔ اس کے بعد علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ہوگئے۔ انکی شہادت کے بعد مولانا محمد اعظم طارقؒ کے چرچے اور زیادہ ہوگئے بہت حملے ہوئے جان سے مارنے کی دھمکی ملی۔ لیکن اس عظیم ہستی نے ہمیشہ صبر سے کام لیا اور کبھی بھی کسی سے شکایت نہیں کی۔ اس لیے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو دیکھنے اور ان سے ملنے کا عشق ہوگیا عشق ایسا تھا کہ جنون کی حد تک مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو پہلی مرتبہ خانپور کے سالانہ جلسے میں دور سے دیکھا اس جلسے سے صبح جب گھر واپس آیا تو تایا ابو نے مجھے جلسے میں جانے پر مارا۔ لیکن میں نے بھی سپاہ صحابہؓ پاکستان شمولیت کے وقت عہد کیا تھا کہ کبھی اس تنظیم کو چھوڑنا نہیں ہے پھر دوسری ملاقات ظاہر پیر جلسہ میں ہوئی وہاں ایک لڑکا آیا اور کاغذ مولانا صاحب کو دیا کہ کچھ لکھ دیں مولانا صاحب نے اس کو لکھ دیا۔ میں نے بھی ایک کاغذ مولانا صاحب کی طرف بڑھایا تو مولانا شہیدؒ فرمانے لگے کیا کروں میں نے کہا کچھ نصیحت کریں مولانا صاحب نے فرمایا میرا مرنے کا ابھی کوئی ارادہ نہیں میں حیران ہوگیا۔ سارے لوگ میری طرف دیکھنے لگے میں کچھ سوچ میں پڑ گیا کہ میں نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا مولانا صاحب! وصیت نہیں نصیحت کریں مولانا شہیدؒ نے کہا اچھا' تحریر یہ لکھی۔ ''نماز ساری عبادتوں کی جڑ ہے''۔ اس کے بعد مولانا شہیدؒ سے فون پر باتیں ہوتی تھیں پھر مولانا کوٹ سبزل آئے بھائی طارق کی مہربانی سے میں نے مولانا شہیدؒ کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا اور گلے ملا۔ اس کے بعد جامعہ حیدریہ کے سالانہ جلسے کیلئے خیر پور گئے وہاں مولانا شہیدؒ کو سنا اس کے بعد رحیم یار خان آئے وہاں پر ملاقات ہوئی آخری ملاقات ترنڈہ سوائے خان ہوئی دن کو جلسہ تھا مولانا غلام کبریا کی یاد میں جب مولانا شہیدؒ اسٹیج پر تشریف لائے ان سے مصافحہ کیا اور انکی کرسی کے برابر بیٹھ گیا۔ اس دن میں نے کاٹن کے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ صاحب کچھ کھا رہے تھے انہوں نے منہ سے نکال کر کسی چیز کو نیچے ڈالا میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مولانا صاحب کیا کھا رہے ہیں اس لیے نیچے دیکھا مولانا شہیدؒ یہ سمجھے کہ میں اپنے کپڑوں کو دیکھ رہا ہوں تو اشارے سے کہا کہ سب ٹھیک ہے مولانا صاحب کو میں نے آٹوگراف بک دینا چاہی تو مولانا شہیدؒ نے اشارہ کر کے کہا کہ کچھ دیر صبر کریں اب میں تقریر بالکل نہیں سن رہا بار بار مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے چہرے مبارک کو دیکھ رہا ہوں آخر کار مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے مجھ سے آٹوگراف بک لی اور اپنے آٹوگراف دیئے اس دن پتہ نہیں کیا بات تھی کہ میں مولانا صاحب کو بار بار دیکھ رہا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ دکھا رہے تھے کہ اپنے محبوب قائد مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو آخری بار دیکھ لیں پھر ملاقات نہ ہوسکی۔ میں

Scanned with CamScanner

چلہ کیلئے جماعت کے ساتھ پشاور سے آگے ایک علاقے میں چلا گیا۔اس آخری ملاقات کے دوران میں نے دیکھا کہ میرے دوست طارق حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے ہیں میں نے سوچا کہ میں بھی مولانا شہیدؒ کے ہاتھ کو چوم لوں اس لیے میں نے مولانا شہیدؒ کا ہاتھ چوم لیا بہت ملاقاتیں ہوئیں مگر کبھی ہاتھ نہیں چوما۔ساری قیادت سے ملا مگر کسی قائد کا ہاتھ نہیں چوما تھا۔اس کے بعد جلسہ کے آخری دن تھے۔پشاور والے آگئے لاچی مرکز ہے ہم لوگ وہیں پر تھے منگل صبح فجر کی نماز پڑھی' اس کے بعد بیان ہوا پھر مشورہ ہوا مرکز میں منگل کا مشورہ تھا اس لیے گشت کے لیے ایک میں تھا دوسرا مقامی لڑکا ہم لوگ شہر میں چلہ' چار ماہ' سال اور وقت لگے ہوئے لوگوں سے ملاقات کر رہے تھے اس لڑکے نے کہا کہ ان کا کوئی رشتہ دار آفیسر ہے اس کو آپ دعوت دیں۔اس افسر کو دیکھنے کے لیے گئے وہ آفس کے اندر گیا باہر چوکیدار کے ہاتھ میں اخبار تھا میری نظر جیسے ہی اخبار پر پڑی تو مولانا شہیدؒ کی تصویر نظر آئی میں نے سوچا کہ مولانا شہیدؒ پر تو پشاور میں آنے پر پابندی ہے میں نے چوکیدار سے اخبار لیا اور جیسے ہی اخبار کھولا مین صفحے پر ہیڈ لائن پڑھی۔اسلام آباد میں مولانا محمد اعظم طارقؒ اپنے باڈی گارڈ کے ساتھ شہید ہوگئے بے ہوش ہوگیا ہسپتال جا کر ہوش آیا اس کے بعد سے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔اکثر مولانا شہیدؒ کے بارے میں سوچتا ہوں زندگی میں اس سے بڑا کوئی صدمہ نہیں ملے گا اب چاہے سارے مر جائیں کوئی پرواہ نہیں۔

سادگی کی انتہاء

حافظ مصنف خان حضروی

18 دسمبر 2002ء کو ایک وفد جناب ممتاز راٹھور کی قیادت میں پارلیمنٹ لاجز میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے ملاقات کیلئے گیا وہاں ملک بھر سے بہت سے کارکن ان سے ملاقات کیلئے موجود تھے ان سب کارکنوں کی موجودگی میں آپ نے چیچھ کے مہمان حضرات کیلئے کھانا تیار کروایا اور ان ہی کے ساتھ بیٹھ کر تناول فرمایا۔حافظ سجاد احمد کو کچھ عرصہ قبل ایک بیماری لاحق ہوئی وہ ذہنی طور پر کمزور ہوگئے یہاں تک کے دو دو دن تک بے ہوش رہے اور دس دس دن تک خاموش رہے۔ایک دن مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے خواب میں ایک تجویز دی کہ آپ حضرت مولانا زبیر احمد سے کہیں کہ وہ آپ کو زعفران کے ساتھ رب الشرح کی آیت لکھ کر دیں اور اس کو سات دن مسلسل استعمال کریں انشاء اللہ ٹھیک ہو جائینگے۔حافظ سجاد نے اس کو چھ دن استعمال کیا تو بے ہوشی کے دورے ختم ہوگئے اور بولنے کی طاقت اللہ تعالیٰ نے بحال کر دی۔الحمدللہ

جس طرح آپ ملک کے کونے کونے میں کارکنوں سے محبت فرماتے تھے اسی طرح آپ خوابوں کی دنیا میں اپنے مخلص ساتھیوں کی صحیح رہنمائی فرماتے ہیں۔آخر میں ایک خواب اپنا خواب' شہادت کے پہلے ہفتے میں خواب دیکھا کہ آپ سفید کپڑے پہن کر آسمان کی سیر کر رہے ہیں اور ساتھیوں کو ہاتھ ہلا ہلا کر سلام دے رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

نابغہ روزگار شخصیت

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی

سرمایہ ملت اسلامیہ نابالغہ روزگار شخصیت جو صرف جھنگ کے ایم این اے ہی نہیں بلکہ پنجاب و پاکستان کے عوام کی رلوں کی دھڑکن اور اسلامی اقدار کا پاسبان وتحفظ کا نگہبان ونگران تھے اور قوم کی فرمان نصیبی ہے کہ ان کے فیض سے محروم ہوگئی۔

ایسی شخصیت صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں ہم نے انہیں قریب سے دیکھا سنا سمجھا گو کہ قدر تو نہ کر سکے مگر پہچانا کہ وہ کیا تھے اس لیے احساس زیاں کی ٹیس اس شدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ لفظوں اور جملوں کے اندر سما نہیں سکتے۔

خصوصاً میں تو انکی خوبیوں اور حاضر دماغیوں اور فہم وفراست اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی صلاحیتوں کا مشاہدہ کرتا رہا ہوں وہ جواں سال جواں ہمت انتہائی انتھک آدمی تھے مایوسی گناہ ہے جب اس قافلہ کا پیش رو حضرت امیر عزیمت کی شہادت کے بعد مایوسی کے بادل چھائے تو اللہ رب العزت نے قاسمی شہیدؒ جیسا شاہکار بندہ کھڑا کر دیا جب دشمن نے انہیں بھی راستے سے ہٹا کر یہ سمجھ لیا کہ اب کون مائی کا لال قدم بڑھا سکے گا تو حضرت فاروقی کی نگاہ انتخاب نے جو قابل تاڑ رکھا تھا اب دونوں کے

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا رنگ وہی ہے
ساقی کو نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

حضرت اقدس شہید ملت اسلامیہ والدین اتوالعلم درجات (القرآن) موت العالم موت العالم (الحدیث) کی علمی وعملی تفسیر تھے محبت ہمدردی' ایثار جذبہ جہاد میں سرشار تھے۔

ایسا کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں جو دکھ میں ساتھ سکھ میں ساتھ چلنے والا' جنازہ پر آنے والا ہجوم انکی کامیابی کی روشن دلیل ہے لیکن ساتھ ساتھ کہتا جاؤں کہ ملت اسلامیہ کو فخر ہے کہ اس جماعت کی کامیابی کی دلیل انکے قائدین کا خون ہے اور جس جماعت میں اسکے قائد کا خون لگ جائے وہ کامیاب ہوتی ہے صحابہ کی جماعت کی کامیابی میں جہاں جہاں انکی دلیری اور دوسری صفات کا دخل ہے وہاں وہاں طائف کی گلیوں احد کے دامن میں آقائے نامدار ﷺ کا مبارک خون بھی شامل ہے۔

(محمد عابد فرید)

بچھڑا کچھ اس طرح کے رُت ہی بدل گئی
اِک شخص ساری دنیا کو ویران کر گیا

Scanned with CamScanner

ہفت روزہ ضرب مؤمن کراچی

مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کی گرفتاری میں پس وپیش کیوں؟

ملت اسلامیہ کے سربراہ مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کو دس دن گزر چکے ہیں مگر اب تک حکومت نے ان کے قاتلوں کی گرفتاری میں کوئی پیش رفت نہیں کی۔ حد تو یہ ہے کہ پولیس نے اب تک اس سلسلے میں کسی ایک ملزم کو گرفتار نہیں کیا۔ عوام بجا طور پر پرشکوہ کناں ہیں کہ حکومت جانبداری سے کام لے رہی ہے اور مولانا اعظم طارق شہید کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بجائے ان کی گرفتاری میں روڑے اٹکا رہی ہے..... کیا یہ تعصب کی انتہا نہیں کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے اس ملک میں کسی امریکی یا برطانوی شہری کے قتل پر پورے ملک میں کرفیو کی سی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ اقلیتی فرقوں سے تعلق رکھنے والے کسی فرد کو قتل کر دیا جائے تو چھاپوں اور گرفتاریوں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ مگر ایک عالم دین کی مظلومانہ شہادت پر اب تک ان افراد کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا جن کے بارے میں شکوک وشبہات کو بھی تقویت ملتی ہے۔ پھر یہ بات بھی بڑی عجیب اور جذبات کو غلط رخ دینے والی ہے کہ کوئٹہ کے واقعات میں مقتولین کو فی کس آٹھ لاکھ روپے ادا کرنے کا اعلان ہوا' جس پر ایک بین الاقوامی خبر رساں ادارے نے ستم ظریفانہ تبصرے کرتے ہوئے پاکستان جانوں کی گرانی پر طنز کیا تھا لیکن حالیہ سانحہ میں شہداء کے ورثاء کے لیے فی کس پانچ لاکھ روپے کا اعلان ہوا ہے جبکہ اتنی رقم کوئٹہ کے زخمیوں کو دی گئی تھی۔ اس طرح کے امتیازی باتوں کی پرورش نہیں ہوگی اور کیا ہوگا؟ کیا ایسی باتیں ملک کے خلاف کسی بڑی سازش کا حصہ ہیں؟

اگرچہ عوام یہ جانتے ہیں کہ مولانا اعظم طارق کی شہادت سے امت کو جو نقصان پہنچا ہے قاتلوں کا خون اس کی تلافی نہیں کر سکتا مگر سوال یہ ہے کہ آخر انصاف بھی کوئی شئے ہے کہ نہیں؟ قانون کی حکمرانی کا کوئی مطلب ہے کہ نہیں؟ کیا ملک میں حکومت اور انتظامیہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں؟ کیا عوام یہ سمجھ لیں کہ یہاں جنگل کا قانون ہے اور ہر طاقتور کو کمزور پر ظلم وزیادتی کی کھلی چھٹی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اب عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ چودہ برس پہلے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے بعد سے لے کر اب وہ مسلسل یہی دیکھتے آرہے ہیں کہ امت کے ان عظیم رجال کار کے خون کی کوئی قیمت نہیں سمجھی گئی اور ان قاتلوں کو دندناتے پھرنے کی پوری پوری آزادی دی جاتی رہی۔ مولانا جھنگویؒ کے بعد مولانا ایثار القاسمیؒ، مولانا مختار سیال، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا مفتی عبدالسمیع، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مولانا محمد عبداللہ' مولانا یوسف لدھیانویؒ، جیسے اکابر اہلسنت دن دیہاڑے بھرے پڑے شہروں میں درندہ صفت قاتلوں کی سفاکی کا نشانہ بن گئے اور عوام کے بھرپور احتجاج، مظاہروں اور مطالبوں کے باوجود آج تک کسی قتل کے اصل ملزمان کو عدالت کے کٹہرے میں نہیں لایا گیا۔ برسہابرس سے حکومت کی یہی بے اعتنائی اور انصاف کا یہ خون دیکھ کر عوام مایوس اور بددل ہو چکے ہیں' خطرہ ہے ان میں سے بہت سے انصاف کے حصول کے لئے

Scanned with CamScanner

قانون اپنے ہاتھ میں لینے پر تل سکتے ہیں۔ تیرہ سال پہلے مولانا جھنگوی شہیدؒ کے قاتلوں کی گرفتاری میں حکومت کی جانب سے عدم دلچسپی کے ردعمل میں باز پرجوش نوجوانوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لیکر از خود قاتلوں کا تعاقب کیا۔ ان کے اس طرز عمل سے امن وامان تہہ وبالا ہوا۔ مگر حکمرانوں نے اس کے باوجود کبھی اس ہیجان کے اسباب تک سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ حکومت کی جانب سے اگر یہی روش برقرار رہی تو ایسے جذبات کو مزید ہوا ملے گی اور اس طرح مزید نوجوان بغاوت کا راستہ اختیار کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ملت اسلامیہ کے سربراہ علامہ علی شیر حیدری وضاحت کر چکے ہیں کہ مولانا اعظم طارق کے قتل کا ذاتی انتقام لینا ہماری پالیسی نہیں ہے مگر اس کے باوجود پرجوش عوام کے جذبات کو قابو میں رکھنا اور انہیں کسی ردعمل سے روکنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ حکومت اگر ملکی امن وامان برقرار رکھنے میں نیک نیت ہے تو اسے بلا تاخیر مولانا اعظم طارق کے بہیمانہ قتل کے اصل مجرموں کو گرفتار کر کے تختہ دار پر لٹکانا چاہئے بصورت دیگر ملک کے حالات مزید بگڑتے چلے جائیں گے جس کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

روزنامہ اسلام،

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں؟

حقیقت یہ ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ ماحول کی خرابی کا سب سے بڑا سبب انصاف کی عدم فراہمی اور سرکاری ایجنسیوں کا گھناؤنا کردار ہے۔ یہ بات دعوی کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر حکومت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے قتل کی سازش بے نقاب کرتی اور مجرموں کو بروقت گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جاتا تو آج ملک میں فرقہ واریت کا مسئلہ اس قدر شدت اختیار نہ کر چکا ہوتا' مولانا اعظم طارق سپاہ صحابہؓ کے چوتھے قائد ہیں جن کو شہید کیا گیا۔ ان کے علاوہ مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مولانا مفتی عبدالسمیعؒ، مولانا عبداللہ شہیدؒ اور شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسے علماء دین اور اکابر ملت کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا' لیکن حکومت ان میں سے کسی ایک کے قاتلوں کو سزا نہ دے سکی۔ اس کا لازمی نتیجہ اس انتشار کی صورت میں نکلا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ آج بھی اگر حکومت سنجیدگی کا مظاہرہ کرے اور ملک میں فرقہ واریت کے حقیقی اسباب کا تعین کر کے ان کے خاتمہ کی کوشش کرے تو یہ کوئی لاینحل مسئلہ نہیں ہے۔ خود مولانا اعظم طارق نے حالیہ دنوں حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں جو ملک میں فرقہ واریت کے اسباب کا تعین کر کے ان کے سدباب کے لئے سفارشات طے کرے۔ مولانا اعظم طارق کی شہادت سے یقیناً ان کوششوں کو دھچکا لگے گا۔ جو وہ ملک میں فرقہ واریت کے خاتمہ کے حوالے سے کر رہے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ مولانا اپنی کوششوں میں کافی حد تک کامیاب بھی رہے تھے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ مولانا نے پاکستان میں فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے ملک کے آئین وقانون کی حدود میں رہ کر جدوجہد کی' انہوں نے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا' قومی اسمبلی میں کئی بل پیش کئے اور سابق وموجودہ حکمرانوں سے ملاقاتیں کر کے انہیں قابل عمل تجاویز اور سفارشات پیش کیں۔ مولانا کا مطالبہ فقط اتنا تھا اور یہ بالکل جائز مطالبہ تھا کہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں جہاں بانی پاکستان کی توہین

Scanned with CamScanner

جرم قرار دی گئی ہے وہاں پیغمبر اسلام ﷺ کے اہلبیت اطہار اور جانثار صحابہؓ کی توہین کا سلسلہ بھی بند ہونا چاہیے اور اقلیت کو اکثریت کے دینی جذبات اور مذہبی معتقدات کا خیال رکھنا چاہیے یہ بالکل ایک جمہوری مطالبہ تھا اور دنیا کا کوئی قانون اس کو غلط نہیں کہہ سکتا تھا۔ مولانا نے اپنے اس جائز اور منطقی مطالبہ کے لئے پوری زندگی جدوجہد کی' جیل کی صعوبتیں برداشت کیں اور کئی مرتبہ قاتلانہ حملوں کا نشانہ بنے لیکن آخری دم تک اپنے اس مشن سے دستبردار نہیں ہوئے۔ مولانا کبھی کسی کو آئین اور قانون سے ہٹ کر کوئی اقدام کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ یہ مولانا ہی کی شخصیت تھی جس نے ہزاروں جذباتی نوجوانوں کو ملک کے آئین اور قانون کا پابند بنایا ہوا تھا۔ مولانا نے ہمیشہ کہا کہ ان کی جدوجہد آئین اور قانون کے اندر رہ کر ہے اور وہ گالی اور گولی کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔ مولانا کچھ جذباتی لوگوں کا اپنی جماعت سے نکلنا گوارہ کیا لیکن امن پسندی کا اپنا مشن نہیں چھوڑا' افسوس کہ مولانا کے اس جذبے کی قدر نہیں کی گئی اور ان کو راستے سے ہٹا کر ملک کے لیے نئی مشکلات کو دعوت دی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف ایک جماعت' ایک گروہ یا فرقہ کا نقصان نہیں بلکہ ملک کا اور ملک کے عظیم تر مفاد کا نقصان ہے۔ عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت ملک کو کشیدگی سے بچانے کے لئے مولانا کے قاتلوں کی بلد سے جلد گرفتاری اور ان کے قتل میں ملوث سازشی قوتوں کو بے نقاب کرنے میں دیر نہ کرے اور ملک میں امن کے قیام اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے مولانا اعظم طارق کے مطالبات اور ان کی تجاویز کی روشنی میں جامع حکمت عملی تیار کرے۔

روزنامہ انصاف

مولانا اعظم طارق کا قتل..... حکومتی ذمہ داروں کا نامعقول رویہ!

ایک اخباری طلاع کے مطابق لاہور کے کسی خفیہ ادارے نے وفاقی حکومت کو مولانا اعظم طارق کے قتل سے پانچ گھنٹے قبل اطلاع دی تھی کہ اعظم طارق کی جان خطرے میں ہے۔ شاید کسی کے پاس وقت بھی نہیں تھا کہ وہ اس رپورٹ کا جائزہ لیتا۔ یہاں تو بعد از قتل حکومت ایسے ایسے گل کھلا رہی ہے کہ عقل محو تماشا ہے' وزیر داخلہ نے پہلے تو قتل چھپانے کی کوشش کی اور پھر نامعقول رویہ اپنایا اور کہا کہ اعظم طارق کی گاڑی کی نمبر پلیٹ جعلی تھی اور ان کی گاڑی سے ڈھیروں اسلحہ برآمد کر کے سوائے اپنی نامعقولیت کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر داخلہ اور ان کے ساتھی آئی جی اسلام آباد نے بھی کہا کہ اعظم طارق کا قتل دہشت گردی نہیں تو سوال ہے کہ ایک قومی راہنما کو نامعلوم افراد رن دیہاڑے ایک شاہراہ پر قتل کر جاتے ہیں' وہ سکون کے ساتھ تین سو گولیاں برساتے ہیں اور فرار ہو جاتے ہیں۔ یہ اگر دہشت گردی نہیں تو دہشت گردی پھر کس چڑیا کا نام ہے۔ وزیر داخلہ اور آئی جی دونوں اپنی نااہلی اور نالائقی پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں ہیں۔ قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ ایک نیب زدہ کو وزیر داخلہ بنا دیا جائے تو اس سے کس قسم کی توقع کی جا سکتی ہے۔ یہ ایک الگ سوال ہے کہ جو وزیر داخلہ تھانیداروں سے ہاتھا پائی کرتا پھرے اور صرف اس لئے معقول رہنما کا مذاق اڑائے کہ وہ اس کے بھائی کی الیکشن میں مخالفت کر رہے تھے۔ اسے وزیر کے عہدے پر رہنے کا حق بھی ہے کہ نہیں۔

Scanned with CamScanner

رہے آئی جی تو یہ کس کو معلوم نہیں کہ ہماری پولیس میں کس معیار کے لوگ بھرتی کئے جارہے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اگر اس وقوعہ کو دہشت گردی نہیں مانتے' تو کم از کم یہ تو بتادیں کہ یہ ہے کیا؟ ذاتی دشمنی ہے' لین دین کا تقاضا' یا ڈکیتی' مجرم مفرور ہیں اور کسی کو ان کی شناخت نہیں پھر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ دہشت گردی نہیں ہے اگر ان کا بیان درست ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آئی جی اور وزیر داخلہ مجرموں کو جانتے یا دانستہ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو مشتعل کررہے ہیں کہ وہ امن وامان اپنے ہاتھ میں لیں۔ دونوں میں سے جو بھی صورت ہو' اسے کم از کم الفاظ میں مجرمانہ ذہنیت ہی کہا جاسکتا ہے اور ان دونوں افراد کو عہدوں پر رہنے کا کوئی حق نہیں۔ سب سے بڑی ذمہ داری حکومت کی ہے کہ وہ سب سے پہلے وزیر داخلہ اور آئی جی کا بندوبست کرے ان دونوں کی موجودگی میں رواداری اور خود اعتمادی فروغ نہیں پاسکتی۔ بلکہ تفتیش ہی درست سمت نہیں کی جاسکتی۔ اسی لئے ضروری ہے کہ حکومت ان ذمہ داران سے کوئی اور کام لے لے اور ایسے افراد کو سامنے لائے جو ملک میں شیعہ سنی فسادات کو روکیں۔ حکمت' یا سیاست کے بغیر یہ ممکن نہیں' کھلی طاقت سے ایسے مسائل حل نہیں کئے جاسکتے۔ حکومت کے بعد متحدہ مجلس عمل کی ذمہ داری بھی ہے اور قوم کو ان سے امید بھی ہے اس سے پہلے بھی ملک میں رواداری کی فضا مجلس عمل کے دم سے ہی قائم ہوئی تھی اب بھی ان کی قیادت کو سامنے آنا چاہیے اور سیاست کاری سے نکل کر معاشرہ میں امن نافذ کرنا چاہئے تاکہ حادثہ سے بچا جاسکے۔

کالعدم ملت اسلامیہ کے کارکن جن پر غم واندوہ کے پہاڑ ٹوٹ پڑے' جن کے دل شکستہ ہیں مگر ان کے دماغ بیدار رہنے چاہئیں۔ دہشت گردوں نے ان کا قائد ہی قتل نہیں کیا بلکہ ملک کے امن وامان پر حملہ کیا ہے ملک کی اندرونی استحکام پر دھاوا بولا ہے۔ مولانا اعظم طارق ساری عمر اپنے مؤقف پر سختی سے قائم رہتے ہوئے ملک میں فسادات کے خلاف سرگرم رہے۔ ملت اسلامیہ کا قیام بھی خیر سگالی کے جذبہ کی ایک کڑی تھا۔ ان کے کارکنوں کو صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ مولانا تو اب دنیا سے واپس آنے سے رہے وہ رب کے حضور پیش ہوچکے' ان کے بعد قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کو حوصلہ دے اور پر امن صبر سے رہنے کی تلقین کرے۔ دشمن انہیں مشتعل کرنا چاہتا ہے وہ صبر پر کاربند رہ کر دشمن کی سازش کو ناکام بنادیں۔ یہ ان کی بالغ نظری کا ثبوت ہوگا۔ اگر وہ صبر کا دامن پکڑنے رہنے میں کامیاب نہ ہوسکے تو دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اور انہیں ایک بار پھر فسادات کی بھٹی میں جھونک دیا جائے گا۔ مجلس عمل کی قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کے سر پر ہاتھ رکھے' ان کے دکھے ہوئے دلوں کا درمان کرے یہ ان کے اپنے ہی بچے ہیں۔ اگر دشمن کے بہکاوے میں آگئے تو رونا انہی کو پڑے گا۔ اس لئے حکومت کا انتظار کئے بغیر ان کارکنوں کو دلاسہ دینا لازمی ہے۔ کسی کی ذات' کوئی جماعت' کوئی کرسی' کوئی عہدہ اور کوئی انا محترم نہیں' لیکن یہ ملک محترم ہے اس ملک کے ساتھ ہمارا احترام ہے' اگر یہ ملک رہے گا تو سارے وقار برقرار رہیں گے۔ اس لئے حکومت مجلس عمل اور سپاہ صحابہؓ کے کارکن سب کچھ بھول کر اور سب کچھ چھوڑ کر اس ملک کے استحکام کو مدنظر رکھیں۔

اسلام آباد میں حکمرانوں کے عین ناک کے نیچے ایک پارلیمنٹیرین اور مذہبی جماعت کا سربراہ کے قتل کے دو روز مکمل ہو چکے ہیں۔ ملک میں فرقہ درانہ کشیدگی کے خطرات منڈلا رہے ہیں' بدامنی کا عفریت منہ کھولے کھڑا ہے اور حکمرانوں کی گفتگو میں

Scanned with CamScanner

تدبر' بصیرت اور حکمت نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی۔ وزیر داخلہ سے لے کر وزیر اعلیٰ تک روایتی جملوں اور روایتی حیلوں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ اپوزیشن لاشوں کی سیاست بند کرے' قتل کے شواہد مل گئے' یہ قتل انتظامیہ کی نااہلی ہے' میں استعفیٰ نہیں دونگا۔ آئی جی اسلام آباد کا فرمان ہے کہ میں مستعفی نہیں ہوسکتا۔ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں پولیس تنہا اس کی ذمہ دار نہیں' ملزموں کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ارشاد فرمایا کہ اعظم طارق کے قاتل جلد گرفتار کرلیں گے' دہشت گردوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔

وزیر داخلہ اور آئی جی اسلام آباد کا رویہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہے۔ ان کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ملک میں امن وامان کو بہتر بنائیں۔ تخریب ودہشت گردی کے منصوبوں کا قبل از وقت پتہ چلا کر ان کا سدباب کریں' لیکن بدقسمتی تو یہ ہے کہ آئی جی جیسے حساس عہدہ پر فائز شخص ایسے لب ولہجہ میں گفتگو کررہے ہیں جو اس کی شایان شان نہیں' بلکہ اس کی ذمہ داریوں اور اس عہدے کے منافی ہے۔ اسلام آباد کے آئی جی کو صوبوں کے دیگر آئی جی حضرات سے زیادہ حساس زیادہ مستعد اور زیادہ ڈیوٹی فل ہونا چاہیے لیکن صاحب ہیں کہ اتنے بڑے حادثہ کو چٹکیوں میں اڑا رہے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ پولیس اس قتل کی ذمہ دار نہیں' اگر واقعی پولیس بدامنی کو روکنے کی ذمہ دار نہیں تو پھر موصوف مقدس اور محترم کو بتا دینا چاہئے کہ پولیس کس چیز کی ذمہ دار ہے؟

فیصل صالح حیات کو عملی طور صالح ہونا چاہیے اور مولانا اعظم طارق کے قتل کو غیر اہم خیال نہیں کرنا چاہیے اور نہ اس معاملے میں اپوزیشن کو لعن طعن کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ وہ اس قتل کو مقامی شاخسانہ قرار دیکر جس طرف گرانا چاہتے ہیں لوگ اسے بخوبی جانتے ہیں لیکن شاید وہ یہ بھول رہے ہیں کہ مقامی سیاست میں ان کے تازہ ترین مقابل فیصل صالح حیات کے بھائی ہی ہیں۔ مولانا اعظم طارق قتل ہوگئے ہیں انہیں سپرد خاک بھی کردیا گیا ہے۔ جماعت کے کارکنوں کے دل بھی زخمی ہیں وہ اشتعال کے عالم میں ہیں۔ آہستہ آہستہ وقت کا طبیب ان کے زخموں کی بخیہ گری کردے گا' لیکن سوال یہ ہے کہ اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ نیا سلسلہ شروع نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان کے حکمران جو بصیرت وحکمت کو کب سے بھول چکے' اگر ملک کی کوئی بہتری' امن وامان اور استحکام ان کی ترجیحات میں کہیں جگہ پاتا ہے تو پھر ضروری ہے کہ ملک کو دہشت گردی سے بچانے کی خاطر منصوبہ بندی کی جائے..... سپاہ کے مشتعل کارکنوں کے ساتھ کھڑے ہوں ان کو حوصلہ دیں اور مشتعل جذبات کو اعتدال میں تبدیل کریں یہ کام علماء سے بہتر اور کوئی نہیں کرسکتا۔ اور مجلس عمل کا ایجنڈا بھی یہی ہے مجلس عمل کی قیادت نے نامعلوم کیوں جنازے میں شرکت سے اجتناب برتا ورنہ اگر وہ وہاں چلے جاتے تو سپاہ کے کارکنوں کے دل جیت سکتے تھے۔ اس طرح سے تالیف القلوب کا ان کا کام بھی آسان ہوجاتا سرکاری ٹاؤٹوں کی سربراہی قائم کی گئی اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں قطعی طور پر فائدہ مند ثابت نہیں ہوسکتیں۔ حکمران اگر انا اور خود پرستی کے خول سے باہر نکلنا پسند کریں اور ملک پر توجہ دیں تو ابھی وقت ہے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کو چاہیے وہ انٹیلی جنس ایجنسیوں کو متحرک کرے' امریکیوں کے تحفظ اور اپوزیشن کی مخبری سے زیادہ ضروری کام یہ ہے کہ ملک کو اندرونی طور پر محفوظ کیا جائے۔ پاکستان کی ایجنسیاں بہر حال اتنی صلاحیت رکھتی ہیں کہ فری ہینڈ

Scanned with CamScanner

دیا جائے تو پاکستان میں دہشت گردی پھیلانے والوں کا نہ صرف کھوج لگا لیں بلکہ قلع قمع کر دیں۔

روزنامہ نوائے وقت

اس دلخراش اور اندوہناک واقعہ سے ہماری ایجنسیوں اور امن وامان قائم رکھنے کے ذمہ دار اداروں کی اہلیت صلاحیت اور کارکردگی کا پول کھل گیا ہے جو اسلام آباد جیسے شہر میں اسلحہ سے لدی گاڑی کو چیک نہ کر سکے۔ یہ وزارت داخلہ کی ناکامی ہے' جو کئی بار ملک کو ہتھیاروں سے پاک کرنے کی مہم چلا چکی ہے۔ مگر غیر قانونی اسلحہ نہ صرف وافر تعداد میں موجود ہے بلکہ دہشت گرد اسے بے دردی سے استعمال بھی کر رہے ہیں۔ جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم جمالی فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے کے جو دعوے کرتے ہیں ان کی قلعی بھی کھل گئی ہے مگر بدقسمتی کی بات ہے کہ حکومت اب بھی شیعہ سنی مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے حل کرنے اور دونوں کو متحارب فریقوں کو مذاکرات کی میز پر بٹھا کر مفاہمت کرانے میں سنجیدہ نظر نہیں آتی۔ ملی یکجہتی کونسل اور متحدہ مجلس عمل نے اس حوالے سے جو کوششیں کی تھیں وہ بھی بالآخر سیاست بازی کی نذر ہو گئیں اور فرقہ وارانہ تعصبات و منافرت کا فائدہ "را" "خاد" اور امریکہ کے ایجنٹ اٹھا رہے ہیں۔ جو پاکستان میں عدم استحکام پیدا کر کے مخصوص مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت نے اپنے سارے ادارے اور وسائل امریکہ اور افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کے مخالفین کی سرکوبی کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ القاعدہ اور طالبان کا قلع قمع کرنے کے لئے پاکستانی فوج تک کو استعمال کیا جا رہا ہے' جس کا فائدہ پاکستان اور اسلام کے دشمن اندرون ملک اٹھا رہے ہیں اور انہوں نے یہاں دہشت گردی کا بازار گرم کر دیا ہے۔ جس کا احساس نہ کیا گیا تو ملکی سلامتی اور استحکام کے لئے خطرات میں مزید اضافہ ہو گا اور ملک کو ترقی و خوشحالی اور اقتصادی استحکام سے ہمکنار کرنے کی حکومتی کوششیں نقش بر آب ثابت ہوں گی۔

روزنامہ پاکستان

حکومت ہر نوع کی دہشت گردی کے خاتمہ کی علمبردار ہے اور اس حوالے سے ملک کی مغربی سرحد کے علاوہ اندرون ملک بھی آپریشن اور کاروائیاں کئے جانے کی خبریں سرکاری ذرائع سے شائع ہوتی رہتی ہیں' لیکن حقیقت یہ ہے کہ اندرون ملک دہشت گردی کو ختم کرنے میں انتظامیہ کو کسی کامیابی کا کریڈٹ نہیں دیا جا سکتا۔ گزشتہ ایک ڈیڑھ ماہ کے دوران دہشت گردی کے خصوصاً فرقہ وارانہ تشدد کے چار المناک واقعات ہو چکے ہیں' لیکن پولیس تو کیا انتظامیہ کی لاتعداد خفیہ ایجنسیاں کسی بھی المیہ کا سراغ لگا سکی ہیں اور نہ ہی کسی ملزم کو گرفتار کر کے قانون کی عدالت میں پیش کر سکی ہے۔ ہاں! بلند آہنگ بیانات سراغ ملنے کے اشارے اور دہشت گردی کو ختم کرنے کے نعرے ضرور لگائے جاتے ہیں۔ یہ بڑی افسوس ناک صورت حال ہے کہ ملک کے اندر گویا "نفرت کی ایک زنجیر" ہے جسے حکومت توڑنے میں کامیابی کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ آج مولانا اعظم طارق اس نفرت کا شکار بنائے گئے ہیں کل کسی اور کو نشانہ بنایا جائے گا۔ یہ افسوس ناک اور مذموم سلسلہ کئی سالوں سے چل رہا ہے اور اس کا اختتام نظر نہیں آ رہا ہے۔ نفرت کی اس زنجیر کو توڑنے کی ضرورت ہے لیکن ایسا کب ہو گا؟

Scanned with CamScanner

روز نامہ جنگ

مولانا اعظم طارق نہ صرف ایک تنظیم (ملت اسلامیہ) کے سربراہ تھے بلکہ ایک انتہائی فعال شخصیت اور قومی اسمبلی کے رکن تھے۔ ان سے قانون سازی کے حوالے سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ ان کے قاتلوں نے ملک میں قومی اتحاد و یکجہتی کو کمزور کرنے اور قومی اتحاد کو نقصان پہنچانے کی جو کوشش کی ہے۔ اس کو حکومتی' سیاسی اور دینی حلقوں میں ایک چیلنج کے طور پر قبول کیا جانا چاہئے اور ان مختلف مسالک کے درمیان اتحاد و ہم آہنگی بڑھا کر اور مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ کر کے ہی اس سازش کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ تحمل اور رواداری سے تمام حالات کا جائزہ لینے اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں جو بھی تحقیقات ہو رہی ہیں' اس کے نتائج جلد قوم کے سامنے آنے چاہئیں تا کہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔

روز نامہ خبریں،

جب امریکہ کی تین اہم شخصیات نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج' کرسٹینا روکا' اور جنرل انی زید پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے تھے' چنانچہ عین ممکن ہے کہ اس سانحہ میں بھارتی ایجنسیاں ملوث ہوں تا کہ بھارت امریکہ اور اقوام عالم پر یہ ثابت کر سکے کہ پاکستان سے انتہا پسندی ابھی تک ختم نہیں ہوئی اور مختلف فرقوں کے لوگ ایک دوسرے کے قتل میں مصروف ہیں۔ در اندازی کا واویلا کر کے پاکستان کو دہشت گرد کی مدد کرنے والا ملک قرار دلانے کی کوششوں میں تو بھارتی حکمران ہمیشہ مصروف رہے ہیں۔

قومی اسمبلی میں مولانا اعظم طارق کے قتل کے خلاف متفقہ قرار داد منظور کی گئی' جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کردار فعال بنایا جائے رکن قومی اسمبلی اور چار ساتھیوں کا دن دیہاڑے قتل قومی المیہ ہے۔ قرار داد میں مزید کہا گیا ہے کہ تمام ذمہ دار عناصر کو بے نقاب کرتے ہوئے ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے اور اس واقعہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔ قومی اسمبلی کی طرف سے اس سانحہ کے خلاف قرار داد منظوری اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کردار فعال بنانے کی ضرورت پر زور اس امر کا ثبوت ہے کہ ارکان اسمبلی ملک میں امن و امان کی ناگفتہ بہ صورت حال کا مکمل ادراک رکھتے ہیں اور اس میں بہتری کے خواہش مند ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی اسمبلی میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کو روکنے کے حوالے سے قانون سازی کی جائے تا کہ ان برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ اس سلسلے میں جلد اقدامات کئے جائیں۔

عوامی سطح پر ایک عرصہ سے شور مچایا جا رہا ہے کہ ملک میں امن عامہ کی صورت حال ٹھیک نہیں لہٰذا حکومت کو اس کی طرف توجہ دینا چاہئے لیکن کسی نے بھی اس شور کی طرف توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی' جس کا نتیجہ قیمتی جانوں کا ضیاع کی صورت میں نکلا۔ بہر حال اب بھی اگر حالات کو ٹھیک کر لیا جاتا تو آئندہ کے لئے ایسے سانحات سے بچا جا سکے گا۔ لیکن صورت

Scanned with CamScanner

حال یہ ہے کہ ایک طرف چار ساتھیوں سمیت رکن قومی اسمبلی کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں تو دوسری طرف حکومت اور اپوزیشن ایک دوسرے پر الزامات عائد کرنے میں مصروف ہیں جس سے محسوس ہوتا ہے کہ حالات کی نزاکت کا کسی کو بھی احساس نہیں۔ متحدہ اپوزیشن کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ مولانا اعظم طارق کا قتل حکومتی اداروں کی ناکامی ہے۔ اس سانحہ کے حوالے سے چند سپاہیوں اور اے ایس آئی کی برطرفی قبول کی جائے گی ملک کے مختلف حصوں میں اس قسم کے واقعات تسلسل کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں لیکن حکومت ایسے گھناؤنے جرم کے مرتکب کسی ایک شخص کو بھی کیفر کردار نہیں پہنچا سکی۔

جس دن سے جدا وہ ہم سے ہوئے — اس دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا
ہے چاند کا منہ بھی اترا اترا — تاروں نے چمکنا چھوڑ دیا
بے رت بھی بہار آجاتی تھی — وہ پاس ہمارے ہوتے تھے
اب لاکھ بہاریں آئیں بھی تو کیا؟ — کلیوں نے مہکنا چھوڑ دیا

(حافظ منور سجاد عثمانی گوجرہ)

عظیم جرنیل..... عظیم قائد

تیری محفل بھی گئی چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے

دل تجھے دے بھی گئے اپنا صلہ لے بھی گئے
وہ آکے بیٹھے بھی نہ تھے اور نکالے بھی گئے
فریاد کر رہی ہے یہ تری ہوئی نگاہ
دیکھے ہوئے کسی کو زمانہ گزر گیا

صاحبزادہ عتیق الرحمٰن (گن مین)..... اوکاڑہ

Scanned with CamScanner

نواں باب

ذاتی ڈائری

چونکا دینے والے انکشافات

Scanned with CamScanner

پیارے جھنگوی سے وعدہ نبھاتا رہا

صحابہؓ کے گیت گاتا رہا حق کا پرچم لہراتا رہا
موت کی وادیوں سے ہے گزرا مگر پیارے جھنگویؒ سے وعدہ نبھاتا رہا

پیارے جھنگویؒ سے وعدہ نبھاتا رہا

نا اُمیدی جو شب تاریک میں خواب غفلت سے ہم کو جگاتا رہا
جسم زخمی ہوا سینہ چھلنی ہوا بیٹھ کر جیل میں حق سناتا رہا

پیارے جھنگویؒ سے وعدہ نبھاتا رہا

بار ہا اس کو مٹانے کی سازش ہوئی دیکھ کر موت کو مسکراتا رہا
ہتھکڑی چوم لی پاؤں میں بیڑی سجی پھر بھی اپنے قدم یہ بڑھاتا رہا

پیارے جھنگویؒ سے وعدہ نبھاتا رہا

اعظم طارقؒ کی عظمت کو لاکھوں سلام سَر پہ فتح کا سہرا سجاتا رہا
اس کے سَر کو جھکانے کی کوشش ہوئی جرأتوں سے وہ سَر کو یہ اٹھاتا رہا

پیارے جھنگویؒ سے وعدہ نبھاتا رہا

کر تو شاہدؔ فخر اپنے جرنیل پر اپنے سینے سے ہم کو لگاتا رہا
پھر بھی اپنے قدم یہ بڑھاتا رہا جرأتوں سے سَر کو اُٹھاتا رہا

پیارے جھنگویؒ سے وعدہ نبھاتا رہا

(حنیف شاہد۔رام پوری)

Scanned with CamScanner

ذاتی ڈائری

مولانا اعظم طارق کی زندگی کے آخری 40 دنوں کی کہانی خود مولانا کی زبانی

ترتیب: محمد ارشد انجم، اقراء کمپیوٹرز فیصل آباد

26 اگست 2003ء شہادت سے 40 دن قبل

شریعت بل:۔

(اسلام آباد) بعد الفجر ایک گھنٹہ آرام کیا۔ فیصل آباد سے قاری حبیب الرحمٰن، مفتی حامد، محمود وغیرہ آ گئے اور ایک گھنٹہ راولپنڈی کے ملنگی خان اور محمود احمد مدنی کے تنازعہ گاڑی کو سماعت کیا۔ پھر ایک بڑی بھیڑ اور رش جمع ہو گیا۔ لاہور، سندھ، جھنگ سے آنے والے حضرات کو نمٹایا فون کیے خط ملکھے ساڑھے دس بجے قومی اسمبلی سپیکر امیر حسین کا فون آیا کہ آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔ تب غسل کر کے کپڑے بدل کر اسمبلی پہنچا اور سپیکر کے چیمبر میں کراس سے اور وفاقی وزیر رضا حیات ہراج سے شریعت بل اجلاس شروع ہوا تو بارے بات کی۔ طے یہ پایا کہ میں بل پیش کرونگا۔

اپوزیشن نے حسب روایت نعرہ بازی کی مگر کارروائی جاری رہی۔ میرے بل کے آنے کے موقع پر سپیکر صاحب چلے گئے۔ چیئرمین آئے انہوں نے مجھے موقع دیا میں نے بل پیش کرنے کی اجازت مانگی جواب میں رضا حیات ہراج نے کچھ مہلت مانگی تب مہلت دی گئی۔

اسمبلی میں جاوید ہاشمی نے سپیکر سے تلخی کر کے اپوزیشن کا واک آؤٹ کرایا تب لالیکا نے سپیکر کے حق میں تقریر کی۔ پھر عباس حیدر رضوی نے کی اور ممبران تیار تھے کہ اذان ہو گئی۔ میں نے سپیکر کو نماز کا وقفہ کرنے کا کہا پیرزادہ اور دیگر دو تین ممبران نے اجلاس جاری رکھنے کا کہا تب طاہر القادری نے میری حمایت کی تو اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ ہاسٹل میں آ کر جلد از جلد حضرات کو نمٹا کر ائیر پورٹ سے 3 بجے براستہ لاہور ملتان پہنچا جہاں ڈاکٹر خادم حسین وغیرہ، حبیب اللہ تنگوانی کی گاڑیاں لیکر موجود تھے مظفر آباد پل کا مدرسہ امان اللہ کے ہمراہ دیکھنے، مظفر گڑھ جامعہ مدینہ رکے مغرب پڑھ کر مولانا رفیق جامی کو مدرسہ سے لیکر ڈیرہ غازی خان گئے، آرام کر کے پھر دو گھنٹے تقریر کر کے کھانا کھا کر 3 بجے وہاں سے چل کر ملتان قاری امان اللہ کے عزیز کے گھر ہمراہ ڈاکٹر خادم پہنچے۔

27 اگست 2003ء شہادت سے 39 دن قبل

نماز ادا کر کے آم لسی پی کر آرام کیا تین گھنٹے بعد غسل کر کے کپڑے بدل کر ناشتہ کر کے DIG ملتان سے مل کر ائیر پورٹ پر آیا اور اسلام آباد براستہ لاہور 10:45 پر روانہ ہوا اور 2:30 پر اسلام آباد اتر آیا تو مولانا عالم ملک جاوید کی گاڑی کے ہمراہ اور راشد بھی دو گن مینوں کے ہمراہ موجود تھا مولانا عالم کے ہمراہ بیٹھ کر دونوں گاڑیوں پر حضرور روانہ ہوئے اور حمید گاؤں

Scanned with CamScanner

میں موٹر سائیکلوں کے استقبال کے ہمراہ پہنچے۔5 بجے سے 5:45 تک خطاب کر کے جلسہ گاہ سے حضرت آ کر پر تکلف مچھلی اور کباب پر مشتمل کھانا کھایا۔مولانا عبدالسلام' قاری رشید احمد وغیرہ ہمراہ تھے۔مغرب پڑھ کر پھر روانہ ہوئے اور کامرہ میں چائے پی کر اسلام آباد روانہ ہوئے تو 9:40 پر ہاسٹل پہنچے نماز عشاء ادا کر کے احباب سے مل کر 10:45 پر جھنگ روانہ ہوئے اور ہمارے پاس صرف ایک کار اور دو گن مین ہیں۔رات تین بجے جھنگ پہنچ کر آرام کیا۔

28 اگست 2003' شہادت سے 38 دن قبل

(جھنگ) بعد الفجر آرام کر کے عوامی امور نمٹائے اور ظہر پڑھ کر GTS اڈا انتخابی مرکز شیخ یعقوب برائے نائب ناظم ضلع جھنگ سے ملتا ہوا فیصل آباد پہنچا جہاں مفتی محمد اور قاری حبیب الرحمٰن دفتر تشریف لائے پھر طیبہ میں جا کر پریس کانفرنس کی پھر تقریر کر کے نماز عصر ادا کر کے مولانا ظریف مرحوم اور دو دیگر مقامات پر تعزیت کر کے ستیانہ کے ایک گاؤں میں بعد از مغرب پہنچے اور دو سزائے موت کے ساتھیوں کے مدعی حضرات سے ملاقات کر کے انہیں کیس واپس لینے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔پھر ہمیں فیصل آباد کے احباب کھڑڑیانوالہ بائی پاس پر الوداع کر کے روانہ ہوئے اور ہم لوگ رات 12 بجے کامونکی پہنچے۔کھانا کھا کر کچھ آرام کر کے صبح ساڑھے تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک تقریر کر کے فجر پڑھائی۔

29 اگست 2003' شہادت سے 37 دن قبل

(کامونکی) نماز فجر کامونکی پڑھا کر سیدھے حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کے گھر گکھڑ منڈی گئے راستے میں شیخ عرفان مل گیا رات وہ کامونکی میں آیا ہوا تھا۔حضرت سے مل کر اجازت لی اور جھنگ چلا۔آیا راستہ میں کئی مقامات پر بارش بھی ہوئی تھی اور 9 بجے صبح جھنگ پہنچا کچھ آرام کر کے عوامی امور نمٹائے ایک بجے قدرے آرام کر کے جمعہ پڑھا کر شورکوٹ روانہ ہوا جہاں پر ساڑھے چار بجے حضرت تونسوی مدظلہ خطاب کر رہے تھے انکے خطاب کے فوری بعد میں نے پون گھنٹہ خطاب کیا اس دوران اسٹیج پر حضرت استاد مولانا عبدالمجید اور میر جاوید حسین شاہ بخاری بھی موجود تھے۔شورکوٹ کینٹ سے قبل المغرب کھانا کر چل کر بعد از مغرب جھنگ پہنچا پھر یہاں منتظر حضرات سے ملاقاتیں جاری ہیں اور پنچائیتوں کا سلسلہ رات گیارہ بجے ختم ہوا تو ٹی باڈی کا اجلاس شروع ہوا جس میں حاجی منیر احمد کو نائب ناظم تحصیل کا امیدوار مقرر کر کے اجلاس ختم کر کے آرام کیا۔

30 اگست 2003ء' شہادت سے 36 دن قبل

(جھنگ) بعد الفجر کچھ آرام کر کے عوامی امور نمٹائے اور اس دوران محمد انس بھاگ کر چھپ گیا تا کہ مدرسہ نہ جائے اور بعد الفجر حضرت حیدری تشریف لائے اور ناشتہ کیا ایک گھنٹہ تک خلافت راشدہ اکیڈمی کے عنوان پر مشاورت رہی انکے جانے کے بعد عوامی امور نمٹائے اور بعد ظہر GTS کے اڈہ پر جا کر جماعتی حضرات سے الگ میٹنگ رہی تا کہ حاجی منیر کی کمپین چلائی جائے اور ادھر محمد معاویہ بچی کو کبیر والا چھوڑنے چلا گیا۔3 بجے جھنگ سے روانہ ہو کر اڈہ پل بارہ میل سے قبل ایک پرچم لہراتے ہوئے پروگرام میں پہنچے اور عظیم اجتماع سے خطاب کیا خطاب پنجابی میں صرف آدھ گھنٹہ تھا مجھ سے قبل مولانا عبدالخالق رحمانی اور مولانا

Scanned with CamScanner

عبدالغفور ندیم نے خطاب کیا۔ وہاں سے فارغ ہوکر ہم لوگ رحمانی صاحب کے ہمراہ مدرسہ اشرفیہ مانکوٹ پہنچے اور بعد المغرب عشاء سے قبل سوا گھنٹہ عوام سے زبردست خطاب کیا۔ مدرسہ اشرفیہ سے روانہ ہوکر گگڑمنڈ پہنچے اور دو گھنٹے آرام کرکے رات ڈیڑھ بجے تین بجے تک خطاب کرکے سیدھے احمد پور شرقیہ روانہ ہوئے راستہ میں فجر ادا کرکے ملک عبدالعلیم کو فون کیا اور 7 بجے احمد پور شرقیہ پہنچ کر آرام کیا۔

31 اگست 2003ء شہادت سے 35 دن قبل

(احمد پور شرقیہ) گگڑمنڈ سے احمد پور شرقیہ پہنچ کر سات بجے سے گیارہ بجے تک آرام ختم کرکے کھانا کھا کر طاہر والی مدرسہ میں سوا ایک بجے پہنچے بعد از ظہر 2 بجے مولانا سیف الرحمان مکہ والوں کا خطاب ہوا۔ 3 بجکر دس منٹ میں نے خطاب کرکے اجازت لی اور ساڑھے چار بجے رحیم یار خان ترنڈہ سوائے خان پہنچا اور پونے پانچ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک خطاب لاجواب کرکے عصر چھ بجے ادا کی اور مولانا مطیع الرحمٰن اور ملک عبدالحق سے ملاقات رہی۔ پھر ایک دو جگہ دعوت کھا کر مولانا غلام کبریا کے ہاں مغرب ادا کرکے ایک جگہ کھانا کھایا۔ پریس کانفرنس کی پھر رات 8 بجے وہاں سے روانہ ہوکر سوا بارہ بجے براستہ لودھراں بہاولپور پہنچے اور ایک گھنٹہ آرام کرکے 2 بجے سے تین بجے تک یاران نبی عظیم کانفرنس سے خطاب کرکے رات ساڑھے تین بجے جھنگ روانہ ہوئے راستہ میں فجر ادا کرکے 7 بجے جھنگ پہنچ کر آرام کیا۔

یکم ستمبر 2003ء شہادت سے 34 دن قبل

(جھنگ) بہاولپور پھر پیرووالہ میں قاری عارف کے بیٹے کی عیادت کرتے ہوئے صبح سات بجے جھنگ آ کر دس بجے تک آرام کرکے عوامی امور نمٹائے پھر ایک بجے الیکشن بارے سلیم بٹ' چوہدری سلطان' شیخ حاکم سے مشاورت کرکے ضلع کونسل گئے وہاں پر شیخ یعقوب سے اور ناظمین سے مل کر ہنگامی طور پر رات کو سٹی باڈی اور ناظم ونائب ناظمین کا اجلاس طلب کیا۔ پھر کھانا کھا کر چار بجے سے چھ بجے تک آرام کر کے مغرب سے قبل عوامی امور نمٹائے اور بعد عشاء شروع کرکے رات 12 بجے تک اجلاس میں شریک رہا اور اجلاس سے قبل غلام محمد گاؤں MPA نواز بھوانہ ہمایوں' بھروانہ سے ملے اور پھر پروگرام ترتیب دیا۔ پھر اجلاس سے فارغ ہوکر گڑھ مہاراجہ کے ذمہ داران سے مشاورت کرکے کھانا کر 2 بجے آرام کیا۔ (نوٹ) راشد کو فون کرکے کہا کہ اسمبلی میں اگلے سات روز تک نہ آنے کی درخواست دیدے کیونکہ پھر الیکشن کی گہما گہمی ہے۔

2 ستمبر 2003ء شہادت سے 33 دن قبل

(جھنگ) بعد از فجر آرام کرکے 9 بجے اٹھ کر عبدالغفور ندیم مولانا اکرم عابد' مولانا الیاس گھمن سے مل کر پھر عوامی امور نمٹائے اور بعد از ظہر حضرات کے ہمراہ کھانا کھا کر آرام کیا۔ ادھر لاہور سے معلوم ہوا کہ جنجوعہ اور سرگانہ صاحب لاہور جاکر وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ سے میٹنگ کیلئے کوشاں ہیں اور ادھر 14 نوجوان بھرتی کیلئے رینجرز میں مائل ہوگئے ہیں۔ ظہر کے بعد بھی لاہور سے آئے شمس الرحمٰن معاویہ کیلئے SSP لاہور سے بار بار رابطہ کرتا رہا تاکہ 6 ستمبر کے جلسہ کی اجازت لیا جاسکے اس طرح

Scanned with CamScanner

سرگودھا اور پھلروان سے آئے احباب کیلئے بار بار DPO سرگودھا رابطہ کیا۔ مگر وہ بھی نہ ملا تاکہ پھلروان کے احباب کے مسئلہ پر بات ہو بعدازاں ساڑھے تین بجے آرام کیا بعد کچھ وقت گھر بیٹھا اور بعدازمغرب احباب سے ملاقاتیں اور پنچائتیں جاری رہیں۔

مہر غلام فرید اور ہمایوں بھروانہ بھی آئے ان سے بات چیت رہی۔ بعدازعشاء سٹی باڈی اور الیکشن باڈی کی میٹنگ کی اور تین بجے الحاج شیخ محمد یوسف کو ملنے GTS اڈہ پر گئے وہاں پر 2 بجے تک شیخ یوسف سے ضلعی اور خصوصاً تحصیل کے الیکشن پر بات کی وہاں سے واپس آکر مسجد میں بیٹھ کر باہم مشاورت جاری رہی اور 2 بجے آرام کیا۔

3 ستمبر 2003ء شہادت سے 32 دن قبل

(جھنگ) بعداز فجر آرام کرکے اٹھ کر عوامی امور نمٹائے پھر گیارہ بجے GTS گیا شیخ یعقوب اور دیگر حضرات سے ملا تو معلوم ہوا کہ الیکشن کے التواء کی خبریں چل رہی ہیں۔ صاحبزادہ حمید سلطان نے لاہور سے فون پر وزیراعلیٰ کی طرف سے اس خبر کی تائید کی۔ کچھ دیر بعد میں نے ISI کے محسن صاحب کو فون کیا تو انہوں نے مشن جاری رکھنے کا کہا اس سے حوصلہ ہوا اور ہم لوگ دو بجے سٹیلائٹ ٹاؤن کی کوٹھی پر گئے اور شیخ یوسف سے ملے انہوں نے بھی محسن صاحب سے بات کرکے اطمینان کیا۔ ادھر GTS پر ہم نے اس خبر کی تردید پریس کانفرنس میں بھی کہی اور لاہور صوبائی الیکشن آفس میں فیکس آچکی ہے کہ الیکشن ملتوی ہے جب ہم نے رابطہ کیا تو تصدیق ہوگئی پھر کافی سوگوار ماحول بن گیا اور تسلی دینا شروع کی پھر GTS پر آکر لوگوں کو تسلی دی اور چار بجے گھر آکر آرام کیا۔

بعدازعصر اور بعدازمغرب گھر پر وقت گزارا بعدازعشاء عوامی امور نمٹائے پھر 11 بجے GTS گئے اور پونے ایک بجے شیخ یعقوب صاحب اور دیگر حضرات سے کل کے بڑے کھانے کے بارے مشاورت کرکے درجنوں فلائنگ کوچوں کو لیکر ناظمین ونائب ناظمین کی طرف روانہ کرکے واپس گھر آکر آرام کیا آج سلانوالی کے پروگرام پر نہیں جاسکا بلکہ مولانا احمد لدھیانوی کو بھیجا۔

4 ستمبر 2003ء شہادت سے 31 دن قبل

(جھنگ) بعداز فجر کچھ آرام کرکے پونے آٹھ بجے غسل کرکے تیار ہوکر گیا اور تعزیتیں کی۔ ساڑھے دس بجے واپس آکر عوامی امور نمٹائے۔ بعداز ظہر اشرف اور چیچہ وطنی سے آئے مہر اقبال چوہدری عبدالغنی سے مل کر GTS اڈا پر پروگرام میں شرکت کی اور بڑے اجتماع سے خطاب کرکے کھانا کھا کر ساڑھے چار بجے گھر آکر آرام کیا۔ عصر پڑھ کر تیار ہوکر تونسہ شریف روانہ ہوئے اور رات دس بجے پہنچے رات 2 سے سوا تین بجے تک سوا گھنٹہ تقریر کرکے جھنگ کی طرف 3:45 پر روانہ ہوئے راستہ میں فجر ادا کی اور صبح سات بجے جھنگ پہنچ کر آرام کیا۔

Scanned with CamScanner

5 ستمبر 2003ء، شہادت سے 30 دن قبل

(سفر مابین تونسہ و جھنگ) دس بجے عوامی امور نمٹانے بیٹھا تو مولانا عبداللہ قائم مہتمم قاسم العلوم ملتان اور مولانا محمد اشرف شاد تشریف لائے اور 19 ستمبر جمعہ کے بعد از نماز مغرب تقریر کا قاسم العلوم کیلئے وقت لیا پھر سوا ایک بجے غسل کر کے کپڑے بدل کر ''حج کی فرضیت'' کے عنوان پر جمعہ میں خطاب کیا۔ اور ایک گھنٹہ تک آرام کر کے چار بجے عوامی امور نمٹائے اور بعد مرضی پورہ اور گوجرہ روڈ پر فاتحہ خوانیاں کیں پھر گھر آ کر مولانا حیات تونسی اور دیگر حضرات سے ملاقات کی۔ مولانا عبدالخالق رحمانی بھی تشریف لائے اور ادھر مسجد میں شہید ابن شہید کانفرنس کی کارروائی بعد از نماز عشاء شروع ہوگئی۔ مولانا تونسوی صاحب، مولانا رحمانی، ماسٹر ریاض، طاہر جھنگوی، کے خطاب اور نظموں کے بعد مجھے خطاب کرنے کا موقع ملا اور سوا گھنٹہ خطاب کر کے سوا ایک بجے کانفرنس ختم کی اور آرام کیا اور ساڑھے گیارہ بجے شب آدھا گھنٹہ جدہ میں فون پر بھی تقریر کی۔

6 ستمبر 2003ء، شہادت سے 29 دن قبل

(جھنگ) بعد از فجر آرام کر کے تیار ہو کر بچوں کو ہمراہ لیکر انہیں فیصل آباد مدرسہ میں بھجوایا اور پھر لاہور روانہ ہوئے سیکرٹریٹ میں جا کر ہوم سیکریٹری سے مل کر کوٹ لکھپت جیل میں ملاقاتوں بارے بات کی پھر احمد ندیم وائس پرنسپل ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے صوبائی دفتر جا کر آفتاب سے بات چیت کی تا کہ انکا تبادلہ روکا جا سکے۔ پھر مسجد خضراء آ کر کھانا کھایا۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی سے ملاقات کی اور ساڑھے چار بجے تک اس عظیم کانفرنس میں خطاب کر کے سیدھا گوجرانوالہ روانہ ہوا راستہ میں ظہر و مغرب پڑھ کر شیخ عرفان کے گھر جا کر کھانا کھایا اور واک کی پھر آرام کیا۔

7 ستمبر 2003ء، شہادت سے 28 دن قبل

(گوجرانوالہ) شیخ عرفان کے گھر آرام کر کے 9 بجے اٹھ کر ناشتہ کیا اور اس سے قبل 12 بجے اس کے گھر سے آفس آ کر ایک گھنٹہ آرام کر کے اڑھائی بجے دارالعلوم گئے اور مولانا عبدالحمید سواتی سے ملاقات کی اور انکی موجودگی میں مہتمم صاحب مولانا ایوب طوفانی سے ڈیڑھ گھنٹہ کے کفر پر مباحثہ ہوا۔ وہ شیعہ کے علی الاطلاق کفر سے انکاری بھی تھے مگر اثنا عشری کو بھی کافر نہیں کہتے تھے الحمدللہ ہمارے وزنی دلائل کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ پھر عصر کے وقت وہاں سے روانہ ہو کر راستے میں عصر پھر مغرب سے دس منٹ قبل حضرت سید نفیس شاہ مدظلہ کے گھر پہنچا اور وہاں مولانا عبدالکریم ندیم سے ملاقات ہوئی اور رات کے وقت حضرت سے اجازت لیکر دارالعلوم مدینہ میں مغرب پڑھ کر روانہ ہوا اور ملس دارالسلام کے سیکرٹریٹ میں آ کر پیر جی سید محمد معاویہ سے ملاقات کی پھر ساڑھے آٹھ بجے سے 9 بجے تک ختم نبوت کے عنوان پر تقریب سے خطاب کر کے سیدھا چناب نگر (ربوہ) روانہ ہوا۔ 12 بجے چناب نگر پہنچ کر کھانا کھایا پونے دو بجے اسٹیج پر آیا۔ کھانے سے قبل مولانا زاہد تونسوی صاحب سے اور راستہ پر حضرت چنیوٹی، احمد سراج سے مل کر ساڑھے تین تک خطاب کر کے جھنگ روانہ ہوا۔

Scanned with CamScanner

8 ستمبر 2003ء شہادت سے 27 دن قبل

(جھنگ) بعداز مغرب میٹنگ کی پارٹی پونے تین بجے میں نے ختم کر کے جنگ آ کر فجر کے وقت آرام کیا پھر اٹھ کر عوامی امور نمٹائے اور بعداز ظہر 2 بجے شورکوٹ گیا اور اقبال کے والد کے تعزیتی پروگرام میں خطاب کر کے تحصیل ناظم محمد لعل اور کاٹھیہ سے مل کر جھنگ سوا پانچ بجے آ کر عصر پڑھ کر آرام کیا۔ بعداز عشاء امور نمٹا کر گیا 1 بجے آ کر عصر پڑھ کر آرام کیا بعد ازمغرب مولانا عبدالغفور ندیم اور نوید ہاشمی سے ملا اور عوامی امور نمٹائے پہلے مولانا عبدالرؤف چشتی کا خطاب سنا پھر ایک بجے سے ڈیڑھ بجے تک خود خطاب کر کے مدرسہ علوم اشرفیہ میں کھانا کھا کر گھر آئے اور تیاری کر کے اسلام آباد روانہ ہوئے صبح ساڑھے چھ بجے اسلام آباد پہنچے۔

9 ستمبر 2003ء شہادت سے 26 دن قبل

(اسلام آباد) جھنگ سے رات آخری پہر روانہ ہو کر چھ بجے اسلام آباد پہنچ کر تین گھنٹے آرام کیا اٹھ کر عوامی امور نمٹا کر 11 بجے اسمبلی میں گئے اور ڈیڑھ گھنٹہ اسمبلی اجلاس میں شرکت کر کے وزیراعظم' شیر پاؤ لالیکا' نوریز شکور' راؤ سکندر و دیگر وزیروں سے ملا۔ ظہر کے وقت اسمبلی سے واپسی پر معلوم ہوا کہ دو سال کا برطانیہ کا ویزہ لگ گیا ہے۔ واپس آ کر عوامی امور نمٹا کر ہاسٹل میں عصر تک مختلف وفود سے ملتا رہا اور سرحد کا وفد گلگت کا وفد بھی عصر کے بعد ملا پھر مغرب کے بعد تین گھنٹے آرام کر کے رات دس بجے پھر ملاقات کرنے والوں کا ازدھام ہو گیا ان سے مل کر رات ڈیڑھ بجے آرام کرنے لیٹا۔

10 ستمبر 2003ء شہادت سے 25 دن قبل

(اسلام آباد) بعداز فجر آرام کر کے ساڑھے نو بجے تیار ہو کر عوامی امور نمٹائے پھر احباب کو ہمراہ لیکر مختلف وزارتوں کے دفاتر کا دورہ کیا مگر کسی وزیر سے ملاقات نہ ہو سکی واپسی آ کر کچھ آرام کر کے ظہر ادا کر کے اڑھائی بجے جھنگ کیلئے روانہ ہوئے راستہ میں عصر سے مغرب تک چنیوٹ فخری صاحب کے پاس رک کر چائے پی اور ابوبکر و مولانا عبدالوارث سے بھی ملاقات ہوئی اور مغرب پڑھ کر جھنگ روانہ ہوئے عصر سے قبل جھنگ پہنچ کر آرام کر کے عشاء ادا کی پھر عوامی امور نمٹائے۔ بالخصوص گن مینوں اور شیخ خالد برادران کی بھی باہمی لڑائی کے فیصلہ کو سنا پھر تیار ہو کر شیخ اشفاق کی شادی پر گئے۔ ادھر سمندری سے انجینئر طاہر اور طیب بھی آئے تھے شیخ اشفاق اور الطاف کا نکاح پونے بارہ بجے تب پڑھا کر کھانا کھا کر واپس گھر آیا۔ ڈیڑھ بجے آرام کرنے کیلئے لیٹا۔

11 ستمبر 2003ء شہادت سے 24 دن قبل

(جھنگ) بعداز فجر معلوم ہوا کہ سحری کے وقت گن' گن مین ابوبکر کے سونے کی حالت میں کوئی لے گیا ہے اسے تنبیہ وفہمائش کی۔ پھر تیاری کر کے 7 بجے اسلام آباد روانہ ہوا راستہ میں اولین کا مطالعہ کرتا رہا۔ 11 بجے اسلام آباد پہنچ کر آرام کیا پھر

Scanned with CamScanner

2 بجے اٹھ کر عوامی امور نمٹائے ۔ پھر تیار ہو کر مولانا عبدالغفور ندیم جو کہ صبح سے ہی جھنگ سے ہمارے ساتھ تھے اور الیاس زبیر کے ہمراہ مری روانہ ہو گئے ۔مری کے احباب ایک فلائنگ کوچ اور کار لائے تھے تیسری ہماری گاڑی۔ مری کی مہر صدیق اکبر PLO چوک میں پہنچ کر بڑے جلسہ سے شہداء ناموس صحابہ کانفرنسؒ سے مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کے بعد ایک گھنٹہ تک عظمت صحابہؓ پر لاجواب خطاب ہوا پھر عصر پڑھ کر کھانا کھا کر واپس اسلام آباد پہنچے ۔مغرب راستہ میں ادا کر کے عشاء کے وقت ہاسٹل آ کر عوامی امور نمٹائے اور کئی دیگر حضرات سے مل کر رات دس بجے مہندی لگوا کر مطالعہ کرتے ہوئے آرام کیا۔

12 ستمبر 2003ء شہادت سے 23 دن قبل

(اسلام آباد) بعداز فجر فائلیں دیکھتا رہا اور ڈاک پڑھی پھر ایک گھنٹہ آرام کر کے عوامی امور نمٹا کر 10 بجے اسمبلی پہنچا اور اجلاس میں تین گھنٹے گزار کر ایک بجے واپس پہنچا۔ آج اپوزیشن نے تلاوت کے بعد حسب روایت احتجاج شروع کیا اور پانچ دس منٹ بعد چلے گئے اور ایک اپوزیشن رکن نے نشاندہی کی کورم پورا ہونے کے اعلان پر اس نے چیلنج کیا پھر دوبارہ گنتی ہوئی پھر سے دوبارہ ہوئی تاہم کورم پورا تھا۔

ہاسٹل آ کر آرام کیا پونے دو بجے اٹھ کر ظہر ادا کر کے عوامی امور نمٹا کر 2:25 پر قاری ایوب کے گھر جا کر مولانا عبدالغفور ندیم اور الیاس زبیر کے ہمراہ دعوت کھا کر 2:35 پر اسمبلی میں مذہبی امور اور حج زکوٰۃ وعشر کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوا اور ساڑھے نو بجے واپس ہاسٹل آ کر عصر پڑھ کر 5:10 پر اسلام آباد سے جھنگ روانہ ہوئے اور 10 بجے شب گھر پہنچ کر غسل کر کے کپڑے بدل کر شیخ اشفاق صاحب کے ولیمہ میں شرکت کر کے گھر آ کر آرام کیا۔

13 ستمبر 2003ء شہادت سے 22 دن قبل

(جھنگ) بعداز فجر آرام کر کے 9 بجے اوّلاً گھر میں خواتین کے مسائل سنے پھر عوامی امور نمٹاتا رہا اور بعداز ظہر بھی لوگوں کا رش رہا۔ قریباً ساڑھے تین بجے تیار ہو کر بچوں کے ہمراہ چیچہ وطنی پہنچا اور عصر ادا کی ۔دیہات کے لوگ اور چیچہ وطنی سے خالد' انتظار احمد وغیرہ بھی آ گئے اور جلسہ کی تیاری بارے آگاہ کیا پھر چیچہ وطنی ریلوے پھاٹک تک چکر لگایا اور چاکنگ دیکھی مغرب کی نماز موڑ پر پڑھی بعد الصلوٰۃ المغرب مولانا محمد احمد لدھیانوی' مولانا جنید احمد سراج' مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء سے ملاقات ہوئی جو نماز کیلئے آئے تھے پھر گاؤں جا کر عیادت کی اور رجانہ روانہ ہوئے وہاں سے مولانا اویس کے ہمراہ ارزوتی کے گاؤں جا کر آرام کیا اور رات 12 بجے تک بیان کر کے کھانا کھا کر جہانیاں روانہ ہوئے صبح 3 بجے آرام کر کے فجر ادا کی۔

14 ستمبر 2003ء شہادت سے 21 دن قبل

(جہانیاں) رات تین بجے جہانیاں پہنچ کر آرام کیا فجر کے بعد پھر آرام کیا اور گیارہ بجے اٹھ کر غسل کر کے کپڑے بدلے اور کھانا کھا کر پریس کانفرنس کی پھر ایک بجے چوہدری طالب حسین کے ہمراہ پہوڑ گئے وہاں تعزیتیں کر کے روانہ ہوئے۔ میلسی کے مدرسہ تعلیم القرآن میں ظہر ادا کر کے ٹھنڈا مشروب پی کر ساڑھے چار بجے ایک لمبے کاروں کے جلوس کے ہمراہ قائم پور پہنچے اور جلسہ

Scanned with CamScanner

عروج پر تھا۔ سوا پانچ بجے سے پونے چھ بجے تک پر جوش تقریر کر کے عصر ادا کر کے کھانا کھا کر مغرب وہیں ادا کر کے روانہ ہو گئے اور خیر پور ٹامیوالی میں حاجی صاحب کے گھر جا کر انکے بھائی کی تعزیت کر کے روانہ ہوئے اور ساڑھے خانپور کا سفر کیا۔ رات گیارہ بجے خانپور پہنچ کر سلیم بھائی کے گھر کچھ آرام کیا پھر تیار ہو کر جلسہ گاہ جا کر ڈیڑھ بجے سے پونے تین بجے تک زبردست خطاب کیا اور سیلم کے گھر آئے اور کھانا کھایا۔ علامہ علی شیر حیدری صاحب مدظلہ کو انکے خطاب کے بعد ہمراہ کار میں لیکر انکی گاڑی اور اپنے ڈالا کے ہمراہ روانہ ہوئے اور راستے میں فجر ادا کی اور حیدری صاحب کو لودھراں چھوڑ کر خود دارالعلوم کبیر والا 10 بجے پہنچ کر آرام کیا۔

15 ستمبر 2003ء شہادت سے 20 دن قبل

(کبیر والا) خانپور سے صبح دس بجے کبیر والا پہنچے اور طلباء واساتذہ سے ملاقات اور کھانا تناول کر کے دو گھنٹے آرام کیا اور ساڑھے بارہ بجے اٹھ کر غسل کر کے سوا ایک بجے سے سوا دو بجے تک ختم بخاری شریف کی تقریب میں "مدارس کے نصاب" کے عنوان پر خطاب کیا۔ پھر ظہر ادا کر کے بستی ملوک پلاٹ کے تنازع پر شاہ صاحبان اور مولوی عبدالکریم صاحب کے بیٹوں کے درمیان سنا پھر مسجد میں جا کر مولانا سلیم اللہ خان کا خطاب سنا اور اختتام پر طلباء کو دستاریں باندھ کر عصر ادا کر کے مغرب تک مختلف احباب سے ملا اور بچیوں سے ملا مغرب کے بعد حضرت حیدری صاحب بھی آ گئے ان سے مل کر چائے پی کر شورکوٹ روانہ ہوا اور عشاء کے وقت شورکوٹ سٹی میں تحصیل دفتر پہنچا جہاں پر تحصیل ناظم لعل حسین اور اس کے والد عمر علی مولانا بشیر حالی موجود تھے انہوں نے تکلف چائے پلائی پھر مولانا حالی کے گھر آ کر آرام کیا۔ جھنگ سے شیخ انعام اللہ انکے بزرگ اور چوہدری سلطان نے آ کر مٹھائی دی۔ 500 کا ہار ڈالا کہ ان کا کراچی سے آدمی رہا ہو گیا تھا وہ بھی ہمراہ تھا پھر جلسہ سے زبردست خطاب کیا اور فارغ ہو کر کھانا کھا کر جھنگ روانہ ہوئے۔

16 ستمبر 2003ء شہادت سے 17 دن قبل

(ملتان) شورکوٹ کی عظیم کانفرنس سے فارغ ہو کر جھنگ سے ہوتے ہوئے صبح سات بجے ملتان پہنچے اور گیارہ بجے تک آرام کیا پھر غسل کر کے تیار ہوئے اور حضرت حیدری صاحب سمیت مظفر آباد کی عظیم مسجد و مدرسہ میں مرکزی شوریٰ کے سو کے قریب اراکین اور انکے احباب آ چکے تھے۔ ظہر کے بعد مسجد میں ہی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی پہلی نشست میں منشور پڑھا گیا اختلافی آرا بالخصوص دیباچہ پر دستور کمیٹی کے اعتراضات سن کر سب حضرات کو مطمئن کیا گیا۔ بعد از عصر بھی دوسری نشست اور بعد از مغرب تیسری نشست میں منشور پر غور وخوض کیا جاتا رہا اور منشور کو حتمی شکل دیدی گئی اجلاس کل تک کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔

بعد از عشاء حضرت حیدری صاحب مدظلہ پیر محل کے علاقہ میں پروگرام پر چلے گئے اور مجھے کراچی لاہور اور مختلف شہروں کے کارکنوں نے اپنے مسائل سنانے کیلئے مصروف رکھا آخر میں رات گیارہ بجے استاذ مولانا علی احمد صاحب سے مشاورت بسلسلہ تخصص فی الدعوۃ وتبلیغ رہی دن ظہر کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل فخری سے بھی میری اور حضرت حیدری صاحب مدظلہ کی مشاورت ہوئی۔

17 ستمبر 2003ء شہادت سے 18 دن قبل

(ملتان) مظفر آباد پل کے مدرسہ میں شوریٰ کے اجلاس کے باعث رات آرام کیا اور فجر پڑھ کر مسجد میں درس سورۃ

Scanned with CamScanner

عاریات دیا پھر دو گھنٹے آرام کر کے تیار ہو کر احباب کے مسائل سنے اور فون کیے اور گیارہ بجے کھانا کھا کر شوریٰ کے اجلاس کی چوتھی نشست کا آغاز ہوا اور دستور پر بحث شروع ہوئی 2 بجے ظہر کی نماز ادا کر کے اڑھائی بجے کھانا کھا کر 3 بجے پھر شوریٰ کے اجلاس کی پانچویں نشست میں شرکت کی پھر عصر پڑھ کر چھٹی نشست شروع ہوئی' جس میں نامزدگی یا انتخاب کے عنوان پر بحث ہوئی بعد از مغرب ساتویں نشست شروع ہوئی اور منشور پر غور کیا گیا دس منٹ لیٹ پہنچے کیونکہ سٹوڈنٹس کا مسئلہ مباحثہ کی شکل اختیار کر گیا تھا ۔عشاء کے بعد آٹھویں نشست شروع ہوئی اور ایک گھنٹہ تک جاری رہی یوں دس بجے شب شوریٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا تو جلدی جلدی ریانہ گاؤں ضلع سرگودھا کے جلسہ میں شرکت کیلئے مولانا اکرم عابد کے ہمراہ ساڑھے تین گھنٹوں میں اڑھائی بجے موضع ریانہ پہنچے۔ 2:45 سے خطاب شروع کر کے 3:45 پر ختم کیا اور کھانا کھا کر جھنگ روانہ ہوئے اور ساڑھے پانچ بجے جھنگ پہنچ کر فجر کی امامت کرائی۔

18 ستمبر 2002ء' شہادت سے 17 دن قبل

(جھنگ) فجر باجماعت ادا کر کے آرام کیا۔ مگر بجلی جانے کے باعث صحیح نیند نہ آسکی ساڑھے سات بجے ہلکا سا غسل کر کے عوامی امور نمٹانے شروع کیے کافی رش رہا ظہر کے بعد ڈیڑھ بجے DPO کے پاس وفد کے ہمراہ گیا اور شہید غلام عباس کے قاتلوں کی گرفتاری کے مسئلہ پر بات کی واپس آ کر پنچائیت مابین صادق بٹ اور ٹوبہ کے احباب سنی' پھر 3:45 سے ساڑھے پانچ بجے آرام کر کے عصر ادا کر کے خواتین کے وفد کو جو سوئی گیس کا مطالبہ کرتا تھا سنا پھر عوامی امور نمٹائے۔ بعد از مغرب بھی کافی رش رہا' پنچائیت مابین چوہدری لطیف سنی پھر عشاء ادا کر کے تھانہ صدر DSP, SHO تھانہ صدر سے غلام عباس شہید کے مسئلہ پر بات چیت کی اور تمام کارروائی سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ میرے ہمراہ شہید کے بھائی محمد نواز قاری عطاء الرحمٰن ایک اور آدمی ابراہیم تھا۔ اسی اثناء میں پنواری حضرات کے ایک وفد کو بھی ساعت کیا تھا۔ تھانہ سے سول ہسپتال جا کر حسنین کی عیادت کی جس کا اپریشن ہوا تھا اور PMS سے ملا انکے آفس ہی میں وزیراعظم ہاؤس سے فون آیا کہ کل 2 بجے میٹنگ ہے پھر جامعہ محمودیہ ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کی۔ مولانا ظفر احمد قاسم کا بیان سن کر پھر پنواری حضرات کے دوسرے گروپ کا بیان سنا مولانا حق نواز خالد اور گوجرانوالہ کے احباب کا بیان سنا پھر ایک گھنٹہ آرام کر کے 2:45 تک خطاب کر کے گھر پہنچا۔

19 ستمبر 2003ء' ستمبر شہادت سے 16 دن قبل

(اسلام آباد) جامعہ محمودیہ میں آخری شب تقریر کر کے گھر آیا کپڑے ہمراہ لیکر گاڑی پر سوار ہوا۔ رفاقت علی' مولانا ارشد زکریا سے مختصر گفتگو کر کے اسلام آباد 4:15 پر روانہ ہوا اور موٹروے پر چالان بھی زائد سپیڈ کے باعث ساڑھے سات بجے ہوا اور تصور رشید ڈرائیور کا تھا۔ پونے آٹھ بجے اسلام آباد پہنچ کر آرام کر کے اٹھ کر غسل کر کے ناشتہ کر کے پونے گیارہ بجے اسمبلی پہنچا۔ 12 بجے اسمبلی سے ہاسٹل آ کر آرام کیا۔ پھر ظہر ادا کر کے 2 بجے وزیراعظم سیکرٹریٹ میں گیا جہاں فاروق لغاری' چوہدری شجاعت' سعید منہیس حامد ناصر چٹھہ' اعجاز الحق' مفسوان اللہ شیر پاؤ' شیخ رشید' جے جی خان راؤ تھے۔ اڑھائی بجے وزیراعظم اور

Scanned with CamScanner

MMA سے طے کردہ مسودہ جو 7 نکات پر مشتمل تھا دیا اور بتایا کہ صدر مشرف 31 دسمبر 2004ء تک وردی اتارنے پر آمادہ ہیں مگر تحریراً وعدہ نہیں کرینگے۔ یہ اتفاق ہوا ہے کہ اگر صدر اسمبلی توڑے تو 15 دن میں سپریم کورٹ جائیگا اور 45 دن میں عدالت عالیہ فیصلہ سنائیگی۔ صدر قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ سے اعتماد کا ووٹ لے گا۔ 1985ء کی طرح آئینی ترجیحات اسمبلی سے پاس کرائی جائینگی۔ پریس سسٹم اور بلدیاتی نظام مزید 5 سال تک رہیگا۔ جج کی مدت توسیع پر اختلاف ہے۔ گویا تین امور پر کچھ اختلاف ہے۔ اکثر ممبران نے رائے دی کہ مذاکرات کامیاب ہونے چاہئیں۔ 3:40 پر اجلاس ختم ہوا اور گاڑی پر سوار ہوکر جھنگ روانہ ہوا راستہ میں عصر ومغرب ادا کر کے 8 بجے شب جھنگ پہنچ کر ملتان فون کر کے ڈاکٹر خادم حسین کو جھنگ پہنچنے کا بتایا۔ ساڑھے دس بجے تیار ہوکر دونوں گاڑیوں پر چیچہ وطنی روانہ ہوئے۔ 12 بجے پہنچ کر اسٹیج پر ساڑھے بارہ بجے مولانا عبدالرحمٰن کی تقریر سن کر لاہور روانہ ہوا۔

20 ستمبر 2003ء، شہادت سے 15 دن قبل

(لاہور بل) چیچہ وطنی سے صبح ساڑھے تین بجے چل کر راستہ میں فجر ادا کرتے ہوئے چھ بجے چیچہ وطنی لاہور بل پہنچ کر آرام کیا۔ ساڑھے گیارہ بجے غسل کر کے کپڑے تبدیل کر کے لاہور گئے شیخ یعقوب کی کوٹھی پر ظہر ادا کر کے گپ شپ لگائی پھر 4 بجے جنرل مہدی سے ملنے انکے گھر گیا پھر شاید شیخ یعقوب کے ہمراہ میٹنگ کامیاب انداز سے ایک گھنٹہ جاری رہی وہاں سے گیریژن کلب جا کر شادی کی تقریب کی تیاریاں دیکھی اور عصر پڑھی۔ اسی دوران ڈالہ خراب ہوگیا اسے ورکشاپ بھجوایا اور خود اوکاڑہ روانہ ہوا۔ مانگا تھانہ میں مغرب ادا کر کے طیب کے ہمراہ میں نے گرفتار شدگان رہا کرائے۔ 8 بجے اوکاڑہ پہنچ کر سیدھے جلسہ میں گئے۔ ساڑھے آٹھ سے نو بجے تک خطاب کر کے فوراً لاہور روانہ ہوئے راستہ میں کپڑے بدلے اور گیارہ بجے شیخ یعقوب کی بیٹی کے نکاح کی پرتکلف تقریب میں شرکت کی۔ گورنر خالد مقبول، طارق عزیز، حاجی شیخ یوسف اور کافی احباب کو مل کر 11:15 پر واپس روانہ ہوئے اور تیز ترین ڈرائیونگ کرتے ہوئے صرف کار پر 2 بجے اڈہ پھلور پہنچے اور کانفرنس میں شریک ہوئے 2:50 سے 4:20 تک دو گھنٹے خطاب کر کے کھانا کھا کر جھنگ روانہ ہوئے اور ساڑھے پانچ بجے فجر کی جماعت کے موقع پر جھنگ پہنچے۔

21 ستمبر 2003ء، شہادت سے 14 دن قبل

(سفر جھنگ) اڈہ پھلور میں تقریر کر کے فجر کے وقت جھنگ پہنچا ادھر دس منٹ بعد ڈالہ گن مین سمیت لاہور سے پہنچا فجر پڑھ کر آرام کیا دس بجے اٹھ کر عوامی امور نمٹائے۔ سوا بارہ بجے تیار ہوکر بھکر روانہ ہوا صوفی ٹیکسٹائل ملز پر کچھ دیر میاں اسد کے پاس رکا انہوں نے حافظ حسین احمد کی شورکوٹ کی تقریر اور باتیں بتائیں۔ چونکہ بھکر پابندی ہے۔ لہٰذا فتح پور کا راستہ اختیار کرتے ہوئے 3 بجے فتح پور پہنچ کر ظہر ادا کر کے مولانا محمد حیات تونسوی کو دوسری کار پر ہمراہ لیکر کھالوں کا راستہ اختیار کر کے 5 بجے جامعہ خلفاء راشدین پہنچے اور بعد از عصر پونا گھنٹہ خطاب کر کے نوری جنگ روانہ ہوا مغرب راستہ میں ادا کی۔ 8 بجے گھر آ کر کھانا کھایا محمد شفیق سے بات چیت کی اور اس کے بیٹے کی شادی کی تاریخ طے کی پھر 9 بجے بہ سلطان کیلئے دونوں گاڑیوں پر روانہ ہوا ساڑھے گیارہ

Scanned with CamScanner

بجے ٹبہ سلطان پہنچ کر کچھ دیر آرام کیا پھر ایک بجے اسٹیج پر گیا اڑھائی بجے تقریر شروع کر کے ساڑھے تین بجے ختم کر کے جھنگ روانہ ہوا اور ساڑھے چھ بجے بعد از فجر پہنچا۔

22 ستمبر 2003ء شہادت سے 13 دن قبل

(ٹبہ سلطان تا جھنگ سفر) فجر سے قبل ساڑھے تین بجے جامعہ محمدیہ ٹبہ سلطان میں خطاب کر کے جھنگ روانہ ہوئے دونوں گاڑیاں ہمراہ تحصیل شورکوٹ گزر کر فجر ادا کر کے 6:40 پر جھنگ پہنچ کر ایک گھنٹہ آرام کر کے اخبارات پڑھ کر 9 بجے اسلام آباد روانہ ہوئے اور ایک بجے پہنچ کر ظہرانہ ادا کر کے کھانا کھا کر عوامی میٹنگ کی اور کچھ آرام کر کے سوا پانچ بجے اسمبلی گیا۔ اجلاس شروع ہوئے اپوزیشن نے احتجاجی نعرے وڈسک بجانا شروع کیے پھر پندرہ منٹ جب مغرب کی اذان ہوگئی۔ بعد از مغرب 8 بجے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو اپوزیشن نے احتجاج شروع کیا اور کچھ دیر بعد بائیکاٹ کیا۔ اسمبلی کا اجلاس رات ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔ اجلاس سے واپس ہاسٹل آ کر مختلف وفود سے مل کر رات ساڑھے دس بجے سے 12 بجے تک کراچی میں بھائی محمد احمد مدنی سے بات چیت کی اور فیصل آباد میں بات کر کے انہیں آگاہ کر کے ایک بجے رات آرام کیا۔

23 ستمبر 2003ء شہادت سے 12 دن قبل

(اسلام آباد) بعد از فجر مالش تیل کرا کر دو گھنٹے آرام کیا اور 9 بجے عوامی ڈیلنگ اور خدمت میں مصروف ہوا کافی رش تھا مشکل سے فارغ ہو کر ساڑھے گیارہ بجے اسمبلی پہنچا تو اپوزیشن کا احتجاج جاری تھا۔ اپوزیشن نے اسمبلی سے بائیکاٹ کر کے باہر دروازے پر بھوک ہڑتال کیمپ لگا لیا۔ اذان ظہر کے دس منٹ بعد نماز ظہر کیلئے پوائنٹ آف آڈر پر بات کی تو اجلاس جمعہ تک ملتوی ہوگیا۔ اسمبلی سے نکل کر ریویو آفس جا کر شیخ انعام اللہ کا کام کرایا پھر ہاسٹل آ کر عوامی رش کو ڈیل کرتا رہا۔ 5 بجے ہاسٹل سے نکل کر روزنامہ جناح کے آفس میں عباس کے ہمراہ جا کر عبدالودود قریشی سے ملا اور دفتر کے مختلف شعبوں کو دیکھا 5:45 پر گوجرانوالہ روانہ ہوئے نماز عصر اسلام آباد کی مسجد اور مغرب راستہ میں ادا کر کے ساڑھے نو بجے مدرسہ نصرت العلوم پہنچ کر کھانا کھایا اور غسل کیا۔ مولانا قادن کے بیٹے اور ایک دوسرے بچے کا ختم قرآن کرا کر ساڑھے گیارہ بجے شیرانوالہ باغ جلسہ کے اسٹیج پر پہنچا۔ بلاشبہ 50 ہزار سے زائد افراد کا یہ عظیم الشان تاریخی اجتماع تھا۔ تقریباً 12:10 پر شروع ہوا گلہ بیٹھ گیا اور مشکل سے 2 بجے تک پونے دو گھنٹے تقریر کر کے فوری جھنگ روانہ ہوا اور فجر سے آدھا گھنٹہ قبل گھر آ کر فجر ادا کر کے آرام کیا۔

24 ستمبر 2003ء شہادت سے 11 دن قبل

(گوجرانوالہ سے جھنگ سفر) رات 2 بجے شیرانوالہ باغ کے تاریخی جلسے سے فارغ ہو کر جھنگ بعد از فجر ادا کر کے سو گیا۔ 9 بجے اٹھ کر عوامی امور نمٹائے آج زیادہ رش نہ تھا۔ ظہر کے بعد ملک ابراہیم اور الطاف جگر کے مابین پنچائیت اور ملک ابراہیم اور حافظ خالد کے مابین تلخی کو ختم کرا کر صلح کرائی پھر محلہ والوں اور قریبی محلہ میں فاتحہ خوانیاں پڑھیں۔ اور 4 بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک آرام کر کے بعد عصر عوامی امور نمٹائے اور مغرب کے بعد اور عشاء کے بعد عوامی امور نمٹائے اور بجلی کی سکیموں کو حتمی شکل

Scanned with CamScanner

دی۔ چوہدری حنیف اڈو اور سعید سے بجلی بارے میٹنگ کی پھر 11 بجے آرام کیا۔

25 ستمبر 2003ء، شہادت سے 10 دن قبل

(جھنگ) بعد از فجر تھوڑا ناشتہ کر کے لاہور روانہ ہوئے فاروق اعظم سیکرٹریٹ پہنچ کر شمس الرحمٰن معاویہ سے ملاقات کی اور ناشتہ کیا پھر سول سیکرٹریٹ جا کر ہوم سیکرٹری سے ملکر ڈاکٹر خادم حسین، مولانا عبدالخالق رحمانی اور مولانا یحییٰ عباسی بارے بات کی کہ انہیں پولیس فنگر پرنٹس دینے اور ضلع سے باہر بغیر اجازت نہ جانے کا پابند کر رہی ہے، پھر رینجرز ہیڈکوارٹر جا کر جنرل حسین مہدی رینجر فیصل ملک سے ملے اور باقی حضرات کو وہاں چھوڑ کر خود دونوں گاڑیوں پر ہڈیارہ گیا۔ مولانا ضیاء القاسمی کا نکاح پڑھایا اور اس سے قبل بعد از ظہر خطاب بھی مختصر کیا پھر ایک تعزیت کر کے واپس شہر آئے۔ منظور کو راستہ سے اور گن مین سیف اللہ کو ہمراہ لیا اور کرنل امجد سے ملنے گئے ایک گھنٹہ تک ان سے ملاقات رہی ان سے بھی تینوں رہنماؤں کے بارے بات کی پھر باہر نکلا تو راشد آ گیا تھا اس نے بتایا کہ 23 کارکنوں کا مسئلہ حل ہو گیا ہے شیخ یعقوب سے فون پر معذرت کر کے پانچ بجے لاہور سے باہر نکلے اور ساڑھے چھ بجے چک باوا فیصل آباد آ کر مغرب ادا کر کے ساڑھے سات بجے گلفشاں کالونی فیصل آباد پہنچے اور پونے نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک خطاب کر کے چوکی لکیاں روانہ ہوئے ہمراہ محمد ارشد زکریا منشیا اور رفاقت علی تھے۔ لکیاں میں ایک بجے سے اڑھائی بجے تک خطاب کر کے کھانا کھا کر جھنگ روانہ ہوا اور صبح پانچ بجے پہنچ کر فجر پڑھ کر آرام کیا۔

26 ستمبر 2003ء، شہادت سے 9 دن قبل

(سفر لکیاں ٹو جھنگ) چوکی لکسیاں سے چل کر صبح پانچ بجے جھنگ آ کر فجر ادا کر کے آرام کیا۔ 9 بجے اٹھ کر مہمانوں سے ملکر عوامی امور نمٹائے آج کافی رش تھا ایک بجے بمشکل اٹھ کر آدھ گھنٹہ آرام کر کے سیدنا امیر معاویہؓ کی شخصیت کردار پر خطبہ جمعہ دیکر پھر مفتی احمد شیر کے ہمراہ کھانا کھایا اور سوئی گیس کے ٹھیکیدار فاروق خان سے ملاقات کی۔ 4 بجے پھر عوامی امور اور طاہر جھنگوی کی پنچائیت نمٹا کر عصر مرضی پورہ میں مدنی مسجد میں پڑھ کر عوام سے خطاب کیا اور جگہ جگہ سوئی گیس کا افتتاح کیا، مغرب محمدی مسجد میں پڑھ کر خطاب کیا پھر ایک دو جگہ چائے پی دفتر آیا اور پنچائتیں سنیں، عوامی امور نمٹائے۔ نو بجے کافی رش ہو گیا ان سب کو نمٹا کر فارغ ہوا شیخ یعقوب آ گئے وہ پولیس ملازمین کی سفارش کر رہے تھے جو غلام عباس کے قتل میں ملوث تھے میں وہاں سے ساڑھے نو بجے فارغ ہو کر پونے دس بجے تک عظمت قرآن پر خطاب کر کے کھانا کھا کر جھنگ روانہ ہوا اور 3 بجے آرام کیا۔

27 ستمبر 2003ء، شہادت سے 8 دن قبل

(جھنگ) بعد از فجر کچھ آرام کر کے تیار ہو کر پیر محل چک نمبر 110 روانہ ہوئے۔ ساڑھے دس بجے پہنچ کر حافظ عبدالحمید سے ملاقات کی اور کچھ دیر آرام کر کے تقریب نکاح میں خطاب کیا۔ ایک بجے حضرت حیدری مدظلہ پہنچے اور نکاح پڑھایا کھانا کھا کر ڈیڑھ بجے روانہ ہو کر ساڑھے چار بجے لودھراں پہنچے تو قریب بائی پاس ڈالہ خراب ہو گیا۔ لودھراں کے احباب استقبال کرتے ہوئے 25 کلومیٹر دور ایک چھوٹی سی بستی کے جلسہ میں لے گئے۔ عصر پڑھ کر بمشکل آدھ گھنٹہ جلسہ سے خطاب کیا پھر مغرب پڑھ کر کھانا کھا

Scanned with CamScanner

کر فقیر والی براستہ بہاولپور حاصل پور چشتیاں اور بہاولنگر رہا' ہارون آباد ساڑھے گیارہ بجے بہاولنگر میں ایک نوتعمیر مسجد میں مختصر خطاب کیا اور سنگ بنیاد کی نقاب کشائی کی۔ رات ساڑھے بارہ بجے سے 2 بجے زبردست خطاب جامعہ عثمانیہ میں کر کے فارغ ہو کر کھانا کھایا اور جہانیاں روانہ ہوئے۔ صبح 5:33 پر جہانیاں آ کر فجر ادا کر کے کچھ آرام کیا۔

28 ستمبر 2003ء' شہادت سے 7 دن قبل

(نواب زادہ نصراللہ کے جنازہ میں شرکت)

(جہانیاں) فقیر والی سے صبح ساڑھے پانچ بجے جہانیاں پہنچ کر دو گھنٹے آرام کر کے تیاری کر کے ناشتہ کیا اور مظفر گڑھ' خان گڑھ روانہ ہوئے مگر جہانیاں کے قریب پھر ڈالہ خراب ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی پجارو اور پولیس سکواڈ ہمراہ رہی۔ 10:48 پر خانگڑھ پہنچ کر وضو کر کے جنازہ کی پہلی صف میں شریک ہو کر بعد الصلاۃ نواب زادہ نصراللہ کی میت کو کندھا دیا پھر اپنی درسگاہ میں گئے اور احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک بجے یہاں روانہ ہو کر بستی ماھڑہ پہنچ کر کچھ آرام کیا اور تین بجے اٹھ کر ظہر ادا کر کے چائے پی کر کچھ انتظار کیا۔ ساڑھے چار بجے اسٹیج میں پہنچا۔ میرا وقت پونے پانچ بجے شروع ہوا اور پونے چھ بجے صحابہ کا مقام بیان کیا۔ پھر عصر پڑھ کر روانہ ہوئے راستہ میں مغرب پڑھی اور 8 بجے شب اوچ شریف پہنچے اور آرام کر کے دو گھنٹے تفصیلی خطاب کیا پھر رات ہی کو چل کر بعد از فجر جہانیاں پہنچا اور دن 8 بجے سے وہاں گھر آ گیا۔

29 ستمبر 2003ء' شہادت سے 6 دن قبل

(سفر مابین اوچ شریف جھنگ) اوچ شریف سے ساڑھے تین بجے شب چل کر رات احمد پور شرقیہ بہاولپور جہانیاں آیا اور چھ بجے وہاں سے چل کر 8 بجے جھنگ پہنچا۔ ڈیڑھ گھنٹہ آرام کر کے عوامی امور نمٹائے بہت زیادہ رش کے باعث بعد از ظہر چار بجے تک عوامی امور سرانجام دیتا رہا اور پھر ڈیڑھ گھنٹہ آرام کر کے عصر پڑھ کر حاصل پور روانہ ہوا راستہ میں حلیہ موڑ حاجی علی محمد کی فاتحہ خوانی کی اور مغرب پڑھ کر سات بجے روانہ ہوئے راستہ میں شورکوٹ سے 600 کا ڈیزل ڈلوایا اور پونے دس بجے نثار کاٹن فیکٹری میں پہنچ کر نماز پڑھ کر چائے پی۔ مفتی گلزار صاحب اور کئی احباب گاڑیاں لائے ان کے ہمراہ شہر حاصل پور داخل ہوا اور ایک گھر سے ہوتے ہوئے 11:45 پر حاصل پور پہنچا۔ 12:40 پر تقریر شروع کر کے 2 بجے تک خطاب کر کے دعا کرائی اور کھانا کھا کر سوا تین بجے جھنگ کیلئے روانہ ہوئے 5:40 پر جھنگ پہنچے۔

30 ستمبر 2003ء' شہادت سے 5 دن قبل

(سفر از حاصل پور تا جھنگ' اسلام آباد) حاصل پور سے تقریر کر کے 3:13 پر چل کر 5:40 پر جھنگ پہنچے نماز ادا کر کے ہلکا سا ناشتہ کیا پھر اسلام آباد کیلئے دونوں گاڑیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ 11:30 پر اسلام آباد پہنچ کر تیار ہو کر اور کافی رش میں کاموں سے فارغ ہو کر 12 بجے اسمبلی پہنچا اور آدھ گھنٹہ بعد اسمبلی سے باہر آ گیا اور فلیٹ پر کچھ احباب کے کام نمٹا کر 1:10 منٹ

Scanned with CamScanner

پر ایبٹ آباد روانہ ہوئے۔ 3:15 ایبٹ آباد پہنچے تو بڑے گراؤنڈ میں عظیم الشان جلسہ سے خطاب کرنے کیلئے 3:50 پر کھڑا ہوا اور 4:15 پر عصر کی اذان پر تقریر کا وقفہ کر کے پھر دس منٹ خطاب کیا اور جلسہ کے بعد متصل ہی دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور پھر مغرب سے قبل دوسری جگہ پریس کانفرنس سے خطاب کر کے نماز مغرب نواز بھائی کے گھر ادا کی اور کھانا کھایا پھر عشاء سے قبل ہی فوجی ایریا کی مسجد میں عظمت قرآن کے عنوان پر 7 بچوں کی دستار بندی کی اور تقریر کی پھر میجر فضل الرحمن کے گھر جا کر ان سے مل کر واپس نواز خان کے گھر آ کر رات 11 بجے آرام کیا۔

یکم اکتوبر 2003ء شہادت سے 4 دن قبل

(ایبٹ آباد) بعد از فجر ناشتہ کر کے کچھ آرام کیا پھر 8 بجے پشاور روانگی ہوئی ہمراہ خلیفہ عبدالقیوم اور حاجی غلام مصطفیٰ کی گاڑیاں اور پولیس پروٹوکول بھی تھا۔ 10:30 پر پشاور میں طارق حیدری کے گھر پہنچے اور 11:30 پر وکلا سے خطاب کیلئے سیشن کورٹ گئے اور وکلاء سے ایک گھنٹہ خطاب کیا اور پھر تمام احباب کی بحث رہی۔ پھر حیدری کے گھر آ کر ایک گھنٹہ آرام کیا اس سے قبل کئی مقامات پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ 3 بجے تیار ہو کر قصہ خوانی بازار کی مسجد میں پہنچے تو اجتماع کا رش مسجد سے باہر روڈ گھیرے ہوئے تھا۔ چنانچہ مسجد کے اندر مشکل سے داخل ہوا پھر مولانا مسعود الرحمن عثمانی نے مختصر تقریر کی اور مائیک شہداء کی گیری پر سجایا گیا تمام مسجد میں موجود حاضرین سے نیچے بازار چلنے کو کہا گیا یوں پورا بازار جلسہ گاہ بن گیا اور پونا گھنٹہ گیلری کو اسٹیج سجا کر تقریر کر کے دعا کے ساتھ اختتام کیا۔ سخت رش سے نکل کر اولاً بابر یعقوب کے گھر پہنچے وہاں کھانا کھایا عصر ادا کر کے پھر ابراہیم قاسمی ایم پی اے کے گھر بیٹھے مغرب وہاں ادا کر کے پھر عشاء کے وقت امداد بھائی کے گھر آئے اور عشاء مسجد میں ادا کر کے سات گھنٹے تک احباب سے ملاقاتیں رہیں اور گیارہ بجے آرام کرنے لیٹا۔

2 اکتوبر 2003ء شہادت سے 3 دن قبل

(پشاور) بعد از فجر امداد بھائی کے گھر ہی غسل کر کے تیار ہو کر ناشتہ کیا پھر سات بجے بنوں روانہ ہوئے۔ آج تمام قومی اخبارات میں کل کے جلسہ کی تصاویر اور خبریں نمایاں تھی۔ محرک کے بائی پس پر جماعتی حضرات نے استقبال کیا ان سے تھوڑا خطاب کر کے روانہ ہوئے رستہ میں لال خان مینگل کا ڈالہ عورت کو بچاتے ہوئے گدھے سے ٹکرایا اور گدھا مر گیا۔ بنوں سے قبل مولانا علی اکبر کے مدرسہ میں جا کر انکی تعزیت کی پھر بنوں سے باہر ایک استقبالیہ سے خطاب کیا اور بنوں کے حضرات حضرت ولی مولانا امین اللہ خلیل الرحمن اعوان سے کئی گاڑیوں کے ساتھ استقبال کیا اور خلیل الرحمن نے اپنے وسیع گھر میں استقبال کیا پروگرام خوبصورت بنایا تھا جس میں علماء کے علاوہ صحافی حضرات کو خطاب کیا اور سوالات کے جوابات دیئے پھر مدرسہ خلفاء راشدین میں ظہر کے بعد ایک گھنٹہ آرام کر کے کھانا کھا کر کوٹ خادم میں ایک جلسہ سے خطاب کر کے روانہ ہوئے اور عصر سابق منسٹر نقیب اللہ خان کے گھر جا کر پڑھی کچھ ناشتہ کر کے روانہ ہوئے۔ مدرسہ میں مغرب پڑھ کر خلیفہ عبدالقیوم کو ڈیرہ اسماعیل خان چھوڑ کر جھنگ روانہ ہوا اور ساڑھے گیارہ بجے جھنگ پہنچ کر آرام کیا۔

Scanned with CamScanner

13 اکتوبر 2003ء شہادت سے 2 دن قبل

(جھنگ) بعداز فجر کچھ آرام کر کے عوامی امور نمٹانے شروع کیے اور سخت رش پڑ گیا۔ ایک بجے اٹھ کر آرام و مطالعہ کر کے پونے دو بجے خطاب شروع کیا اور 2:40 پر تقریر ختم کی۔ بعداز جمعہ کھانا کھا کر مہمانوں سے ملتا رہا پھر 4 بجے عوامی امور نمٹانے اور پنچائتیں سننے بیٹھا اور عصر پڑھ کر جھنگ گیا۔ اولاً محلہ مدن شاہ پھر باب عمر کے قریب سوئی گیس کا افتتاح کیا مغرب وہیں ادا کر کے ایوب ڈھوکے کے علاقہ میں پر جوش انداز میں استقبال ہوا اور افتتاح سوئی گیس ہوا اور پھر چوہدری افتخار کے حلقہ میں افتتاح کر کے مسجد گلومیانوالی میں مختصر سا خطاب کر کے ایوب ڈھوڈ کے گھر کھانا کھا کر واپس مسجد حق نواز شہید میں عشاء ادا کر کے پنچائتیں سننے بیٹھا اور اس اثناء میں فیصل آباد سے قاری حبیب الرحمٰن مفتی حامد وغیرہ آ گئے اور شان عالم قتل کیس بارے میانوالی کے عطاء اللہ خان صوفی حمید الدین وغیرہ بھی آ گئے ان سے بات چیت کر کے پھر گن مینوں کی اطلاع اور شہر کی رپورٹ کے تحت گن مینوں میں عمر کو بلوایا پھر مرخط نے آ کر اس کے سامنے کلاشنکوف شیعہ حیدری لڑکا بھی لایا گیا اور شیخ حاکم کو بلوا کر نواب امان اللہ سے بات کر کے ایک 222 اوچ شیخ اور ایک کلاشنکوف ایک ریپٹر کیلئے کا کابلی سے امان اللہ سے رابطہ کر کے عزیز کو گن مینوں کے حوالہ کر کے آرام کیا۔

14 اکتوبر 2003ء شہادت سے 1 دن قبل

(جھنگ) بعداز فجر آرام کر کے ساڑھے نو بجے عوامی امور نمٹانے بیٹھا کافی رش رہا بعداز ظہر SSP سے ملنے گئے اور واپسی پر بعدالعصر چوروں کے سفارشی آ گئے۔ بعداز مغرب شیخ حاکم علی کا کابلی سے ایک کلاشن اور ایک ریپٹر لے آئے اور دو ملازموں سے چار پسٹل برآمد کر کے گئے۔ بعداز نماز عشاء بھی ملزمان کی سفارش کرنے والے کافی آتے رہے اور ملزمان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری رہا اور رات گئے تک مشاورت جاری رہی۔ رات ساڑھے بارہ بجے آرام کیا۔ آج صبح دو بکری چور بھی پکڑے گئے اور بکری برآمد ہوگئی رات 9 بجے بکری مالکان کو واپس کر کے انک والد کو ملزمان واپس کر دیئے۔

15 اکتوبر 2003ء شہادت سے قبل آخری دن

(جنگ) بعداز فجر آرام کر کے ساڑھے نو بجے گھر میں آئی خواتین کے معاملات نمٹائے پھر عوامی امور نمٹاتا رہا اور ملزمان سے ملاقات کرنے والے لواحقین آتے رہے اور سفارش کر رہے ہیں میں نے ضامن دیکر ملزمان لیجانے کا کہہ دیا۔ شیخوپورہ سے ایک جج صاحب آئے ہوئے تھے جنہوں نے قصبہ مٹرل کے حاجی ظہور الرحمٰن کے بیٹے سے پیسے لینے تھے بعداز ظہر کچھ آرام کر کے بعداز عصر حاجی منیر احمد حافظ خالد وغیرہ سے مشاورت کی کہ ملزمان کا کیا جائے۔ SHO کوتوالی اپنے گھر گیا ہوا تھا اس نے گھر آنے کا کہا ہے۔ بعداز عصر ڈاکٹر خادم حسین، مولانا منیر احمد اور عزیزی محمد یونس قاسمی بھی آ گئے۔ اور پنچائیت سنتا رہا، بعداز مغرب ڈاکٹر خادم حسین سے ایک گھنٹہ میٹنگ کی اور رسیدات کے چھپوانے اور رکنیت سازی وغیرہ امور پر بات چیت ہوتی رہی پھر عوامی امور نمٹا کر بعداز عشاء سٹی باڈی اور اسلم بٹ شاہد سرگانہ، چوہدری مصطفیٰ کو بلوا کر ملزمان سے پوچھ گچھ کر کے کافی غور و خوض کے بعد طے ہوا

Scanned with CamScanner

کہ انکے ورثاء سے پرنٹ لیکر انہیں چھوڑا جائے پھر 12:45 پر گھر گیا اور مہندی لگوا کر ڈیڑھ بجے آرام کیا۔

16 اکتوبر 2003ء یوم شہادت

آج سہ پہر 4/15 پر اسلام آباد ٹول پلازہ پر مولانا محمد اعظم طارق شہید کر دیئے گئے۔ ساری رات نعشیں لال مسجد کے صحن میں رہیں بہت زیادہ غم ہے جس کا اندازہ بھی نہیں۔

(عظیم قائد کی یاد میں)

انجم۔ زاہن ابوبکر شاہی

وہ جس نے صدیوں کا فرض اپنے نحیف کندھوں پہ رکھ لیا تھا
وہ جس نے تنہا چٹان بن کر عدو کے چھکے چھڑا دیئے تھے
بڑے سلیقے سے امت بے نشاں کے ادھڑے ہوئے بدن پر !!!
مٹی ہوئی ساعتوں کے نقش ونگار اُس نے بنا دیئے تھے
وہ جس نے جذبوں کی خاک مردہ میں عزم وہمت کی روح پھونکی
حصار وحدت میں پڑنے والے شگاف اُس نے مٹا دیئے تھے
فراستوں کا جمال تھا وہ بصارتوں کا کمال تھا وہ !! ! !!
عظیم قائد نے اس زمین کو ہزار رنگ بقا دیئے تھے
وہ جس نے قصرِ قریبِ شب کے سبھی جھروکے گرا دیئے تھے

کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں تجھے

اختر حسین اکھوسر گودھوی

؎ اپنوں میں چشمک ہے رواچھیڑ بہت خوب
اغیار کو لیکن کوچہ جاناں سے اٹھادو

اے سیاست معاویہؓ کے امین! تیری سیاست پہ کڑا وقت آیا موقف اور مناصب میں ٹکراؤ تھا تو نے عہدوں کو ٹھکرا دیا مشن کو سینے سے لگالیا وہ لمحہ کٹھن تھا جب بہت سارے لوگ دشمن صحابہؓ سے ہمدوش وہمرکاب ہو گئے مگر تیری حمیت وسیاست نے ازلی دشمن سے ہاتھ ملانے سے تجھے باز رکھا اور تو نے ببانگ دہل کہہ دیا۔

؎ مرجائیں گے ظالم کی حمایت نہ کریں گے
احرار کبھی ترک روایت نہ کریں گے

Scanned with CamScanner

میر کارواں ہو تو ایسا.....!

قاری نورالامین عثمانی' جامعہ مدنیہ فیصل آباد

مولانا اعظم طارق کی ذات میں ہم نے جو خلوص دیکھا' وہ عام لوگوں میں نہیں پایا جاتا۔ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی لوگوں کے دلوں پر راج کرتے تھے ان کی شہادت کے بعد واقعتاً جماعت کو ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ اگرچہ ان کی جگہ مولانا ایثار القاسمی سامنے آئے لیکن انہیں کام کرنے کا زیادہ موقع نہ مل سکا اور شہید کر دیئے گئے۔ اس خلا کو پُر کرنے کیلئے مولانا اعظم طارق کو کراچی سے جھنگ لایا گیا اور انہوں نے یہاں آ کر جس انداز میں کام کیا یہ انہی کا خاصہ تھا۔ آپ جھنگوی کی طرح آئے اور چھا گئے بلکہ جھنگوی کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے قومی اسمبلی کے فورم سے ناموس صحابہؓ کے لیے جو آواز اٹھائی' اس سے رافضی کانپ اٹھے۔ اسمبلی میں اور بھی دیگر کئی مذہبی جماعتیں تھیں' ان کا رعب و دبدبہ اس قدر نہ تھا کہ جس قدر جرنیل محترم کا تھا۔ مولانا جب اسمبلی میں تقریر کرتے تو ارا کین اسمبلی پر رعب چھا جاتا۔ پُر وقار گفتگو کرتے' لگی لپٹی سے کام نہ لیتے۔ مشن سے والہانہ لگاؤ اور محبت تھی۔ تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے مولانا نے جو ان تھک محنت کی' اسے لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

مولانا جب کوٹ لکھپت جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے' میں ملاقات کیلئے گیا' تفصیلی گفتگو ہوئی۔ فرمانے لگے "مشن پر کاربند رہیں اور مشن کا کام جاری رکھیں۔" ہم نے مولانا سے کہا حضرت! آپ کو اتنی تکالیف کا سامنا ہے۔ اپنے لہجے میں تھوڑی سی لچک پیدا کر لیں۔ فرمانے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مشن کیلئے سب کچھ برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن اصحابؓ رسولؐ کے دشمنوں کیلئے کوئی رعایت نہیں ہے۔ جیل میں رہ کر بھی مولانا کو مشن کی فکر دامن گیر رہی۔ کبھی کوتاہی نہیں کی۔ دن رات تنظیمی کاموں میں مصروف عمل رہے۔ مشکلات' مصائب' جیلیں' ہتھکڑیاں' بیڑیاں' بم دھماکے' گولیاں ان کا راستہ روکنے کی کوشش کرتی رہیں۔ وہ کون سا ظلم تھا جو مولانا پر ڈھایا نہ گیا ہو۔ مگر آپ نے مشن پر دھبہ نہیں آنے دیا۔ انہیں چوہنگ سنٹر جیسے بدنام زمانہ عقوبت خانے میں اذیتیں دی گئیں' میاں برادران نے ظلم و ستم کی انتہاء کر دی لیکن آپ اپنے مشن سے ایک انچ بھی کبھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ آگے ہی بڑھتے گئے۔

کجھ زندگی جیلاں وچ گزری
جہڑی بچ گئی مشن توں وار گیا

9 اپریل 1994ء کو دستار بندی کے موقع پر مولانا ہمارے مدرسہ جامعہ مدنیہ تعلیم القرآن فیصل آباد میں ہماری دعوت پر تشریف لائے۔ دوست احباب نے مولانا کے سامنے مطالبہ رکھا کہ ہمارے علاقے امین ٹاؤن میں گیس نہیں ہے۔ صرف 200 گز کے فاصلے سے پائپ لائن گزر رہی ہے لیکن ہم اس سہولت سے محروم ہیں۔ مولانا نے اسی موقع پر وزیر پٹرولیم کے نام درخواست لکھ کر مجھے تھما دی' دو ماہ کے اندر اندر مولانا کی کاوشوں سے علاقے کو یہ سہولت فراہم ہو گئی۔ لوگ حیران تھے کہ علاقے میں سیوریج اور گلیوں نالیوں کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے لیکن گیس کی سہولت مہیا ہو گئی ہے۔ بعض وزراء کے کام لٹک جاتے تو مولانا حل کرواتے۔ ایک

Scanned with CamScanner

دن مولانا مجھ سے فرمانے لگے کہ میں وزیر پٹرولیم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ فیصل صالح بھی آ گیا میں نے کہا حلقہ آپ کا ہے اور کام میں کروا رہا ہوں۔

18 اپریل 2003ء جمعہ کے روز میرے بیٹے قاری ابوبکر صدیق عثمانی کی شادی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ میرا نکاح مولانا اعظم طارق پڑھائیں۔ ہم نے مولانا کو دعوت دی تو بہ خوشی تشریف لائے اور نکاح پڑھایا۔

آخری دنوں میں شمالی علاقہ جات میں شیعوں نے نصاب تعلیم کے حوالے سے وزیر تعلیم کے نام نصاب میں تبدیلی کے حوالے سے خط لکھا تو مولانا نے سخت احتجاج کیا۔ حالانکہ ملک میں کتنی مذہبی جماعتیں ہیں کسی جماعت کو بھی توفیق نہ ہوئی کہ احتجاج کرتی۔ اس کا سہرا بھی مولانا کے سر جاتا ہے۔ اس حوالے سے مولانا نے جو محنت کی اور کام کیا اس کے اثرات صدیوں تک رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ مولانا شہیدؒ کے درجات بلند فرمائے۔ ہمارے ادارے کے تمام طلباء بھی محو دعا ہیں کہ جرنیل محترم کو راحتیں نصیب فرمائے اور ہمیں مشن جھنگوی کیلئے کام کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

مشنِ جھنگویؒ کا روحِ رواں

قاری محمد شفیع جھنگوی، فیصل آباد

مولانا اعظم طارق ایک عظیم قائد تھے۔ بہت شفقت کا معاملہ فرماتے۔ مولانا کی جماعت کیلئے گرانقدر خدمات ہیں۔ جماعت کو عالمی سطح پر متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا کی ہر بات میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی جھلک نظر آتی تھی۔ کارکنوں کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے ہر کارکن یہی سمجھتا کہ مولانا مجھ سے سب سے زیادہ شفقت فرما رہے ہیں۔

مولانا اعظم طارق متعدد بار الیکشن جیت کر قومی اسمبلی میں پہنچے۔ اسمبلی میں بھی مشن جھنگوی کی بات کی۔ ناموس صحابہؓ بل کیلئے اراکین اسمبلی سے ملے۔ مولانا نے گورنمنٹ کو قائل کر لیا تھا کہ ملکی حالات خراب کرنے میں شیعت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ مولانا نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کیا۔ اور پھر اس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

قائد محترم سے پہلی ملاقات کراچی میں ہوئی۔ جامع مسجد صدیق اکبرؓ ناگن چورنگی میں خطیب تھے۔ چھوٹی سی عمر کے تھے۔ بڑے خلوص و محبت سے گلے لگایا۔ جھنگ میں جب ایک ساتھ 5 علماء کو شہید کیا گیا تو اس وقت بھی ان سے ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں جب جھنگ مقیم ہوئے تو پھر ملاقاتوں کا سلسلہ تسلسل سے جاری رہا۔ مولانا جیلوں میں رہے یا گھر میں، رابطے میں رہے۔ مولانا بارہا حملوں کی زد میں آئے، آئے روز جیل، ہتھکڑی، بیڑی منتظر رہتی لیکن کبھی بھی نہیں گھبرائے۔ حالات سے گھبرا کر راہِ فرار اختیار نہیں کی۔ مولانا اکثر فرماتے میرے پاؤں پہاڑ کی چٹان پر ہیں۔ میں حالات سے ڈرنے یا گھبرانے والا نہیں ہوں۔

ملک میں اور بھی بہت سی دینی و سیاسی جماعتیں موجود ہیں۔ جماعت اسلامی دعویٰ کرتی ہے کہ ہم اسلام لائیں گے۔ اہل تشیع نے شمالی علاقہ جات میں نصاب تعلیم کے حوالے سے مطالبہ کیا کہ نصاب تعلیم سے صحابہ کرامؓ کے اسماء مبارکہ کو خارج کیا جائے۔ کسی بھی جماعت نے روافض کے اس بے سروپا مطالبہ کے خلاف قدم نہیں اٹھایا۔ تن تنہا ایک مولانا اعظم طارق نے تحریک چلائی

Scanned with CamScanner

یادگار ملاقاتیں

حافظ عبدالحمید صدر سپاہ صحابہ برطانیہ

پہلی ملاقات:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جب مولانا ایثار القاسمی شہید کی جگہ ضمنی الیکشن میں کامیاب ہوکر ایم این اے بنے۔اس وقت پہلی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔میں عمرہ کرنے کے بعد پاکستان گیا جھنگ پہنچا' علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ نے میرا تعارف پہلے کرایا ہوا تھا۔مولانا کام کے لیے آنے والے لوگوں میں مصروف تھے زیادہ تفصیلی بات نہ ہوسکی۔ میں نے اپنے گاؤں پیر محل میں آنے کی دعوت دی۔

دوسری ملاقات:۔

ہمارے گاؤں میں جلسہ کا پروگرام بن گیا۔1993ء 18 جنوری کا جمعہ چند دوستوں کے ہمراہ مسجد حق نواز میں ادا کیا جمعہ کے بعد مولانا شہید سے تفصیلی ملاقات کر کے جلسہ کے لیے 2 فروری کا وقت لیا۔

تیسری ملاقات:۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے علاوہ مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، قاری عطاء الرحمٰن فاروقی' قاری عبدالحئی عابد بھی 2 فروری کے جلسہ پر تشریف لائے۔علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی اس وقت فجی آئی لینڈ کے دورہ پر تھے۔ان ہی دنوں کا رواں ناموس صحابہؓ کا پروگرام عروج پر تھا۔حکومت کی طرف سے رکاوٹوں کا اعلان ہو چکا تھا۔مولانا شہیدؒ 3 بجے ہمارے گاؤں آئے مغرب سے 45 منٹ قبل تک بیان کیا' ہمارے گھر میں کھانے کا انتظام تھا وہیں پر نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اگلے پروگرام پر روانہ ہوگئے میں نے برطانیہ آنے کی دعوت دی تو فرمایا قائد محترم علامہ فاورقی شہیدؒ فجی کے دورہ سے واپس آجائیں تو ان کے مشورہ سے برطانیہ کا پروگرام بنائیں گے۔

چوتھی ملاقات:۔

1993ء کے رمضان المبارک میں ہم نے لندن ائیرپورٹ پر مولانا محمد اعظم طارق کا استقبال کیا اور جامع مسجد برمنگھم آئے۔نماز تراویح کے بعد دوسری مساجد سے بھی کثیر تعداد میں لوگ آگئے بیان کے بعد مولانا امداد الحسن نعمانی کے ہاں رات دیر تک برطانیہ کے علمائے کرام سے بات ہوتی رہی اگلے روز ڈاکٹر عبدالرحیم کے اسلامک سنٹر میں بنگالی مسلمانوں سے بیان کیا بعد نماز تراویح قاری تصور الحق کے مرکز مسجد طیبہ میں ایک یادگار خطاب کیا اگلے روز ایڈن برا کیلئے روانہ ہوگئے رات کو بہت ی زیادہ برف باری ہوئی ہر چیز سفید ہی سفید تھی مولانا شہید بہت محظوظ ہوئے موسم خراب ہونے کی وجہ سے باوجود موٹروے (MOTERWAY) پر ہی ظہر' عصر اور پھر افطاری بھی کرنی پڑی۔عشاء کے قریب ایڈن برا پہنچے بعد نماز تراویح لاکسبرا مسجد

Scanned with CamScanner

ایڈن برا میں 45 منٹ خطاب کیا اس کے بعد ادارہ تعلیم والقرآن میں ایک گھنٹہ سے زیادہ خطاب فرمایا۔ گلاسگو سے بھائی صابر علی نے برطانیہ میں مشن جھنگوی کے فروغ کیلئے خصوصی ملاقات کی۔ گلاسگو کی جامع مسجد میں جمعہ خطبہ کے بعد پریس کانفرنس ہوئی رات کو باتھ گیٹ میں بعد تراویح خطاب ہوا اسی رات سٹرلنگ اسلامک سنٹر میں خطاب فرمایا۔ اگلے روز اجمل طارق کے ہاں قیام اور رات ڈنڈی اسلامک سنٹر میں خطاب فرمایا۔ اس کے بعد انگلینڈ یعنی مانچسٹر' اولڈہم آسٹن' راچڈل' ڈیوز بری' ہیڈرز فیلڈ' بریڈفورڈ' باسلے' لیڈز اور برمنگھم میں پروگرام ہوئے۔ مولانا قاری امداد اللہ قاسمی کے ہاں قیام اور مسجد حمزہؓ میں بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ برمنگھم کی سب سے بڑی سنٹرل مسجد برمنگھم میں خطاب کے بعد نوٹنگھم میں ایک اسلامی اسکول کا معائنہ کیا اسکے بعد لندن کیلئے روانگی ہوئی۔ موٹروے پر برف کی وجہ کافی حالت خراب تھی لندن کے قریب M1 پر مولانا کی گاڑی کو خطرناک حادثہ پیش آ گیا میں نے نئی ٹیوٹا سٹیٹ کار جو کہ مولانا کی آمد سے ایک ماہ قبل خریدی تھی مکمل تباہ ہو کر آف دی روڈ ہو گئی۔ اللہ کے فضل کرم سے مولانا اور میں دونوں محفوظ رہے دو ساتھی لندن سے ہم کو آ کر لیکر گئے لندن حافظ منیر احمد کے ہاں پروگرام تھا۔ رات حافظ منیر احمد کے ہاں قیام کے بعد صبح قاری محمد طیب عباسی حافظ منیر احمد کے ہمراہ جنگ لندن کے دفتر گئے جنگ پینل میں کافی تفصیلی گفتگو ہوئی جو کہ مولانا کے تفصیلی انٹرویو کی شکل میں جنگ لندن میں شائع ہوئی۔ اگلے روز علامہ خالد محمود کی مانچسٹر اکیڈمی میں علامہ خالد محمود اور مولانا محمد اقبال رنگونی سے مشورہ کر کے ناموس صحابہ بل کی تیاری کی اس بل کی تیاری میں علامہ خالد محمود کی نگرانی اور مولانا محمد اقبال تانگونی کی محنت شامل ہے۔ مولانا محمد موسیٰ قاسمی کے ہاں پروگرام مکمل کیا' ہیڈرز فیلڈ میں مولانا محمد اکرم کے ہاں مسجد بلال میں پروگرام ہوا جس میں مفتی مقبول احمدؒ نے صدارت فرمائی تھی اس پروگرام میں قرب وجوار سے بہت بڑی تعداد میں لوگ شامل تھے۔ مانچسٹر میں اس دورہ کا آخری پروگرام قاری حسین احمد مدنی لیڈز کی وساطت سے بریڈفورڈ میں بعد نماز ظہر تا عصر ہوا۔

پانچویں ملاقات:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا دوسرا دورہ برطانیہ جنوری 1995ء شعبان کے آخری عشرہ میں ہوا 21 جنوری بروز ہفتہ کو کاتبین قرآن کانفرنس زیر صدارت علامہ خالد محمود ایک بہت بڑے ہال میں منعقد ہوئی مہمان خصوصی مولانا محمد اعظم طارقؒ کا تفصیلی یادگار خطاب ''کافر اور منافق'' کے عنوان پر ہوا۔ دوسرا پروگرام کاتبین قرآن کانفرنس 22 جنوری بروز اتوار اسٹرلنگ اسلامک سنٹر کے ہال میں ہوا مولانا عبدالقیوم حقانی اور علامہ خالد محمود کا بھی خطاب ہوا۔ تیسرا پروگرام کاتبین قرآن کانفرنس کا 23 جنوری بروز سوموار خطاب ہوا جو کہ گلاسگو کی سنٹرل مسجد میں مفتی مقبول احمد مرحوم کی صدارت میں ہوا اس پروگرام میں بھی مولانا عبدالقیوم حقانی اور علامہ خالد محمود بھی شامل تھے۔ اسکے بعد انگلینڈ ڈیوز بری' بریڈفورڈ اور لیڈز اور راچڈیلی کی طرف سے بڑے ہال میں عظمت صحابہ کانفرنسیں منعقد ہوئیں یہ کانفرنس حافظ عبدالمالک اور حاجی محمد اشرف حاجی محمد اکرم کی محنت سے بہت کامیاب ہوئی۔ اس کانفرنس میں پورے ملک سے علمائے کرام اور عوام شامل ہوئے۔

Scanned with CamScanner

"منافق اور کافر" پر یہاں عدالت میں کیس چلا تو اس میں مخالف فریق کی طرف سے گواہ پیش ہوئے انہوں نے ہمارے اس پروگرام کا حوالہ دیا کہ

وہ:۔ وہاں مولانا محمد اعظم طارق نے بہت سخت تقریر کی تھی جس کی وجہ سے برطانیہ کے حالات خراب ہو سکتے تھے

جج:۔ آپ لوگ وہاں موجود تھے کوئی جھگڑا ہوا؟

وہ:۔ انہوں نے اپنی تقریر میں شیعوں کو منافق کہا اس لیے حالات خراب ہو سکتے تھے جج:۔ یہ بتاؤ حالات خراب ہوئے؟

وہ:۔ نہیں بس ہو سکتے تھے۔

جب اس طرح وہ بار بار کرتے تو جج نے کہا کہ عدالت کا وقت ضائع نہ کرو وہ بات کرو جو ہوئی ہے مخالف فریق کی ایسی بے تکی باتوں سے جج نے ان کے الزامات کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور مقدمہ خارج کر دیا۔

چھٹی ملاقات:۔

5 ستمبر 1999ء قصر فاروق اعظم لاہور میں جماعت کے الیکشن کے موقعہ پر ملاقات ہوئی جماعت کے دیگر ساتھیوں سے بھی ملنے کا موقعہ ملا اور اسی روز حضرت علامہ علی شیر حیدری سے پہلی ملاقات ہوئی۔ 7 ستمبر کو لاہور سے جھنگ تک مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے ہمراہ سفر کیا اور پھر 22 ستمبر 1999ء کو حق نواز شہید کانفرنس ملتان میں ملاقات ہوئی۔

ساتویں ملاقات:۔

ستمبر 2000ء میرے بیٹے کے ولیمہ میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ ہمارے گاؤں آئے واپسی پر شام کو ان کے ساتھ جھنگ تک سفر کیا۔

آٹھویں ملاقات:۔

اکتوبر 2000ء میں حق نواز شہیدؒ کانفرنس کراچی میں ملاقات ہوئی۔ جماعت کے آئندہ پروگرام سے متعلق تفصیلی بات چیت ہوئی۔

آخری ملاقات:۔

27 ستمبر 2003ء ہمارے گاؤں میں میری بھانجی کی شادی کے موقعہ پر مولانا اعظم طارق قریباً 10 بجے صبح آگئے کھانے کے بعد 4 بجے کے قریب مولانا محمد اعظم طارقؒ اگلے سفر پر روانہ ہو گئے اور مجھے ایک دو روز ساتھ چلنے اور پروگرام میں شامل ہونے کیلئے کہا لیکن میں گھر میں مہمانوں اور بھانجی کو رخصت کرنے کی وجہ سے ساتھ نہ جا سکا۔ اور دوسری بات میرے ذہن میں یہ تھی اب برطانیہ آنا ہے اور پھر اکٹھے ہی سفر کرنا ہے لیکن کیا معلوم تھا کہ یہ آخری ملاقات بن جائے گی۔ اسکے بعد دو تین دفعہ

Scanned with CamScanner

فون پر بات ہوئی اور میں نے برطانیہ کے دورہ کے پروگرام کے متعلق تسلی کی اور پھر قاری حاجی عبدالغفار کو اشتہار چھپوانے کا کہا مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے فون پر آخری بات 16 اکتوبر بروز سوموار صبح ساڑھے دس بجے شیخوپورہ سے کی میں نے بتایا کہ کل 17 اکتوبر کو واپس جارہا ہوں پروگرام کا اشتہار بنالیا ہے سامان زیادہ ہے وہ آپ ساتھ لے آئیں مولانا شہید نے کہا کہ میں اسلام آباد سے 12 اکتوبر بروز اتوار کو روانہ ہوں گا جو بھی سامان ہو وہ عبدالباسط سے کہنا 11 اکتوبر ہفتہ تک جھنگ پہنچا دے میں لیتا آؤں گا اور مولانا شہید نے کہا کہ اب تو میں اسلام آباد جارہا ہوں۔ بہرحال شام کو میں لاہور چلا گیا لاہور میں شام قریباً چھ بجے قاری عبدالغفار اور احسان جو کہ اشتہار اور چیزیں جو کہ ان کو ادارہ کیلئے پرنٹ کرانے کے لیے کہا تھا اس وقت ہم مولانا شہید کے برطانیہ کے پروگرام کا اشتہار دیکھ رہے تھے اشتہار کی خوبصورت جاذب نظر ہونے کی بات کر رہے تھے کہ میرے بھانجے عبدالباسط نے آکر مولانا کی شہادت کی خبر سنائی پھر کیا تھا صدمہ سے جو حال ہوا بیان نہیں ہوسکتا۔ بہرحال پھر کچھ تسلی کی کہ شہادت تو اصل میں خوش نصیبی ہے اور قسمت والوں کو ملتی ہے اور ہمیشہ کی زندگی ہے شہید زندہ ہے اور پھر برطانیہ سے مجھے لاہور میں ہی ٹیلیفون آنے شروع ہوگئے۔ گھر اور دوست احباب کے فون آرہے تھے میں پروگرام کے مطابق آجاؤں قاری عبدالغفار نے بھی یہی مشورہ دیا کہ میں پروگرام کے مطابق روانہ ہوجاؤں بہرحال 17 اکتوبر بروز منگل میں برطانیہ ایڈن برا آگیا اور یہاں پر تعزیت کرنے والے علمائے کرام اور کارکن دوست احباب کے ٹیلی فون لگاتار آرہے تھے سینکڑوں لوگوں نے ٹیلی فون پر تعزیت کی اور اپنے جذبات کا اظہار کیا

18 اکتوبر بروز ہفتہ مسجد طیبہ برمنگھم اور مسجد بلال ہیڈرز فیلڈ میں تعزیتی جلسہ 19 اکتوبر بروز اتوار ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈن برا میں تعزیتی جلسہ ہوا جس کی کارروائی خلافت راشدہ میں شائع ہوچکی ہے۔ 18 اکتوبر اور 19 اکتوبر کے پروگرام 'فضائل قرآن واستقبال رمضان المبارک کے عنوان پر طے تھے ان پروگراموں سے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے خطاب کرنا تھا لیکن یہ پروگرام ان کی شہادت پر خراج تحسین پیش کرنے کا پروگرام بن گئے۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ عظیم انسان تھے جن کے دل میں صحابہ کرامؓ ازواج مطہرات اہلبیت رسول کی محبت بھرپور تھی تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے بہت کام کیا جب سے اس مشن میں شامل ہوئے پھر شاید ہی کبھی آرام سے دن یا رات گزاری ہو ان کی زندگی کا پورا سفر جیل سفر یا لوگوں کے مسائل حل کرتے یا پھر عظمت صحابہ بیان کرتے گزرا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک بین الاقوامی شخصیت بن چکے تھے۔ دشمنان صحابہؓ کیلئے مولانا محمد اعظم طارق کا نام ڈر اور خوف کا باعث تھا مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے جیل' مسجد' چوک' چوراہوں' گلی کوچوں اور قومی اسمبلی' صوبائی اسمبلی کے علاوہ برطانیہ' یورپ ساؤتھ افریقہ اور عرب ممالک اور جہاں تک پہنچ سکے عظمت اصحاب رسول کے ترانے پیش کیے اور شیعہ کے کفر کو دلائل کے ساتھ جگہ جگہ بیان کیا۔

بقول علامہ علی شیر حیدری مولانا محمد اعظم طارق' مولانا حق نواز جھنگوی' علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی' ایثار القاسمی' علامہ شعیب ندیم سب شہادت پاکر کامیاب وزندہ جاوید ہوگئے ہمیں فکر کرنی چاہیے کہ ہم اب اس مشن عظیم کیلئے کیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے کام کرنے کی توفیق دے دعا ہے مجھے اللہ تعالیٰ اس کاز کیلئے قبول فرما کر شہادت مقدر کرے۔ (آمین ثم آمین)

Scanned with CamScanner

دسواں باب

آوازِ دوستاں

ملک اور بیرونِ ملک

کے

اہلِ قلم

اور

اصحابِ صحافت

کے مضامین

Scanned with CamScanner

قائد شہید کے نام عقیدت بھرے پھول!!!

اِک اِک ورق لہو سے تر ہے طارق کی زندگانی کا
کیسے کوئی انکار کرے گا طارق کی قربانی کا

روز و شب اصحابؓ کی خاطر بستی بستی پھرتا رہا
کر گیا چرچا ایوانوں میں جذبۂ ایمانی کا!

ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کو وہ چوم چوم کے پہن گیا
جیلوں میں وہ کاٹ گیا ہے اپنا شباب جوانی کا!

آندھی تھی منہ زور ظلم کی پر وہ ثابت قدم رہا!
کرتا رہا وہ مقابلہ ہنس کے جبرو قہر طغیانی کا!

وقت کے حاکم اُس کو خرید نہ پائے رعب ولالچ سے
وہ دیوانہ سمجھتا تھا ہر دھوکہ دنیا فانی کا!

یارو ہر اِک باپ کو اپنے بچے پیارے ہوتے ہیں
لیکن بھول مزہ وہ بیٹھا راحت تن آسانی کا!

خون کی چادر اوڑھ کے سوگیا راہی وفا کے رستے کا
کر گیا ثبت وفا پہ مہریں خون اُس کی پیشانی کا!

دُکھوں کا مارا سو گیا اپنے قائد شہیدؒ کے پہلو میں
اُس کے مشن پہ ہم بھی الطاف دیں گے خون جوانی کا!

(شاعر: محمد الطاف منہاس آف چکوال)

Scanned with CamScanner

عصر حاضر کی عظیم شخصیت

حاجی غلام شبیر منہاس، چکوال

یوں تو یہ دنیا فانی ہے اور ہر جنم لینے والے شخص نے اپنا دورانیہ مکمل کر کے دار بقا کی طرف لوٹ جانا ہے آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ قریہ قریہ بستی بستی گاؤں گاؤں اور شہروں میں وسیع و عریض قبرستان ہیں۔ ان خاموش بستیوں میں آج ان گنت قبریں ایسی ہیں جن کا کوئی نام ونشان اور پہچان نہیں ہے۔ خود ہم لوگ جن گھروں پر آج قابض ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ ان گھروں میں آج سے سو دوسو برس قبل کون رہتا تھا اور نہ ہی سو برس کے بعد مکینوں کو ہمارا علم ہوگا کیوں کہ اس دنیا کا نظام ایسا ہے کہ ہر ذی شعور مخصوص مدت بعد اپنی شناخت کھو دیتا ہے لیکن کچھ لوگ دنیا میں آتے ہیں اور وہ کسی کاز مشن اور مؤقف کے لئے اس انداز میں قربانیاں پیش کرتے ہیں کہ نہ صرف تاریخ ان کو اپنے اندر سمو لیتی ہے بلکہ وہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے مشعل راہ بن جاتے ہیں۔ انہی عظیم شخصیات میں سے ایک مولانا حافظ محمد اعظم طارق (رحمۃ اللہ علیہ) کی تھی کہ جنہیں ۱۶ اکتوبر کی شام اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کی معروف ومعروف شاہراہ پر شہید کر دیا گیا۔ اور یوں مظلوموں کے بے تاج بادشاہ، عظیم مفکر، حافظ و عالم، وکیل صحابہؓ، عاشق رسولؐ، ازواج مطہرات کے حلالی بیٹے، سیاسی و مذہبی رہبر، ہمت واستقامت کے کوہ گراں اور اپنے دور کی سب سے زیادہ سچ بولنے والی زبان کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا گیا۔ گویا

ہم یہ کتبے پہ لکھا جائیگا ۔ مر گئے
سوگئے آج غریبوں کو جگانے والے

اور واقعتاً میرے جذبات اور احساسات یہی تھے مجھے یوں لگا کہ ۱۶ اکتوبر کی شام اعظم طارق" کا نہیں بلکہ سچ کا خون ہوا ہے اس کا دم ہمارے لئے نعمت تھا لیکن اب شاید صدیوں میں بھی کوئی اعظم طارق پیدا نہ ہو۔

دیانتدارانہ طرز زندگی:۔

آج اس پرفتن دور، نفسانفسی اور مفاد پرستی کے عالم میں اس بھری دنیا میں کوئی ایسی مثال موجود ہے کہ کوئی شخص تین بار قومی اسمبلی اور ایک بار صوبائی اسمبلی کا ممبر بنے۔ لاکھوں دلوں کی دھڑکن ہو، اس کے ایک اشارے پر سونے جواہرات اور رقوم کی بارش برس جائے لیکن وہ فقیروں کی طرح آج بھی مسجد کی طرف سے ملنے والے اسی حجرہ نما مکان میں رہ رہا ہو، ایسا مکان کہ جس میں میرے ملک کا کوئی کلرک بھی رہنا پسند نہ کرے، نیشنل احتساب بیورو کو ہزاروں بار چیلنج کرے کہ مجھ پر ایک روپے کی کرپشن ثابت کر دو میں وطن چھوڑ جاؤں گا۔ عوام الناس کو چیلنج کرے کہ کسی بنک میں میرا ایک روپیہ جمع ہو میں اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دوں گا۔ اور تو اور اس میں اتنی سکت بھی نہ ہو کہ گاڑی لے سکے۔ اس کا بندوبست بھی جماعت کرے تو پھر اس شہید ملت کی دیانت داری کو سلام کیجئے۔

Scanned with CamScanner

قول وفعل میں یکسانیت:۔

اسلام کی شکل مسخ کرنے میں ان علماء کا بنیادی کردار ہے جو مسجد میں منبر پر کچھ، حجرے میں بیٹھ کر کچھ جبکہ عوام الناس اور حاکم وقت کے سامنے کچھ اور کہتے ہیں۔ لیکن آفریں ہے اس جبل استقامت پر کہ حجرے سے لیکر اسمبلی کے فورم تک وہی سبق دہراتا گیا جو حق تھا اور جو کہا کر دکھایا اس لئے خواہ قانون حرکت میں آیا یا بادشاہ وقت کے ماتھے پر بل آئے یہ پوری دلجمعی اور استقامت سے اس پر ڈٹا رہا حتی کہ جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

؎ جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جرأت اظہار:۔

خدائے بزرگ و برتر نے اس شہید عشق وفا کو اتنا کامل و اکمل کر کے بھیجا تھا کہ وہ تمام خوبیاں جو ایک وقت میں ایک انسان کے اندر ہونا ناممکن ہیں آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ جہاں اظہار کے لئے الفاظ کا وسیع ذخیرہ تھا وہیں حد درجہ جرأت بھی تھی۔ کراچی میں 14 اگست کے موقعہ پر نکالی گئی ریلی پر فائرنگ ہوئی تو آپ مسجد صدیق اکبرؓ کے صحن سے گولیوں کے خول اور شہدا کے خون آلود کپڑے لے کر اسمبلی کے فورم پر اس انداز میں بولے کہ جس کی مثال شاید ہی ملے۔ نواز شریف کے سامنے جب جنرل ضیاء الحق کی برسی پر نعرہ بازی ہوئی تو نواز شریف نے گلگت میں جا کر بیان دیا کہ میں کافر کافر کہنے والوں کو پھانسی پر چڑھا دوں گا۔ اگلے دن اسمبلی کے اجلاس میں مولانا شہیدؒ نے فرمایا کہ تو پارلیمنٹ کے سامنے پھانسی گھاٹ بنوا اور پھر کہہ کہ اب کافر کہو، میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو "کافر کافر شیعہ کافر" کا نعرہ بلند کر کے تختہ دار پر چڑھ جاؤں گا۔ بے نظیر دور میں عورت کی حکمرانی کے خلاف اسمبلی میں کی جانے والی تقریر کون بھول پائے گا؟ بس شہید عشق وفا کا ایک ہی وطیرہ رہا کہ

؎ مصلحت نہ سکھا جبر ناروا سے مجھے
میں سربکف ہوں لڑا دے کسی بلا سے مجھے

انداز سیاست:۔

ہمارے ہاں کوئی کونسلر بن جائے تو اس کی سوچ کے زاویے بدل جاتے ہیں وہ مصلحت پسندی کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میدان میں بھی مولانا لاثانی رہے۔ آپ نے سیاست کو مذہب کے تابع کر کے رہتی دنیا تک کے لئے مثال چھوڑی کہ مشن سے وابستگی اور کردار کی پختگی ہی وہ رہنما اصول ہیں جو فرد کو لیڈر بناتے ہیں۔ آپ کے اس انداز سیاست کو دنیا کیا نام دے گی کہ بے سروسامانی کے عالم میں جیل کی صعوبتیں ہیں۔ اسی اثنا میں الیکشن آتا ہے بڑے بڑے جاگیردار اور درباری ملاں میدان کو خالی دیکھ کر کود پڑتے ہیں لیکن نتائج آنے پر پتہ چلتا ہے کہ اہلیان جھنگ نے یہ سیٹ اس شہزادے کے لئے وقف کر دی ہے جو کراچی سے کشتیاں جلا کر اس

Scanned with CamScanner

آگ وخون میں ان کے زخموں پر مرہم رکھنے آیا۔ آج اگر ہم نہ بھی چاہیں تو اس اسیر ناموس صحابہؓ کے سیاسی تدبر کو سلام کرنا پڑتا ہے۔

؎ تاریخ کے اوراق میں تو زندہ رہے گا
صدیوں تجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

امن وآشتی کا پیامبر:۔

آج کے دور کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو شریف النفس اور ملک کا وفادار ثابت کرنے کے لئے حاکم وقت کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہونا پڑتا ہے۔ ورنہ آپ خواہ کتنے ہی پاکیزہ خیالات رکھتے ہوں اگر حکومت وقت ناراض ہے تو الیکٹرانک میڈیا آپ کا ساتھ نہیں دے گا سے تھا اور کچھ ہوس پرست صحافیوں نے مولانا کی کردار کشی کی مہم جاری رکھی ورنہ حقیقت اس سے بالکل برعکس تھی مجھے وہ دن کبھی نہیں بھولے گا جب اپنے قائد ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ قید وبند کی صعوبتوں سے گزر رہے تھے کہ اسی اثنا میں دوران پیشی ایک منظم سازش کے تحت سیشن کورٹ لاہور میں آپ کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی، قائد محترم سمیت 25 افراد شہید ہوئے لیکن مولانا بچ گئے وہ بھی کیا بچنا تھا جسم پر 116 زخم آئے پٹیوں میں جکڑا ہوا زخمی جسم، خون رستاتے ہوئے زخم زندگی اور موت کی کشمکش میں ہی بوڑھی والدہ آپ کا انتظار کرتے کرتے دم توڑ گئیں، اس سے زیادہ اذیت ناک مرحلہ شاید ہی کسی کی زندگی میں آئے لیکن اس زخموں سے چور چور شخص نے قائد کے جنازے کے بعد سٹریچر پر لیٹے لیٹے فرمایا کہ پر امن رہو یہ ملک ہمارا ہے اور ہم نے اس کے لئے قربانیاں دی ہیں یہ ہمارا امتحان ہے خبردار سپاہ صحابہؓ کا کوئی کارکن توڑ پھوڑ نہ کرے۔ کیا طلوع ہونے والا سورج مستقبل میں اسی طرح تحمل وبردباری اور امن ومحبت کا درس دینے والا کوئی مسیحا دیکھ سکے گا؟

استقامت کا کوہ گراں:۔

مولانا نے اس گئے گزرے دور میں عزیمت واستقامت کی وہ داستان رقم کی جس پر اہل عرش بھی عش عش کر اٹھے ہونگے۔ مقدمات، اسیری، زبان بندی، صوبہ بدری، عقوبت خانوں میں وحشیانہ تشدد، آئے روز زندگی کی آنکھ مچولی، اپنوں کی بے حسی طویل عرصہ قید تنہائی، اور اس جیسی ہزاروں پریشانیوں اور مصیبتوں کو نہ صرف خندہ پیشانی سے قبول کیا بلکہ مشن ومؤقف پر اور سختی سے کاربند ہوتے گئے اور درس حریت وعزم وفا دیتے چلے گئے گویا۔

؎ ہم نے تو چراغوں کو یہی درس دیا ہے
بجھنا ہے تو ٹکرا کے بجھو اندھی ہوا سے

حالات سے آگاہی:۔

فیصل آباد میں دھوبی گھاٹ کے مقام پر پیغمبر انقلاب کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شہید ناموس صحابہؓ نے فرمایا تھا کہ" لوگو آج جب میں اپنے بچوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے ان کے چہروں پر یتیمی کے آثار نظر آتے ہیں بیوی کو دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ کل کو یہ

Scanned with CamScanner

بیوہ ہو جائیگی، بچے یتیم ہو جائیں گے اور لوگوں کے باپ کو دیکھ کر کہا کریں گے کہ کبھی ہمارا بھی باپ ہوا کرتا تھا۔ بھائی اور بہنیں بھری لاش پر روئیں گے لیکن وہ کون سی چیز کہ جس نے میرے دل سے ان رشتوں کی محبت نکال دی ہے۔ یہ تحفظ ناموس صحابہؓ ہے اور میں اس راہ میں لڑتے لڑتے جان دے دوں گا لیکن مشن اور موقف پر آنچ نہیں آنے دونگا۔ گویا کہ شہید ملت کو حالات سے آگاہی اور شہادت کا پختہ یقین تھا۔

حرف آخر:۔

بدقسمتی سے ہماری روایت رہی ہے کہ ہم زندوں کو قدر نہیں کرتے اور مردوں کی قبروں پر پھول چڑھاتے ہیں لیکن ہمیں دلی دل اور چھلنی روح کے ساتھ شہید جرنیل اور اس کے رفقاء کی شہادت کی گھڑیوں کو گواہ بنا کر یہ عہد کرنا ہوگا کہ قائد محترم ہم تیرا ادیا ہوا مشن نہیں بھولیں گے تیرا دیا ہوا راستہ نہیں چھوڑیں گے تیرے مشن پہ آنچ اور تیرے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ اہل نظر کو جامعہ محمودیہ کے کونے کی وہ خاک جہاں یہ پاکیزہ ہستیاں آرام کر رہی ہیں چیخ چیخ کر آج بھی یہی درس دے رہی ہیں کہ

؎ فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

بسم اللہ

زخموں سے چور مجاہدین ناموس صحابہؓ کے لئے عظیم

جیل میں لکھی گئیں

خوشخبری

مولانا مسعود الرحمن عثمانی صاحب مدظلہ کی

درد بھری تحریروں کا مجموعہ کتاب کی صورت میں شائع ہو گیا ہے

خوبصورت ٹائٹل 450 صفحات

قیمت 165 روپے

مجاہدین ناموس صحابہؓ کیلئے خصوصی رعایتی قیمت 125 روپے

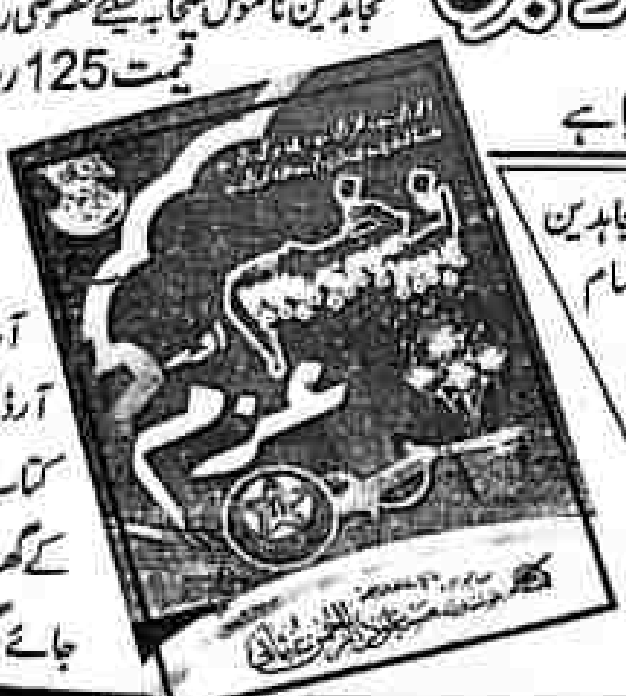

جس میں مصائب و آلام کی وادیوں سے گزرنے والے مجروح مجاہدین کے زخموں کی مرہم پٹی کا قرآن و سنت کے دلائل سے حوصلہ افزا اہتمام اور آئندہ آگے منزل کی طرف بڑھنے کے لئے عزائم کی ترغیب بڑے مؤثر انداز میں دی گئی ہے۔ اس کتاب کا ہر کارکن کے پاس ہونا از حد ضروری ہے۔ لہذا جماعتی احباب خریدنے میں جلدی فرمائیں۔

(پہلا ایڈیشن پریس سے ہی کثیر تعداد میں نکل چکا ہے)

پھر نہ کہنا کہ خبر نہ ہوئی۔

آپ منی آرڈر کریں کتاب آپ کے گھر پہنچ جائے گی۔

ملنے کا پتہ > 1- المرکز الاسلامی جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ بالمقابل (رہبر اڈہ) نیو سوڈیوال بند روڈ لاہور۔ فون: 7410797

2- مکتبہ نقشبندیہ سلام کتب مارکیٹ نزد بنوری ٹاؤن کراچی۔

Scanned with CamScanner

قتل گاہوں سے چن کر ہمارے علم

میاں محمود الحسن معاویہ اسلام آباد

میرا سینہ زخمی زخمی، چشم گریاں، لرزیدہ بدن، قلم کیساتھ دماغ بھی اس داستان خونچکاں کے بیان اور تحمل سے قاصر ہے۔ مگر قلب و قلم لاکھ تاویلیں کریں یہ داستان خونچکاں حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ اسلئے اب رضا بر قضا سے مفر نہیں۔

؎ پتھر کا دل بھی جس کی تپش سے گداز ہو
وہ داغ غم نصیب دل دوستان ہے آج

آج سنی قوم اس درخت سے محروم ہوگئی ہے کہ جس کے سایہ بے کنار میں وہ زمانے کے تھپیڑوں اور انکی آندھیوں سے پناہ لیا کرتے ہیں۔ ناموس اسلام کا وہ عظیم جرنیل خلد کا مکین بن چکا ہے کہ جو حرمت اسلام و مسلمین اور ناموس اصحاب رسولؐ کے تحفظ و بقاء کیلئے وقت کے فرعونوں اور چنگیزوں کی بے حیا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گولیوں اور بموں کی بوچھاڑ میں چھلنی جسم کیساتھ بیڑیوں اور ہتھکڑیوں کو چومتے ہوئے اپنوں کی دشنام طرازیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مال و دولت کی ہر ترغیب و تحریص کو ٹھوکر سے اڑاتے ہوئے عظمت اسلام و صحابہؓ کا پھریرا لہراتا رہا۔ جو ذات میں جماعت تھا، کردار میں انجمن تھا، استقامت و عزیمت کا ہمالیہ تھا، صبر و استقلال کا مجسمہ پیکر تھا، گفتار کی بجائے کردار کا غازی تھا، مصائب و آلام اور آتش و بارود کا خوگر تھا عزم و کردار کا جبل احد تھا، جو امی عائشہ صدیقہؓ کے تحفظ کے لئے بے قرار تھا، آج سب مصائب و آلام کو سر سے اتار کر ہمیشہ کے لئے سو گیا ہے۔

؎ جان ہی دے دی جگر نے آج کوئے یار میں
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

وہ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کا پہریدار! جس کی نگرانی میں مبلغ، دشمن کے خوف سے آزاد ہو کر دین اسلام کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ مدارس پوری تندہی سے قال اللہ و قال الرسول کی تعلیم دیا کرتے تھے، محقق بغیر کسی دباؤ کے علوم اسلامیہ کی تحقیق و تدوین میں مصروف تھے۔ نمازی مساجد میں بلا خوف و ڈر عبادات میں دل لگایا کرتے تھے۔ آج وہ پہریداران سب کو بیچ میدان میں چھوڑ کر عدم کا راہی ہو گیا ہے۔ اب وہ سب بے چینی اور بے قراری میں کسی اور مسیحا (محافظ) کے منتظر ہیں

جرنیل اہلسنت کی شہادت کے بعد تحفظ ناموس صحابہؓ کا قافلہ طوفانوں اور آندھیوں کی وادیوں میں ایک بار پھر گھر چکا ہے۔ اس قافلہ کا سالار خود گھٹاؤں اور آندھیوں کا شکار ہو کر قافلہ کا تحفظ کرتا رہا اب یہ قافلہ صحرا کی ہلاکت خیزیوں میں تن تنہا اور بے سہارا کھڑا ہے مگر شاعر کے اس قول سے قافلہ والوں کی ڈھارس بندھتی ہے کہ "شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے"

ویسے بھی اس قافلہ کے ساتھ یہ داستاں خونچکاں نئی نہیں ہے ابتدا ہی سے مصائب و آلام کے سمندر سے انکا واسطہ رہا ہے۔

Scanned with CamScanner

سالار اول، مجدد اعصر، امیر عزیمت، شہید ناموس صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے سب سے پہلے اس گلشن کی آبیاری اپنے مقدس خون سے کی ہے۔ پھر دوسرے سالار مولانا ایثار القاسمی شہید پھر تیسرے سالار علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید اور اس دوران کارواں آگ اور خون کے سمندر میں بارہا غوطہ، منجدھار میں ہچکولے کھاتا رہا، بادصرصر کے تھپیڑے بجلی بن کر کارواں پر برستے رہے مگر شکستہ جسم، پارہ پارہ جگر کیساتھ کارواں عقوبتوں کا سفر عبور کرتا رہا۔ مسافر بڑھتے ہی چلو کٹتے ہی چلو، سر بھی بہت ہیں باز دبھی بہت'' کی صدا لگاتے ہوئے کٹتے بھی رہے اور بڑھتے بھی، ایک عرصہ کے بعد سالار قافلہ کارواں کو طوفاں کی ہلاکت خیزیوں سے بچاتے بچاتے گلشن کی رنگینیوں میں لے آیا تھا۔ غموں کا مارا ہوا تھکا ہوا قافلہ گلشن میں سالار کی آغوش میں ذرا دیر کے لئے اپنے زخموں اور دکھوں کو بھول کر سستانے لگا۔ وہ اپنے قائد کی آغوش میں اپنوں کے غموں سے آزاد سمجھ رہے تھے۔ اپنے سالار کی فہم وفراست، جرات ودلیری استقامت اور عزیمت کو دیکھ کر انکو منزل کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ مگر چند لمحوں کے بعد وہ پھر صحرا کے ہمنشین تھے۔ ان کا قافلہ لٹ چکا تھا ان کا قائد انہیں روتا' اجڑتا بلکھڑاتا چھوڑ کر اپنے سابقہ جرنیلوں کا ہمسفر بن چکا تھا نامعلوم قافلہ کی یہ ظلم اور ظلمت کی رات مزید کتنی طویل ہوگی۔ تحفظ ناموس صحابہ کا یہ درخت مزید کتنے خون کا پیاسا ہے۔ قافلہ رنجیدہ ولرزیدہ بدن کے ساتھ ایک بار پھر منزل کا سفر باندھ چکا ہے اور نئے سالار یہ اعلان کررہے ہیں۔

؎ یہ قدم قدم بلائیں یہ سوادئے کوئے جاناں
وہ یہیں سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیاری

اگرچہ قافلہ یتیمی کا داغ لیکر اپنے شہید قائد کی عظمتوں اور عزیمتوں کے سفر پر دوبارہ روانہ ہو چکا ہے، آندھیاں اور طوفان ان یتیموں کے سامنے منہ کھولے کھڑے ہیں قدم قدم پر کانٹوں کی بالا ان کا استقبال کررہی ہے مگر آفریں ہے ان صحرا نشینوں پر کہ پھر سفر جاری ہے مستقبل کا مؤرخ انہیں کبھی فراموش نہیں کرسکے گا۔ اگرچہ فی الوقت انہیں اپنے بھی فراموش کرچکے ہیں۔ اس عظیم سالار اور جرنیل کا جنازہ اس کی عظمت وعزیمت کی دلیل تھا۔

دشمن جس کی موت کا متمنی تھا وہ مرکر بھی زندہ ہوگیا ہے یہ میرے نظریات یا میری عقیدت کے پھول نہیں بلکہ خالق لم یزل کا فیصلہ ہے۔

ولاتقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون :

جرنیل اول مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد مرکز سپاہ صحابہ مسجد حق نواز شہید میں آنا آگ اور بارود کے سمندر میں کودنے کے مترادف تھا۔ مگر عشق ووفا کے اس پیکر نے اپنے محبوب قائد امیر عزیمت سے وفا اپنی جان کو آگ کے سمندر میں ڈال کر کی۔

؎ بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

Scanned with CamScanner

غزوہ موتہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین صحابیوں کو سالار مقرر کیا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو پھر یہ سالار ہونگے اور اگر یہ بھی شہید ہو جائیں تو تیسرے سالار ہونگے۔ ان کے بعد مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر مقرر کر لیں چنانچہ وہ تینوں سپہ سالار یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے باہم مشورہ سے سیف من سیوف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کیا جنہوں نے آتے ہی جنگ کا پانسہ پلٹ دیا کفر کی صفیں آج کل ایسی ہی صورتحال قافلہ تحفظ ناموس صحابہ کو درپیش ہے۔ مولانا اعظم طارق شہید یکے بعد دیگرے گلشن کی آبیاری کے لئے اپنے خون سے سیرابی کر چکے ہیں منزل اب زیادہ دور نہیں ہے قافلہ نے باہم مشورہ سے نیا سالار مقرر کر دیا ہے۔

اے قائد باوفا! ہم تجھ سے عہد کرتے ہیں کہ جس علم کو تو نے ہر طوفان و آندھی، ابتلا و آزمائش میں بلند رکھا ہے ہم اس کو کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ انشاء اللہ

قتل گاہوں سے چن کر ہمارے علم
اور ٹکیں گے عشاق کے قافلے

آج کارواں عین منجدھار میں سالار قافلہ سے محروم ہو چکا ہے وہ سالار جو استقامت کا کوہ گراں تھا جس کی استقامت کو دیکھ کر دنیا ایک بار پھر احمد بن حنبل" کے خواب دیکھنے لگی تھی ہاں

چراغ تھا جو نور کے جلوت میں سحر گیا
شہاب تھا جو ٹوٹ کر چہار سو بکھر گیا
محبتوں کی آرزو، رفاقتوں کی آرزو
چلی ہوائے بے اماں کہا جا کے بچھڑ گیا
جو اس قدر قریب تھا وہ اس قدر حبیب تھا
جدا ہوا تو یوں لگا میں خود ہی جیسے مر گیا
مہک مہک صباصبا چمن سے کیا جدا ہوا
کہ جنگلوں کی آگ کو بصارتوں میں بھر گیا
وہی تو ایک شخص تھا جو ورق ورق پہ نقش تھا
بچھڑ گیا ، بچھڑ گیا ، بچھڑ گیا ، بچھڑ گیا

Scanned with CamScanner

مثال ہو۔سیشن کورٹ کے مشہور بم حملے میں جہاں ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ ہوئے وہاں مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کو 114 زخم آئے۔ڈاکٹروں نے مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ٹانگیں کاٹنے کا فیصلہ کرلیا تھا اور اس کا بچنا مشکل تھا مگر ہر بار کی طرح اللہ رب العزت نے اس بار بھی ان کی حفاظت فرمائی۔اور ہر لحاظ سے مکمل طور پر تندرست ہو گئے۔انہوں نے مختصر سے وقت میں جتنا کام کیا۔وہ بڑے بڑے ادارے مل کر برسوں میں نہیں کر سکتے۔اور اس بے مثال انداز میں کام کیا کہ ملک کے کونے کونے میں جا کر مداح صحابہؓ کا ڈنکا بجایا۔ناواقف عوام کو صحابہ کرامؓ کی عظمت سے آگاہ کیا اور مردہ دل نوجوانوں میں ایمانی حرارت کی وہ روح پھونکی کہ وہ بڑی سے بڑی قربانی کیلئے تیار ہو گئے۔اور اس طرح مولانا شہیدؒ نے تحریک کو منظم کر کے ایک ادارہ بنا دیا۔

مولانا شہیدؒ ایک اچھے ادیب بھی تھے۔سپاہ صحابہؓ کی قربانیوں کی روئداد اور قید و بند کے حالات انہوں نے تفصیل سے قلمبند کیے جو ''میرا جرم کیا ہے'' اور ''ٹوٹ گئی زنجیر'' کے نام سے دو جلدوں میں منظر عام پر آ چکے ہیں۔

مولانا شہیدؒ اپنے مشن کیلئے بڑے محتاط انداز سے اور قانون کے دائرے میں رہ کر پوری طرح سرگرم عمل تھے۔مگر وطن عزیز میں اسلام کے غلبے کیلئے مخلصانہ جدوجہد برداشت نہ کرنے والی طاقتیں مولانا کے گھات میں تھیں۔ان کے خلاف قتل کی سازش تیار کی جا چکی تھی۔مولانا بھی اپنی فہرست ایمانی پر دشمن کے عزائم کو بھانپ چکے تھے۔اس لیے چند روز قبل انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ میرے قتل کی سازش تیار ہو چکی ہے اور میں چند دن کا مہمان ہوں۔شاید یہ میری آخری تقریر ہو میں عظمت صحابہؓ پر ہزار بار قربان ہونے کیلئے تیار ہوں۔مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں مگر میں صحابہؓ کے دشمنوں کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں۔میں قرآن مجید ساتھ لیے سینے سے لگائے پھرتا ہوں تاکہ موت آئے تو سینے کے اندر بھی قرآن ہو اور باہر بھی قرآن ہو۔

واقعی مولانا اس حال میں شہید ہوئے کہ وہ حافظ قرآن بھی تھے اور حامل قرآن بھی۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔انہیں قتل کرنے والا کون ہے؟ اس کا جواب ہر شخص بخوبی جانتا ہے اور حکومت وقت سے مجرموں کی گرفتاری کا مطالبہ عبث سمجھتا ہوں۔اس لیے کہ مجرموں سے انصاف کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جاتا ہے۔

جو کاذب ہیں گردن جھکاتے رہیں گے
جو صادق ہیں وہ سر کٹاتے رہیں گے
جو عاشق ہیں وہ راہ حق میں ہمیشہ
یونہی اپنی جانیں لٹاتے رہیں گے

Scanned with CamScanner

تیرے خون کا قطرہ رہنمائے انقلاب

مولانا مسعود الرحمن عثمانی

آہ ۔۔۔ اک گہرا زخم اور لگا' جو کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو اور عالم اسلام کو پھر زخمی کر گیا۔ امی عائشہ صدیقہؓ کے روحانی فرزند ارجمند آبروئے علماء دیوبند یادگار احمد بن حنبلؒ جبل استقامت جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جو زندگی بھر عقرانوں اور صحابہؓ دشمنوں سے سینکڑوں زخم کھا کر گھائل نہ ہونے والا 16 اکتوبر 2003ء بروز پیر شام 4 بج کر 13 منٹ پر اسلام آباد میں جام شہادت نوش کر کے سب کو زخموں سے چور چور کر گیا۔

ستم کا آشنا تھا وہ سبھی کے دل دکھا گیا
کہ شام غم تو کاٹ لی سحر ہوئی تو چلا گیا

ہر آنکھ اشکبار' ہر دل خونبار' ماؤں بہنوں کے رخساروں پر چھلکتے آنسوؤں کے سیلاب' بچوں کے اداس چہرے' کارکنوں کی غم سے نڈھال ہچکیاں' بندھی آوازیں' علماء کرام اولیاء عظام کی آنکھوں سے موتیوں کی طرح ٹپکتے آنسوؤں کی لڑیاں' جنازے میں رقت آمیز مناظر' عالم' غیر عالم' بوڑھے جوان' سب افسردہ' ہر ماں کا غم ایسا جیسے اسکا اپنا لخت جگر گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہو۔ ہر بہن کا الم یوں جیسے اسکے سگے بھائی یا بیٹے کو انکے سامنے سفاکیت' درندگی کا نشانہ بنایا گیا ہو ہر طرف کہرام ہے۔ یارب العالمین یہ کیا ہوا اور کیسا زخم لگا کہ ہر طرف غم والم کے گہرے بادل چھا گئے۔ یہ کون اٹھا جس کے دکھ سے آسمان وزمین بھی مجروح نظر آنے لگے وہ کیسا شخص تھا جو سبھی کے دل دکھا گیا اسکی زندگی ایسی مرقع اوصاف جمیلہ تھی کہ خود زندگی کی کو اس پر رشک آتا تھا اور اس کی موت کا زخم ہر ایک کی زبان پر یہ سوال لے آئی کہ کون آج اس دار فانی سے رخصت ہوا بقول شاعر۔

جیو تو ایسے جیو زندگی کو رشک آجائے
مرو تو موت کہے کون مرگیا یارو

زندگی ان پر کیوں نہ رشک کرتی۔ انکی زندگی کے شب وروز انکا بچھونا اوڑھنا' اٹھنا بیٹھنا نشست برخاست' سب اللہ کے دین کی اشاعت اور دفاع کے ساتھ لازم وملزوم ہو چکا تھا۔ وہ اپنے یا اپنے کنبہ کے لیے نہیں دین الٰہیہ' ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ کے لیے زندہ تھے جس ماں کی کوکھ سے جنم لیا اس کی ناموس کے لیے نہیں بلکہ امت کی ماں امی عائشہ صدیقہؓ کی عفت کے لیے۔ انکی موت بھی اسی پر آئی۔ انداز خسروانہ' وہ اپنی بیوی بچوں عزیز واقارب کے نقصان اور دکھوں کے لیے دکھیا نہیں ہوتا تھا بلکہ ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ پر کفار کی جانب سے اچھالے جانے والے کیچڑ اور الزام تراشی کے نشتروں سے دل گرفتہ اور سینہ زخمی زخمی کر لیتا' پھر دن رات سکون نہ کر کے اور ہمہ وقت دشمنان صحابہؓ کے تعاقب کے لیے مستعد ومصروف رہتے' کبھی اسمبلی میں' کبھی سپریم کورٹ میں' کبھی ٹی وی مکالمے کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اسکے جواب کے لیے ایک سو چودہ زخم کھا کر بھی بڑی جرأت وہمت' مردانگی کے ساتھ اہل تشیع کو للکارتے بھی اور اہل حق علمائے دیوبند کی طرف سے فرض کفایہ کرتے

Scanned with CamScanner

ہوئے اپنی خداداد عزیمت سے دشمنوں کو ہزیمت کا سامنا کرواتے تو کبھی چوکوں چوراہوں میں اور منبر سے صدائے حق کو اس انداز میں بلند کرتے اور کفر کو للکارتے کہ خرمن باطل کو جلا کر راکھ کر دیتے۔ جب حالات کی ناموافق طوفان لما ہوائیں چلتیں تو گھبرانے کے بجائے آندھیوں میں چراغ حق کو فروزاں رکھتے۔ دشمنان صحابہؓ کو ہر میدان میں ہمت و جرأت کر کے انکی نیندیں حرام اور امت مسلمہ کو خراب خرگوش سے جگاتے ہوئے نگر نگر عظمت صحابہؓ کے گیت سناتے پڑھتے چلے جاتے۔

مولانا اعظم طارق کی ان کھری صفات کا زمانہ معترف ہو گیا۔ رفتہ رفتہ جس پیغام حقانیت کو لیکر چلے تھے اس کو ایک کارواں کی صورت میں چلا لیا۔ انکی سچائی کے اپنے بیگانے معترف ہونے لگے۔ مگر براہو اس گندی ذہنیت رکھنے والوں کا جن کو اللہ رب العزت کی عظمت' کبریائی حضرت محمد ﷺ کی سچائی اور یاران رسول اللہ صحابہ کرامؓ کے تقویٰ سے لبریز زندگی کی وجہ سے خدا اور رسولؐ کی نظر میں ملنے والی پذیرائی کا پاس اور حیا نہیں۔ وہ مولانا اعظم طارق جیسے ایمانی غیرت کے خوگر کو کیسے برداشت کرتے اس پر خطر راہوں کے بے خطر راہی نے راہ حق میں آنے والے مصائب و آلام کی دشوار گزار وادیوں کو خندہ پیشانی وجرأت واستقلال سے عبور کیا کہ راہ میں آنے والی چٹانیں' انکے مضبوط عزائم کو دیکھ کر کانپ اٹھیں۔ سلاخوں کے پیچھے ہتھکڑیاں' بیڑیاں پہن کر مسکراتے ظلم وجبر کے سامنے چلا چلا کر یہ ثابت کرتے کہ حکمرانوں اور دشمنوں ابھی تک (اس مرد آہن کی صورت میں) امام احمد بن حنبلؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ زندہ ہیں۔ جور و جفا کی چکیوں میں پس کر بھی جاں گسل مراحل سے گزر کر بھی زیر نہ ہوئے۔ مولانا موصوف خود زخم خوردہ ہونے کے باوجود بھی کفر سے نبرد آزما رہے اور اپنے مضبوط دلائل کے تیروں سے دشمنان صحابہ کو زخمی کرتے رہے اور ایسے عمیق زخم لگائے کہ دشمن زخمی سانپ کی طرح تڑپ اٹھا نہ جان بچتی نہ نکلتی۔ وہ جدھر سے جس انداز میں بھی سر اٹھاتا۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ سد سکندری بنکر رکاوٹ بنتے۔ مولانا شہیدؒ انکے لیے پیغام موت اور سایہ خون بن چکے تھے کہ ذلت رسوائی ہی صرف انکو اپنا مقدر نظر آتی۔

چنانچہ اس کوہ عزیمت کو راستہ سے ہٹانے کی سازش کی گئی سبائیت کے حربہ نے اپنی روائتی درندہ صفت جلادی سفاکیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بزدلانہ انداز میں کارروائی کر کے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو خون میں نہلا دیا۔ لیکن ایک لمحہ یا چند گولیوں سے چند منٹوں میں نہیں بلکہ دشمن آغاز میں تو ایسا ہی تھا کہ یہ صرف ایک شخص کا وجود ہی تو ہے شاید ایک گولی اس کا کام تمام کر دے اور ہم سکون سے زندگی بسر کریں لیکن اس وقت بڑی دشمنوں کو رسوائی اٹھانا پڑی جب وہ کہیں گولیاں مارنے کے باوجود بھی ناکامی کا منہ تکنے لگے۔ دشمنان صحابہؓ نے اس پہاڑ صفت عالم دین کو ریت کا ٹیلہ یا پانی کا بلبلہ سمجھ کر اس کو مٹانے اور راستہ سے ہٹانے کی کوشش کی مگر جب ٹکرائے تو سمجھ لگی کہ یہ تو استقامت وعزیمت کا کوہ گراں ہے لہٰذا اس پہاڑ کو چند گولیوں سے نہیں بلکہ بموں' بارودوں سے ہی ریزہ ریزہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر مختلف حربوں ضربوں سے اس جبل استقامت کو پاش پاش کرنے کا منصوبہ بنایا۔ کبھی اغوا کر کے تشدد کیا گیا کبھی گولیوں سے بازو اور سینہ زخمی کیا گیا' کبھی زہر دیکر شہید کرنے کی سازش کی گئی' کبھی سیاسی میدان میں شکست کے داؤ کھیل کر پریشان کیا گیا' کبھی بزدلانہ حملے کر کے' کبھی مکالمے کے چیلنج کر کے شکست

Scanned with CamScanner

سے دوچار کرنے کی سازش کرکے' غرضیکہ یہ سفاکانہ طریقہ اپنانے کے باوجود بھی اس صاحب عزیمت کو گھائل نہ کرسکے تو پھر دشمن کی طرف سے راکٹ لانچروں سے اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے کے لیے حملے کیے گئے۔ لاہور سیشن کورٹ میں بم دھماکہ سے جسم سارا چھلنی کردیا اور سینکڑوں گولیوں کی بوچھاڑ بھی مولانا کو نہ پچھاڑ سکی۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ اتنے زخم لگنے کے باوجود بھی بڑی جرأت مستعدی کے ساتھ کفر کی تمام تر سازشی چٹانوں کو اپنے عزم مصمم سے بتوفیق اللہ پاش پاش کرتے ہوئے منبر سے گونجنے والی آواز حق کو قانون ساز اسمبلی میں پہنچ کر حکمرانوں کے سینوں پر چڑھ کر بلند کرنے لگے۔ جس سے سرکاری ایوانوں میں بھی لرزہ طاری ہوگیا اسمبلی کے فورم میں اٹھنے والی صدائے حق سے دشمنان صحابہؓ اور ایران سمیت کافروں کی کاسہ لیسی کرنے والے حکمرانوں کے لیے بجلی کا کڑکا ثابت ہوئی۔

چنانچہ اب شیعہ کے ساتھ ساتھ حکمران بھی مولانا کو اپنے لئے خطرہ سمجھنے اور اس کوہ گراں کو گرانے کی تدبیریں کرنے لگے۔ جیل کو طویل تاریک کوٹھڑیوں میں سینکڑوں مقدمات میں پہنچا کر زنگ آلود سلاخوں اور ہتھکڑیوں' بیڑیوں سے جکڑ کر خوفناک انسانیت سوز ظلم وتشدد سے خوف زدہ کرگئے موم کرنے کی ناکام کوششیں کیں مگر حکمران خود اس سے خوف زدہ ہونے لگے اور دہشت کی علامت قرار دیکر کبھی امریکہ کے حوالے کرنے کی دھمکی کبھی بھوک ہڑتال سے اندر سے کھوکھلا کرکے اس پہاڑ کو مٹی بنانے کی سازش' یہ حقیقت ہے کہ پہاڑ کو توڑنا آسان نہیں اور جب پہاڑ مختلف ہتھیاروں کی ضربوں سے نہیں ٹوٹتا تو اسکو توڑنے کیلئے بارود استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر بھی وہ یکدم نہیں تھوڑا تھوڑا کٹنا شروع ہوتا ہے۔ بالکل ایسے ہی کوہ گراں کو لاہور میں بارود سے ریزہ ریزہ کرنے کی کوشش بھی ناکام رہی۔ پہاڑ پھر پہاڑ ہوتا ہے وہ ٹوٹ بھی جائے تو امن کی چٹانیں خود ایک پہاڑ ہوا کرتی ہیں۔ مولانا ایک سو چودہ زخموں کے باوجود بھی ریزہ ریزہ نہ ہوئے ان کا جسم اور پرعزم بن گیا۔ دنیائے رافضیت سٹ پٹا گئی اور پکار اٹھی کہ یہ شخص کیا چیز ہے اور کون ہے گو شاعر نے جواب دیتے ہوئے دشمن کو بتایا کہ

وہ تھا باطل کو گریباں سے پکڑنے والا
جنگ سچائی کی للکار کر لڑنے والا
اہل تدبیر تھے حیران کہ آخر ہے یہ کون
ان کی چالوں کو شکنجوں سے جکڑنے والا

بالآخر تقریباً 13 سال کی جدوجہد اور سینکڑوں ضربوں کے بعد 6 اکتوبر 2003ء کو مزید 42 گولیاں مار کر شہید تو کردیا مگر نہ ریزہ ریزہ کرسکے۔ اور نہ زیر کرسکے کیونکہ جانے والے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے خون کے قطرہ قطرہ سے نوائے انقلاب پھوٹ پڑی۔ انکی ایک زبان حق کو بند کیا گیا مگر لاکھوں انسانوں کی زبانوں پر وہی کلمہ حق جاری ہوگیا۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ دشمنان صحابہؓ کو کسی غلط فہمی یا خوش فہمی میں نہ رہنا چاہیے کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کوہ گراں راستہ سے ہٹ گیا۔ نہیں بلکہ انقلاب کا پہاڑ بن کے اب اور بھی ڈٹ گیا ہے پہلے تو انکی آواز حق دبانے کے لیے ان کے جسم پر ضربیں لگاتے اور انکو چور چور کرتے مگر

Scanned with CamScanner

اب تو وہ جا چکے ہیں صدائے حق اگے دم قدم سے امتی رہے گی کیسے دباؤ گے کس کو دباؤ گے۔

تیرے خون کا قطرہ قطرہ رہنمائے انقلاب
تیری مرقد سے اٹھیں گے زندگی کے آفتاب

اے اعظم طارق کے روحانی فرزندو! اے عظیم قائد کے عظیم رضا کارو! اے اعظم کی طرح اعظم حوصلوں والو! مایوس اور دلبرداشت مت ہونا! یہ تمہاری شان کے خلاف ہے!

یہ آنسوؤں کے ہار خون بہا نہیں ہیں دوستو
کہ وہ تو جان دیکر قرض دوستاں چکا گیا

ہمت باندھو! قرآن وسنت کے احکامات سے صبر کی روشنی لیکر اپنے آنسوؤں کو صاف کرو۔ صحابہ کرامؓ اور اکابرین جرأت سے سبق لے کر اپنے غمزدہ چہروں پر رعب سجاؤ۔ اور دشمنوں کو بتادو کہ ہم اعظم طارق کی آواز بن کر اعظم طارق کے خون کے پیکر وفا بن کر ان شاء اللہ مولانا کی طرح ہی ٹکرائیں گے اور قانون تمہارے غیر مسلم قرار دلوانے کا بنا کر دم لیں گے۔ کوئی کارکن مت کہے کہ ہماری کمر ٹوٹ گئی۔ نہیں بالکل نہیں ہماری کمر ان شاء اللہ مضبوط ہے۔ یاد رہے دل زخمی ہونے کے باوجود ہمت وطاقت ہے۔ وقت آنے پر منبر ومحراب سے لیکر اسمبلی کے حال تک دشمنان صحابہؓ کو بتائیں گے کہ اعظم طارق زندہ ہے۔ اعظم طارق زندہ ہے۔

ملت کفر سوچتی ہے کہ کس بھنور میں آگئی
وہ اک دیا بجھا سینکڑوں دیے جلا گیا

اللہ پاک کا حکم ہے ولاتقولوالمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولا کن لاتشعرون کہ شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ یہ ناچیز بھی عزم اور عہد کرتا ہے آپ سب بھی عزم اور عہد کریں کہ ان شاء اللہ مولانا مرحوم ومغفور کے نقش قدم پر چل کر اللہ پاک کے اس حکم کو عملی طور پر بھی عمل میں لاکر دکھائیں گے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کریں گے کہ اعظم طارق کل بھی زندہ تھا اعظم طارق آج بھی زندہ ہے۔ ان شاء اللہ۔

نشان خون شہیداں ملے گا رستے میں
بہ عزم تازہ رہو نقش پا بنا کے چلو

لاریب تو ایک شیر تھا بصورت انسان — باطل کے ایوانوں میں تھا لرزہ ترے ڈر سے
اصحابؓ کی ناموس پہ تو ہوگیا قربان — تربت پہ تیری رحمتِ حق رات دن برسے

(عبدالحلیم احقر' اچھڑیاں مانسہرہ)

Scanned with CamScanner

مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کا وارث.....!

حاجی محمد رفیق مینگل' کنوینئر کالعدم ملت اسلامیہ بلوچستان

16 اکتوبر 2003ء کے جانکاہ اور المناک سانحے میں پورا ملک غم والم میں ڈوبا ہوا ہے۔ علماء طلباء' تاجر' اساتذہ' وکلاء' سیاستدان' امیر' غریب سب سوگوار ہیں۔ یہ تاریخ کا وہ المناک دن ہے جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ اس دن ہر دردمند دل حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت کو یاد کر کے ضرور خون کے آنسو روئے گا۔ یہ دن تاریخ کے ان دنوں کی طرح ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جس دن قوم وملت ایک عظیم صدمہ سے دوچار ہوئی۔ اس دن ایک نوجوان مرد مجاہد دشمنان اسلام کی بھینٹ چڑھ گیا۔ اس کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ حق کی آواز بلند کرتا تھا۔ وہ صحابہ کرامؓ پر عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کرتا تھا۔ وہ ملک میں بدترین نظریات کے خلاف تھا۔ وہ باطل نواز حکمرانوں کی نگاہ میں اس لیے کھٹکتا تھا کہ وہ ان کے سامنے علی الاعلان اظہار حق کرتا تھا۔ وہ ان باطل قوتوں کو لادین نظریات کے پرچار کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

یہ مرد قلندر منبر ومحراب ہو یا عوامی پلیٹ فارم' مذہبی مقامات ہوں یا اسمبلی و پارلیمنٹ ہر جگہ لادین قوتوں اور ان کے ہمنواؤں کو للکارتا رہا۔ وہ امیروں' جاگیرداروں کی نظروں میں اس لیے مبغوض تھا کہ وہ ان کو غریبوں کے منہ سے نوالہ چھیننے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ وہ پیشہ ور سیاستدانوں کیلئے اس لیے باعث نفرت تھا کہ وہ مرد مجاہد مفادات کی سیاست پر کاری ضرب لگانے کیلئے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ وہ دین دشمنوں اور باطل نظریات کے حامی افراد کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ ان کا اوڑھنا بچھونا اپنے اسلاف کی طرح دین اور دینی نظریات کی اشاعت تھا۔ پیدائش سے لیکر شہادت تک اس کا ایک ہی نعرہ تھا یعنی ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ۔ حضورؐ سے عشق ومحبت اور ان کے جاں نثار ساتھیوں صحابہؓ کی عظمت وعقیدت کے زندگی بھر گن گاتا رہا۔ وہ منکرین ختم نبوت کی آنکھوں کا کانٹا تھا۔ خاص کر سپاہ صحابہؓ کے پلیٹ فارم سے اس نے لاکھوں کی تعداد میں عظمت صحابہ کرامؓ کیلئے ایسے مجاہد اور سپاہی پیدا کیے جو بغیر کسی خوف کے عظمت صحابہؓ پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ اس نے عظمت صحابہؓ کے گیت وہاں سنائے جہاں صحابہ کرامؓ کا نام تک لینا جرم تھا۔ کفر کے ایوانوں میں اس نے اسلام کے نغمے بلند کیے۔ ملک اور دین دشمن نظریات کے حامل افراد کی راتوں کی نیندیں حرام کردیں۔ جب ناموس صحابہؓ کا بل حکومتی ایوانوں میں پیش کیا اور ملک کے کونے کونے میں آواز حق بلند کی تو لادین قوتیں اور ان کے ہمنوا مولانا شہیدؒ کے خلاف ہوگئے۔

مولانا شہیدؒ گستاخ صحابہؓ کے خلاف جس انداز میں تقاریر کرتے تھے یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ان پر 15 سے زائد بار قاتلانہ حملے ہوئے۔ ان کی 17 سالہ مختصر سیاسی زندگی میں انہیں راستہ سے ہٹانے اور حق کی پاداش میں قتل کرنے کیلئے سینکڑوں بار منصوبہ بندی کی گئی۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کیلئے دشمنان دین نے 15 سے زائد حملے کیے۔ لیکن اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے دین حق کی اشاعت کیلئے رواں دواں رہے اور دشمنوں کے عزائم خاک میں ملتے رہے۔ مولانا شہید ہر فورم سے کلمہ حق کا گیت گاتے رہے۔ جس کی پاداش میں آپ پر بدترین حملہ 8 رمضان المبارک بمطابق 18 جنوری 1997ء کو اس وقت ہوا جب

Scanned with CamScanner

آپ جماعت کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ حافظ عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سیشن کورٹ میں پیشی کیلئے آ رہے تھے کہ بم دھماکہ ہوا جس میں ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ سمیت 36 افراد شہید ہو گئے۔ یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ بم کے ٹکڑے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے جسم میں پیوست ہو گئے۔ مگر

آپ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے بچ گئے۔ اس کے بعد متعدد بار مولانا شہید پر قاتلانہ حملہ ہوتے رہے اور بالآخر 16 اکتوبر 2003ء کو ایک قیامت برپا ہوگی جب یہ اطلاع ملی کہ مولانا اعظم طارق کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کی شہادت کے بعد مولانا شہید کی زندگی کے بہت سے موہوم امکانات ذہن میں آتے ہیں۔ اور دل انہیں مضبوطی سے تھام کر خود کو سہارا دینے کی کوشش کرتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہمارے چاہنے نہ چاہنے سے دل کے ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے' جانے والا جا چکا ہے اسے دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے بیسیوں گھنٹے ہونے کو ہیں آج بے شمار روتے' بلکتے' سسکتے سوگواروں کے درمیان وقت کے اس مرد حر کے خاکی بدن کو جس کے انچ انچ پر قاتلانہ حملوں' گولیوں' لاٹھیوں' اور کوڑوں کے نشانات ہیں۔ خاک کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

چاہنے والے رو رہے ہیں' آہیں بھر رہے ہیں' ہر طرف سکوت مرگ طاری ہے۔ سب کے دل بجھے بجھے ہیں' محفل اجڑ گئی ہے' چمن سونا ہو گیا ہے۔ تحفظ ناموس صحابہؓ کا قافلہ صحرا کی ہلاکت خیزیوں میں تنہا رہ گیا۔ یہ آنسو بجا' سسکیاں برمحل' یہ آہیں اپنی جگہ مگر سچ ہے کہ مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کا وارث اپنی مراد پا گیا ہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے قافلے کا سالار سرخروئی منزل تک جا پہنچا۔ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کا دست راست اپنے مشن پر قربان ہو گیا۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا رفیق سفر عارضی جدائی کے بعد اپنے ہمسفر سے جا ملا۔

جامعہ محمودیہ (جھنگ) کے احاطے میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی قبروں کے ساتھ آج ایک اور پکی قبر کا اضافہ ہو گیا ہے۔ چار سو عظمت صحابہؓ کا سکہ بٹھانے اور ان مقدس شخصیات کی عزت اور ناموس کی حفاظت کا حلف اٹھانے والے اس قافلہ کے سالاروں نے عجیب سج دھج سے زندگی گزاری اور انوکھی شان سے رخصت ہوئے۔

مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے خود کو مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کا نعم البدل ثابت کر دکھایا۔ ان کی خطابت کی جولانی پر عوام فدا ہونے لگے۔ ان کی دو ٹوک گفتگو کے سامنے حکومتی اہلکار گنگ ہو جاتے تھے۔ اور جھنگ میں ایثار القاسمی شہیدؒ کی خالی نشست پر ضمنی انتخاب لڑا' اور اسمبلی میں جا کر حکمران طبقے کا ناطقہ بند کر دیا۔ نواز شریف کے بعد وہ بے نظیر بھٹو کے دور میں بھی اسمبلی کے ممبر رہے۔ اور بے مثالی جرأت کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کا موقف اسمبلی میں پیش کرتے رہے۔ ان کی اسمبلی کی تقاریر جابر حکمرانوں کے سامنے حق گوئی کا بہترین نمونہ ہیں۔

مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی موت کے ہرکاروں کے درمیان گزری۔ اسلام دشمن طاقتیں انہیں تسلسل سے شہید کرنے کی سازش مرتب کرتی رہیں۔ ان پر جس تواتر سے قاتلانہ حملے ہوئے ہیں شاید ہی ملک کی تاریخ میں اس کی کوئی

باقی صفحہ 316 پر

Scanned with CamScanner

ڈھونڈوں کہاں اُسے.....

حافظ محمد الطاف منہاس' چکوال

اگر چہ اس قیامت صغریٰ' حادثہ کربلا کی خبر دینے والا مخبر بھی صادق وصدیق تھا اور موت کی خاموش تکوار پر ایمان کامل بھی پھر بھی نہ جانے کیوں یقین نہ آیا اگر چہ میں نے بے مراد چشم تر سے دارالخلافہ کی دہلیز پر واقع اس ٹول پلازے کو بھی دیکھا جہاں پر تاریخ کے قرطاس پر سرخی بننے والا بکھرا ہوا خون جانے والوں شہداء کی ہمت' بہادری' مظلومیت پر مہریں ثبت کر رہا تھا اور سفاک قاتلوں کی سفاکی پر نوحہ کناں تھا۔ میں نے شہید اسلام مسجد کے باہر لان میں عقیدت کے ساغر کو کرچی کرچی دیکھا بکھرے پھولوں کو' مسلی کلیوں کو' ٹوٹے گلدانوں کو دیکھا۔ میں نے ان چھلنی' چھلنی' خوں رستے لاشوں کو بھی دیکھا جو شہداء کے سردار حضرت امیر حمزہؓ کی داستان شہادت سنا رہے تھے۔ میں نے مصائب کے جھلسے جوانوں کو دیکھا' موج غم میں غوطہ کھاتے بوڑھوں کو دیکھا' عقیدت کے گرتے گھروندوں اور محبت کے ٹوٹتے دھاگوں پر چیخ وپکار کرتے عقیدت مندوں اور جیالوں کو دیکھا' میں نے جنت کے دولہوں کی اٹھتی ہوئی بارات اور بارات پر نچھاور ہوتے ہوئے آنسوؤں کے پھول اور شہید اسلام مسجد سے پارلیمنٹ تک بارات کے لمبے جلوس کو بھی دیکھا' میں نے پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر زخموں پر صبر کی پٹیاں باندھتے' ولاسے دیتے' نئے عزم کا درس دیتے' جانے والوں کے مشن پر استقامت کا سبق پڑھاتے ہوئے' زعماء علماء کو بھی دیکھا' میں نے اپنے جرنیل پر جان نچھاور کرنے والے باوفا سپاہیوں کو تابوت میں بند ہو کر اپنے قائد سے جدا ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔ میں نے آہوں اور سسکیوں کے شور میں وقت کے ابن حنبلؒ کے لاشے کو ملٹری ہیلی کاپٹر میں رکھنے کے دلدوز منظر کو بھی دیکھا۔ میں نے مائی ہیر ہیلی کاپٹر پر اسکی اپنی آمد سے بڑھ کر اس لاشے کو آنسوؤں کی جھڑیوں میں ہونے والے استقبال کو بھی دیکھا۔ میں نے فاروق اعظمؓ کے اس غلام کا جھنگ کی گلیوں سے گزرتا ہوا آخری جلوس بھی دیکھا میں نے جھنگ کے بازاروں کی سنسانی اور ویرانی بھی دیکھی اور بام ودر کو اسکی جدائی میں مرثیے پڑھتے ہوئے بھی دیکھا کہ

؎ یادوں کے بے نشان جزیروں سے
تیری آواز آرہی ہے ابھی
شہر کی بے چراغ گلیوں میں
زندگی تجھ کو ڈھونڈتی ہے ابھی

میں نے اس سراپا وفا کو ہمیشہ کیلئے جامعہ محمودیہ کے اس گوشۂ عفیف میں جاتے ہوئے بھی دیکھا جہاں جانے کی تمنا میں وہ عمر بھر طوفانوں سے لڑتا اور موجوں سے الجھتا رہا۔ میں نے تاحد نگاہ انسانوں تلملاتے بحر بیکراں کو شہداء کے حضور حاضر ہو کر اس کی وفا پر گواہی دیتے ہوئے بھی دیکھا..... میں نے منوں مٹی تلے آسودہ اس جرنیل کی مرقد پر جم غفیر کو عقیدت کی چادر اور دعاؤں کے پھول..... برساتے ہوئے بھی دیکھا..... مگر سب کے باوجود نہ جانے کیوں یقین نہیں آرہا..... کہ

؎ ناخدا تھا میرا' کیوں خفا ہوگیا

Scanned with CamScanner

جگر غمزدہ ہوگیا
میرا قلب و
اوڑھ کر خون کی سرخ چادر کو وہ
یوں اچانک بھلا کیوں جدا ہوگیا

میں کیسے یقین کرلوں کہ بارہا دفعہ موت سے پنجہ لڑانے والا حضرت خالد بن ولیدؓ کے در کا خاکروب' حق وصداقت کی ردائے تطہیر کی خاطر کانٹوں سے دامن بھرنے والا عاشق صادق' ڈگمگاتے پہ ڈگمگا سہہ کر کھڑے پر مسکان سجانے والا چنستان حجاز کا سدا بہار گلاب' زخموں میں سسک سسک کر عزم وراستی کا جھنڈا بلند کرنے والا در بلالؓ کا نوعمر علمدار' یتیموں کی آہوں سسکیوں پر تسلیاں دینے والا اور میرے زخموں پر دلاسوں کی مرہم رکھنے والا غمخوار وغمگسار' مشن پر جان نچھاور کرنے والے جگر پاروں کی بے سہارہ ماؤں کو دلاسے دینے والا علالی بیٹا' ویروں کے لاشے کو کندھا دینے والی بہنوں کے سر پر عزت کا آنچل ڈالنے والا ویرو وہ ارمانوں کے دیوان پینے والا شاعر' وہ غموں کے بادل ضبط کرنے والا شجر بہار' وہ قصر باطل کو ہلا دینے والا جرنیل' فولادی حوصلے رکھنے والا سرخیل' ظلمات کی نیں میں سفینے کو بھنور سے بچا کر منزل مراد تک لانے والا ناخدا' وہ غیرت کے میخانے میں جرأت وبہادری کے جام پلانے والا ساقی' وہ عزیمت کے بازار میں حمیت کی بولی لگانے والا سوداگر' وہ مصلحت وچشم پوشی کی شاخ بے ثبات کو توڑ کر حق گوئی وبیباکی کے شجر بہار لگانے والا باغبان' وہ مذہب فروشوں کے دامن کو تار تار کرنے والا اسلام کا محافظ' جیلیں آباد کرنے والا ابوحنیفہؒ کے قافلے سے بچھڑا مسافر' بیڑیوں' ہتھکڑیوں کی جھنکار میں' محبت کی لاج نبھانے والا ابوجندلؓ کا غلام' قفس میں نغمۂ حق گانے والا بلالؓ وکالا پانی کی وراثت کا وارث' معاویہ وانس کی راہنمائی کرنے والا مہربان' علی حیدر کو پیار کی لوریاں دینے والا مشفق یوں اچانک شہادت کا تاج پہن کر خون کا کفن سجا کر خاموش خاموش حضور اکرمؐ وفاروقیؓ کے پاس چلا جائے گا مگر جب میں نے اسکی گزشتہ بارہ سالہ جہد مسلسل کو دیکھا تو گمان ہونے لگا کہ جانے والے کو جانے کی بہت جلدی تھی جب میں اسکے تقریری شہ پاروں کو سامنے رکھتا ہوں کبھی فرمایا بچے تو سب کو پیارے ہوتے ہیں مگر میں بچوں کی محبت صحابہؓ کی چوکھٹ پر نچھاور کر چکا ہوں' کبھی کہا میں صحابہؓ کے در کا پہرہ دیتے ہوئے جان دے دونگا۔ ان الفاظ کی بازگشت' لفظوں کی حقانیت اندازبیاں کی صداقت نے مجھے طفل تسلیاں دیتے ہوئے یقین دلایا کہ ہاں وہ چلا گیا ہے وہ بچھڑ گیا ہے۔ تبھی تو غیرت کے میخانے ویران پڑے ہیں رندوں کی محفل صدر محفل سے خالی ہے حمیت کے ساغر ساقی کے انتظار میں چھلک چھلک کر خشک ہوگئے ہیں۔ اے کاش! کوئی بتائے کہ ڈھونڈوں کہاں اُسے کس نگر میں' کس بستی میں' کس محفل میں' کس بزم میں' کس حلقۂ یاراں میں۔ میں اسی سوچ رسائی کے زیور سے آراستہ ہوکر' شنوائی کی اسی تھام کر' شہیدوں کے جھرمٹ میں' صحابہؓ کے قدموں میں' اکابر کے حلقے میں' حوروں کے حصار میں' یعنی کہ رسائی ہوسکے تو بہشت بریں کے بالاخانوں میں تلاش کرنا وگرنہ تیری بھری دنیا میں بچوں دیگرے نیست۔

ہم سہل طلب کون سے فرہاد تھے لیکن
دنیا میں تیری اب کوئی ہم سا بھی کہاں ہے

Scanned with CamScanner

تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

ابن عالمگیر المجاہد (اسلام آباد)

آج جب یہ سطور لکھ رہا ہوں تو میں اس مقام پر پابند سلاسل ہوں جہاں چند سال قبل جرنیل اسلام مولانا اعظم طارق شہید حق وصداقت کی پاداش میں ایام اسیری کاٹ رہے تھے' جھوٹے اور بوگس مقدمات کی آڑ میں گرفتار کرنے کے بعد تمام مقدمات میں ضمانتیں ہونے اور عدالتوں کی طرف سے رہائی کے احکامات کے باوجود صرف اور صرف حکمرانوں کے ذاتی عناد اور دشمنی کے باعث انہیں کئی کئی سال اسیری کے دن دیکھنے پڑے جیل کی زندگی کا تصور ہی عجیب ہوا کرتا ہے اس کا اندازہ تحریریں پڑھ کر یا حالات واحوال سن کر نہیں ہو سکتا بلکہ صحیح کا ادراک اسی وقت ہوتا ہے جب انسان خود یہ دن دیکھے۔

؎ جالب ہوا قفس میں یہ راز آشکارا
اہل جنوں کے بھی تھے کیا حوصلے بلا کے

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی زندگی جدوجہد سے عبارت ہے زمانہ طالب علمی سے لیکر شہادت تک وہ کس انداز میں جیئے انکی زندگی کا اک اک لمحہ اور کتاب زندگی کا ایک ایک ورق نشان راہ اور نمونہ عمل ہے۔ حق وصداقت کا پرچار ہر زمانے میں "جرم" ٹھہرا۔ مگر جن کو حق سے دوستی اور حق گوئی کی عادت ہو یہ جرم ہر دور میں کرتے رہے' تاریخ دہراتے رہے۔ داستانیں رقم کرتے رہے یہاں تک کہ آج کا زمانہ جو مادیت کا' ترقی کا اور منافقت' دجل وشطیت کے عروج کا زمانہ ہے۔ مگر چند لوگ اس زمانے میں بھی ایسے آئے کہ جنہیں نہ تو مادیت اور مادی مفادات مادیت پرستی پر مجبور کر سکے' نہ دنیاوی ترقی وعروج انہیں اپنی طرف کھینچ سکی اور نہ ہی منافقت' ظلم' اور استبداد انہیں راہ حق وصداقت سے ہٹا سکی ایسے لوگوں میں سے مولانا اعظم طارق شہید بھی تھے۔ ان کی زندگی پر قلم اٹھانے کیلئے ایک صفحہ یا کتاب نہیں کئی دفاتر درکار ہیں۔

مولانا اعظم طارق ان لوگوں میں سے تھے جو زندگی کا ایک نصب العین بنا چکے تھے پھر اس نصب العین کیلئے زندگی بھر محو سفر رہے کاروان امیر عزیمت' تحریک تحفظ ناموس صحابہؓ پر اس کے احسانات بے شمار ہیں اس کاروان میں شمولیت کے بعد مولانا شہید نے اپنی زندگی امیر عزیمت شہید کے مشن کیلئے وقف کر دی پھر یہی وجہ تھی کہ وہ بہت جلد کراچی شہر کے بعد سندھ اور پھر مرکز کے ذمہ دار مقرر ہوئے جب انہیں مرکز کی ذمہ داری سونپی گئی تو حالات عجیب نہج پر پہنچے ہوئے تھے۔ جرنیل اول مولانا ایثار القاسمی کی المناک شہادت کے بعد جھنگ ہی نہیں پورا ملک ہی فسادات اور بدامنی کا شکار تھا۔ مولانا اعظم طارق نے آگے بڑھ کر امن کا علم بلند کیا اور فسادات کے دروازے ہمیشہ کیلئے بند کر دئے وہ جھنگ جو میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا جہاں روزانہ کوئی نہ کوئی خون گرا کرتا تھا امن کی سانس لینے گا۔ ادھر کارکنوں میں حد درجہ مایوسی پھیلی ہوئی تھی اس نے مایوسی کا سرچشمہ خشک کر دیا۔ سبائیت کی آتش افروزی سرد کی۔ دنیا اس وقت آنکھیں بند کیے فسادات وبدامنی کی منتظر تھی اور شور وغوغا برپا تھا..... اس نے شگاف کو برابر کیا بے کار کو کام پر لگایا' بدامنی کو امن میں بدلا' گرتوں کو تھام لیا' بے سہاروں کا سہارا بنا۔ جب جھنگ کی زمین پر امن قائم ہوا جب کارکنوں نے سکھ چین کا سانس لیا' جب

Scanned with CamScanner

کاروان میں پھیلی مایوسی ختم ہوئی تو اس نے اصل منزل کی طرف سفر کا آغاز کیا۔

اپنی فطری صلاحیتوں کے باعث وہ اس مقام عالی پر فائز ہوا تھا تو اپنے بے پناہ خلوص ومحبت کے باعث کارکنوں اور عوام کے دلوں میں گھر بنانے میں کامیاب ہوا۔ پھر الیکشن جیت کر وہ اسمبلیوں میں جا پہنچا' جہاں حق وصداقت کی صدا بلند کرنے کا خواب اسیر عزیمت دیکھ چکے تھے۔ اس خواب کی آدھی تعبیر قاسمی شہید کی شکل میں پوری ہو چکی تھی آپ نے خواب پورا کرنے کیلئے محنت شروع کی ناموس صحابہ کا مسئلہ ہو یا ملک کی سیاسی یا عالمی پالیسیوں پر بحث' غریب عوام کے حقوق کی بات ہو یا حکمرانوں کی کرپشن اور ملک دشمن پالیسیوں کے خلاف احتجاج۔ آپ نے ہر موقع پر کھل کر اظہار خیال کیا آپ کی یہی حق گوئی ہر حکمران کیلئے ناقابل برداشت ٹھہری اور پس دیوار زنداں دھکیل کر حکمران آپ کی حق گوئی سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتے رہے۔ بظاہر تو وہ ایک حلقے کے ممبر تھے مگر نظریاتی تحریکوں کے حلقے محدود نہیں ہوا کرتے جس طرح نظریات پر پہرے نہیں بٹھائے جاسکتے اسی طرح نظریات کی سرحدات محدود نہیں ہوا کرتی ہیں چنانچہ آپ ملک بھر کے اہلسنت کے واحد نمائندے تھے جو مذہبی' سیاسی' ملکی اور عالمی مسائل پر اسلامی مفادات کا تحفظ کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے عوامی مسائل بھی حل کراتے۔ جھنگ ایک پسماندہ علاقہ تھا جہاں آج سے چند سال قبل سوئی گیس کا نام ونشان تک نہ تھا جاگیردار طبقہ اور سیاسی مذہبی وڈیروں نے سوئی گیس کا مسئلہ جان بوجھ کر سیاست چمکانے کیلئے لٹکائے رکھا تھا اس طبقے کی بھرپور مخالفت کے باوجود مولانا جب منتخب ہو کر آئے تو سوئی گیس بھی منظور کرایا جس سے جھنگ کی عوام کے دلوں میں آپ کا وقار مزید بلند ہوا۔ ایک طرف مشن سے بے پناہ محبت' ناموس صحابہؓ کیلئے ملک بھر کے نمائندوں سے رابطہ' کامیاب مہم چلانے کیلئے اسمبلی کے فورم پر ناموس صحابہؓ کیلئے آئینی ترمیم کی بات اُٹھانا اور جماعت کو منظم ومتحرک کرنا آپ کا عظیم کارنامہ تھا تو دوسری طرف جھنگ کے عوام کیلئے آپ ایک مسیحا کی صورت وارد ہوئے تھے۔ جو کہ تھانہ کچہری سے لیکر گھریلو جھگڑوں تک کا فیصلہ آپ کے پاس کرانے آتے۔ آپ کے عوامی سیکرٹریٹ میں عوام کا رش ہر وقت یوں لگا رہتا کہ جلسے یا کسی پروگرام کا گماں ہوتا۔ واقعی آپ کی شخصیت ہی ایسی تھی جدھر جاتے عوام آپ کو ایک نظر دیکھنے اور کارکن ملنے کیلئے ٹوٹ پڑتے' ہجوم عشاق کے درمیان آپ گھنٹوں مسکراتے اور خندہ پیشانی کے ساتھ کھڑے رہ کر کارکنوں کو شرف ملاقات بخشتے' اکثر پروگراموں اور جلسوں کے موقع پر جہاں آپ کا قیام ہوتا وہاں ایک الگ جلسہ ہوتا لوگ گلے ملتے اور سلام کرنے کیلئے لمبی لمبی قطاروں میں لگ جاتے۔ صرف جھنگ نہیں کراچی سے خیبر تک جدھر جانا ہوتا یہی منظر ہوتا۔ صبح نماز کے بعد سے لوگ جمع ہوتے مسائل اور معاملات پر تصفیہ کراتے بعض دفعہ مولانا کی موجودگی میں فریقین کسی بات پر جھگڑتے لڑائی اور ہاتھا پائی تک نوبت آتی مگر مولانا تحمل سے سب کی بات سنتے خود لوگوں کو چھڑاتے اور صلح کراتے خود راقم کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ روزانہ سینکڑوں مقدمات کا تصفیہ فرماتے اور کوئی بھی سائل آپ کے در سے مایوس نہیں جاتا کوئی مقدمہ ایسا نہ ہوتا جس کا تصفیہ نہ ہوا ہو۔ لوگ عدالتوں' کچہریوں اور تھانوں میں درپیش ذلت سے بچنے کیلئے آپ کے پاس آتے عوام کو یوں آپ کے پاس مسائل کے حل کیلئے آنا اس بات کا اعلان تھا کہ عوام موجودہ انگریزی قوانین سے مطمئن نہیں یہ ایک طرح کا موجودہ قانون پر عدم اعتماد تھا۔

Scanned with CamScanner

مولانا شہید اسلامی قوانین کے محض داعی نہ تھے بلکہ شریعت کا عملاً نفاذ مولانا کی زندگی کا اہم مقصد تھا اس لحاظ سے یہ اعزاز بھی ان کو حاصل ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں یوں تو ہر دور میں اسلام کی بات کرتے نظر آتا ہے مگر عملاً نفاذ کی طرف کسی نے سنجیدہ کوشش کبھی نہ کی۔ مولانا وہ پہلے فرد تھے جنہوں نے اسلامی نظام کے مطابق نہ صرف ذاتی زندگی گزاری بلکہ اپنے حلقہ احباب میں جہاں تک ان کا بس چلتا تھا ملکی قوانین کے بغیر اسلامی اصولوں کو عملاً اجاگر کیا۔ روزانہ سینکڑوں جھگڑوں' مقدمات اور معاملات کا شریعت کی روشنی میں فیصلہ کرنے کے علاوہ ملک بھر میں نفاذ شریعت مہم چلائی جس کے دوران نفاذ شریعت کی عملاً کوشش کرتے ہوئے بازاروں میں اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت معمولی مقدمات کی شریعت کے مطابق مقامی علماء کی نگرانی میں فیصلہ جات اور اس طرح کے دیگر نکات پر مشتمل ایجنڈے پر عوام سے عہد لیا اور کئی شہروں میں اس کے نفاذ کی تیاریاں تھیں کہ وقت کے طاغوتی نظام کے پجاریوں نے ایک بار پھر آپ کو پابند سلاسل کر کے یہ کوشش کامیاب نہ ہونے دی۔ اسی طرح ملک کی تاریخ میں پہلی بار قومی اسمبلی میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے ناموس صحابہؓ بل پیش کرنے کا اعزاز بھی مولانا ہی کو حاصل ہے۔

ناموس صحابہؓ کا تحفظ' عظمت صحابہؓ کا پرچار' نظام خلافت راشدہ کا عملی نفاذ اور ملک میں قیام امن مولانا کی زندگی اسی ایجنڈے کے حصول کیلئے وقف تھی سات سال سے زائد عرصہ جیل کی کال کوٹھریوں میں کاٹ کر' سینکڑوں زخم جسم پر سجا کر' اپنے قائدین اور رفقا کے لاشے اٹھا کر بھی وہ اپنے قائد کی راہ پر گامزن رہا وہ بڑھا تو بڑھتا چلا گیا' وہ منبر پہ گرجا تا تو گرجتا گیا' وہ کفر کے دامن پر بجلی بن کر کڑکتا رہا' اپنوں کے نشتر سہنا اور غیروں کے ستم کے آگے نہ جھکنا اس نے قائدین سے سیکھا تھا پھر وہ خود قائد بن کر اٹھا تو کوئی ستم' کوئی جبر یا کوئی طعن و تشنیع اور الزام تراشی اس کے راہ کی رکاوٹ نہ بن سکی میں نے سخت سے سخت حالات میں بھی اسے ثابت قدم دیکھا' مشکل سے مشکل مراحل پر بھی اس کے قدم کبھی نہ ڈگمگائے' بعض دفعہ جماعتی معاملات میں پیچیدہ ترین مسائل درپیش آئے تو ہم ان کے آگے بیان کرتے وہ مشکل اور پیچیدہ ترین مسائل کو سلجھانے کا فن جانتے تھے۔ شمالی علاقہ جات میں نصاب کی تبدیلی کے متعلق اہل تشیع کی تحریک کے بارے میں جب علم ہوا تو راقم نے ان کو تفصیلی خط لکھا کہ ایک ایسے وقت میں جب آپ جیسے محافظ ناموس صحابہؓ اسمبلی میں حکومت کے حامی ہیں اگر یہ مطالبہ منظور ہوا تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہ کریگی میرے الفاظ بظاہر بڑے سخت تھے مگر ان کا جواب نہایت جرأت مندانہ اور دوٹوک تھا انہوں نے کہا کہ "میرے جیتے جی کوئی ایسا مطالبہ پاکستان کی دھرتی پر منظور نہیں ہو سکتا میں جان دینا گوارہ کرلوں گا مگر ناموس صحابہؓ پر آنچ نہیں آنے دوں گا۔ حکومت کے اعلیٰ حلقوں سے رابطہ کر چکا ہوں انشاء اللہ دشمنان صحابہؓ ناکام ہونگے"۔ میرا ان سے آخری رابطہ ثابت ہوا زندگی کے آخری ایام بھی انہوں نے شریعت بل کے نفاذ اور نصاب تعلیم میں سے اصحابؓ رسولؐ کے نام خارج کرانے کی شرمناک مہم کے خلاف وقف کر رکھی تھی۔ دنیا نے دیکھا کہ وہ اپنے الفاظ پر قائم رہا دشمنان صحابہؓ ان کو راستے سے ہٹانے میں تو کامیاب ہو گئے مگر وہ جان دیکر بھی ناموس اصحابؓ رسولؐ کا دفاع کر گیا۔ یوں ثابت کر دیا کہ وہ گفتار کے نہیں کردار کے غازی تھے جو کہتے اس پر ڈٹ جاتے' وہ عہد رفتہ کی یادگار تھے' اسلاف کی جرأت و عزیمت کے آئینہ دار تھے' قدرت نے اوصاف جمیلہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھر دیتے تھے۔ وہ دین کی خاطر جیتا رہا اور دین ہی عظمت پر قربان ہوا۔

Scanned with CamScanner

ختم نبوت زندہ باد

یا اللہ مدد

خلافت راشدہ زندہ باد

ہم

قائد ملت اسلامیہ آزاد کشمیر | فاضل نوجوان | ترجمان اہلسنت | للکار ایثار

سنی نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن

حضرت مولانا مفتی

عبدالواحد ڈڈیالوی

پرنسپل جامعہ فاروقیہ انوار القرآن زمان چوک ڈڈیال

کو ان کی دینی، مذہبی خدمات پر **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ شب و روز ایک کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر جھنگوی شہیدؒ کے مشن کی تکمیل تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔ (ان شاء اللہ)

منجانب

چوہدری زاہد محمود

بریڈفورڈ برطانیہ

Scanned with CamScanner

آسماں پر رہا نہ کوئی بھی تارا باقی

تحریر: حافظ زاہد علی گروانوی، فیصل آباد

وجود انسانی میں اللہ رب العزت نے بے پناہ صفات وکمالات ودیعت رکھے ہیں نوع انسانی میں خالق کائنات نے سب سے زیادہ انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کمالات سے نواز۔ بعد الانبیاء ورسل رب کائنات نے صحابہ کرامؓ کو جملہ اوصاف سے متصف فرمایا جس کا ذکر قرآن عزیز میں کثرت کے ساتھ ہے۔ اسی لیے علامہ عبدالشکور لکھنویؒ نے فرمایا کہ جب میں قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کی صفات کو دیکھتا ہوں تو ایسے لگتا ہے کہ یہ انبیاء کی صفات ہیں۔ صحابہ کرام کے بعد بالترتیب اپنے اپنے دور کے علماء امت نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وارثت کا حق ادا کرتے ہوئے تاریخ کے سینے پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اور وقت کے اہل ذوق اور قدردان لوگوں نے علماء امت کی قربانیوں کو بڑے احسن انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی قربانیوں' علمی خدمات' ورع وتقویٰ اور فقاہت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ جب میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کو دیکھتا ہوں تو ایسے لگتا ہے کہ صحابہؓ کا قافلہ جا رہا تھا اور انور شاہ بچھڑ کے پیچھے رہ گیا۔

بہر کیف اہل وفا کی ایک طویل فہرست ہے جو قیام انسانیت سے تادم حال اپنی قربانیوں' جور وجفا کے مقابلہ میں اعلاء کلمۃ اللہ' قید قفس کے مقابلہ میں ترانہ آزادی' طمع ولالچ کے مقابلہ میں دینی خود اعتمادی' دنیاوی جاہ وحشمت کے مقابلہ میں مقام آخرت کو ترجیح' ہتھکڑیوں کے مقابلہ میں مضبوط کلائیاں' بیڑیوں کے مقابلہ میں پائے استقامت' تختہ دار کے سامنے اپنی گردنیں' تیر وتلوار نیزوں اور گولیوں کے سامنے اپنے سینے تان کر لازوال تاریخ رقم کر گئے' ان ہی میں سے قلندرانہ' مجاہدانہ اور درویشانہ صفات وکمالات کے حامل قائد ملت اسلامیہ' پاسبان ناموس صحابہؓ اسلامی سیاست کی بحر بے کراں' پاکستان کی تاریخ میں نیشنل اسمبلی میں واحد ایم این اے جنہوں نے ناموس صحابہؓ اور اہلیت بل پیش کیا۔ جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بھی اپنی لازوال قربانیوں کی بدولت اپنا نام اہل وفا کی فہرست میں شامل کروا چکے دل چاہتا ہے کہ ان کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کروں لیکن کافی کچھ سوچنے کے بعد حالت یہ ہے کہ:

؎ کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ کمال
سوچتا ہوں کہ تیرے مشن کی توہین نہ ہو

بچپن معصومانہ' زمانہ طالب علمی متفکرانہ' جوانی مدبرانہ' قاتلانہ حملوں سے گزرنا معجزانہ' زندگی کا ایک ایک لمحہ جرأتمندانہ' ہر لمحہ زبان پر صحابہؓ کا ترانہ' قیادت دانشمندانہ' شان وشوکت عالمانہ' سیاست منصفانہ' اسمبلی میں بار بار جانا۔ مصائب وآلام سے نہ گھبرانا' دشمنان صحابہؓ سے ٹکرانا' حکومتی پیش کش ٹھکرانا' اسمبلی میں گفتگو بے باکانہ' عشق صحابہؓ مجذوبانہ' معرکۃ الآرا خطابات سے مسلمانوں کو تڑپانا' کفار کے ایوانوں کو لرزانا' انداز تکلم میں یگانہ' زندانوں کو سجانا' کردار غازیانہ' انصاف کی دہلیز پر شہادت مظلومانہ اور پھر حیات جاویدانہ..... یہ جرنیل محترمؒ کی عشق صحابہؓ سے لبریز زندگی کے ان گنت عنوانات میں سے چند عنوانات ہیں جن کو محض لفاظی کی خلعت تو

Scanned with CamScanner

پہنائی جاسکتی ہے لیکن جس طرح قائد ملت اسلامیہ نے جرأت' شجاعت' بہادری' دیدہ دلیری' بے باکی اور استقامت کے ساتھ عملی جہاد پیہم کرا اہل علم و دانش اور عوام الناس کے سامنے پیش فرمایا اس طرح کما حقہ زیر قلم لانے کیلئے مجھ جیسے کم علم' کم فہم کی معذرت اسی کافی میں ہے کہ

؎ کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ کمال

فراغت تعلیم کے بعد اکثر و بیشتر یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان کی پہلی اور آخری خواہش یہی ہوتی ہے کہ ذریعہ معاش اچھا ہو' سکونت کیلئے گھر اچھا' شہر اچھا' ماحول اچھا' پریشانیاں کم راحتیں زیادہ' لذتیں ہی لذتیں دشواریاں ناپید' آرام و سکون کے وہ تمام ظاہری اسباب میسر ہوں لیکن یہاں تو چشم فلک نے دیکھا کہ معاملہ ہی کچھ اور ہے؟ فراغت کے بعد دیگر دینی مصروفیات کیساتھ ساتھ جامع مسجد صدیق اکبرؓ نارتھ کراچی سے خطابت کا آغاز ہوتا ہے۔ بظاہر خطابت کا آغاز ہے حقیقت میں خلد بریں کا مسافر مچل ہو چکا۔ مصائب و آلام اپنے آہنی دانتوں کے ساتھ منہ کھول کر سامنے آ کھڑے ہوئے۔ تقریباً چھ سال کراچی میں رہے اسی دوران ضلع کراچی سنٹرل کے جنرل سیکرٹری پھر کراچی ڈویژن کے جنرل سیکرٹری پھر مولانا جھنگویؒ کی شہادت کے بعد صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ پاکستان کے سب سے بڑے پررونق شہر کراچی میں خطابت کا مل جانا پھر ضلعی' ڈویژنل اور صوبائی عہدہ پر براجمان ہونا' بڑی پرسکون زندگی ہوگی۔ بڑے پروٹوکول ہوں گے۔ بینک بیلنس ہوگا' کوٹھی ہوگی' بہترین گاڑی ہوگی نہیں نہیں..... یہ محض تصورات ہیں' خطابت اور عہدے نہیں موت کی گھاٹیاں ہیں' پرسکون زندگی نہیں خزاؤں کا سامنا ہے۔ پروٹوکول نہیں مجاہدے ہیں۔ بینک بیلنس نہیں درویشی و فقر ہے کوٹھی بنگلہ نہیں حجرہ نما مسجد کا مکان ہوگا۔ یہیں پر بس نہیں مصائب و آلام ہیں چھ سال میں تین قاتلانہ حملے ہیں جسم زخموں سے چور ہے۔ سینہ گولیوں کا راہگذر ہے۔ حیات موت کی استعارہ ہے لیکن ان گھٹاٹوپ جان لیوا اندھیروں میں شمع رسالتؐ کے پروانوں کا پروانہ زبان حال سے یہ کہتا دکھائی دیا کہ:

؎ فکر معاش ہم کو پریشان نہ کرسکی
لیکن غم جہاں میں پریشان رہے ہیں ہم
مرعوب کرسکی نہ چمن میں بہار گل
اپنے چمن میں آپ بہار رہے ہیں ہم

کراچی جیسے بین الاقوامی شہرت یافتہ شہر کو چھوڑنا' جہاں خدمات کا آغاز ہو' محنت کی ابتداء ہو حلقہ احباب وسیع تر ہوں' جانثار ساتھی ہوں' محنت و مشقت اور تکلیفوں کے بعد حالات سازگار ہوں ایسے شہر کو چھوڑنا..... اور چھوڑ کر جانا بھی ایسے شہر میں جو صدیوں پرانا' انتہائی پسماندہ' مسائلستان ہو..... فضاؤں میں گولیوں کے آوازے ہوں۔ ہواؤں میں بم دھماکوں کے دھوؤں کی بارش ہو' کندھوں پر لاشے ہوں' جنازوں کی قطاریں ہوں' مقدمات کی بھرمار ہو' جلاد ہو' گھیراؤ ہو' آئے دن احتجاج ہو' زمین خون سے رنگین ہو' وڈیروں کا راج ہو' غریب اپاہج ہو' مزدور محتاج ہو' تھکڑیوں کی جھنکار ہو' راستے پُرخار ہوں' دوست احباب گرفتار

Scanned with CamScanner

ہوں ہاں واقعتاً ایسے شہر میں جانا عقلاً محال ہے لیکن ایک طرف کراچی کی شہرت ہے دوسری طرف جھنگوی وقاسمی کی شہادت ہے ایک طرف عقل دوسری طرف عشق ہے' مشن ہے' اس مرد قلندر نے کراچی چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور کراچی کے احباب کا ایک کنونشن بلا کر ان کو باوجود ناراضگی اور عدم رضامندی کے ان کو حالات وواقعات بتلا کر مطمئن کیا کہ میں تو حضرت جھنگوی شہید کو کہا کرتا تھا کہ وہ کراچی جیسے بین الاقوامی شہرت یافتہ شہر میں مستقل ڈیرے ڈالیں تاکہ دنیا بھر میں مشن سپاہ صحابہ کو تیزی سے اجاگر کیا جا سکے لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ شہید قائدین کا شہر ہے اور اس کی وہ مٹی جس میں جھنگوی وقاسمی آرام فرما رہے ہیں۔ مجھے پکار رہی ہے میں ہر ایک کو انکار کر سکتا ہوں مگر جھنگوی وقاسمی کے محراب ومنبر کو کیسے انکار کروں چنانچہ جنوری 1991ء میں سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست منتخب ہو کر اس سرزمین جھنگ پر قدم رکھا جس نے 6 اکتوبر 2003ء کو منها خلقنکم وفیها نعیدکم کی عملی تفسیر بن کر دنیا کے سامنے آنا تھا۔

؎ عشق کی دیوانگی طے کر گئی کتنے مقام
عقل جس منزل پہ تھی اب تک اسی منزل پہ ہے

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے جنازے کے موقعہ پر قائد سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے اشکبار' سسکیوں بھرے زخموں سے چور' شکستہ دل' غموں سے نڈھال مگر باہمت اور باحوصلہ مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے جھنگ کے غیور ساتھیو! اب میں جھنگوی وقاسمی کے بعد تمہیں ایک ایسا ''ہیرا'' دونگا جو تمہارے مشن کی پاسداری کریگا اور دکھوں کا مداوا ثابت ہوگا۔ فاروقی شہید کا منتخب ہیرا پھر جھنگ کا ہیرو بنا' اس نے کئی ہیرے اور ہیرو بنائے۔ جھنگ میں آنے کے بعد مولانا کی قربانیوں پر ملائک بھی رشک کرنے لگے۔ جھنگ کی تعمیر وترقی' مشن جھنگوی کی ترویج واشاعت' ملک کے طول وعرض میں جماعتی اسفار' آئے روز مقدمات کا سامنا۔ الیکشن میں وڈیروں' جاگیرداروں اور حکمرانوں سے ٹکراؤ' جماعتی کارکنوں پر ظلم وتشدد' آگ وخون کا کھیل' لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم' علماء کرام کا سڑکوں پر ذبح کیا جانا۔ گھروں میں بہنوں کا داغا جانا' نوجوانوں کا اغواء اور اغواء کے بعد قتل عام' حکمرانوں کی ترغیب وتحریص کے ہزار دام' جبر وتشدد کے ہتھکنڈے' اپنوں کی دشنام طرازیاں' غیروں کی ستم رانیاں' دن کا سکون رات کے آرام وراحت کو تج کرنا۔ بستر استراحت کی نیندوں کو حوالۂ سفر کرنا۔ بیوی بچوں سے پیار ومحبت اور خلوت سرراہ قربان کرنا' شب وروز ساتھیوں کے لاشوں کو کندھے دینا' ہزارہا مصائب ومشکلات کے باوجود حکمرانوں کی فوج ظفر موج کے مقابلہ میں ایم این اے منتخب ہونا' اسمبلی میں پہنچنا' یہ حضرت اقدس کی خداداد صلاحیتوں' کا نتیجہ ہے ورنہ ایسے حالات تو کسی پر آتے ہی نہیں اگر بالفرض محال آ بھی جائیں تو بڑے بڑے موروثی سیاستدان اور مذہبی لیڈران بھی'' کچھ لو اور کچھ دو'' کی پالیسی بنا کر اپنی بزدلی اور کمزوری کو مصلحت کا نام دیکر اپنی مذہبی بددیانتی کو چھپانے کے لیے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں مگر یہ مرد قلندر حالات کے مقابلہ میں سد سکندری ثابت ہوا۔

؎ ملے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ
میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو

Scanned with CamScanner

نہیں ہے بندۂ حر کیلئے جہاں میں فراخ

آپ کی جھنگوی زندگی تقریباً گیارہ سال پر محیط ہے۔ ان گیاراں سالوں میں آپ تین مرتبہ قومی اسمبلی اور تین ہی مرتبہ ایم پی اے منتخب ہوئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ گیارہ سالوں میں چھ مرتبہ قومی وصوبائی اسمبلیوں کے ممبر منتخب ہوکر آپ نے کیا کھویا کیا پایا۔ مولانا کی یہ گیارہ سالوں پر محیط سیاسی زندگی کھلی کتاب کی مانند ہے آپ ہر مرتبہ ایک نظریے اور مشن کو لیکر اسمبلی میں گئے۔ کرسی اقتدار تو چند لمحوں میں انسان کو مسترلزل کر دیتی ہے حرص وہوس لالچ وطمع حب مال وجاہ اقتدار کی طوالت کرسی کی مضبوطی حکمران وقت کی منظور نظری دنیاوی وعارضی چودھراہٹ تعلقات واثر ورسوخ ذاتی تجوریاں بھرنا عوام کے خون پسینے کی کمائی سے ذاتی جاگیریں بنانا کرسی ملنے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ شاید ہی پاکستان کی تاریخ میں ایسے لوگ آئے ہوں جن کا دامن ان خامیوں سے مبرا ہو۔ لیکن ایک یہ ہیں کہ ثابت قدمی میں فرق نہ آئے کرسی کے ہوتے ہوئے۔ منبر ومحراب کی عظمت کو نہ بھولے۔ سیاست کرتے ہوئے اپنے مذہبی حقوق کو پامال نہ ہونے دیا۔ لاکھوں کروڑوں کی آفروں کو ٹھوکر سے اُڑا کر مشن اور نظریے پر آنچ نہ آنے دی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ایم این اے ہوتے ہوئے بچوں سے دور بیوی سے دور زندانوں کی اوٹ میں جوانی کے ایام چار چار ماہ تک روپوشی مقدمات وبھوک ہڑتالیں بموں کے حملے راکٹ لانچروں کا سامنا وقت کے جابر حکمرانوں کے زیر ستم قید بامشقت نارچرسیل جانا گیاراں سالہ دور میں 7 سال پس دیوار زنداں گزارنا۔ بچوں کے معصوم چہروں کی زیارت کے لیے ماہی بے آب کی طرح تڑپنا موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہوکر اپنے مشن اور صحابہؓ کے ناموس کی بات کرنا۔ اے میرے قائد تیرے کن کن کارناموں کا تذکرہ کروں۔ ایک تو ہی تو تھا جس نے اپنے وجود مسعود پر اسی سے زائد زخموں کے نشان سجائے۔ ایک تو ہی تو تھا جس نے زخمی حالت میں جاکر اسلام آباد میں میزان پروگرام میں دشمنان صحابہ کو مات دی۔ ایک تو ہی تو تھا جس نے افریقہ کے جزیروں تک امی عائشہؓ کے نام کا ڈنکا بجایا۔

اے میرے قائد ایک تو ہی تو تھا جس نے اس اسمبلی میں جاکر جس میں سڑکوں نالیوں گٹروں کے مطالبے کیے جاتے تھے اس میں صحابہؓ کے ناموس کے دفاع کا مطالبہ کیا۔ اس مطالبے کی پاداش میں اے میرے قائد آپ کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ کس کو علم نہیں لیکن اے میرے قائد یہ سب کچھ برداشت کرکے آپ ہی کی زبان پر ایک ہی بات ہوتی تھی کہ:

؎ میری دیوانگی قائم ہے وہیں پر اب تک
ورنہ ہر رنگ میں انسان بدل جاتا ہے
عقل انسان کو گمراہ بھی کرتی ہے کبھی
عقل کی بات پہ ایمان بدل جاتا ہے

اور کبھی عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے روحانی فرزند بن کر اس طرح بھی بپھرے کہ:

؎ حق کی خاطر زنداں ملا خوش ہیں
ہم سے پوچھ نہ گئے کفر کے چڑھتے سورج

Scanned with CamScanner

بحر آلام و مصائب کی طلاطم خیز موجوں سے بارہا نبرد آزما ہونے کے باوجود ایک درجن قاتلانہ حملوں سے گزرنے کے باوجود دو درجن کے قریب قتل کے مقدمات اور سینکڑوں دوسرے مقدمات کے جال میں پھنسنے کے باوجود آپ کے استقلال میں سرمو فرق نہ آیا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوطی' خود اعتمادی اور تدبر کے ساتھ جماعتی نظم و نسق' تحکومتی معاملات' اندرون و بیرون ملک کارکنوں' اہلسنت عوام کے مسائل کے حل کیلئے ہمیشہ چست اور کمربستہ نظر آئے۔ کبھی آپ کے چہرے اور وجود پر دیکھنے والوں نے غیر ضروری مسکراہٹ اور تھکان کے آثار نہ دیکھے۔ اپنے ورکروں سے ملنے میں آپ کا انداز ایک شفیق باپ اور محبوب ماں کی مانند تھا۔ ایک ایک کارکن کا دکھ درد آپ کا درد دل تھا۔ برے کام پر گرفت اور اچھے کام پر حوصلہ افزائی آپ کا وطیرہ تھا۔ راقم الحروف کی یہ خوش قسمتی ہے کہ میں نے حضرت جرنیل محترم کو بہت قریب سے دیکھا' کئی ایک پروگراموں میں ایک اسٹیج پر کچھ کہنے کا شرف بھی ہے بلکہ ان کی موجودگی میں بھی کئی موقعوں پر تقریر کرنے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا۔ لیکن 2002ء میں فیصل آباد میں جامعہ مدینہ تعلیم القرآن جھنگ روڈ پر عظمت قرآن کانفرنس کے موقعہ پر برادرم مولوی محمد عرفان فاروقی صاحب نے حضرت فاروقی شہیدؒ کے بارے میں مری تالیف فاروقی شہیدؒ اک روشن ستارہ' مولانا کو پیش فرمائی تو آپؒ نے مجھے بلوانے کا کہا' حالانکہ میری حالت یہ تھی کہ اپنی کم علمی اور جہالت کو چھپانے اور حضرت کی جلالت شان کے پیش نظر اپنے آپ کو چھپا رہا تھا لیکن حضرت کے حکم پر ساتھی مجھے مولانا کے پاس لے گئے۔ حضرتؒ نے برادرم عرفان فاروقی اور میری پشت پر اپنا دست شفقت رکھتے ہوئے چند منٹ اس طرح حوصلہ افزائی فرمائی کہ اس کو بیان کرنے سے میں قاصر ہوں۔ بس اتنا ضرور کہونگا کہ آپؒ کے ساتھ اس ملاقات کے بعد میری کیفیت کچھ اس طرح تھی کہ

؎ اپنی ہستی سے بھی آخر ہوگیا بیگانہ میں
ان سے جب جاکر ہوئی آخر شناسائی مجھے

بہر حال روداد عشق و فا بیان کرنے کے لیے بہت کچھ درکار ہے مولانا کے جانے کے بعد جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پُر نہیں ہوسکتا بلکہ ان کے جانے کے بعد تو کچھ ایسے نظر آتا ہے کہ

محمد عابد سپاہ صحابہؓ (جرمنی)

مولانا اعظم طارق ایک بے باک جرأت مند اور نڈر لیڈر تھے آپ کی عاجزی نے مجھے بہت متاثر کیا انتہائی مصروفیات کے باوجود کبھی بے رخی نہیں دکھائی۔ باضابطہ طور پر تو میری کبھی ان کے ساتھ بالمشافہ ملاقات نہیں ہوئی ایک بار یہاں پر ہماری مسجد میں جھگڑا ہوا تھا انہوں نے سبز جھنڈا لگایا اور میں نے سیاہ کا جھنڈا لگا دیا۔ تنازعہ کچھ شدت اختیار کر گیا تو میں نے پاکستان میں مولوی ادریس کے ذریعے مولانا شہیدؒ کے ساتھ جرمنی سے رابطہ کیا اور انہیں صورتحال سے آگاہ کیا جس پر انہوں نے ادھر بیٹھتے ہوئے فون کے ذریعے ہی مسئلہ حل کروادیا۔ بس اس کے بعد ہم نے باضابطہ طور پر یہاں جماعت کی بنیاد ڈالی اور کام شروع کردیا اور اس انتظار میں تھے کہ مولانا شہیدؒ آئیں مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا جس سال انہوں نے آنا تھا اسی سال انہوں نے ایسی جگہ کا سفر اختیار کرلیا جہاں پہنچ کر واپس آنے کا کسی کا دل نہیں کرتا۔ ہماری اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

Scanned with CamScanner

حافظ اسلامی کیسٹ اینڈ سی ڈیز سنٹر

عالم اسلام کے مشہور قراء حضرات بین الاقوامی نعت خواں اور اکابرین علماء دیوبند کی تقاریر

آڈیو ویڈیو اور سی ڈیز کی معیاری ریکارڈنگ کا مرکز

نیز قائدین اور مناظرے کی ویڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں

پروپرائیٹر

عبدالرحیم اعوان، عبدالقادر اعوان

مین بازار قلعہ محمدیہ ضلع گوجرانوالہ فون گھر: 711878 فون دوکان: 711451 PP 04361

ہفت روزہ ضرب مومن کراچی

روزنامہ اسلام

ہفت روزہ بچوں کا اسلام

ہفت روزہ خواتین کا اسلام

ماہنامہ بنات عائشہ کراچی

ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد

اور ادارہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد کی تمام کتب ملنے کا پتہ

ماہنامہ خلافت راشدہ کے ضلع گوجرانوالہ کے ڈیلر

اعوان کریانہ مرچنٹ

مین بازار قلعہ محمدیہ فون گھر: 711878

فون دوکان: 711451 PP 04361

Scanned with CamScanner

عظیم شہید

از حضرت مولانا قاضی عبدالکریم مدظلہ فاضل دیوبند بانی مہتمم مدرسہ عربیہ مجم المدارس کراچی وبانی تحریک عمل برائے نفاذ شریعت اسلامیہ پاکستان

عظیم شہید حضرت اقدس مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی دردناک شہادت بلاشبہ قومی اور ملکی المیہ ہے جس سے ہر اس مسلمان کا قلب حزین مضطرب اور غمگین ہے۔ جس کے دل میں جان نثارانِ محبوب کبریا' احمد مجتبیٰ' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ یعنی صحابہ کرامؓ کے ساتھ ذرا بھی ایمانی لگاؤ اور دینی تعلق ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

؎ اس کے سوا اور کیا پیش کش عشق دوست
ایک دھڑکتا سا دل ایک لرزتی سی آہ

ہر مسلمان کا اسلامی فرض ہے کہ وہ اس عاشق رسول ﷺ کیلئے دل کی گہرائیوں سے خاص اوقات میں یہ دعا کرتا اور کراتا رہے کہ رب رحیم وکریم اس شہید شریعت کے تمام لغزشیں معاف فرما کر اسے جنت الفردوس کا اعلیٰ مقام عطا کرے۔ انکے تمام پسماندگان آل واولاد ان کی جماعت اور ہر اس مسلمان کو جو اس درد دکھ میں ان سے شریک ہیکو صبر واستقامت کی دولت سے نوازیں اور ان درندہ صفت ظالموں کو جو اس ظلم کے مرتکب ہیں۔ اس دنیا میں بھی عذاب الیم میں مبتلا فرمادیں آمین!

☆ حکومت کا فرض ہے کہ وہ بلا کسی تاخیر کے ان لوگوں کو قانون کے حوالے کردیں جن کے خلاف ان کی جماعت کے ذمہ دار حضرات نے ایف آئی آر کا دعویٰ دائر کردیا ہے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوکر حقیقت حال واضح ہو اور بلاوجہ بدگمانیاں ملک میں فتنہ وفساد کا باعث نہ بنیں۔

☆ سب سے بڑا دکھ یہ بھی ہے کہ اب قومی اسمبلی میں ان کا پیش کردہ شریعت بل یتیم ہوگیا ہے۔ قوم مخطر ہے کہ اب قومی اسمبلی میں وہ کون خوش نصیب مسلمان ممبر ہے جو آگے بڑھ کر یتیم کی سرپرستی کا شرف حاصل کرتے ہوئے عنداللہ ماجور اور عندالناس سُرخرو ہوتا ہے۔

؎ ہے قیامت کی گھڑی تو عرصہ محشر یہی ہے
پیش کر مسلم عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

(نوٹ) یہ تحریر مولانا کے شہادت کے چار روز بعد لکھی گئی تھی یعنی ۱۳ شعبان المعظم کو

29 مارچ 2004ء کی تقریریں مولانا حامد الحق حقانی نے صدر کے مشترکہ اجلاس میں خطاب کے بعد شریعت بل کا حوالہ دیکر عظیم شہید مولانا محمد اعظم طارقؒ کی روح کو راحت اور مسرت پہنچائی ہے نفاذ شریعت کی محبت میں کروڑوں مسلمان پاکستانیوں نے اپنا ووٹ استعمال کیا ہے وہ منتظر ہیں کہ حکومت کے دونوں پہیے اب چلتے ہیں۔ یا حسب عادت نظام کسی پابندی پر مطمئن رہتے ہیں

Scanned with CamScanner

ختم نبوت زندہ باد

یا اللہ مدد

حق چار یار رضی اللہ عنہم

جامعہ مدنیہ تعلیم القرآن

محلہ امین ٹاؤن نعمت آباد روڈ متصل جھنگ روڈ فیصل آباد

بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ کا مختصر تعارف

جامعہ کی روز بروز تعلیمی وتعمیری ترقی کا مدار اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت، بزرگوں کی دعاؤں اور معاونین حضرات کے خصوصی تعاون پر ہے۔ جامعہ گذشتہ سترہ (17) سال سے علاقہ بھر میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ ملک بھر کے اہم دینی مدارس میں اس کا نام نمایاں ہے۔ اس وقت جامعہ میں 200 طلباء اور 100 طالبات شعبہ حفظ وقرأت میں زیر تعلیم ہیں۔ 200 طلباء وطالبات کا تعلق ملک بھر کے مختلف شہروں سے حصول علم کیلئے مقیم ہیں جن کے قیام وطعام اور جملہ ضروریات کا جامعہ بحمدہ تعالیٰ خود کفیل ہے۔ جامعہ میں اس وقت 6 اساتذہ اور 3 استانیاں تعلیمی خدمات جبکہ 3 ملازمین دیگر شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اب تک تقریباً دوسو پچاس (250) طلباء وطالبات جامعہ سے بحمدہ تعالیٰ فارغ ہو چکے ہیں اور وہ ملک کے مختلف علاقوں اور بیرونی ممالک میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کا ماہانہ خرچ ایک لاکھ (1,00,000) سے زائد ہے۔ تعمیری وہنگامی اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔

جامعہ کیلئے جس تعمیر کی فوری ضروریات ہیں وہ یہ ہیں۔ جامع مسجد مدنی کی دوسری منزل، شعبہ کتب کیلئے درسگاہیں۔ طلباء کے قیام کیلئے کمرے، دفتر، مطبخ، کتب خانہ ومہمان خانہ وغیرہ، جامعہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے اور نہ ہی ملکی وغیر ملکی کسی حکومت سے کوئی امداد قبول کی جاتی ہے۔ آپ حضرات کی طرف سے دیئے گئے عطیات، صدقات، زکوٰۃ، چرمہائے قربانی وغیرہ سے بحمدہ تعالیٰ تمام اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعہ کی طرف سے بچوں اور بچیوں کی بہترین تعلیم وتربیت کیلئے تمام تعلیمی وتعمیری منصوبوں کی ترقی وبقا کیلئے آپ حضرات دعاؤں کا اہتمام فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ (آمین)

قاری محمد شفیع جھنگوی و نورالامین عثمانی

جامعہ مدنیہ تعلیم القرآن امین ٹاؤن نعمت آباد روڈ جھنگ روڈ فیصل آباد فون: 041-651887

Scanned with CamScanner

بے مثال انسان' لاجواب زندگی

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی (فیصل آباد)

دنیا فانی ہے اور جو چیز بھی عدم کے پردے سے نکل کر خلعت وجود میں آئی اسے ایک روز فنا کا سامنا ضرور کرنا ہے۔ لیکن انسان اشرف المخلوقات ہے اس کے جانے کا تقاضائے بشریت و فطرت انسانی رنج والم ضرور ہوتا ہے۔ تخلیق آدم تا یوم حشر یہ آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہیگا۔ جانے کے بعد کچھ دنوں تک یادیں باقی تذکرے باقی' آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں محدود مدت تک باقی رہتی ہیں۔ مرور زمانہ جانے والے انسان کی یادوں کو نسیان کے پردوں میں چھپا دیتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی گزرے ہیں جن کے جانے کے بعد دنیا انہیں بھلا نہ سکی۔ ان کی یادیں ان کے تذکرے' ان کے کارنامے' ان کی قربانیاں' ان کی ایثار و محبت کی داستانیں تاریخ کے سینے پر رقص کرتی دکھائی دیں۔

دنیا میں انسان کو بھیجنے کا ایک مقصد ہے۔ اگر انسان مقصد کو پالے تو کامیاب انسان کہلاتا ہے اور اس کی یادیں باقی رہتی ہیں تمام انبیاء علیہ السلام کے بعد امام الانبیاء ﷺ دنیا میں مبعوث ہوئے۔ تیئس سالہ دور نبوت میں مشکلات و مصائب کے باوجود اپنے مشن اور پروگرام میں کامیاب ہوئے۔ قیامت تک آپ کی رسالت کے ڈنکے بجتے رہیں گے ان کے بعد صحابہ کرامؓ نے اسی مشن کو آگے بڑھایا اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی کامیابی کا اعلان فرمایا اور قیامت تک ان کی عظمت کے چرچے ہوتے رہیں گے بلکہ ان کے نقش قدم پر چلنے کو کامیابی کا معیار قرار دے دیا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے انسان پیدا فرمائے کہ انہوں نے اپنے مشن پر استقامت دکھائی تو انکا نام بھی ہمیشہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا گیا۔ اسی سلسلہ کی ایک ایسی شخصیت جس کو دنیا جرنیل سپاہ صحابہؓ' جانشین امام بن حنبلؒ' تصویر ایثار' لالکار جھنگوی' مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ جنہوں نے اصحابؓ رسول ﷺ کے دفاع کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ سب کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان تمام شہداء ناموس صحابہؓ کے کمالات جمع کر لیے جائیں اور ان کو مجسم شکل میں دیکھنا چاہیں تو ہمیں جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی صورت میں نظر آتے ہیں۔

عمر بھر سہتا رہا بند و سلاسل کا عذاب
زندگی کو نقش بر دیوار زنداں کر گیا

مولانا مرحوم میں قائدانہ صلاحیتیں ذوالجلال کی طرف سے ودیعت تھیں۔ انداز خطابت نرالہ' سیاست میں شاہسوار' ایک بے مثال قائد' جرأت و اخلاص میں جھنگوی کی تصویر تھے۔ علم و تدبر میں فاروقی شہیدؒ کی جھلک نمایاں تھی۔ حق گوئی و بے باکی میں ایثار کی جوانی نظر آتی تھی۔ سیاست میں مولانا حسین احمد مدنیؒ کی جھلک نظر آتی تھی۔ خطابت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا کردار پیش کرتے تھے۔

Scanned with CamScanner

؎ نہ گردن جھک سکی جس کی فرعون کے آگے
رہا ہے عمر بھر اپنی خودی کا پاسباں اعظمؔ

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایسے انسان تھے جنہوں نے سپاہ صحابہؓ کے پلیٹ فارم سے دفاع صحابہ کے عنوان پر اسی انداز میں کام کیا جس انداز میں مولانا حق نواز جھنگویؒ نے کیا۔ جھنگوی شہیدؒ نے حالات سے ٹکر لی اور رافضیت کو لگام دی اسی طرح مولانا شہیدؒ نے بھی رافضیت کو للکارا اور کفر کو منہ کی کھانا پڑی۔ رات دن آپ اسی سوچ و فکر میں رہتے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے سامنے کس طرح سد سکندری قائم کی جائے۔ شب و روز دشمنان اصحاب رسولؐ کے تعاقب اور ان کے ناپاک چہرے سے نقاب کشائی کیلئے ملک کے طول و عرض میں جلسوں اور کانفرنسوں کا انعقاد کراتے اور ان کے باطل نظریات کو عوام کے سامنے پیش فرماتے۔ مولانا مرحوم کی "امام مہدی" کے آپریشن والی تقریر شیعت کے لیے زہر قاتل ثابت ہوئی۔ دلائل کے میدان میں دم دبا کر بھاگ جانا شیعت کی روایتی عادت ہے' چنانچہ اس تقریر کے بعد دشمن نے پہلے سے زیادہ عزم مصمم کیساتھ تو مولانا کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ کئی قاتلانہ حملے بھی کیے لیکن مولانا مرحوم کے پایہ ثبت کو متزلزل نہ کر سکے بلکہ مولانا نے حضرت جھنگوی شہیدؒ کی آرزو کے عین مطابق شیعت کا کفر محراب و منبر سے لیکر قومی اسمبلی تک پہنچایا۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اسی طرح جماعتی کام کو آگے بڑھایا جس طرح جھنگوی شہیدؒ نے کام کا آغاز کیا تھا۔ جس طرح جھنگوی شہیدؒ نے بغیر لالچ کے مشن کا کام کیا اسی طرح مولانا مرحوم نے کروڑوں کی پیش کش ٹھکرا کر حق کا دامن نہیں چھوڑا جس طرح جھنگوی شہیدؒ کے سامنے مصائب و آلام' جیلیں' ہتھکڑیاں' گولیاں اور تشدد مشن میں رکاوٹ نہ بن سکے اسی طرح مولانا مرحوم بھی تمام مصیبتوں اور تکالیف کے باوجود مشن پر پکے رہے۔ گزشتہ الیکشن جیل میں رہ کر جیتا حالانکہ مولانا کو بیرون ملک رہائش اختیار کرنے کی حکومتی آفریں ہوئیں اور ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی گئی لیکن سالہا سال سے زندگی کی آزاد فضاؤں سے محروم اس جیل استقامت نے جواب دیا تمام زندگی پس دیوار زنداں رہ سکتا ہوں لیکن جھنگویؒ کے مشن پر سودے بازی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی ثابت قدمی کی بدولت مولانا کو اسمبلی میں پہنچایا۔ رہائی کے بعد جماعتی فیصلے کے مطابق جمالی کو ووٹ دینا بھی آپؒ کی مشن کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ورنہ ایسے موقعہ پر کاروباری سیاستدان کیا کچھ نہیں کرتے..... اور کیا کچھ نہیں کیا۔ مذہبی راہزن عوام کی آنکھوں میں کیسے دھول جھونکتے ہیں لیکن اس مرد قلندر نے اپنی جماعت کے مشن و موقف اور مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا سیاسی فیصلہ کیا کہ حاسدین و معاندین کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے۔

؎ سیاست کو ضرورت جب پڑے گی مرد آہن کی
بہت یاد آئے گا رنگیں نوا شعلہ بیاں اعظمؔ

مولانا مرحوم کے اس سیاسی فیصلے کے خلاف اپنوں اور بیگانوں نے ہزار ہا پروپیگنڈے کیے لیکن آپ نے باوجود حکومتی حمایت کے حکومت کے ہر اچھے کام کی تائید کے ساتھ ساتھ بُرے کام پر ببانگ دہل تنقید کی اور اسمبلی کے اندر و باہر اپنے مشن اور نظر کی حقانیت تسلیم کروانے کے لیے اپنی روایتی جرأت و استقامت کا مظاہرہ کیا۔ گلگت میں اصحاب رسولؐ کے اسماء مبارک کو تعلیمی نصاب

Scanned with CamScanner

سے نکلوانے کا منصوبہ بنایا گیا جو وزیر تعلیم زبید وجلال کو تحریری طور پر پیش کیا گیا اسلام اور مذہب کے نام پر پرانے شکاری نئے جال لیکر اسمبلی کے فورم پر بیٹھنے والے سیاست کے تھیکیدار ملاؤں کو توفیق نہ ہوئی کہ اصحاب رسولؐ کے خلاف اٹھنے والی اس آواز کو بند کرایا جائے ۔واحد یہ مرد قلندر ممبر اسمبلی تھے جنہوں نے ملک کے طول وعرض میں بڑی بڑی کانفرنسوں کا انعقاد کر کے حکومت کو یہ باور کرایا کہ ہمارے جیتے جی اصحاب رسولؐ کے نام نصاب سے نہیں نکالے جاسکتے اور ہوا بھی ایسے ہی چشم فلک نے دیکھا جب تک ہمارا جرنیل اس دنیا میں رہا کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ نصاب میں تبدیلی کردے جونہی مولانا کو راستے سے ہٹا دیا گیا۔نصاب میں تبدیلی آئی۔صحابہ کرامؓ کی طرف من گھڑت قصے منسوب کر دیئے گئے۔خلفاء راشدین کی توہین ہوئی لیکن کسی مذہبی لیڈر کو توفیق نہ ہوئی کہ ہمارے جرنیل کی طرح کفر کا راستہ روکے ۔۔۔ ہائے ۔۔۔ کہاں سے لائیں جرنیل کی استقامت ۔۔۔ کہاں سے لائیں اعظم کی للکار ۔۔۔ کہاں سے لائیں ۔۔۔ طارق کی حق گوئی وبے باکی۔

لوٹ آؤ ہے زمانے کو ضرورت اب بھی
پھول صحراء میں عزیمت کے اُگانے والے

اسمبلی میں شریعت بل پیش کرنے کا اعزاز بھی مولانا محمد اعظم طارق شہید کو ہی حاصل ہے اس دور میں کہ جب اسمبلی میں علماء کرام اور مذہبی حمایت یافتہ ممبران کی ایک غیر معمولی تعداد موجود تھی اور جنہوں نے اپنے ذاتی اور دنیاوی مفاد کے لیے سب کچھ کیا اور بہت کچھ کرنے کا عزم رکھتے تھے جو خواب انکا شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔عوام سے ووٹ بھی اسلام کے نام پر لیا اور اسمبلی میں پہنچ کر اپنے ذاتی مفاد کیلئے ایک رسہ گیر کا کردار ادا کرنے میں مصروف ہو گئے۔اور حیرت اس بات پر کہ جب مولانا شہیدؒ نے شریعت بل پیش کیا تو یہی وہ جبہ ودستار والی ہستیاں جو عوام کے سامنے الیکشن کے ایام میں لباس خضر پہن کر جاتے تھے آج وہی اس شریعت بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔اور شریعت بل کو شرارت بل کا نام دے رہے ہیں!!

اے کاش تیری مکاری سے اک زمانہ واقف ہو

مولانا مرحوم نے اپنی سیاسی زندگی پر الحمدللہ کوئی دھبہ نہیں آنے دیا۔آپ نے اپنے اثر ورسوخ سے مظلوموں کی دادرسی بھی کی۔بے روزگاروں کو روزگار بھی فراہم کیے۔انصاف کی دہلیز سے مایوس ہونے والوں کو اپنے سایہ عاطفت میں کیا۔آپ سے فائدہ اپنوں نے بھی لیا بیگانے بھی اپنے مفاد کیلئے مولانا کے جوتوں میں بیٹھے دکھائی دیتے۔لیکن ان سب کے باوجود اپنے کردار کو بالکل بے داغ رکھا۔اقربا پروری سے اجتناب اور دوسروں کو نوازنا مولانا کا وطیرہ تھا۔مولانا مرحوم کے داماد رائیونڈ میں رہتے ہیں۔انہوں نے آپؒ سے کہا کہ مجھے فلاں محکمہ میں ملازمت دلوادیں لیکن مولانا نے ان کی بات سنی ان سنی کردی کئی مرتبہ پھر یہی سوال ان کی دامادی کی طرف سے دھرایا گیا لیکن کوئی شنوائی نہیں۔ایک مرتبہ مولانا اپنی بیٹی کے ہاں رائے ونڈ گئے بیٹی نے بھی اپنے ابو جان کو اپنے شوہر کی سفارش کے لیے کہا۔اس موقع پر مولانا نے فرمایا بیٹی ملازمت کا کوئی مسئلہ نہیں پورے ملک میں جہاں چاہوں اللہ کے فضل سے ملازمت دلوا سکتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ لوگ دیکھیں کہ اعظم طارق اپنوں کو بھی نوازتا ہے۔

Scanned with CamScanner

الحمدللہ راقم الحروف کو مولانا کو بہت قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ جب بھی آپ فیصل آباد تشریف لائے فون پر اطلاع دیتے' دل اُس گھڑی کے لیے بے قرار رہتا جس روڈ سے آپؒ نے آنا ہوتا میں بائی پاس پر جرنیل کی قدم بوسی کا فریضہ سرانجام دیتا۔ یہ مولانا کی خصوصی شفقت اور محبت کا نتیجہ ہے۔

مولانا کے ساتھ ہر کارکن اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا اور مولانا بھی کارکنوں کے ساتھ انتہائی محبت سے ملتے تھے۔ بعض دفعہ مولانا سخت لہجہ اپناتے لیکن یہ بھی محبت کے انداز میں ہوتا۔ بعض دفعہ کام کروانے کی غرض سے جھنگ جانا ہوتا تو مل کر انتہائی خوشی ہوتی۔ عموماً مولانا رش کے باوجود کھڑے ہو کر معانقہ کرتے حال چال پوچھتے اور جب بھی ملاقات ہوتی جماعتی کام کے بارے میں پوچھتے مولانا کے پاس ملک کے مختلف حصوں سے لوگ اپنے اپنے کام کیلئے اسلام آباد اور جھنگ آئے ہوتے ایسے محسوس ہوتا جیسے مولانا پورے ملک کے ایم این اے ہیں' لیکن جھنگ عوام کا خصوصی خیال رکھتے اور جھنگ کی دھرتی سے والہانہ محبت رکھتے ہیں ایک مرتبہ وقت لینا تھا تو فرمایا کہ جھنگ میں پروگرام ہے کوئی اور وقت مقرر کرلیں۔ میں نے عرض کیا حضرت آپؒ جھنگ والوں کو بہت ٹائم دیتے ہیں فرمایا کہ اگر میں پورا سال جھنگ سے باہر نہ جاؤں تو بھی ان کا احسان نہیں اتار سکتا۔ انہوں نے مجھے اسیری کی حالت میں منتخب کر کے اسمبلی میں پہنچایا ہے۔ اس کو میں کبھی بھی نہیں بھلا سکتا۔ مولانا مرحوم نے بھی اپنی جان کا نذرانہ دیکر جھنگ والوں کے ساتھ وفا کا حق ادا کر دیا اور آج بھی جھنگ کی دھرتی گواہ ہے جہاں بانی سپاہ صحابہؓ اور دیگر شہداء کی قبریں ہیں وہاں باوفا اعظم طارق شہیدؒ کی قبر مبارک بھی موجود ہے۔

مولانا کی دن رات کی محنت نے جماعت کو دوبارہ اتنا عروج دیا کہ جھنگوی شہیدؒ کا دور یاد آنے لگا۔ دشمن اصحاب رسولؐ نے دلائل سے ہٹ کر اپنی پرانی روش اختیار کی اور مولانا کے قتل کا منصوبہ بنانے لگا۔ آخر وہ اپنی اس سازش میں کامیاب ہوا جبکہ مولانا اپنی دیرینہ آرزو شہادت کے حصول میں کامیاب ہو کر جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ مارنے والوں نے اور ناعاقبت اندیش لوگوں نے کہا کہ اعظم طارق مر گیا لیکن قرآن نے کہا کہ اصل زندگی کا آغاز تو اب ہوا ہے۔ بلْ اَحیاءٌ عِنْدَ رَبّھم یُرزقُوْن.

مولانا کی شہادت کی خبر مغرب کی نماز کے فوراً بعد موصول ہوئی یقین نہیں آتا تھا انتہائی صبر کے باوجود آنکھیں اشکبار تھیں اور جو بھی خبر سنتا غموں کی وادی میں کھو کر بے خود ہو جاتا جیسے کہ کوئی گھر کا فرد رخصت ہو گیا ہے اپنے پرائے سب افسردہ اور مغموم تھے۔

شہر میں امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لیے انتظامیہ متحرک تھی الحمدللہ اصحاب رسولؐ کی سنت کو زندہ رکھتے ہوئے پُرامن احتجاج کیا اور جمعۃ المبارک رحمانیہ مسجد باوا چک میں احتجاجی پروگرام ہوا تو اگلے روز بندہ کی گرفتاری کے آرڈر آ گئے۔ الحمدللہ مشن اور کاز کا حصہ سمجھتے ہوئے کوئی پریشانی نہیں ہوئی' ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد بند کر دیا گیا وہاں تقریباً دس ساتھی مختلف کیسوں میں قید تھے انہی کے ساتھ نیو سیل میں رہنے کو ترجیح دی الحمدللہ عرصہ دراز سے ساتھی جیلوں میں بند ہیں۔ لیکن مشن کے ساتھ محبت اسی طرح مضبوط ومسلک ہیں۔ ابھی مجھے جیل میں گئے دو چار دن ہی ہوئے تھے کہ ایک رات میں اداسی اور شہیدؒ قائد کی جدائی کا صدمہ لیے ہوئے پریشان سا تھا۔ نماز عشاء پڑھ کر سو گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک کھلے میدان میں کھڑا ہوں۔ سڑکیں کشادہ

Scanned with CamScanner

ہیں ہوا کے جھونکے موسم بہار کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ دیکھتا ہوں کہ شہید قائد ایک سفید رنگ کے گھوڑے پر سوار ہیں جس کے سُم بھی سفید لگام بھی سفید زین بھی سفید اور جرنیل محترم نے بھی سفید لباس پہنا ہوا ہے اوپر واسکٹ بھی سفید ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی دلہا پھر رہا ہو گھوڑا اٹھکیلیاں کھاتا ٹہلتا ہوا میرے پاس آتا ہے۔ قائد محترم مسکرا کر کہتے ہیں کہ صدیقی صاحب پریشان نہیں ہونا۔ خواب سے بیدار ہوا تمام پریشانی دور ہو چکی تھی اور مشن کے ساتھ وابستگی پہلے سے مضبوط پائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ دفاع صحابہؓ کا کام اخلاص کے ساتھ کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

میری زندگی کیسی عجیب ہے

اس وقت رات کے پونے دس بجے ہیں۔ عید کا دن خوب گزرا ہے آپ کے ارسال کردہ کپڑے فجر کے وقت ملے۔ غسل کر کے پہنے پونے نو بجے سو قیدی آ گئے سوا نو بجے سے دس بجے تک خطاب کیا نماز کے بعد عربی خطبہ پڑھ کر دعا کرائی اور سب کو گلے ملا۔ پھر رات سے تیار کردہ دس کلو دودھ کی کھیر سے احباب کی تواضع کی۔ آپ کی طرف سے کھانا آیا تو بارہ بجے تناول کر کے کچھ آرام کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اداسی شروع ہو گئی کیونکہ ہم دو ساتھی ہی بلاک میں رہ گئے۔

پیارے ساجد! یہ زندگی کیسی عجیب ہے اور خصوصاً میری زندگی کے لمحات تو بالکل ہی عجیب ہیں کہ کبھی کراچی، کبھی جھنگ، کبھی ایوانوں میں، کبھی اسٹیجوں پر، کبھی عقوبت خانوں میں، کبھی ہسپتالوں میں، کبھی ساتھیوں کی محفلوں میں، کبھی تنہائیوں میں لیکن میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ہر حال میں خوش رہنے والا دل عطا کیا ہے اور مصائب و آلام میں مسکرانے کی عادت سے نوازا ہے۔ جب خزاں کے موسم میں درختوں کے پتے بھی جھڑ جاتے ہیں میں تب بھی مسکراہٹوں کی پنکھڑیاں بکھیرتا ہوں۔ جب جانور اور پرندے بھی خاموشی سے گھونسلوں کی طرف جا رہے ہوتے ہیں میں اس وقت اپنی کوٹھڑی کی طرف ہنستے ہوئے قدم بڑھاتا ہوں جب ظلم و جور کی گھنگور گھٹائیں چھم چھم برستی ہیں میں آسمان ظلم کے نیچے کھڑا ہو کر اذان حق کہہ رہا ہوتا ہوں اس میں میرا کوئی کمال نہیں نہ ہی میری کوئی خوبی ہے

بعض اوقات مایوسیوں کے طوفان گھیر لیتے ہیں لیکن جب نظر منزل مقصود پر پڑتی ہے تو پھر طوفان راستہ چھوڑ دیتے ہیں مجھے جہاں اور مخلصین بالخصوص بچوں، اہل خانہ، بھائیوں، عزیزوں اور مرکزی و صوبائی عہدیداران کی فکر لاحق رہتی ہے ان کی خاطر دعاؤں میں مصروف رہتا ہوں بخدا آج کل آپ دونوں مخلص بھائیوں کا دل میں بہت ہی خیال رہتا ہے اور بہت دعائیں آپ کی نذر کرتا ہوں۔

یہ چند سطور بس ایسے ہی آپ کی خوشی کے لیے لکھ دی ہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ چند سطور آپ کے لیے باعث صد مسرت ہیں اور کچھ باتیں سراسر مبالغہ کی لکھ بیٹھا ہوں اپنے بارے میں بالکل جھوٹ اور غلط لکھی ہیں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمادے میں ہرگز ایسا نہیں ہوں جی کرتا ہے یہ تحریر چاک کر دوں مگر اب آپ کو روانہ کر دیتا ہوں۔ بہت بہت عید مبارک۔

والسلام! آپکا بھائی محمد اعظم طارق (اٹک جیل)

Scanned with CamScanner

پیر طریقت، رہبر شریعت، رندانہ افعال کی حامل شخصیت
جرنیل اہلسنت، جبل استقامت

حضرت مولانا حافظ

محمد اعظم طارق شہیدؒ

کی

خدمات اور ناموس صحابہؓ کے لئے ان کی بھرپور کوششیں ہمارے لیے باعث تقلید ہیں۔ ہم ان کی روح کے ساتھ ان کے مشن کی تکمیل تک ساتھ نبھانے کا عہد کرتے ہیں۔

منجانب

قاری عبدالمنان۔ الریاض، سعودی عرب

Scanned with CamScanner

شہید اعظم

صاحبزادہ خالد محمود قاسمی

جرنیل سپاہ صحابہ جبل استقامت شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا محمد اعظم طارق کی شخصیت اس صدی کی ان شخصیات کی فہرست میں ممتاز اور منفرد مقام رکھتی ہے جنہوں نے اصحاب رسولؐ کی ناموس کیلئے تن من دھن کی قربانی دیکر جرأت و بہادری کی تاریخ رقم کی ہے۔

ان کی عجمت کو محبوب و محور بنائے بیٹھا ہوں۔

انکی عظمت کے امین اہل قلم اپنے اپنے انداز میں خامہ فرمائی کریں گے۔ استقامت کے پہاڑ پر وقت کے جابروں نے کیا کیا ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے انکی شخصیت میں یہ سب کچھ برداشت کرنے کا حوصلہ و ہمت کہاں سے آیا؟ جنہیں سن کر انسانیت کے چہرے پر عرق ندامت آجائے ظلم و جبر کی ایسی داستان جسے سن کر جسم کا رواں رواں کھڑا ہو جائے لیکن دیکھنے والوں نے دیکھا اس کوہ گراں جبل استقامت کے پائے استقامت میں یک لحہ بھی لغزش اور کپکپاہٹ نہ آئی۔ بموں سے انسانی جسموں کے چیتھڑے فضائے آسمانی نے بکھرتے دیکھے، جسم کو راکٹ لانچروں اور بموں سے خون میں لت پت دیکھا اپنے پیاروں کی لاشوں کے انبار اور میتوں کی قطار دیکھ کر بھی مشن سے سرمو انحراف نہ کیا ایک دھن ایک ہی لگن تھی صحابہ کرام کی عظمت کا پرچم اس ملک میں بلند ہو کر رہے، تحریص و طمع کے ہتھیار لے کر وزارتوں کے قلمدان دکھا کر مشن سے ہٹانے کی ترغیبیں بڑے حسین انداز میں دکھائی گئیں کروڑوں کے بریف کیس پیش کئے گئے آپ نے سب کچھ پائے حقارت سے ٹھکرا دیا عظمت اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عفت و عظمت صدیقہ کائنات ام المومنین سیدہ عائشہؓ کی ردائے نور پر سب کچھ لٹا دیا قربان کر دیا۔ اور جام شہادت نوش فرمایا۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے فیصل آباد جیل میں ایک ماہ سے زیادہ بھوک ہڑتال کی تو حکومتی صفوں میں کھلبلی مچ گئی ایوانوں میں حکمران خوف زدہ ہو گئے کہ اگر مولانا کو کچھ ہو گیا تو ملک میں ایک طوفان آجائے گا۔ حکمرانوں نے اپنے بہت سے نمائندگان کو بھیجا کہ مولانا کی حالت سخت تشویش سے دوچار تھی آخر جماعت نے فیصلہ کیا کہ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مدظلہ اور مولانا شہیدؒ کے مطالبے حکومت سے منوائیں اور بھوک ہڑتال ختم کروائیں۔ مولانا نے جب والد گرامی علیہ رحمت کو دیکھا تو فرمایا.....

"حضرت آپ نے خود کیوں تکلیف کی؟ اگر آپ کسی کارکن کے ہاتھ میں کبھی پیغام دے دیتے تو میں بھوک ہڑتال ختم کر دیتا" اس قدر اپنے بڑوں کا ادب کے ادنی اشارے پر مان گئے اور جان گئے کہ یہ ہماری فتح ہے۔ فیصل آباد ڈسٹرکٹ جیل میں والد محترم کے ساتھ میں بھی ملاقات کیلئے گیا تو مدہوشی کے عالم میں انہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جا رہا تھا۔ فرما رہے تھے۔ فرمانے لگے تم نے کوئی بات نہیں کی جواباً میں نے عرض کیا۔ جس طرح کعبۃ اللہ کو دیکھنا ثواب ہے اسی طرح میں آپ کو دیکھنا ثواب سمجھتا ہوں

Scanned with CamScanner

میرا جواب سن کر فرمانے لگے" خطیب کے بیٹے ہو خطیبوں والی باتیں کرتے ہو"۔
اسکے بعد فرمانے لگے" تم دنیاوی کاروبار کم کر کے دینی ماحول اپناؤ اور دینی کام کرو!" آج اگر میں دینی امور کیطرف راغب ہوا ہوں تو اس میں والد محترم اکثر دعاؤں اور صحبت کیساتھ ساتھ حضرت مولانا اعظم طارق کی اس جیل والی ملاقات کا بھی نمایاں عمل دخل ہے۔یقیناً میری زندگی کو صراط مستقیم پر لانے میں انکی نظر ولائت وعنایت کا بھی کمال ہے۔اب بھی مجھے ان کا یہ جملہ یاد ہے کہ ہم آپ کے والد محترم کے جلسے سننے کیلئے دس میں بارہ بارہ میں پیدل یا سائیکل پر جایا کرتے تھے ہم نے وہی رنگ ڈھنگ اپنالیا کہ آج ہم کوئے یار سے نکل کر سوئے دار کے راستہ پر چل نکلے ہیں اور تم ہو کہ گاڑی میں ساتھ بیٹھ کر بھی سائیکل والوں سے پیچھے ہو ہم سے آگے نکل جاؤ"۔

والد گرامیؒ سے آخری ملاقات الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہوئی جب آپؒ عیادت کیلئے تشریف لائے' والد محترم نے بتایا کہ ڈاکٹر حضرات نے گردہ کی تبدیل کی تجویز دی ہے عید کے بعد اسلام آباد میں تبدیلی گردہ کا اپریشن ہونا طے ہوا ہے تو حضرت شہیدؒ نے فرمایا۔حضرت میرا گردہ حاضر ہے میں آپ کو اپنا ایک گردہ پیش کرتا ہوں" والد محترم نے فرمایا کہ میرے لیے یہی کافی ہے کہ "میں لوگوں کو بطور فخر کہوں کہ مجھے مولانا اعظم طارق نے گردہ دینے کا کہا ہے"۔مولانا نے آبدیدہ ہو کر فرمایا "نہیں حضرت نہیں لوگوں کو بتانے کیلئے نہیں بلکہ حقیقتاً میرا گردہ آپ کے لیے حاضر ہے اور اگر آپ نے اس معاملہ پر میں مجھ پر کسی اور کو ترجیح دی تو میری آپ سے کبھی ناراضگی نہیں ہوئی لیکن اب کی بار میں ناراض ہو جاؤں گا"۔

والد محترم نے آبدیدہ ہو کر فرمایا" ابھی اعظم طارق کی بہت ضرورت ہے ہماری تو شام ہوئی ہے صبح نو کا آفتاب اعظم طارق ہی ہوگا" اس کے بعد عجیب کیفیت تھی آنکھوں ہی آنکھوں میں دو طرفہ گفتگو ہوئی۔بوقت رخصت دونوں طرف چشم پرنم میدان محشر میں صحابہ کرام کی معیت میں ملاقات کا عندیہ دے گئے۔آخری نگاہیں کچھ اس طرح گویا تھیں۔

ے تک دیکھ لیں چمن کو لالہ زار تک
پھر جئیں نہ جئیں ہم بہار تک

مولاناؒ کا ایک خاصہ یہ تھا کہ بڑوں پر اعتماد وادب اور چھوٹوں پر کمال اور غایت درجہ کی شفقت فرماتے تھے اس کی مثالیں بہت ساری میرے مشاہدات میں ہیں۔جب نواز شریف حکومت نے آخری مرتبہ والد محترم حضرت مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا محمد احمد لدھیانوی کو گرفتار کر کے گٹ والا پارک فیصل آباد نظر بند کیا تو حضرت شہیدؒ نے والد گرامی کو عشاء کے بعد دبانا شروع کر دیا۔والد صاحب اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا "مولانا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی عظمتوں کا امین بنایا ہے۔اس کام کیلئے اور بہت ہیں جس کا کام اسی کو ساجھے" حضرت شہیدؒ نے مزید فرمایا کہ "آپ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور خاصے کمزور بھی ہیں اور یہاں دوسرا بھی کوئی نہیں اس لیے یہ خدمت میں ہی سرانجام دیتا ہوں" یہ تھی مولانا کے کردار کی عظمت کی دلیل کہ جس کی ذاتی شدت وعزیمت اوج ثریا کو چھوئے لیکن وہ اپنے ایک بڑے کا ادب کیسے کرتے تھے۔آج انہی کے نام لیوا اپنی جماعت کے بڑے لوگوں پر معمولی سے اختلاف کی وجہ سے سنگ باری اور زبان کے تیر وتفنگ کے نشانے لے لے کر گولے برسا رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ایسے کارکنوں کو چاہئے کہ اس عظیم شخصیت کے اس عمل کو دیکھ کر مشعل راہ بنائیں اور اس ماہ تمام سے روشنی لیکر اپنی طرز حیات کو اسی میں ڈھال کر صراط مستقیم پا کر اپنا کردار و عمل منور کریں۔

مولانا شہید کی آخری زیارت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر ہوئی چونکہ میری عادت ہے ہجوم کو چیر پھاڑ کر سلام نہیں لیتا بلکہ جس طرح حجر اسود کو دور سے استلام کرنے سے وہی اجر و ثواب ملتا ہے جو قریب جا کر چومنے سے اسی طرح میں نے آپ کی شخصیت کو نظروں سے سلام پیش کیا اور پلکوں سے چوما دل میں ایک تمنا اور اور آرزو تھی کہ جو مشت خاک حضرت فاروقی شہیدؒ کی والدہ ماجدہ کی تربت پر آپ ڈال رہیں ہیں۔ وہ خاک آپ کے دست مبارک سے لیکر کسی ڈبیہ میں محفوظ کر کے رکھ لوں اور وصیت لکھ دوں کہ یہ خاک میرے مرنے کے بعد میری قبر پر بکھیر دینا مجھے یقین تھا اور ہے میرے اس عمل سے اللہ تعالیٰ میری قبر کو منور فرمادیں گے یہ میرے ذاتی احساسات و خیالات ہیں۔ خلافت راشدہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ میرے اس محبت نامہ کو شہید اعظم حضرت مولانا اعظم طارق تک پہنچا دیں۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ میری عقیدتوں کا مرکز تھے۔ شہادت سے اب تک کم از کم پانچ مرتبہ انکی خواب میں زیارت سے بہرہ ور ہو چکا ہوں ایک دفعہ دیکھا حضرت شہید بہت خوبصورت اونچی عرش جیسی جگہ اکیلے بیٹھے ہیں میں اور حاجی طاہر آگے بڑھتے ہیں تو حضرت شہید ہمیں دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا حضرت آپ کے پاس کوئی گن میں بھی نہیں ہے۔ حضرت شہیدؒ نے فرمایا "یہاں گن مینوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔

مردِ آہن مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے بارھویں امام کا آپریشن

نامی تقریر کی۔ تو اس کی صدائے بازگشت ایرانی پارلیمنٹ تک سنی گئی۔ دنیائے شیعت نے اس تقریر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے آسمان سر پر اٹھالیا۔ اس عنوان پر اتنا غلط اور غلیظ پروپیگنڈہ کیا گیا۔ بڑے بڑے جید مسلم علماء بھی اسے امام مہدی کی توہین قرار دے کر اس تقریر کو شدید تنقید کا نشانہ بنانے لگے۔ حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے حضرت علامہ فاروقی شہیدؒ نے یہ کتاب تحریر کی جس سے شیعت کا جھوٹا پروپیگنڈہ دم توڑ گیا۔

اسلام اور اہل تشیع کے حقیقی نظریات کا تقابلی آئینہ

تالیف علامہ فاروقی شہیدؒ

حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ طباعت

بہترین کتابت

مضبوط جلد

طلبہ کے لئے خاص رعایت

صفحات 258 ہدیہ -/120 روپے

ناشر اشاعت المارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون نمبر: 640024-

Scanned with CamScanner

شیعت کے لئے ننگی تلوار

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی للکار قائد اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کی یلغار

امام اہلسنت | شہید اہلسنت | محسن اہلسنت | فخر اہلسنت

حضرت مولانا علامہ حق نواز

جھنگوی شہیدؒ کی عظمت اور شہادت کو سلام پیش کرتے ہیں

ترجمان علماء دیوبند

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

ایم این اے

اوران کے مشن کے جانشین تمام قائدین خصوصاً رئیس المناظرین

علامہ علی شیر حیدری مدظلہ

یلغار جھنگوی مولانا **مسعود الرحمن عثمانی مدظلہ**

تصویر قاسمی حضرت مولانا **محمد اکرم عابد مدظلہ**

کو یقین دلاتے ہیں کہ مولانا حق نواز شہیدؒ کے مقدس مشن کیلئے جہاں آپ کا پسینہ گرے گا' وہاں ہمارا لہو بہے گا۔

منجانب رانا محمد عثمان' شیخ محمد رضوان سرگودھا

Scanned with CamScanner

بلاؤ' کیونکہ رات کے دو بج چکے تھے۔مولانا نے مجمع کی طرف منہ کر کے کہا کہ "سن لو مزہ نہ آیا تو پیسے واپس" اور یوں مولانا شہید نے خود پہلے میری تقریر کروائی۔یہ کتنی اعلیٰ ظرفی اور محبت کی نشانی ہے اس محبت بھری مٹھاس کو میں آج تک نہیں بھلا سکا۔مولانا کی محبت بے مثال تھی۔

انجینئر الیاس زبیر اور مولانا عبدالغفور ندیم کی گرفتاری کے بعد اہل کراچی پریشان تھے۔مولانا کراچی تشریف لائے' وزیر اعلیٰ سندھ علی محمد مہر سے ملاقات کی اور کوشش کی کہ یہ حضرات رہا ہو جائیں۔لیکن کوئی حوصلہ افزا صورتحال سامنے نہ آئی تو کراچی کی جماعت نے مشاورت سے مجھے اسلام آباد مولانا شہیدؒ کے پاس بھیج دیا تا کہ وہاں رہ کر ان حضرات کی رہائی کی بھرپور کوشش کی جائے۔مولانا کے ساتھ گزرے ہوئے وہ لمحات' میری زندگی کا عظیم سرمایہ ہیں۔وہاں کافی کوشش کی گئی اور جہاں بھی جس سطح کے افسر کے پاس مولانا گئے مجھے ساتھ لے کر گئے۔مولانا شہیدؒ نے کسی اہم میٹنگ میں جانا تھا مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ جس پر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔پھر وہ وقت بھی کتنا حسین اور خوبصورت تھا۔جب مولانا ہاتھ پکڑ کر مجھے وہاں کھڑے ہو کر بتاتے رہے' یہ ایوان صدر ہے اس کے اتنے راستے ہیں' پارلیمنٹ تک یہ راستہ جاتا ہے۔پھر اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ ہم جھنگ جا رہے ہیں آپ نے بھی ہمارے ساتھ جانا ہے۔مولانا کے حکم کے مطابق مولانا شہیدؒ کے ساتھ جھنگ کیلئے سفر شروع کیا۔ راستے میں مولانا گفتگو فرماتے رہے مختلف عنوان پر۔ جھنگ پہنچنے کے بعد مولانا شہیدؒ نے فرمایا کہ آپ مہمان خانے میں نہیں ٹھہریں گے۔ بلکہ میری ذاتی بیٹھک میں ٹھہریں گے۔ میں نے کہا حضرت !میں وہاں مہمان خانہ میں ہی رہونگا۔مولانا نے فرمایا نہیں وہاں مچھر ہونگے ہیں آپ یہاں پر ہی رہیں گے اور پھر قائد محترم خود کھانا لے کر آئے خود برتن لے کر گئے' بہت شرمندہ ہونا پڑا اتنا بڑا قائد اور اپنے ایک ورکر کا اتنا خیال ! میں کہتا حضرت !آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ مجھے شرمندگی ہوتی ہے لیکن مولانا فرماتے کہ کوئی بات نہیں اس میں کیا حرج ہے۔واقعی مولانا شہیدؒ بہت بڑے آدمی تھے۔اس کے بعد مولانا شہیدؒ سے قربت بہت زیادہ ہوتی چلی گئی۔جب میں نے کراچی حلقہ این اے 255 سے ضمنی الیکشن لڑا۔مولانا شہیدؒ نے خصوصی دلچسپی لی اور ہر لمحہ رپورٹ فون پر لیتے اور ہدایات بھی دیتے رہے۔پھر بہ نفس نفیس خود تشریف لائے۔ہماری الیکشن مہم کے پہلے جلسہ میں مولانا شہیدؒ شریک تھے۔یہ میری زندگی کی پہلی سیاسی تقریر تھی۔میری تقریر کے بعد حضرت نے تقریر شروع کی تو بڑی عجیب بات فرمانے لگے "آپ کے امیدوار کی تقریر کے بعد میں سوچتا ہوں کہ اب میں کیا کہوں؟ کیونکہ اس نے میری تقریر کرنے کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی"۔پھر فرمایا "لوگو! ووٹ دے کر اس کو کامیاب کرو۔جب یہ اسمبلی میں کمپیوٹر کی طرح بولے گا تو ممبران انگلیاں منہ میں ڈال کر کر مجھ سے پوچھیں گے کہ اس کو کہاں سے لے کر آئے ہو؟"۔مولانا شہیدؒ نے ان دنوں ساؤتھ افریقہ جانا تھا۔اور یہ مولانا شہیدؒ کی زندگی کا آخری سفر تھا۔ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ شخصیت پھر ہم میں موجود نہیں ہوگی۔حضرت قائد محترم نے فرمایا "یہ سفر پہلے سے طے تھا" میں نے کہا حضرت الیکشن کے آخری جلسہ میں آپ کا ہونا ضروری ہے مولانا نے فرمایا کہ "میرے بچے اسلام آباد آئے ہوئے ہیں اور مدرسہ سے میرا بیٹا بھی وہاں ہی آئے گا۔میں نے ڈائری میں وہ دن انکے لیے چھوڑے تھے۔لیکن وہ

باقی صفحہ نمبر 352

Scanned with CamScanner

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا اورنگ زیب فاروقی' کراچی

ہم سنتے تھے کہ احمد بن حنبلؒ نے کوڑے کھائے مگر مسکراتے رہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایسے جیل کاٹی' حسین احمد مدنی نے یوں انگریز کا مقابلہ کیا' شیخ الہندؒ نے مالٹا کی جیل اتنے زخم کھا کر کاٹی۔ یہ اس وقت کی باتیں تھیں۔ لیکن مرد قلندر جبل استقامت صبر و ہمت کے کوہ گراں جرنیل ملت' فخر دیوبند' نشانی اسلاف' قافلہ جھنگوی شہیدؒ کے روح رواں' شہزادہ اہلسنت' لاکھوں دلوں کی دھڑکن مولانا اعظم طارق شہیدؒ پاکستان کی دھرتی پر قربانیاں دے کر اسلاف کی یاد تازہ کر گئے۔ پاکستان کی مختلف جیلوں عقوبت خانوں' ٹارچر سیلوں' بم دھماکوں' گولیوں کی بوچھاڑ' زخموں سے چور چور مگر اپنے مشن پر مضبوط اس چٹان کو دیکھ لو تو اکابر کا نقشہ جو سنتے تھے' وہ دیکھنے کو ملے گا۔ اللہ پاک کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے قائد محترم کی قبر پر۔ میں ابھی بہت چھوٹا تھا اور چھوٹے درجہ میں زیر تعلیم تھا کہ مولانا اعظم طارق شہید کراچی سے مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے بعد جھنگ منتقل ہو گئے۔ اس وقت مولانا سے میری اتنی زیادہ شناسائی اور قربت بھی نہیں تھی۔ مولانا سے میری پہلی ملاقات جھنگ میں ہوئی۔ نواز شریف کے دور میں مولانا شہیدؒ طویل اسیری کے بعد رہا ہوئے' میں کراچی سے برادر کبیر انجینئر الیاس زبیر کے ساتھ جھنگ روانہ ہوا۔ شام کو پہنچے تو دیکھا مولانا جھنگ میں لوگوں کے ہاں تعزیت کیلئے جا رہے تھے۔ میں نے پہلی مرتبہ مولانا شہیدؒ کو اتنے قریب سے دیکھا تھا۔ ان کے جسم پر 114 زخم تھے۔ اس کے باوجود آپ کی رفتار اتنی تیز تھی کہ ہم آپ تک پہنچ نہیں سکتے تھے۔ بالآخر ہم تھک گئے اور مولانا شہیدؒ اسی طرح چلتے رہے۔ رات کو ہم حضرت شہیدؒ کے دفتر میں بیٹھے تھے' میں نے مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی جو کہ میرے ہی قریب بیٹھے تھے۔ ان سے کہا کہ مجھے کراچی فون کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہیں دفتر سے کر لو اور پھر انہوں نے مولانا شہیدؒ سے کہا کہ مولانا اورنگزیب فاروقی فون کریں گے۔ مولانا فوراً چونک گئے اور فرمایا کہ یہ کون ہے' میں نے جیل میں اس کی بہت تعریف سنی ہے' میں کھڑا ہو گیا۔ مولانا نے مجھے دیکھ کر کہا "تو بہت بڑا ہے لیکن چھوٹے سے ہو' میں سمجھا تھا کہ آپ نام کی طرح خود بھی ایسے ہی ہونگے"۔ اور پھر محبت سے فرمایا "آپ نے پہلے ہی بتایا ہوتا' میں آپ کو گاڑی میں آگے بٹھا لیتا۔" یہ مولانا شہیدؒ سے میری پہلی گفتگو تھی۔ پھر مسلسل رابطہ رہا' کچھ عرصہ کے بعد لاہور میں مرکزی شوریٰ کا اجلاس تھا۔ جس میں رکن شوریٰ ہونے کی حیثیت سے میں نے شرکت کی۔ اس کے بعد گوجرانوالہ میں ایک تاریخ ساز "فکر جھنگوی شہیدؒ کانفرنس" منعقد ہو رہی تھی۔ جس میں تمام قائدین تشریف لائے تھے۔ میں مولانا شہیدؒ کے آنے سے پہلے اسٹیج پر پہنچ گیا' جب آپؒ تشریف لائے اور مجھ پر نظر پڑی تو سب سے پہلے پوچھا کہ آپ کی تقریر ہو گئی ہے؟ میں نے کہا حضرت نہیں' آپؒ نے اسٹیج سیکرٹری سے فرمایا کہ ان کی تقریر کرواؤ۔ واللہ اعلم! اسٹیج سیکرٹری بھول گیا یا اس نے نظر انداز کر دیا کیوں کہ وقت بہت گزر چکا تھا۔ اور پھر اس کے بعد مولانا محمد احمد لدھیانوی' حافظ اقرار عباسی سب نے ہی خطاب فرمایا۔ جب مولانا شہیدؒ کی باری آئی اور اسٹیج سیکرٹری آپ کو بلانے لگا تو آپؒ نے پھر یاد دلایا' کراچی کے مہمان کو وقت دو۔ مجمع میں شور برپا ہو گیا کہ بس' اب کسی کو بھی نہ بلاؤ' صرف مولانا ہی کو

Scanned with CamScanner

آہ وہ وقت کا احمد بن حنبلؒ

صباح الدین غذری، جامعہ فاروقیہ کراچی

ہم کتابوں میں احمد بن حنبلؒ کی استقامت کے واقعات پڑھتے تھے تاریخ کے اوراق میں امام مالکؒ کے جابر حکمرانوں کے روبرو حق گوئی کے قصے بکھرے پڑے ہیں اور امام ابن تیمیہؒ کی جرأت و بسالت کے واقعات بھی ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔

ماضی قریب میں اکابر دیوبند رحمہم اللہ کی حق گوئی و بے باکی جرأت و استقامت کے واقعات تاریخ کے اوراق میں صرف پڑھے ہی نہیں بلکہ اپنے اساتذہ کرام سے ان کے تذکرے بھی سنے۔

موجودہ دور میں حضرت مولانا اعظم طارقؒ کے ساتھ آج شہید اور رحمہ اللہ لکھتے ہوئے قلم لرز رہا ہے سینے میں آگ لگی ہوئی ہے لیکن تقدیر کے فیصلے کے سامنے سوائے سر تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں۔

مولانا شہیدؒ خود تو خلد بریں میں پہنچ گئے ہیں پوری زندگی جن انفاس قدسیہ کی عزت و ناموس کی چوکیداری میں انہوں نے تج دی آج ان کی محفل میں وہ آرام و راحت کے ساتھ ہونگے وہ اپنے جسم میں زخموں کے 114 نشانات سجائے..... اور آخر میں تاج شہادت سر پر رکھ کر اپنے لہولہان اور چھلنی جسم سمیت حضرت امی عائشہ صدیقہ طہرہ کے دربار میں دنیاوی مصائب سے بے نیاز خوش وخرم ہونگے جن کی عفت و عظمت تقدس و طہارت کا ڈنکا رجان جوکھوں میں ڈال کر پوری دنیا میں بجادیا۔

؎ قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہوکر
وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہوکر

آج پاکستان سمیت دنیا بھر میں ان کے عقیدت مند بلکہ ہر مسلمان حزن و ملال اور غم واندوہ کی عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں جسے دیکھو غم سے نڈھال..... سر پکڑے بیٹھا ہے صرف انسان ہی نہیں بلکہ مولانا کی مظلومانہ شہادت پر بدنام زمانہ چوہنگ سنٹر کے وہ عقوبت خانے جن کا نام سن کر بڑے بڑے لوگ حواس باختہ ہوجاتے ہیں جہاں دن اور رات کی تمیز ختم ہوجاتی ہے مگر مولانا نے جرم گوئی کے پاداش میں وہاں قید تنہائی کے سخت ترین ایام گزارے جن کو مولانا شہیدؒ زندوں کا قبرستان فرمایا کرتے تھے وہ در و دیوار بھی غم سے دوچار رہے ہونگے اور کیوں نہ روئیں یہ مولانا ہی تو تھے جنہوں نے یہاں کے وحشت زدہ ماحول کو قرآن کی تلاوت سے پرنور بنایا تھا اور جب ایک سو آٹھ دن گزار کر مولانا یہاں سے رخصت ہو رہے تھے تو ایک سو آٹھ مرتبہ قرآن کریم بھی ختم کر چکے تھے ہاں مولانا کی دست بوسی کا شرف حاصل کرنے والی وہ بیڑیاں اور ہتھکڑیاں بھی آنسو بہا رہی ہونگی جن کو مشن حق کی خاطر مولانا نے اپنا زیور بنایا آج زندانوں کے وہ گوشے بھی اداس اور مغموم ہونگے جہاں اس جبل استقامت کی راتیں یاد حق کی لذت آشنائی میں گزرتیں تو دن مطالعہ اور تصنیف و تالیف میں بسر ہوتے۔

Scanned with CamScanner

طائران خوش نوا مبہوت ہیں خاموش ہیں
گلستاں کے گلستاں مغموم ہیں بے ہوش ہیں
سوچ میں ہیں کوہ ودشت بحروبر یہ کیا ہوا
کون آخر اس جہاں سے کوچ یک دم کرگیا
دفعتاً آئی ندا اے رہروان جستجو
ہم بتادیں تم کو لیکن فاصبروا
تم جسے حضرت اعظم طارق کہتے رہے
آج ہم نے لے لیا آغوش رحمت میں اسے

اعظم طارق شہید کسی فرد واحد کا نام نہیں تھا وہ اکیلے ہوتے ہوئے بھی اپنے من میں ایک تحریک تھے وہ وقت کا احمد بن حنبلؒ جرأت وبسالت کا پیکر، عزیمت واستقامت کا کوہ گراں اور اکابرین دیوبند کے سچے وارث تھے ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی، ظلم وکفر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کلمہ حق بلند کرنا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ بلاخوف لومتہ لائم حق بات کہنا ان کی عادت اور فطرت تھی انہوں نے ظلم وستم، جبر وتشدد، ہتھکڑی وبیڑی سمیت ہر مشکل کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کیا مگر آخر دم تک نہ تو اپنے مشن وموقف کو چھوڑا اور نہ کسی جابر کے سامنے جھکنا گوارہ کیا وہ ان اشعار کے سو فی صد مصداق تھے۔

مرنا ہمیں قبول ہے جھکنا نہیں قبول
لٹکایئے صلیب پر سولی پہ ٹانگیے
برحق ہے موت دار پہ چڑھ جائیں گے مگر
کیوں زندگی کی بھیک رذیلوں سے مانگیے

حق وصداقت پر مبنی مشن کے لئے وہ ہر جابر سے ٹکرائے مگر نہ کسی کے رعب ودبدبے کی پرواہ کی تو نہ ہی کسی کے دنیاوی جاہ وجلال کو خاطر میں لائے وہ قلندرانہ آئے چھاگئے اور اس آن بان کے ساتھ سج دھج کے ساتھ اصحاب رسولؐ کے ناموس پر قربان ہوئے۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی تو کوئی بات نہیں

چنانچہ مولانا شہید اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حق وصداقت کی خاطر اور اصحاب رسول کی عزت وناموس کے لئے اب جیل خالہ جی کا گھر لگتا ہے اس کے بعد گرج کر جب یہ اشعار پڑھتے تو مجمع میں ہل چل مچ جاتی۔

مقتل سے اپنی یاری ہے اب دار پرانا لگتا ہے

Scanned with CamScanner

صدیوں سے کٹنا عادت ہے ہر دار پرانا لگتا ہے
تم سنگ اٹھاؤ یا خنجر حق بات ہمیں تو کہنی ہے
یہ ظلم و تشدد سرکاری سرکار پرانا لگتا ہے

قارئین کرام! یہ اندھی عقیدت نہیں ہے بلکہ اپنے اور پرائے دوست و دشمن سب اس کے قائل ہیں مگر اتنا فرق ضرور ہے کہ

؎ دوست دشمن سب تیرے مجذوب قائل ہیں مگر
کوئی قائل ہے زبان سے کوئی قائل دل میں ہے

مولانا شہید ہو کر ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے مگر دشمن اس خوش فہمی میں نہ رہے کہ حق و صداقت کی یہ صدا مولانا کی شہادت سے ختم ہو گی بلکہ اس آواز میں اور حدت و شدت آئے گی اور اب یہ صدائے حق اس زور سے گونجے گی کہ باطل کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی (انشاء اللہ)

؎ آئے سر عالم کئی غاصب کئی قاتل
ظلمت کہاں ٹھہری ہے اجالوں کے مقابل
حق ہی نے کیے پار مڑ تے دریا
باطل کو ملا ہے نہ ملے گا کبھی ساحل

محمد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم | یا اللہ مدد | صحابہ رضی اللہ عنہم رہبر

علاقہ چھچھ میں آڈیو ویڈیو اور سی ڈیز کا مرکز

جھنگوی شہید (رح) کیسٹ ہاؤس

ہمارے ہاں تمام علماء کرام کی تقاریر، تلاوت، نعت دستیاب ہیں

پروپرائیٹر: سمندر خان | ریتلا منڈی حضرو، ضلع اٹک

Scanned with CamScanner

دن بھی آپ کو دے دیئے"۔ مولانا کے بچے اسلام آباد میں مولانا شہیدؒ کیلئے تشریف لائے اور مولانا میرے لیے کراچی تشریف لے آئے۔ یہ کتنی قابل رشک بات ہے۔ مولانا کے ساتھ افریقہ کا سفر کرنے والے مولانا شفقت الرحمان نے مجھے کہا کہ آپ وہ خوش قسمت انسان ہیں جن کیلئے مولانا شہید تہجد میں اٹھ کر دعائیں مانگا کرتے تھے اور میں نے خود ان کو آپ کیلئے دعائیں مانگتے ہوئے دیکھا ہے یہ دنیا قید خانہ ہے حوادث زمانہ ہم سے کیسے کیسے لوگ چھین کر لے گیا۔ مولانا کی شہادت کے بعد میں نے دوسرا جمعہ جھنگ مسجد حق نواز شہیدؒ میں پڑھایا۔ جمعہ کے بعد ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے "آپ سے ملنے کیلئے خصوصی طور پر آیا ہوں۔ اور کہنے لگے "میں مولانا شہیدؒ کے ساتھ سفر کر رہا تھا میں نے مولانا سے کہا "آپ ہر وقت شہادت کی دعائیں مانگتے ہیں آپ کے بعد کیا ہوگا؟ مولانا شہیدؒ نے فرمایا "اگر ایسا ہوا تو پھر کراچی میں ایک لڑکا ہے اس کو لے آنا میری جگہ۔ ان صاحب نے کہا "وہ کون ہے؟" تو مولانا شہیدؒ نے فرمایا اورنگ زیب فاروقی" وہ صاحب کہتے ہیں کہ "میں اس لیے آپ کو خصوصی طور پر دیکھنے اور سننے کیلئے آیا ہوں کہ وہ کون ہے کہ جس پر مولانا اتنا اعتماد کر رہے ہیں"۔

یہ نوجوان شہیدؒ کا حسن ظن اور محبت تھی' وہ عظیم قائد' عظیم مدبر اور عظیم انسان تھے۔ کراچی تشریف لائے الیکشن کا دور تھا۔ میرے دوست مولانا شعیب کے گھر میں ہم مولانا کو لے کر پہنچے۔ مولانا نے پوچھا بیت الخلاء ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں! مولانا اندر گئے اور جب باہر آئے تو بال گیلے تھے۔ ہم نے کہا حضرت' یہ کیا؟" کہنے لگے "میں نے تو غسل کر لیا" ہم نے کہا "حضرت تولیہ صابن تو تھا ہی نہیں" مولانا نے فرمایا "اس کو کیا کرنا تھا! بس گرمی دور کرنے کیلئے پانی بہا لیا"۔

کہاں سے لائے کوئی ایسا قائد' جس کی زندگی میں' تکلف' غرور' تکبر نہیں' جو ہر کارکن کے دل میں دھڑکتا ہے اور جس کے دل میں ایک ایک کارکن دھڑکتا تھا۔ قائد محترم سے آخری ملاقات ملتان کے اجلاس میں ہوئی اجلاس کے بعد ہم کراچی کے مسائل پر کراچی کے ذمہ داران سے گفتگو کر رہے تھے۔ مولانا محمد امین صاحب' انجینئر الیاس زبیر' بھائی فیاض احمد بھی موجود تھے کافی دیر تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر دفعتاً مولانا نے میری طرف اشارہ کر کے عجیب الفاظ کہے فرمایا کہ "اس سے میں محبت بھی کرتا ہوں اعتماد بھی کرتا ہوں اور احترام بھی کرتا ہوں" یہ الفاظ آج بھی میرے وجود میں لرزہ طاری کر دیتے ہیں۔ سوچتا ہوں کہ کیا اچھے اور خوبصورت دن تھے جب مولانا شہیدؒ جیسی شخصیت ہمارے درمیان موجود تھی۔ آج تو ہم یتیم ہو چکے ہیں' ہمارے سروں کا سائبان چھن چکا ہے' قائد محترم جنت الفردوس میں پہنچ کر ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ بس اب تو ان سے ملاقات کا ایک ہی راستہ ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جام شہادت جیسی نعمت مل جائے۔ اور قبولیت کا شرف حاصل ہو جائے۔ ورنہ ان کے بغیر تو اب زندگی کا مزہ ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت قائد شہیدؒ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کے مشن کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے قبول فرمائے آمین۔

Scanned with CamScanner

''وہ جو دُولہا ہے دل کی یادوں کا''

محمد ارسلان زاہد، میانوالی

یہ اُن دنوں کی بات ہے کہ جب ایران کے سابق صدر ہاشمی رفسنجانی نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں روضۂ رسولؐ کے سامنے کھڑا ہو کر حضرات شیخین رضی اللہ عنہم پر تبرا کیا تھا۔ اس نے مہمان ہوتے ہوئے بھی نہ صرف یہ کہ روضۂ رسولؐ کا خیال نہیں کیا تھا بلکہ اپنے میزبان امام مسجد نبویؐ الشیخ علی عبدالرحمٰن الحذیفی مدظلہ کی موجودگی کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔ اُس کی اس ناپاک جسارت پر شیخ محترم حیرت واستعجاب کی تصویر بن کر رہ گئے تھے۔ اپنے دُکھ اور کرب کا اظہار انہوں نے آنے والے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں فرمایا تھا ان کے اس اظہار حق نے رفسنجانی کو اس کے وزیروں سمیت مسجد نبوی سے اُٹھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اُن کا یہ خطبہ جب میڈیا کے ذریعے عوام الناس تک پہنچا تو پوری دنیا کے مسلمانوں نے اس کو بے حد پذیرائی دی۔ الشیخ کا یہ الہامی خطبہ بلا تردد بہت ہی تھوڑے دنوں میں پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں پر دستک دے گیا۔ جب یہی خطبہ ''ضرب مومن'' کے رنگین صفحات کی زینت بن کر اسلامیان پاکستان کی نظروں کے سامنے آیا تو ہر پڑھنے والے ذی شعور نے اقرار کیا کہ جھنگوی شہیدؒ کا مقدس مشن مسجد نبویؐ سے بھی اپنی حقیقت کا لوہا منوا چکا ہے۔ اور اس کی حقانیت کو شک کی نظروں سے دیکھنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اگر اُس وقت امیر عزیمت زندہ ہوتے تو مسجد نبویؐ سے اپنے مقدس مشن کا پرچار ہوتا دیکھ کر، یقیناً ان کی خوشی آسمانوں کو چھو رہی ہوتی اور دشمن اصحاب رسولؐ پر ''آگ اور شعلے'' برسانے کا ان کا عمل دوچند ہو جاتا۔

یہی خبر جب ''ضرب مومن'' کے صفحات کا حصہ بنی تھی اس وقت امیر عزیمت تو نہ تھے لیکن اُن کے مصلے کے وارث اور ان کے مقدس مشن کے محافظ، جبل استقامت، جبر واستبداد کی بدبودار گھاٹیوں کو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ہنس کر برداشت کرنے والا محمد عربیؐ کے یاروں کا سچا عاشق، ثانی احمد بن حنبلؒ، فاروقی شہیدؒ اور قاسمی شہیدؒ کی جرأتوں اور عظمتوں کے حقیقی امین، جرنیل ملت اسلامیہ شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اٹک کی تنگ وتاریک جیل میں شریف برادان کی بدمعاشیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے تھے۔ اُن کو جب جیل کے اندر رفسنجانی کی ناپاک جسارت اور اس کے ردعمل میں شیخ حذیفی کے خطبہ کا علم ہوا تو انہوں نے بے قراری سے لبریز ایک خط ''ضرب مومن'' کو لکھا جو انہوں نے رنگین صفحے پر شائع کیا۔ یہی وہ موقع تھا کہ جس نے مجھے اپنے پیارے قائد سے براہ راست تعلق جوڑنے پر آمادہ کیا۔ اس سے قبل مختلف اجتماعات میں انہیں دیکھ بھی چکا تھا اور ان کی تقاریر بھی سن چکا تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان سے ملاقات اور رابطے کی خواہش بہر حال تھی۔ ''قاسم بلاک، ڈسٹرکٹ جیل اٹک'' کا ایڈریس دیکھ کر تو گویا مجھے اپنے ارمانوں کو پورا کرنے کا خوبصورت موقع مل رہا تھا۔ میں نے جلد ہی چار صفحات پر مشتمل خط قائد محترم کے نام اٹک جیل کے ایڈریس پر لکھ دیا۔ حکومتی پابندیوں کو سامنے دیکھتے ہوئے امید نہیں تھی کہ میرا خط قائد محترم کو مل پائے گا۔ جوابی خط کے بارے میں تو سوچا بھی نہیں تھا۔ لیکن چند ہی دن بعد مجھے قائد محترم کی طرف سے جب جوابی خط ملا تو میری خوشی دیدنی تھی۔ میری حالت یہ تھی کہ میں خط کو پڑھ پڑھ کر چومتا اور چوم چوم کر پڑھتا۔ خط ہر وقت میرے سرہانے کے نیچے پڑا رہتا تھا اور میں اس خط کو پڑھتے پڑھتے سو جاتا او

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

راتھ کر پھر پڑھنا شروع کر دیتا۔ خط کا ایک ایک لفظ فکر اور عزیمت سے لبریز تھا۔ میں خط کو لیکر ہر جاننے والے کو بتاتا کہ دیکھو مجھے جرنیل محترم نے اپنے ہاتھ سے جوابی خط لکھا ہے۔ بہر حال یہی وہ خط تھا کہ جس نے مجھے یکسو کر دیا تھا۔ اب مجھے نہ کسی اور کو خط لکھنے کی خواہش تھی اور نہ ہی کسی دوست کی طرف سے خط آنے کا انتظار تھا اب تو بس رات کو قائد محترم کی طرف خط لکھتا اور دوسرے دن صبح کو پوسٹ کر دیتا اور پھر اُس بارہ دن بڑی بے تابی سے قائد محترم کے جوابی خط کا منتظر رہتا۔ قرار تب ہی ملتا جب جوابی خط کے ذریعے قائد محترم کے حالات سے آگاہی ہوتی۔ اب تو گویا صورت حال یہ تھی کہ خود قائد محترم میرے خط کے منتظر رہتے۔ ان کو میرا خط وصول کر کے جو خوشی ملتی وہ ان کے ہر خط سے عیاں ہوتی انہوں نے اپنے پہلے جوابی خط میں جو شعر لکھا تھا وہ کئی دن میری زبان پر جاری رہا۔ شعر کچھ یوں تھا

؎ "حق کی خاطر زنداں ملا ہے خوش ہیں
ہم سے پوچھے نہ گئے کفر کے سورج چڑھتے"

اس شعر میں جہاں اپنے مشن کی حقانیت کا کامل یقین ہے وہیں کفر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانے کا عزم مصمم بھی ہے اور اس راہ میں آنے والی پریشانیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کا جذبہ بھی ہے۔ یہ صورت حال صرف اسی خط پر موقوف نہیں بلکہ ہر خط یونہی محبت حق اور نفرت باطل سے مزین ہوتا۔ اور ان کو پڑھ پڑھ کر جذبوں کو تازگی ملتی۔ میں نے جب علامہ شعیب ندیم صاحبؒ کی شہادت کے موضوع پر خط لکھ کر قائد محترم کو ارسال کیا تو انہوں نے بے حد پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور جوابی خط میں حکم فرمایا کہ علامہ شعیب ندیمؒ کی شہادت پر ایک بہتری مضمون لکھ کر "الایثار" اور "خلافت راشدہ" کو بھیجو۔ تعمیل ارشاد کر کے مضمون لکھا اور "الایثار" اور "خلافت راشدہ" کو بھیج دیا۔ جو پھر خلافت راشدہ کے صفحات کی زینت بنا۔

عجیب بات یہ ہے کہ قائد محترم اپنے خط میں جو انہوں نے مجھے لکھا' یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ انشاء اللہ جلد ہی ان کی رہائی عمل میں آنے والی لیکن رہائی ہوئی نہیں' جبکہ ڈسٹرکٹ جیل میں فیصل آباد سے مجھے لکھے گئے اپنے آخری خط میں وہ فرماتے ہیں کہ بظاہر میری رہائی میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں لیکن حکمران طبقہ مجھے اپنے مطالبات منوائے بغیر رہا کرنے کو تیار نہیں جب کہ میں انکے مطالبات مان کر جیل سے باہر آنے کیلئے ہرگز تیار نہیں' لگتا ہے اسیری کے دن طویل ہونے کو ہیں لیکن میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مایوس ہرگز نہیں۔ لیکن وہ پھر جلد ہی رہا کر دیئے گئے۔

اپنی رہائی کے چند ہی دنوں بعد انہوں نے کراچی کا دورہ کیا۔ تو کراچی کے ذمہ داران نے ان کے تاریخی استقبال کا پروگرام بنایا۔ پھر چشم فلک نے وہ نظارا بھی دیکھا کہ جب اہل سنت کے اس عظیم قائد کے استقبال کیلئے 29 جولائی 1999ء کو کراچی ائیر پورٹ کے باہر انسانوں کا ایک جم غفیر تھا جن کے ہاتھوں میں عظمت اصحاب رسولؐ کے ترانے گاتا ہوا خوبصورت پرچم تھا تو زبانوں پر جھنگوی شہیدؒ کا دیا ہوا کفر شکن نعرہ تھا جانثاران اصحاب رسول کا یہ لشکر عظمت صحابہؓ کے ترانے گاتا ہوا' اپنے جلو میں میر کارواں کو لے کر جامع مسجد صدیق اکبرؓ۔ ناگن چورنگی کی طرف رواں تھا ہر آنکھ فرط جذبات سے پرنم تھی تو ہر چہرہ خوشی و مسرت سے لبریز' سب سے زیادہ خوشی مجھے تھی اور وہ بھی اس بات کی کہ وہ پیارا قائد کہ جس کو بالمشافہ ملنے کی تڑپ ایک عرصہ سے تھی' آج پوری ہونے کو تھی۔ گویا کہ میری

Scanned with CamScanner

بے قراری کو قرار آنے کو تھا۔ لیکن انسانوں کے اس سمندر میں بھلا ملاقات ہو تو کیسے ہو۔ جامع مسجد صدیق اکبرؓ اس دن اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگ دامنی کا بھرپور شکوہ کر رہی تھی لیکن میں پھر بھی پر امید تھا کہ ملاقات کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی۔ یوں جلسہ کے اختتام پر میں مسجد کے صحن میں ہی رہا اور صحن میں ہی قائد محترم سے ملاقات کا شرف ملا۔ ان کو جب نام بتایا تو فوراً پہچان گئے اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس سے اگلے دن جمعہ کا خطاب تھا اور عصر کے بعد کارکنوں سے ملاقات تھی۔ اس ملاقات میں کارکنوں کے اصرار پر انہوں نے حضرت فاروقی شہیدؒ کے ساتھ گزرے ہوئے آخری سفر کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور فاروقی شہیدؒ کی خوبصورت یادوں کے تذکرے ہمارے سامنے رکھے۔ وہ محفل اس قدر خوبصورت تھی کہ آج بھی ذہن و دل پر نقش ہے۔ اس کے بعد پھر تقریباً سوا سال تک نہ ہی ملاقات کی کوئی صورت بنی اور نہ ہی کسی پروگرام میں شرکت کا موقع ملا۔ یہ تمام واقعات اس دور کے ہیں کہ جب میں کراچی میں تھا۔ پھر میانوالی آنا ہوا تو نومبر 2000ء کے پہلے ہفتے میں چکڑالہ میں پیغام شہداء کانفرنس تھی اور قائد محترم مہمان خصوصی تھے۔ اس سے قبل اسی مقام پر ایک دفعہ فاروقی شہیدؒ تشریف لائے تو ایک دفعہ جرنیل محترم نے خطاب کیا۔ پھر حیدری صاحب نومبر 1996ء میں تشریف لائے تو انتظامیہ کی نااہلی سے عوام کے اندر اشتعال پیدا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے دونوں طرف سے تین قیمتی انسانی جانوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ بہرحال اس واقعہ کے بعد آج پھر جرنیل محترم کی آمد تھی۔ اس دن کا خطاب انتہائی پر مغز اور یادگار خطاب تھا جو چکڑالہ کے عوام کے ذہنوں پر تادیر نقش رہے گا۔ اس پروگرام کے اختتام پر قائد محترم سے بالمشافہ ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد تو شیخ حنواز شہیدؒ کی پھانسی سے قبل قائد محترم نے جس بھرپور انداز میں احتجاج کیا اس نے حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔ جیلوں کو اپنا مسکن بنانے والے اس باہمت انسان کو ایک دفعہ پھر جیل کی کال کوٹھری کی نذر کر دیا گیا۔ اور رہائی کا پروانہ اُس وقت جاری ہوا جب کارکن جیل بھر تحریک کو مہمیز کر چکے تھے پھر 11 ستمبر کا وہ تاریخ ساز واقعہ رونما ہوا کہ جس نے امریکہ کا غرور خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ پھر جب امریکہ نے افغانستان کے نہتے مسلمانوں پر آگ و آہن کی بارش برسانے کا فیصلہ کیا تو یہ مردِ قلندر پھر میدان میں تھا۔ دو جلسوں کے بعد ہی ان کو نظر بند کر دیا گیا۔ نظر بند تو اور لوگ بھی ہوئے تھے لیکن شاید اعظم طارقؒ کی آواز تمام دوسری آوازوں سے بھاری تھی اور ان کے پیش نظر پاکستان کے سیاسی میدان میں مستقبل کا کوئی سنہرا خواب بھی نہیں تھا۔ ان کی آواز حقیقی معنوں میں عوام کی ترجمان تھی۔ تبھی تو انکے ساتھ نظر بند ہونے والے بڑے بڑے سیاسی زعما اور مذہبی پیشوا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نظر بندی سے چھٹکارا پا چکے تھے۔ لیکن ان کے مقدر میں تو 13 ماہ کی بے گناہ اسارت تھی اور اگر وہ ایم این اے نہ بنتے تو شاید یہ اسارت مزید طوالت اختیار کر لیتی۔ یہ اعزاز بہرحال اہل جھنگ کے ماتھے کا جھومر بنا رہے گا کہ انہوں نے اپنوں اور پرائیوں کی شدید مخالفت کے باوجود 10 اکتوبر 2002ء کے الیکشن میں جرنیل محترم کو جیل میں ہونے کے باوجود بھاری اکثریت سے کامیاب کروا کر دنیا کو باخبر کیا کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے' فرقہ پرستی اور دہشت گردی کے لاکھ الزام لگیں ان کا نمائندہ بہرحال وہی ہے جو جھنگوی شہیدؒ کے مقدس مشن کا پاسبان ہے۔ آج پھر اسلام کے ازلی دشمنوں کی مکار نظریں اہل جھنگ کو مصائب و آلام میں گھرا دیکھ کر' جھنگ کے باسیوں کو ہمیشہ کیلئے سیاسی طور پر بے آسرا کرنے کے پروگرام کی تکمیل کا خواب دیکھ رہی ہیں۔ امید و یقین ہے کہ اہل جھنگ جرنیل ملت اسلامیہ کی بے مثال قربانیوں میں جب بھی میدان سیاست گرم ہوا وہ جھنگوی شہیدؒ کے مصلے کے وارث کو ہی اپنی نمائندگی کے اعزاز سے نواز کر یہ ثابت کر دینگے کہ انہوں نے

Scanned with CamScanner

امیر عزیمت سے جو عہد وفا کیا تھا وہ آج بھی اس پر سختی سے کاربند ہیں۔

جرنیل محترم جب تیرہ ماہ کی بے گناہ اسارت سے باعزت بری ہو کر رہا ہوئے تو وہ قومی اسمبلی کے ایک منتخب ممبر بھی تھے ان کی رہائی کی خبر پا کر دل پر ایک بے قراری کی کیفیت چھا گئی۔ ایک پل کے لیے بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔ پیمانہ صبر دو روز کے اندر ہی چھلک پڑا۔ تیسرے دن جمعرات تھی۔ جو جمعہ کے انتظار میں کٹی۔ جمعۃ المبارک کو علی الصبح جھنگ کیلئے رخت سفر باندھا' یہ جھنگ کے لیے دوسرا سفر تھا۔ اس سے قبل جب جرنیل محترم شیخ حسنواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے چند ماہ بعد رہا ہوئے تھے تو ان سے ملاقات کیلئے جھنگ آنے کا موقع ملا تھا۔ لیکن دیر سے پہنچنے کی وجہ سے نہ ہی قائد محترم کا خطاب سن سکا تھا اور نہ ملاقات کا موقع مل سکا تھا اس دفعہ جھنگ کا سفر جلدی شروع کرنے کی وجہ سے یقین تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب کی بار ملاقات کا شرف بھی ملے گا اور خطاب سننے کا موقع بھی ۔دن کے بارہ بجے سے قبل ہی میں مسجد حق نواز شہیدؒ کے سامنے تھا۔ مسجد کے باہر جرنیل محترم سے ملنے والوں کا ہجوم تھا جو اپنے پیارے قائد کے دیدار سے اپنی آنکھوں کی بے قراری کو قرار میں بدلنے کیلئے بے تاب تھا۔ میں بھی ان کی صف میں شامل ہوا اور اندر جانے کیلئے اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔ قائد محترم مسجد حق نواز شہیدؒ سے ملحقہ اپنے گھر کے پڑوس میں واقع ایک دوسرے گھر میں نشست افروز تھے اور کارکن ان سے ملنے کیلئے باری باری اندر جا رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد دروازے پر موجود سیکورٹی کے عملہ کی سخت چیکنگ کے بعد قائد محترم کے سامنے تھا۔ اور قائد محترم تمام کارکنوں کو اپنے بچوں کی طرح' گلے مل رہے تھے۔ مجھے بھی قائد محترم نے سینے سے لگایا۔ انہوں نے جس محبت اور والہانہ پن سے مجھے گلے لگایا۔ وہ منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو خوشی سے آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں اور میں قائد محترم کی خوبصورت یادوں میں کھو جاتا ہوں ۔وہ قائد واقعی اس قابل تھا کہ اس کی یادوں میں کھویا جائے۔ بہرحال میں نے ملنے کے بعد اپنی ڈائری آٹوگراف کیلئے ان کے ہاتھوں میں تھما دی کہ یہی ایک ذریعہ تھا ملاقات کو یادگار بنانے کا۔ قائد محترم نے کمال محبت سے مندرجہ ذیل تحفہ آٹوگراف کی صورت میں عنایت فرمایا۔

''ہمیشہ اہل حق کا ساتھ دیں۔'' محمد اعظم طارق

تھوڑی ہی دیر کے بعد جرنیل محترم کو ''انصاف کا چراغ'' کے عنوان کے تحت لکھی گئی اپنی آزاد نظم مطالعہ کیلئے پیش کی ۔جو آپ کی میانوالی جیل کی اسارت کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی تھی۔ قائد محترم نے اس کو بنظر غائر پڑھا اور اس کے نیچے مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

''اے اللہ مجھے اپنے ساتھیوں کے گمان کے مطابق بنا دے''۔ آمین! محمد اعظم طارق..... 1/11/2002

اُسکے بعد قائد محترم گھر سے باہر نکلے اور دروازے پر موجود دور سے آئے ہوئے تمام کارکنوں کا ہاتھ ہلا کر استقبال کیا۔ اور کچھ سے ہاتھ بھی ملایا۔ پھر شہر کی ایک دوسری مسجد میں تقریر فرمائی اور جلد ہی مسجد حق نواز شہیدؒ میں تشریف لا کر عوام کے جم غفیر سے خطاب کرنا شروع فرمایا۔ اس دن کارکن ملک کے طول و عرض سے اتنی بڑی تعداد میں تشریف لائے کہ مسجد حق نواز شہیدؒ سے لیکر بیت جھنگوی شہیدؒ کے سامنے موجود احرار پارک تک سر ہی سر تھے۔ اس دن لوگوں کو یہ امید تھی کہ آج جرنیل محترم دشمنان اصحاب رسولؐ کے ساتھ ساتھ جھنگ کی سیاست پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک جسارت کرنے والے ''قائد انقلاب'' کے ''کردار'' پر بھی روشنی ڈالیں گے' لیکن

Scanned with CamScanner

وہ مردِ قلندر ہزاروں ناموس صحابہ کے پروانوں جلو میں ہونے کے باوجود چالیس ہزار سے زیادہ اہل جھنگ کا منتخب ممبر قومی اسمبلی ہونے کے باوجود تیرہ ماہ کی بے گناہ اسارت کے بعد باعزت رہائی کا تمغہ سجانے کے باوجود تکبر اور بڑائی سے ہزاروں میل دور تھا۔ اس نے نہ ہی اپنے سیاسی مخالفین پر کیچڑ اچھالا اور نہ ہی ان کی شب خونی کا تذکرہ کر کے لوگوں کو خوش کرنے کی کوئی کوشش کی۔ انہوں نے کارکنوں کو سیاسی مخالفین کے خلاف نعرہ بازی سے یہ کہہ کر منع فرما دیا تھا کہ ہارے ہوؤں کے خلاف نعرہ بازی کر کے ان کی حیثیت کو غیر شعوری طور پر بڑھانے کی کوئی کوشش نہ کریں۔ اگر وہ کسی قابل قدر اور قابل ذکر سیاسی حیثیت کے مالک ہوتے وہ الیکشن میں شکست کا منہ ہی نہ دیکھتے۔ الغرض اس دن جرنیل محترم سیاسی طور پر انتہائی بلندیوں پر ہونے کے باوجود عجز و انکساری کا مجسم پیکر نظر آ رہے تھے انہوں نے اپنے خطاب کا آغاز سامعین کو ساتھ ملوا کر جس خوبصورت دعا سے کیا اس کے ایک ایک لفظ سے عجز اور تشکر ٹپک رہا تھا۔ انہوں نے کامیابی و کامرانی کے باوجود سیاسی مخالفین کے خلاف محاذ نہ کھول کر گویا فتح مکہ کی یاد تازہ کر دی تھی اور یہ بات بھی ثابت کر دی تھی کہ ان کو تشدد سے نہیں بلکہ امن سے محبت تھی اور وہ پیارے جھنگوی کے جھنگ کو امن کا گھر بنانے میں پوری طرح مخلص تھے۔ اس سب کچھ کے باوجود وہ فکر امیر عزیمت کو چھوڑنے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھے۔ کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ مشن اور نظریہ کی خاطر ہر چیز کو داؤ پر لگایا جا سکتا ہے لیکن مشن کی قربانی کسی صورت بھی نہیں دی جا سکتی۔

قائد محترم جب رہائی کے بعد جھنگ آئے تھے تو جماعت کالعدم قرار دی جا چکی تھی۔ ہر طرف سکوت کی ایک لمبی چادر تنی تھی۔ فکر امیر عزیمت سے عقیدت رکھنے والا ہر فرد مایوسی اور ناامیدی کی گہری دلدل میں پھنس چکا تھا۔ ان کا حال ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا'' سے مناسبت رکھتا تھا۔ لیکن تنکا بنے تو بنے کون' بالآخر اس مردِ جری کو لنگوٹی کس کر میدان عمل میں کودنا پڑا۔ 2003ء کا سال شروع ہوا تو ''درس قرآن مجید'' کے عنوان کے تحت پورے پنجاب کی سطح پر جرنیل محترم نے اپنی سپاہ کو ہر ضلع میں جا کر قرآن مقدس کی شمع روشن کر کے مستفید ہونے کا خوب موقع فراہم کیا۔ انہوں نے کارکنان خوابیدہ کو بیدار کیا' بیداروں کو اٹھایا اور اٹھے ہوؤں کو ساتھ چلنے کیلئے آمادہ و تیار کیا۔ شہر شہر جا کر آپ نے قرآن مقدس میں موجود اصحاب رسولؐ کے تذکروں کو خصوصیت کے ساتھ اجاگر کیا اور لوگوں کے دلوں میں اس مقدس جماعت کی عظمت کو بٹھانے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی۔ اسی دوران جب آپ میانوالی کے دورے پر تشریف لائے تو مجھے ایک بار پھر ملاقات کا شرف ملا۔ قائد محترم سے ملاقات کیلئے آگے بڑھا تو آپ نے کمال شفقت سے گلے لگایا۔

نماز ظہر کے بعد مولانا عبدالغنی اور مولانا محمد احمد لدھیانوی نے خطاب فرمایا۔ اسی دوران سٹیج پر جرنیل ملت اسلامیہ تشریف لا چکے تھے قائد محترم نے خطاب شروع فرمایا تو ایسے لگا جیسے آپ کی مبارک زبان سے علم کے موتی جاری و ساری ہو گئے ہیں۔ آپ نے قرآن مقدس کے ان رموز سے حاضرین کو آگاہ فرمایا کہ جن کو سن کر سٹیج پر بیٹھے علماء کرام بھی محفوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ نے اپنے خطاب کے آخری حصہ میں عظمت ناموس صحابہؓ سے متعلقہ آیات قرآنی کو اس خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ تمام حاضرین جرنیل محترم کے علم اور مطالعہ کو داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ اُن کے خوبصورت انداز بیان نے شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کی یاد تازہ کر دی۔ خطاب کے بعد جرنیل محترم نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور صحافی حضرات کے مختلف سوالوں کے جواب

Scanned with CamScanner

مرحمت فرمائے۔

کچھ عرصہ بعد جرنیل محترم نے حکومتی عمائدین سے مذاکرات کے بعد ان کو قائل کیا کہ اگر ساجد نقوی تحریک جعفریہ پر پابندی کے بعد ''تحریک اسلامی'' کی بنیاد رکھ سکتے ہیں تو سپاہ صحابہؓ پر پابندی کے بعد نئی جماعت کا اعلان کیونکر نہیں کیا جاسکتا۔ یوں ایک طویل مذاکرہ کے بعد ''ملت اسلامیہ پاکستان'' کے نام سے ایک نئی سیاسی جماعت کا اعلان کیا گیا۔ اور جلد ہی صوبائی اور قومی سطح پر جماعت کے ذمہ داران کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ اور جرنیل محترم نے ملک کے اکثر و بیشتر حصوں میں جلسہ ہائے عام سے خطاب فرمایا اور انہوں نے ان خطبات میں جہاں جمالی حکومت کی حمایت کے فیصلے سے کارکنوں کو پوری تفصیل سے آگاہ کیا وہیں متحدہ مجلس عمل سے اپنے اصولی اختلاف پر بھی کھل کر اظہار فرمایا۔ اور اس معاملے میں سامعین کی مکمل تسلی و تشفی کا سامان بہم پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمایا۔ جرنیل محترم کے ہر جلسے میں عوام کے جم غفیر نے بھرپور شرکت کر کے مخالفین کے اس پروپیگنڈہ کا پوری طرح رد کیا کہ ان کی مقبولیت کا گراف گر رہا ہے۔ اس سیاسی پلیٹ فارم کو استعمال میں لاتے ہوئے قائد محترم نے اپنے سامعین کو مستقبل کے پروگرام اور ان پر عمل درآمد کے طریقہ کار سے بھی آگاہ کیا۔ اسی سلسلے کا ایک جلسہ قائد آباد میں بھی ہوا اور قائد محترم کے خیالات سے آگاہی ہوئی۔ اور انکی گفتگو سننے کے بعد انکی سیاسی بصیرت کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکا۔ جرنیل محترم نے مندرجہ بالا تمام جلسہ ہائے عام میں اگرچہ مجلس عمل کے ذمہ داران کی طرف سے اٹھائے گئے ہر اعتراض کا جواب پوری شدت کے ساتھ دیا لیکن کسی بھی لمحہ ان کی ذات کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا البتہ دشمنان اصحاب رسولؐ کے بارے میں اُن کے دل کے اندر کسی بھی نرمی نے انگڑائی نہیں لی۔ بلکہ جب اس گروہ ناہموار نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ناموں کو نصاب سے خارج کرانے کا ناپاک مطالبہ موجودہ حکومت کے سامنے رکھا تو جرنیل محترم نے تنہا ہوتے ہوئے بھی قومی اسمبلی کے اندر اور باہر پوری قوت اور شدت سے اس مطالبے کے آگے بند باندھا۔ اور حکمرانوں کو یہ مطالبہ مسترد کرنے پر مجبور کر دیا۔ یہ اعزاز یقیناً انکے ماتھے کا جھومر ہی رہے گا کہ انہوں نے حکومتی صفوں کا حصہ ہونے کے باوجود بھی پوری دیدہ دلیری کے ساتھ اصحاب رسولؐ کے ناموس کی آواز قومی اسمبلی کے فورم پر بلند کی۔ لیکن شہداء افغانستان کے مقدس خون اور قرآن مقدس کا واسطہ دیکر قومی اسمبلی میں پہنچنے والے اسلام کے علم برداروں کو ہمت نہیں ہوئی کہ وہ دشمنان اصحاب رسولؐ کے خلاف آواز حق بلند کرتے۔ بلکہ فروعی اختلافات کو ہوا دینے والے اسلام کے ان بہی خواہوں نے اپنے ''اتحادیوں'' کی طرف سے ہونے والے اس ناپاک مطالبے کا نہ صرف یہ کہ برا نہیں منایا بلکہ اس کو فروعی مسئلہ قرار دیکر اپنی زبانوں کو مقفل کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ ان کا فہم اسلام تو صرف ایل ایف او کو ہی کفر و اسلام کا مسئلہ قرار دیتا رہا۔ رسول عربیؐ کے پیارے صحابہؓ کی ناموس تو گویا ایک ایسا فروعی مسئلہ تھا کہ جس کے حق میں بولنے سے نہ صرف یہ کہ ''مسلمانوں کا اتحاد'' خطرے سے دوچار ہو جاتا بلکہ ''فرقہ واریت'' کا ایک ایسا طوفان بلاخیز اٹھتا کہ جس کو روکنا حکمرانوں کے بس سے باہر ہوتا۔ اور یوں انہوں نے فرقہ واریت کے اس طوفان کو روک کر اپنے تئیں اسلام کی بہت بڑی خدمت کی۔ اس وقت صحابہ کا کل وقتی وکیل اور استقامت کا جبل اُحد اگر اپنی حق گوئی اور بے باکی کا اظہار نہ کرتا تو شاید حکومت اس مطالبے کو تسلیم کرنے کا سوچ رہی ہوتی لیکن رب العزت نے یہ اعزاز ازل سے ہی اس مرد قلندر کے نام لکھ دیا تھا کہ جس کی پہچان ہی حق اور اہل حق کی ترجمانی تھی۔ اور ایسے اعزاز قوت سے نہیں قسمت سے ملا کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

جرنیل محترم نے اپنی زندگی کے آخری چند ماہ بلکہ پورا سال انتہائی محنت اور مصروفیت سے گزارا۔ انہوں نے قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں بھی بھرپور شرکت کی۔ اپنے مقدس مشن کی ترویج کیلئے انہوں نے نہ ہی دن دیکھا اور نہ ہی رات۔ یہ عجیب بات ہے کہ وہ جب جیل میں ہوتے تو ان کو دوسری تمام یادوں کے ساتھ اپنے اہل وعیال بھی بڑی شدت سے یاد آتے۔ لیکن جونہی انکو آزادی کا پروانہ ملتا وہ مشن کی تکمیل کیلئے گھر سے نکل پڑتے' پھر نہ ہی اہل وعیال یاد آتے اور نہ ہی اہل محلہ' بس ان پر ایک ہی ذہن سوار رہتی کہ کسی طرح محمد عربیؐ کے صحابہؓ کی عظمت ہر مسلمان کے دل میں گھر کر جائے صحابہ کرامؓ کا تذکرہ کرتے ہی وہ آپے سے باہر ہو جاتے۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنے لیے ہر طعنہ برداشت ہے' ہر گالی سہی جاسکتی اور ہر گولی کا سامنا کیا جاسکتا ہے لیکن صحابہ کرامؓ کی طرف اٹھنے والی اُنگلی بھی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ آخری دنوں میں انہوں نے تقریباً اپنے ہر خطبے میں یہ نقطہ پوری ایمانی جرأت سے بیان فرمایا کہ صحابہ کرامؓ نبوت اور امت کے درمیان بمثل پل ہیں اور جب تک یہ پل سلامت ہے امت کو نبوت سے مربوط رہنے میں کوئی امر مانع نہیں۔ لیکن دشمن اس پل پر حملہ آور ہو کر امت کو نبوت سے جدا کرنے کی ناپاک جسارت پر عمل پیرا ہے لیکن جب تک جسم میں جان ہے' رگوں میں خون ہے' آنکھوں میں بینائی ہے' کانوں میں شنوائی ہے' ہاتھوں میں سکت ہے' پاؤں میں قوت ہے' دل میں دھڑکن ہے اور دماغ میں سوچ ہے اس پل پر پہرہ دیتے رہیں گے۔ جان جاتی ہے چلی جائے' بچے یتیم ہوتے ہیں ہو جائیں' بیوی بیوہ ہوتی ہے ہو جائے لیکن اس پل کی حفاظت سے دستبرداری نہیں ہو سکتی' وہ فرمایا کرتے تھے کہ جیلیں ہم نے دیکھی ہیں ہتھکڑیاں ہم نے پہنی ہیں' بیڑیوں کی سختی ہم نے جھیلی ہے' ٹارچر سیلوں سے ہم گزرے ہیں' حتی کہ پھانسی کے پھندے کو ہم ہی نے چوما ہے۔ لیکن یہ تمام حربے ہمیں اپنے مشن سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹا سکے۔ یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے اس پر سودے بازی کسی صورت بھی نہیں ہو سکتی۔

مجھے جرنیل محترم کی محفل میں بیٹھ کر ان کی باتیں سننے کا بے حد شوق تھا اور انکی خدمت کرنے کی بھرپور تمنا تھی لیکن کچھ مجبوریاں اس راستے میں رکاوٹ رہیں جنہوں نے ہمیشہ میری ان تمناؤں کا خون کیا اور مجھے قائد محترم سے دُور رکھا۔ اور بالفرض اگر یہ مجبوریاں نہ بھی ہوتیں تو خود قائد محترم کی طویل اسارت اور پھر باہر کی مصروفیات اتنی زیادہ تھیں کہ ان سے طویل ملاقاتیں مشکل ہی تھیں۔ بہرحال اگر مجھے چند ماہ جرنیل محترم کی رفاقت میسر آئی ہوتی تو انکی زندگی کے مختلف گوشوں کو جمع کر کے کتابی شکل ضرور دیتا لیکن وائے افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔ یہ بہرحال ان اہل قلم پر قرض ہے کہ جن کو جرنیل محترم کا قرب نصیب ہوا' وہ ضرور ان کے اوصاف حمیدہ اور انکی زندگی کے نشیب وفراز کو کتاب کی شکل دیکر مستقبل کیلئے ان کے کردار کو محفوظ کریں۔ امید و یقین ہے کہ جلد ہی جرنیل محترم کی دینی وسیاسی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے کوئی صاحب قلم میدان میں اترے گا اور اس تشنگی کو ختم کرے گا۔

چند ماہ قبل جب میں راولپنڈی شفٹ ہوا تو جرنیل محترم سے ملنے کا شوق اپنے جوبن پر تھا۔ یہ غالباً ستمبر 2003ء کا پہلا منگل تھا اور 2 تاریخ تھی۔ میں راولپنڈی سے اسلام آباد روانہ ہوا اور جلدی ہی پارلیمنٹ لاجز کے سامنے تھا۔ Reception سے ٹوکن لے کر میں بلاک جی کے کمرہ نمبر 309 کے دروازے پر پہنچا۔ وہاں جا کر دیکھا تو دروازہ بند تھا اور باہر ایک چٹ لگی ہوئی تھی جس پر درج تھا کہ جھنگ میں بلدیاتی الیکشن کی مصروفیات کی وجہ سے مولانا محمد اعظم طارق 10 ستمبر تک جھنگ میں رہیں گے۔ ان الفاظ کا

Scanned with CamScanner

واضح مطلب یہی تھا کہ 10 ستمبر تک ملاقات ناممکن ہے۔ میں پارلیمنٹ لاجز سے نکلا اور واپس راولپنڈی آ گیا۔ ایک دن اخبار کے ذریعے علم ہوا کہ جھنگ کے بلدیاتی الیکشن ملتوی کر دیئے گئے۔ اگلے منگل کو 9 تاریخ تھی اور مجھے ملنے کیلئے دوبارہ اسلام آباد جانے کی شدید تمنا اب کی بار جانے سے پہلے فون کر کے جرنیل محترم کی موجودگی کا یقین کیا۔ اور ان سے بات کر کے ملاقات کی خواہش ظاہر کی انہوں نے کمال شفقت سے فرمایا کہ آ جاؤ عصر کے بعد ملاقات ہو جائے گی۔ میں ایک دوست کو لیکر چل پڑا۔ عصر کی آذان سے کچھ دیر قبل میں ایک بار پھر جرنیل محترم کے کمرے کے سامنے تھا۔ دروازے پر دستک دی تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھلا اپنا تعارف کروایا اور اندر آنے کی اجازت چاہی' دروازے پر موجود ذمہ دار ساتھی نے ہم دونوں کی جامع تلاشی کے بعد ہمیں اندر جانے کی اجازت دے دی۔

ہم جونہی اندر داخل ہوئے تو جرنیل محترم کارکنوں کے جلو میں کھڑے کسی کام کے سلسلے میں باہر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ آگے بڑھ کر ملاقات کی اور واپسی کے متعلق آگاہی حاصل کی تو فرمایا کہ آدھے پونے گھنٹے تک آ جاؤں گا۔ یوں آپ چند دوستوں کے ساتھ غالباً ان کے کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لے گئے۔ میں اپنے دوست کے ساتھ جا کر جرنیل محترم کے کمرے میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جرنیل محترم کے خادم نے چائے کے دو کپ ہمارے سامنے رکھ دیئے۔ چائے پینے کے بعد ہم نے ادھر ہی نماز عصر ادا کی پورے ڈرائنگ روم میں دو صفیں نماز کے لیے بچھی ہوئی تھی۔ اور وہاں پر موجود افراد نماز میں مشغول تھے نماز کے بعد کراچی کی جامع مسجد صدیق اکبرؓ کے ہر دلعزیز خطیب مولانا عبدالغفور ندیم صاحب مدظلہ کے ہمراہ دو سال سے بھی زائد طویل عرصہ جیل میں گزارنے والے باہمت اور باصبر انسان جناب انجینئر محمد الیاس زبیر صاحب سے ملاقات ہوئی جو چند ماہ قبل ہی جیل سے رہا ہو کر جرنیل محترم سے ملاقات کیلئے اسلام آباد میں تھے۔ علیک سلیک کے بعد پوچھا کہ کیا آپ نے مجھے پہچانا ہے؟ فرمانے لگے اتنا ہی یاد ہے کہ آپ کو کہیں دیکھا ہے۔ پھر جب میں نے انہیں آگاہ کیا کہ ہم اکثر جامع مسجد صدیق اکبرؓ ناگن چورنگی کراچی میں ماہانہ تربیتی نشست کے عنوان پر جمع ہوتے تھے' تو یہ سن کر ان کی خوشی دیدنی تھی بڑے ہی پیار اور محبت سے بٹھایا اور تھوڑی دیر مجھ سے محو گفتگو رہے۔ ڈالمیاں کراچی کے ذمہ دار جناب سردار محمد نسیم صاحب کا حوالہ دیا تو فوراً پرانی یادوں کے ایمان پرور تذکرے شروع کر دیئے۔ ان کو رہائی پر مبارکباد دی اور انکے حوصلہ پر داد دی تو فرمانے لگے زاہد بھائی یہ صرف اور صرف صحابہ کرامؓ کی کرامت اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے ورنہ ہم جیسا کمزور اور بے بس آدمی اتنی سختیاں کہاں برداشت کر سکتا ہے۔ وہ محو گفتگو تھے اور میری نظر انکے پرنور چہرے پر تھی گھنی سفید داڑھی کہ جس میں گنے چنے سیاہ بال رہ گئے تھے ان کی قربانیوں کی بدولت وقت سے پہلے بوڑھا ہونے کی خبر دے رہی تھی۔ وہ فرما رہے تھے کہ زاہد بھائی جس مشن پر علماء عظام اور حفاظ کرام کا مقدس خون پیش کیا جا چکا ہو اور وہ مشن بھی عین حق ہو تو پھر دنیا کی پریشانیوں اور سختیوں سے ڈر کر مشن اور نظریہ کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ جن لوگوں کی جوانیاں جیلوں کی نذر ہو گئیں' کاروبار سے ہاتھ دھو بیٹھے' مشن اور نظریہ کی فکر نے ان کو وقت سے قبل بوڑھا کر دیا لیکن وہ پھر بھی فکر امیر عزیمت کو ہی اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا سمجھتے ہوں تو پھر ان لوگوں کے ہوتے ہوئے نظریاتی سفر بہر صورت جاری رہے گا۔ جماعت کالعدم ہو تو بھی جاری

Scanned with CamScanner

رہے گا' افراد کو زنداں کی نذر کر دیا جائے پھر بھی نہیں رکے گا' اور اگر خدانخواستہ انہی افراد کو راستے سے ہٹا دیا جائے تو ان کا مقدس خون اور انکی فکر' راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔ یہ فکر جاری تھی' جاری ہے اور جاری رہے گی۔ نظریہ کبھی بھی افراد کے مرہون منت نہیں رہا۔ البتہ افراد کو کامیابی و کامرانی کے حصول کیلئے نظریہ سے وابستہ ہونا پڑا ہے اور پھر نظریہ نے ان افراد کو زمین کی گہرائیوں سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ یہ نظریہ ہی تھا کہ جس نے حبشہ کے بلالؓ کے قدموں کی چاپ کو بھی زمین سے اٹھا کر جنت کے اندر پہنچا دیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جناب الیاس زبیر صاحب اٹھے اور ڈرائنگ روم میں دوسرے افراد کے ساتھ جا بیٹھے اور ہم جرنیل محترم کا انتظار کرنے لگے۔ چند منٹ کے بعد جرنیل محترم واپس تشریف لائے۔ وضو فرمایا اور باجماعت نماز عصر ادا فرمائی۔ نماز کے بعد کمرے میں پہنچے اور بیڈ پر لیٹ گئے' فرمارہے تھے کہ پورے جسم میں تھکاوٹ ہے اس کی وجہ اس کے سوا کیا تھی کہ ان کو اتنا وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ آرام کر سکیں۔ میں یہ سوچ کر پارلیمنٹ لاجز میں آیا تھا کہ قائد محترم کے ساتھ تبادلہ خیالات کا موقع ملے گا۔ لیکن یہاں بھی مصروفیت نے ان کو گھیرا ہوا تھا۔ لوگ ان کو اپنے مسائل سے آگاہ کر رہے تھے اور وہ ادھر ہی فون کر کے متعلقہ محکموں میں بات کر کے حل کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور کچھ کو مختلف مشوروں سے نواز رہے تھے۔ الغرض ان کے بیڈ پر لیٹتے ہی تین ساتھی آگے بڑھے۔ ایک نے سر دبانا شروع کر دیا تو دوسرے دو نے ٹانگیں مجھے ان خدام کی قسمت پر رشک آرہا تھا کہ جو اتنے بڑے عظیم مخدوم کی خدمت بجالا رہے تھے میں چند لمحوں تک تو ان خدام کو رشک آمیز نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر صبر کا پیمانہ چھلک پڑا۔ میں اُٹھ کر آگے بڑھا اور ایک خادم کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر کے خود ٹانگ دبانے کی خدمت سرانجام دینے لگا۔ میرے ہاتھ جرنیل محترم کے پاؤں پر تھے تو آنکھیں ان کے چہرے پر جمی دیدار یار سے مستفید ہو رہی تھیں۔ کیا ہی خوبصورت منظر تھا۔ دل کر رہا تھا کہ ادھر ہی آ کر ڈیرہ ڈال دوں اور جرنیل محترم کی خدمت کیلئے وقف ہو جاؤں۔ لیکن شاید قسمت میں اتنا ہی لکھا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد جرنیل محترم اُٹھ بیٹھے اور مری سے آئے ہوئے ذمہ داران سے 11 ستمبر 2003ء کو ہونے والی کانفرنس کے سلسلے میں تبادلۂ خیالات کرنے لگے۔ جلسہ کا موضوع اور وقت طے ہوا اور ساتھیوں کی فرمائش پر فرمانے لگے کہ انشاء اللہ اس دفعہ مری کا خطاب منفرد اور یادگار ہوگا۔ پھر واقعی 11 ستمبر کا جلسہ تمام تر رکاوٹوں کے باوجود کامیابی سے ہمکنار ہوا اور جرنیل محترم نے واقعی لاجواب خطاب فرمایا۔

آخر میں جرنیل محترم سے اجازت لیکر اس خیال کے ساتھ روانہ ہوا کہ انشاء اللہ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور قائد محترم کی خدمت کی سعادت بھی ملتی رہے گی۔ لیکن آہ..... کہ یہ پہلی خدمت اور آخری ملاقات تھی۔

16 اکتوبر 2003ء کو جب نماز مغرب کے بعد میں کھانا کھانے لگا تو ایک دوست نے آکر یہ خبر دی کہ جرنیل ملت اسلامیہ مولانا محمد اعظم کو گولڑہ موڑ کے قریب چار ساتھیوں سمیت نامعلوم قاتلوں نے شہید کر دیا ہے۔ یہ خبر اتنی اچانک اور غیر متوقع تھی کہ اس کو سن کر مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ میں نے مذکورہ دوست کو کہا کہ بھئی آپ تسلی کر لیں یہ خبر سچی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کا اصرار تھا کہ سچ یہی ہے جو میں نے بیان کر دیا ہے۔ آپ کہیں سے بھی تصدیق کر سکتے ہیں خیر میں نے بادل ناخواستہ کھانا شروع کیا اور بڑی مشکل سے صرف دو نوالے ہی حلق سے نیچے اتار سکا۔ کھانے کو ادھر ہی چھوڑ کر پی سی او سے پارلیمنٹ لاجز میں جرنیل محترم کی قیام گاہ پر فون

Scanned with CamScanner

کر کے خبر کی تصدیق کی کوشش کی۔ لیکن لگاتار کوشش کے باوجود نمبر مسلسل مصروف ہی ملا اور بات نہ ہوسکی۔ ایک پریشانی تھی جو سر پر سوار تھی۔ طرح طرح کے وسوسے تھے جو دل میں آرہے تھے سابقہ حملوں میں جرنیل محترم کے زندہ بچ جانے کی وجہ سے یہ امید بہر حال تھی کہ خدانخواستہ حملہ ہوا بھی تو جرنیل محترم ایک دفعہ پھر بچ گئے ہوں گے۔ رات کو آٹھ بجے ریڈیو پاکستان اور بی بی سی سے اس خبر کی تصدیق ہوئی۔ تمام امیدیں دم توڑ گئیں اور ساری رات بے چینی میں گزری۔ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ جھنگوی" وقاسمی" اور فاروقی "وشعیب ندیم" جیسے ہیروں کی خون میں تڑپتی لاشیں دیکھنے والوں کو اس عظیم جرنیل کی جدائی کا زخم بھی سہنا پڑے گا۔ کیونکہ اس بھری دنیا میں وہی تو ایک شخص تھا کہ جسے دیکھ کر آنکھوں کو قرار ملتا تھا' جس سے مل کر سارے غم غلط ہو جاتے تھے' جسے سن کر شنوائی اپنے آپ پر فخر کرتی تھی' جس کے تذکرے کر کے قوت گویائی تھکتی نہیں تھی' جس کی جرأت و بہادری سے حکمرانوں کے ایوان لرز جاتے تھے' حق گوئی و بیباکی جس کا طرہ امتیاز تھا' جو مظلوموں کے درد کا درماں تھا' سالہا سال سے جیلوں میں پڑے شہداء ناموس صحابہؓ کے وارث جس سے استقامت اور صبر کا درس لیا کرتے تھے' عشق رسولؐ اور حب اصحاب رسولؐ جس کے خون کے ایک ایک قطرے کا حصہ تھا' وہ جو صبر کا اعلیٰ نمونہ تھا استقامت کا جبل احد تھا' ٹارچر سیلوں اور جیل کی کال کوٹھڑیوں میں پورے قد سے جانے والا جو اپنی مثال آپ تھا' وہ جس کو بستر کی موت سے نفرت تھی' وہ جو بڑھاپے کی موت سے بھی نالاں تھا' وہ جو صرف شہادت کی موت مرنے کی تمنا کرتا تھا' وہ جو رب کی رضا کیلئے صرف راہ حق میں اپنا مقدس خون دے کر حاصل کرنا چاہتا تھا' وہ جسے اپنا سینہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے چھلنی کرانے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ وہ یقیناً اپنی مراد کو پہنچ گیا ہے وہ جو رب کے فیصلے پر تو اپنی رضا کا اظہار کر چکا تھا رب نے بھی اسے شہادت کی نعمت عظمیٰ عطا کر کے اپنی رضا سے نواز دیا ہے۔ وہ یقیناً امر ہو گیا ہے۔ وہ اپنے رب کی جنت میں اپنے محبوبوں کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اُسے نہ غم ہے اور نہ ہی پریشانی۔ وہ اپنے ہر ہر زخم کے بدلے میں مالک یوم الدین سے انعامات ہی انعامات وصول کر رہا ہے' وہ جس کو حیات ابدی سے سرفراز کر دیا گیا ہے' رب العالمین کا دیدار جسے دنیا سے جاتے ہوئے ہی مل گیا ہے' اگرچہ وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہو چکا ہے لیکن اس کی فکر' اس کا نظریہ' اس کی جرأت و بہادری اس کی حق گوئی و بے باکی' اس کا صبر' اس کی استقامت پہلے سے زیادہ روشن ہو کر اس عالم کو منور کر رہی ہے۔ اس عظیم قائد کی تابندہ روایات ہمیں مشکل وقت میں ڈھارس بھی بندھائیں گی' پریشانی میں حوصلہ بھی دیں گی' ظلم و بربریت کے طوفانوں میں صبر و استقامت کا درس بھی دیں گی کلمہ حق بلند کرنے کیلئے درکار ہمت اور بہادری سے بھی نوازیں گی اور امیر عزیمت کی دی ہوئی فکر کو عام کرنے کیلئے انہی کی راہ پر چلنے اور انہی کی طرح جان سے گزرنے کا یارا بھی مہیا کریں گی۔ انشاء اللہ جب تک دن اور رات کا نظام قائم ہے' سورج اور چاند کی گردش باقی ہے اور زمین پر زندگی نام کی کوئی شے ہے تو امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا روشن کیا ہوا چراغ پورے عالم کو اپنی روشنی سے منور کرتا رہے گا کوئی آندھی کوئی طوفان اس چراغ کو بجھانے کی سکت نہیں رکھتا۔

Scanned with CamScanner

حب صحابہؓ رحمت اللہ　　یا اللہ مدد　　بغضِ صحابہؓ لعنت اللہ

ہم　مردِ آہن　جرنیل اہلسنت　جبل استقامت

حضرت مولانا

محمد اعظم طارقؒ شہیدؒ

کو پاکستان نیشنل اسمبلی میں ناموس صحابہؓ بل اور شریعت بل پیش کرنے اور اسمبلی میں رہ کر حق سچ کا ساتھ دیتے ہوئے ان کے عظیم پارلیمانی کردار کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

منجانب

قاری محمد تنویر سلیمی۔ الریاض، سعودی عرب

Scanned with CamScanner

جرنیل شہیدؒ کے نام!

سو گیا سوئی ہوئی قوم جگانے والا
جام غیرت کے وہ بھر بھر کے پلانے والا

جس کا چھلنی تھا بدن پر وہ ہمت ہارا
زخمی ہو کے بھی وہ حق بات سنانے والا

ابن حنبلؒ کی طرح ظلم و ستم سہتا رہا
اپنے اسلاف کی تاریخ دھرانے والا

قصرِ باطل میں تھی اس نام سے ہلچل یارو
قصر باطل کو وہ ٹھوکر سے ہلانے والا

جس کو طوفاں کے تھپیڑوں نے ستایا ہر دم
پَر وہ ہر دُکھ کو تھا ہنس ہنس کے اُٹھانے والا

جس کے دامن کی سفیدی پہ زمانہ شاہد
اپنے کردار سے تاریخ لکھانے والا

جھنگویؒ، فاروقیؒ و ایثارؒ کی مسند کا امین
راہِ حق میں وہ عزیمت کو نبھانے والا

اُس کو زندگی سے بھی پیار تھے صحابہؓ سارے
اُن کی عظمت پہ لہو اپنا بہانے والا

اُسکے الطافؔ یونہی تا عمر قصیدے لکھنا
جو قصیدے تھا صحابہؓ کے سنانے والا

شاعر: محمد الطافؔ منہاس آف چکوال

Scanned with CamScanner

خُلد کا مکین

میاں عبدالرحمٰن لاہور

مختصر سراپا' عقابی نگاہیں' پھرتیلا و سریع الحرکت جسم' گندم گوں چہرہ' ہر ایک سے ملاقات میں اپنائیت کا انداز' نفیس کالے عمامے اور چشمے سے سجے جسم والے مولانا محمد اعظم طارق سے یہ میری پہلی ملاقات تھی سپاہ صحابہؓ کے بھلے دنوں میں (عروج کے لحاظ سے) مولانا اعظم طارق جب 1991ء میں پہلی دفعہ ایم این اے منتخب ہوئے۔ تو سپاہ صحابہؓ لاہور کے زیر اہتمام فلیٹیز (FLATIES) ہوٹل میں حضرت کے اعزاز میں ایک عظیم الشان استقبالیہ دیا گیا۔ میں بھی اس تقریب میں مدعو تھا۔ پہلی ملاقات دل میں ایسی گھر کر گئی کہ پھر زندگی بھر دوستانہ تعلق رہا۔ کیا معلوم تھا کہ جماعت و اسمبلی کے فورم پر یہ نووارد قائد پلک جھپکتے ہی امت مسلمہ کے دلوں کا حکمران بن جائیگا۔

واللہ یختص برحمۃ من یشاء (القران)

بہر حال کارکن سے جبل استقامت اور شہید ملت اسلامیہ تک کا سفر آگ اور خون کا سمندر عبور کر کے طے کیا تھا۔

میر کارواں کی شہادت کا دلخراش و دلدوز سانحہ ہر مسلم کے جگر کو پارہ پارہ کر گیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ شہید ناز کے خون کا ہر ہر قطرہ نوید انقلاب ہوا کرتا ہے۔

میرے والد محترم حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ جو کہ جمعیت علمائے اسلام مجلس احرار اسلام' تنظیم اہلسنت کے بانی اراکین او رمرکزی رہنماؤں میں سے تھے۔ 1928ء میں لاہور میں خطابت کا آغاز کیا۔ 1942ء میں انہوں نے انارکلی میں سیرت کانفرنسوں کا آغاز کیا۔ ان کانفرنسوں میں حضرت مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ سید نورالحسن شاہ صاحب بخاریؒ و دیگر اکابر تشریف لائے تھے۔ یہ سلسلہ تادم وفات جاری رہا۔ کچھ عرصہ تعطل کے بعد بندہ نے دوبارہ ان پروگراموں کا آغاز کیا۔ اس سلسلے میں پہلی کانفرنس نیلا گنبد چوک میں ہوئی جس میں خطیب اسلام مولانا اجمل خان صاحبؒ شہید ملت اسلامیہ حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروق شہیدؒ تشریف لائے۔ اسکے بعد انارکلی چوک میں مولانا محمد اعظم طارق شہید تشریف لائے۔

اسکے علاوہ عظمت قرآن کے حوالے سے بھی حضرت شہیدؒ مختلف پروگراموں میں تشریف لاتے۔ حضرت شہیدؒ کے ''ماڈل سٹی'' پروگرام کے حوالے سے بندہ نے انارکلی کے تاجروں کے اعزاز میں ایک افطار پارٹی کا اہتمام کیا۔ مولانا نے بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا۔ بعدازاں سوالات کی نشستوں میں اشکالات کے مسکت جواب دیئے۔

میں بنیادی طور پر جمعیت علمائے اسلام سے تعلق رکھتا ہوں۔ مگر عظمت صحابہؓ کے حوالے سے الحمدللہ حضرت جھنگوی شہیدؒ سے لیکر موجودہ قیادت تک ہر ایک تمام جماعتی وابستگیوں سے بالائے طاق ہو کر ساتھ چلا ہوں (تحدیث بالنعمت کے طور پر ذکر کیا ہے) انہی قربتوں کی وجہ سے دشمن سے مجھ پر قاتلانہ حملہ بھی کیا' جس میں میرے دو ساتھی شہید ہوئے۔ دو شدید زخمی ہوئے۔

Scanned with CamScanner

میرے والد محترم بھی دفاع صحابہؓ کیلئے تنظیم اہلسنت لاہور کے سرپرست بھی رہے۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ "یوم امیر معاویہؓ" پر جلسہ کرنے کی پاداش میں ضلع بدری بھی برداشت کی۔

بہر حال حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی خوبیوں اور عظمتوں پر اگر لکھا جائے کئی کتابیں مرتب ہو سکتی ہیں۔ آپکی شہادت سے نہ صرف "قافلہ ناموس صحابہؓ" بلکہ مسلک اہل حق اور عالم اسلام ایک عظیم جرنیل سے محروم ہو گیا ہے۔ ہر طرف ویرانی سی ویرانی ہے۔

بہر حال رب ذوالجلال حضرت کو اعلیٰ علیین اور فردوس بریں کا مکین بنائے اور انکے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

اور گاڑی کا اگلا ٹائر نکل گیا

ڈاکٹر منظور احمد شاکر۔ معاون کنوینر کالعدم ملت اسلامیہ صوبہ پنجاب

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو حضرت امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے موقع پر مسجد حق نواز شہید میں پہلی دفعہ دیکھا لیکن پہلی باضابطہ ملاقات سپاہ صحابہ ضلع لاہور کے دفتر لٹن روڈ میں اپریل 1990ء مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، حضرت فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ آئے اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے ملنے والوں سے حضرت فاروقی شہیدؒ ان کا تعارف کرواتے رہے۔ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ سفر، حضر، آزاد فضاؤں میں اور حتیٰ کہ دوران اسیری سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور میں اکٹھے وقت گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا شہیدؒ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ عالم دین، خطیب، مقرر، نامور سیاستدان اور جماعتی سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی طور پر تنظیمی ورکر انتھک اور نڈر تھے بہت زیادہ ملنسار اور مہمان نواز تھے نئے ملنے والے کو پہلی ہی ملاقات میں اپنا بنا لیتے تھے مولانا شہیدؒ مثالی قائد تھے۔ آپ قائدین میں سے سب سے زیادہ قربانیاں دینے والی شخصیت ہے اور اسی وجہ سے آپ کو جبل استقامت کے لقب سے پہچانا جاتا ہے انہوں نے جماعتی مشاورت سے متحدہ مجلس عمل کی بجائے حکومت کا ساتھ دیا جس سے جماعت اور مشن کو بچالیا حکومت کے ساتھ دینے کے باوجود مولانا شہیدؒ اپنے موقف، مشن کاز سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ مسلسل آگے ہی بڑھتے چلے گئے دن رات ایک کر کے جماعتی کارکنان کو پابندی کے باوجود کسی قسم کی قدغن یا پابندی کا احساس نہیں ہونے دیا۔

ستمبر 2001ء کا واقعہ ہے کہ قائد شہیدؒ کے ہمراہ جھنگ سے ڈاکٹر نقوی کیس میں تاریخ پیشی کیلئے لاہور آرہے تھے وقت کم تھا گاڑی 100 کی سپیڈ سے اوپر جارہی تھی قاسم ڈرائیو کر رہا تھا یونہی چنیوٹ موڑ سے آگے جھنگ ٹول پلازہ کراس کیا تو اچانک ڈبل کیبن گاڑی کا اگلا بایاں ٹائر گاڑی سے یوں نکل گیا جیسے لگایا ہی نہیں گیا تھا بہر حال قاسم نے بڑی مشکل سے گاڑی کو کنٹرول کیا ہم سب نیچے اترے۔ کافی تلاش کے بعد ویل دور کھیتوں سے ملا جس قسم کا یہ حادثہ تھا میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی غیبی مدد سے حضرت مولانا شہیدؒ سمیت ہم کو بچالیا جب اللہ تعالیٰ کو مولانا کی شہادت منظور نہ تھی تو اللہ تعالیٰ بڑے بڑے سانحات میں مولانا کی حفاظت فرماتے رہے اور جب ان کی شہادت کا وقت آیا تو حضرت مولانا بڑے آرام سے شہیدؒ ہو کر ہم سے جدا ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

وہ ''ستارہ شب'' بھی ڈوب گیا

تحریر: محمد عرفان فیصل آباد

آج غروب آفتاب سے قبل ہی اس انسان نما علمی چراغ کو گل کر دیا گیا جو ایک انسان کو نہیں بلکہ پوری دنیا میں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کو اپنی علمی روشنی سے منور کرتا تھا۔

یہ خبر کیا تھی جس کے سنتے ہی ہر ذی شعور انسان حیران و پریشان ہو گیا گویا کہ اس وقت اسکی جدائی کے غم میں ہر کوئی رو رہا تھا خواہ امیر تھا یا غریب' تاجر تھا یا مزدور' عالم تھا یا طالب علم' بوڑھا تھا یا نوجوان غرضیکہ ہر کوئی اس کے غم میں برابر کا شریک تھا مگر اس کے چلے جانے کا یقین کسی کو بھی نہیں آ رہا تھا اس لیے کہ وہ انسان جس پر دشمن ہر قسم کا ہتھیار استعمال کر کے تھک چکا تھا اب وہ کس طرح اس کو راستہ سے ہٹا سکتا تھا؟

میرا دل اس خبر کو تسلیم کرنے سے انکاری تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا کہ جسے دھماکے' راکٹ لانچروں کے حملے اور گولیوں کی بارش راستہ سے نہ ہٹا سکی آج وہ کیسے شہید ہو گیا؟ ہر مظلوم کا حامی تھا دشمن کے لیے ننگی تلوار تھا۔ باطل کو للکارنے والا' ہر حال میں حق بات کا اظہار کرنے والا' بموں راکٹ لانچروں اور گولیوں سے نہ ڈرنے والا' جیل خانوں' عقوبت خانوں اور تھانوں سے نہ گھبرانے والا' حضرات صحابہ کرام اور امہات المومنین سے بے پناہ محبت کی والہانہ صدائیں لگانے والا' وہ بارعب' باوقار' صاحب دبدبہ' عجز و انکساری کا مجسمہ' جرأت و بہادری کا عظیم پیکر' اس دنیا میں کروڑوں دلوں میں بسنے والا' جو دشمن کے دل پہ تیز دھاری تلوار کی طرح مسلط تھا' لیکن اب اس دنیا میں وہ کسی کو ہنستا بولتا' گرجتا' برستا' اور تیزی سے اپنے مشن کی طرف گامزن نظر نہیں آئے گا وہ تو اس فانی دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔

پہلی ملاقات:۔

میں نے مولانا شہیدؒ کو دیکھا تو بہت مرتبہ تھا' تقاریر بھی سنی تھیں مگر پہلی اور تفصیلی ملاقات اس وقت نصیب ہوئی جب میں جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد میں درجہ ثالثہ کا طالب علم تھا سال کے آخر میں اپنی جماعت اور مدرسہ کے تقریباً ستر اسی ساتھیوں کے ساتھ چنیوٹ میں مولانا شہیدؒ کے استاد سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے پاس شرف تلمذ حاصل کرنے کے لیے گیا۔ اختتامی تقریب میں ہماری خواہش پر حضرت چنیوٹی دامت برکاتہم نے مولانا صاحب کو ہمیں سبق پڑھانے اور اپنے ہاتھوں سے اسناد سے نوازنے کیلئے دعوت دی۔

دو خوبیاں:۔

سپاہ صحابہؓ کا یہ اعجاز ہے کہ اسکے سارے قائدین بیک وقت بلا کے شجاع و حوصلہ مند اور غضب کے شعلہ نوا خطیب رہے ہیں اور انہوں نے اپنی ان دونوں خوبیوں کو دفاع ناموس صحابہؓ کی جدوجہد کے لیے بھرپور طریقہ سے استعمال کیا مولانا محمد اعظم

Scanned with CamScanner

طارق شہیدؒ بھی ایک شعلہ بیان مقرر اور جادو اثر خطیب تھے جب تقریر کرتے تو سیل رواں کی طرح چلتے اور شیر کی طرح دھاڑتے رعد کی طرح کڑکتے اور بادل کی طرح گرجتے اور برستے۔ الفاظ صف بستہ اور مضامین قطار در قطار ان کی زبان کو سلامی دیتے ان کے مدلل بیان کا انکے مخالفین کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا یہی وجہ ہے کہ وہ کہیں بھی ان کے ساتھ مذاکراتی مجلس اور میز پر گفتگو کیلئے تیار نہ ہوئے۔

بغیر وردی کے جرنیل:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو کارکن اور قائدین جرنیل سپاہ صحابہؓ کہتے تھے اور بجا کہتے تھے بلاشبہ اس لقب کا صحیح مصداق تھے وہ اگرچہ باوردی جرنیل نہ تھے لیکن شجاعت و بہادری، جرأت و حوصلہ مندی، عزیمت و استقامت کا پہاڑ ہونے کے سبب جرنیلوں کے جرنیل تھے انکی شیر دلی و حوصلہ مندی اور حکومتوں کی طرف سے ان کے ساتھ انتہائی ظالمانہ و سنگدلانہ سلوک بھی ان کو ان کے مشن سے نہ ہٹا سکا انہوں نے باوردی نہ ہونے کے باوجود مخالفین کی دھمکیوں کو تو کیا ان کی گولیوں اور بموں کی یلغار کے باوجود کبھی بھی یوٹرن نہیں لیا۔

امن کے داعی:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو بعض لوگ متشدد سخت گیر اور فرقہ واریت پھیلانے والا کہتے رہے، ان کی تقاریر کو اشتعال انگیز قرار دیا جاتا رہا لیکن دنیا جانتی ہے کہ انکا مقصد کبھی بھی اپنے کارکنوں کو دوسرے فریق کے خلاف لڑانا بھڑانا نہیں رہا نہ انہوں نے کبھی کسی کو اس پر اکسایا بلکہ انہوں نے تو ہمیشہ ہر دور کی حکومت کے سامنے فرقہ واریت کے خاتمہ کی تجاویز رکھیں انہیں اپنا درد اور دکھ سنایا فرقہ وارانہ کشیدگی و تشدد کے اصل اسباب کی نشاندہی اور انکے تدارک کی طرف متوجہ کیا۔ اس مقصد کے لیے ہر قانونی راستہ اختیار کیا حکومتی ایوانوں میں بھی صدا بلند کی مگر حکومتی مصلحتوں کے شکار اور مخالف فریق کی طاقت اور اثر و رسوخ سے مرعوب حکمرانوں نے ہمیشہ جانبداری کا ثبوت دیتے ہوئے صرف انہی کو تختۂ مشق بنائے رکھا۔

مقبولیت کی بلندیاں:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے کسی ہم عمر کو اللہ تعالیٰ اتنی جلدی اور اس قدر قبولیت سے نہیں نوازہ تھا ان کے کسی ہم عمر نے اتنے حوادثات نہیں دیکھے انہوں نے یہ سب کچھ اپنے اخلاص اور محنت سے بنایا اور اپنی زندگی کو اس دنیا میں اس طرح استعمال کیا کہ گویا وہ ہم میں صدیوں زندہ رہے ہیں جب انہوں نے مذہبی میدان میں قدم رکھا تو ان کے سامنے مختلف قسم کی تکالیف آئیں مگر اس مرد قلندر نے کبھی بھی کسی ظالم و جابر حکمران کے سامنے اپنی گردن کو سرنگوں نہ ہونے دیا بلکہ انہوں نے ظلم اور تکالیف کو تو برداشت کرلیا مگر اپنے اسلاف کی زندگی پر سیاہ داغ کو گوارہ نہ کیا وقت کے ظالم و جابر حکمرانوں نے ہر طرح سے زیر کرنے کی کوشش کی مگر وہ بہادروں کی طرح حوادثات کا مقابلہ کرتا رہا۔

Scanned with CamScanner

مؤرخ کی پریشانی:۔

مؤرخ جب بھی تاریخ لکھنے بیٹھے گا تو وہ ضرور سوچے گا کہ اس مختصر زندگی میں یہ شخص اتنے کام کیسے کر گیا (۴۲) سالہ زندگی جب اتنی مصروفیت سے گزری ہے تو ظاہر ہے کہ مؤرخ بھی ایک مرتبہ پریشان ہو جائے گا کہ اس جبل استقامت کی زندگی کے کس پہلو پہ گفتگو کروں اس وقت اگر مؤرخ نے جرأت اور ہمت سے کام لیا اور اپنے قلم سے سنبھل کے کام نہ لیا تو اسے اس عظیم انسان کے لیے دل و دماغ اور قلم کو حرکت دینا پڑے گی۔ اس وقت اس عظیم جرنیل کی زندگی کے اوراق کھولے جائیں گے اس وقت دیکھا جائے گا کہ اس پرفتن دور میں اس عظیم قائد کا کیا مقام اور مرتبہ ہے تب اس وقت تھوڑی عمر میں تاریخ کے سینہ پر ثبت ہونے والوں کی فہرست دیکھی جائے گی اور اس فہرست کے کسی نہاں خانے میں اس قائد شہیدؒ کے خط عظیم جرنیل کا نام ماضی میں اس جیسے عظیم رہنماؤں اور جرنیلوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے لکھ دیا جائے گا۔

بسم رب الشہداء المجاہدین

برادر عزیز محمد عرفان گوجرانوی صاحب بارک اللہ فی علمک وعملک وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاۃ

آج ہی آپ کا محبت نامہ موصول ہوا ہے پڑھ کر آپ کے جذبات اور احساسات محبت سے متاثر ہوا ہوں۔

عزیزم مجھے زخموں کی تکلیف تو پہلے سے ہے جواب کافی ٹھیک ہے لیکن درد گردہ کی تکلیف شروع ہوگئی ہے ڈاکٹروں نے تجویز کیا ہے کہ لیبارٹری ٹیسٹ کرائے جائیں لیکن جیل انتظامیہ اور حکومت تیار نہیں ہے کیونکہ ٹیسٹ کرانے کیلئے مجھے ایک مرتبہ باہر ہسپتال لیجانا پڑتا ہے اور پھر قطعی رپورٹیں آجانے کے بعد یہی رپورٹیں ضمانت کا سبب بھی بن سکتی ہیں۔ لہٰذا حکومت اس سلسلہ میں تعاون نہیں کر رہی ہے۔ باقی مجھ پر قریباً تین درجن تقاریر کے پرانے مقدمات اور دو قتل کے مقدمے ڈالے گئے ہیں میرے مقدمات ہائی کورٹ کے ذریعہ پہلے عدالت میں جمع ہونگے' پھر وہاں سے ضمانتیں ہونگی۔ میرے ساتھ میرے ہی کمرہ میں اب سپاہ صحابہؓ کے آٹھ ساتھی موجود ہیں جو میری خدمت بھی کرتے ہیں آپ بھائی صرف دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ صبر واستقامت کیساتھ ان مشکل ایام کو گزارنے کی توفیق بخشے اور اپنی بارگاہ میں اس حقیری محنت کو قبول فرمائے۔ تمام اساتذہ وطلبہ کو سلام!

برادران عزیز محمد عرفان فاروقی' ظفر اقبال دیپالپوری بارک اللہ فی علمکما وعملکما

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو روز قبل آپ کا خط ملا ہے جس سے ازحد مسرت ہوئی ہے آپ حضرات کی تحصیل علم دین کی مصروفیت باعث صد افتخار ہے اللہ تعالیٰ آپ کو عالم باعمل بنائے (آمین) میری صحت الحمدللہ بہت اچھی ہے اور وقت اسیری خوب کٹ رہا ہو۔ قید تنہائی کے باعث تلاوت ومطالعہ تالیف وتصنیف کا کام خوب ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز جلد ہی آزاد فضاؤں میں ملاقات ہوگی تمام احباب کرام طلبہ واساتذہ کرام کو بہت بہت سلام کہنا

Scanned with CamScanner

واسلام! آپ کا بھائی محمد اعظم طارق ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد۔

برادر عزیز محمد عرفان فاروقی بارک اللہفی علمک وعلمک

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ روز آپ کا خط ملا ہے جس سے از حد مسرت ہوئی ہے آپ کی تعلیمی مصروفیات اور مدرسہ کی پابندیاں اگرچہ سے بڑھ کر ہیں مگر پھر بھی آپ کا محبت وچاہت والا رابطہ باعث صد مسرت ہے برادرم! آپ نے انٹرویو کیلئے لکھا ہے اور الگ سوالات بھی بھیجے ہیں تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ میری ڈاک آتے ہوئے اور واپسی پر سخت ترین چیکنگ کے مراحل سے گزرتی ہے اور مجھ پر قانونی پابندی ہے کہ میں کسی سوال کا جواب نہ لکھوں۔اس لیے آپ سردست اس سلسلہ کو شروع نہ کریں۔اللہ نے چاہا تو باہر آپکی یہ خواہش پوری ہو جائیگی بلکہ خلافت راشدہ (رسالہ) کے مطالعہ سے آپ کو بہت سارے سوالوں کا جواب مل جائیگا۔خوب محنت سے تعلیم حاصل کریں اور اساتذہ کرام وطلبہ کو میرا اسلام کہنا اور دعاؤں کی درخواست کرنا۔

والسلام آپ کا بھائی محمد اعظم طارق۔

برادرم محمد عرفان فاروقی بارک اللہ فی علمک وعملک

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ روز آپکا خط ملا ہے جس سے از حد مسرت ہوئی ہے برادرم! آپ نے رہائی کا پوچھا ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ جو حکمران میری ذات سے انتقام لے رہیں ان سے مجھے خیر کی کوئی توقع نہیں ہے اور انشاء اللہ العزیز مشن حق پر ہرگز سودے بازی نہ ہوگی۔یہ جان جاسکتی ہے مگر اپنے کاز ونظریہ کو بیچا نہیں جاسکتا۔آپ خوب دل لگا کر علم حاصل کریں اور تقریر کی بھی مشق جاری رکھیں تمام اساتذہ کرام وطلبہ کو سلام کہنا۔

واسلام! آپ کا بھائی
محمد اعظم طارق

ہم اہلیان چوہدری بہادر شاہ جرنیل ملت اسلامیہ کو عظیم شہادت پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

(۱) قاری نیاز احمد (۲) مہر محمد بخش (۳) جناب محمد عمر بھٹی (۴) احباب چوہدری اقرار حسین (۵) مخدوم اختر (۶) جناب چوہدری رشید اختر (۷) جناب قیصر (۸) جناب منظور احمد (۹) جناب احمد چوہدری (۱۰) جناب چوہدری محمد اقبال (۱۱) جناب قیصر (۱۳) منظور احمد (۱۴) محمد ابوبکر (۱۵) حاجی ظہور احمد (۱۶) احمد بخش چغتائی (۱۷) جناب اسد علی مغل

(۱۸) محمد یوسف (۱۹) جناب ماسٹر سعید احمد (۲۰) شبیر احمد (۲۱) الحاج محمد شفیع کونسلر (۲۲) محمد سلیم (۲۳) جناب عبدالرحیم (۲۴) عبدالکریم واراکین ملت اسلامیہ حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ۔

Scanned with CamScanner

وہ ضرور آئے گا

محمد معاویہ حیدری رحیم یار خان

مجھے وہ بہت یاد آتا ہے' مجھے لگتا ہے وہ ابھی آئے گا' کہیں سے اڑتا ہوا' ہواؤں سے ہم کلام ہوتا ہوا بادلوں کی طرح آتے ہی چھا جائے گا' بجلی کی طرح چمکے گا' طوفانوں کی طرح گرجتا ہوا' قوس قزح کی طرح دمکتا ہوا' دریاؤں کی سی روانی لیے' سمندروں کی سی وسعت لیے' پھولوں کی سی خوشبو لیے' کلیوں کی سی مہک لیے' وہ ابھی کہیں سے آئے گا' پھر اس کی گرجدار آواز گونجے گی' وہ فضا میں کھلبلی مچادے گی' لوگ جذبوں سے دمک اٹھیں گے' وہ پھر مجمع پہ چھا جائے گا' دلوں پہ راج کرتا ہوا' جذبوں کو حرارت دیتا ہوا' امیدوں کی کمند سے کہیں سے آ اترے گا' آنکھیں اس کی راہ تک رہی ہیں' دل مانتا ہی نہیں کہ وہ نہیں آئے گا' وہ آئے گا' کسی جھونپڑے سے' کسی کچے مکان سے' آن بان کے ساتھ' پرستاروں کے جھرمٹ میں ہنستا ہوا وہ ضرور آئے گا' پھر نعروں کی گونج میں اس کا استقبال ہوگا' وہ پھر سورج کی طرح ضرور نمودار ہوگا اسکی روشنی کہیں سے بھی نکلے گی' کہیں سے بھی' اس کا وہ بارعب چہرہ' جلال بھری آنکھیں' دھاری دار عمامہ' مجھے تصورات کی دنیا میں ابھی ابھی نظر آرہا ہے' اس لیے مجھے یقین ہے کہ وہ آئے گا' ضرور آئے گا لوگ کہتے ہیں' نہیں آئے گا' وہ گم ہو چکا ہے' وہ آواز کھو چکا ہے' اسکی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے' وہ خون میں لت پت ہو کر زندۂ جاوید مقام پا چکا ہے' وہ اب ہم میں نہیں رہا ہے اب وہ وہاں چلا گیا ہے جہاں سے لوٹنا ناممکن ہے' مگر مجھے نہ جانے کیوں یقین سا ہو چلا ہے' کہ وہ آئے گا' ضرور آئے گا' کیونکہ میرے ساتھ ساتھ لاکھوں آنکھیں اسکی منتظر ہیں' ہزاروں بوڑھے اس کی راہ تک رہے ہیں' معصوم بچوں کی اپنائیت بھری التجائیں اس کے قدموں میں گری ہیں' ملک وملت کی عظمت اس قدموں کو چومنا چاہتی ہے' اسکے استقبال کے لیے' ہزاروں آنکھیں جھپکنا بھلا بیٹھی ہیں اس لیے وہ آئے گا' اور سامنے جلوہ گر بھی ہوگا' نیا عزم لے کر' نئی داستان لے کر' ماضی کے نشان لیکر' اسلاف کی منزل لیکر' عظیم شخص کا عظیم علم لیکر' موجوں سے ٹکرانے کے لیے' صعوبتیں جھیلنے کیلئے' تکلیفوں میں مسکرانے کیلئے' مصائب کے پہاڑوں کو جوالا نگاہ بن کر چیرنے کیلئے' نئی نسل کو بیدار کرنے کیلئے' اپنی گرج کے ساتھ پھر وہ افق محفل پہ جلوہ گر ہوگا' اپنے چہرے سے جذبات کا تموج بہا کر' دلوں میں محبت کے چشمے رواں کر کے' نئی تازگیاں دے گا' اسکی حرارت بھری آواز' عزم جواں دے گی' وہ باطل سے ٹکرانے والا' وہ حق کا پرستار' وہ دین کا داعی وہ اسلام کا محافظ' وہ اخوت کا بانی وہ مساوات کا مشتری وہ ہمت کا کوہ گراں' ضرور آئے گا' وہ مصائب سے بے پرواہ ہو کر شاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والا' ظلم کی دھجیاں بکھیرنے والا' مصائب وآلام میں مسکرانے والا' ملت کا بکھرا شیرازہ جوڑنے والا' کج روی کی تاریکی میں فکر وشعور کی کرنیں بکھیرنے والا' عشرت کدوں کو خیر باد کہنے والا' زندانوں کو آباد کرنے والا' سنگلاخ منزلیں طے کرنے والا' نا مایوسیوں سے نہ گھبرانے والا' زمانے کی ہواؤں سے بغاوت کرنے والا' وہ مرد آہن جبل استقامت شیر اعظم' جرنیل اعظم ضرور آئے گا' ولاتہنو ولاتحزنوا وانتم الاعلون کی زندہ تفسیر بن کر وہ ضرور آئے گا' صبر کی مالائیں پہنے' ہمت کی تسبیحات لیے' استقامت کا درس دینے کیلئے وہ ضرور آئے گا' ابھی تو بہت سے مراحل پڑے ہیں' نظام کو الٹنا بھی ہے' اس گلشن کی حفاظت کا سامان بھی کرنا ہے' اسکی سرحدات پہ پہرہ بھی دینا باقی ہے' دین بھی حفاظت کا فریضہ چاہتا ہے' اسلام کا علم بھی

Scanned with CamScanner

بلند کرنا ہے' جھوٹوں کو بے نقاب کرنا ہے' سیاست کی فضا کو پاک بھی کرنا ہے' زرد قبائیں پہنے ملاؤں کو جھوٹا بھی ثابت کرنا ہے' حلوے کی پلیٹ پہ ایمان بیچنے والے دین و مذہب کے نام نہاد ٹھیکیداروں کا تعاقب بھی کرنا ہے' کالے جبوں والی سرکار کو سبق بھی سکھلانا ہے' مشن کی تکمیل بھی کرنی ہے' اسلام کو چار دانگ عالم میں پھر سے پھیلانا بھی ہے' نسل نو کی تربیت بھی کرنی ہے' نہ جانے اور کتنے کام ہیں؟ اس لیے وہ آئے گا اور ضرور آئے گا' وہ پہاڑ کی کھوہ سے بھی نکل سکتا ہے' غاروں کی تاریکیوں سے بھی کھڑا ہو سکتا ہے' کسی ویران کھنڈر سے بھی آ سکتا ہے' جہاں سے بھی آئے' جیسے بھی آئے' جب بھی آئے' اور جس وقت بھی آئے' وہ آئے گا ضرور' میرا وجدان کہتا ہے' کہ وہ ضرور آئے گا' بلکہ میرا تصور تو یہ بھی نہیں مانتا کہ وہ چلا گیا ہے وہ تو موجود ہے' دل کی اتھاہ گہرائیوں میں' نظروں میں' خیالوں میں' حسرتوں میں' امیدوں میں' دعاؤں میں' چاہتوں کی وادیوں میں' خوشبوؤں کے بہاؤ میں آواز کی نرم و میٹھی لہروں میں' لطافتوں کی دھنک میں' آرزوؤں میں' ساون کی رتوں میں' بہار کی دلفریب ہواؤں میں' گلزاروں کے لہک میں' وہ تو موجود ہے ہر زبان پر اسی کا تذکرہ ملتا ہے' اسکی چاہت نظر آتی ہے' آنکھیں اشکبار تو ہوئی ہیں' دل لہولہو تو ہوا ہے' گولیوں کی بوچھاڑ تو ہوئی ہے' اپنوں کے طعنے تو سہے ہیں' غیروں سے یاریاں تو دیکھی ہیں' سر کٹے لاشے تو ملاحظہ کیے ہیں' جنازوں کو کندھا تو دیا ہے' دشمن کی ہستی تو دیکھی ہے' اپنوں کی محرومی تو دیکھی ہے' وفا بھی دیکھی ہے پھانسی گھاٹ بھی دیکھے ہیں' ہتھکڑیاں اور جولان بھی دیکھے ہیں' لیکن پھر بھی مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور آئے گا' اسی طرح آئے گا' جس طرح پہلے آتا تھا' اسے ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا' اسکی باتیں' اسکی یادیں' اسکی خلوتیں' اسکی جلوتیں' اس کی ادائیں' اسکی وفائیں' اسکی دعائیں' اسکی مناجاتیں' اسکے جذبے' اسکے ولولے' موجود ہیں' ہم سے وہ کوئی نہیں چھین سکتا' اسلام کا امین بن کر' غیروں کے لیے ننگی تلوار بن کر' سیاست کا تابناک ستارہ بن کر مقرر بے بدل بن کر' واعظ و ادیب بن کر' صحافی و سکالر بن کر' جرأت و صداقت کا مہر تاباں بن کر' وہ عنقریب آئے گا' کوئی ماں اُسے پال رہی ہے' وہ کسی کا لخت جگر ہے' وہ کسی کے سرہانے سویا ہے' وہ خوف و ڈر کے لفظ سے بھی نا آشنا ہے کسی دن اچانک ہی مسرت کی رم جھم پھوار برسے گی' اور پھر وہ عین اسی وقت نمودار ہوگا جذبات کی لہروں میں جب وہ مچلے گا تو مجمع پہ سناٹا چھا جائے گا' اسکی گونج ایوانوں کو ہلا دے گی' اسکی سطوت' اسکی جاہ و حشمت' بڑے بڑے سورماؤں کے پتے پانی کر دے گی' وہ پھر اسی طرح گرجے گا' جس طرح پہلے اس کی گرج تھی' جلد یا دیر' آج بالکل' پرسوں یا برسوں' اس سال یا اگلے سال' جب بھی آئے گا آئے گا ضرور' کیونکہ وہ تو زندہ ہے وہ تو کہیں گیا ہی نہیں' اور جس دن آئے گا ملک و ملت کے رکھوالے کہہ اٹھیں گے کہ' وہ آ گیا ہے دیکھو وہ آ گیا ہے' تڑپتی دعائیں اسے کھینچ لائیں ہیں' ماؤں کی فریادیں اسے لائی ہیں' بزرگوں کی آہیں اسے لائی ہیں' اور جب وہ آ جائے گا' پھر چھا جائے گا' سچ کا اعلان ببانگ دہل اسی طرح کرے گا' قاری نظر آئے گا مگر حقیقت میں قرآن ہوگا' وہ حلقہ یاراں میں ریشم اور رزم حق و باطل میں مچلتا طوفاں ہوگا' وہ بے زر تو ضرور ہوگا' مگر بالغ نظر ہوگا' وہ کارآشیاں بندی سے دور اور احساس و خوئے وفا سے مخمور ہوگا' اسکی جلوتوں سے مصطفائی خوشبو مہکے گی' اس کی خلوتوں سے کبریائی ٹپکے گی' وہ صاحب جذب دروں ہوگا' صدق صدیقی عدل فاروقی حیائے عثمانی شجاعت حیدری فقر بوذر و سلمانی کا بحر عمیق بن کے آئے گا' وہ سربسجدہ بھی ہوگا اور سربکف بھی' صف بہ صف بھی ہوگا اور مجاہد نڈر بھی' وہ آئے گا اور ضرور آئے گا' کسی کو انکار نہیں' لاکھوں دھڑکتے دل گواہ ہیں' کہ وہ پہلے چلا تھا'

Scanned with CamScanner

لیکن پھر آ گیا' دوسری مرتبہ چلا گیا' مگر پھر آ گیا' چلتا رہا' چلتا رہا بالآخر چلا گیا' لیکن پھر اچانک آ گیا' اب بھی وہ ضرور آئے گا' کیونکہ ایک جاتا ہے تو دوسرا آتا ہے' دوسرا جاتا ہے تو تیسرا آتا ہے' تیسرا جاتا ہے تو چوتھا آتا ہے' اسی طرح آتے آتے وہ بھی پھر آئے گا' اور ضرور آئے گا' امی عائشہ کے دوپٹے کی حفاظت کے لیے' صحابہؓ کے تقدس کیلئے' بناتِ رسول کی عفت وعصمت کیلئے دین اور اسلام کیلئے' قرآن وسنت کے لیے' ضرور آئے گا' میں بھی دیکھ رہا ہوں' آپ بھی دیکھ رہے ہیں' پوری ملت اسلامیہ دیکھ رہی ہے' ہم منتظر ہیں' کہ وہ کب آتا ہے؟' ذرا ہم اپنے اندر تو ٹٹولیں' شاید وہ ہمارے اندر ہو' اور ابھر کر کبھی سامنے آ جائے شاید وہی جذبہ ہمارے اندر بھی ہو' وہی ولولہ' وہی جوش' وہ ہی طاقت' وہی بصیرت وہی عقل وشعور' شاید ہمارے اندر بھی ہو' اور وہ ہم ہی میں سے اُٹھ کر ہمارے سامنے آ جائے' مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے درمیان کہیں رہ رہا ہے' کبھی بھی آ سکتا ہے' تو کیا پھر آپ اور ہم اسکے استقبال کے لیے' اسکے ساتھ قدم بقدم چلنے کیلئے' اس کے مشن کی تکمیل کے لئے' اسکے جذبات کی قدر کرنے کے لئے تیار ہیں' اگر تیار ہیں' تو پھر زیادہ وقت نہیں لگے گا' وہ ابھی آ جائیگا' لیکن اگر ہم تیار نہیں ہیں' تو پہلے اپنے آپ کو تیار کریں' نئے عزم کے ساتھ نئے ولولے کے ساتھ' نئی امید کے ساتھ' پھر دیکھیں وہ کیسے سامنے آتا ہے' مجھے یقین ہے کہ وہ ہم ہی میں سے کوئی ایک ہے' لیکن ہم اسے دلاسہ دیں' اسے سامنے لائیں' اسکی پیٹھ تھپکیں' اسکے جذبات سمجھیں' پھر وہ ضرور آ جائیگا' کیا آپ ابھی تک سوچ رہے ہیں کہ وہ کب آئے گا؟' ارے جب بھی آئے گا آئے گا ضرور۔

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ' مولانا ایثار القاسمی کی شہادت کے بعد جب جھنگ تشریف لائے تو میں نے جہانیاں میں اپنے بڑے بیٹے عزیز مولوی محمد یونس قاسمی کے ختم قرآن کریم کے موقع پر انکو بلایا مولانا تشریف لائے اس کے بعد پھر بہت سی ملاقاتیں ہوئیں۔ جہانیاں میں جب بھی تشریف لاتے تھے۔ ہر دفعہ ملاقات ہوتی۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا انہوں نے ہر دور میں حق بات کہی اور حق بات پر عمل کیا۔ پرہیز گاری اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے ان کی شہادت سے بہت زیادہ ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی جدائی کے زخم مندمل فرمائیں اور انکے نائبین مولانا محمد احمد لدھیانوی' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں کو حضرت علامہ علی شیر حیدری مدظلہ کی سرپرستی میں رہتے ہوئے مولانا شہید کے نقش قدم پر چلنے اور انکے مشن وکاز کو احسن انداز میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ معاویہ' اعظم' انس' علی حیدر اور بدر اعظم کو علم وعمل کا پیکر اور اپنے والد شہیدؒ کا خلف الرشید بنائے۔ آمین ثم آمین! (قاری محمد یوسف قاسمی خطیب جامع مسجد امیر معاویہ' جہانیاں' خانیوال)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے شہادت سے ایک دن قبل ہی ملاقات ہوئی تھی حضرت شہید اس دن انتہائی مسرور تھے۔ انکی خوشی اور مسرت دیدنی تھی۔ کسے معلوم تھا کہ آج جس سے یوں بے تکلف ہو کر گفتگو کر رہے ہیں کل ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو جائے گا۔ انہوں نے ناموس صحابہؓ کیلئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ انکی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ پاکستان کو مولانا شہیدؒ کے ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب کو انکا صحیح جانشین بنائے۔ آمین ثم آمین! (ابوسعد مولانا منیر احمد اختر' خطیب جامع مسجد فاروقیہ' جہانیاں' خانیوال)

Scanned with CamScanner

جرنیل ملت اسلامیہ کے نام.....!

وہ شب زدوں میں سحر کا دماغ رکھتا تھا
ہوا کے دوش پہ اپنا چراغ رکھتا تھا

جو کررہا تھا مندمل اوروں کے زخموں کو
اگرچہ اپنا دل داغ داغ رکھتا تھا

وہ دشتِ غم کا مسافر تھا ایک دیوانہ
کارکنوں کے دل کو مگر باغ باغ رکھتا تھا

عجب جاگتی آنکھوں میں خواب رکھتا تھا
نوک خار پہ بھی برگ گلاب رکھتا تھا

جس کے عزم پہ قربان جوانیوں کا غرور
وہ مرد حر ایسا شباب رکھتا تھا

خدا کی ذات پہ تھا اس کو یقینِ کامل
دل میں عشق امہاتؓ و اصحابؓ رکھتا تھا

گلی گلی کو اجالوں کی بھیک دیتا تھا
شہر شہر میں وہ صد آفتاب رکھتا تھا

وہ اپنی زندگی کے لمحوں کی لاج رکھتا تھا
اور کل کو بھی اپنے تصرف میں آج رکھتا تھا

وہ ایک خطیب شعلہ نوا بھی تھا لیکن
غضب کی دھوپ میں شبنم مزاج رکھتا تھا

وہ مرد قلندر عجیب سکندر تھا
جو پاؤں کی نوک پہ شاہوں کے تاج رکھتا تھا

اتری جو میرے دل میں اس کی یاد کی کرن
لفظوں کی آنکھ سوچ کی تنویر بن گئی

کھینچی لکیر میں نے خیالوں کی ریت پر
تصویر بن گئی اس کی تصویر بن گئی

حیدر علی حیدری اینڈ عثمان احمد عباسی۔ جامعہ فریدیہ اسلام آباد

Scanned with CamScanner

سپاسنامہ بخدمت حضرت شہیدؒ

محمد یونس قاسمی

جس حکمت کاملہ نے عالم کے سرور سردا کو مخاطب کر کے "اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ" کی منادی کردی۔ اس کی مشیت کے آگے ظاہر ہے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی ہستی کی بساط کیا ہوسکتی ہے؟ جو بھیجے گئے تھے وہ واپس بلا لیے گئے اور جس نے بھیجا تھا وہ اسی آن اور اسی شان' اسی جاہ وجلال' اسی حسن و جمال' اسی دارائی و کبریائی' اسی رعنائی و دلربائی' اسی ناز و خوبی اسی حسن اور اسی زیبائی کے ساتھ جوں کا توں قائم و دائم ہے حی و قیوم!

مولانا کے دل میں اسلام کا درد تھا اور دماغ میں مسلمانوں کی خیر اندیشی تھی۔ دستر خوان کی وسعت ہر مسلمان کے استقبال کیلئے موجود ہوتی تھی خزانہ کی تھیلیاں ہر کلمہ گو کیلئے کھلی رہتی تھیں گو دولت کی تمنا تھی تو مسلمانوں پر زر پاشی کیلئے' گو اعزاز کی طلب تھی تو مسلمانوں کی نفع رسانی کیلئے' ایک فیض کا چشمہ تھا قوم کی سیرابی کیلئے' ایک کرم کا دریا تھا افراد قوم کی آبیاری کیلئے' ایک جود و عطاء کا بادل تھا جو امنڈ امنڈ کر برسا اور اس طرح برسا کہ اپنے رقبہ حدود میں تشنہ لب نہ قوم کو چھوڑا نہ افراد قوم کو' اس کا در حاجت مندوں کا مرجع' اس کی ڈیوڑھی ناداروں کی امید گاہ بدنصیب تھا وہ جو اس کے ہاں سے مایوس اور اس کے پاس سے محروم واپس آیا۔

جلسے ہو رہے ہیں' تقریریں کی جارہی ہیں مرثیے لکھے جارہے ہیں' تجویزیں پاس ہو رہی ہیں کہ ایک بڑا قومی لیڈر اٹھ گیا۔ ملت اسلامیہ کا سربراہ چل بسا سنیقوم کے حقوق کا محافظ رخصت ہوگیا۔ یہ سب کچھ صحیح ہوگا لیکن یہ کسی کی زبان پر نہیں آتا کہ اللہ کا مجاہد بندہ اٹھ گیا۔ اپنے رب کا پرستار چل بسا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب محمدؐ کے نام کا عاشق زار رخصت ہوگیا۔ آج ماتم اس کا نہیں کہ ایک جادو بیان مقرر اور بہترین انشاء پرداز گم ہوگیا۔ ماتم اس کا ہے کہ وہ گم ہوگیا جو سچائی کا پتلا تھا جو حق گوئی کا مجسمہ تھا۔ جس نے اپنی دنیا برباد کر کے اپنی عاقبت بنائی تھی۔ جس نے اپنی مرضی کو اپنے مولا کی رضا میں فنا کر دیا تھا۔ جس نے زریں لباس چھوڑ کر فقر و فاقہ کی زندگی اختیار کی تھی۔ جس نے بیش قیمت سوٹ اتار کر جیل کی کمبل اوڑھی تھی۔ جس کے دل میں سوتے' جاگتے' چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ایک ہی دھن تھی تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و خدمت کی اسکی سچی آپ بیتی مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیئے۔

سب کھو کے تری راہ میں دولت دنیا
سمجھا کہ کچھ اس سے بھی سوا میرے لیے ہے

بے شک یہ دنیا اور دولت دنیا ساری کی ساری کھو کے رکھ دی اور کھوئی بھی کس کی راہ میں! "کھوتے" ہوئے اور "لٹتے" ہوئے سب نے دیکھا اور "پاتے" ہوئے اور "لیتے" ہوئے کی جھلک کسی نے "آج" بھی دیکھ لی اور "کل" انشاء اللہ سب دیکھ لیں گے۔ جانے والے تو جا اور اپنے مالک کے حضور میں جا۔ اپنے ایک ادنیٰ غلام کا آخری سلام بھی لیتا جا۔ تو نے مسافرت میں موت پائی اور تیرے اور میرے سچے سردار ﷺ نے اس موت کو شہادت کی موت فرمایا ہے اور پھر تجھے تو دشمنان اسلام اور دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم نے تڑپایا ہے اس وجہ سے تیری شہادت میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ لیکن تو دوسروں کے بچوں پر رحیم و شفیق تھا۔ آج خود تیرے

Scanned with CamScanner

حب صحابہؓ رحمت اللہ　　یا اللہ مدد　　بغضِ صحابہؓ لعنت اللہ

ہم　مردِ آہن　جرنیل اہلسنت　جبل استقامت

حضرت مولانا

محمد اعظم طارقؒ شہیدؒ

کو پاکستان **نیشنل اسمبلی** میں ناموس صحابہؓ بل اور شریعت بل پیش کرنے اور اسمبلی میں رہ کر حق سچ کا ساتھ دیتے ہوئے ان کے عظیم پارلیمانی کردار کو **خراجِ تحسین** پیش کرتے ہیں

منجانب

قاری محمد تنویر سلیمی۔ الریاض، سعودی عرب

Scanned with CamScanner

چند حسین یادیں

محمد یونس قاسمی، جہانیاں

1991ء کا سال تھا گرمیوں کی ابتداء تھی۔ جہانیاں کے نواح میں واقع چک نمبر 108/1-R میں مدرسہ ادارۃ الفرقان میں ایک جلسہ ختم قرآن کریم کے پر مسرت موقع پر منعقد ہو رہا تھا جس میں مدرسہ کے طالب علموں راقم اور میرے ساتھی حافظ حماد اللہ قاسمی کی دستار بندی ہونا تھا اور ہم نے ختم قرآن کریم کرنا تھا۔ اس جلسہ سے خطاب کرنے کیلئے مناظر اہلسنت' حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری مدظلہ العالی' جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق اور کراچی کی معروف مذہبی شخصیت مولانا قاری محمد رفیق الخلیل صدیق مدظلہ العالی تشریف لا رہے تھے۔

ہر طرف گہما گہمی تھی ہر آدمی جرنیل سپاہ صحابہ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے جانشین کو دیکھنے کیلئے بے تاب تھا۔ تمام مقررین اپنی خطابت کے جوہر دکھاتے ہوئے بتلا رہے تھے کہ ابھی چند لمحوں بعد جرنیل محترم تشریف لانے والے ہیں۔ شدت سے مولانا کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں' مدرسہ کے سامنے ایک ڈبل کیبن ڈالا رکا۔ گن مین چھلانگیں مار کر نیچے اترے فرنٹ سیٹ پر براجمان شخصیت گاڑی سے باہر آئیں۔ تیز قدموں سے چلتے ہوئے سامنے والے کمرہ میں پہنچے فوراً جائے نماز طلب کی اور نماز ادا کی میرے والد بزرگوار حضرت اقدس قاری محمد یوسف قاسمی حفظہ اللہ کو بلوایا اور پروگرام کے متعلق دریافت فرمایا۔ چائے نوش فرمائی اور جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے وہاں اسٹیج پہ پہنچ کر حفاظ کو آخری آیات پڑھائیں' سروں پر رومال باندھے اور تقریر کا آغاز کیا۔ عظمت قرآن پر بہت دلچسپ اور علمی معلومات سے مزین بیان فرمایا۔ ابھی حضرت کی تقریر چل رہی تھی کہ وہاں ڈیوٹی پر موجود ڈپٹی کمشنر نے مولانا کی گرفتاری کا پروانہ جاری کیا۔ اور یہ بات اسٹیج پر ہی مولانا کو معلوم ہوگئی۔ حضرت نے للکار جھنگوی میں' شیروں کی گرج میں اس کو پکار کر دعوت دی کہ آؤ اگر جرأت ہے تو میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈالو اور مجھے گرفتار کرو۔ مولانا نے اپنی تقریر کو مکمل کیا دعا کروائی اور اسٹیج سے نیچے اترے دریافت فرمایا کہ ڈپٹی کمشنر کہاں ہے تلاش بسیار کے بعد یہ پتا چلا کہ وہ جا چکے ہیں۔ بعد ازاں حضرت ہمارے گھر تشریف لے گئے اور مجھ سے قرآن کریم سنا میں نے اپنی مرضی سے سنانا شروع کر دیا فرمایا کہ نہیں سورہ حشر کی آخری آیات سناؤ۔ آج یہ بات مجھے سمجھ آتی ہے کہ حضرت نے اس وقت مجھ سے یہ آیات کیوں سنی تھیں۔ اس لیے کہ ان آیات کے اندر حضرات صحابہ کرامؓ کا تذکرہ موجود ہے۔ انکی صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو صحابہ کرامؓ سے بے پناہ عشق تھا۔ تلاوت سنی بہت سی دعاؤں سے نوازا' پھر اپنے اگلے سفر کیلئے روانہ ہوگئے۔ یہ میری مولانا شہیدؒ سے پہلی ملاقات تھی۔ اور اسی ملاقات میں مولانا کا ہی ہو کر رہ گیا۔ پھر درمیان میں ایک لمبی مدت تک حضرت سے ملاقات نہ ہو سکی۔ صرف ایک دفعہ زیارت کا موقع ملا۔ حضرت صاحب بے نظیر دور میں شاہ نواز پیر ڈبہ کے مقدمہ قتل میں گرفتار ہوگئے۔ ان دنوں میں مجھے بڑی پریشانی لگی رہتی کہ قتل کا کیس ہے نا معلوم مولانا کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جا رہا ہو ہمارے گھر میں دعاؤں کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا۔ ہر مجلس میں دعا کیلئے کہا جاتا۔ اور دعا کروائی جاتی جیل میں حضرت کے ساتھ شہید ملت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ بھی تھے۔ اخبارات میں انکی خبریں اور مضامین پڑھ کر دل کو تسلی ہوئی

Scanned with CamScanner

کہ خیریت سے ہیں اس مقدمہ کی سماعت جاری تھی۔ ہر پیشی پر یہ امید ہوتی کہ آج دونوں حضرات رہا ہو جائیں گے لیکن تاریخ بڑھا دی جاتی۔ یہ تاریخوں کا بڑھانا صرف اس لیے تھا کہ یہ دونوں جیل میں رہیں ورنہ پاکستان کی تمام تفتیشی ایجنسیاں ان دونوں حضرات کو بار بار بے گناہ لکھ چکی تھیں اب حکومت کا عدالتوں پر دباؤ تھا۔ اور یہ دباؤ اگر نہ ہوتا تو مولانا جیل سے باہر آ کر بے نظیر کا جینا دوبھر کر دیتے۔ مولانا نے جونسوانی حکومت کے خلاف آواز بلند کی تھی وہ مولانا کی نبض بند ہونے کے ساتھ ہی بند ہو سکتی تھی کوئی اور صورت اس آواز کو بند کرنے کی نہ تھی اور بے نظیر کے بس میں یہ کام نہ تھا کیونکہ وہ تمام حربوں میں ناکام ہو چکی تھی۔ اس لیے وہ جیل میں بند رکھ سکتی تھی اور عدالتوں پر دباؤ کے ذریعے تاریخ پیشی کو بڑھوا رہی تھی۔ بالآخر 18 جنوری 1997ء کو یہ دونوں حضرات تاریخ بھگتنے کیلئے سیشن کورٹ لاہور لائے گئے۔ عدالت میں بم دھماکہ کروایا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت فاروقی شہیدؒ کو اپنے پاس بلا لیا اور ان کو رافضیت کی جڑوں کو مزید کھوکھلا کرنے کیلئے زندہ چھوڑ دیا۔

حضرت فاروقی شہیدؒ کا دور مثالی دور ہے انہوں نے اپنے شہید قائد حضرت جھنگویؒ کے مشن کو پوری دنیا میں پھیلانے کیلئے جو جہد و سعی کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اور یہ اعزاز اور یہ عظمت جو حضرت فاروقی شہیدؒ کے نصیبے میں ہے شاید ہی آئندہ کسی لیڈر یا قائد کو نصیب ہو سکے' حضرت فاروقی شہیدؒ نے اپنے یار کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اور ان کے ہر کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی۔ حضرت جھنگویؒ کی خواہش تھی کہ شیعہ کے کفر کی آواز اسمبلی میں لگنی چاہئے۔ حضرت فاروقی نے مولانا ایثار القاسمی کو بعد ازاں مولانا اعظم طارق کو اسمبلی میں بھجوا کر یہ نعرہ مستانہ لگوایا۔ مثال کے طور پر ایک بات عرض کی ہے ورنہ بہت سی مثالیں ہیں جن میں حضرت فاروقی شہیدؒ نے حضرت جھنگوی شہیدؒ کی خواہشات کو مدنظر رکھا ہے اور پھر بالآخر اسی راستہ پر چلتے ہوئے اپنے یار کے پاس پہنچنے کی تڑپ لیے شہید ہوتے ہیں اور اپنے قائد کے پہلو میں جگہ پاتے ہیں۔ آج ان کے مرقد پر یہ شعر لکھا نظر آتا ہے جو حضرت کی امنگوں اور خواہشات کے عین مطابق ہے۔

؎ جو رکے تو کوہ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے
اے رہِ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

حضرت فاروقی شہیدؒ کی شہادت کے بعد چند دنوں کیلئے مولانا کو رہا کیا گیا پھر ایک جھوٹے مقدمہ میں مولانا کو زخمی حالت میں گرفتار کر لیا گیا۔ کافی ماہ تفتیش کے مراحل سے گزرنے کے بعد مولانا کو راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں بند کر دیا گیا۔ انہی دنوں میں نے حضرت کو خط لکھا کہ ملاقات کی کوئی صورت ہو تو آپ تحریر فرما دیں میں ملاقات کیلئے حاضر ہوں گا تو حضرت نے اس کا جواب یہ عنایت فرمایا کہ ابھی ملاقات پر بہت سخت پابندی ہے کوئی صورت نکلی تو ضرور بلواؤں گا لہٰذا خط و کتابت کے ذریعے آدھی ملاقات کا سلسلہ جاری رکھو۔ میں حضرت کو خط لکھتا رہا اور انکے جوابات مجھے موصول ہوتے رہے انہی دنوں ''خلافت راشدہ'' میں میں نے مضامین لکھنے شروع کیے پہلا مضمون میں نے ملک میں بڑھنے والی فحاشی پر لکھا تھا اور وہ خلافت راشدہ کے صفحات کی زینت بھی بنا۔ تو انہوں نے مجھے مبارکباد کا خط لکھا اور آئندہ بھی ایسے معاشرتی برائیوں کیخلاف مضامین لکھنے کیلئے فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت کے ساتھ چنیوٹ میں حضرت استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں جانے کا اتفاق ہوا راستے میں حضرت سے

Scanned with CamScanner

منافقین کے متعلق بات چیت شروع ہوئی حضرت کا کہنا تھا کہ شیعوں نے منافقین مدینہ کا روپ دھارا ہوا ہے۔اور اس منافقت کے پردے میں مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں میں اس منافقت کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ اس موضوع پر ایک کتاب لکھی جانی چاہیے لیکن وقت نہیں کہ اس پر کام کرسکوں۔اور کوئی ایسا ساتھی بھی نہیں مل رہا کہ وہ یہ کام اپنے ذمہ لے لے۔میں نے عرض کی کہ حضرت آپ ترتیب بتلا دیں میں کام شروع کرتا ہوں جو چیزیں اکٹھی کرنی ہیں۔وہ چیزیں میں اکٹھی کر لیتا ہوں پھر آپ اس کو مطالعہ کر کے اس کو ترتیب دے دینا۔حضرت نے فرمایا کہ یہ کام بہت محنت طلب ہے اور اس کیلئے وقت چاہئے تب یہ کام مکمل ہوسکتا ہے میں نے عرض کی کہ آپ ترتیب تو سمجھائیں فرمانے لگے کہ قران پاک میں سے منافقین کی تمام نشانیاں تلاش کی جائیں اور پھر شیعوں کے تمام عقائد و عادات کا مطالعہ کیا جائے پھر ان نشانیوں کو ان کے ساتھ ملایا جائے دونوں میں حیرت انگیز مشابہت نظر آئیگی۔منافقین مدینہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مدینہ منورہ میں منافق تھے اور موجودہ دور کے شیعوں میں کوئی فرق بھی نہیں۔ان دونوں کے درمیان باہمی ربط و تعلق ہے۔چنانچہ یہ کام میں نے اپنے ذمہ لیا اور اس پر محنت کرنے کا وعدہ کیا لیکن افسوس اس پر محنت نہ کرسکا۔ایک دفعہ دوران ہفتہ ایک جلسہ میں حضرت سے ملاقات ہوئی بڑے برہم ہوئے اور پوچھا کیسے آئے ہو تو عرض کی کہ آپ سے ملنے کیلئے آیا ہوں اور جلسہ سننے کیلئے آیا ہوں۔فرمانے لگے کہ بس کرو اب لوگوں کو سنانے کی محنت کرو کب تک لوگوں کو سنتے رہو گے۔جب بھی ملتے تھے پوچھتے تھے کہ جمعہ پڑھاتے ہو یا نہیں اور تلقین کیا کرتے تھے کہ مستقل جمعہ کی جگہ تلاش کرو اور وہاں جمعہ پڑھایا کرو اور ناغہ بھی نہیں کرنا گزشتہ سال ایک دفعہ میں سرگودھا گیا ہوا تھا وہاں سرگودھا سے میں نے فون کیا کہ میں سرگودھا آیا ہوا ہوں فرمانے لگے کہ گزرے تو جھنگ سے تھے کچھ وقت کیلئے آجاتے اور مل کر آگے چلے جاتے۔پھر پوچھنے لگے کہ واپس کب آنا ہے میں نے عرض کی آج رات کو آؤں گا حضرت نے فرمایا کہ میں صبح تک ادھر ہی ہوں یہیں آجانا۔لیکن افسوس کہ اس وقت میرے ساتھ میلسی کا ایک دوست تھا اور وہ مولانا سے ملنا نہیں چاہتا تھا اس کی وجہ سے میں بھی نہ گیا جب حضرت کو پتہ چلا تو فرمانے لگے کہ آپ اس کو ساتھ لے آتے۔اس بات کا مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا۔

ایک دفعہ میں اٹک گیا ہوا تھا وہاں سے حضرت کو فون کیا معلوم ہوا کہ اسلام آباد میں ہیں اسلام آباد میں رابطہ کیا تو بات ہوئی اور ان کو اپنے متعلق بتلایا تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے کل شام کو جھنگ جانا ہے۔یہاں آجاؤ اکٹھے چلیں گے لیکن شومئی قسمت کہ میں وہاں بھی نہ پہنچ سکا اگلے دن جھنگ گیا حضرت کے پاس شام تک رہا اور پھر اجازت لیکر واپس آگیا۔شہادت سے ایک ہفتہ قبل حضرت لودھراں میں خطاب کیلئے تشریف لا رہے تھے۔جس دن حضرت کی تقریر تھی اس دن وفاق المدارس عربیہ کا پہلا پرچہ تھا اور میں نے بھی جامعہ باب العلوم میں درجہ سادسہ کا امتحان دینا تھا۔عجیب کشمکش تھی ایک طرف وفاق کا امتحان دوسری طرف محبوب قائد کی تقریر ہونا وہی تھا جو برسوں سے ہوتا چلا آرہا ہے محبوب کی محبت ہر چیز پر غالب آجایا کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو محبوب حقیقی جل مجدہٗ سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنا یا ان سے محبت کرنا دراصل محبوب حقیقی تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

چنانچہ مدرسہ میں پرچہ دیا اور فارغ ہوتے ہی لودھراں چلا گیا۔عصر کے بعد وہاں پر حضرت تشریف لائے حضرت اقدس کا خطاب سنا صحابہ کرامؓ کی عظمت پر قرآن و حدیث سے موتی نکال نکال کر مجمع کے سامنے بکھیر رہے تھے۔انوکھا انداز تھا۔ہر بات قرآن

Scanned with CamScanner

اور حدیث سے بیان کر رہے تھے فرمانے لگے کہ ہم صحابہ کرامؓ کو پرکھنے کیلئے بطور ترازو کے کسی تاریخ کو یا کسی مفکر کی باتوں پر توجہ کیوں دیں؟ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید موجود ہے جس کی پیشانی پر خود اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ دیا ہے کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں تو شک وشبہات سے مبراء کتاب جب انکی گواہی دے رہی ہے تو پھر ہمیں شک میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ اب اگر ان مقدس شخصیات کے خلاف کوئی بات کرے گا تو پھر میرا حق ہے کہ میں اس کا گریبان پکڑوں۔ اس زبان کو نکال کر گندگی کے ڈھیر پہ ڈال دوں جو ان نفوس قدوسیہ کے خلاف استعمال ہوتی ہو۔ اس قلم کو توڑ دوں جو ان کے خلاف لکھتا ہو۔ اور اس فائل کو پھاڑ کر ریزہ ریزہ کر دوں جس کے اندر یہ مطالبہ کیا گیا ہو کہ صحابہ کرامؓ کے نام نصاب تعلیم سے نکالے جائیں۔

جلسہ سے فراغت کے بعد حضرت میزبان کے گھر میں تشریف لے گئے وہاں پر حضرت سے ملاقات ہوئی حضرت نے دیکھتے ہی دریافت فرمایا کہ امتحانات شروع نہیں ہوئے میں نے عرض کی حضرت آج پہلا پرچہ ہو گیا ہے حضرت نے پوچھا کہ تو نے نہیں دیا میں نے کہا حضرت پرچہ دے کر آیا ہوں۔ فرمایا کہ کل والے پرچہ کی تیاری کب کرو گے جبکہ عشاء تو یہیں ہونے والی ہے میں نے عرض کی کہ رات کو پہنچ کر تیاری کرونگا۔ فرمانے لگے کہ کم از کم ان دنوں میں تو پابندی کر لیتے نہ آتے ملنے کیلئے کوئی فرض تھوڑا تھا؟ امتحان دینے کے بعد آئندہ ہفتے میں مل لیتے۔ خیر پھر دوسری باتیں شروع ہو گئیں میں نے حضرت سے اس فائل کے متعلق پوچھا کہ اس فائل کی کیا حقیقت ہے جس میں شیعوں نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام مبارک نصاب تعلیم سے نکالنے کا مطالبہ کیا اور پھر وہ فائل وزیر تعلیم کو پیش کی ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ "ہاں یہ حقیقت ہے وہ فائل میں نے وزیر تعلیم زبیدہ جلال سے چھین لی ہے وہ مجھے دینے پر رضامند نہ تھی میں نے زبردستی اس کے دفتر سے لے لی ہے۔ اور وہ میرے پاس موجود ہے اور اب میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ اس دنیا میں نصاب تعلیم سے صحابہ کرامؓ کے نام نکالنے والے رہیں گے یا پھر میں رہوں گا اپنی جان پر کھیل جاؤں گا لیکن یہ کام نہیں ہونے دوں گا۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ میری احتجاجی تحریک کے بعد اور ہر جلسہ میں میری بڑھتی ہوئی شدت کو دیکھ کر حکومت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور وزیر تعلیم کے ذریعہ جنرل پرویز مشرف نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے نام نصاب تعلیم سے نہیں نکالیں گے۔ البتہ آپ اپنے احتجاج میں کمی لائیں

میں نے جواب دیا ہے کہ

"میں اس وقت تک احتجاج کرتا رہوں گا جب تک پوری کارروائی اراکین اسمبلی کے سامنے نہیں لائی جاتی اور میرا اور میرے فریق مخالف کا موقف نہیں سنا جاتا اور اس پر متفقہ فیصلہ کر کے عوام کے سامنے نہیں لایا جاتا میرا یہ احتجاج جاری رہے گا بلکہ مزید شدت پکڑے گا"۔

مجلس عمل کے حضرات نے اس گروہ کو اپنی گود میں جگہ دیکر اکابر علماء دیوبند برصغیر کے بالخصوص اور عالم اسلام کے بالعموم جید مفتیان کے فتاویٰ اور امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لیکر جبل استقامت حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید تک

Scanned with CamScanner

تمام علماء و قائدین اور کارکنان کی محنت اور قربانیوں پر پانی پھیرا ہے۔ محض کرسی اور اقتدار حاصل کرنے کیلئے اس چھوٹ اور ڈھیل کی وجہ سے مجلس عمل کے قائدین کی بے پناہ ناجائز محبت کی بنا پر ساجد نقوی نے اجلاس میں بیٹھ کر جو کہ اس کی صدارت میں ہو رہا تھا یہ فیصلہ اور یہ فائل تیار کروائی اور اپنے ایک خاص آدمی کے ذریعے اس فائل کو وزیر تعلیم تک پہنچایا' دشمن نے تو جو کرنا تھا اس نے کیا ہے کیونکہ وہ دشمن ہے اور اس نے ہر وہ کام کرنا ہے جس کے ذریعہ سے وہ امت مسلمہ کو نقصان پہنچا سکے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ دشمن نے یہ کام ہمارے اپنے ہی لوگوں کی گود میں بیٹھ کر کیا ہے۔ خیر وہ اپنی سازش میں بھی کامیاب نہیں ہو سکا اور انشاء اللہ آئندہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد فقیر والی میں رات گئے تقریر کرنے کیلئے روانہ ہو گئے اور میں واپس مدرسہ باب العلوم کہروڑ پکا میں آ گیا۔

آخری ملاقات:۔

پانچ اکتوبر کو مولانا منیر احمد اختر' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں اور حافظ حق نواز کے ہمراہ جرنیل محترم حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے آخری مرتبہ ملنے کیلئے گئے کسے معلوم تھا کہ آج ہماری یہ ملاقات آخری ملاقات ہوگی اس کے بعد کبھی دنیا میں نہ مل سکیں گے۔ قدرت کے فیصلے ہیں تقدیرات ازلیہ کے سامنے عقل کو پریشان چھوڑ کر سر جھکانا پڑتا ہے۔ حضرت کی جدائی کا یہ فیصلہ ہم بھی قبول کر چکے ہیں اگر ہم نہ کریں تو ہم اس قدرت والے قادر رب کے سامنے کر ہی کیا سکتے ہیں اس دن ظہر کی نماز جامعہ عثمانیہ شورکوٹ میں ادا کی اور مسجد سے نکل رہا تھا کہ ایک دوست نے آ کر بازو پکڑ امڑ کر دیکھا تو ہمیشہ مسکرا کر ملنے والے اور بھائی کہہ کر پکارنے والے عزیز القدر بھائی مولوی سیف الرحمان خالد تھے۔ حال احوال معلوم کرنے کے بعد دریافت کیا کہ کہاں کیلئے رختِ سفر باندھا ہوا ہے بتانے لگے کہ سرگودھا میں استاذ الحدیث حضرت استاذ یم حضرت مولانا منیر احمد کے پاس دورہ تفسیر پڑھنے کیلئے جا رہا ہوں۔ میرے اصرار پر وہ بھی جھنگ تک ہمارے ساتھ سفر کیلئے تیار ہو گئے۔ جب جھنگ پہنچے تو میں نے کہا کہ حضرت سے مل کے پھر چلے جانا۔ ساڑھے تین بجے تقریباً جھنگ مرکز پہنچے۔ معلوم ہوا کہ حضرت آرام فرما رہے ہیں سارا دن لوگوں کے مسائل سنتے رہے اور پھر ظہر کی نماز کے بعد کچھ دیر سونے کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت کے ساتھ شہید ہونے والے حضرت کے ڈرائیور اصغر ندیم شہیدؒ سے ملاقات ہو گئی وہ مجھے' مولانا منیر احمد اور حق نواز کو دوسرے کمرے میں لے گئے چائے اور بسکٹوں سے میزبانی کا حق ادا کیا۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ پھر نماز کیلئے عصر و مسجد میں وضو ہی کر رہا تھا کہ تکبیر کہی گئی اور بلند آواز میں تکبیر اولیٰ کی آواز کانوں سے ٹکرائی اور معلوم ہو گیا کہ جرنیل محترم تشریف لے آئے ہیں اور نماز کی امامت فرما رہے ہیں۔ حضرت کی اقتدا میں نماز ادا کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھے حضرت اپنے خادم گل نزار کی کوئی بات سنتے رہے۔ بعد ازاں کھڑے ہو گئے لوگوں نے مصافحہ کرنا شروع کر دیا ہر شخص کے سلام کا جواب دے رہے تھے اور اس سے خیریت دریافت فرما رہے تھے۔ مجھ سے قبل برادرم مولوی سیف الرحمان نے مصافحہ کیا پھر میری باری آئی میں نے جونہی ہاتھ مصافحہ کیلئے بڑھایا حضرت نے کھینچ کر سینے سے لگا لیا اور خیریت دریافت فرمائی پھر سیکرٹریٹ میں چلنے کو کہا ہم سے آگے خود چلتے ہوئے اپنے سیکرٹریٹ میں پہنچے وہاں اپنی نشست پر براجمان ہو کر حضرت والد مدظلھم اور والدہ ماجدہ مدظلہ کے متعلق دریافت فرمایا میری والدہ ماجدہ مدظلھا کے متعلق حضرت ہمیشہ یوں دریافت کیا کرتے تھے کہ میری ہمشیرہ خیریت سے تھیں بس اتنی سی باتیں

Scanned with CamScanner

کر کے حضرت لوگوں کے مسائل میں الجھ گئے اور پھر مغرب تک لوگوں کے مسائل نمٹاتے رہے۔ مغرب سے چند منٹ پہلے فارغ ہوئے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ مغرب کے فوراً بعد بیٹھ جائیں گے جماعتی امور میں چند ایک باتیں کرنی ہیں آپ نماز پڑھ کر فوراً سیکرٹریٹ میں آجانا۔ مغرب کی نماز بھی حضرت کی امامتمیں ادا کی پھر حضرت شہید ڈاکٹر خادم حسین ڈھلو کے ہمراہ مشورہ کیلئے اندر چلے گئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہمیں وہاں بلوایا ابھی بیٹھے ہی تھے کہ عشاء کی اذان شروع ہوگئی۔ پھر مسجد چلے گئے نماز عشاء حضرت کی امامت میں ادا کی عشاء کے بعد حضرت نے ہمیں وقت دیا۔ حضرت نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ چھٹیوں میں کیا کر رہے ہو کوئی دورہ صرف یا دورہ تفسیر وغیرہ نہیں کر رہے عرض کی کہ اس سال کچھ بھی نہیں کر رہا گھر میں رہنے کا ارادہ ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ گھر میں رہتے ہوئے ایک علمی کام کرلو اور اس کے کرنے کا وعدہ تم نے بہت پہلے سے کیا ہوا ہے۔ چند اہم تفاسیر میں آپ کو منگوا دیتا ہوں ان میں سے منافقین کے متعلق آیات منتخب کرو اور منافقین کی نشانیاں تلاش کرو جب یہ مکمل ہو جائے پھر مجھے بتلانا اگلا کام بعد میں آپ کو بتلاؤں گا میں نے عرض کی کہ ٹھیک ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ آئندہ ہفتہ میں بیرونی سفر پہ جا رہا ہوں اس سے پہلے پہلے کسی دن آجانا اور کتابیں لے جانا میں منگوا کر رکھ لوں گا۔ چنانچہ یہی طے ہوا کہ دو چار دن کے بعد آکر میں کتابیں لے جاؤں گا۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

نوٹ: ''حضرت کی خواہش کے مطابق اس موضوع پر کام کا آغاز کر دیا ہے بہت جلد انشاء اللہ یہ محنت رنگ لانے والی ہے اور حضرت کی دیرینہ خواہش پوری ہونے والی ہے''۔

مولانا منیر احمد اختر کا ایک کام تھا اس سلسلہ میں کافی دیر باتیں کرتے رہے پھر فرمانے لگے کہ تمام لوگ تو اپنے اپنے کاموں سے آئے تھے صرف یونس ہی مجھ سے ملنے آیا تھا۔ بعد ازاں ہم نے اجازت طلب کی حضرت نے فرمایا کہ میں نے کھانا تیار کروایا ہے آپ لوگ کھانا کھا کر جائیں گے۔ چنانچہ کھانا کھانے کے بعد ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ حضرت پھر لوگوں کے مسائل نمٹانے میں مصروف ہوگئے۔ اس دن حضرت اتنی تیزی اور جلدی سے کام نمٹا رہے تھے جیسے آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ میرا وقت قریب آتا جا رہا ہے اور جاتے ہوئے عوام کی خدمت کرتا ہوا جاؤں۔

شہادت:۔

؎ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

چھ اکتوبر کو چند ایک کتابیں خریدنے کیلئے محترم ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں اور ایک ساتھی کے ساتھ ملتان گیا ہوا تھا تو وہاں پر حضرت شہیدؒ کے آفس سیکرٹری محمد جاوید نے فون پر یہ جانکاں خبر سنائی کہ حضرت شہید ہو گئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) بس پھر کیا تھا دنیا اندھیر نظر آرہی تھی ہر طرف بے بسی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہم تینوں بازار میں کھڑے رو رہے تھے کوئی دلاسہ دینے والا نہ تھا۔ خود ہی سنبھلے اور جھنگ کیلئے روانہ ہوئے۔ رات گئے جھنگ پہنچے۔ ہر طرف اداسی تھی۔ سڑکیں ویران، جگر پارہ پارہ تھے رنج والم کا مہیب سایہ مسلمانوں پر امڈ آیا تھا۔ مسلمانوں کے مقدر کا ستارہ عالم اسلام کا غمگسار آج گولیاں اپنے چہرے پہ کھا کر اس دنیا سے

Scanned with CamScanner

رخصت ہو چکا تھا۔ اہل اسلام کی کشتی مصائب کے بھنور میں پھنس کر رہ گئی بادبان پھٹ گیا ناخدا نا پیدا ہو گئے۔

؎ ماکان قیس ھلکہ' ھلک واحدٌ
ولکنہ' بنیان قوم ..... منھوما

قیس کی ھلاکت ایک فرد کی موت نہیں وہ تو قوم کی دیوار تھا جو منہدم ہو گئی۔ جی ہاں مولانا کی شہادت کسی ایک فرد کی شہادت نہیں بلکہ وہ مسلمانوں کی ڈھال تھے جو ٹوٹ گئی ہے وہ تو سیسہ پلائی دیوار تھے جو منہدم ہو گئی ہے مولانا کی شہادت سے استقامت مرگئی۔ عزیمت کا باب بند ہو گیا۔ چند لمحے جھنگ رکنے کے بعد اسلام آباد کیلئے روانہ ہو گئے۔ صبح وہاں پہنچے سیدھے شہداء کے پاس حاضر ہوئے حضرت اور دیگر شہداء کی زیارت کی حضرت کی پیشانی پر بوسہ دیا نماز فجر ادا کی پورا اسلام آباد ویران تھا۔ ہر طرف جرنیل کے کے دیوانے مشتعل اور بپھرے ہوئے شیر کی طرح نظر آ رہے تھے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اور شیخ حاکم علی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد مائک کے سامنے آ کر انہیں پرامن رہنے کی تلقین کر رہے تھے بالآخر میتوں کو اٹھایا گیا اور پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف چل پڑے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے حضرت کی پہلی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس وقت پارلیمنٹ ہاؤس میں مجلس عمل کی مکمل قیادت موجود تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے گمراہوں کو ساتھ بٹھانے پر ہمراہیوں کو مولانا کے جنازے میں آنے سے روک دیا' نماز جنازہ کے بعد مولانا کے علاوہ دوسرے شہداء کو انکے گھروں کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ اور مولانا کو بذریعہ ہیلی کاپٹر اسلام آباد سے جھنگ لایا گیا۔ مولانا کی میت کے ہمراہ حضرت کے سیکرٹری راشد محمود فاروقی' ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں' شیخ حاکم علی' اسلام آباد سے جھنگ آئے۔ دوسری نماز جنازہ جھنگ میں ادا کی گئی۔ بڑے بڑے مفتی اور جید علماء غمگسار لہجے میں ایک دوسرے سے تعزیت کر رہے تھے بڑی بڑی شخصیات دم بخود تھیں۔ بالآخر سسکیوں اور دبی دبی آہوں' آہ وفغاں میں حضرت مولانا کی میت کو حضرت فاروقی شہیدؒ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

؎ الثریٰ یاغائباً فی الثریٰ یتلی محاسنہ'
اللّٰہ یولیک غفراناً واحساناً

اے وہ شخص کہ غائب ہو گیا تو مٹی میں اور لوگ تیری خوبیاں بیان کر رہے ہیں خدا تجھے مغفرت اور احسان سے نوازے۔

؎ ضیائک فی عینی و ذکرک فی فمی
ومثواک فی قلبی. فاین تغیبی!

تیری روشنی میری آنکھوں میں ہے اور تیرا ذکر میرے منہ میں ہے' تیری چاہت اور طلب میرے دل میں ہیں پس تو مجھ سے کیسے غائب ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سلسلے توڑ گیا وہ سب ہی جاتے جاتے

رافضیوں نے بڑا متکبرانہ انداز اختیار کیا مسلمانوں پر جگہ جگہ ظلم وستم کئے مسلمان رہنماؤں کو شہید کیا۔ جگہ جگہ مسجدوں کو چیلنج دیے مگر اس خاک نشین درویش کے سامنے آنے کی جرأت کسی کو نہ ہوئی

؎ حباب بحر کو دیکھو کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

آپؒ کے بیان میں اس قدر کشش اور جاذبیت ہوتی تھی کہ سامعین کا دل موہ لیتے تھے

؎ وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کر لے وہی ہے فاتح زمانہ

آپؒ نے ہر ظلم و جبر اور جور و جفا سے بغاوت کی اور غلام قوموں کو درس حریت دیا آپ اکثر کہا کرتے تھے۔

؎ دیا کرتا ہوں میں غلاموں کو درس حریت
پیشہ مرا بغاوت ہے باغی کہلاتا ہوں میں
اُس وقت عیاں ہوتا ہے مجھ پر راز زندگی
جب حکم سلطنت کا پاؤں کی ٹھوکر سے اڑاتا ہوں

زندگی بھر آپؒ اسلام کے لیے تڑپے اور آپؒ کی دعا والتجا یہ رہی کہ

؎ عزائم کو سینوں میں بیدار کردے
نگاہ مسلمان کو تلوار کردے

بعض اپنوں نے بھی آپؒ کو مصلحت پسندی کا درس دیا۔ ہاں بعض اپنوں کو بھی میرا قائد کھٹکتا رہا کیونکہ آپؒ میں منافقت اور جھوٹ نام کی چیز نہ تھی۔

؎ عتاب دشمناں برسوں جفائے دوستاں برسوں
بہت صدمے رہی سہتی یہ جان ناتواں برسوں

بالآخر کروڑوں سنی عوام کے دلوں کی دھڑکن امت مسلمہ کا ہیرو، محسن اعظم، میرا قائد مولانا محمد اعظم طارق اچانک ہمیں داغ مفارقت دے کر ہم سے بچھڑ گیا۔ لیکن صحابہؓ کا یہ سچا عاشق، امی عائشہؓ کا یہ جانثار سپاہی زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔

؎ ہر دور کی تاریخ دے گی یہ گواہی
دشمن تیرے مرجائیں گے تو زندہ رہے گا

محمد عمر عثمانی، گوجرانوالہ

Scanned with CamScanner

عظیم بیٹا عظیم ماں کے تقدس پر قربان ہوگیا

قاضی محمد اسرائیل گزنگی مانسہرہ

قلم لرزاں ہے ذہن پریشاں ہے دل سوچوں میں گم ہے کہ کیا لکھوں؟

ہم سے ظالموں نے امت کا غم خوار چھین لیا' علماء کا سردار گم ہوگیا۔ بہاروں کا شاہ سوار چلا گیا ایک دن میں قرآن پاک کی مکمل تلاوت کرنے والا جیل میں قرآن وسنت کی روشنی پھیلانے والا چلا گیا۔ اخلاق وجرأت ایثار وقربانی کا پہاڑ ٹوٹ گیا' ہفتوں پانی اور نمک سے روزے رکھنے والا چلا گیا چالیس دن تک بھوکا رہنے والا نہ رہا۔ اس کی جرأت کی مثال کوئی نہیں پیش کرسکتا' جیل میں رہ کر قومی اسمبلی کا الیکشن جیتنے والا نہ رہا وہ تو کامیاب ہوگیا اس کو دنیا سے ہٹانے والے اپنی آخرت خراب کر گئے۔ اس کی لاش رات کو اسلام آباد کی لال مسجد میں رہی ہزاروں انسانوں نے دیدار کیا۔ دنیا میں سچا پرچم لہراتا رہا۔ دنیا سے گیا تو سچائی کے پرچم کی چادر تلے گیا وہی سچا پرچم کفن بن گیا۔

مکان نہیں:۔

تین بار قومی اسمبلی وصوبائی اسمبلی کے ممبر بنے مگر نہ کوٹھی بنائی اور نہ ہی پلاٹ اور نہ کوئی جائیداد بنائی۔ مسجد کے گھر سے جنازہ اٹھا وہ بھی اتنا کہ بس سر چھپ جائے یہ کردار والا انسان عالم اسلام کے عظیم سپوت مولانا محمد اعظم طارق ہی تو تھے اب جن کو شہید اسلام لکھا جارہا ہے مولانا کی زندگی کا جس پہلو سے بھی غور کیا جاتا ہے کہنا پڑتا ہے کہ "اللہ کی قدرت کے ایک مظہر اتم تھے" یہ بات پیر مہر علی شاہ گولڑوی " نے مولانا قاسم نانوتوی کے بارے میں فرمائی تھی اس دور کے سب سے بڑے شیخ الحدیث ہمارے پیرومرشد مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ نے مولانا محمد اعظم طارق شہید کے بارے میں فرمایا کہ "آپ اکابر علماء دیوبند کی آبرو ہیں" میرے خیال میں حضرت شیخ مدظلہ کا یہ ارشاد گرامی تمام علماء کی طرف سے کافی ہے۔

میری کتاب پر اعتماد:۔

جب بھی کوئی کتاب شائع ہوتی مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی خدمت میں پیش کی جاتی حضرت جھوم جاتے' خوشی کا اظہار کرتے اور اعتماد کی انتہا کرتے ہوئے اپنے قلم سے ضرور کچھ لکھتے۔

میری صفائی مولانا کی گواہی:۔

ایک مرتبہ ایک عزیز نے مولانا سے میرے بارے میں کوئی انتہائی نامناسب بات کہی تو مولانا سرخ ہوگئے اور فرمایا اس شخصیت کے بارے میں آپ وہ بات کہہ رہے ہیں جس نے قہر خداوندی جیسی کتاب اور مولانا حق نواز جھنگوی اور مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی مجلس کے سو پھول کتابیں لکھیں۔ وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں ان کے قلم سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا ہے۔

Scanned with CamScanner

شعبہ نشرواشاعت کی ذمہ داری:۔

ہر مرتبہ فرمایا کہ ہم ایک بورڈ بنانا چاہتے ہیں جس میں پانچ آدمی ہونگے اور وہ ذمہ داری ہم آپ پر ڈالیں گے۔مولانا کی حق گوئی کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ جس کے ساتھ ہوتے اخلاص سے ہوتے جس کے ساتھ دشمنی ہوتی وہ بھی سخت ہوتی، بس اللہ کے لیے راضی اور اللہ ہی کے لیے ناراض ان کا کردار ایک سچے مسلمان کا تھا۔وہ ہر میدان کے غازی تھے ان میں ایک کھرے مسلمان کی جملہ صفات موجود تھیں۔جب ہماری کتاب خبروں سے خوشبو کی کمپوزنگ ہورہی تھی حضرت نے تقریظ بھی لکھی اور فرمایا اس کتاب میں آپ نے اکابر دیوبند کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کردیا ہے۔مولانا فرمایا کرتے ہماری خوش نصیب جماعت ہے جو جماعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کررہی ہے۔

میرا اعزاز اور مولانا کا کردار:۔

کہاں میں اور کہاں مولانا اعظم طارق وہ علم کے پہاڑ میں ان کے جوتوں کی خاک مگر اس کے باوجود حضرت نے بارہا میری کتاب پر تقریظ لکھی اور جیل میں خود قیدیوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ایک موقع پر فرمایا کہ جس دن قائد ملت اسلامیہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید ہوئے اسی صبح کو ہم نے آپ کی کتاب قہر خداوندی بر گستاخان اصحاب نبی کو پڑھا ہم نے مشورہ کیا کہ اس کتاب کو ہر گھر اور ہر فرد تک پہنچایا جائے تاکہ صحابہ کرام کے گستاخوں کا عبرتناک انجام معلوم ہو اور لوگ عبرت حاصل کرکے صحابہ کرام کی توہین سے باز آجائیں۔

میرے بیٹے کا نکاح:۔

میں نے اپنے بزرگ علماء اور ساتھیوں کے ساتھ جھنگ میں حاضری دی اور عرض کیا کہ حضرت میرے بڑے صاحب زادے حافظ محمد قاسم عثمان کا نکاح ہے اگر آپ احسان فرمائیں اور نکاح پڑھائیں تو کرم نوازی ہوگی۔حضرت تشریف لائے اور نکاح بھی پڑھایا اور رہائش بھی ہمارے ہاں رکھی یہ حضرت کا احسان ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ضلع بھر میں جب بھی پروگرام ہوتا تشریف لاتے ہمیں اعزاز سے نوازتے اور احسان فرماتے مولانا کی وفا ہمیشہ زندہ رہے گی۔ان کا احسان زندگی بھر میرے خاندان کو یاد رہے گا۔

اس سے بہتر جگہ ہمارے لیے ہے:۔

شوگراں میں ایک مرتبہ بہت سے دوستوں کے ساتھ ایک ساتھی نے فرمایا بہت اچھی جگہ ہے مولانا نے فرمایا بس چند دنوں کی بات ہے ہمارے لیے اللہ کے ہاں اس سے بہت بہتر جگہ ہے مولانا شہید ہوکر اس بہتر جگہ میں چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں۔

علماء اور حسد:۔

Scanned with CamScanner

ایک موقع پر حضرت نے فرمایا اگر علماء سے حسد ختم ہو جائے تو یہ آسمان کے ستارے بن جائیں مگر حسد کی آگ نے ان کو کھالیا۔

آخری طلبی:۔

۲۹ ستمبر کو ایبٹ آباد میں شاندار پروگرام ہوا جس کا عنوان تھا۔ نفاذ شریعت کانفرنس اس موقع پر آپ نے دو جگہوں پر پریس کانفرنس کی اس کے درمیان میں نماز پڑھی حضرت نے فرمایا کہ منگل والے دن مانسہرہ کے ساتھی اسلام آباد آئیں وہاں کچھ ضروری باتیں ہونگی اللہ کی شان جس دن پروگرام ہوا وہ بھی منگل ہی کا دن تھا۔ دوسرے دن حضرت پشاور چلے گئے صوبہ سرحد کے پروگرام یادگار ہوئے اندازہ یہ لگ رہا تھا کہ مولانا اب ملک پر چھا جائیں گے۔ کیا معلوم تھا کہ مولانا صدمہ دیکر جا رہے ہیں' پیر والے دن ہمشیریاں میں مولانا محمد اسحاق کے مدرسہ میں پروگرام ہوا صبح دس بجے کہ کل کس وقت جانا ہے اور کس گاڑی والے کو ساتھ لیکر جائیں گے' پروگرام بن گیا ہم اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے مغرب کی نماز میں نے بخاری کوٹ ٹاؤن شپ مسجد خلفائے راشدین میں پڑھائی۔ اور بعد نماز درس دیا' گھر فون کیا تو حافظ محمد قاسم عثمان نے بتایا کہ آپ گھر تشریف لائیں۔ مولانا محمد اعظم طارق شہید ہو چکے ہیں پھر کیا تھا معلوم یوں ہوا کہ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ مرکزی جامع مسجد میں ساتھی جمع ہوئے رات ہی کو اسلام آباد روانہ ہو گئے۔ رات کو لال مسجد اسلام آباد میں قائد ملت اسلامیہ کا دیدار کیا جو چہرہ زخمی حالت میں بتا رہا تھا ''میں تو امی جان کی عزت و ناموس پر قربان ہو گیا ہوں۔ کیا آپ سب تیار ہیں ہاں اگر تیار ہیں تو پھر میری آواز تمہارے کانوں میں گونجتی رہے۔ صحابہ سب کے ہیں یہ اسلام کے گواہ ہیں ان پر اسلام کی سچائی کا مدار ہے ان کا دفاع کرنا۔'' رات کو ہزاروں لوگوں نے حضرت کا دیدار کیا صبح کے قریب ان کے چار ساتھیوں کی لاشیں بھی آ چکی تھیں۔ رات کو مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی' مولانا میاں محمد نقشبندی' شیخ حاکم قاری محمد حنیف شاہد' چوہدری سلطان' قاری محمد ایوب' ایک کمرے میں رہے۔ صبح کی نماز جامع مسجد لال میں ادا کی مولانا عبدالعزیز نے نماز کے بعد مولانا محمد اعظم طارق کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

باڈر والا شہید ہوتا ہے:۔

مولانا عبدالعزیز نے فرمایا کہ مولانا محمد اعظم طارق سے کسی نے سوال کیا کہ آپ ہی کی جماعت کے قائدین شہید ہوتے ہیں؟ اور لوگ کس وجہ سے شہید نہیں ہو رہے۔ مولانا محمد اعظم طارق نے فرمایا وجہ یہ ہے کہ ہماری جماعت اسلام کی سرحد و بارڈر کی حفاظت کر رہی ہے اور سرحد پر دفاع کی پوزیشن میں کھڑی ہے جب مخالف کی گولی آتی ہے تو سب سے پہلے باڈر کا محافظ شہید ہوتا ہے' گھروں میں رہنے والے اس وقت شہید ہوں گے جب بارڈر پر کوئی نہ رہا۔ انہوں نے مولانا محمد اعظم طارق کے کردار اور اسلام کے لیے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ نماز سے پہلے اور بعد یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اب آسمان بھی آنسو برسا رہا ہے کہ ملت کا نگہبان چلا گیا۔ عقل و شعور' فکر و نظر کی روحانی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ آپ آج شب قدر کا گزر ہو رہا ہے امام ابوحنیفہؒ کی بات ذہن میں گونج رہی تھی کہ یہ رات سارے سال میں گھومتی ہے خوش نصیبوں کو مل جاتی ہے بدنصیب محروم

Scanned with CamScanner

رہے ہیں۔مولانا شہید کے جسم مبارک کو جب تابوت میں ڈالا جارہا تھا۔اس وقت اللہ کا احسان ہوا کہ آخری عمل راقم الحروف اور چند دوسرے دوستوں کے حصہ میں آیا شیر اسلام جرنیل اسلام کے مبارک پاؤں کو اٹھا کر تابوت میں ڈالا۔ان کے دوسرے ساتھیوں کی لاشوں کو بھی حضرت شہیدؒ کے چہرہ انور کو قبلہ رُخ راقم الحروف ہی کی گزارش پہ کیا گیا۔اتنے میں مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی تشریف لائے۔سنت خلیفہ اوّل سیدنا صدیقؓ کو زندہ کیا تابوت میں مولانا شہید کے چہرہ کو بوسہ دیا۔پھر پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے۔وہاں ہزاروں انسانوں نے شرکت کی۔جنازہ سے قبل مختلف حضرات نے شہید اسلام کو خراج عقیدت پیش کیا۔جب میجر منہاس نے گفتگو کی تو ہزاروں انسانوں کو رلا دیا۔انہوں نے کہا ''اعظم طارق تجھے مبارک ہو' جوانی میں شہادت پاکر جنت میں سوگیا۔میں بوڑھا انتظار ہی میں رہا تیری شہادت ضرور رنگ لائے گی یہاں ہی سے اسلام کی آواز گونجے گی''۔شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم ہزاروی نے فرمایا اللہ اس کے رسولؐ اور مسلمانوں کے لیے یہ آیت بتارہی ہے کہ اس وقت مسلمان صحابہ کرام تھے جو لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہیں وہ ہی عزت والے ہیں جو صحابہ کرامؓ کے ساتھ نہیں ان کی کوئی عزت نہیں ہے۔ اعظم طارق دنیا و آخرت دونوں میں عزت والا ہے وہ صحابہ کے ساتھ ہے۔جو لوگ اعظم طارق کے ساتھ ہیں وہ اللہ کے ہاں عزت والے ہیں''۔مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی نے کہا ''اعظم طارق عالم اسلام کے ہیرو تھے ہم جنازے اٹھاتے رہیں گے مگر مشن ختم نہیں ہوگا۔انہوں نے کہا ساجد نقوی کو اپنی مجالس سے نکالا جائے۔مولانا حافظ محمد صدیق نے کہا ''ہم مولانا اعظم طارق کو شہادت پر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ان کا مشن جاری رہے گا''۔ڈاکٹر خالد نواز فاروقی نے کہا ہم ڈرنے والے نہیں مشن آگے بڑھے گا۔''خلیفہ عبدالقیوم نے کہا کہ ہمارے قائد کے قاتلوں کو گرفتار کرو اگر قاتل گرفتار نہ ہوئے تو حکومت خود ذمہ دار ہوگی۔شیخ حاکم نے کہا ''ہمارے دل زخمی ہیں مگر یقین مضبوط اور حوصلے بلند ہیں یہ مشن آگے بڑھے گا''۔

ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے کہا ''ملت اسلامیہ کے کارکن اتحاد و اتفاق قائم رکھیں۔مرکز کی ہدایت کے مطابق کام کریں کوئی شخص ایسی حرکت نہ کرے جو امن و امان کے لیے نقصان دہ ہو'' پھر اعلان کیا گیا مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نماز جنازہ پڑھائیں میں نے جلدی میں راستہ بناتے ہوئے حضرت کو قریب کرنا چاہا تو حضرت نے اس انداز کو دیکھ کر گردن پر بوسہ دیا اور دعاؤں سے نواز حضرت کے تابوت کو جھنگ کو روانہ کردیا اور ہم حضرت کے ساتھی قاری ضیاء الرحمٰن کھٹانہ گوجر کی لاش لیکر بالاکوٹ کیلئے روانہ ہوگئے۔

امی جان صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا لینے آئیں:۔

پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے جنازہ کے بعد بتایا کہ چار دن پہلے مجھے خواب آیا اور میں نے دیکھا کہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا تشریف فرما ہیں میں نے عرض کیا امی جان آپ کیسے تشریف فرما ہیں؟ انہوں نے فرمایا ''میں اپنے بیٹے محمد اعظم طارق کو لینے آئی ہوں'' میں نے یہ خواب مولانا محمد اعظم طارق کو بتایا تو انہوں نے اس وقت مسکرا کر فرمایا اللہ بہتر ہی کرے گا۔انشاء اللہ انجام اچھا ہوگا۔اس خواب کو سننے کے بعد میرے دل میں خیال آیا امی رضی اللہ عنہا نے تو ضرور آنا تھا اب وہ

Scanned with CamScanner

عظیم بیٹا ان کے مقدس نام پر قربان ہو رہا تھا۔ مولانا اعظم طارق وہ خوش نصیب انسان ہیں جنہوں نے اپنی جماعت ملت اسلامیہ کے لیے سب سے پہلے قربانی پیش کر کے ثابت کر دیا کہ یہ راستہ سچا ہے تم بھی اس سچے راستے پہ چل کر کامیاب ہو جاؤ۔ کامیابی شہادت کی تو خوش نصیب ہی لوگوں کو ملتی ہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی نے سپاہ صحابہ کیلئے قربانی دیکر منزل کو متعین کر دیا کہ بانی جماعت بھی جماعت پر قربان ہے مولانا محمد اعظم طارق نے ملت اسلامیہ کے لیے قربانی پیش کر کے ثابت کر دیا کہ ملت کا مشن اور پروگرام سچا ہے میں اس جماعت کا بانی ہو کر اپنی شہادت کی سعادت حاصل کرتا ہوں اب جو لوگ بھی اس راستے پر چلیں گے کامیاب ہوں گے کامیابی ان کے قدم چومیں گی۔

؎ جو نبیؐ کا غلام ہوتا ہے
اس کا اعلیٰ مقام ہوتا ہے

اس شعر پر صداقت کی مہر لگا دی ہے

؎ ہم فخر سے کہتے ہیں ہمارے ہیں صحابہؓ
واللہ ہمیں جان سے بھی پیارے ہیں صحابہؓ

جہد مسلسل قید و بند کی زندگی کو چھوڑ کر جنت کی آرام والی زندگی کی طرف چلے گئے لاکھوں کو تڑپا گئے لاکھوں کو رلا گئے' لاکھوں کو صدمات دے گئے۔ دنیا بھر میں غم کی لہر اٹھی کہ ہم سے جرنیل چلا گیا۔

آسمانی و روحانی و ایمانی جرنیل:۔

عرض کرتا چلوں وہ جرنیل تھے لیکن وہ زمین کے کسی حصے کے نہیں کسی علاقہ کے نہیں کسی ملک کے نہیں کسی قوم و برادری کے نہیں وہ اسلام کے جرنیل تھے۔ جہاں سے اسلام کے خلاف آواز اٹھی مولانا سینہ تان کر میدان میں آ گئے' وہ دو نام تو الف سے ملکوں کے شروع ہوتے ہیں ایران اور امریکہ ان کی طرف سے جب اسلام پر حملہ ہوا تو مولانا میدان میں کود پڑے شیر کی طرح للکارا۔ صرف زبانی ہی نہیں جیل کی سلاخوں میں رہ کر بھی آواز حق کو بلند کیا۔ ہتھیار ڈالے نہیں' ہفتوں پانی اور نمک سے روزہ افطار کیا پھر ایک وقت آیا' چالیس دن تک بھوکے رہے دنیا نے یہ منظر بھی دیکھا کہ جرنیل چالیس دن تک بھوکا رہا۔ کارکنوں ہی کو نہیں خود قربانی دیکر ثابت کر دیا جرنیل بارڈر پر آ گئے۔

؎ ناموس اصحابؓ پر ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خون مانگا ہم وقت کا دامن بھر دیں گے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا بازو زخمی:۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے صاحبزادے نے خواب دیکھا کہ حضرت خواب میں نظر آئے او اپنے ہاتھ کو کھولتے ہیں اور اس میں سے خون جاری ہو جاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ تجھے ظالموں نے زخمی کر دیا ہے تین چار مر

Scanned with CamScanner

ایسے فرمایا۔اس خواب کی تعبیر سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ کیا منظر ہوگا۔جب حضرت مولانا اعظم طارق شہید ہوئے تو سمجھ آئی کہ یہ تو روحانی تعلق تھا کہ حضرت فرمارہے تھے میرا روحانی بیٹا شہید ہورہا ہے جو میرا بازو تھا کٹ گیا۔یہ بات وخواب مولانا محمد اعظم طارق کے بھائی مولانا محمد عالم طارق نے جھنگ میں بتائی جب ہم تعزیت کے لیے حاضر ہوئے۔

کلمہ پڑھا اور شہادت کا مقام پا گئے:۔

اسی موقع پر حضرت مولانا مفتی وقارالحق عثمان نے کسی ساتھی کو خواب بتایا کہ مولانا شہید جب خواب میں تشریف لائے تو عرض کیا حضرت آپ کے ساتھ کیا واقعہ ہوا؟ حضرت نے فرمایا جب ہم پر حملہ کیا گیا تو فرشتے سفید چادر لیکر آئے اور فرمایا اس چادر کو تان لو۔اچانک ایک دوسرا فرشتہ آیا،راس نے کہا مولانا جنت میں آپ کا بلاوا ہوگیا ہے میں نے فوراً کلمہ پڑھا اور شہادت کا درجہ پالیا۔بس ہم جنت میں ہیں آرام سے ہیں بہت خوشحال ہیں۔

سیڑھیوں سے آسمان پر:۔

اسی موقع پر بات کرتے ہوئے ہمارے ساتھی حاجی صابر حسین نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے شہادت سے پہلے خواب دیکھا کہ مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عالم طارق ایک بہت خوبصورت پہاڑی پر کھڑے ہیں اور ہم بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وہاں حاضر ہوجاتے ہیں میں نے عرض کیا کچھ جماعت کے بارے میں بتائیں؟ حضرت نے فرمایا مجھے پہلے آپ نے بتانا تھا دیر کیوں کی؟ اچانک میں نے عرض کیا حضرت ایجنسیاں آپ کو تلاش کرتی ہیں حضرت وہاں سے چل پڑے پھر ایک سیڑھی پہ چڑھنا شروع کیا نعرۂ تکبیر لگاتے ہیں اور اللہ کی وحدانیت کے ترانے گاتے ہیں۔ادھر رسالت اور صحابہ کے ترانے گونجتے ہیں مولانا آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور باقی ساتھی زمین پر کھڑے اس منظر کو دیکھتے ہیں۔جب یہ خواب سنا تو مولانا محمد عالم طارق نے فرمایا ہاں وہ تو آسمانوں پہ شہادت پاکر چلے گئے ہم زمین پر انتظار کررہے ہیں۔

مولانا شہید کی قبر پر جب دعا کے لئے حاضر ہوئے تو عجیب وغریب منظر تھا محسوس ہورہا تھا کہ جنت میں سات محل تیار ہوچکے ہیں جو دیکھنے میں تو کچی قبریں نظر آرہی ہیں مگر اصل میں تو یہ جنت کے محل ہیں۔جہاں گلشن جھنگوی کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی دائیں وبائیں اور پاؤں کی طرف اپنے باغ کے پھولوں کو سلا کر مسکرا رہے ہیں اور فرمارہے ہیں۔جھنگوی نے پکارا ہے فردوس کے بالا خانوں سے۔ہم نے تو جنت میں جگہ پالی ہے تم بھی تیار ہوجاؤ' مزے کررہے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ اس چمن کو آباد رکھے۔

ایک شہید کے خون سے سات سو تیار:۔

حضرت علامہ علی شیر حیدری کی ایک تقریر دلپذیر ہے کہ ایک دانہ مٹی میں دباتے ہو تو 70 نکلتے ہیں ایک شہید دباؤ گے تو سات سو پیدا ہونگے۔ہمارا دل تو گواہی دیتا ہے کہ ایک شہید کے خون سے سات ہزار پیدا ہونگے۔مولانا محمد اعظم طارق کا خون

Scanned with CamScanner

رنگ لائے گا۔ اسلام کی بہاریں ہوگی نوجوان میدان میں آئیں گے۔ بوڑھے سرپرستی کریں گے۔ علماء قیادت کریں گے مائیں بہنیں دعائیں کریں گی مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت سے پوری دنیا پر اسلام کا پرچم بلند ہوا ہے۔ ایک سکھ کا دس سالہ بچہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور اپنا نام محمد اعظم طارق رکھتا ہے کہ محمد اعظم طارق ایک عالم ہو کر اتنا بڑا مضبوط اور ارادے کا پختہ رکھتا ہے جس کا وہ کلمہ پڑھتا ہے وہ کتنا عظیم ہوگا۔ یہ معصوم بچہ روکزئی ایجنسی میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا کلمہ پڑھ کر حلقہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے یہ بھی مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کی کرامت ہے کہ خود تو شہید ہو گئے مگر ایک ننھے بچے کو اپنے نام و جگہ پر بیٹھا گئے۔

ہمارے جانے کے بعد بہار اندر بہار ہوں گی
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

ہماری آخری صدا مولانا محمد اعظم طارق تیری جرأت و بہادری و شہادت کو سلام ہو۔ سلام ہو! سلام ہو!۔

حسین یادیں

قاضی محمد ارشد الحسینی' خانقاہ مدنی' اٹک

دین حق روز اوّل سے ان گنت قربانیوں اور شہادتوں کے حسین جلو میں سفر کرتا ہوا اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ ان قربانیوں میں کہیں سیدنا نوح علیہ السلام' سیدنا ابراہیم خلیل اللہ' سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ' سیدنا عیسیٰ روح اللہ' سیدنا یحییٰ علیہ السلام اور دیگر کائنات کے نفوس قدسیہ اپنی کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ جلوہ افروز نظر آتے ہیں تو کہیں خود باعث تخلیق کائنات' فخر موجودات' محبوب رب الارض والسموات' نبی الانس والجنات صلی اللہ علیہ وسلم سلاماً کثیراً کی حیات طیبہ میں حق تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ان گنت قربانیاں منور نظر آتی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سچا عاشق زار صحابیؓ حاضر خدمت ہوا کہ یارسول اللہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے فرمایا سوچ لے۔ پھر عرض کی ہاں حضرت! مجھے آپ سے بہت محبت ہے فرمایا! پھر اس بات کے لیے تیار ہو جا کہ تجھ پر آزمائشیں ایسی آئینگی جس طرح تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو اس کے منکے یکے بعد دیگرے گرتے ہیں۔

اسی طرح سید الکونین' نبی الثقلین کے سچے پیروکاروں کو قیامت تک ایسے مصائب و آلام اور آزمائش سے گزرنا ہوگا جس سے وہ کندن بنیں اور راہ صدق و وفا میں ہر قیمتی چیز قربان کر دیں حتی کہ اپنی جان عزیز بھی۔

چنانچہ اس فہرست میں قرن اوّل صحابہ کرامؓ کے دور عالی سے لے کر آج تک بڑے بڑے عشاق' مفسرین' محدثین' سلف صالحین' متکلمین' اکابرین گزرے ہیں۔

ہمارے اس دور میں بحمد اللہ' بشکر اللہ یہ نعمت علماء دیوبند کے حصے میں آئی۔ بالفاظ دیگر حق تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ کے

Scanned with CamScanner

لیے علماء دیوبند اور ان کے اکابر کو چن لیا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، سید احمد شہیدؒ، بالاکوٹ، طالبان سے لیکر سپاہ صحابہؓ تک، حق نوازؒ، ایثار قاسمیؒ، فاروقیؒ، شعیب ندیمؒ یہ وہ پاکیزہ نفوس ہیں جن کو رب تعالیٰ نے شہادت عظمیٰ جیسی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی شہید راہ حق، باوفا، حافظ قرآن، عالم باعمل لاکھوں دلوں میں بسنے والا، عاشق صحابہؓ اعظم طارقؒ بھی ہیں۔ میری ان سے ملاقاتیں مختصر رہیں مگر ہر ملاقات اپنا ایک حسین نقش قلب وجگر پر کندہ کرگئی کہ میں ان کو اپنی سعادت مندی سمجھتا ہوں۔

اعظم طارقؒ بہت خوبصورت نورانی چہرے والا شخص تھا اللہ کا نور اس کے حسین چہرے پر چمکتا رہتا تھا۔ لیکن دشمنوں نے جس طرح سیدنا امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس سے دشمنی کرتے ہوئے نہ صرف آپ کو شہید کردیا بلکہ آپ کے حسین چہرے اور جسم کو گھوڑوں کے سموں سے روند دیا۔ اسی طرح دشمنوں نے محب صحابہؓ واہلبیتؓ اعظم طارقؒ کے جسم مبارک اور چہرہ منور کو گولیوں سے چھلنی کردیا۔

ایک دفعہ ایبٹ آباد تشریف لائے۔ علماء موجود تھے حضرت شہید انتہائی انکساری کا پیکر علماء کرام کا احترام کرتے ہوئے چارپائی کے سر کی طرف بٹھاتے مگر کوئی عالم دین اس طرف بیٹھنے کو تیار نہ ہوتا اور پائنتی کی طرف بیٹھتا۔ میں نے آپ کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ سنایا کہ آپکی اپنی چارپائی کے دونوں طرف پائنتی بنی ہوئی تھی۔ اس لیے یہ تکلف ہی نہ تھا کہ کون سر کی طرف بیٹھے؟ اس پر بہت محظوظ ہوئے۔

اٹک خانقاہ مدنی تشریف لائے، فرمانے لگے میں آپ کے والد گرامی مفسر قرآن حضرت قاضی صاحب کی مرتب "شیخ العرب والعجم" کی سوانح چراغ محمد سے اگست کے مہینے میں ساری تقریریں کرتا رہا اور راہنمائی اس سے لیتا رہا۔ عظمت قرآن کے عنوان سے ایبٹ آباد میں عظیم الشان کانفرنس تھی۔ بعض علماء نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ نہ جائیں مگر آپ نے تمام علمائے کرام کو ایسے سکوت جواب ارشاد فرمائے کہ سب خاموش ہوگئے اور حضرت شہید نے وفا کرتے ہوئے تشریف لاکر عظمت قرآن پر ایسی تقریر فرمائی جو کہ ایک شاہکار ہے۔ اور اس میں فرمایا کہ نسبت کا بڑا اثر ہوتا ہے اور ہم نسبت کے قائل ہیں۔ یاد رہے آپ حضرت شہید محمد یوسف لدھیانوی کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔

مسلک حق اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے سختی سے پابند تھے۔ اٹک خانقاہ مدنی میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں عجیب بات ارشاد فرمائی، فرمایا کہ سپاہ صحابہؓ کا ہر نظریاتی اور پختہ کارکن حیات النبیؐ کا قائل ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی سپاہ صحابہؓ کا مخلص کارکن بھی ہو اور حیات النبیؐ کا قائل نہ ہو کیونکہ ہر کارکن اپنے جلسوں میں یہ نعرہ ضرور لگاتا ہے، زندہ ہے جھنگویؒ زندہ ہے زندہ ہے قاسمی زندہ ہے، زندہ ہے فاروقیؒ زندہ ہے جھنگویؒ قاسمیؒ اور فاروقی زندہ ہیں تو نبیؐ زندہ نہیں؟ سبحان اللہ! کیا عجیب دلیل ہے۔

اب حضرت شہیدؒ رب تعالیٰ کے جوار رحمت میں پہنچ چکے، جنت کی بہاروں میں سیریں کررہے ہیں۔ دعا ہے رب تعالیٰ انکو دیگر شہداء کے جلو میں جنت الفردوس میں نعمتیں عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

Scanned with CamScanner

آہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق ؒ

استاذ العلماء حضرت مولانا مخدوم منظور احمد صاحب مدظلہ (قائمقام امیر جمعیت علماء اسلام پنجاب)

؎ یقیناً تیری موت پر آسمان بھی رویا اور زمین بھی روئی

جب بھی اخبارات ورسائل میں مولانا کی تصویر بیان یا ذکر خیر ہوتا ہے تو انتہائی آفسردہ ہو جاتا ہوں دل بیٹھ جاتا ہے سوچتا ہوں یا اللہ مولانا کا کیا قصور تھا جس کی بنا پر انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا گیا' کیا اللہ اور اسکے رسول اور انکے اصحاب کرامؓ کے نام لیواؤں کی یہی جزاء ہے کہ تہہ تیغ کر دیئے جائیں پھر اللہ سے مخاطب ہو کر عرض کرتا ہوں۔

؎ خدا جانے محبت کے یہ کیا اسرار ہوتے ہیں
جو سر سجدوں میں جھکتے ہیں وہی زیب دار ہوتے ہیں

مولانا مرحوم ومغفور نے مختصر سی زندگی میں بڑی ہی محنت ومشقت برداشت کر کے شہادت عظمیٰ حاصل کی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ آمین حضرات محترم: ہم کمزور دل کے لوگ ہیں بعض چیزوں کو اپنے لئے برا اور نقصان دہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس میں خیر ہوتی ہے اور بہت سی چیزوں کو خیر سمجھتے ہیں اس میں شر ہوتا ہے

عَسٰٓی اَن تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (الخ)

جیسا کہ اس شہادت کے بارہ میں بہر صورت اللہ پاک کے ہر کام میں خیر ہوتی ہے وہ اپنی حکمتیں خود ہی جانتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت کی روح کو تسکین عطاء فرماویں ظاہری طور پر تو ایسا نقصان ہے جس کا ازالہ ناممکن ہے بعض واقعات کو بھلایا نہیں جاسکتا زندگی بھر افسوس رہتا ہے مولانا مرحوم کے ساتھ یا سپاہ صحابہ پوری جماعت کے ساتھ میرا وقت گزرا کیونکہ میرا بنیادی تعلق 1965ء طالب علمی کے دور سے جمعیت علماء اسلام کے ساتھ ہے بایں ہمہ بعض چیزیں دل پر نقوش چھوڑ جاتی ہیں جس کا افسوس ہمیشہ رہتا ہے ایک دفعہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ قادر پوراں ضلع ملتان میں تشریف لائے میں بھی وہاں تھا تھوڑا وقت مخصوص نشست میں اکٹھے رہے تھوڑی دیر بعد مسجد میں حضرت کا بیان ہوا مجھے میرے اپنے شاگردوں اور عزیزوں نے مولانا سے قبل چند ابتدائی جملے کہنے کی دعوت نہیں دی جس کا افسوس مجھے ہمیشہ رہے گا اسی طرح دو جون 2003ء کو جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس میرے ہاں مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد کبریٰ نیو سمن آباد میں ہوا غنیمت سمجھتے ہوئے اسی رات کو سیرت کے موضوع پر جلسہ رکھا جس کا مولانا مرحوم سے بھی وقت لیا فون پر خود ہی نام لکھنے کی منظوری دی دلی خواہش تھی کہ ذاتی طور پر خدمت کا موقع ملے گا مگر افسوس کہ حضرت تشریف نہ لا سکے شہادت سے ٹھیک ایک ماہ قبل چھ ستمبر 2003ء کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر مجھے کہا گیا کہ سپاہ صحابہؓ کے چند دوستوں کی میزبانی آپ کے ذمہ ہے خدا معلوم کس بنا پر یا مصروفیات کی بناء پر میں نے انکار کر دیا کاش مجھے معلوم ہوتا یا بتلایا جاتا کہ مولانا بذات خود تشریف لا رہے ہیں تو بندہ تمام مصروفیات پس پشت ڈال کر اور از حد مسرور ہو کر سعادت حاصل کرتا مگر زندگی بھر کا یہ افسوس باقی ہے وفات حسرت آیات کے کچھ دنوں بعد میں نے خواب

Scanned with CamScanner

دیکھا ہے کہ کیری ڈبہ سوزوکی گاڑی پر سوار ہیں مولانا خود گاڑی چلا رہے ہیں میں ساتھ بیٹھا ہوں گاڑی کی بناوٹ کچھ ایسی ہے کہ باڈی کے اندر بریف کیس کھڑا ہے جو خود بخود چل کر دوسری جانب ڈرائیونگ سائڈ پر نکل آتا ہے تو چلتے چلتے ایک جگہ رکے ہیں تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو مولانا ابوالکلام محلہ محبوب آباد راولپنڈی کی مسجد ہے جس سے میں شناسا تھا تو حضرت کی طرف انکا بریف کیس خود چل کر گیا انہوں نے اٹھالیا اور گاڑی سے اتر گئے کافی تعداد میں کارکن گاڑی کے پاس جمع ہو گئے اور مجھے دیکھنے لگے اور پوچھا حضرت کہاں ہیں تو میں نے کہا اجلاس میں چلے گئے ہیں یا یہ کہا اسمبلی میں گئے ہیں آنکھ کھل گئی کوئی معبر تعبیر بھی بتلا دیں تو مہربانی ہوگی دل کی گہرایوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم ومغفور ودیگر اکابر واصاغر دار العلوم دیوبند کے سپوتوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ جنت میں مقام عطاء فرمادیں۔

وہ اِک چراغ، ہوا جس سے بچ کے چلتی تھی

سپاہ صحابہؓ پر دہشت گردی کا الزام:۔

مظفر گڑھ کے علاقہ میں بم دھماکہ کی وجہ سے اہل تشیع کے آٹھ آدمی ہلاک ہو گئے پولیس نے سپاہ صحابہؓ کے سینکڑوں بے گناہ کارکنوں کو گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنایا۔

مورخہ 27 مارچ 1994ء کو کمیٹی چوک مظفر گڑھ میں انتظامیہ اور پولیس کے وحشیانہ تشدد کے خلاف احتجاجی مظاہرہ ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شہیدؒ نے فرمایا۔ ''انتظامیہ اور پولیس کے افسرو! آج ہزاروں کا اجتماع اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ شہر سلطان کے واقعہ میں سپاہ صحابہؓ ملوث نہیں ہے تم اس ہزاروں کے اجتماع میں انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں سے جس آدمی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھو گے وہی تمہیں قران پر حلف دیکر کہے گا کہ شہر سلطان کے واقعہ سے سپاہ صحابہؓ کا کوئی تعلق نہیں۔ آؤ آج میں تمہیں کھلے عام دعوت دیتا ہوں کہ تم اپنی چکر بازیاں چھوڑ کر کھلے عام تفتیش کرو اگر اس کھلے عام اور منصفانہ تفتیش میں ہم مجرم ثابت ہو گئے تو میں اعلان کرتا ہوں کہ ہم پھانسی پر چڑھنے کیلئے تیار ہیں اس پیشکش کا مولانا شہید نے ہر فورم پر تکرار کیا''۔

تحریر: مفتی خالد محمود ازہر

صحابہؓ کا وفادار سپاہی

دیوانے گزر جائیں گے ہر منزل غم سے
حیرت سے زمانہ انہیں تکتا ہی رہے گا
آتی ہی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

عبدالغفار تونسوی متعلم جامعہ مخزن العلوم خانپور

Scanned with CamScanner

کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ تو ایسا دیوانہ

محمد عثمان بیگ فاروقی فیصل آباد

؎ اک شخص اس طرح میرے دل میں اتر گیا
جیسے وہ جانتا تھا میرے دل کے راستے

''محبت کی نہیں جاتی بلکہ محبت ہو جاتی ہے'' اور اس حقیقت کو میرے استاذ مکرم خطیب یورپ وایشیا حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی' نوراللہ مرقدہٗ یوں بیان فرمایا کرتے تھے کہ طاقت یا دلائل کے ذریعے کسی کے دل میں جگہ نہیں بنائی جاسکتی اور نہ ہی ظلم وجبر کے ذریعے کسی کو اپنے ساتھ محبت کرنے یا اپنا احترام کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ طاقت اور جاہ وحشمت کی بنیاد پر کسی کو مرعوب کرنا اور بات ہے۔ بہرحال محبوبیت محض وہبی اور عطائی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے کہ وہ مخلوق کے دل میں کسی کی محبت اور احترام پیدا فرمادے اور لوگ دیوانہ وار اس سے پیار کرنے لگیں

کچھ ایسا ہی معاملہ سنی قوم کے عظیم جرنیل حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا بھی ہے کہ قدرت نے ان کو دلوں کی سلطنت کے بے تاج بادشاہی عطا فرمائی تھی۔ جب سے ان کا نام سنا ہے اور جب سے ان کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے ہمیشہ ان کو عظمتوں کی معراج پر ہی دیکھا ہے۔

ذلک فضل اللہ یو تیہ من یشاء

ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے بے شمار لوگ آج بھی آپؒ کے گرویدہ اور مدح خواں نظر آتے ہیں۔ طبقہ اولیا میں دیکھو تو ولی کامل مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور قطب وقت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ مدظلہٗ قطب الاقطاب حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ العالی جیسی مایہ ناز ہستیاں آپ سے محبت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں طبقہ محدثین میں شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا سرفراز خان صفدر دام مجدہم اور شیخ الحدیث مولانا محمد موسیٰ خانؒ جیسی نادرۂ روزگار شخصیات آپ کا ماتھا چومتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ بہرحال کوئی سا بھی طبقہ ہو ہر طبقہ میں بے شمار افراد یوں زبان حال سے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی محبت کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ

؎ میں کیا کروں کہ تیرا کردار ہی کچھ ایسا تھا
میں تجھ سے پیار نہ کرتا تو اور کیا کرتا

لوگوں کے دلوں میں حضرت مولانا شہیدؒ کی اس قدر والہانہ محبت اور عقیدت کے جذبات دیکھ کر ہر کوئی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ دنیا میں مذہبی شخصیات تو اور بھی بہت سی ہیں۔ قومی رہنما تو کئی اور بھی ہیں۔ نیشنل اسمبلی کے ممبران بھی کثیر تعداد میں ہیں۔ علم وفتویٰ میں تو بہت سے لوگ مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے بھی بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں' اہلسنت ہونے کے دعویدار اور ٹھیکیدار تو اور بھی بے شمار ہیں لیکن ان سب میں حضرت جرنیل محترم شہیدؒ کو جو منفرد اور بے مثال مقام اور عوامی مقبولیت ومحبوبیت کے ساتھ ساتھ اللہ کی نظر میں حد درجہ مقبولیت حاصل ہے اسکی مثالیں کم ہی ملتی ہیں..... آخر ایسا کیوں ہے؟..... وجدان اور فکر ونظر

Scanned with CamScanner

کے در بچوں سے اس سوال کے جواب میں ایک ہی آواز آتی ہے کہ یہ سب صحابہ کرامؓ کے ساتھ دیوانہ وار پیار اور والہانہ محبت کی برکت ہے کہ جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو مرجع خلائق اور محبوب خواص وعوام بنادیا اور آج زمانہ اس شخص کی عظمت اور تابندہ ودرخشندہ کردار کے گیت گاتا ہوا نظر آتا ہے۔

میرا کمال عشق بس اتنا ہے اے جگر
وہ مجھ پہ چھا گئے میں زمانے پہ چھا گیا

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے دل میں جو اصحاب رسولؐ کے پیار کی شمع فروزاں تھی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں بلکہ ہر صاحب سیرت وبصارت نے کبھی نہ کبھی اس کا مشاہدہ ضرور کیا ہوگا۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں نے کئی مرتبہ ایسا سماں دیکھا ہے کہ

''بھول جانے کے قابل نہیں ہے''۔

15 اگست 2003ء کو نفاذ شریعت کانفرنس شورکوٹ میں مولانا شہید کا یادگار خطاب سماعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اس دوران مولانا کی لسان حق بیان سے نکلنے والے حب صحابہؓ سے اخلاص ووفا کے جذبات سے لبریز وہ الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے ہیں جب انہوں نے حکومت وقت کو مخاطب کر کے بڑے دردناک انداز میں کہا

''حکمرانو! تم بتاؤ تو سہی کہ تم ناموس صحابہؓ کے قانون کی کیا قیمت مانگتے ہو! اگر تم کہتے ہو کہ اس کیلئے اعظم طارق کا سر چاہیے میں ابھی اس کے لیے تیار ہوں اور اگر تم میری ماں عائشہ کی عزت اور صحابہ کرام کے ناموس کے تحفظ کا قانون دینے کیلئے قیمت کے طور پر میرے 7 بچوں کے سر مانگتے ہو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ بلکہ تم ابھی کہہ دیکھو میں صبح کا سورج طلوع ہونے سے قبل اپنے جگر گوشوں کے سر کاٹ کر پیش کرنے کو تیار ہوں تم کہو تو سہی کہ چاہتے کیا ہو؟ صحابہؓ کی عزت وناموس کے تحفظ کا قانون کیوں نہیں بناتے؟

ہم نہیں جانتے الفت میں تحائف کو مگر ''تحفہ دیتے ہیں تو بس جان کا دیا کرتے ہیں''۔

میں دعوت فکر دیتا ہوں ہر اپنے بیگانے کو ہر نقاد وناصح کو کہ خدارا مولانا کی زندگی کے آخری ایام کی اس تقریر کے ایک اقتباس کو تعصب کی عینک اتار کر چند بار پڑھو! تمہاری چیخیں نکل جائیں گی اور تمہارا دل تمہیں جھنجھوڑ کر اس عظیم المرتبت مجاہد اسلام اور داعی حق وصداقت کی عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور کردے گا۔

ترے جینے کی ادا.....

اس عمر میں مرنا آساں نہیں ہوتا
شاید تیرے جینے کی ادا کھا گئی تجھ کو

محمد نذیر کاغالی، بنوری ٹاؤن کراچی

Scanned with CamScanner

شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

حالات و واقعات کے آئینہ میں

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام' جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک

☆ایک دفعہ شہید اسلام مولانا محمد عبداللہ شہیدؒ حبشہ کے ایک عالم دین کیساتھ حضرو اور علاقہ چھچھ کے دیہاتی مدارس دیکھنے آئے اور واپس جاتے ہوئے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ذکر خیر پر جب نواز شریف کے دور حکومت میں خارجہ پالیسی پر مولانا کی تقریر کا ذکر چھیڑا کہ اسمبلی میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے ایک ایسی جامع اور جرأت مندانہ تقریر کی کہ بزرگ اور پیدائشی سیاستدان کہلانے والے بھی حیرت زدہ رہ گئے۔ مولانا عبداللہ شہیدؒ نے فرمایا کہ میرے بیٹے مولانا عبدالعزیز کہتے ہیں کہ اعظم طارق شہیدؒ دورہ حدیث میں کراچی میں ہمارے ساتھ تھے اتنے قابل نہ تھے تو راقم نے عرض کیا کہ یہاں قابلیت کے بجائے قبولیت چلتی ہے اللہ کریم نے انہیں اپنے دین کیلئے قبول فرمالیا ہے۔

☆بھابھڑا واہ کینٹ میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا جلسہ تھا تو سٹیج پر شہید ناموس صحابہ قاری حبیب الرحمٰن' علامہ شعیب ندیم شہیدؒ اور راقم بھی موجود تھا اور شیعہ نے اندھا دھند ہوائی فائرنگ شروع کردی گولیاں جلسہ گاہ کے اوپر سے گزر رہی تھیں' مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے اسی حالت میں انتہائی جوش و جرأت سے مسلسل و مدلل انداز میں شان صحابہؓ پر تقریر کی اور تقریر کے آخر میں فرمایا "ہم موت سے نہیں ڈرتے ہم نے ناموس صحابہؓ کی خاطر شہادت کا عزم کیا ہوا ہے۔ ہم صبح گھر سے نکلتے ہیں تو یہ کبھی نہیں کہا کہ ہم شام کو واپس لوٹ کر آئینگے۔"

☆صحابہ کرامؓ کے دفاع میں صحابہؓ پر عیسائیوں' یہودیوں اور رافضیوں کے کیے ہوئے اعتراضات کا ایسا مسکت جواب دیتے کہ معلوم ہوتا کہ الہام ہو رہا ہے اور اس مسئلہ پر آپ کا شرح صدر ہو گیا ہے اور موسیٰ کلیم اللہ کی دعا وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي آپ کے حق میں قبول ہو چکی تھی۔ مولانا کی ان خوبیوں کی وجہ سے شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد صابرؒ بانی جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو فرماتے تھے کہ یہ اعظم طارق نہیں بلکہ طارق اعظم ہے۔

☆مولانا اعظم طارق شہیدؒ اور وکیل صحابہؓ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اڈیالہ جیل میں نظر بند تھے علماء چھچھ کا ایک وفد شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن' شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صابرؒ کی قیادت میں گیا جس میں مولانا عبدالخالق ترتوپہ' شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز وغیرہ علماء کرام شامل تھے۔ جیل سپرنٹنڈنٹ عبدالستار عاجز جو ایک دیانت دار اور رشوت سے پاک شخص تھے ان کے دفتر میں دونوں اسیران ناموس صحابہؓ سے ملاقات ہوئی جیل کے اندر سے سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں علامہ فاروقی شہیدؒ سر پر قراقلی ٹوپی پاؤں میں زری چپل اور علامہ اعظم طارق شہیدؒ ایسے ہنستے مسکراتے آرہے تھے اُن کا نقشہ راقم کے سامنے تاحیات ہوگا۔

Scanned with CamScanner

مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں پر اشک برسانا نہیں آتا

☆مولانا اعظم طارق شہیدؒ اس تھوڑی عمر میں حق گوئی' بے باکی' نہ جھکنے اور نہ دبنے کی وجہ سے چھ سال تک جیل میں رہے آپ اٹک جیل میں ڈیڑھ سال نظر بند رہے۔ملاقات پر پابندی سوائے اہل خانہ کے۔اور جیل کے دیگر قوانین ناموس صحابہؓ کے محافظوں کیلئے پاکستان میں نرالے ہیں۔بیڑیاں' خاص سیلوں میں بند ہونا ان کیلئے خصوصی سزا ہے' اشاعت القرآن حضرو میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ ناموس صحابہؓ کے ایک خطاب کی وجہ سے آپ پر مقدمہ 295A بنا اور ساتھ راقم اور مولانا محمود الحسن توحیدی' مولانا عبدالخالق پر بھی مقدمہ بنایا گیا۔عباسی مجسٹریٹ نے تجویز دی کہ مقدمہ کی سماعت جیل کے اندر کرنی ہے ہمیں ازحد خوشی ہوئی کی تاریخ پر شہید ناموس صحابہؓ سے ملاقات کا موقع مل گیا ہے ہر تاریخ پر شیخ الحدیث حضرت محمد صابر راقم کو نقد ہدیہ ان کیلئے دیتے۔حضرو کے مخلص دوست محمد طارق' محمد طاہر برادران مکلف کھانا بمع فروٹ ساتھ دیتے جیل کی ڈیوڑی میں جب حضرت مولانا محمد اعظم طارق آتے تو چہرہ پر مسکراہٹ خندہ پیشانی نظر آتی ہم حیران ہوتے کہ کیا استقامت اور استقلال اللہ کریم نے انہیں دیا ہوا ہے۔یہ سب برکات اصحاب رسولؐ واہل بیت رسولؐ کی دلی محبت کی وجہ سے تھیں۔جن کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لاتتخذ وھم من بعدی غرضا فمن اجبھم فجبہ احبھم ومن ابغضھم فبغضہ ابغضھم (الحدیث)

ترجمہ: اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو' میرے صحابہؓ کے بارے میں انہیں میرے بعد نشانہ نہ بنانا جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے کی اور جس نے انکی دشمنی کی تو میری دشمنی کی وجہ سے کی (الحدیث)

اٹک جیل میں تاریخ پر شہید ناموس صحابہؓ سے مہینہ میں دوبار ہماری ملاقات ہو جاتی ہمیں پتہ چلا کہ حالیہ تاریخ کے بعد انہیں فیصل آباد لے جائیں گے تو راقم نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد صابر سے کہا کہ کل مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے ملاقات میں زیادہ ہدیہ ہو جائے تو آپ نے چار ہزار روپے دیئے اسی دوران شیخ الحدیث حضرت مولانا ظہور الحق دامان تشریف لائے فرمایا کہ آپ کی ملاقات مولانا محمد اعظم طارق سے ہوگی راقم نے ہاں کی تو حضرت نے 28 ہزار روپے دیئے کہ یہ کل جیل میں مولانا اعظم طارق کو دے دیں یہ انکا ذاتی ہدیہ ہے اس کے بعد اٹک جیل سے مولانا کو رات کی تاریکی میں پولیس کے سنگین پہرہ میں فیصل آباد لے جایا گیا۔

☆شہید ناموس صحابہؓ کی عظیم الشان تاریخی کانفرنسیں' مرکزی مسجد لالہ رخ واہ کینٹ' اشاعت القرآن حضرو' جامعہ قاسمیہ نرتوبہ' مدرسہ سیدنا معاویہ غورغشتی میں ہوئیں' علاقہ چیچھ کے نوجوان' علماء کرام مشائخ عظام سب ترجمان صحابہؓ مولانا اعظم طارق کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔

اشاعت القرآن حضرو میں آپ نے چھ بار تاریخ ساز کانفرنسوں سے خطاب کیا' ہر کانفرنس میں دفاع صحابہؓ اور دشمنان

Scanned with CamScanner

صحابہؓ کی علمی سرکوبی موثر ہوتی تھی۔ اشاعت القرآن حضرو میں ایک کانفرنس کے موقع پر فرمایا۔

یایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم.

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ کافروں اور منافقین سے جہاد کر اور ان کے ساتھ سختی کرو''

نبی کو کفار سے جہاد بالسیف کا حکم ملا اور منافقین سے جہاد باللسان کا حکم ملا اور سختی کا حکم دیا مخالفین صحابہؓ سے پیار محبت اور صلح قرآن کے خلاف ہے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ فیصل آباد جیل میں تھے انتخابات ہوئے اللہ تعالیٰ کی تائید سے جھنگ جو حکومت کے جاگیردار وڈیروں کا ضلع ہے سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کی محنت سے آپ بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے رہائی کے بعد آپ شیخ الحدیث مولانا محمد صابرؒ کی تعزیت کیلئے رمضان المبارک میں اشاعت القرآن حضرو تشریف لائے آناً فاناً عشاق کا جم غفیر جمع ہوگیا۔ راقم التحریر نے تمام حاضرین سے کہا کہ مولانا محمد اعظم طارق رات دن جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول رہتے ہیں رمضان المبارک ہے اس لیے نقد ہدیہ بھی دیں مولاناؒ نے انکار فرمایا لیکن حاضرین نے نقد ہدیہ سے رومال بھر دیا۔ عزیز مکرم قاری عبدالرشید خطیب برطانیہ جو اشاعت القرآن اور ہر دینی تحریک کے پرجوش معاون ہیں انہوں نے مولانا کی اپنے گاؤں گڑھی افغاناں میں دعوت کی قریب کامرہ شرقی میں شان صحابہؓ پر تاریخی خطاب کے بعد رات کو آپ نے ان کے ہاں قیام فرمایا اور صبح اشاعت القرآن تشریف لائے اور سپاہ صحابہؓ کے ایک مجاہد کارکن محمد صفدر خان محلہ مسلم گنج حضرو ان کے بھائی کے انتقال پر تعزیت کی وہاں چیچھ بھر کے فدائی سمندر خان' ممتاز خان راٹھور' مسعود خان شینکہ اور دیگر حضرات کثیر تعداد میں موجود تھے۔ دوپہر کو آپ ''شادی خان'' گئے اور دریائے سندھ میں نہاتے رہے مولانا اعظم طارق ممبر قومی اسمبلی بنے تو سپاہ صحابہؓ کے سینکڑوں کارکنوں کی حوصلہ افزائی ہوئی جو بے گناہ لاقانونیت کے تحت عرصہ دراز سے مختلف جیلوں میں پڑے ہوئے تھے مولانا نے انکی رہائی کے لئے وکلا کی فیسوں میں تعاون فرمایا ملہوالی کیس میں کئی بے گناہ نوجوان کال کوٹھڑیوں میں بند تھے ان کے لیے قانونی و مالی امداد میں قاری عبدالواحد' قاری محمد ایوب کے ذریعہ ملک کے بزرگ عالم دین شیخ الحدیث مولانا قاری سعید الرحمان نے تعاون کیا۔

☆ مولانا کا دفتر ملک بھر کے بے آسرا لوگوں کیلئے ایک آسرا اور قیام گاہ بنی ہوئی تھی خندہ پیشانی سے ملک بھر سے آئے ہوئے ضرورت مندوں میں آپ ہر طرح کا تعاون کرتے 16 اکتوبر شہادت سے قبل مولانا نے پشاور' ہزارہ' پنجاب' کراچی کے طوفانی دورے کیے۔ دن رات کام نہ آرام پرچم ناموس صحابہؓ بلند کرتے رہے۔ حمید علاقہ چیچھ میں ایک بڑا گاؤں ہے اس گاؤں میں امام المفسرین مولانا حسین علی تلمیذ خاص قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی جب علاقہ چیچھ میں تشریف لاتے تو مولانا عبدالرحمٰن حمیدی کے ہاں قیام فرماتے۔ علاقہ چیچھ میں شیخ الحدیث مولانا غلام اللہ خان کا آبائی گاؤں ''دریا'' اسی علاقہ میں ہے حضرت مولانا حسین علیؒ حافظ الحدیث والقرآن حضرت درخواستی اور شیخ القران کے تفسیر قرآن میں استاد تھے۔

☆ حمید گاؤں میں سارا گاؤں اشاعت التوحید والسنۃ اور اسکے علماء کرام سپاہ صحابہؓ سے دلی محبت کرنے والے ہیں۔ مناظر اسلام قاری چن محمد نے اشاعت التوحید والسنۃ کے زیر اہتمام عید گاہ میں بعد از نماز ظہر مولانا کا جلسہ رکھا اور یہ مولانا اعظم

Scanned with CamScanner

طارق کا علاقہ چیچھ کا آخری دورہ تھا اور آپ کے ساتھ آپ کے چھوٹے برادر مکرم مولانا عالم طارق بھی تھے اور شدید گرمی اور دھوپ میں آناً فاناً رب کریم نے بادل کا سایہ اور ٹھنڈی ہوا چلادی حضرت کا وہاں جو خطاب ہوا الفاظ میں اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کی تقریر میں آیات' احادیث کا تسلسل' الفاظ کی آمد' حق گوئی' بے باکی کا نمونہ ہوئی۔

اب ڈھونڈو انہیں چراغ رخ زیبا لے کر

علاقہ چیچھ کے بارے میں مولانا اکثر فرماتے تھے کہ جب میں یہاں آتا ہوں تو میں اسے گھر سمجھتا ہوں علاقہ چیچھ 84 دیہات پر مشتمل علاقہ ہے اس میں بڑے بڑے مدارس ہیں۔ دارالعلوم نصیریہ غورغشتی' مدرسہ سیدنا معاویہ غورغشتی' مدرسہ تعلیم القرآن غورغشتی' جامع اظہار العلوم جلالیہ' مدرسہ قدریہ مومن پور' جامعہ قاسمیہ نرتوبہ' جامع جابر بن عبداللہؓ نرتوبہ' مدرسہ نرتوحیہ نرتوبہ' مدرسہ تعلیم القرآن خنگوائی' جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو' مدرسہ ابوحنیفہ بہادر خان' دارالعلوم صدیقہ کامرہ کینٹ' مدرسہ تعلیم القرآن کامل پور عالم' مدرسہ تعلیم القرآن پائندہ' جامعہ تعلیم الاسلام کالیموسیٰ' جامع تعلیم القرآن ویسہ' جامع اشاعت التوحید ویسہ' ترتیل القرآن رنگو' مدرسہ قاسمیہ اہلسنت حضرو' تحفیظ القرآن ملہو' مدرسہ جواہر القرآن پرزئی' مدرسہ عثمانیہ کالیموسیٰ' مدرسہ فیض القرآن دامان' دارالعلوم خدام الدین سلیم خان' مدرسہ رحمانیہ بہودی' مدرسہ تعلیم القرآن اصغر' مدرسہ عائشہ حضرو' اس کے علاوہ حفظ وناظرہ کا مدرسہ ہر مسجد میں ہے' علماء کرام کی محنت سے اس پورے علاقے میں نہ سنیما ہے نہ امام باڑہ ہے علماء کرام کا آپس میں جوڑ' محبت' اور پیار ہے الحمدللہ حسد' غیبت کی بات نہیں ہے دین کے ہر کام میں سب علماء کا اتفاق ہے جس کی سیاسی قیادت قاری سعید الرحمٰن کی ہے وہ پنجاب کے وزیر مذہبی امور بھی رہ چکے ہیں۔

اکابر شیوخ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدینؒ' شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰنؒ کاملپوری' شیخ الحدیث عبدالقدیرؒ شیخ الحدیث مولانا عبدالحنانؒ مومن پور' شیخ الحدیث مولانا عبدالمنان تاجکیؒ' مفتی محمد عمرؒ شمس آبادی' مولانا عبدالدیانؒ دابانی' مولانا عبدالحکیمؒ جد شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ دریا' شیخ الحدیث مولانا محمد صابرؒ مولانا سکندر خانؒ' مولانا غلام ربانیؒ بہودی' مفتی احمد الرحمٰن کراچی' قاری محمد امینؒ استاد الحفاظ حافظ زمرد خانؒ' حافظ غلام سرور غورغشتی' شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی مدظلہ' مولانا محمد ایوبؒ قاضی زاہد الحسینی جیسے اکابر علاقہ چیچھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آج بھی اکابر علماء کرام مولانا محمد ابراہیم' قاری محمد الیاس تاجک' شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق دامان' مولانا اظہار الحق' حافظ محمد ادریس' مولانا رشید احمد' مولانا فضل واحد' مولانا غلام حبیب' مولانا سیف الرحمٰن' مولانا یوسف شاہ' مولانا غلام یحییٰ' مفتی محمود الحسن جلالیہ' مولانا محمد جان مجاہد' مولانا عبدالمتین نرؤیہ موجود ہیں جن کا فیض جاری ہے۔

1990ء میں جب سپاہ صحابہؓ کے بانی مولانا حق نواز شہیدؒ کیے گئے تو پورے ملک کے اخبارات میں اس سفاکانہ قتل پر اتنے تعزیتی پیغامات آئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ مولانا اعظم طارق شہید اپنی علمی' عملی' قابلیت' حب صحابہؓ میں فنائیت اور سیاسی مقام کی وجہ سے تمام مسلمانوں کے دلوں میں بستے تھے۔ مولانا کی شہادت سے پورے پاکستان میں صف ماتم بچھ گئی کاہدم سپاہ صحابہؓ کے ہزاروں کارکنوں نے مظاہرے کیے' قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔ علاقہ چیچھ میں شہید ناموس صحابہ کیلئے دلی محبت رکھنے والے علماء کرام' حافظ' قراء کے اسماء گرامی' علاقہ چیچھ کے تمام علماء کرام جن کا ذکر خیر ہو چکا ہے ان کے علاوہ حافظ محمد زاہد

Scanned with CamScanner

بہبودی' قاری عزیز الرحمٰن' دامان' قاری محمد علی' حافظ معظم' قاری محمد نواز برادران دامان' قاری محمد ریاض شاہ' قاری محمد ریاض ملک' حافظ عبدالرحمٰن' قاری محمد طارق' مولانا محمد نعیم' قاری مجاہد غورغشتی' قاری محمد سرفراز' صاحبزادہ محمد زبیر غورغشتی' مولانا عبیدالرحمان بہادر خان' مولانا سید بادشاہ' قاری ارشاد' قاری نظام الدین' مولوی محمد عزیز' مولوی محمد زبیر' قاری عبدالوہاب' حاجی عبدالعزیز' مولانا فضل داد' قاری ضیاء الحق' قاری محمد الیاس نرتوپہ' قاری رفاقت' مولوی محمد الیاس' حافظ منصف حضرو' حافظ اجمل' مولوی عبدالقیوم اصغر' حافظ بہرام' حافظ مطلوب' حافظ نعیم' حافظ طارق دامان' حافظ غلام مرتضیٰ' حافظ محمد یعقوب خان خٹکوالی' قاری اظہار الحق' مولوی غلام مرتضیٰ ملہو' حافظ شاہد' مولوی لقمان' حافظ محمد اسماعیل' حافظ ہارون الرشید' مولوی محمد زبیر' مولوی محمد احسن' حافظ عثمان سلیم خان' حافظ عبدالرحمٰن نرتوپہ' قاری ساجد برہ زئی' قاری فریدون' حافظ عبداللہ حمید' محمد اکرم شاکر حضرو' قاری ارشد' حافظ احمد خان ملک' حافظ اجمل سلیم خان' حافظ داؤد خان' حافظ شعیب' مولوی محمد زمان غورغشتی' قاری ممتاز محمد عمر توحید حضرو' مولوی محمد رضوان' مولوی قمر الاسلام' مولوی عمر فاروق خٹک' مولوی [illegible] علماء وقراء یہ سب مولانا اعظم طارق شہیدؒ اور ان کے [illegible] نسبت رکھنے والے ہیں۔ اللہ کریم مولانا اعظم طارق شہید کی شہادت اور ان کے چار جانثاروں کی شہادت قبول فرمائیں مغفرت اور اعلیٰ جوار رحمت عطا فرمائے آمین ثم آمین! انکی دینی ملی خدمات کو قبول فرمائے!

حیران کن الوداعی ملاقات

بھلے وقتوں کی بات ہے جب کمانڈر ارشاد احمد شہید کی قائم کردہ سب سے پہلی مجاہدین کی تنظیم حرکۃ الجہاد الاسلامی کا دفتر سنت پورہ فیصل آباد میں ہوا کرتا تھا۔ مدارس میں سالانہ تعطیلات ہو چکی تھیں۔ طلباء افغانستان کی روح پرور سرزمین کی طرف جہاد کی عملی ٹریننگ لینے کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ ہم تین ساتھی بھی گھروں سے اجازت لیکر اس دفتر میں حاضر ہوئے بھائی سجاد شہیدؒ نے ابتدائی کاروائی کے بعد جھنگ روڈ سے بنوں کے لئے روانہ کر دیا۔ یہ جب ہمیں روانہ کرنے کے بعد دفتر میں آئے تو وہاں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو موجود پایا' مولانا شہید نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ تو بھائی سجاد نے کہا 3 ساتھی افغانستان جا رہے ہیں ان کو روانہ کر کے آیا ہوں۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے فرمایا چلو میں بھی ان سے مل لوں ابھی ہماری گاڑی شہر کی حدود میں تھی۔ مغرب عشاء کے درمیان کا وقت تھا بس کے آگے دو عدد ڈبل ڈور ڈالے رکے ان میں سے جب کلاشنکوفوں سے مسلح کمانڈو باہر نکلے تو ڈرائیور پریشان ہو گیا۔ اس نے سوچا کہ آج تو شہر ہی میں لٹ گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پہلے دو کلاشنکوف بردار بس میں آئے تو سواریاں بھی پریشان ہو گئیں ان کے بعد مولانا اعظم طارق شہیدؒ ہمیشہ کی طرح اپنی خوب صورت مسکراہٹ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ مولانا نے سب کو سلام کیا اور کہا کہ پریشان نہ ہوں میں اپنے ساتھیوں کو الوداع کہنے آیا ہوں ہم اپنی سیٹ پر کھڑے ہو گئے مولانا چل کر ہمارے پاس آئے۔ ہمیں شاباش دی اور فرمایا ہم یہاں "نا سوس صحابہ کارواں" نکال رہے ہیں اور تم افغانستان جا رہے ہو؟ ہماری خاموشی کے بعد فرمایا ٹھیک ہے جاؤ یہ کام بھی بہت ضروری ہے میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اور آپ وہاں جا کر ہماری کامیابی کے لئے دعا کرنا۔

ابو اسامہ قاری محمد تقی.....ادکاڑہ

Scanned with CamScanner

اصحابؓ پہ مرا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

اصحابؓ پہ مرا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ
گاتے ہوئے گیا ہے، اصحابؓ کا ترانہ

جلتا رہا دکھوں میں، زخموں میں اور غموں میں
جیلوں میں بیڑیوں میں، بموں میں راکٹوں میں
کرکے سحر گیا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

ظلم و ستم کی آندھی، اس کو بجھا سکی نہ
جبر و قہر حکومت، اسکو ڈبا سکی نہ
شیر ببر گیا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

حق بات حق سمجھ کے، کرتا وہ یوں بیاں تھا
جیسے وہ جرأتوں کا، حمالہ تھا آسمان تھا
حق پورا کر گیا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

دل کی وہ سلطنت کا، بے تاج بادشاہ تھا
دکھیوں کا غم زدوں کا، مسیحا تھا وہ دوا تھا
دکھ دے کر گیا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

تھا نام کا بھی اعظمؒ، اور کام کا بھی اعظمؒ
لیڈر بھی تھا وہ اعظمؒ، قائد بھی وہ اعظمؒ
لیڈر نڈر گیا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

لت پت لہو میں ہوکے، چھلنی بدن کراکے
دنیا سے جارہا ہے، ہنس ہنس کے مسکرا کے
وہ ابدی گھر گیا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

الطاف اس مشن کا، جھنڈا بلند کرینگے
جینا اسی کی خاطر، اور اس پہ ہی مریں گے
دے جس پہ سر گیا ہے، اصحابؓ کا دیوانہ

(محمد الطاف منہاس)

Scanned with CamScanner

مجاہد اعظم.....طارق اعظم

ڈاکٹر مولانا منظور احمد مینگل استاد حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

؎ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اس چمنستان دھر کو خالق ارض وسموات نے مختلف الانواع رنگ' خوشبو سے معمور پھولوں سے سجا کر حضرت انسان کیلئے آراستہ وپیراستہ کر رکھا ہے ہر پھول کی خوشبو بھی جداگانہ ہے اور ہر رنگ بھی مختلف' اسی طرح چمنستان اسلام کو بھی رب العزت نے مختلف خوبصورت پھولوں سے نواز رکھا ہے' جنہیں دیکھ کر اس چمنستان کے حقیقی مالک کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ان پھولوں میں سے بعض تو ایسی خصوصیات کے بھی حامل ہوتے ہیں جو اپنی ذات میں انجمن ہوتے ہیں۔ رب العزت نے ایسی شخصیات ہر دور میں عنایت فرمائی ہیں۔ ماضی قریب میں جیسے حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ' سراج الھند شاہ عبدالعزیزؒ مجاہد اسلام شاہ اسماعیل شہیدؒ قطب الاقطاب امداد اللہ مہاجر مکیؒ قاسم العلوم والخیرات حضرت نانوتویؒ قطب الارشاد رشید احمد گنگوہیؒ شیخ الھند محمود الحسن دیوبندیؒ حکیم الامۃ حضرت تھانویؒ محدث عصر علامہ کشمیریؒ شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ حکیم الاسلام قاری طیب' مفکر اسلام مفتی محمودؒ امیر عزیمت حق نواز جھنگویؒ ایسی شخصیات جنہوں نے اپنے اپنے انداز کے مطابق دین اسلام کی خدمت کی۔ یہ پھول تھے جس سے صحن چمن مہک اٹھے وہ بہار تھے جس پر خزاں کا پرچھایا بھی نہ پڑا تھا ایسے گہرے بادل تھے جس سے باران رحمت برستی رہی' ایسے آفتاب تھے جو صبح وشام اپنی ضیاء بکھیرتے رہے' ایسے سائبان تھے جس کے نیچے آنے والوں کو راحت نصیب ہوتی تھی۔ الغرض ان کی ذات میں ہزارہا خوبیاں موجود تھیں۔ آسمان پر کروڑوں ستارے اس کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔ ہزاروں کہکشائیں اپنے اندر دلفریب پرکیف نظارے سموئے ہوئے ہے مگر رب تعالیٰ نے جو مقام ومرتبہ چاند کو عنایت فرمایا ہے وہ ان کی بلندیوں' روشنیوں اور دلربائی سے ہزاروں گنا بلند وبالا ہے۔ ہزاروں رفعتیں اور بلندیاں اس کے سامنے پست اور ان کی دلفریب ادائیں چاند کی ایک ہی مسکراہٹ پر قربان کی جاسکتی ہیں۔ رب العزت نے آسمانی چاند کو جو مقام عطا فرمایا ہے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی بلند مرتبہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی غلامی میں اپنی جان لٹانے والے عشاق کو عطا کیا ہے۔ جن میں سے ہر کوئی آفتاب ومہتاب کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ ہزاروں شمعیں ان کے سامنے گل' ہزاروں چراغ ان کے سامنے ماند' ان کے مقصد عظیم' ان کی پرواز آسمانوں میں' ان کے تذکرے شاہوں کے محلات میں' ان کی گفتار اسمبلیوں میں' ان کی داستانیں اور پاکیزہ لہو تاریخ کا ایک انمول باب ان کی قربانیاں آنے والے نسل کیلئے انمول نمونہ' ان کی جرأت کمزور دلوں کا سہارا' ان کی للکار دشمنان اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قہر خداوندی' ان کا نعرہ کفر کیلئے موت کا پیغام ہے۔

ایسے ہی آفتاب ومہتاب میں ایک نام آبروئے دیوبندیت' ترجمان اہل سنت' محافظ ختم نبوت شہید ناموس صحابہؓ نوجوان قائدانہ صلاحیت کے حامل' نڈر' بے باک' بے خوف مجاہد مولانا محمد اعظم طارق کا ہے جو اسی چمنستان کی آبرو تھے۔

؎ علم والے علم کا دریا بہا کر چل دیئے

Scanned with CamScanner

واعظان قوم سوتوں کو جگا کر چل دیے
کچھ سخنور تھے سحر اپنا دکھا کر چل دیئے
کچھ سجا تھے جو مردوں کو جگا کر چل دیئے

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ان خوش بخت' خوش نصیبوں میں شامل تھے' جنہوں نے قافلہ ناموس صحابہؓ کے دفاع کیلئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا اور پھر جسم وجاں کی ساری توانائیاں اس راہ میں صرف کر دیں۔ اخلاص وایثار وقربانی کی تابناک مثالیں پیش کر کے مرد آہن اور جبل استقامت کے عنوان سے مزین ہو کر صرف زندگی کی بیالیس بہاریں دیکھیں اور جام شہادت نوش کر کے اپنے رب کے حضور پہنچ گئے۔ ان بیالیس بہاروں میں جیلیں' ہتھکڑیاں' گولیاں' بم دھماکے' ظالم جابر حکمرانوں کا ظلم وتشدد' پولیس کی وحشیانہ مار پیٹ' اپنے پیاروں سے جدائی اور اس پر ستم بالائے ستم یار لوگوں کی طعنہ زنی ہی اسے مل سکی۔

؎ حق بات پر تعزیر کچھ آج نہیں ناصر
یہ درد زمانے کی یہ ریت پرانی ہے

شہید نے اپنی پوری زندگی باطل کے خلاف کلمۂ حق کہتے ہوئے گزار دی' تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ' تحریک الحاد وبدعت ہو یا رد تحریک فرق باطلہ' غرض کہ عالم اسلام کا مسئلہ انہیں اپنی جان سے عزیز تر تھا۔ حقیقتاً وہ گل نرگس تھے جو دیدہ وروں کیلئے ہزاروں سال بعد زینت چمن بنتا ہے ایسا نمونہ صدق وفا' پیکر جود وسخا' علم وعمل کا داعی' تدبر وحکمت کا عظیم نمونہ قدرت خداوندی کبھی کبھی اپنی مخلوق کی رہنمائی کیلئے بھیجتی ہے جن کی تڑپ وفکر کی روشنی قوموں کے عروج وزوال کا سبب بنتی ہے۔ ایسے لوگ دین کی عزت کے رکھوالے اور فرق باطلہ کیلئے درۂ فاروقی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی عزت، وعظمت کا نشان اور ماتھے کا جھومر ہوتے ہیں۔

؎ جن کی صداقتوں پہ کوئی شک نہ کر سکے
میں بھی کتاب دل کی انہی آیتوں میں ہوں

عظمت صحابہؓ ودفاع صحابہؓ کے عنوان سے مرحوم جو کارہائے نمایاں کر گئے وہ انہی کا خاصہ تھے کہ اس کم عمری میں اتنی قربانیاں دیں کہ اکابرین کی یاد تازہ کر دی۔

؎ زندگی جہد مسلسل کا پتا دیتی ہے
ڈوب جاتے ہیں ستارے تو سحر ہوتی ہے
تختۂ دار پہ ہوتا ہے وفا کا اظہار
سرخیٔ خون شہیداں سے تاریخ رقم ہوتی ہے

برگد کا درخت جتنا بڑا ہوتا ہے اس کا بیج اتنا ہی چھوٹا ہوتا ہے پھر اس کی جڑیں بہت' نبوطی سے زمین میں اپنا گھر

Scanned with CamScanner

بنالیتی ہیں۔اس کا تنا' شاخیں اور پتے تو ایک وسیع رقبہ گھیر لیتے ہیں۔لیکن اگر اس کا بیج دیکھیں تو سرسوں کے دانے کو بھی شرمندہ کردے۔اس سے بھی کئی گنا چھوٹا غیر مرئی بیج ابن سبا نے امت محمدیہ کے قلوب میں قدح صحابہ کا بویا۔رفتہ رفتہ اس کی شاخیں پھوٹنے لگیں۔اور ایک تناور درخت بن گیا۔ابن سبا کے لگائے ہوئے درخت کی آبیاری میں جن لوگوں نے حصہ لیا ان میں یعقوب کلینی' باقر مجلسی' طبری' نصیر الدین طوسی' نوراللہ شوستری جیسے بدبخت' بدطینت افراد ہیں۔جنہوں نے حیاۃ القلوب' بحارالانوار' اصول کافی' رجال کشی' احتجاج طبرسی جیسی غلیظ کتب لکھ کر قدح صحابہ کے بیج کو پانی دیا نتیجہ میں اس کی شاخیں مخالفت قرآن' مخالفت رسولؐ' مخالفت صحابہؓ' واہل بیتؓ اور نظریہ امامت کی شکل میں عوام الناس کے سامنے آتی گئیں۔پھر بدنام زمانہ مقبول حسین دہلوی' فرمان علی' دجال عصر خمینی' رئیس المشرکین والمنافقین مجتبیٰ' ابن شیطان نقوی' ابلیس وقت طالب جوہری جیسے ناپاک' غلیظ لوگ اس کے پھل کی صورت میں مسلمانوں کے سامنے آئے اور دنیائے اسلام میں جو کچھ امن واتحاد باقی تھا اسے ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی اسی قبیل کے لوگ صبح وشام اس قبیح کام میں مصروف عمل ہیں۔اس میں شک نہیں کہ نجشک (چڑیا) کے معصوم دھن سے آتش نمرود میں کچھ فرق نہ پڑسکتا تھا مگر روز محشر عاشقان ابراہیمی کی صف میں شمار ہونے کیلئے ایسا کرنا ضروری تھا اسی فرط عقیدت سے مخلوق میں کوئی فرد جگر سوزی کرے اور حق وباطل کی پہچان کیلئے کوشش کرے اور پھر اس کفر کے آگے بند باندھنے کیلئے اپنا خون جگر پیش کرے تو یقیناً بارگاہ رب العزت میں کل قیامت کے روز ایسے شخص کے جذبات کا بے حد احترام ہوگا۔اور ایسے ہی لوگ روز محشر میں مفلحون کی صف میں شامل ہونگے۔

مرد آہن طارق اعظم کی شب وروز کی مخلصانہ کاوشیں ایسے ہی سچے عاشقوں میں اپنا نام لکھوانے کیلئے تاحیات جاری رہیں۔اور وہ مقدور بھر ابطال باطل کیلئے سرگرم عمل رہے۔سبائی جنگل کو صاف کرتے ہوئے بارہا اپنے ہاتھوں کو ان کانٹوں سے زخمی کرایا۔جو ابن لولو مجوسی کی نسل سے پہنچے تھے۔پاؤں میں آبلے پڑگئے' بدن زخموں سے چور چور ہوگیا لیکن اس سب کچھ کے باوجود شہید اپنے قدم آگے ہی بڑھاتے رہے اس ہمت اور بے مثال قربانی کے نتیجے میں عاشقان صحابہؓ کی صف اول میں شمار ہونے لگے اور دشمنان اصحابؓ رسولؐ کی آنکھوں کا کانٹا بن گئے۔سبائیوں کی نیندیں حرام ہوگئیں اور آخرکار ماہ رسولؐ شعبان المعظم میں اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کرکے شہداء کی فہرست میں ایک انمول نام کا اضافہ کرکے جنت کی طرف روانہ ہوگئے۔

ہزار ڈھونڈ زمانے چراغ لے کر اسے
تیرے جہاں سے فطرت کا شاہکار گیا

مولانا عبدالقدوس ترمذی (بن مولانا عبدالشکور ترمذیؒ) نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ استاذ العلماء حضرت مولانا موسیٰ خانؒ دوحائیؒ درسگاہ حدیث میں تشریف فرما تھے۔ارشاد فرمایا کہ آج درس نہیں ہوگا ایک ایسی شخصیت کا استقبال کرو جو اللہ کی قسم اس وقت روئے زمین پر سب سے بڑے عالم ہیں۔مولانا عبدالقدوس فرماتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا کہ ایسی کون سے شخصیت ہوسکتی ہے؟ جب باہر جاکر دیکھا تو وہ فخر العلماء مولانا شمس الحق افغانیؒ تھے۔ایسے ہی ایک دفعہ درس ترمذی پڑھاتے ہوئے اثنائے

Scanned with CamScanner

درا۔ میں مولانا روحانیؒ فرمانے لگے کہ چلو "مجاہد اعظم" آئے ہوئے ہیں ان کا استقبال کرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف کا درس بند کیا۔ باہر جا کر دیکھا تو وہ مولانا محمد طارق اعظم شہیدؒ تھے یہ مولانا روحانیؒ کی وسعت نظری 'تواضع' عاجزی 'بصیرت اور بڑے پن کا بین ثبوت تھا کہ اتنی بڑی علمی شخصیت جس کی ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول عبادت و ریاضت میں گزری اپنے سے کم علم وعمل ایک نوعمر شخص کیلئے درس حدیث چھوڑ کر استقبال کیلئے بنفس نفیس خود استقبال کر رہے تھے اور اس اعتبار سے مولانا اعظم طارق شہیدؒ بھی خوش نصیب تھے کہ اتنی بڑی شخصیت کی محبت و والہانہ شفقت حاصل تھی۔

راقم الحروف کے دل میں مولانا سے متعلق عقیدت و محبت پہلے بھی تھی لیکن جب ان بزرگوں کی ان کے ساتھ والہانہ محبت و شفقت دیکھی تو اس عقیدت و محبت میں مزید اضافہ ہوا۔ مولانا کی ساری عمر حق گوئی میں گزری۔ جب تک حیات مستعار نے ان سے وفا کی کبھی بھی انہوں نے مداہنت و منافقت سے کام نہ لیا۔ وہ ہمیشہ حق بات پہ ڈٹ جایا کرتے تھے' چاہے کتنی بڑی سے بڑی قربانی دینا پڑتی۔ مولانا نے اس حق گوئی کے جرم میں اپنی جوانی کے کئی قیمتی سال جیل کی نذر کئے' اپنے اعزاء و اقارب گھر بار سے دور رہے مگر حق سے روگردانی کرتے ہوئے کبھی سودے بازی نہیں کی مولانا کو جماعتی زندگی میں ابتداء ہی سے مشکلات و امتحانات سے گزرنا پڑا مگر یہ امتحان ان کی ترقی کا زینہ ثابت ہوئے۔

؎ جذبہ کوہ کنی ہو تو رکاوٹ نہیں بنتے کوہسار
عزم سنگین ہو تو سنگینی حالات کوئی بات نہیں

یوں تو مولانا کی شخصیت ہر دلعزیز تھی' کیا اکابر کیا اصاغر' کیا خواص کیا عوام' کیا بڑے کیا چھوٹے ہر ایک مولانا کا مداح اور گرویدہ تھا۔ ان کی مقبولیت کا اندازہ ان کی زندگی میں ہونے والے مختلف نوعیتوں کے پروگراموں' جلسوں' جلوسوں' سیمیناروں' کانفرنسوں میں موجود عوامی جوش و خروش اور اسٹیج پر موجود اکابر امت کی سرپرستی اور شفقت اور پھر جب وہ بہت سوں کو رلاتے ہوئے لبوں پہ مسکراہٹ لیے منزل مقصود کی طرف محو سفر تھے اس وقت بھی ان کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

مزاج و انداز' سوچ و فکر' طرز عمل ہر ایک کا جداگانہ ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت انسان خاک و آگ آب و باد سے مرکب ہے ان میں ہر عنصر دوسرے عنصر سے متضاد صفت کا مالک ہے کسی شخص میں کوئی عنصر غالب ہوتا ہے اور کسی میں کوئی عنصر جس کی وجہ سے طبائع مختلف ہوتی ہیں اور ہر ایک کے کام کا طریقہ کار و انداز جداگانہ و منفرد ہو سکتا ہے ایسے ہی اوصاف کے اعتبار سے بھی کسی میں کوئی وصف غالب ہوتا ہے اور کس میں کوئی اور وصف' کوئی رحم دلی میں فائق ہے تو کوئی تدبر و تفکر میں' کوئی عبادت و ریاضت کے میدان میں امتیازی خصوصیت کا حامل ہوتا ہے تو کوئی علم و عمل' کسی کو انداز بیان اوج ثریا پہ پہنچا دیتا ہے تو کسی کو طرز تحریر' اسی طرح کوئی علم تفسیر میں امام التفسیر بنتا ہے تو کوئی حدیث کی خدمت کر کے شیخ الحدیث بن کر امت کا مقتداء بنتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ

Scanned with CamScanner

ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ..... (الفتح:۲۹)

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسولؐ ہیں۔اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں تو آپس میں نرم دل' تو ان کو رکوع اور سجدے میں دیکھے گا اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کو ان کے چہروں میں سجدوں کے نشانات سے پہچانو گے۔

آیت مذکورہ میں صحابہؓ کے کچھ اوصاف بیان کئے گئے ہیں یوں تو یہ صفات تمام صحابہ کرام میں موجود تھیں مگر بعض صحابہ میں بعض خصوصیات بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں جن کی وجہ سے وہ ممتاز ہو گئے تھے۔جیسے حضرت صدیق اکبرؓ رحم دلی اور صداقت میں' حضرت عمرؓ شدت للدین اور شجاعت میں' حضرت عثمانؓ حیاء اور جود وسخاء میں' حضرت علیؓ علم وشجاعت میں حضرت معاویہؓ حلم وتدبر میں' حضرت ابوذر غفاری زہد وتقویٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود تفقہ میں' حضرت ابوہریرہؓ ضبط وحفظ میں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اہم نکات: (۱) تمام زمانوں کے مسلمانان اہل سنۃ والجماعۃ کا یہ اجماعی عقیدہ شروع زمانے سے لیکر اب تک چلا آرہا ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء جناب صدیق اکبرؓ ہیں۔اس پر بہت ساری احادیث مبارکہ وآثار صحابہؓ شاہد ہیں۔آیت مذکورہ میں ''رحماء بینھم'' اور حدیث میں ''ارحم امتی بامتی'' سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ان سب خصوصیات اور برتری کے باوجود اس آیت مذکورہ میں جو وصف سب سے پہلے بیان کیا گیا ہے وہ ''اشداء علی الکفار'' ہے۔اگر صفت شدت علی اعداء الدین پسندیدہ نہ ہوتی تو اسے پہلے ذکر نہ کرتے۔

(۲) اوصاف صحابہؓ پر مشتمل یہ مکمل رکوع کفر کی کمر پر ایک ضرب کاری ہے جس کی وجہ سے وہ غیض وغضب کا شکار رہتے ہیں صفت شدت للدین علی اعداء الدین کے حامل اول سیدنا فاروق اعظمؓ کو کفار کے مقابلے میں صف اوّل پہ لایا گیا۔کفار ان کا سامنا نہ کر سکے۔یہودی النسل ابن سبا نے مصلی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فاروق اعظمؓ کو شہید کر دیا۔پھر قدرت خداوندی نے فاروق اعظمؓ کے ایک روحانی فرزند کو ان کا جانشین بنا کر طارق اعظم کے روپ میں کفر کے مقابلے میں صف اول میں کھڑا کر دیا۔اسی نسل سبا یہودی نے اپنے کالے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کیلئے ان کو بھی شہید کر دیا۔حضرت فاروق اعظمؓ کے روحانی فرزند کفر کا مقابلہ کرنے کیلئے آئندہ بھی صف اول میں رہیں گے اور اسلام کی سربلندی کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے رہیں گے۔انشاء اللہ اور کفر اس بات کا اقرار کرے گا کہ ؎

؎ کچھ اہل ستم کچھ اہل ہشم مرکز گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کر چل دیئے کہ پتھر بڑا بھاری ہے

چنانچہ کسی کو مولانا کے طریقہ کار اور انداز سے اختلاف تو ہو سکتا ہے لیکن ان کی امانت' دیانت للّٰہیت' عشق صحابہ میں فنائیت' شدت علی اعداء الدین اور اپنے مقصد سے مخلص ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔اسی طرح ان کی شہادت پر بھی

Scanned with CamScanner

کوئی مسلمان شک وشبہ کا اظہار نہیں کرسکتا۔ جن مقاصد جلیلہ کیلئے انہوں نے قربانی دی ہے۔۔۔ قابل رشک بھی ہیں قابل تقلید بھی اس کے باوجود جو حضرات عاقبت نا اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مولانا کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں میری ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی آخرت کی فکر کریں۔ ان باتوں سے اس مرد قلندر کو تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ البتہ غیبت' الزام تراشی' حسد وغیرہ کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ یہ لوگ اپنی آخرت خراب کرلینگے بلکہ سوء خاتمہ کا بھی اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ مولانا کی شہادت سے ایک خلا پیدا ہوا ہے جس کا پر ہونا قریب قریب نظر نہیں آتا۔

؎ یہ گردن الٹا کفل بستی سے عزیزو
خورشید جہاں تاب بھی خون افشاں ہے

ضرورت اس بات کی ہے کہ جس مقصد کیلئے مولانا نے یا دیگر اکابر امت نے تن من دھن کی قربانی دی اس کام کو اپنا مقصد حیات بنایا جائے اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اپنی توانائیاں خرچ کی جائیں۔ ان کی قربانیاں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ

؎ بزدل نہ بنو بزدل کیلئے جینا بھی گراں مرنا بھی گراں
جینے کو بھی ہمت لازم ہے مرنے کو بھی جرأت لازم ہے

ان کی مغفرت کی دعا دل سے نکلتی ہے اللہ ان کی قبر کو منور فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

؎ اے شہید اے مرد میدان وفا تجھ پہ سلام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں لا انتہا تجھ پر سلام
تھا مقدر تیری فطرت میں شہادت کا شرف
ہے شہادت اک حیات جاوداں تیرے لیے
اور بجھا چراغ' اٹھی بزم' کھل کے رو اے دل
وہ چل دیئے جنہیں عادت تھی مسکرانے کی

مولانا اعظم طارق رح کے خطبات

افغانستان کا مسئلہ کوئی ہمارے لئے نیا نہیں انشاء اللہ اقوام متحدہ اور امریکہ کو علم ہو جائے گا کہ انہوں نے غلط جگہ کا انتخاب کیا ہے۔ یہ وہی مقام ہے جس کا انتخاب روس نے کیا ہے تو اسے اپنے پنجے وہاں سے نکالنے مشکل ہو گئے ہیں۔ جہادی قوتیں اس نقطے سے آگاہ ہیں کہ اگر میدان اپنی مرضی کا ہو تو لڑائی اچھی ہوا کرتی ہے۔ لڑائی سے قبل میدان کی کیفیت کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ افغانستان کی سرزمین پر جب بھی دشمن آیا ہے تو ذلت ورسوائی اور شکست اس کا مقدر بنی ہے۔ شاید امریکہ کی تقدیر اسے یہاں لے آئی ہے۔ پاکستان کے عوام اور افغانستان کا جو گہرا تعلق ہے' اسی محبت اور تعاون کے باعث پہلے بھی روس ناکامی سے دوچار ہوا اب امریکہ بھی ناکامی سے دوچار ہوگا۔ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

مراسلہ قاری اعجاز احمد عابد' نوشہرہ

Scanned with CamScanner

شہید اعظم کی دردناک شہادت

قاضی حافظ عبدالحلیم نائب مہتمم و ناظمی مجم المدراس کلاچی سابق استاذ و نائب مفتی حقانیہ اکوڑہ خٹک

عمر ساٹھ کے لگ بھگ ہو رہی ہے والدین مکرمین اجداد و جدات کی دعاؤں اور برکات سے بچپن میں حافظہ بے حد قوی تھا بعض واقعات ۵ سال کی عمر کے بھی یاد آ رہے ہیں اور دس سال کی عمر کی تو بہت سی یادداشتیں تاریخی اور قومی امانت کے طور پر لوح دل پر نقش پاتا ہوں اور دماغ میں محفوظ سمجھتا ہوں۔ سن شعور تک پہنچنے کا مختصر عرصہ چھوڑ کر باقی زندگی کے طویل سفر میں اپنے خاندانی اکابر کے علاوہ بہت سی دینی علمی مذہبی سیاسی اور عوامی شخصیات کو دیکھا پڑھا مثبت اور منفی اثرات بھی لئے۔ بعض کی صحبتیں مجالس ملاقاتیں بھی میسر ہوئیں عمومی خطاب سننے کا بھی موقع ملا اور بعض اکابر کے خلوت و جلوت سے ہی آگاہی ہوئی جن اعاظم رجال سے تھوڑا بہت نہایت عقیدت احترام اور عظمت سے استفادہ کا بھی موقع ملا ان میں شمس اولیاء و اصلحاء مولانا سید شمس الحق افغانی محدث کبیر امیر المومنین فی الحدیث مولانا عبدالحق شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی ولی حسنؒ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہید سلطان العلم والعلماء مولانا محمد موسیٰ خانؒ شہید اسلام مولانا محمد حبیب اللہ مختار کراچی شہید اسلام مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد مفکر ملت مولانا مفتی محمود ولی کامل مولانا مفتی احمد الرحمٰن کراچی ولی بن ولی مولانا عبیداللہ انورؒ، زاہد العصر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ مفتی سرحد مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ وغیرہ جیسے چار دانگ عالم میں اسلام کی حقانیت کا پھریرا لہرانے والے علماء شامل ہیں یہ تمام اکابر اور اس کے علاوہ بھی اپنے مسلک کے اور اپنے مسلک سے باہر کے سنجیدہ متین اور انصاف پسند معتدل طبع شخصیات نے متاثر کیا ان کی قربانیوں ان کے علمی و عملی دینی و روحانی عظمتوں کا معترف بھی ہوں لیکن حق گوئی بیباکی استقامت اور بے مثال قربانیوں کی بدولت وقت کی اہم ضرورت دفاع صحابہ پر کام کرنے والی اور کفر و اسلام کے درمیان خط امتیاز کو باقی رکھنے والی عظیم شخصیت امام مظلوم مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے جس قدر متاثر کیا ہے حافظہ میں اس کی کوئی مثال نہیں پاتا۔ مولانا کی دردناک شہادت کی خبر ملتے ہی روتے ہوئے زبان سے جو پہلا بے ساختہ جملہ نکلا وہ یہ تھا کہ چھوٹی بڑی اسمبلیوں کے چھوٹے بڑے مولوی سب مر جاتے تو اتنا دکھ نہ ہوتا جتنا اب ہوا ہے پھر اس کے بعد حافظہ نے وہ سب کچھ دہرانا شروع کر دیا جو شیخ الاسلام والمسلمین شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد المدنی کی وفات حسرت آیات پر الجمعیت میں تعزیت کنان نے لکھا اور کہا جن میں بطور خاص دو چار عنوان بار بار رلاتے رہے

من شاء فلیمت بعدک اور مات الرجل والرجال قلیل . اور الرجل الذی لن انساہ

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے یہ عقیدت اس شخص کی ہے جسے زندگی بھر مولانا شہیدؒ کے ساتھ صرف ایک دفعہ دو چار منٹ تک خصوصی ملاقات کا موقع ملا ہے اس کے بعد دو ایک دفعہ ہی ٹیلی فون پر بات ہوئی ہے اور دو ایک بار ہی مختصر ترین خط و کتابت اس عقیدت کی وجوہات میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ دفاع صحابہ پر کام کرنے والی پرانی جماعتیں تو پاکستان میں کئی درجن موجود ہیں لمبی لمبی زبانوں والے پیشہ ور مقررین کی بھی بہتات ہے اور بڑے بڑے القاب رکھنے والے اس مشن سے وابستہ معمر بزرگوں کی ایکمشت

Scanned with CamScanner

تعداد بھی موجود ہے مگر جب اس موضوع پر عملی طور پر کام کرنے کا موقع آیا تو وہ سب جماعتیں مقررین اور بزرگ پس منظر میں چلے گئے ایسے غائب ہو گئے کہ جیسے ان لوگوں کے امام غائب ناداں گر گئے سجدے میں جب وقتِ قیام آیا۔

بہر حال مولانا محمد اعظم طارق نے وقت کی اہم ترین ضرورت دفاع صحابہ پر مثبت انداز سے بغیر دل آزاری کے جو کام کیا وہ کسی اور کی قسمت میں نہیں آیا خاص کر متحدہ مجلس عمل کی تشکیل کے سانحہ اور نازک ترین موقع پر جبکہ بہت سی دینی جماعتوں کے اور عظیم ترین قابل قدر شخصیات کے پاؤں بھی ڈگمگانے لگے۔ الیکشن جیتنے کے شوق میں جادہ حق سے اس قدر دور جا پڑے کہ ایک غیر اسلامی فرقہ سے متعلق کل کا دو تاریخی فتوی اور کفر و اسلام کے درمیان خط امتیاز کھینچنے والی وہ اہم دستاویز (جس پر کراچی سے لیکر پشاور تک کے اکابر اصاغر علماء کے دستخط ہے اور جس کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہونے پائی تھی) نظروں سے اوجھل ہو گئی ظاہر ہے علمائے کرام کے اس طرز عمل سے کفر و اسلام خلط ملط ہو گیا مولانا مفتی احمد الرحمن نوری ٹاؤن جن کو پاکستان بھر کے علماء عام جلسوں میں زندہ ولی کے لقب سے پکارتے تھے ان کی قیادت میں چلنے والے وفد (جس نے فرقہ اثنا عشری کو کافر قرار دلوایا تھا) کی دھول ابھی ساکن نہیں ہوئی تھی کہ خود دستخط کرنے والے علماء اثنا عشری قائدین کے ساتھ بغل گیر ہو گئے حد درجہ افسوسناک بات یہ تھی کہ فتوی کی اس دستاویز کو ایسے غائب کر دیا گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہوئی کہ کل کا فتوی درست تھا یا کہ آج کا اتحادی عمل درست ہے۔ ''میں نے اس وقت دو ہماری دینی جماعتیں کفر و اسلام کو خلط ملط کر رہی ہیں'' کے عنوان سے ایک طالب علمانہ کاوش کی اور یہ مضمون مناسب حد تک شائع بھی ہوا۔ اہل بصیرت کے نظروں سے بھی گزرا۔ متحدہ مجلس عمل کی تشکیل سے علماء کے فتوؤں کے وقار پر کس قدر زد پڑی تاریخ نے اس کو محفوظ کر لیا ہے فتوؤں کی اس بے وقعتی کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایسے نازک ترین حالات سے متاثر نہیں ہوئے مخالف کیلئے عنایت اللہ مشرقی کے پیروکاروں جیسے بڑے جلسہ جلوسوں سے بھی آپ مرعوب نہیں ہوئے۔ شیوخ حدیث مفسرین وعظ و ارشاد کے دعویداروں کے وعظ و نصیحت کی طرف نہ دیکھا اور اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھا ایسے حالات میں میری زبان پر بے ساختہ یہ شعر جاری ہوا تھا کہ

ہر چند پڑ گئے ہیں اندھیروں میں لوگ سب
طارق مگر ہے اپنی وہی چاندنی کے ساتھ

حد یہ ہے کہ الیکشن جیتنے کے شوق میں اسلامی تاریخ کو مسخ کیا جانے لگا کفار کے ساتھ معاہدات و معاملات کی نوعیت کو گڈمڈ کرتے ہوئے دفاعی معاہدات کی مثالیں دی جانے لگیں۔ اسلام کے دفاعی معاہدوں پر غیر مسلموں کے ساتھ انتخابی معاہدوں کو قیاس کر لیا گیا۔ کیا حضور ﷺ کے زمانہ میں یا اسلامی تاریخ میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش کیا جا سکتا ہے کہ کفار کے ساتھ انتخابی معاہدہ ہوا ہے۔ اسلامی تاریخ کے دفاعی معاہدات و معاملات کو اپنی مطلب برآری کیلئے انتخابی معاہدہ سمجھ لیا گیا۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے۔ خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے۔

آج اس غلط اتحاد کا پھل آنے لگا ہے تو اتحاد میں شامل نسبتاً دیندار جماعتیں چیخ رہی ہیں کہ یہ کیا ہو گیا ہے جواب ظاہر ہے کہ

Scanned with CamScanner

عالی مرتبت ذی قدر ہوگیا ہے

بل احیاء کا اس پہ اثر ہوگیا ہے
اعظم مرا نہیں امر ہوگیا ہے

خوشبوئے شہادت پھیل گئی ہر سو
گلی گلی نگر نگر معطر ہوگیا ہے

تحفظ ناموس صحابہؓ پر جان دے دی
عالی مرتبت ذی قدر ہوگیا ہے

جا ملا جھنگوی، قاسمی، فاروقی سے
کاروان شہیداں کا ہمسفر ہوگیا ہے

کفر کو بے نقاب کرتا رہا تمام عمر
کفر ننگا تمام تر ہوگیا ہے

خاکستر ہو جائیں گے منافقت کے پردے
چنگاری تھا اب شرر ہوگیا ہے

آج کی کونپلیں کل جوان ہونگی
کفر سے بچے گا نیا شجر ہوگیا ہے

زمین روتی ہے پرنم ہے چشم فلک بھی
اک حق گو آج سپرد قبر ہوگیا ہے

خون درکار تھا اس کا گل اسلام کو شاید
ملتے ہی دیکھئے شگفتہ تر ہوگیا ہے

عبدالرشید ارائیں۔ڈیرہ غازیخان

Scanned with CamScanner

ے اے بادصبا این ہمہ آوردہ تست
اور گندم از گندم بروید جو ز جواز مکافات عمل غافل شو

متحدہ مجلس عمل میں شامل تمام جماعتیں ایک دوسرے سے صرف بیزار نہیں بلکہ ایک دوسرے پر نفریں بھیج رہی ہیں حیرت ہے کہ اتحاد میں شامل بیشتر علما مدرسین خطباء اور واعظین کو شیخی یہ نصیحت بھی بھول گئی کہ

ے خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

جو کچھ اتحاد کے نتیجہ میں سامنے آیا وہ تو آ گیا جمہوریت مرتی ہے تو مولوی بیرون ملک دورے منسوخ کر کے جنازہ میں ہیں اور صحابہ کرامؓ کے ایک عاشق صادق کو دردناک انداز سے ظالم شہید کرتے ہیں کسی اتحادی مولوی کو جنازہ میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس مقبول بارگاہ فلہ کے جنازہ سے ان لوگوں کی محرومی ایک نیبی فیصلہ معلوم ہوتا ہے پریشانی یہ ہے کہ اتحاد کی جو برکات سامنے نہیں آئی وہ اس سے بدتر ہیں جواب تک سامنے نہیں ہیں ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ میں تو مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اور ان کے رفقائے کار کو خراج تحسین کیوں پیش نہ کروں جبکہ حالات کی نزاکت کا یہ حال تھا کہ ہمارے طبقہ دیوبند کے بین الاقوامی مسلمہ مذہبی سکالر اور رئیس التحریر مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ جنہیں اپنے قلم کے زور سے اپنا موقف تسلیم کرانے کا خاص ملکہ ہے وہ میرے اس سوال کو گول کر گئے کہ تم شیعوں سے اتحاد کی جو مثالیں دے رہے ہو کیا اس وقت اکابر اس قسم کے شیعوں سے ملتے تھے؟ کیا اس وقت ایران کا انقلاب آیا تھا؟ کیا اس وقت یہ کفریہ اور غلیظ لٹریچر موجود تھا؟ کیا اس وقت علماء ربانی کے قاتل تھے؟ اپنے کالموں سے اخبارات کا پیٹ بھرنے والے مولانا زاہد الرشدی نے میرے جیسے گمنام طالب علم کو ان سوالات کے جوابات سے محروم رکھا ایسے حالات میں اگر مولانا محمد اعظم طارق اپنے موقف پر قائم رہتا ہے تو میں ان کی وفات پر یہ نہ کہوں تو کیا کہوں کہ چھوٹی بڑی اسمبلیوں کے چھوٹے بڑے مولوی سب مر جاتے تو اتنا دکھ نہ ہوتا جتنا آج ہو رہا ہے

☆ ہماری تو وہ مثال ہے اختر جیسے کوئی درخت اوروں کو سایہ بخشے خود دھوپ میں جلے' جبل استقامت' پیر طریقت قائد ملت اسلامیہ شہید ناموس اصحاب رسولؐ حضرت مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت پر امت مسلمہ جس رنج والم کی ندی میں ڈوب گئی ہے وہ واللہ بیانؒ سے باہر ہے۔ حضرت اقدس صدیوں کے علما کا کفارہ تھے اب کائنات سے التجا ہے کہ شہید کو محفل مصطفیٰ میں اصحاب رسولؐ کی معیت میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو صبر جمیل کی منفرد نعمت سے سرفراز فرمائے۔

ے کس قدر ہم نے تجھے چاہا کبھی غور تو کر
اتنے تو ہم اپنے بھی طلب گار نہ تھے

(حافظ محمد عبداللہ' حافظ فضل الرحمن قاسمی فیصل آباد)

Scanned with CamScanner

تلاوت فرمائی اور نصیحت بھی۔ اسی مسجد میں اسی طرح کا ایک واقعہ اور ہے جرنیل شہید اعظم طارق رمضان المبارک میں اپنی مسجد میں تراویح پڑھاتے چونکہ میں سامعت بھی کرتا تھا نماز کی حالت میں قرآن پڑھتے پڑھتے روتے جارہے ہیں۔ چند ایک رکعت تک تو میں خاموش کھڑا سوچتا رہا نمازی ایک دوسرے سے چہ میگوئیاں کرتے رہے اصرار کرنے لگے کیا بات ہے مولانا! کوئی تکلیف یا پریشانی ہے فرمایا! کچھ نہیں۔

پھر میں خود قریب ہوا میں نے دریافت کیا حضرت آپ کوئی تکلیف محسوس کر رہے ہیں تو آج میں تراویح پڑھا دیتا ہوں۔ آپ آرام فرمائیں کہا نہیں نہیں کوئی ایسی بات نہیں۔ نماز تراویح سے فارغ ہوئے تو بتایا کہ کچھ روز قبل میری ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی ہے انکی محفل میں بیان سنا تو بزرگ نے کہا جو عالم قرآن جانتے ہوئے خوف خدا قبر حشر جنت جہنم کے حالات پہ آنسو نہیں بہاتا قرآنی آیات کا دل پر اثر نہیں ہوتا تو اس عالم کے لیے ایسا علم بے فائدہ ہے۔ فرمایا جب ایسی آیات تلاوت کرتا ہوں تو بے ساختہ رونا آجاتا ہے یہ علماء حق کی صحبت کا اثر ہے۔

بچپن میں ہم سنا کرتے تھے کہ ہمارا تعلق علماء دیوبند سے ہے۔ اکابر علماء کے حالات وواقعات سنتے پڑھتے کہ شیخ الہند ایک نڈر جرأتمند انگریز سے ٹکرانے والے تھے۔ حضرت قاسم نانوتویؒ حاجی امداد اللہ کی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہر باطل کو للکارتے رہے۔ ابوالکلام سیسہ پلائی دیوار استقامت کے پہاڑ سفر میں چلتے ہوئے بھی ایک منٹ کے خطاب میں ربنا اللہ ثم استقما (ڈٹ جاؤ) کا درس دیتے چلے جارہے ہیں۔ حسین احمد مدنیؒ ہیں کہ عدالتوں میں کفن لہراتے نظر آتے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیل میں برف کے بلاکوں پہ لیٹے ہوئے آواز حق بلند کرتے دکھائی دیتے ہیں عبدالشکور لکھنویؒ مدح صحابہؓ کی تحریک چلا کر جذبہ ایمانی پیدا کر رہے ہیں ابن تیمیہؒ کلمہ حق کے لیے اپنے جسم کو کوڑوں کے حوالے کر گئے۔ امام ابوحنیفہؒ ہیں جنازہ جیل کی کال کوٹھڑیوں سے باہر آتا ہے۔ غازی علم دین شہید تختہ دار پر جھولتا نظر آتا ہے۔ کوئی اسیر مالٹا ہے کوئی کالا پانی کی تاریخ رقم کرتا جارہا ہے۔ کوئی تحریک ریشمی رومال کا سالار۔ کوئی بالاکوٹ کے پہاڑوں کو اپنے خون سے رنگین کرنے والا کوئی درس وتدریس کی مسند پہ متمکن ہے کبھی نظام مصطفیٰ کے لئے مفتی محمود ایوان میں گرجتا سنا گیا مقام مصطفیٰ اور عظمت اسلام پہ کئی کئی لاشے خون میں لت پت ہوئے' کئی معصوم بے سہارا ہوئے' کتنے سہاگ اجڑ گئے' کتنے کربناک غم واندوہ میں گم ہوگئے نہ جانے کیا کیا نہ ہوا۔ کہا جاتا رہا کہ یہ علماء حق علماء دیوبند کی لازوال قربانی ہے۔ نصف صدی قبل جب ہم گردوپیش نظر دوڑاتے ہیں تو دیوبند کی حقیقت واشگاف ہوجاتی ہے۔ بنیاد سپاہ صحابہؓ کے بعد وہ منظر جو ہم نصف صدی قبل یا اس سے بھی پہلے کے حالات وواقعات کسی کی تقریر وتحریر میں سنتے پڑھتے رہے کوئی ذی شعور صاحب عقل اہل قلم تعصب کی عینک سے بالاتر ہوکر کل اور آج کا موازنہ ومشاہدہ کریگا تو دیوبند برصغیر لکھنو کا تسلسل قافلۂ حق کے امراء امیر عزیمت علامہ حق نوازؒ مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ مولانا ایثار القاسمیؒ مولانا اعظم طارق شہیدؒ حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ غازی حق نوازؒ علامہ علی شیر حیدری کی صورت میں حالات خود بتارہے ہیں ویسے تو گلستان صحابہؓ کا ہر سپاہی باکردار جرأت وبہادری کی مثال آپ ہے۔

علامہ عبدالشکور لکھنویؒ نے مدح صحابہؓ کے ذریعہ سرزمین لکھنؤ میں شیعت کی نیندیں حرام کردیں تو سرزمین پاکستان پر

Scanned with CamScanner

میرے امام میرے رفیق! تیری عظمت کو سلام

قاری سید محمد شہزاد کراچی

شہید ناموس صحابہؓ پیکر اخلاص ووفا' امیر کاروان حق' جرنیل ملت اسلامیہ' مولانا محمد اعظم طارق کی رفاقت میں گزرے لمحات لمحہ بہ لمحہ اداس کیے دیتے ہیں۔ مولانا سے پہلی ملاقات سو اسال قبل ہوئی' آخری ملاقات شہادت سے چند روز قبل قصر ناز (سرکاری رہائش گاہ) پہ ہوئی۔

وہ ایک کچی مسجد صدیق اکبرؓ کے امام خطیب تھے (موجودہ مرکز) چند عرصہ انکے ساتھ گزرا بحیثیت مؤذن۔ اس وقت سپاہ صحابہؓ کو بنے کوئی زیادہ عرصہ بھی نہ گزرا تھا۔ سلیمٹ کے بے تاج بادشاہ امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے چند ایک خطاب سماعت کر چکا تھا۔ علماء تو اور بھی بہت تھے کم عمری کی وجہ سے شعور بھی نہ تھا پھر بھی جن علماء کو دیکھنے اور سننے کا اتفاق ہوا سب سے بہتر اس مرد قلندر کو ہی پایا جب بولتے تو حاضرین جلسہ پہ سناٹا چھا جاتا انداز خطابت سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ اس کے جذبہ ایمانی کو دیکھ کر ذہن کی کایا پلٹ جاتی وہ کاروان حق کا امیر بھی امین بھی زمانہ گزرتا رہا کچھ عرصہ بعد جب شیعیت کی ناک میں نکیل ڈالنے والے شیر جھنگ کی آمد کراچی ہوئی اسی مسجد صدیق اکبرؓ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے پر جوش خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد رشدی ملعون جو گستاخ رسولؐ تھا جس کے خلاف سیاسی' مذہبی جماعتیں سراپا احتجاج تھیں اسی ملعون کے خلاف ایک کفن پوش جلوس کا پروگرام تھا۔ جس کی قیادت امیر عزیمت اور مولانا اعظم طارقؒ نے کی یہ کفن پوش لانگ مارچ ناگن چورنگی سے سہراب گوٹھ تک ہوا۔ رشدی اور پاکستانی رشدیوں (شیعہ) کا پوسٹ مارٹم ہوا کیونکہ مولانا کی رفاقت کی وجہ سے انکی تقریروں سے ہمارا شعور بیدار ہوا تو 23 فروری 1990ء کی صبح اخبار میں ایک دوست نے بتایا کہ وہ محسن قائد جس نے ہمارے جذبہ ایمان کو جلا بخشی جس نے ہمیں گلستان صحابہؓ کا پاسبان اور انکے در کا نوکر بنایا جینے مرنے کا سلیقہ سکھایا۔ کفر کے در و دیوار ایوانہائے باطلہ کو لرزہ براندام کر دیا بالآخر 22 فروری 1990ء کو آفتاب خطابت اپنی آب و تاب کے ساتھ چمکتا دمکتا چہرہ لیے ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ جاتے ہوئے یہ پیغام چھوڑ گیا.....

؎ وقتی اندھیروں سے ڈر مت بڑھے چلو
سورج چھپا نہیں ہے ابھی بادلوں میں ہے

میرے شیخ میرے استاد محترم حضرت قاری تاج محمد ہر سال عبدالحکیم ضلع خانیوال سے رمضان المبارک میں تشریف لاتے جو کہ امیر عزیمت مولانا حق نوازؒ کے بھی تجوید قرأت کے استاد تھے وہ فرماتے کہ جھنگوی شہید عبدالحکیم سے گزرتے ہوئے مجھ سے ضرور مل کر جاتے دعاؤں کی درخواست کرتے بزرگوں سے محبت تھی اسی طرح میں نے مولانا اعظم طارقؒ کو بتایا کہ قائد شہیدؒ کے استاد جو کہ میرے بھی استاد ہیں چاہیں تو آپ کی ملاقات کرادوں مولانا نے بہت مسرت کا اظہار فرمایا۔ جا کے جماعتی کارکنوں کی نشست رکھ لیتے ہیں تاکہ بہت سارے ساتھی زیارت کر لیں۔ چنانچہ قاری صاحب تشریف لائے سوہ عشرہ میں

Scanned with CamScanner

مدتوں تجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

بنت حیات، واہ کینٹ

؎ پھر کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤں رفتہ دل وہی
میں وہی مینا وہی ساقی وہی محفل وہی
تم پھول کو چٹکی سے مسل سکتے ہو لیکن
خوشبو کو بکھرنے سے نہیں روک سکو گے

16 اکتوبر مغرب کی نماز ادا کر کے پرانے خلافت راشدہ رسائل کی ورق گردانی کر رہی تھی کہ اتنے میں ساتھ والوں کی بچی آئی اور کہنے لگی "میری باجی کہہ رہی ہے آپ کا اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ شہید ہو گیا ہے" میں کہنے لگی کہ ایسے ہی نہ بولو تم تو ان کو جانتی ہی نہیں تو وہ کہنے لگی "میری باجی نے ابھی خبریں سنی ہیں اور اس لیے میں آپ کو بتانے آئی ہوں" یہ خبر سن کر میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا مجھے بالکل یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب اچانک کیسے ہو گیا لیکن اچانک کا فیصلہ تو ہمارے ہاں ہے اللہ کے ہاں تو سب کچھ مقررہ وقت پر ہوتا ہے۔ جب خبریں سنیں بتایا گیا کہ ابھی تصدیق نہیں ہو رہی۔ میں یہ دعا مانگ رہی تھی کہ یا اللہ! وہ کوئی اور ہو اور مولانا اعظم طارق کہیں سے بول اٹھیں کہ میں تو زندہ ہوں۔ لیکن افسوس میری یہ دعا' آرزو پوری نہ ہوئی اور یہ بات حقیقت بن گئی کہ جھنگوی کی تصویر قاسمی کی جوانی فاروقی کا ساتھی ہزاروں لوگوں کے دلوں کی دھڑکن دوسروں کو سہارا دینے والا آج ملت اسلامیہ کو داغ جدائی دے گیا۔ لیکن ان کی باتیں یادیں موجود رہیں گی جب مولانا کی زندگی کے حالات پڑھتی ہوں تو سوچتی ہوں کہ کس طرح انہوں نے خود کو جماعت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ مجھے مولانا حق نواز جھنگوی شہید کا وہ قول یاد آ جاتا ہے جو انہوں نے مولانا اعظم طارق سے کہا تھا کہ اگر تم سپاہ صحابہ میں شامل ہو جاؤ تو اللہ تم سے بہت بڑا کام لے گا اور واقعی ان کا یہ قول سو فیصد سچ ثابت ہوا کہ انہوں نے جماعت کے کام کو بہت بڑھایا۔ پاکستان کی سرحدوں سے لے کر افریقہ تک جھنگوی کا مشن پہنچایا جب اللہ کے پاس گئے ہوں گے فرشتوں نے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا ہو گا تو گولیوں کے نشان اور زخم نظر آئے ہوں گے سر کو دیکھا ہو گا تو قرآن نظر آیا ہو گا آنکھوں کو دیکھا ہو گا تو آنسو نظر آتے ہوں گے جو لبیک لبیک کہتے ہوئے گرے تھے۔ زبان کو ٹٹولا ہو گا تو امی عائشہ پکارتی ہوئی اور صحابہ کے گیت گاتی ہوئی نظر آتی ہو گی دل کو دیکھا ہو گا تو صحابہ کی محبت نظر آئی ہو گی۔ بازوؤں کو دیکھا ہو گا تو صحابہ کا پرچم لہراتے ہوئے نظر آئے ہوں گے پاؤں کی دھول کو دیکھا ہو گا تو نظر آئے گا کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں پر نہیں گئے۔

؎ کبھی عرش پر کبھی فرش پر
کبھی ان کے در کبھی در بدر

Scanned with CamScanner

غم عاشقی تیرا شکریہ
میں کہاں کہاں سے گزر گیا

لیکن جب ان کی مدت ختم ہوگئی تو اللہ نے انہیں اپنے پاس بلالیا اور شہادت کا رتبہ دیا۔ جس کی دعا ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کیا کرتے تھے وہ تو سعادت بھی پاگئے شہادت بھی پاگئے۔ وہ تو پہلے ممبر تھے جنہوں نے اسمبلی میں شریعت بل پیش کیا۔ لیکن افسوس ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ کا ایک اور مینار گر گیا۔ وقت کا ایک بہت بڑا ولی چلا گیا لیکن وہ تو اپنے حصے کا کام کر گئے۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم بھی اسکے کام کو آگے بڑھائیں اور ہم ہی صحابہؓ کی عظمت پر اپنا تن من دھن تک قربان کردیں۔ کیونکہ کسی کے شہید ہونے سے نظریے راستے تبدیل نہیں ہوتے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ہمیں ان کا نعم البدل عطا کرے اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

؎ جانے والے کا جتنا غم کریں زمانے والے
لوٹ کے تو نہیں آتے جانے والے

☆ مولانا حق نواز جھنگوی شہید بانی سپاہ صحابہؓ پاکستان' علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید' مولانا ایثار القاسمی شہید' مولانا اعظم طارق شہید اور دیگر عام شہدائے ناموس صحابہؓ قائدین اور کارکنان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی عزت وناموس کیلئے اپنی جانوں کی نذرانے پیش کیے ہیں۔

(مولانا جمعہ خان' سرحد حقانی چیف کمانڈر کالعدم ملت اسلامیہ پاکستان ضلع لکی مروت سرحد پاکستان)

(عبدالرحمن عامر گجر انعام الرحمن ارشد' غلام مرتضیٰ قریشی' غلام اللہ' مختار احمد عاجز (صدر) مسعود احمد گجر، رانا انعام اللہ)

☆ مولانا اعظم طارق نے مولانا حق نواز جھنگوی' علامہ فاروقی' مولانا قاسمی کے جانشین کی حیثیت سے اور سپاہ صحابہؓ کے سالار اعظم کی حیثیت سے دنیا کے کونے کونے میں صحابہؓ کی عظمت کو بیان کیا۔ (محمد حسن زاہد' پیپلز کالونی فیصل آباد)

☆ سپاہ صحابہؓ کے جرنیل ثانی ملت اسلامیہ کے بانی امام احمد حنبلؒ کی نشانی قائد شہید پیر طریقت رہبر شریعت فخر دیوبند' پیکر خلوص ووفا' جرأت کی چٹان حضرت مولانا ابوانس حافظ محمد اعظم طارق مسلسل بیس سال دنیا کے خطرناک ترین فتنہ اور ظالم وجابر حکمرانوں سے پوری جرأت سے ٹکراتے ہوئے یوں اچانک ہم سے جدا ہوئے کہ کسی کے حاشیہ خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ ہم سے یوں بچھڑ جائیں گے۔ ہر آدمی یہی سمجھتا تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے شروع اسلام میں کفریہ طاقتوں سے نمٹنے کیلئے صحابہ کی جماعت کو خالد بن ولیدؓ عطاء کیا تھا بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس دور کے سب سے بڑے کفر سے نمٹنے کیلئے سپاہ صحابہ کو محمد اعظم طارق عطا فرمایا۔ اب وہ تو چلے گئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کارکنوں کو جلتے ہوئے صحراہ میں چھوڑ گئے۔ حضرت کی یادوں کا ایک ذخیرہ ذہن میں ہے جو ہر وقت دل کو تڑپاتا ہے قائد شہید کی شہادت کو لاکھوں سلام۔ محمد طاہر' خیر پور ناميوالی)

Scanned with CamScanner

سورج طلوع ہوگیا

راجہ محمد ایاز آزاد کشمیر

بعض حقائق انسان کی عقل سے بالاتر ہوتے ہیں۔ یہ سبق مادیت کے پجاریوں انسانیت کے دشمنوں کی سمجھ سے تو بالا تر ہوسکتا ہے لیکن رمق ایمانی رکھنے والے ہر شخص کے لیے صحیح اور درست سمت کا تعین کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ مادیت پرست کو اسکے منفی پہلو نظر آتے ہیں جبکہ دولت ایمانی سے سرفراز لوگوں کو اسکے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

مادہ پرست عقل کے نتائج سے بحث کرتا ہے جبکہ اہل ایمان دل کے نتائج کو سامنے رکھ کر بحث کرتے ہیں۔ اسی فلسفہ کو سمجھانے کیلئے حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا۔

؎ دل بیدار پیدا کر کہ یہ خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

دل بیدار پیدا کرنے کے لیے قدرت کبھی کبھی سوئے ہوئے دل پر کاری ضرب لگاتی ہے تاکہ وہ اپنے منصب و مقصد کو پہچان جائیں۔ غفلت ترک کردیں صراط مستقیم کو اپنا شعار بنالیں لیکن کیسے کیسے جرنیل اسلام قائد و مجاہد اہلسنت کے دلوں پر ضرب بھی ہے اور راہنمائی بھی۔

یہ حقیقت مادہ پرستوں اور ملک و مذہب کے دشمنوں کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ وہ اس سے راہنمائی حاصل کرنے' اسے اپنا شعار بنانے اپنی اصلاح کرنے کی بجائے گھی کے چراغ جلا رہے ہیں یعنی ہمارے راستے کا وہ کانٹا ہٹ گیا جو ہمیں غلط کاریوں سے باز رکھنے کے لیے تکیل ڈالتا تھا۔ جو ہمیں دنیا پرستی سے ہٹا کر اخروی فلاح و کامرانی کے رستے دکھاتا تھا۔ جو ہمیں اقدام باطلہ سے روکتا تھا اور ہماری توانائیوں کو معروفات کی اشاعت کے لیے وقف کروانے کا سوچتا تھا جو مظلوم کو اسکا حق اسکے گھر کی دہلیز پر فراہم کرتے اور ظلم سے منع کرتا تھا جو قرآن کی حاکمیت کا قائل تھا اور ہمیں تہذیب نو کو اپنانے پر لعنت ملامت کرتا تھا جو حق کا وارث تھا اور باطل کو حق کہنے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتا تھا۔

دوسری طرف وہ اپنے چاہنے والوں کے لیے لامتناہی خلا چھوڑ گیا اب انکی تڑپ کی ترجمانی (نظام خلافت راشدہؓ) کے لیے کوئی اتنا بے بدل لیڈر تو نہیں رہا۔ اب انسانیت کے دشمنوں کا گریبان سرعام چاک کرنے والا تو کوئی نہیں۔ اصحابؓ و اہل بیتؓ کے دشمنوں کا دفاع کرنے والا اتنا بڑا دانشور تو کوئی نہیں بلکہ اب اصحابؓ و اہل بیتؓ کے دشمنوں کو مصلحتوں کی خاطر چرنوں میں بٹھانے والے کا راج ہوگا اب اکابرین اہلسنت کی وراثت کا حقیقی وارث تو کوئی نہیں رہا۔ محض انکا نام بیچ کر چندہ کھانے والوں کا راج ہوگا۔

مسلمان اہلسنت ان منفی اسباب پر غور کرنے کے بعد غم و اضطراب کے گرداب میں الجھ کر رہ گئے ہیں اہل دل مسلمان خون کے آنسو رو رہے ہیں وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ اب ہمارا کیا بنے گا لیکن خداوند عالم کی قدرت بھی عجیب مناظر

Scanned with CamScanner

دکھاتی ہے۔۔خداوند کریم نے سب سے پہلے اپنے انبیاء علیہم السلام کا نقشہ پیش کیا ہے اور پریشان حال لوگوں کا پرسان حال فرمایا ہے۔ ''انسانیت کے دشمنوں کا مادیت کے پجاریوں کا وقت کے فرعونوں کا متکبرین اور جبابرہ کا یہ ظلم نیا نہیں اور مسلمانوں کے لیے یہ زخم نیا نہیں''۔

اے پریشان حال مسلمانو! دیکھو کم وبیش ایک لاکھ چوالیس ہزار انبیاء علیہم السلام کے ساتھ وقت کے فرعونوں' مادہ پرستوں اور ظالموں نے کیا کیا انہیں کس طرح بربریت کے ساتھ شہید کیا اور پھر کسی کے چراغ جلائے کہ ہم نے شمع ہدایت بجھادی ہے لیکن کیا ہوا میں نے مزید جولانی کے ساتھ ہدایات کی شمعیں جلائیں۔اور آخر میں ختم نبوت کی صورت میں ایسی عالمگیر شمع روشن کی کہ قیامت تک اب اندھیرا کفر وضلالت اپنے آپ کو نہ ہی درست ثابت کرسکتا ہے اور نہ ہی باقی رہ سکتا ہے۔اب اللہ نے اس نور ہدایت کو قیامت تک جلانے کے لیے اور اس سراج منیر کی حرارتیں' انسانیت کے قلوب میں اتارنے کے لیے ایک جماعت کو معیار حق ٹھہرایا ہے انکی حیات مقدسہ کا مطالعہ اگر قرآن وسنت کی روشنی میں کیا جائے تو یہ حقیقت بخوبی منکشف ہوجاتی ہے کہ ان میں اکثریت شہداء کی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی بات تھی اگر انفرادی طور پر خاندان نبوت کا مطالعہ کیا جائے تو بھی یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ خاندان نبوت میں اکثریت شہداء ہی کی ملتی ہے۔

اب یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ خاندان نبوتؐ واصحاب نبوتؐ کا وارث وہی ہے جو حقیقی معنوں میں انکی نظیر پیش کرے۔یعنی جس کے سامنے آقا کی طرح سونا آئے تو وہ سونے میں تل نہ جائے بلکہ سونے کو ٹھکرادے' دنیا اسکے پیچھے بھاگے اور وہ دنیا کو ٹھکرادے مظلوم کی آواز ہو اور ظالم کو لوہے کے چنے چبوائے۔مسلمانوں کے لیے محبت وپیار کی مثال ہو لیکن کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کردینے والا ہو۔

تو مسلمانان اہلسنت مبارک ہو کہ مجاہد وقائد اہلسنت جرنیل اسلام مولانا اعظم طارق شہیدؒ اپنے اوصاف حمیدہ سے یہ ثابت کرکے چلے گئے ہیں کہ وہ خاندان نبوتؐ واصحاب نبوتؐ کا حقیقی وارث تھا۔وہ امام احمد ابن حنبلؒ امام ابن تیمیہؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور علامہ عبدالشکور لکھنویؒ کا حقیقی روحانی فرزند تھا۔تو پھر مایوس ہونے کی کیا بات ہے وہ شہید ہوکر جنت میں ان کرداروں کے پاس پہنچ گیا ہے جن سے وہ محبت کرتا تھا۔

مجھے اللہ رب العزت سے امید ہی نہیں پورا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مجاہد اسلام وقائد اہلسنت حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا نعم البدل عطا فرمائے گا اور اس کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا۔قائد اہلسنت کی روح کا مسلمانان اہلسنت کے نام پیغام ہے کہ اصحابؓ رسولؐ اور اہل بیتؓ رسولؐ کی محبت کا جو سورج میں طلوع کرکے آیا ہوں اس سے روشنی لو اور جنت کے حقدار بن جاؤ۔کیونکہ قرآن یہی معیار کامیابی کے لیے بتاتا ہے۔''ایمان لاؤ جیسا اصحابؓ رسولؐ لائے کامیاب ہوجاؤ گے''۔اللہ سے دعا ہے کہ اللہ مسلمانان اہل سنت کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جرنیل اسلام وقائد ملت اسلامیہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ اور انکے دیگر ساتھیوں کی ارواح کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے (آمین)۔حکیم الامت اقبالؒ کا خراج عقیدت بنام شہید اسلام اعظم طارقؒ کے نام۔

؎ یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے

Scanned with CamScanner

ثانی احمد ابن حنبلؒ عزم واستقلال کا پیکر

عبدالستار فاروقی، شکرورہ ائنک

گر سات سمندر بھی پلا دو نہ بجھے گی
وہ پیاس جو اک شخص کے جانے سے لگی ہے

یقین نہیں آتا جھنگوی کا بیٹا، جانشین قاضی، ہمراز فاروقی، ہمسفر حیدری ثانی احمد ابن حنبلؒ نوجوانوں کے دلوں کی دھڑکن جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا اعظم طارقؒ اچانک ہم سے بچھڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر رب کا فیصلہ اٹل ہے جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آسکتی۔ آج سنی قوم اپنے وزیراعظم سے محروم ہوگئی ہے آج ناموس صحابہؓ کا وہ عظیم جرنیل جنت میں پہنچ گیا ہے جو ام المومنین امی عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے اور ناموس اصحابؓ رسولؐ کے تحفظ وبقا کے لیے وقت کے فرعونوں، چنگیزوں اور رافضیوں کی بے حیا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا رہا، گولیوں، بموں اور راکٹ لانچروں سے چھلنی جسم کے ساتھ سات سال ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کو چومتے ہوئے چالیس دن تک بھوک ہڑتال کرتے ہوئے اور اپنوں کی دشمنی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دنیا کی عارضی مال ودولت کو جوتے کی نوک کی ٹھوکر سے اڑاتے ہوئے ناموس اسلام واصحابؓ رسولؐ کا پرچم لہراتا رہا۔

وہ مشن جھنگوی کا علمبردار ناموس اصحابؓ رسولؐ پہ کٹ کر ہمیشہ کے لیے زندہ وجاوید ہوگیا ہے جو ذات وجماعت میں ایک تھا استقامت وعزیمت کا عظیم پہاڑ تھا۔ صبر واستقلال کا مجسم پیکر اور عزم وکردار کا عظیم انسان تھا جو امی عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کی حفاظت اور نفاذ شریعت محمدیؐ کے لیے ہر وقت بے قرار رہتا تھا۔

مولانا کی شہادت سے پہلے مولانا پر کئی حملے ہو چکے تھے مگر دشمن ہر مرتبہ ناکام رہا۔ جیسے جیسے مولانا پر حملے ہوتے رہے ویسے ویسے مولانا امیر عزیمتؒ کے مشن کو آگے بڑھاتے رہے۔ اللہ نے مولانا کو پہاڑ جیسے مضبوط حوصلوں، عزائم اور صبر واستقلال کی نعمت سے نوازا تھا۔ جب 18 جنوری 1997ء کو سیشن کورٹ بم دھماکے میں مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمن فاروقیؒ شہید ہوئے۔ اس وقت ایک طرف قائد محترم حضرت فاروقی شہیدؒ کی مظلومانہ شہادت، والدہ محترمہ کی وفات اور دوسری طرف خود مولانا اعظم طارقؒ سر سے لیکر پاؤں تک بم کے ٹکڑوں سے زخمی اور نڈھال ہیں۔ لیکن مولانا کے صبر واستقلال پر قربان جاؤں مولانا نے ان حالات میں بھی اپنے ہاتھ سے جیل کے ساتھیوں کو پیغام لکھ کر بھیجا اور پیغام میں لکھتے ہیں۔

"میرے جیل کے ہمسفر ساتھیو! خدا تمہیں جلد باعزت باہر لائے آمین۔ میں اس وقت کو یاد کرتا ہوں جب جیل سے میں قائد فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ باہر آیا تھا مگر اب میرا قائد راستے میں کھو چکا ہے۔ میں اکیلا رہ گیا ہوں اور وہ بھی زخموں سے چور۔ ادھر انسانیت کا قریب ترین رشتہ اور شفقت ومحبت کا سایہ میری امی مجھ سے دور چلی گئی ہیں۔ بھرے جہاں میں اکیلا رہ گیا ہوں۔ بخدا کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا لکھوں کیا کہوں؟ مگر میرا عقیدہ مجھے رضائے رب پر راضی ہونے اور دل کو حوصلہ رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ میں قائد شہیدؒ کے خون اور پیاری امی کی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنے مشن کی تکمیل کیلئے سرگرم رہوں گا۔"

Scanned with CamScanner

والسلام! آپ کا اعظم طارق

25 جنوری 1997ء شام آٹھ بجے سروسز ہسپتال لاہور جہاں میرے قائد صبر و استقامت کا پہاڑ تھے وہاں اپنے موقف پر بھی پختہ تھے۔ جب غازی حق نواز کو پھانسی دی جانے لگی تھی تو اس وقت مولانا کی ایک بہت بڑے سیاستدان سے بات ہوئی۔ سیاستدان کہنے لگا مولانا! آپ اپنا موقف بدلیں۔ مولانا نے کہا ایک ھنواز کیلئے موقف بدلواتے ہو یاد رکھو یہ موقف وہ ہے جس پر اعظم طارق بھی پھانسی پر چڑھنے کے لیے تیار ہے۔ موقف نہیں بدل سکتے۔ ہم نے سوچ سمجھ کر موقف اپنایا ہم کوئی جانور اور پاگل نہیں جدھر کسی نے آواز دی چل پڑے۔ کسی منصب و عہدہ کے لیے موقف نہیں اپنایا یہ موقف نہیں ایمان ہے موقف ہمارا نظریہ ہے مشن پر سودے بازی کرنا اپنا ایمان بیچنے کے مترادف ہے۔ مولانا نے ثابت کر دیا جان دی جاسکتی ہے مگر موقف نہیں چھوڑا جاسکتا۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی شہادت کے بعد مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کو سپاہ صحابہ کا سربراہ مقرر کیا گیا ان کے دست راست مولانا ایثار القاسمی شہید کو حضرت فاروقی شہید کے نائب کی حیثیت سے قومی اور صوبائی الیکشن میں کھڑا کیا گیا۔ مولانا بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے اور اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ناموس اصحاب رسول کا پرچار کرتے ہوئے پوری اسمبلی کو ہلا کر رکھ دیا۔ دشمن صحابہ سمجھ گئے اگر مولانا کچھ دن اور اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت کرتے ہیں تو دشمنان صحابہ کی خیر نہیں۔ جھنگ سٹی میں مولانا قاسمی کو صوبائی الیکشن کی کمپین کے دوران شہید کر دیا گیا۔ یکے بعد دیگر قائدین کی شہادت کے بعد مولانا اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ تحریک کو سہارا دینے کے لیے جھنگ تشریف لے گئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں مولانا نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اپنے قائدین کی شہادتوں سے پیدا ہونے والے خلاء کو پر کر دیا مولانا نے جھنگ آکر صوبائی الیکشن میں کامیاب ہو کر لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے دن رات کام کیا۔ اس کے بعد نیشنل اسمبلی کی سیٹ پر کامیاب ہو کر قاسمی شہید کی آواز کو آگے بڑھایا۔ مولانا کو مختلف طریقوں سے دھمکیاں دے کر جیل میں ڈال کر، ظلم و تشدد کر کے گولیاں برسا کر، بموں اور راکٹ لانچروں سے حملے کر کے مشن جھنگوی سے ہٹانے کی کوشش کی گئی لیکن مولانا استقامت اور دلیری کے ساتھ مشن جھنگوی پر ڈٹے رہے آخر کار مولانا کو ناموس اصحاب رسول اور نفاذ شریعت کی آواز لگانے پر اس وطن عزیز پاکستان میں جسے لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا۔ اس وطن کے دارالحکومت اسلام آباد کی مشہور شاہراہ پر نہایت بے دردی کے ساتھ خاک و خون میں تڑپا کر شہید کر دیا گیا۔ آپ کو جامعہ محمودیہ جھنگ میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ نے وقت کے فرعونوں، چنگیزوں اور رافضیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شیروں کی طرح زندگی گزاری۔

سچ یہ ہے کہ اک عمر گزاری سر مقتل
ہم کون سے لمحے میں سردار نہیں تھے

Scanned with CamScanner

مشن کا علمبردار

حضرت کبیر، کراچی

۹ شعبان کا آفتاب طلوع ہوا تو جنت الفردوس کا مژدہ لیے سعادت جاوداں بنکر طلوع ہوا۔ قائد محترم شہید اگرچہ دنیا میں اپنے اس عظیم نام سے موسوم تھے لیکن اس کے حقیقی مصداق اس وقت بنے جب انکی روح اقدس نے عرش بریں کی طرف پرواز کی۔ کیونکہ عربی لغت میں طارق کے معنی ہیں رات کے وقت آنے والا مہمان اور اعظم کے معنی ہیں بڑا۔ تو جس وقت دشمن دین نے قائد محترم شہید کو گولیوں کا نشانہ بنایا تو اس وقت آپ عرش پہ اللہ ورسولؐ کے عظیم مہمان بنے جن کے لئے صحابہ کرامؓ اور جھنگویؒ، قاسمیؒ اور فاروقیؒ کی روحیں محو استقبال ہوں گی۔

نام رکھنے والوں نے اس وقت نہ جانے کس مراد پر یہ مبارک نام رکھا ہوگا لیکن خالق کائنات نے اس اسم کو اپنے حقیقی مراد پر منطبق کیا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ہر بندگی کے واسطے دار و رسن کہاں۔ بہرحال جہاں یہ دن قائد محترم کیلئے اپنی جبیں پر سعادت کا جھومر سجائے طلوع ہوا۔ وہاں انکے چاہنے والوں کیلئے اپنے دامن میں غموں کا طوفان لیے قیامت سے پہلے قیامت بن کر طلوع ہوا جہاں ۱۶ اکتوبر کے آفتاب نے قائد شہید کی روح مسعود کو قید قفس عنصری سے آزاد کیا۔ وہاں لاکھوں مسلمانوں کو ایک شفیق و مہربان قائد سے محروم کر کے رخ عالم کی تصویر بدل ڈالی۔

پیر کے روز ہر طرف سوز و گداز کا عالم ہے حزن و ملال کا ماحول ہے ارض و سماء سراپا ماتم ہیں۔ دلوں کی دھڑکنیں سست اور حلقوم انسانی گرہ بند ہے رخ عالم نے سوگ کی ردا تان لی۔ اور خورشید عالم تپش کے آنسو بہا رہا ہے۔ پرندوں کی اڑان ساکت اور سمندر کی موجیں خاموش ہیں۔ اسلام سے تعلق رکھنے والا ہر فرد آج سوگوار اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ مگر جب حالات سے اجنبی شخص رخ عالم کو دیکھ کر چشم غفلت سے استفساری اشارہ کرتا ہے کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ کہ پورے ملک نے رونق کا جامہ اتار کر افسردگی کا لبادہ اوڑھ لیا ہے خوشی و سرور کی آماجگاہ پر غم و بکاء کا بسیرا ہوگیا۔ ہے جبکہ گولیوں کیتڑتڑاہٹ کے بعد لہو کا گرنا تو روز کا معمول ہے بلکہ یہ حادثات تو ہمارے ملکی تاریخ کا ایک حصہ ہیں..... تو اس وقت ہوا کے دوش پہ تیرتی ہوئی شہید قائد کے لہو کی مہک چیخ چیخ کر کہتی ہے کہ آج مملکت خداداد کی دارالحکومت میں دن دیہاڑے تا عاقبت اندیش ٹولے نے اس شخص کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا۔ جو اصحاب پیغمبر کا شیدائی اور جاں نثار سپاہی تھا۔ اصحابؓ رسول کا وہ شیدائی جس نے اپنی جوانی اصحابؓ کی ناموس کی خاطر جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں گزاری۔ جس نے اپنے جسم پر گولہ بارود کے 80 زخم سجائے۔ جس نے امہات المومنینؓ کی عفت کی خاطر مہینوں کی بھوک پیاس برداشت کی۔ جو کلمۃ حق عند سلطان جائر کا ایسا کامل مظہر تھا کہ جابر حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تحفظ ناموس صحابہؓ کی بات کرتا تھا۔ جس نے مملکت پاکستان میں دشمن اسلام کا مکروہ چہرہ بے نقاب کر کے اصحابؓ پیغمبر ﷺ کی سیرت کے جھنڈے گلیوں کوچوں میں گاڑے۔ جس نے امت مسلمہ کو اپنی جہد مسلسل سے ایسے جوان فراہم کیے جو ہر وقت اصحاب نبیؐ کی ناموس کے تحفظ کیلئے جان ہتھیلی پر لئے ہوئے دشمن کے دجل کا مقابلہ کر کے امت مسلمہ کو جہنم کے دھانے

Scanned with CamScanner

سے بچار ہے ہیں۔ گولیاں چلنا اور لہو بہنا تو روز کی بات ہے لیکن خوشی و مسرت کی آماجگاہ پر آج غم واندوہ کے طوفان اس لیے ٹوٹے ہیں کہ آج جھنگوی کا روحانی فرزند وطن کی سرزمین کو اپنا لہو دیکر ہم سے جدا ہوگیا۔ جس نے غداروں کی بھرمار اور سازشوں کے جال میں جھنگوی شہید کا پڑھایا ہوا مشن نسل انسانی تک پہنچایا۔ جس نے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو تاریخ اسلام سے آشنا کرایا۔ ان کے دلوں میں اسلام کے اولین علمبرداروں کی عظمت کے چراغ روشن کیے جس نے ہر عمر اور ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے فرد کو دشمن سے نبرد آزمائی کا درس دیا۔

گولیاں چلنا تو روز کا معمول ہے خون بہنا تو تاریخ کا حصہ ہے پر آج ملک کی فضاء غم آلود اور صفحہ عالم ماتم کدہ اس لیے ہے کہ آج اسلام آباد کی سڑکوں پہ اس بطل جلیل کا لہو بہا ہے جس نے اپنے لہو سے اسلام کی مدھم لو کو شعلہ جوالہ بنایا۔ جس کے دل میں ملک عزیز کو خلافت راشدہ کے نقشہ پر معمور کرنے کی تڑپ تھی جو اپنے دل میں عالم اسلام کا درد لیے ہوئے تھا جو عظیم مجاہد و سالار تھا۔ جو خشیت الٰہی کا مجسمہ اور محبت نبوی کا سرچشمہ تھا جس کا دل چٹان سے زیادہ مصمم اور ارادے پہاڑوں سے زیادہ بلند تھے جو وفاء کا اعلیٰ معیار اور عملی نمونہ تھا جو اپنی جان دیکر امت مسلمہ کو وفاداری کا درس دے گیا۔

قتل کے حادثات کا رونما ہونا تو روز کا معمول ہے پر آج کے حادثے نے امت سے وہ مشفق عالم چھین لیا جو مسلمانوں کے مابین یگانگت و یکجہتی استوار کرنے کیلئے ساعی و کوشاں تھا جو تمام مسلمانوں کو اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتا تھا۔ جسکی روز و شب کی تمام مساعی سنی حقوق کے حصول کیلئے تھی۔ جس کی ایک آرزو تھی کہ یہ ملک اسلام کا گہوارہ بنے اور اسکے چھوٹے منصب سے لیکر بڑے منصب تک ہر شعبے میں ایک سنی مسلمان فائز ہو۔ گویا کہ وہ موت العالم موت العالم کا مصداق تھا کہ اسکی شہادت سے سنی قوم ایک مرتبہ پھر لاوارث ہوگئی۔

گولیاں تو روز چلتی ہیں لیکن ٹول پلازہ کے قریب چلنے والی گولیوں نے ہم سے فاروقیؒ، قاسمیؒ کا جانشین چھین لیا۔ جس نے کارکنوں کو ایک نیا ولولہ و جذبہ دیا۔ جس نے جابر حکمرانوں کا تشدد سہنے اور انکا مردانہ وار مقابلہ کرنے کا عملی درس دیا۔ جس کو ہر دور کی حکومت نے دشمن کی ایماء پر سنگین مقدمات میں ملوث کیا کہ یہ ہمت ہار کر اپنے مشن سے دست بردار ہو جائے مگر یہ دشمن کی بھول تھی جس کے سامنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ کے عقوبت خانے میں تشدد برداشت کرنے کی کہانی ہے۔ حضرت بلال حبشیؓ کو گرم ریت پر لٹانے کا منظر ہو وہ شخص ہمت کیسے ہار سکتا ہے۔

جس مرد قلندر کے سامنے صہیب رومیؓ کی انگاروں سے جلی ہوئی کمر ہو اور خباب بن ارتؓ گلے میں لوہے کی طوق لئے کھڑے ہوں اس کے ہمت و حوصلے میں تزلزل کیونکر آ سکتا ہے جو شخص اس اماں زنیرہؓ کا نغمہ خواں ہو جس نے اپنی آنکھیں قربان کردیں لیکن نبی کا مشن نہیں چھوڑا اور جو اس اماں سمیہؓ کا ماننے والا ہو جس نے اپنے نازک جسم کے دو ٹکڑے کروائے لیکن نبیؐ کے دیئے ہوئے مشن پر حرف نہ آنے دیا۔ تو وہ جرنیل اپنے قائد کے مشن کو کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ اور بالآخر ۹ شعبان کو چشم فلک نے بھی دیکھ لیا کہ جس کو اصحاب رسولؐ کی عظمت سمجھ میں آ گئی تو وہ اپنی زندگی بھول سکتا ہے پر صحابہؓ کو نہیں چھوڑ سکتا۔

Scanned with CamScanner

عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

قاری منصور احمد

یوں بھی کوئی کسی کے لئے روتا ہے؟ لاکھوں آنکھیں اشک بار تھیں' لوگ ایک دوسرے سے گلے ملتے اور بلک بلک کر رونے لگتے۔ لاکھوں کے اس ہجوم میں غریب بھی تھے اور امیر بھی' تاجر بھی تھے اور مزدور بھی' عالم بھی تھے اور جاہل بھی' کارخانے والے بھی تھے اور مزدور بھی۔ غریبوں اور مزدوروں کا تناسب زیادہ تھا کیوں نہ ہوتا کہ جانے والا بھی غریب اور مزدور ہی تھا مگر یہ غریب اور مزدور لیڈر کیسے بن گیا؟ خالی جیب تو لیڈری نہیں چلتی۔ لوگ گجرات کے چودھریوں کی دادودہش کے قصے سناتے ہیں لیکن مال ہو تو بانٹا جاتا ہے' اس کے پاس بنگلہ تھا نہ جائیداد' پلاٹ تھے نہ بینک بیلنس' ہاں بڑا دل تھا اور کھلا سینہ' مسکراہٹ تھی اور ڈھیروں محبتیں۔ اور محبتوں کا یہ خزانہ وہ غریبوں اور مزدوروں پر بے دریغ لٹاتا تھا۔ اس کے پاس آ کر وہ اپنے غم بھول جاتے' پولیس اور جاگیرداروں کے ستائے ہوئے اس کے پاس آتے تو اپنا چھلنی سینہ اور ادھڑی ہوئی ٹانگ سامنے کر دیتا' لوگ پیٹ پر بندھا ہوا پتھر دکھاتے تو وہ اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا دیتا جہاں دو دو پتھر بندھے ہوتے۔ لوگ مستی میں آ جاتے' اسے کاندھوں پر اٹھا کر دھمال ڈالتے اور کہتے ''یہ ہم میں سے ہے' یہ ہمارا ہے''۔

یہ اپنا پن' یہ محبت' یہ فریفتگی اور یہ والہانہ پن آج میری آنکھوں کے سامنے ہے' قافلے آ رہے ہیں' ہجوم بڑھتا جا رہا ہے۔ پراگندہ بال' کھلے گریباں' پھٹے سینے اور بہتے اشکوں والے نوجوانوں کی ٹولیاں جا بجا ہیں۔ گورنمنٹ ہائی سکول گراؤنڈ اپنی وسعت کے باوجود تنگ دامانی کا شاکی ہے۔ سڑک ہجوم کے قدموں تلے چھپ گئی ہے۔ لوگ دیواروں' درختوں اور چھتوں پر چڑھ گئے ہیں۔ وقفے وقفے سے علماء کرام دو چار جملوں میں اپنا درد دل بیان کرتے ہیں۔ اچانک ایک نوجوان نے مائیک تھاما' اور بڑے وقار اور پراعتماد لہجے میں کہا: ''میرے باپ کی شہادت نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے' صدمہ ضرور ہے مگر یہ صدمہ ہمیں اپنے باپ کے مشن سے نہیں ہٹا سکتا''۔

معاویہ کی باتیں سن کر پھر آنکھیں چھلک پڑیں۔ یہ کون سا مشن ہے جس کی بقاء کیلئے مسلسل لاشیں گر رہی ہیں اور لاشیں اٹھانے والے تھکتے ہیں نہ پیچھے ہٹتے ہیں۔ کوڑے کھاتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں' ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنتے ہیں اور جھومتے ہیں' پس دیوار زنداں رہتے ہیں اور مایوس نہیں ہوتے' للچائے اور ورغلائے جاتے ہیں لیکن باز نہیں آتے۔ درمیان ہجوم عاشقاں پڑے تابوت سے آواز آئی ''یہ مشن ہے اسلام کی عظمت کا' دین کی سربلندی کا' مظلوموں کی حمایت اور ظالموں سے ٹکرا جانے کا' ایک وحدہ لاشریک کے سوا کسی کے آگے نہ جھکنے کا' پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا' قرآن کے نفاذ کا۔

لیکن دنیا والے تو کچھ اور کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ ایک فرقہ پرست متشدد تنظیم ہے اور اسی کی پاداش میں ان کے لیڈر کو یہ دن دیکھنا پڑا۔ کہنے والوں میں غیر بھی ہیں اور اپنے بھی' اس سے پوچھا جاتا تو مسکرا کے کہتا کہ لوگ بنجر اور جھاڑ سے اٹی زمین میں بیج پھینک کر فصل پکنے کے منتظر ہیں' ہم چاہتے ہیں خود رو جڑی بوٹیوں' جھاڑیوں اور سنڈیوں سے زمین صاف کر کے بیج

Scanned with CamScanner

الیس۔ وہ روحانی دنیا کا راہبر بھی تھا اس لیے صوفیاء کے ایک اصول کا حوالہ بھی دیتا کہ پہلے تخلیہ پھر تحلیہ۔

اسلام کی فصل اجاڑنے والی خطرناک سنڈیوں اور ضرر رساں چوہوں کا سراغ حق نواز نے لگایا تھا' وہ تاریخ کا شناور تھا' عبداللہ بن سبا' ابن علقمی اور میر صادق و جعفر کی شخصیتوں کا اس نے گہرا مطالعہ کیا۔ وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ دین کی سربلندی کے لیے مرمٹنے والوں کی قربانیوں کو بے ثمر کرنے والے اب بھی سرگرم عمل ہیں۔ اس کی نشاندہی اور بیخ کنی کا بیڑا اس نے اٹھایا' تنگ گلیوں والے ایک غریب محلے کی چھوٹی سی مسجد کو مرکز بنایا اور ڈٹ گیا۔ اسی محلے سے اس کی لاش اٹھی مگر سازشی ٹولہ بے نقاب ہوگیا۔ پھر لاشوں کی لائن لگ گئی لیکن مسجد حق نواز سے اٹھنے والی توانا آواز نہ دب سکی۔ ایثار قاسمی کے بعد نوجوان اعظم طارق نے اس آواز کو اور توانا کردیا۔ وہ عجب بانکپن سے اٹھا اور سب پر چھا گیا' اس کی قربانی اور ایثار' اخلاص اور تقویٰ' جرأت و بیباکی اور بے مثال عزم و ہمت نے سب کو چونکا دیا۔ حق نواز نے ظالم جاگیرداروں کو صرف للکارا تھا' اعظم طارق نے ان کا شملہ سربازار نیچا کردیا۔ بس پھر کیا تھا؟ چاروں طرف یلغار ہوگئی۔ گولیاں اور جیل' راکٹ اور بم دھماکے' وہ بچتا رہا اور سب کو کھٹکتا رہا۔ وہ بھی چوکنا تھا مگر دشمن تاک میں تھا' وہ دشمن جس کو مال و زر کی فراوانی' جاگیرداروں کی آشیر باد حکومت وقت کی حمایت حاصل تھی۔ اسے ان چیزوں کی پروا نہ تھی وہ موت کو مقدر اور شہادت کو سعادت سمجھتا تھا۔ زمینی حقائق سے باخبر دوستوں نے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ بڑھتا رہا۔ جاگیرداروں سے ٹکر' سازشی ٹولے سے دشمنی' حکومت سے عدم مفاہمت' وہ چوکھی جنگ میں خوش رہتا۔ وہ اپنے مشن میں مخلص تھا اور اپنے ساتھیوں کا جاں نثار' ایک وقت آیا کہ اسے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح اپنے ساتھیوں کے لئے اپنا سیاسی وقار داؤ پر لگانا پڑا' وہ یہ بھی کر گزرا' مگر کسی صلے کے بغیر' بینک سے قرضہ لیا نہ حکومت سے عہدہ' بس اسی ڈگر پہ چلتا رہا' دین کے درد کو سینے سے لگائے عظمت صحابہؓ کے گن گاتا رہا۔ اسے منافقت اور جھوٹ سے نفرت تھی' وہ چور کو چور کہنے پر مصر تھا۔ چور اسلام آباد کے تخت پر ہوں یا جدے میں۔ اس کا نتیجہ یہی نکلنا تھا یار لوگوں نے اس پر گولیاں برسنے کی خبر سنی تو کہا۔

"چکھ لیا نا مزا" مجھے یوں لگتا ہے کہ کل جب اس سے ملاقات ہوگی تو وہ عرش کے سایہ تلے اپنے ٹھکانے کی طرف اشارہ کرکے کہے گا "ہاں چکھ لیا"۔

جان ہی دے دی جگر نے آج کوئے یار پر
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

☆ ہم امام اہلسنت شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق نوراللہ مرقدہ کی جرأت و ہمت اور منفرد و بے نظیر استقامت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں کہ مولانا نے امت مسلمہ کو زندہ رہنے اور اس دنیا کو چھوڑنے کا منفرد ڈھنگ سکھایا ہے۔ مولانا کی شہادت بے شک ایک المیہ ہے مگر ہمارے لیے تمغہ امتیاز ہے کہ مولانا حیات ابدی حاصل کرگئے۔ رب العلمین ہم سب کو ان کے مشن حق پر زندہ رہنے اور مرنے کی توفیق دے۔ (مولانا اللہ وسایہ' شورکوٹ کینٹ)

☆ اللہ تعالیٰ میرے پیارے روحانی باپ اور میرے قائد جبل استقامت' فاتح رافضیت' مجاہد اسلام' قاصد جھنگوی برادر ایثار حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے (آمین)

(محمد مبشر الحق فاروقی' تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال)

Scanned with CamScanner

ثانی امام احمد بن حنبلؒ

مولانا محمد اعظم طارق کی جامعہ ابوہریرہؓ کے اساتذہ وطلبہ سے باتیں ..... قاری نورالسلام قاسمی صوابی

ایک ساتھی نے مجھے ایک کتاب دعوت وعزیمت دی تھی جس میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے حالات واقعات تفصیلاً موجود تھے۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تصنیف ہے میں نے یہ کتاب لندن سے واپسی پر طیارے میں بالاستیعاب پڑھی ان دنوں پاکستان میں بینظیر کی حکومت تھی۔ میں نے راستے میں فیصلہ کیا کہ اگر ایک عالم دین کسی عنوان پر کھڑا ہو جائے تو اپنے مؤقف کی صداقت کو اپنے کردار اور عمل سے منوائے تو تاریخ اس بات کی شاہد اور گواہ ہے کہ وہ مؤقف اور وہی نصب العین تاریخ میں آنے والی نسلوں کے پاس محفوظ ہو کر منتقل چلا آتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بینظیر دور میں ہزاروں لوگ بہت جید علماء کرام اپنا مؤقف اور مشن چھوڑ بیٹھے وقت اور حالات کے دھارے کے ساتھ بہہ گئے اور گوشہ عافیت میں بیٹھ کر یا شتر مرغ کی طرح کسی ریت کے ٹیلے میں اپنا منہ دبا کر یہ سمجھے کہ ہم نے حالات اور موجودہ دور کے طوفانوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر دی ہے تو ایسے لوگوں کو تاریخ کبھی یاد نہیں رکھتی۔

امام احمد بن حنبلؒ:۔

امام احمد بن حنبلؒ کے واقعات نے مجھے یہ سبق دیا کہ اس زمانے میں کتنے بڑے بڑے سرکاری علماء تھے۔ وزیراعظم اور تمام بڑے بڑے صاحبان علم اور اہل قلم لوگ سب بادشاہ وقت سے مل چکے تھے اور اس کے غلط نظریہ کو تسلیم کر چکے تھے صرف چار افراد تھے جنہوں نے حکومت کے نظریہ کو جھٹلایا ان میں سے دو افراد حالات کی ستم کاریوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے مؤقف سے دستبردار ہو گئے اور ایک صاحب گرفتار ہوئے تو بغداد تک لاتے لاتے وہ راستے ہی میں دم توڑ گئے صرف ایک امام احمد بن حنبل تھے جنہوں نے اپنے مؤقف کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا حضرت امام احمد بن حنبلؒ جنہوں نے اپنے مؤقف پہ مار کھائی استقامت دکھائی آج پوری دنیا اس اکیلے شخص کے مؤقف کو مان گئی۔ اور باقی لوگوں کے بارے میں لوگ آگاہ تک نہیں ہیں آج دنیا کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقابلے میں لوگ تھے ان کا مؤقف اور کردار کیا تھا۔ یہ علماء کرام کی صحبتوں کی برکت تھی کہ دوران سفر میں نے دل میں یہ فیصلہ کیا کہ میں نے وطن جانا ہے۔ اور بڑے بڑے علماء جو یا تو بے نظیر کے معاون اور مددگار ہو چکے ہیں یا بے نظیر کی حکومت پر خاموشی اختیار کر بیٹھے ہیں۔ چشم پوشی اختیار کر کے عملاً یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اسلام میں عورت کی حکمرانی کی کوئی ممانعت نہیں ہے یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ ''عورت کی سربراہی کے خلاف اعلان جنگ'' میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں بھی اپنے اکابر اور علماء کا ایک ادنیٰ سا خوشہ چیں ہوں' کیوں نہ یہ کام میں خود شروع کروں' کہ میں اپنی ذات سے آغاز کروں کہ عورت کی سربراہی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں' الحمدللہ میں وطن واپس پہنچا اور اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر میں ببانگ دہل اعلان کیا کہ عورت کی سربراہی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں یہ ناجائز ہے۔ اگر اسلام میں عورت کی سربراہی ہوتی عورت کی امارت کا کوئی تصور ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں میں لاکھوں مردوں کو بھیجا ہے کوئی ایک عورت کو بھیجتا جب کسی عورت نے

Scanned with CamScanner

کبھی کسی بھی نماز کی امامت نہیں کی، کوئی نبی عورت نہیں آئی عورت کسی نبی کی خلیفہ نہیں بنی اور کسی بھی امارت میں خواہ امارت حج ہو امارت نماز ہو امارت جہاد ہو کبھی کوئی عورت نہیں ہے تو پھر اسلام میں عورت کے لئے امارت کی اجازت تو کیا تصور بھی موجود نہیں ہے۔ یہ میری تقریر کے الفاظ تھے۔ اس کے بعد ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا' مجھے خریدنے اور بیچنے کی باتیں ہوئیں' بڑی آفر اور بڑی بڑی پیشکشیں ہوئیں' لیکن میں نے یہ طے کیا تھا عورت کی حکمرانی کے خلاف اعلان جنگ اور نماز جمعہ کی تقریر میں' میں نے اعلان کیا کہ ہم عورت کی حکمرانی کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں' پھر اس کے بعد میری گرفتاری ہوئی تسلسل کے ساتھ قید و بند کا سامنا ہوا اور ہمیں فخر ہے کہ الحمدللہ ہم نے جو موقف اپنایا تھا اس پر استقامت کے ساتھ ڈٹے رہے اور اسے پورا کیا۔

مردوں کی نہیں زندہ کی قدر کرنی چاہئے:۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک آفتاب چمک رہا ہوتا ہے لوگوں کو اس کی قدر و قیمت نہیں ہوتی ہم مردہ پرست لوگ ہیں ہم زندہ کو نہیں مانتے ہم مردوں کو ماننے والے لوگ ہیں۔ جب ایک آدمی دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کی ایک ایک خوبی یاد آتی ہے ایک ایک ادا کو یاد کر کے ہم روتے ہیں۔ لیکن جب زندہ حالت میں ہمارے درمیان میں ہوتے ہیں تو ہمیں اس کی قدر نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پہچاننے کی توفیق نصیب فرمائے جوہر کی قدر بادشاہ جانتا ہے جوہر شناس جانتا ہے۔ علماء کرام کی قدر اصحاب قلم کی قدر' اصحاب عزیمت کی قدر' اصحاب علم و فہم اور صاحبان کردار کی قدر ان کی زندگی میں کرنی چاہیے۔ حضرات علماء کرام ہمارے محسن بھی ہیں رہنما بھی' اور ان کی قدر گویا اپنی قدر ہے چودھری فضل حق مرحوم نے حضور پاکؐ کی سیرت پر ایک کتاب لکھی ہے تو اس کے پہلے الفاظ دیباچے میں یہ ہیں۔ بڑے لوگوں کی اور عظیم لوگوں کی عظمت کا اعتراف بھی عظمت کی دلیل ہے۔ ہمارے ہاں حسد' رقابت اور دیگر بیماریاں آ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نظر بد سے اور ان بیماریوں سے بچائے۔ (آمین)

شہید ناموس صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے نام

مولانا محمد ابوبکر

اس ایک فلک کے نیچے ایک ہی وقت میں کیسے کیسے مختلف و متضاد مناظر رونما ہوتے ہیں۔ اگر ہماری طرح آسمان بھی حیرندہ بصارت ہو تو اس کے سامنے کیسے کیسے عجیب و مدہوش کن واقعات ہو نگے۔ اس طلسم سرائے عالم کے ایک گوشے میں نشاط و شادمانی کا ہنگامہ بپا ہے۔ اور دوسری طرف حسرت و نامرادی کے ماتم سے دنیا کو فرصت نہیں' بہت ممکن ہے جس وقت دنیا کے ایک حصے میں پھولوں کی سیج پر خواب فرشیں کے لذت یاب کروٹیں بدل رہے ہوں' عین اسی وقت کسی دوسرے حصے میں گنوں کی تڑتڑاہٹ اور گولیوں کی سنسناہٹ پر خون چکاں لاشیں تڑپ تڑپ کر ٹھنڈی ہو رہی ہوں۔ لیکن لذت و عیش کے دلدادوں کو حسرت و یاس کا افسانہ سننے کی مہلت کہاں؟ اگر غم کے ماتم کدوں میں آگ لگ گئی ہے تو عیش کے عشرت کدوں میں گلاب کا چھڑکاؤ کیوں روک دیا جائے؟ اس دنیا کے کارخانے ہمیشہ غفلت کی کل سے چلے ہیں اور چلتے رہیں گے۔ لیکن اگر تحفظ اسلام' تحفظ ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ، جہاد فی سبیل اللہ' جوش ملی اور وطن پرستی کا خون کچھ بھی قیمت رکھتا ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ سرزمین اسلام آباد جو شہدائے ناموس صحابہؓ کے خون سے لالہ زار بنی کی قیمت کیا ہوگی؟

Scanned with CamScanner

کلاس فیلو سے قائد محترم تک

محمد نواز رحیمی خادم مدرسہ نداء القرآن الرحیمہ
جامعہ محمودیہ مدینہ بفرزون کراچی

میں جو شہید قائد حضرت مولانا محمد اعظم طارق نور اللہ مرقدہ کے بڑے بھائی حضرت مولانا محمد احمد مدنی کا ادارہ ہے حضرت مدنی کی سرپرستی میں ہم وہاں کام کرتے رہے شہید قائدؒ اور احقر ایک ہال نما کلاس روم عمارت تھی۔ آپ وہاں کے امام وخطیب بھی تھے۔ مدرسہ میں محلہ کے بچوں کو لائین میں کھڑا کر کے شہید قائدؒ ترنم کے ساتھ نماز پڑھاتے۔ وہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے

آگ اور شعلے احقر نے شہید قائد کو سنائی تو قائد محترم نے فرمایا آپ کراچی میں ہمارے ساتھ کام کریں ہماری رفاقت رہی جماعت میں کام کرتے رہے مجھے یاد ہے حضرت جماعت میں پہلے سے کام کرتے تھے سلسلہ چلتا رہا دن کو پڑھاتے راتوں کو پروگراموں کے اشتہارات کراچی کے روڈوں پر لگاتے لگاتے صبح ہو جاتی ایک رات سہراب گوٹھ کراچی سے سوزوکی میں قائد کے ساتھ ہم نے اشتہار لگانا شروع کیے چاکنگ بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہی کیماڑی تک گئے راستہ میں تبت سینٹر پر ایک بورڈ پر اونچی جگہ اشتہار لگانے کا کہا تھا میرا قد لمبا ہے قائد کا حکم مانا اشتہار لگایا آج وہ منظر یاد آتا ہے یہ کیسا قائد تھا۔ اس انداز میں ہم کام کرتے تھے پھر صبح کی اذانوں میں واپس آئے تو قائد محترم نے اپنے گھر میں جو کہ مسجد صدیق اکبرؓ میں کچا گھر تھا ہمارے ہاتھ دھلائے اور گھر سے چائے بنا کر لائے پتہ نہیں کتنی بار یہ منظر پیش آئے۔ ایک بار سلمان رشدی ملعون کے خلاف کراچی مظاہرہ کا پروگرام بنایا حضرت جھنگوی شہیدؒ تشریف لائے احقر اس وقت جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں مدرس تھا قائد محترم کو ائیر پورٹ سے لینے سائیکل پر گیا تو حضرت کو جناب قاری رفیق الخلیل گاڑی میں لے کر آرہے تھے مجھے دیکھ کر گاڑی روک لی حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ گاڑی سے باہر تشریف لائے گلے لگایا گردن پر بوسہ دیا اکثر حضرت ایسا کرتے تھے رات کو قاری صاحب کی مسجد عالم گیر میں قیام تھا احقر بھی پہنچ گیا حضرت کی خدمت کی سر پر تیل لگایا حضرت بہت خوش ہوئے صبح مظاہرہ میں گئے مسجد صدیق اکبرؓ سے سہراب گوٹھ تک جلوس تھا۔ حضرت بیان کے بعد گاڑی میں بیٹھ گئے ساتھی گاڑی بھگا کر لے جانے لگے تو مولانا محمد اعظم طارق چھلانگ لگا کر کار کی ڈگی پر لیٹ گئے مضبوطی سے گاڑی کو پکڑ لیا آگے جا کر گاڑی روکی گئی یہ شہید قائدؒ کا جذبہ تھا جھنگوی شہیدؒ سے محبت تھی شہید قائدؒ نے کارکن کی حیثیت سے کام شروع کیا اور منزلوں کو طے کرتے گئے مجھے یاد ہے جامعہ مدینہ کریم پارک راوی روڈ لاہور میں سپاہ صحابہ کا تربیتی کنونشن تھا ہمارے ساتھ قاری محمد منور تھے ہم نے انتظام سنبھالا ہوا تھا میں حضرت جھنگوی شہیدؒ کے ڈرائیور مقبول کے ساتھ کراچی کے ساتھی قاری جمشید اقبال کو جو کہ سپاہ صحابہ کراچی کے بانی ہیں ذمہ دار بھی تھے ائیر پورٹ چھوڑنے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں شہید قائد مولانا محمد اعظم طارق نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسٹال لگایا ہوا ہے جماعت کے اسٹیکر کراچی سے چھپوا کر لے گئے تھے عظیم قائد تیری عظمت کو سلام کرتا ہوں ایک بار مجھے شہید قائدؒ نے فرمایا تھا

Scanned with CamScanner

صاحب اسٹیشن چلنا ہے میں نے کہا حاضر ہوں قائد محترم کے پاس ہنڈا موٹر سائیکل تھی پیچھے بیٹھ گیا کینٹ اسٹیشن پہنچ گئے شہید قائد کیا خوبصورت موٹر سائیکل چلاتے تھے میں ہر وقت آہستہ چلانے کا بولتا رہتا تھا آج مجھ میں وہی عادت ہے پیچھے بیٹھنے والا کلمہ پڑھتا رہتا ہے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے کہا سندھ کے ایک بڑے عالم علامہ علی شیر حیدری آرہے ہیں ہم استقبال کیلئے صرف دو ہی ساتھی ساتھ گئے۔ سوزوکی کرائے پر علامہ حیدری کے ساتھ چند ساتھی بھی آئے تھے علامہ کو سوزوکی میں بٹھایا میری جیب میں جھنڈا تھا اب لگانے کے لیے ڈنڈا نہیں تھا علامہ حیدری کے ہاتھ میں بید تھا۔ ڈنڈا انکار کر کے مجھے دیا اور فرمایا تو آپ کے ساتھ جھنڈا ہے ہمارے پاس ڈنڈا ہے میں نے بید لے کر جھنڈا اس پر لگا دیا موٹر سائیکل پر لے کر بیٹھ گیا حضرت کو مرکز لے گئے شہید قائد کیا یہ شیر دے کر گئے ہیں دعا کریں اللہ اس عظیم قائد کی حفاظت فرمائیں آمین!

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد قیادت کا مسئلہ تھا جب حضرت علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کو سرپرست بنایا گیا۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے میں نے احتجاج کیا کیوں کہ ہم علامہ فاروقی شہیدؒ سے واقف نہیں تھے اس لیے ہم نے کہا کہ یہ حق مولانا ایثار قاسمی کا تھا تو مجھے شہید قائد نے فرمایا قاری صاحب آپ ٹھیک کہتے ہیں دیکھنا ہمارا فیصلہ کیسا ہوتا ہے آپ نے بالکل بجا کہا بعد میں معلوم ہوا وقت نے بتایا کہ سمندری کے رہنے والے سمندر کا کوئی ثانی نہیں' احقر جامعہ رحمانیہ کی مارکیٹ میں مدرس تھا ایک بار ضلع لیہ میں گیا ہوا تھا اپنی ہمشیرہ کے گھر میرے بہنوئی صوفی بشیر احمد سیشن جج لیہ کی عدالت میں ہوتے تھے کئی یادیں ہیں علامہ جھنگوی شہیدؒ سمیت سولہ ساتھیوں پر قتل کا مقدمہ تھا حضرت اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیشی پر لیہ آتے تھے بہن کے گھر سے جو کہ عدالت میں تھا کھانہ پکوانا' کرسیا لگوانا انتظام کرنا اپنی ذمہ داری سمجھ کر لگاتا تھا شیخ حاکم علی اور طارق افضال کی جھگڑی کھلوانے پر لڑائی کا واقعہ ہوا ہاتھ دھلوا کر کھانا کھلانا تھا لیہ جیل میں ساتھیوں کو روز ملنا ہوتا تھا بعد میں حضرت جھنگوی شہیدؒ مولانا قاسمی شہیدؒ کی رہائی کے لئے مولانا ضیاء القاسمی مرحومؒ اور قاری محمد منور اور احقر کی ڈی سی آفس لیہ میں اسسٹنٹ کمشنر سے ملاقات کا واقعہ ہوا مذاکرات ہوئے۔ مولانا ایثار القاسمیؒ کی رہائی کے آرڈر ہوئے' مولانا قاسمیؒ ہمارے شہر مظفر گڑھ کی جیل میں تھے کبھی یہ سلسلہ لاہور کی عدالتوں میں چلتا تھا حضرت جھنگوی شہیدؒ کے کیسوں کے لئے لاہور کی عدالتوں کے چکر کاٹتے تھے۔ احقر مظفر گڑھ میں درزی کا کام سیکھتا تھا حفظ کے بعد بڑے بھائی نے بٹھا دیا تھا قاضی والا مظفر گڑھ یونٹ کے ہمارے سرپرست استاد حافظ عبدالکریم ایک حادثہ میں شہید ہوئے تھے احقر نے مولانا قاسمیؒ کی تاریخ لی تعزیتی پروگرام تھا سخت گرمی میں دوپہر ایک بجے مولانا قاسمیؒ ویگن سے اتر کر ایک ساتھی بابو لوہار کے گھر آئے مجھے بلایا گیا میں مشین چلا رہا تھا دوڑتا ہوا آیا اور سائیکل پر بٹھا کر دھوپ' شدید گرمی میں' مولانا قاسمیؒ کو قاضی والا لے کر گیا رات کو جلسہ ہوا صبح اپنے دوست قاضی محمد یونس کے ساتھ پیدل نہر کے کنارے چلتے چلتے ملتان روڈ پر جا کر ویگن پر روانہ کیا۔ کیسے ہمارے قائد تھے کوئی مثال لاؤ؟ مولانا قاسمیؒ کی شہادت کے دن جھنگ میں تھا یہ الگ داستان ہے حضرت فاروقی شہیدؒ نے آنا تھا ویگن سے آئے پھر قاری منور کے ساتھ کہروڑ لعل عیسن کے علاقے بستی منجھ خاں میں قاری اللہ بخش خاکی کے ہاں جلسہ تھا ہم وہاں گئے دوسرے دن کراچی آ گیا رات کو فاروقی

Scanned with CamScanner

شہیدؒ کا حاجی عثمان پارک چاکی واڑہ میں جلسہ ہوا احقر نے وہاں شہیدؒ قائد علامہ فاروقی کو دعوت دی صبح مولانا اعظم طارقؒ، علامہ فاروقی شہیدؒ کو اپنے موٹر سائیکل پر بٹھا کر جامعہ رحمانیہ کی مارکیٹ میں میرے پاس لائے احقر نے اپنے ہاتھ سے سالن تیار کیا تھا قائدین کی کارکنوں سے یہ کیسی محبت تھی کوئی مثال پیش کرے کاش ہماری زندگیاں قائدین کو لگ جاتی اب کہاں ڈھونڈیں ان ہستیوں کو حضرت جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کے بعد جب مینار پاکستان پر پہلی انٹرنیشنل دفاع صحابہؓ کانفرنس ہوئی تو کراچی سے شہید قائد مولانا اعظم طارقؒ کے ساتھ ٹرین میں ایک ڈبہ بک کرا کر لاہور روانہ ہوئے تو کیا منظر تھا ہر اسٹیشن پر چائنگ ہوتی اور نعرے بازی ہوتی ہر اسٹیشن پر استقبال ہوتا شہیدؒ قائد خود نعرے لگواتے تھے رات کو ہم رحیم یار خان اسٹیشن پر پہنچے تو ملک محمد اسحاق نے ایک جلوس کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور زبردست ہوائی فائرنگ ہوئی۔ لاہور اسٹیشن سے مینار پاکستان تک جلوس میں ایک برقعہ پوش خاتون نعرے لگاتی ہوئی ساتھ ساتھ چل رہی تھی شہید قائد کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے کہ جھنگوی شہیدؒ کے دیوانے کیسے بے حال ہو رہے ہیں۔ کانفرنس دوسرے دن تھی شہید قائد نے فرمایا قاری صاحب آپ ساتھ ساتھ رہو ساتھیوں کا تعارف کراؤ واپس کراچی آ کر کام شروع کیا احقر کو شہید قائد مولانا اعظم طارقؒ نے ضلع غربی کا صدر بنایا پروگرام ہوتے اکٹھے تقریریں کرتے تھے۔ کراچی میں کرفیو ہوتا ندیوں سے گزر کر شرکت کرتے ایک رات ہم کتابیں اٹھا کر جامعہ بنوریہ سائیٹ کے اساتذہ کے اجلاس میں گئے شہیدؒ قائد اعظم طارق نے دلائل کے ساتھ گفتگو کی ساتھیوں کو مشن کی سچائی کے بارے میں بتایا دوسرے دن ہارون آباد میں رات کو پروگرام ہوا صبح ہم نے گولی مار سے جہاں ہمارے ضلع کا دفتر تھا گارڈن تک ایک مظاہرے کا پروگرام بنایا ہوا تھا جب کہ ایک مظاہرہ پہلے بھی ہو چکا تھا لسبیلہ چوک پر ہم شہیدؒ قائد کے جلوس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے اس پروگرام کی ترتیب کے لئے صبح صبح میں مرکز گیا تو بیٹھک کا دروازہ علامہ کے بیٹے معاویہ نے کھولا مجھے جانتا تھا جامعہ محمودیہ میں احقر کے پاس پڑھتا تھا میں نے کہا ابو کو بلاؤ کہتا ہے۔ یہ دیکھو خون پڑا ہے ابو کو گولی ماری گئی ہے ہسپتال میں لے گئے ہیں میں نے نیچے دیکھا تو تھوڑا سا خون جمع تھا کہ م سے کتاب کا حوالہ دیکھنے کے بہانے دولڑ کے اندر آئے۔ مولانا شہیدؒ کو کتاب دکھانے کا کہا مولانا کتاب لینے کے لیے اٹھے تو انہوں نے مولانا TT سے فائرنگ کر دی قسمت سے دوسری گولی چیمبر میں پھنس گئی اور وہ لڑکے گھبرا کر بھاگ گئے معلوم کیا تو پتہ چلا عباسی شہید ہسپتال میں لے گئے ہیں وہاں گیا قائد کے لیے فوراً دو بوتلیں خون کی دیں وہاں ربا ساتھی بھی آ گئے تھے آپ ٹھیک ہوئے زخم پھر خراب ہوئے بعد میں سول ہسپتال میں داخل ہوئے وہاں ملاقاتیں ہوتیں رہیں۔ شہیدؒ قائد پر کئی حملے ہوئے کئی سال جیلوں میں رہے لیکن مشن سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے۔ مولانا قاسمیؒ کی شہادت کے بعد طارق شہیدؒ جب جھنگ جانے کی تیاری کر رہے تھے آخری دن دفتر ختم نبوت پرانی نمائش مسجد باب الرحمت میں گئے شہیدؒ قائد نے ایک کتاب لوح فکر یہ کے نام سے لکھی تھی جس میں حوالہ غلط ہونے پر ایک لاکھ روپے انعام رکھا تھا۔ وہ کتاب مکمل کرنے کا مسئلہ تھا دفتر ختم نبوت میں ایک ساتھی بھائی خوشی محمد انصاری تھے جو کہ آج کل الناشر پرنٹنگ پریس الہلال منزل تن تلاؤ میں ہوتے ہیں ان کے پاس شہیدؒ قائد اکثر کام کرانے جاتے تھے اس دن اپنی کتاب کے چند صفحات کی کتابت کرائی اور مکمل کتاب کی پیسٹنگ کرائی اور کہا وہاں جا کر

ہائی مو 437 ہر

Scanned with CamScanner

جرنیل محترم

بقلم الحاج محمد الٰہی انگ

رضینا قسمت الجبار فینا "ہم خدا کی تقسیم پر راضی ہیں۔" کسی کو سیاست دی کسی کو وردی دی کسی کو دولت دی کسی کو کرسی دی مجھے اور میری جماعت کو صحابہؓ کی محبت دی"۔ یہ الفاظ جبل استقامت' مجاہد وقت' جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا حافظ محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی آخری تقاریر میں فرمائے ہیں۔

ان گئے گزرے دور میں اللہ رب العزت نے جرنیل محترم کو اپنے حبیب کی ردا کی حفاظت کے لئے' پیغمبر اسلام کی دستار اور مومنوں کی امی کی عفت کے لئے چنا تھا اور پھر اس مرد حق نے بھی قربانیوں کی آخری حدیں عبور کر دیں' جسے مورخ لاکھ بخل کے باوجود بھی ہضم نہ کر سکے گا۔

بلا مبالغہ وقت کا امام احمد بن حنبلؒ قربانیوں پہ قربانیاں دیتا رہا اور بیوی بچوں' عزیز و اقارب کو چھوڑ کر زندگی کے تمام خار دار راستوں سے گزرتا' راکٹ لانچر' گولیوں بم دھماکوں کے 125 زخم اپنے وجود پر سجاتا' بے دین حکمرانوں اور روافض کے چہروں سے تقیہ کی چادر کو تار تار کر کے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھاڑتا' جیلوں اور عقوبت خانوں میں اپنے مشن کی صداقت کے ترانے گاتا اور اپنے قائدؒ سے جیلوں میں کئے گئے وعدوں کو ایفاء کرتا رہا اور شہادت کی طلب کے گیت گاتا رہا کہ

ان قربانیوں کا صلہ انہیں "جبل استقامت" کے تمغہ کی صورت میں ملا' شہادت سے چھ دن پہلے قتل کی دھمکیاں مل چکی تھیں حاصل پور کی تقریر میں فرمایا" وہ دیکھو مکہ کے چوک میں نبی مکرم کا ایک پروانہ کھڑا ہے' اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ خبیب اب جان بخشی ہو سکتی ہے۔ اگر اپنے نبی کو اپنی جگہ پسند کر لو' بیڑی پاؤں میں تھی ہتھکڑی ہاتھ میں' آنکھوں سے آنسو آئے' کہنا کیا ہے تم نے مجھے چھوڑ دو میرے آقا کو میری رہائی کے بدلے تم اگر کانٹا چبھنا معاوضہ مانگو میں کانٹا برداشت نہیں کروں گا' جان دے دوں گا' کہا گیا پھر تیار ہو جاؤ ہم تلوار لائے ہیں تیرا انگ انگ کاٹیں گے کسی نے کہا میں نیزہ ماروں گا کسی نے کہا میں پتھر ماروں گا کسی نے کہا میں تھپڑ ماروں گا جس نے پتھر کھانے تھے اس نے کہا

الست ابالی حین اقتل مسلما

علی ای شق کان للہ مصرعی

مجھے کوئی پرواہ نہیں تم میرے ساتھ کیا کرو گے مجھے کون مارتا ہے' مجھے کیسے مارتا ہے' مجھے کیا مارتا ہے' مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں میں شمع نبوت کا پروانہ ہوں میں شمع نبوت پہ جل جاؤں گا' کٹ جاؤں گا مر جاؤں گا' ٹکڑے ہو جاؤں گا۔ اب میں بھی کہتا ہوں مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں' کون کیا فتویٰ لگاتا ہے' کون پتھر مارتا ہے کون پھول برساتا ہے' کون ساتھ دیتا ہے کون مخالفت کرتا ہے میں صحابہؓ کے در کا نوکر ہوں چاکر ہوں جو چاہو کر گزرو' صحابہؓ کی عظمت کا ڈنکا بجاتے رہیں گے' ان کے ناموس کا پرچم لہراتے رہیں گے۔

Scanned with CamScanner

میں نے جب ہوش سنبھالا اپنے گھر میں جرنیل محترم کی تقاریر کثرت سے سنیں' یہ الگ بات ہے کہ مجھے نہیں یاد میرے گھر والوں کی جرنیل محترم سے تعلق کی ابتدا کب ہوئی تھی' جب 2001ء میں اٹک جیل میں پابند سلاسل ہوئے تو یہ سننے میں آیا کہ کسی نہ کسی طریقہ سے کچھ بھیجنا ممکن ہے اور بہت سے کارکن جرنیل محترم کی میزبانی کی سعادت حاصل کر رہے ہیں' چنانچہ میری والدہ محترمہ نے گندم کے آٹے کی چوری اور مغزیات تیار کیں اور اپنی تسبیح بطور تبرک ہمیں بھیج دیں' میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت جرنیل محترم کو اپنی شایان شان اجر نصیب فرمائیں کہ اسی وقت ہماری خواہش کو پورا فرما دیا۔ قارئین جرنیل محترم کا جواب آپ خود پڑھ لیں۔

باسم سبحانہ تعالیٰ

محترم و مکرم والدہ محمود الحسن صاحب و ہمشیرگان و برادران بارک اللہ فی حیاتکم و اعمالکم

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ ابھی آپ کی طرف سے محبت کے ساتھ بھیجا جانے والا سامان موصول ہوا ہے انشاء اللہ اسے استعمال میں لاؤں گا۔ اپنی تسبیح بھیج بھجوا رہا ہوں۔ اور مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جماعت کے احباب آجکل کافی سرگرم ہیں ان کی عافیت و حفاظت کے لئے اور میری رہائی کے ساتھ ساتھ اخلاص نیت اور حسن عمل کے لئے ضرور دعائیں کریں' ہر مسلمان کی غائبانہ دوسرے مسلمان سے دین کے باعث محبت بہت بڑی نیکی ہے اور اس کے حق میں دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ تمام اہل خانہ کو بہت بہت دعا سلام قبول ہو۔

آپ کا مخلص محمد اعظم طارق

25-7-2001

تھا جنہیں ذوق تماشا وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تو وعدہ دیدار عام آیا تو کیا
آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا
بجھ گیا وہ شعلہ جو مقصود ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائی سوز تمام آیا تو کیا
آہ گلشن کی جمعیت جب پریشان ہو چکی
پھول کو باد بہاری کا پیغام آیا تو کیا

Scanned with CamScanner

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

سعید احمد جلال پوری مدیر ماہنامہ بینات کراچی

مولانا اعظم طارق شہیدؒ صدق وجذبہ کے جرأت مند بے باک اور نڈر تھے۔ وہ جب بیان کرتے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ وکلمات سامنے پر باندھے کھڑے ہیں ان کا بیان وتقریر شعلہ بار ہوتی تھی۔ جب وہ بولتے تو کارکنوں کے حلقے جذبات میں طلاطم برپا کر دیتے ان کی اس حق گوئی وصاف گوئی کی پاداش میں ان کو متعدد بار راہ سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ یوں تو نامعلوم کتنی بار خفیہ پوشیدہ طور پر ان کے قتل کے منصوبے بنائے گئے ہوں گے۔ لیکن اعلانیہ طور پر ان کو سات بار قتل کرنے کی کوشش کی گئی مگر ہر بار اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔ ان میں سب سے بڑا حملہ ان پر اس وقت کیا گیا جب وہ اپنے امیر قائد اور امیر علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کے ہمراہ پابہ جولان سیشن کورٹ لاہور میں پیشی کے لئے لائے گئے سپاہ صحابہؓ اور ان کے قائدین کی حکمت عملی اور طریقہ کار سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ان کے انداز سے بھی اختلاف کی گنجائش ہے ہمارے اکابر اور خصوصاً میرے اور مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے شیخ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ بھی چنداں اس طریق کار کے حق میں نہیں تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے اس مشن کی اہمیت سے انکار نہیں مگر ہمارے اکابر کا یہ طریقہ کار نہیں تھا"۔

بایں ہمہ یہ بات بھی اپنی جگہ سو فیصد مسلم ہے کہ انہوں نے اپنے لئے جس کٹھن راہ کو اپنایا اس پر نہایت خلوص واخلاص اور کمال جرأت وبہادری بلکہ جاں نثاری سے زندگی بھر کاربند رہے۔ انہوں نے ناموس صحابہؓ کے لئے اپنی جائیں نچھاور کیں کارکن قربان کئے جیلیں کاٹیں مار یں کھائیں تشدد برداشت کئے گھر بار چھوڑے روپوشی اختیار کی دردر کی ٹھوکریں کھائیں انہوں کے طعنے اور غیروں کی گالیاں سنیں مگر ان فرزانوں نے انوکھی تاریخ رقم کی ہے کہ یکے بعد دیگرے چار قائدین اور تقریباً بڑے چھوٹے پانچ صد علماء وکارکن ناموس صحابہؓ پر نچھاور ہوگئے۔ بلاشبہ اس حرص وآز رطلبی ومادی دور میں یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

وہ اپنے موقف میں سچے اور مخلص تھے۔ دنیاوی اغراض اور حرص ولالچ ان کے پیش نظر نہیں تھی بلکہ صحابہ کرامؓ کی عزت وناموس صحابہؓ کا تحفظ ان کا مطمح نظر تھا اس لئے یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوکر عنداللہ سرخرو اور "ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون" کی بشارت سے مشرف ہوکر حیات جاودانی پر فائز ہوگئے ہیں۔

مولانا اعظم طارق شہید بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے۔ انہوں نے اپنے پیش رو قائدین کے مشن پر چلتے ہوئے کاروان سپاہ صحابہؓ اور موجودہ ملت اسلامیہ پاکستان کی قیادت کے منصب کو نہ صرف ہمت وجرأت کے ساتھ نبھایا بلکہ زندگی بھر تحفظ ناموس صحابہؓ کے مشن پر اپنے چین وسکون راحت واطمینان گھر بار بیوی بچوں رفقاء وکارکنوں حتیٰ کہ اپنی حیات عزیز کو نچھاور کردیا۔

مولانا کی پوری زندگی ہنگامہ خیز رہی وہ کبھی جیل میں رہے تو کبھی روپوش کبھی صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے تو کبھی قومی اسمبلی

Scanned with CamScanner

میں آواز حق بلند کرتے دکھائی دیئے۔ ان کے جسم کا ایک ایک انگ زخموں سے چور چور تھا' ان پر جہاں غیروں نے گولیاں اور بم برسائے تو ملکی پولیس اور انتظامیہ کے اپنے جلادوں نے کوڑے برسا کر ان کی بڑی پالی ایک کرنے کی ناپاک کوششیں کیں مگر ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ جن جاں گداز مراحل و مشکلات سے دوچار تھے۔ وہ بجائے خود ایک بہت بڑا مجاہدہ تھا' مگر بایں ہمہ وہ ذکر و شغل اذکار و معمولات کے بے حد پابند تھے' وہ عام لیڈروں سے ہٹ کر سلوک و احسان کی راہ پر بھی بڑی پختگی سے کاربند تھے انہوں نے اپنی اصلاح باطن کے لئے سب سے پہلا اصلاحی تعلق مشہور نقشبندی بزرگ حضرت مولانا محمد ادریس انصاری قدس سرہ سے قائم کیا تھا' دوسرے اکابر سے بھی ان کی محبت و عقیدت کا تعلق تھا' جس زمانہ میں مرحوم طویل جیل کی زندگی گزار رہے تھے اسی دوران آپ نے حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ قدس سرہ سے مکاتبت کا سلسلہ شروع فرمایا اور وقتاً فوقتاً اپنے متوسلین و متعلقین کے ذریعہ حضرت شہیدؒ کی خدمت میں سلام و پیام کا سلسلہ جاری رکھا' اسی دور میں حضرت شہیدؒ نے ان قربانیوں اور عزیمت کو دیکھتے ہوئے نہ صرف اپنے سلسلہ میں داخل فرمایا بلکہ اجازت و خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ حضرت شہیدؒ نے مرحوم کی اجازت و خلافت کو جو مکتوب املا کرایا' وہ درج ذیل ہے۔

برادر مکرم محترم جناب مولانا محمد اعظم طارق دامت برکاتکم و زرج کرمکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا سلام مختلف ذرائع سے پہنچتا رہتا ہے' لیکن میں سوچتا ہوں کہ آپ کو کیا لکھوں؟ صرف آپ کے لئے دعا ہی کر سکتا ہوں' اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات کو آسان فرمائے اور آپ کو اپنے قرب و رضا کے مقامات عالیہ نصیب فرمائے۔ میں خود علیل ہوں اور آنجناب سے دعاؤں کا طالب ہوں۔

خصوصی بات یہ ہے کہ میں آنجناب کو چاروں سلسلوں میں اجازت دیتا ہوں' اگرچہ آپ کے بلند مراتب کے مقابلہ میں میری اجازت کوئی معنی نہیں رکھتی' لیکن اس جوز کا میں اپنے لئے فائدہ سمجھتا ہوں کہ شاید آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ہدایت عطا فرمادیں اور آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔

والسلام محمد یوسف عفا اللہ عنہ

۱۳۱۹/۹/۲۷ھ"۔

بقلم محمد یحییٰ لدھیانوی غفرلہ ولوالدیہ

مولانا مرحوم کی شہادت سے ملت اسلامیہ ایک بہترین عالم' صحیح سلف صالح' بے باک عالم' جری' نڈر اور حق گو راہنما

Scanned with CamScanner

سے محروم ہوگئی' مولانا کی شہادت سے سنی عوام کو جو نقصان پہنچا ہے' اس کی تلافی زمانہ قریب میں ہوتی نظر نہیں آتی' اللہ تعالیٰ مرحوم کی لغزشوں سے درگزر فرما کر رضا و رضوان سے سرفراز فرمائے۔

عام طور پر یہی کہا جارہا ہے کہ مولانا کو فرقہ وارانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے' مگر ہمارے خیال میں یہ عقل تسلی ہے' کیوں کہ مولانا صرف عالم دین ہی نہ تھے بلکہ ایک بڑی دینی جماعت کے سربراہ' قومی اسمبلی کے رکن اور حکومت کے اتحادی بھی تھے' کیا یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں تھی کہ ایک رکن قومی اسمبلی اور اپنے اتحادی کا تحفظ کرتی؟ اس کو گارڈ اور اسلحہ مہیا کرتی؟ کیا یہ ممکن تھا کہ اسلام آباد جیسے حساس شہر اور دارالخلافہ میں اس قسم کی واردات ہو جائے؟ اور اس کی حکومت کو علم بھی نہ ہو' جناب صدر کی حفاظت اور ان پر ممکنہ حملہ کے نام پر ''مجرموں'' کو پکڑا' اسلحہ دریافت کیا اور ان پر فرد جرم عائد کر کے پس دیوار زنداں دھکیلا جا سکتا ہے؟ تو کیا ایک ایسا راہنما جس پر متعدد بار قاتلانہ حملے ہو چکے ہوں اس کی حفاظت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں تھی؟

ہمارے خیال میں مولانا مرحوم کو ایک خاص منصوبے کے تحت شہید کرایا گیا ہے اور ان کے قاتلوں کو موقع سے فرار کرانے میں خصوصی مدد دی گئی ہے۔ ہم جہاں اس بدترین سفاکی اور دہشت گردی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں وہاں ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ: ''ریاست میں جس قتل کا قاتل معلوم نہ ہو' اس کی قاتل حکومت ہوتی ہے'' کے اصول کے پیش نظر حکومت اور اس کی ایجنسیاں اس جرم کی سب سے بڑی مجرم ہیں۔

اسی طرح ہم نہایت دل سوزی سے یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ علماء کو دہشت گرد اور فرقہ پرست کہنے والے خود ہی ارشاد فرمائیں کہ اگر علماء دہشت گرد ہوتے تو اتنی وافر مقدار میں قتل کیوں ہوتے؟ اس لئے اب باشعور عوام اور پڑھی لکھی دنیا یہ سوچنے پر مجبور ہو رہی ہے کہ آخر آج تک پاکستان میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والے علماء میں سے کسی ایک کے قاتل کو گرفتار اور کیفر کردار تک کیوں نہ پہنچایا گیا؟ کہیں یہ بھی حکومت اور ایجنسیوں کی ملی بھگت تو نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ مولانا کے متعلقین و متوسلین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور غیب سے ان کی کفایت و کفالت کا انتظام فرمائے۔ (آمین)

☆اب تمام طلبہ کی طرف سے مولانا شہید کی روح کیلئے سکون اور آخری منزل کی آسانی کیلئے دعا ہے کہ اللہ مولانا کی قبر کی زندگی میں آسانی اور سکون و اطمینان نصیب فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

؎ قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہو کر
وہ بیٹھے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہو کر

(شریک غم' عبدالحمید فاروقی مظفر آباد)

Scanned with CamScanner

مجھواؤں گا اب میرے پاس وقت نہیں ہے شہید قائد رات دیر تک وہاں رہے جب جانے لگے تو بھائی خوشی محمد انصاری سے کہا بھائی میں جارہا ہوں پتہ نہیں دوبارہ ملاقات کب ہوتی ہے کوئی غلطی ہو تو معاف کردینا واہ شہید قائد بھی وہاں تشریف لائے اختتام کے بعد علامہ فاروقی شہید کو ساتھیوں کے ساتھ گاڑی تک پہنچایا۔ عارق شہید نے میرا سر فخر سے بلند کردیا میں کراچی میں تھا عارق شہید ایم این اے تھے میرے والد محترم حج پر جارہے تھے میاں عطا محمد قریشی ایم این اے نے وعدہ کیا تھا اپنے کوٹے سے ویزہ دینے کا میرے بھائی دعوت کرکے والد کو اسلام آباد لے گئے مکمل تیاری کرکے گئے تھے کئی دن دھکے کھاتے رہے پریشان ہوئے ہمارے ایک عزیز کاغذ (رپٹائر) سلیم بیگ اسلام آباد میں ہوتے تھے انہوں نے بھی کوششیں کیں میاں عطا محمد قریشی تو ملے نہیں ویزہ نہ ملا میرے بھائی تھک ہار کر گھر واپس چلے گئے بڑے بھائی قاری حق نواز ملتان میں ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک دن اسلام آباد کے چوک میں کھڑا تھا مولانا اعظم کی گاڑی گزری بھائی کہتے ہیں میں نے سوچا میرا بھائی قاری نواز بڑے گن گاتا ہے اگے میں آج جاکر ملتا ہوں مایوس ہوکر گیا تھا تنے بڑے بڑے لوگ کام نہ کرواسکے یہ کیا کریں گے کہتے ہیں علامہ کے چیمبر میں گیا ان کے بھانجے بیٹھے تھے میں نے سلام کیا مولانا کا معلوم کیا انہوں نے کہا اسمبلی ہال میں چلے گئے ہیں انتظار کریں جب مولانا واپس آئے بھائی کہتے ہیں میں نے سلام کیا انہوں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو میں نے کہا قاری نواز کا بھائی ہوں جو کراچی میں ہوتے ہیں بھائی کہتے ہیں مولانا کھڑے ہوگئے گلے ملتے ہوئے کہا وہ تو ہمارا جگر ہے بتاؤ کیا کام ہے بھائی نے تفصیل بتائی یہ مسئلہ ہے۔ مولانا نے کہا بس کوئی اور بتاؤ مولانا نے اپنے کارڈ پر کچھ لکھا اس وقت عبدالستار خان نیازی مرحوم وفاقی وزیر تھے ان کا بھتیجا بھانجا خالد نیازی سیکرٹری تھا ان کے نام کارڈ دیا۔ مولانا نے کہا میں بیٹھا ہوں مجھے واپسی اطلاع کرو بھائی کہتے ہیں میں نے سوچا درجنوں بار اس کے پاس گیا ہوں یہ وہی ہے کچھ نہیں ہوگا کہتے ہیں میں ڈرتا ڈرتا گیا وہ مجھے دیکھ کر کہتا ہے پھر آگئے ہو میں نے کارڈ دیا تو پڑھ کر فوراً اس نے سر پکڑ لیا اور کہتا ہے جاؤ تمہارا نمبر لسٹ میں آجائے گا بھائی کہتے ہیں ہماری خوشی کی انتہا رہی مولانا کو جاکر بتایا انہوں نے کہا یہاں رہو کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بتانا شام کو بھائی اور والد نے مجھے کراچی فون کیا سب کچھ بتایا کہ آپ کے دوست نے کام کرادیا کل تک یہ بھائی اور والد مجھے ڈانٹتے تھے کہ تو کن چکروں میں لگا رہتا ہے جس کی وجہ سے تیری تعلیم چھوٹ گئی میں دارالعلوم مدینہ کوٹ ادو میں حضرت مولانا مسعود احمد قادری دامت برکاتہم کے یہاں درجہ کتب میں پڑتا تھا اس وقت سے جماعت میں کام کرنا شروع کیا تھا آج میرے قائد نے میرا سر فخر سے بلند کردیا تھا قائد محترم کراچی میں مجھے مل کر گئے تھے۔ میں اورنگی ٹاؤن ساڑھے گیارہ میں جامعہ صدیقیہ میں ہوتا تھا جہاں کے ہمارے ساتھی مولانا عبدالستار اور دیگر ساتھی جس میں میرے شاگرد بھی شامل تھے جو کہ جمشید روڈ پر ریلی میں شہید ہوئے تھے شہید قائد رمضان المبارک میں اسلام چوک وغیر میں جھنڈا لگانے آئے تو ملاقات ہوئی چائے کی دعوت دی بڑے بیٹے حافظ فاروق حسنین پیدا ہوئے تھے رات دو بجے قائد محترم میرے گھر تشریف لائے ہم نے چائے کے دیگچے بنائے تھے قائد کے جانے کے بعد کچھ مسائل پیدا ہوئے یہ الگ تفصیل ہے

Scanned with CamScanner

میرے والد کراچی آئے یہاں سے روانہ ہوئے کراچی میں نشتر پارک میں کانفرنس میں قائد شہید تشریف لائے تو میں نے شکریہ ادا کیا قائد محترم نے فرمایا ہمارا فرض بنتا ہے آخری بار ملاقات کے لیے مولانا یحییٰ عباسی کے ساتھ رہائی اور الیکشن جیتنے کی مبارک دینے کے لیے جھنگ گئے ملت اسلامیہ کے لئے مشورہ ہوا آخر میں مولانا شہید کراچی تشریف لائے ڈاکٹر ہارون قاسمی کی دعوت ولیمہ کے موقع پر ملاقات ہوئی مولانا عباسی میرے پاس تھے ہم ایئر پورٹ گئے حضرت مولانا نے ہم دونوں کو گاڑی میں بٹھایا شیخ محمد یعقوب کے ساتھی شیخ محمد یونس نے جھنگ کے حالات سنائے معلوم ہوا عوام کے دلوں میں کیسے راج کرتے تھے۔ ملتان والی کانفرنس میں کراچی جیل سے جناب حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ کا کانفرنس کے نام ایک خط لیکر جب قلعہ قاسم باغ میں اسٹیج کے پیچھے پہنچا تو عجیب منظر تھا بھائی نے شرط لگائی آج اگر آپ کو مولانا اعظم طارقؒ نے اسٹیج پر بلالیا تو آپ کی واہ واہ ہوگی۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا میری ایک پرچی لکھنے پر شہیدؒ قائد نے ساتھی بھیج کر بلالیا لیکن بھائی کو نہیں جانے دیا سیکورٹی والو نے کہا صرف آپ کا حکم ہے واہ قائد! ایک بار پھر میرا سر فخر سے بلند کر دیا۔ شہیدؒ قائد سے بزرگوں کی محبت کا ایک واقع لکھتا ہوں بنوری ٹاؤن کراچی کے حضرت مولانا مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن کے ساتھ بیٹھا تھا ایک ساتھی نے کہا حضرت آج مولانا اعظم طارق کا یہ بیان پڑھ کر کہ میں جمالی کو ووٹ دوں گا کہہ رہے تھے کہ اب مولانا ننگے ہو کر باہر آ گئے ہیں یہ الفاظ سن کر حضرت مفتی کا چہرہ سرخ ہو گیا اور کہا کہ ان کو بولو پہلے آپ بے حیا بنے ہو تو پھر وہ ننگا ہوا ہے اے کاش اپنے لوگ شہیدؒ قائد کو سمجھ جاتے دشمن ضرور سمجھتا تھا کہ ہمارا راستہ یہ روکے گا۔ شہیدؒ قائد کی شہادت کی خبر سن کر ایسے لگا جیسے بجلی کا جھٹکا لگا ہو ساری رات روتا رہا۔ مولانا اعظم طارقؒ صاحب کے بچپن کے استاد قاری عبدالستار محمود کوئی جو کہ ہمارے مدرسہ کہ مہتمم بھی ہیں تشریف لائے ان کا غم دیکھنے کے قابل تھا آج تک جب بھی شہیدؒ قائد کو یاد کرتے ہیں ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں جس کو استاد یاد کر کے روتے رہے۔ وہ کیسا عظیم انسان تھا شہیدؒ قائد کے جنازے میں شرکت کے لیے شہیدؒ قائد کے بھائی حضرت مولانا محمد احمد مدنی اور ان کی اہلیہ، مولانا امین، مولانا اللہ سایا دریتی کے ساتھ روانہ ہوئے جنازہ کے وقت عوام کا سمندر دیکھ کر آنسو نہیں رکتے تھے کہ آج کس عظیم انسان کی روانگی ہے کہ ماعظیم استقبال ہو رہا ہے۔ اے قائد اصحابؓ رسول ﷺ کے لیے جان دینے والے تجھے دنیا مدتوں یاد کرے گی۔

وہ محمدؐ کے دین کا وفا دار تھا
وہ تو ہر جا پہ دین کی علامت رہا
تو اس ملک میں دین کا پرچار تھا
سربکف ہو کے باطل سے لڑتا رہا
وہ تو جرأت عزیمت کا پہاڑ تھا
اس کی ہمت کے آگے جبل پاش پاش
وہ خدا کا سپاہی وہ جرار تھا

Scanned with CamScanner

راہ شہادت کا مسافر

قاری عبدالرؤف گنگوہی ینبع سعودی عرب

روزانہ ہزاروں انسان موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ ہر لمحہ کسی نہ کسی ذی روح کا پیمانہ عمر ختم ہوتا ہے' اموات کا یہ لامحدود سلسلہ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے۔ جرنیل ملت اسلامیہ جبل استقامت سنی عوام کے ہیرو وکیل صحابہؓ عاشق رسولؐ عاشق صحابہ علم وعمل اور زہد وتقویٰ کے پیکر اتحاد بین المسلمین کے علمبردار' ملک میں امن کے خواہاں عالم اسلام کی عظیم شخصیت' حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جیسے عظیم جرنیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہؐ کے لئے تحفہ تھے۔ خطابت کے میدان میں کوئی ان کا ثانی نہ تھا خطابت میں امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے جانشین جبل میں استقامت میں مفتی محمود نظر آتے ہیں۔ آپ جیسے لوگوں کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا۔

؎ اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب اس کی نگاہ دلنواز
نرم گفتگو گرم گفتگو ہر دم جستجو
رزم ہو یا بزم پاک دل پاک باز

میں سوچتا ہوں کہ نرم خو ہر دم سرگرم' نرم وگرم' ستیز ہ گفتار وکردار کا دھنی' جرأت واستقامت کا کوہ گراں لمحوں میں کیسے کھو گیا۔

؎ ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

قائد محترم کی شہادت کی خبر سنی تو دل پر قیامت ٹوٹ پڑی پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی سوچنے سمجھنے کی سب صلاحیتیں ختم ہو گئیں' نہیں معلوم کیوں انہیں دیکھ کر سکون آ جاتا تھا دنیا کے سارے غم بھول جاتے تھے۔ جدائی کی خبر سے سارے درد جاگ اٹھے' میرا قائد عجیب بانکپن سے اٹھا اور باطل پر چھا گیا۔ آپ جس جگہ جاتے مسلمان دیدہ ودل فرش راہ کر دیتے۔ مولانا اعظم طارق" نے حق کو حق سمجھ کر بیان کیا۔ دفعتاً یہ مولانا کی باتیں میرے ذہن میں گردش کرنے لگی کہ لاکھوں انسان دنیا میں آئے اور چلے گئے لیکن ان کے جانے سے نہ تو دنیا کے معمول میں کوئی فرق آتا ہے اور نہ ہی دنیا والوں کو کبھی اس کا خیال آتا ہے کہ صفحہ ہستی سے کتنے مکیں اس دنیا سے کوچ کر گئے لیکن جب مادر گیتی کا کوئی مایہ ناز فرزند رخت سفر باندھتا ہے' داعی اجل کی صدا پر لبیک کہہ کر اس عالم رنگ وبو سے روانہ ہوتا ہے' تو کون مکاں پر ایک سکتہ کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کائنات کی نبض تھوڑی دیر کے لئے رک جاتی ہے ساز ہستی کے تاری جھنجھلا اٹھتے ہیں مادر گیتی اپنے فرزند کی جدائی میں تڑپ اٹھتی ہے اور دنیا کی ہر شئے پر یکسا معلوم سی اداسی چھا جاتی ہے۔ باغوں میں پھول کھلتے اور مرجھا جاتے ہیں مگر کبھی ایسی آندھی آتی ہے کہ سارا چمن

Scanned with CamScanner

ویران رہ جاتا ہے۔ آسمان پر تارے چمکتے اور ٹوٹتے رہتے ہیں مگر کبھی محفل انجم کا صدر مہر جبیں ہی آجاتا ہے۔ اور پھر ساری بزم ہی سنسان ہو جاتی ہے۔

عالم باعمل میرے قائد حضرت مولانا محمد اعظم طارق " کی شہادت کا حادثہ ایسا عظیم سانحہ ہے' مولانا نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا تاج پہن کر حیات جاوداں کو پالیا اور بعد میں آنے والے انسان (نشان منزل) تک پہنچنے کے لئے ان کی روشن زندگی کو مشعل راہ بنالیں گے۔ ان ہی لوگوں کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں.....

"ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے ہیں"

مولانا اعظم طارق شہید بھی انہی خوش نصیب اور عظیم انسانوں میں سے ایک تھے۔ میرے قائد حضرت مولانا اعظم طارق شہید صحابہ کرامؓ کی محبت میں ڈوب کر تمنا شہادت کو دل میں بسا کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے.....

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

وہ تو علم الٰہی کا مینار تھا
وہ تو اس کے گن گناتا رہا
وہ توحید و سنت کی للکار تھا
وہ درویش صورت قناعت پسند
وہ تصنع تکلف سے بیزار تھا
وہ رہا نہ کسی کا بھی دست نگر
وہ غیور و صابر وہ خوار تھا
وہ حق بات ہے خوب کہتا رہا
وہ حق گو حق کا علم دار تھا
احیا کی مجلس کا روح رواں
وہ خوش رو طبیعت کا گلزار تھا
وہ آیا چمن میں برنگ و بہار
وہ باغ شریعت کی مہکار تھا
اس کی باتوں میں پھولوں کی خوشبو مہک
وہ دین و سیاست کا معیار تھا

Scanned with CamScanner

میری آئیڈیل شخصیت

(حافظ محمد تنویر فیصل آباد)

؎ بڑھ گئیں وحشتیں موسم کی عنایات کے بعد
ہم کبھی روئے کبھی ہنس پڑے برسات کے بعد
اتنی مضبوطی سے ویرانے کے در بند کئے
دل میں اتری نہ کوئی ذات تیری ذات کے بعد

مولانا محمد اعظم طارق" کی شہادت کی خبر سن کر آنکھوں میں پھر ساون کی جھڑی لگ گئی دل بے تاب ہوا سکون غارت ہوا دل یوں دھڑکا قیامت برپا ہوگی۔ جی اچاٹ' موسم اداس ہوئے امیدیں یاس میں بدلیں' میری امیدوں کے چمن میں غموں کی آگ لگ گئی۔ سسکیوں نے تسلسل لیا' آہوں نے دل کے اجڑے کھنڈر میں گھر کر لیا صفیں تبدیل ہوئیں' صف ماتم بچھ گئی۔ اخوت و الفت کی صف لپٹ گئی۔

؎ مے خانہ ہے ویران کوئی جام نہیں ہے
رندوں کی بھری بزم میں اک نام نہیں ہے
طوفانوں کی رکتی ہوئی نبضیں ہیں بتاتی
جو پھر گرا ہے کوئی عام نہیں ہے

تیرے دل کی گہرائی کو دیکھوں یا تیری نظر کی وسعت کو' تیری بصیرت کو دیکھوں یا تیری دور اندیشی کو' تیری ضرب المثل وفا کو دیکھوں یا تیرے ہاتھوں کے لمس کو' تیرے چہرے کی تابانی کو دیکھوں یا سورج کی ضیا کو' اور مجھے یوں لگا کہ چاند کا حسن اور سورج کا ضیاء جیسے حسن کی اترن ہو' کون ہے جو میرا آئیڈیل تھا اور کون ہے' جو مظلوموں کے لئے مسیحا تھا' کون ہے جو اس دور کا احمد بن حنبل" تھا کون ہے جو اس دور کا ابن تیمیہ" تھا' کون ہے جو ثانی حق نواز" اور فاروقی" تھا، کون ہے وہ کفر جس کی خطابت کی تاب نہ لا سکا تھا۔ ہمسفر ایسا کہ ثانی نہیں رکھتا تھا وہ مبلغ تھا' معلم تھا' ادیب بھی' باصلاحیت قائد بھی' اس کے کتنے عنوان تھے۔

؎ کس نام سے پکاروں کیا نام ہے تمہارا

اتنے عنوان رکھنے والا وہ جانشین فاروقی شہید' جبل استقامت' جرأت و بہادری کے پیکر مولانا محمد اعظم طارق ابو معاویہ تھے جو آج ہماری آنکھوں سے اوجھل دائمی زندگی حاصل کر کے جنت کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ وہ کتنے عنوان کتنی خوبیاں رکھتے تھے جس سے اک بار ملتے اسے اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ حافظہ بلا کا رکھتے تھے' اگر کوئی زیادتی بھی کر لیتا تو انتقام کا جذبہ نہ رکھتے تھے' البتہ کفر کے لئے ننگی تلوار تھے' برسوں کی شناسائی آج اس کی جدائی زندگی کا روگ بن گئی۔

Scanned with CamScanner

ے دور رہ کر رچی ہر سانس میں خوشبو تیری
میں مہک جاؤں جو تو پاس بلالے مجھ کو
میں تیری آنکھوں سے ٹپکا ہوا اک آنسو ہوں
تو اگر چاہے تو بکھرنے سے بچا لے مجھ کو

ان کی یاد عمر بھر تڑپاتی رہے گی ان سے وابستگی ہی ایسی تھی ان کے بچھڑنے کے بعد ان کی شباہت ہر چہرے میں دیکھتا پھرتا ہوں۔ مولانا محمد اعظم طارق جیسی عظیم شخصیت برسوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ آج اس کی روح سے عہد کرتا ہوں اے شہید قائد! تیرے دیئے ہوئے راستے پر تاحیات چلتا رہوں گا۔ اور مشن پر کاربند رہوں گا مجھے تیری محبت وعقیدت کی قسم اپنے پیارے نبی کریمؐ اور اصحاب رسولؐ واہل بیت اور ازواج مطہرات کی عزت وناموس کی خاطر اپنی جان کی بازی لگانا پڑی تو پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ اے قائد شہید! تیرے بچھڑنے کے بعد شاہین اداس ہیں۔ میرے موسم بے رنگ ہیں' میرے امیدوں کے چراغ بجھ گئے ہیں' وہ لفظ جو تیرے لحن کی ندرت لوٹتے تھے آج ان پر حسرت وادای ٹپک رہی ہے' میری آرزوئیں وتمنائیں شیشے کی طرح ہیں۔ صرف تیری یادیں مجھے بکھرنے نہیں دیتیں۔

اے پاک پروردگار، عالم میرے قائد کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرما۔

ے آخری شب ہے سر نہ جھکانا لوگو
حسن ادراک کی شمعیں نہ بجھانا لوگو
کٹ گیا جو ناموس صحابہؓ پر
گلی گلی میں دہراؤ ان کا فسانہ لوگو

۔مولانا اعظم طارق کا کردار آئندہ نسلوں کیلئے مشعل راہ ہوگا۔ انہوں نے شریعت بل پیش کر کے امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا تھا ان کی قربانیاں انمٹ نقوش ہیں۔ (بنت محمد یوسف قاسمی' جہانیاں)

☆اس وقت ہم اپنے عظیم قائد مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی عظیم قیادت سے محروم ہو چکے ہیں وہ ملت اسلامیہ کے عظیم جرنیل تھے میرے اور آپ کے عظیم قائد تھے۔ قائد کی جدائی ہمارے لیے بہت بڑا نقصان ہے لیکن مولانا اعظم طارق شہیدؒ تو اپنے مشن میں کامیاب ہو چکے ہیں ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے قائد اپنے مشن میں کامیاب وکامران ہو چکے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں بھی اپنے قائدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

(محمد اسحاق جمیل خادم صحابہؓ یونٹ حسنینؓ ومعاویہؓ واں کوٹ تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان)

Scanned with CamScanner

اخلاص واستقامت کا پیکر

حافظ محب الحق میاں ریاض سعودی عرب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! قرآن مجید کو سیکھو اور اس پر عمل کرو قبل اس کے اسے اٹھالیا جائے۔ اس حدیث مبارکہ کی کی تشریح میں علماء فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اٹھائے جانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ اٹھا لئے جائیں گے بلکہ صحیحین کی روایت کے مطابق ان اللہ لایقبض العلم انتزاعا ولکن یقبض العلماء او کما قال ﷺ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ علم کو لوگوں کے سینوں سے نہیں اٹھائے گا بلکہ نیک کام اور اچھے کام کو اٹھالے گا اور ایک صورت علم کے اٹھائے جانے کی یہ ہوگی کہ عمل کی توفیق ہی سلب اور ختم ہو جائے گی جیسا کہ آج کل نظر آرہا ہے۔ علم تو بہت ہے مگر عمل مفقود ہے۔ جو قرب قیامت کی علامات سے ایک بڑی علامت ہے۔ فتنوں کا دور کشادہ تر ہوتا جارہا ہے اور علمائے کرام کے بعد دیگرے اٹھ رہے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی قائد ملت اسلامیہ جبل استقامت' عالم اسلام کے مسلمانوں کے دل کی دھڑکن اور صحابہ کرامؓ کے وکیل حضرت مولانا اعظم طارق" اپنی دلی تمناؤں کے مطابق جام شہادت نوش کر گئے۔

مولانا نے اپنی عملی زندگی کے لئے جس مشن اور موقف کو اختیار فرمایا تھا آخر وقت تک اس پر قائم رہے اور اس شان سے قائم رہے کہ کوئی دوسرا ان کی ہمسری اور پیروی نہ کرسکا۔ جبکہ مخالفتوں کے طوفان آئے۔ اپنوں سے کٹنا پڑا' حکمرانوں نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے غرض کہ سب کچھ برداشت کیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ بڑے بڑے اہم مناصب اور عہدوں کی پیشکشوں کو ٹھکرا کر مالی مفادات کے حصول سے انکار کر کے دنیا کی آسائشوں اور رعنائیوں کو پاؤں تلے روند کر اپنا مشن جاری رکھا اور یہاں تک کہ ناموس صحابہ کرامؓ کے لئے اپنی جان بھی قربان کردی اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب ان کی یادوں کی پھولوں کی مہک تازہ ہے اور ہمیشہ تازہ رہے گی۔ وہ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے اس لئے کہ اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں واشگاف الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ انہیں مردہ مت کہو زبان سے کہنا تو دور کی بات ہے بلکہ سوچ اور تصور پر بھی پابندی لگادی' بلکہ فرمایا کہ وہ زندہ ہیں۔ کہاں زندہ ہیں اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہیں ان کی زندگی کا شعور ہی نہیں اس لئے شہادت تو حیات جاوداں ہے اور کامیابی ہے۔ ان کی یہ قربانی اور مقدس خون بھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ بلکہ یہ تو ان کے مشن کی تکمیل میں ممد ومعاون ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ)

حضرت مولانا اعظم طارقؒ کو سننے اور پڑھنے کا موقع تو ایک عرصہ سے ملا ہوا تھا۔ ان کی شخصیت اور ان سے محبت ہمارے دلوں میں رچی بسی ہوئی تھی لیکن ان سے بالمشافہ ملاقات کی تمنا اور آرزو دل میں لئے وقت اور مقام کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ جس کے لئے بارہا پروگرام مرتب ہوئے اور کوششیں بھی ہوئیں لیکن ایک تو دیار غیر کے باسی ہونے کی وجہ سے ہماری مجبوریاں اور مشکلات اور دوسرے حضرت مولانا کی مصروفیات سے بھی کہیں زیادہ پابندیاں اور ان کی قید وبند کی صعوبتیں

Scanned with CamScanner

ہمارے درمیان حائل رہیں۔ حالانکہ ہماری طرف سے اصرار اور ان کی طرف سے انکار ہمیشہ ہی سے رہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں ہر کام کا وقت متعین ہے۔ اور وہ موقع ریاض کے ساتھیوں کو نصیب ہوا۔ اور ان کی دیرینہ تمنا اور آرزو پوری ہوئی۔ حضرت مولانا حج سے فارغ ہوتے ہی واپسی پر ریاض تشریف لائے۔ ساتھیوں نے اپنے محبوب اور عظیم قائد کا جس والہانہ انداز میں استقبال کیا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ بڑے ہی کامیاب پروگرام ہوئے۔ ہر ایک نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ان میں حصہ لیا۔ بیانات سے علماء، طلباء مدرسین اور دینی جذبہ رکھنے والوں میں خوشی محسوس کی گئی اور ان کے اندر مشن پر کام کرنے کے جذبے میں مزید اضافہ ہوا۔ راقم مکہ مکرمہ کے سفر پر تھا واپس پہنچتے ہی جناب قاری عبدالسنان صاحب نے فون پر اطلاع دی کہ حضرت تشریف لائے ہوئے ہیں اور ابھی تھوڑی دیر بعد نکلنے والے ہیں موقع کو غنیمت سمجھا اور فوراً ہی عزیزم ظہور الحق کی معیت میں حاضر ہوا اور ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

؎ دیکھا تجھے تو دل میں گلستاں مہک اٹھے
چاروں طرف بکھر گئے حسن نظر کے پھول

مجھے مجاہد ملت حضرت مولانا غوث ہزارویؒ کی خدمت میں کچھ وقت گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے جو جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی کے زمانہ قیام میں نصیب ہوئی تھی، جس طرح وہ اخلاص واستقامت کا پیکر دینی حمیت وجرأت کا مجسمہ، بہادر، غیور جان نثار، جان فروش، محنت کش اور دینی فتنوں کے تعاقب کا خصوصی ذوق اور ملکہ انہیں حاصل تھا اور وہ جماعتی کارکنوں کے ساتھ پیار ومحبت اور احترام کا سلوک فرمایا کرتے تھے، جس طرح انہیں صبر اور حوصلہ کا وافر ذخیرہ نصیب تھا، بعینہٖ اسی طرح یہ ساری صفات حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ میں بدرجہ اتم موجود تھیں اور میں نے انہیں جیسا مرد قلندر پایا۔ اور وہ اوصاف میں اپنے اسلاف واکابر کے صحیح جانشین اور حقیقی وارث تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

اس قافلہ سخت جان کے نہ صرف قائدین بلکہ کارکنوں، تائید ونصرت کرنے والوں پر وقت کے حکمرانوں نے ظلم وستم کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ہر ایک نے دوسرے سے بڑھکر تکلیفیں اور ایذائیں پہنچائیں اور انہیں ہر طرح سے دبانے، کچلنے اور مرعوب کرنے کے لئے تمام حربے استعمال کئے اور برابر کر رہے ہیں۔

؎ جو ہو بے درد اس کو درد کا احساس ہو کیونکر
ستم گر کی بلا جانے ستم سے ہم پہ کیا گزری

مگر یہ دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہوکر اپنے مشن کی تکمیل میں شب وروز وہمہ تن مصروف ومشغول ہیں۔

؎ دریا کو اپنی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

Scanned with CamScanner

یہ عزم اور استقلال کے پہاڑ اور اولوالعزم ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے نہ تو ناصحین کی نصیحتیں اور مشورے اور ہمدردیاں اور نہ ہی سیاسی مصلحتوں کی مصلحتیں خاطر میں لائیں اور نہ ہی قید و بند کی مصیبتیں اور صعوبتیں ان کو اپنی راہ سے ہٹا سکیں بلکہ وہ یہ سب کچھ پس پشت ڈال کر بزبان حال یہ کہہ رہے ہیں۔

؎ مصیبت آشنا ہیں ہم ازل سے اے چمن والو
بہیں آرام آیا تو زیر دام آئے گا

مولانا اعظم طارق کی زندگی قابل رشک تھی اس سے کہیں زیادہ ان کی شہادت قابل رشک ہے۔ ان کی زندگی جتنی مختصر تھی اس قدر اس کا مقصد بھی بلند تھا۔ گویا وہ دنیا والوں کو مخاطب کر کے فرما رہے تھے کہ میری عارضی زندگی کے ختم ہو۔ پر تاسف نہ کرنا' قدرت نے مجھے جس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے حیات مستعار سے نوازا تھا' الحمدللہ میں اپنا فرض پورا کر کے جا رہا ہوں۔ یہ مشن زندہ ہے اور زندہ رہے گا انشاء اللہ اسے زندہ رکھنا ہے۔

؎ جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میدان مگر جھکی تو نہیں

اللہ تعالیٰ مولانا اعظم طارق" اور دیگر تمام شہدا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں اس مشن کو زندہ رکھنے کی اور شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔

؎ آسمان شہادت کا روشن ستارہ ہوا
جنت کی حوروا! "اعظم" دولہا تمہارا ہوا
الفت تھی ہمیں اس سے قبل از شہادت بھی
اور بعد شہادت اور بھی پیارا ہوا
خون اعظم کی خوشبو اور شجاعت کی داستانیں
کاروان حریت کا دل کش نظارا ہوا
بروز حشر تمہیں نصیب ہوگی سفارش اسکی
اے اعزہ "اعظم" کتنا ارفع مقدر تمہارا ہوا
شیعوا جل جاؤ گے تم اس کی جذت سے
"ملت اسلامیہ" کا اک اک مجاہد انگار ہوا

(بنت حاجی لیاقت علی جڑانوالہ)

Scanned with CamScanner

سر اڑا اور خون برسا

(ابوظفر محمد عمر توحیدی برطانیہ)

میرا قلم اس عظیم المرتبت انسان کی اعلیٰ ترین شہادت پہ کچھ لکھنے سے قاصر ہے کہ جس نے اپنی کم عمری میں ہی جھنگوی شہیدؒ کے مشن و موقف کی صدا منبر و محراب سے ایوان بالا تک بلند کرنے اور جرم حق گوئی کی پاداش میں مسلسل ازیتوں' قاتلانہ حملوں' عقوبت خانوں' قید تنہائیوں اور ظلم و ستم' تشدد و بربریت کی خاردار وادیوں سے ایک منتخب رکن اسمبلی ہونے کا اعزاز رکھنے کے باوجود گزر جانا برداشت کرلیا اور بڑے بڑے مالی مفادات' عہدوں اور مناصب کی پیشکشوں کو پایہ حقارت سے ٹھکرانا' وقت کے ظالم حکمرانوں کے انتقامی کارائیوں کا نشانہ بن کر قید تنہائی اور تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں سالہا سال گزار دینا گوارہ کرلیا مگر اپنے شہید قائدین اور کارکنوں کے خون سے عہد وفا اس انداز میں نبھایا کہ اپنے کاز سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنا گوارہ نہ کیا۔ دفاع ناموس اصحاب رسولؐ کے لئے جاری تحریک میں شامل افراد کو اعظم طارق" کے اس صاف ستھرے کردار پر بیباک دل فخر ہے اور دعوت دیتے ہیں اپنے مخالفین اور حاسدین و ناقدین کو کہ گھر میں بیٹھ کر بلند و بانگ دعوی کرنا یا بڑے بڑے جلسوں میں انقلابی فلسفے کی تفصیلات بیان کرنا تو بہت آسان ہے لیکن اعظم طارقؒ کی طرح اپنے مشن اور کاز پر جان کی بازی لگا دینا اور عقوبت خانوں سے گزرنا بہت مشکل ہے۔ اعظم طارقؒ اور اس کے رضا کاروں کے خلاف طعن و تشنیع کے تیر برسانا اور اٹھتے بیٹھتے فرقہ پرست تخریب کار دہشت گرد اور تشدد پسند جیسے القابات سے نوازنا تو تمہیں آتا ہے' ذرا اپنے فلسفے مشن و کاز پر اعظم طارق" کی طرح ثابت قدم رہ کر تو دکھاؤ۔ آج وہ مرد آہن اس دنیا میں نہیں ہے لیکن ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ دین کی خاطر' اسلام کی سربلندی کی خاطر' عظمت ناموس صحابہؓ کی خاطر جو قربانیاں اور تکلیفیں اعظم طارق" اٹھا گیا ہے کہ وہ کم از کم اسلام کی گذشتہ چند صدیوں میں ہم جھانک کر دیکھتے ہیں تو اس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ جو شخص فروری 1991ء میں جھنگ آتا ہے اور صرف دس روز کے لئے آتا ہے۔ بالآخر جھنگ میں ڈیرے ڈال دیتا ہے اور 16 اکتوبر 2003ء کو اسلام آباد میں جام شہادت نوش کر کے 17 اکتوبر 2003ء کو جھنگ کی مٹی میں دفن ہو جاتا ہے۔ شاعر کا کہا سچ ہوا کہ

؎ کراچی سے چلا طارق اور جلا دیں کشتیاں آکر

جو زندہ رہا شیروں کی مثل زندہ رہا اور جب شہید ہوا تو جرأت استقامت کے ساتھ دن دیہاڑے وفاقی دارالحکومت میں دشمن کی گولیاں سر اور سینے پر کھاتا ہوا مسکراتا ہوا شہید ہو گیا۔ جب جھنگ آیا تو اس نے کہا تھا کہ

ہم نے مانا جنگ لڑی ہے سر بھوٹیں گے خون بہے گا

پھر دنیا نے یہ نظارہ دیکھا' سنا اور پڑھا کہ سر پھوٹا ہی نہیں اڑا اور خون بہا ہی نہیں بلکہ برسا اور اعظم طارق" اپنے ساتھیوں کو یہ پیغام دے گیا کہ خون میں غم بھی بہہ جائیں گے۔ ہم نہ رہے تو غم ہی نہ رہے گا۔

ثناء اللہ سعد نے بھی سچ لکھا ہے کہ اعظم طارقؒ اپنے نظریاتی دشمنوں کو عداوتوں اور شقاوتوں کا بار ہا نشانہ بننے کے

Scanned with CamScanner

باوجود زندگی کے تمام خار دار راستوں سے کودتا پھلانگتا' گولیوں' راکٹوں' لانچروں اور بم دھماکوں کے 80 سے زائد زخم اپنے وجود پر سجاتا مہکاتا حکمرانوں اور دین دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھاڑتا' للکارتا ـــــ مفادات ومراعات اور آسائشوں کی چکا چوند کو دھتکارتا ٹھکراتا' قید قفس کی تنہائیوں میں بھی جھنگوی شہیدؒ کے مشن کے ترانے گاتا ہوا دن دیہاڑے اسلام آباد میں سیدالشہداء حضرت امیر حمزہؓ کی طرح اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروا کر حضرات شیخین صدیقؓ، فاروقؓ، کے وفادار رضا کار کی حیثیت سے ان کی آغوش الفت میں پہنچ گیا۔

جواب نہ ڈھونڈے ملے جوہر نایاب ایسا تھا

گلشن دھر میں وہ اِک گلاب ایسا تھا
جو اَب نہ ڈھونڈے ملے جوہر نایاب ایسا تھا

وہ جس کے نام سے دنیائے کفر لرزاں تھی
جہان کفر میں کچھ اضطراب ایسا تھا

گدائے عشق صحابہؓ اجارہ دار نبی.....!
کوئے ستم میں وفاؤں کا باب ایسا تھا

وہ شاہباز تھا وسعت افلاک رکھتا تھا
جو سوئے دشت نہ بھٹکے عقاب ایسا تھا

کوئے ستم میں تھا جیسے دست جفا کا راج بہت
مٹا کے ظلمت جو اُٹھا آفتاب ایسا تھا

وہ جس نے اصحابؓ کے لیلۃ دشمن کو
تھا سر بزم کیا بے نقاب ایسا تھا

جہاں میں جس نے خطابت کا لوہا منوایا
وہ زیب منبر و زینت محراب ایسا تھا

وہ تھا پابند سلاسل تو تشنۂ لب تھا
مگر مئے حق سے وہ ہر دم سیراب ایسا تھا

یہ اسکی روح وفا تھی یا سحر تھا کوئی

Scanned with CamScanner

کہ موت بھی رشک کرے جس پہ شباب ایسا تھا

حُسن کردار میں وہ پیر مغاں مرد خلیق تھا
دلنوازی میں نہیں جس کا جواب ایسا تھا

دھر آشوب قیادت تھی انکی دنیا میں
اس کا ہر قدم سوئے انقلاب ایسا تھا

حزین سے اس کے ہجر میں نسیم صبح وطن
قلندری کے جہاں میں وہ اک نواب ایسا تھا

بوقت موت شہادت وہ چہرۂ اعظم
وجہ خورشید ہو جب بے حجاب ایسا تھا

تیری جدائی کا صدمہ اٹھا کے آنکھوں سے
بہہ پڑا اشکوں کا یکدم سیلاب ایسا تھا

لحد پہ اقبال صدا انکی رہے ابر کرم
استقامت کا جبل جس کا خطاب ایسا تھا

گلشن دھر میں وہ اک گلاب ایسا تھا
جواب نہ ڈھونڈے ملے جوہر نایاب ایسا تھا

محمد حسین اقبال' جامعہ محمودیہ جھنگ

☆ جریل سپاہ صحابہ قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت عالم اسلام کیلئے لمحہ فکریہ ہے ملت اسلامیہ کے قائدین اور کارکنوں کے سر سے روحانی باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ حافظ معاویہ صاحب اور مولانا کے بھائی عالم طارق صاحب کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ (حافظ جمیل احمد' عبدالرزاق قاسمی' عبدالحمید قاسمی' قاری ابوبکر' غلام یسلین' قاری غلام اکبر' قاری ہارون مولوی ظہور الحق' عبداللہ' محمد یعقوب' ڈاکٹر حق نواز فاروقی' محمد اکرم قاری شوکت' سہیل ناصر صدیقی' محمد معاویہ فاروقی' محمد بلال حافظ نذیر احمد)

☆ مولانا اعظم طارق کو اسلام آباد کی دہلیز پر شہید کر دیا گیا' شہید کی روح کیلئے ہر دم دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا شہید کو کروٹ کروٹ سکون میسر فرمائے۔ اور انکی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے انکی آخری منزل کو آسان کرے اور ہمیں بھی انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور انکے لواحقین کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین!

(شریک غم حافظ غیب احمد صدیقی و برادران' نور پور نورانی)

Scanned with CamScanner

ایک ستارہ اور ڈوب گیا

مولانا محمد اسلم شیخوپوری

''میں اپنے بارے میں کسی خوش فہمی کا شکار ہوں اور نہ مجھے اپنی نسبت کوئی بلند وبانگ دعویٰ ہے بلکہ میں اپنی علمی وعملی کمزوریوں اور خامیوں کا برملا معترف ہوں لیکن بایں ہمہ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر میں یہ کہنے میں بھی باک محسوس نہیں کرتا ہوں کہ جس طرح مجھے کم عمری ہی میں اپنے مشن وموقف کی صدا محراب ومنبر سے ایوان بالا تک بلند کرنے اور جرم حق گوئی پر مسلسل اذیتوں' قاتلانہ حملوں' روپوشیوں' عقوبت خانوں کی قید تنہائیوں اور ظلم وستم' تشدد وبربریت کی خاردار وادیوں سے ایک منتخب رکن اسمبلی ہونے کی حیثیت میں گزرنا اور بڑے بڑے مالی مفادات کی پیشکش کو لات مار کر عہدوں اور اہم مناصب کے حصول سے انکار کر کے گزشتہ پونے چار سال سے وقت کے حکمرانوں کی انتقامی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کم از کم پاکستان کی پچاسی سالہ تاریخ میں کسی سیاسی یا مذہبی لیڈر کو ایسی صورتحال سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق وعنایت کے باعث آج اپنے کردار پر فخر ہے کہ میں نے اپنے شہید قائدین اور کارکنوں کے خون سے وفا کی ہے اور اپنے مشن سے ایک انچ بھی ہٹنے کو تیار نہیں ہوا ہوں''۔

یہ الفاظ ہیں جرنیل سپاہ صحابہؓ' جبل استقامت حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے جو سر پر عزیمت کا تاج سجائے اور جسم پر شہادت کی مقدس خلعت اوڑھے' راہی جنت ہو گئے ہیں۔ مولانا محمد اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ ایک انسان تھے..... انسان جس سے خطا اور نسیان کا ارتکاب بھی ہو سکتا ہے اور جس سے اختلاف رائے بھی کیا جا سکتا ہے' جو عارضی حالات سے متاثر بھی ہو سکتا ہے اور جس کا دامن جذبات اور ارمانوں کے غبار سے آلودہ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ ایک جماعت کے سربراہ' نامور عالم دین اور ممتاز سیاستدان تھے' جماعتی مجبوریاں' کارکنوں کے مطالبات' میدان سیاست کی ہوائیں' دار ورسن کے کٹھن مراحل' اسیر ساتھیوں کی مجبوریاں اور بین الاقوامی حالات کی نزاکتیں کسی انتہائی بااصول جماعت کے سربراہ اور سیاستدان کو بھی طے شدہ موقف اور راستے سے انحراف پر مجبور کر دیتی ہیں جو کہ حقیقت میں انحراف نہیں ہوتا۔ بلکہ پلٹ کر جھپٹنے اور جھپٹ کر پلٹنے کا ایک انداز ہوتا ہے جو بسا اوقات مخالفین کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ممکن ہے میدان سیاست میں حضرت مولانا شہیدؒ کے بعض فیصلوں کی حکمت اور افادیت ان کے مخالفین کی سمجھ میں نہ آتی ہو' لیکن ان کے خلوص' اپنے مشن سے والہانہ وابستگی' کردار کی پاکیزگی' عشق صحابہؓ میں فنائیت اور عزم واستقلال اور ہمت وشجاعت جیسی اعلیٰ صفات سے کوئی دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا۔ آپ اس شخص کے خلوص اور عزیمت واستقامت کا کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ جس نے ابھی زندگی کی صرف بیالیس بہاریں دیکھی تھی..... یہ کیا لفظ میرے قلم سے نکل گیا ''۴۲ بہاریں'' بہاریں کہاں؟ خزائیں' مصائب' آلام' ابتلائیں' جیلیں' ہتھکڑیاں' مقدمات' پولیس کا وحشیانہ تشدد' قید تنہائی' نظر بندیاں' خطرات' بم دھماکے' جسم کو چیرتی ہوئی گولیاں' پانچ فٹ کے جسم پر زخموں کے اسی نشانات' جیل سے رہا ہوتے تو پاکستان اور بیرون پاکستان کا سفر در سفر' رات گئے تک چلنے' مسلسل شب بیداریاں' دن بھر جماعتی اجلاس' مشورے' خطابت' اپنے حلقۂ اسمبلی کے ووٹروں کے

Scanned with CamScanner

مسائل' جاگیرداروں کے مظالم کی داستانیں' غریبوں' مزدوروں اور کسانوں کی باتیں' پولیس کی وحشت و بربریت کی شکایتیں ان حالات' مسائل' افکار اور پریشانیوں کے ہجوم میں بندۂ خدا نے "بہار" دیکھی ہی کب تھی.....؟

اس کی ابدی اور سرمدی بہاروں کا آغاز تو نوشعبان کی شام سے ہوا ہے۔ جب پیر کے دن کی ایک ملگجی' حزین وملول اور حسرت زدہ شام کا سورج غروب ہونے کے ساتھ وہ "ستارۂ شب" بھی ڈوب گیا جو کم وبیش بیس سال تک اپنے اسلوب خطابت سے دلوں کو گرماتا رہا' جس کا آہنی ارادہ چنگیز فطرت جلادوں کو مبہوت کرتا رہا' جو اپنے خون سے وفا کی ایک نئی داستان رقم کرتا رہا' جو گفتار سے نہیں اپنے کردار سے سمجھاتا رہا کہ جب ایمان دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے تو زنجیروں کا شور' کوڑوں کی ضربیں' برف کی سلیں' گولیوں کی بوچھاڑ' زندگی کی رعنائیاں' جوانی کی امنگیں' بیوی کی محبت اور بچوں کے معصوم چہرے قدموں میں لغزش اور عزائم میں تزلزل پیدا نہیں کر سکتے۔ ایسا نہیں کہ وہ اس راستے کی نزاکتوں اور آزمائشوں سے بے خبر تھا جس راستے کو اس نے اپنی آبلہ پائیوں کے لیے منتخب کیا تھا' اس نے جب جھنگ کے "میدان جنگ" میں قدم رکھا تو دو شہیدوں کی قبروں کی تازہ مٹی اور سوندھی خوشبو نے اسے آنے والے وقت کی ایک جھلک اور انجام کا آئینہ دکھادیا تھا۔ وہ جب حالات کی جلتی' لپکتی اور شعلے مارتی آگ میں کودنے سے پہلے اپنے والد گرامی کی رائے معلوم کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو انہوں نے ڈبڈباتی آنکھوں مگر ایمانی لہجے میں سمجھاتے ہوئے کہا تھا: "جب تک کوئی مجاہد میدان جنگ میں نہیں اترتا اس وقت تک اس کے پاس سوچنے سمجھنے اور کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنے کا جواز ہوتا ہے لیکن جب وہ میدان کارزار میں اتر آئے تو پھر اسے فرار کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہئے لہٰذا اب تم ڈٹ جاؤ اور کسی بات کی فکر نہ کرو زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے' جس ذات برحق نے پہلے اغواء کرنے والوں کے نرغے سے تمہاری جان بچائی اور گولیاں مارنے والوں کے عزائم کو ناکارہ بنادیا وہ ذات اب بھی تمہاری حفاظت کرے گی۔"

چنانچہ اس مجاہد نے باحوصلہ والد کی نصیحت کو پلے باندھ لیا اور اس نے جور و جفا کی منہ زور آندھیوں کا مقابلہ کرنے کا عزم مصمم کرلیا' پھر اس داستان کا آغاز ہوا جس میں قربانیوں کے سوا کچھ نہیں..... ٹارچر سیل' تفتیشی مراحل ہیں' بھوک ہڑتال ہے' احتجاج ہے' ظالموں کا جور و جفا اور بربریت ہے' مظلوموں کا صبر وتحمل اور عزیمت ہے۔ اس داستان کے بعض پہلو ایسے اجلے اور نمایاں ہیں کہ اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق شہید "پیکر عزیمت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ سے خصوصی عقیدت رکھتے تھے اور انہیں اپنا آئیڈیل اور نمونہ قرار دیتے تھے۔ اس عقیدت ومحبت ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ ابتلاؤں کے ہجوم میں بھی کوہ استقامت بنے رہے اور سخت ترین قید میں قرآن مجید کی تلاوت انہیں قلبی سکون فراہم کرتی رہی۔ ایک جگہ انہوں نے لکھا ہے "تحدیث بالنعمت کے طور پر میں یہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ قید کے ایام اور بالخصوص چوہنگ سنٹر میں اذیت کے مراحل سے سرخروئی میں میرے تلاوت قرآن مجید کے معمول کا گہرا عمل دخل ہے' شروع کے دس ایام میں تو تفتیش کے لیے بار بار نکالے جانے کے باعث میں صرف دو قرآن مجید تلاوت کر سکا۔ لیکن جب تفتیش سے فارغ ہوا تو پھر ۱۶ یوم تک ایک قرآن مجید اور پندرہ

Scanned with CamScanner

پارے روزانہ کا معمول رہا۔ایک دو مرتبہ دو دو قرآن مجید روزانہ ختم ہوتے رہے اور پھر آخری دن تک روزانہ قرآن مجید آسانی سے ختم کر لیتا الحمدللہ! کہ اس عقوبت خانہ میں ۱۰۸ دن میں ۱۰۸ قرآن مجید ختم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور روزانہ تفسیر عثمانی کا نصف پارہ بھی مطالعہ ہو جاتا تھا۔"

عزیمت واستقامت اور عشق ووفا کی یہ داستان اس وقت اختتام پذیر ہوئی جب اسلام کے ایک سچے شیدائی کو اسلام آباد کی ایک شاہراہ پر اسلام کا نام لینے والے حکمرانوں کی ناک کے عین نیچے چالیس گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔اب تعزیتی بیانات ہیں' احتجاجی جلسے اور جلوس ہیں' قاتلوں کو آہنی شکنجے میں لانے کے حکومتی دعوے ہیں' حفاظتی انتظامات سخت کرنے کے اعلانات ہیں..... لیکن میں قلم کے سینے پر پتھر رکھ کر لکھ رہا ہوں کہ خاکم بدہن یوں محسوس ہوتا ہے جیسے نامعلوم قاتل کسی اور "اعظم طارق" کی تلاش میں روانہ ہو چکے ہیں..... خدا کرے کہ ایسا نہ ہو!

بے مثال زندگی لاجواب موت

مولانا عبدالقادر ہزاروی اشاعت القرآن گوجر خاں

مولانا محمد اعظم طارق شہید" کے کریمانہ اخلاق اور سنت پر پابندی نیکی کا پیغام تو تھا ہی تاہم آپ ایک شعلہ بیان مقرر اور بہترین خطیب داعی ومبلغ اعظم تھے قائدانہ صلاحیت سے آپ کی شخصیت مالا مال تھی آپ کے ہاں پیشہ ور خطیبوں کے لوازمات تو نہ تھے لیکن بات اثر سے خالی نہ ہوتی تھی۔اللہ تعالیٰ نے انہیں جس طرح جس ظاہر سے نوازا تھا اور تھے بھی خوش طبع اسی طرح حق تعالیٰ نے انہیں حسن سیرت سے بھی نوازا تھا حق تعالیٰ نے انہیں ایک دردمند دل دیا تھا اور حس کینہ' بغض' ریا' نام نمود' اعجاب وتکبر سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا اوّل تو خود ہی سلیم الفطرت پھر مشائخ اور اساتذہ کی اصلاح نے تو کندن بنا دیا تھا آپ اپنے اساتذہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ جیسے بڑے اکابر علماء کی جیتی جاگتی تصویر تھے چنانچہ آپ کی ہر ادا سے ان بزرگوں کا فیض ٹپکتا ہوا نظر آتا تھا۔

یہ فیضان نظر تھا یا کتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

مولانا محمد اعظم طارق شہید" عجز وانکساری وسادگی کا پیکر تھے اور دینی خدمات کے مختلف شعبوں سے وابستہ تھے جہاں جس وقت بھی دین کو انکی ضرورت پڑتی وہ وہیں نظر آتے۔شجاعت وبہادری جرأت وحوصلہ مندی میں انہیں ایک خاص مقام حاصل تھا شہید قائد کی زندگی جرأت وبہادری شجاعت ودلیری کی مثالوں سے بھرپور تھی اس حوالے سے راقم اپنا آنکھوں دیکھا حال قارئین کی نذر کرنا چاہتا ہے کراچی میں کھارادر کا علاقہ جو رافضیوں کا مضبوط گڑھ سمجھا جاتا ہے رافضیوں نے قریب ہی ایک مسجد کے سامنے سے ماتمی جلوس گزارنے کا چیلنج کیا (غالباً ساجد نقوی کی قیادت تھی) مسجد کی انتظامیہ نے مولانا شہید" سے عین وقت پر رابطہ کیا۔مولانا شہید" اطلاع پاکر چند طلبہ کے ہمراہ اس مسجد میں پہنچ گئے حکومت اور انتظامیہ نے بڑا زور لگایا کہ مولانا

Scanned with CamScanner

مزاحمت نہ کریں بڑی دھمکیاں بھی دی گئیں لیکن مولانا شہیدؒ ایک مضبوط چٹان ثابت ہوئے بلکہ جواباً فرماتے رہے کہ جلوس کو آنے دو ہم تو استقبال کیلئے آئے ہیں بالآخر اذان فجر کے بعد اعلان ہوا کہ جلوس کو دوسرے راستے سے گزار دیا گیا ہے۔ مولانا اپنے موقف کی تائید میں ایسے وزنی دلائل پیش کرتے جس کا مخالفین کے پاس جواب نہ ہوتا نہ صرف دلائل کی دنیا میں مولانا کی یہ خصوصیت تھی بلکہ اللہ پر توکل اس درجے کا تھا کہ برسرمیدان مخالفین کو چیلنج کرتے ابن سبا کی نسل میں کوئی حلالی ہوتا تو ان جرأت مندانہ چیلنجوں کا جواب دیتا۔ بہرحال مولانا شہیدؒ نے نبی کریمؐ کی مقدس ترین جماعت حضرات صحابہ کرامؓ و امہات المومنینؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کو اپنی زندگی کا مشن قرار دیا تھا ان کا موقف یہ تھا کہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں اور وفاشعاروں کی توہین و تنقیص ناقابل برداشت ہے یہی وہ موقف تھا جس کو مولانا شہیدؒ نے اپنی زندگی کا مقصد بنا کر منبر و محراب سے لیکر چوکوں، چوراہوں پر براہین و دلائل سے بھرپور شیر کی طرح ڈھارتے ہوئے بیان کیا۔ کراچی کے وہ فقید المثال اجتماعات، انسانی جانوں کے وہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر، آج بھی میری نظروں کے سامنے ہیں جو قائد محترم کی ایک ایک جھلک دیکھنے اور آپ کے اشارہ پر لبیک کہنے کے منتظر رہتے۔ ہزاروں کے مجمع سے مخاطب ہوکر جب اشارہ فرماتے کہ "آواز نہ آئے" تو پورے مجمع پر سناٹا طاری ہوجاتا نظم وضبط کے حوالہ سے مولانا شہیدؒ کی یہ خصوصیت تھی ایک مرتبہ کراچی ملیر کے مضافات میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا جلسہ تھا جس میں مولانا کے علاوہ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا شاہ احمد نورانی و دیگر علماء نے خطاب کرنا تھا۔ مولانا اعظم طارقؒ نے جامع مسجد صدیق اکبرؓ ناگن چورنگی میں جمعہ کے خطاب میں اعلان کیا کہ تمام سپاہ صحابہؓ کے کارکن جلسہ میں شریک ہوں لیکن کوئی کارکن نہ نعرہ لگائے نہ ہی سپاہ صحابہؓ کا پرچم وہاں نظر آئے اس لیے کہ جلسہ ختم نبوت کا ہے بہرحال رات کو جب جلسہ گاہ پہنچے تو جمعیت علماء اسلام کے بعض کارکنوں نے اسٹیج کے سامنے ایک بڑا جھنڈا لہرانے کی کوشش کی سپاہ کے بعض کارکنوں نے فوری طور پر جھنڈے کا انتظام کیا لہراتے وقت قائد محترم کی اسٹیج پر آمد ہوئی تو فوراً اعلان کیا کہ جھنڈا اسٹیج پر لے آؤ جونہی جھنڈا اسٹیج پر لایا گیا تو مولانا خود آگے بڑھے اور ان دو کارکنوں کو اس انداز میں مکے رسید کیے جیسا کہ آپ ایک اچھے کراٹے کے ماہر ہیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب میں نے منع کیا تھا کہ کوئی جھنڈا جلسہ گاہ میں نہ آئے تو یہ کیوں یہاں نظر آیا، بہرحال مولانا کا خطاب پہلے ختم ہوا ہزاروں کی تعداد میں کارکن جلسہ گاہ سے واپس جانے لگے تو مولانا واپس اسٹیج پر آئے اور اعلان کیا کہ سپاہ صحابہؓ کا کوئی کارکن بھی جلسہ کے اختتام تک نہ جائے تمام کارکن فوراً واپس ہوگئے جبکہ دوسری جماعتوں کے کارکن اپنے قائدین کی سماعت کرکے چلے جاتے رہے یہ ایک مثال تھی جس سے قارئین اس بات کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں کہ شہید قائد نظم وضبط کے کتنے پابند تھے۔ ۱۱آخ ۰۰

☆ ہم اپنے شہید جرنیل کے مشن کی خاطر اپنی جان تک قربان کردیں گے۔ ہمارا خون اعظم طارق شہیدؒ کے مقدس خون سے قیمتی نہیں ہے۔ ہم قائدین ملت اسلامیہ اور لواحقین جرنیل شہید مولانا محمد عالم طارق محمد معاویہ اعظم کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(مفتی عزیز الرحمٰن، حافظ تنویر، رانا ندیم شیر علی، نصیر احمد، مظہر اقبال و دیگر کارکنان)

Scanned with CamScanner

بے مثل عظیم انسان

قاری عبدالرشید انگلینڈ

گلشن میں خزاں آئی ویران ہے چمن سارا
اعظم سا نہیں کوئی کہہ رہا ہے وطن سارا

بے مثل عظیم انسان کے لیے یہ الفاظ میرے شیخ ومرشد حضرت الاستاذی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام مدظلہ نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمائے جو کہ انہوں نے جرنیل سپاہ صحابہؓ قائد ملت اسلامیہ مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن اور آنکھ کے تارے بہت ہی پیارے حضرت مولانا محمد اعظم طارق نوراللہ مرقدہ کی اعلیٰ ترین شہادت پر مجھے لکھے۔ اعظم طارق شہیدؒ پر کوئی کیا لکھے اور کیسے لکھے وہ تو خلد بریں کا ابدی مکین بن کر حوران بہشت کا دولہا ہو کر ایسی حیات پا گیا ہے جو کہ اسی کا مقدر تھا۔ ماہنامہ خلافت راشدہ اعظم طارق شہیدؒ نمبر شائع کر رہا ہے اہل قلم لکھیں گے اور خوب لکھیں گے۔ ہم تو اعظم طارق شہیدؒ کے تصور سے ہی دل ہار بیٹھے ہیں۔ آنکھیں بہہ پڑتی ہیں دل کانپنے لگتا ہے تو ہاتھوں میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ ہاں جو اہل قلم ہیں وہ اپنی روشنائی سے کاغذ بھر لیں گے۔ ہمارے قلم کی روشنائی ابھی کاغذ پر لگتی نہیں کہ وہ جگہ ہماری آنکھوں کے آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہے قلم اور آنکھوں کے اس زبردست معرکہ میں خیالات کی دنیا آباد ہو جاتی ہے تو وہاں جدھر نظر اٹھاؤ اعظم طارق کو موجود پاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں دیکھا آپ نے میں نے کہا تھا ناں! کہ میں اپنے مشن پہ کٹ جاؤں گا پیچھے نہیں ہٹوں گا ہم کہتے ہیں جی پیارے بھائی آپ فرمایا کرتے تھے۔ پھر وہ فرماتے ہیں میں نے کہا تھا کہ میں زندہ رہوں گا تو زندگی پر احسان کروں گا۔ اور مروں گا تو موت پہ احسان کروں گا جی پیارے بھائی آپ نے کہا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا تھا ناں! کہ میں قبر میں شہید بن کر اتروں گا۔ جی بھائی آپ نے فرمایا تھا۔ پھر خیالات کی دنیا میں ہم کھو جاتے ہیں اور 6 اگست 2003ء کا جلسہ جو کہ حسن ابدال تحصیل کے ایک گاؤں کا وہ شرمی میں ہوا تھا اور راقم الحروف انگلینڈ سے بچوں سمیت اپنے گاؤں گڑھی افغانان آیا ہوا تھا۔ مقررہ تاریخ پر جلسہ سننے چلا گیا اور منتظمین جلسہ کو پہلے کہہ دیا تھا کہ جلسہ آپ کروائیں اور کھانے کی دعوت ہمارے ہاں ہوگی۔ اور مولانا کو بتانا بھی نہیں چنانچہ مغرب کے بعد جلسہ شروع ہوا رات گئے تک جاری رہا۔ حضرت جرنیل نے تاریخی اور زبردست تقریر فرمائی۔ بعد از تقریر ایک گھر میں تھوڑی دیر قیام فرمایا اور پوچھا اب کیا پروگرام ہے تب میں نے کہا حضرت اب تو گڑھی افغاناں چلنا ہے اور وہاں آپکا کھانا ہے۔ فرمایا چلو چلتے ہیں چل پڑے گاڑی کے پاس پہنچے عرض کی حضرت! آپ پیچھے بیٹھیں راستہ خطرناک ہے اور رات کے 3 بجے کا وقت ہے۔ فرمایا موت کا وقت مقرر ہے آگے اور پیچھے کی کوئی بات نہیں۔ میں آگے بیٹھتا ہوں اور آپ ہمارے ساتھ کیوں بیٹھ رہے ہیں میرے ساتھ تو کوئی مولوی اسی لیے نہیں بیٹھتا کہ کہیں حملہ نہ ہو جائے اور مر نہ جائے۔ میں نے عرض کی المرئ من احب اور چل دیئے جلسہ سننے والے لوگوں نے جب حضرت جرنیل کی گاڑی جاتی دیکھی تو اپنی گاڑیوں کے رخ بھی مولانا کی گاڑی کی طرف کر دیئے۔ یہ منظر بڑا عجیب اور انتہائی پیارا تھا۔ حضرت فرماتے ہیں شاید ان

Scanned with CamScanner

سب کو معلوم ہے کہ آدمی انگلینڈ سے آیا ہے' چلو انگلینڈ کی دعوت کھاتے ہیں۔ خیر وہ تمام گاڑیاں ہمارے پیچھے تھیں مجھے اس جلوس سے اس لیے بھی سکون اور خوشی ہو رہی تھی کہ سیکورٹی کے لحاظ سے اچھا لگ رہا تھا۔ گڑھی افغاناں پہنچے اکثر لوگ اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہو گئے اور ہم گھر کی طرف' اس بار حضرت کے قیام وطعام کیلئے جگہ کا انتظام میں نے اپنے سسر اور گڑھی افغاناں کی جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا حافظ عبدالرؤف مدظلہ کے گھر کیا تھا اس کی دو وجوہ تھیں نمبر 1 سیکورٹی نمبر 2 اس گھر میں حضرت جرنیل کی آمد اور بابرکت وجود سے انوار الٰہی کا نزول ہو جائے۔ اس سے قبل 19/8/01 کو حضرت شہید ہمارے گھر تشریف لا کر ایک رات کا قیام فرما چکے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی خورشید احمد کی شادی (مگر انتہائی سادی) تھی میرے استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام مدظلہ فرماتے ہیں کہ گاؤں کے ایک ساتھی مجھ سے ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ قاری (عبدالرشید) کو کہتے کہ ولیمہ تو کرتے' ولیمہ تو منع نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایسا دھماکے والا ولیمہ کریں گے جس میں مولانا محمد اعظم طارق جیسی ہستیاں تشریف لائیں گی۔ (ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء) میرے دونوں بھائیوں خورشید احمد اور حافظ مظہر حسین شہیدؒ نے کہا اگر مولانا تشریف لے آئیں تو ہماری خوش قسمتی ہوگی' سعادت بھی اور شادی کی پروقار تقریب سعید بھی۔ حضرت سے رابطہ کیا تو فرمایا کہ میرے بھانجے کی شادی ہے۔ میں وہاں سے فارغ ہو کر سیدھا آپ کے پاس آ جاؤں گا۔ میرا چھوٹا بھائی جو کہ ایک عرصہ سے مجھے کہہ رہا تھا کہ میں حضرت کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں' آپ ان سے کہیں لیکن میں ٹالتا رہا' آج تو انکا بھی کام بن گیا۔ والدہ صاحبہ نے بھی مجھے کہا کہ مظہر ایک عرصے سے کہہ رہا ہے۔ اس کے دل کی تمنا ہے۔ مولانا سے کہہ دے اگر وہ اس کو اپنے ساتھ رکھ لیں تب بھی ٹھیک ہے اور اگر نہ رکھیں تو اس کا گلہ ہم سے ختم ہو جائے گا۔ میں نے کہا امی جان! انشاء اللہ جب مولانا سے کہوں گا تو ضرور ساتھ رکھ لیں گے یہ سن کر مظہر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ شادی کے موقع پر خوشی ومسرت کے آثار جو محسوس کرتا ہے میرا بھائی اس سے بھی زیادہ خوش تھا۔ جب بھائی راشد فاروقی سیکرٹری مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کا فون آیا کہ ہم گوجر خان سے نکل چکے ہیں آپ ٹیکسلا آ جائیں۔ یہ اطلاع گھر والوں کو پہنچی تو خوشی کا عجیب وغریب سماں تھا۔ مظہر شہید نے والدہ صاحبہ سے کہا امی جان! میری بارات آ رہی ہے آپ مجھے نئے کپڑے دے دیں۔ فوراً پہن لوں میں حضرت کو لینے اپنے بہنوئی محمد شفیق کے ہمراہ ٹیکسلا روانہ ہو گیا راستے میں شفیق بھائی کو جب بتایا کہ مولانا آ رہے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھڑی آن پہنچی جب مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کی گاڑی ٹیکسلا چوک میں آ پہنچی۔ مجھے کھڑا دیکھا وہ بیرئیر جو کہ ٹیکسلا میں لگا ہے جہاں سے لوگ واہ فیکٹری میں داخل ہوتے گاڑی روک لی نیچے اتر کر ملنے کی کوشش کی دوڑ کر کہا حضرت باہر نہ آئیں یہاں سیکورٹی والے پہلے ہی ہمیں کافی دیر سے یہاں کھڑا دیکھ کر بار بار پوچھ رہے ہیں کہ آپ یہاں کافی دیر سے کیوں کھڑے ہیں؟ ہم ان کو مہمان کی آمد کا انتظار کہہ کر جواب دے رہے ہیں لہٰذا فوراً یہاں سے رخصت ہوتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ راستے میں انگلینڈ کے حالات کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ گاڑی آخری بیرئیر جو کہ ہمارے گاؤں کی جانب بدھو انٹرچینج کے پاس تھا وہاں پہنچے تو بیرئیر کراس کرتے ہی ڈالا خراب ہو گیا۔ فوراً نیچے اترے دوسری گاڑی میں حضرت کو

Scanned with CamScanner

بٹھا دیا گاڑی ایک سائیڈ پر کھڑی کی اتنے میں بیرئیر پر موجود دو فوجی جب باڈی گارڈوں کو دیکھا ہم ان سے پانی لینے گئے تو انہوں نے اصرار کیا کہ لگتا ہے مولانا محمد اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ہماری چاہت ہے کہ ہم اس عظیم انسان سے ہاتھ ملالیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ جب حضرت سے انہوں نے مصافحہ کیا تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔ وہاں ایک دو ساتھی گاڑی کے پاس چھوڑ کر باقی گاؤں کو چل دیئے۔ جب ہم گاؤں پہنچے عشاء کی نماز پڑھ کر لوگ واپس آرہے تھے حضرت کی گاڑی جب ہمارے گھر کی گلی کی طرف مڑی تو نوجوانوں نے پہچان لیا اور گاڑی کے پیچھے چل دیئے۔ چند لمحوں بعد رحمت الٰہی کا نزول مولانا محمد اعظم طارق کے بابرکت وجود مسعود کی صورت میں ہمارے گھر پر چھما چھم برس رہا تھا۔

حضرت کی آمد ہمارے گاؤں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگوں کا ہجوم ہمارے دروازے پر جمع ہوگیا کچھ معززین بزرگوں کی ملاقات کے بعد سب سے معذرت کی کہ ان شاء اللہ صبح عام ملاقات کروائی جائیگی۔ اس وقت اتنی جگہ بھی نہیں اور حفاظت کی بھی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے۔ آپ سب واپس اپنے گھروں کو چلے جائیں نوجوان اس وعدے سے مطمئن ہوئے کہ صبح ضرور ملاقات ہوگی۔ بہرحال میں نے خود فون کر کے حضرت استاد مولانا عبدالسلام مدظلہ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا صبح ان شاء اللہ ہم آجائینگے ادھر تمام نوجوانوں نے میرے استادزادے اور بہت ہی پیارے بھائی مولانا ضیاء الاسلام کی قیادت میں پروگرام ترتیب دے دیا کہ رات کو ہی ڈیوٹیاں تشکیل دیں موٹر سائیکل لیے ادھر ادھر فون کیے اور صبح آٹھ بجے ہمارے گاؤں گڑھی افغاناں میں ہجوم عاشقان کا سمندر امڈ چکا تھا۔ بعد اذان فجر گاؤں کی تمام مساجد سے حضرت کی آمد کا اعلان ہوگیا اور حضرت نے خود نماز فجر پڑھائی گھر کے ساتھ نئی تعمیر ہونے والی مسجد میں جو کہ پہلے استادوں والی مسجد کے نام سے مشہور تھی بعد ازاں مسجد کے متولی اور امام جناب استاد محمد ریاض نے اپنا آبائی گھر مسجد میں شامل کر کے پرانی مسجد کو شہید کر کے ایک نئی اور بڑی مسجد تعمیر کی اور اس کا نام مسجد عثمان غنیؓ رکھا۔ ہمارا خیال تھا کہ اس مسجد کا افتتاح مولانا اعظم طارق سے کروائیں گے آج نعمت غیر مترقبہ کے طور پر حضرت نے خود ہی کہا کہ نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھیں گے تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ حضرت نے نماز کی امامت خود فرمائی بعد نماز فجر گھر تشریف لائے فرمایا گرم پانی دیں میں غسل کرلوں۔ اتنے میں حضرو سے استاد اور مولانا عبدالخالق اور دیگر تمام ساتھی آگئے ناشتہ شروع ہوگیا جس کا نام ہم نے ولیمہ رکھا تھا۔ مظہر شہید آج خوشی میں ساری رات مکان کی چھت پر پہرہ دیتا رہا اور جب اس کے دل کی بات میں نے حضرت سے کی کہ یہ چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ رہے تو فرمایا بہت اچھا ہے۔ آپ کو رخصت کر کے جھنگ آجائے اس کی تقرری ہوگئی ہے۔ لیکن مظہر کو اور ہم سب کو معلوم نہ تھا کہ اعظم طارق کی حفاظت کی خاطر اپنی جان قربان کرنے والا مجھے اسلام آباد کے ائیرپورٹ پر رخصت کریگا اور ادھر امارات اسلامی افغانستان پر بش کی فوجیں چڑھ دوڑیں گی اور مظہر جھنگ جانے کے بجائے قندوز روانہ ہوجائیگا اور اکتوبر کے مہینے میں امریکی ظلم وتشدد کے سامنے لشکر اسلام طالبان کے قافلے کا سپاہی بن کر امارت اسلامی کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر جائیگا (رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ)۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد حضرت جرنیل محترم نے فرمایا سب سے پہلے میں نے حضرت شیخ الحدیث زبدۃ

Scanned with CamScanner

الصالحین مولانا محمد صابر کی عیادت کرنی ہے اس کے بعد باقی باتیں ہوں گی۔ چنانچہ تمام لوگوں کو مرکزی جامع مسجد میں جمع ہونے کا کہہ کر ہم حضرت الاستاذؒ کے گھر جو کہ مسجد کے قریب ہے وہاں چلے گئے وہ منظر بھی قابل دید تھا' جب ایک ولی کامل مفلوج ومعذور دوسرے وقت کے ولی کامل اور مجاہد فی سبیل اللہ کو اٹھ کر ملنے کی کوشش فرمارہے تھے۔ لیکن سوائے اپنا سر مبارک اوپر کرنے کے فالج اور ٹانگ کے آپریشن کی وجہ سے اُٹھ کر نہ مل سکنے کی وجہ سے پرنم آنکھوں سے دعائیں دے رہے تھے کہ اللہ میری دعائیں اور صحت بھی آپ کو نصیب فرمائے اور اپنے دین کا کام آپ سے اور زیادہ لے۔ اپنی جیب سے معمول کے مطابق ایک ہزار روپے کا نوٹ نکال کر حضرت جرنیل کو دیا۔ حضرت شیخ الحدیث کیلئے صحت کی اور اپنے لیے درازی عمر کی دعائیں لیکر رخصت ہوئے۔ جب مسجد کی طرف آئے تو ہماری گڑھی افغاناں کے نوجوانوں نے مولانا ضیاء الاسلام کی قیادت میں حضرت جرنیل کے استقبال کا زبردست انتظام کر رکھا تھا جو کہ کم از کم میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔

جہاں جہاں سے جرنیل محترم کا گزر ہو رہا تھا نوجوان دونوں طرف کھڑے ہو کر استقبال کر رہے تھے۔ اور کچھ دیواروں پر چڑھ کر گل پاشی کر رہے تھے اور سارے راستے میں پھولوں کی پتیاں ہری بھری بکھری پڑی تھیں۔ یہاں تک کہ مرکزی جامع مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے نعروں کی گونج میں استقبال کیا مولانا عبدالخالق اور میں نے مختصر خطاب کیا اور حضرت الاستاد شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام مدظلہ نے حضرت کو اپنے گاؤں میں خوش آمدید کہا اور جامع مسجد میں اب تک آنے والے اکابرین کی تاریخ بیان فرمائی۔ بعدازاں جرنیل محترم نے مختصراً تاریخی خطاب فرمایا اور اٹک کے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ وہ وقت اور منظر جب آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو دل کہتا ہے اعظم طارق تو گڑھی میں 6 اور 7 اگست 2003ء کی درمیانی شب دوسری بار گڑھی افغاناں آمد پر ہم نے قیام وطعام کیلئے اپنے دوسرے گھر میں انتظام کر رکھا تھا اس گھر سے بھی ہمارا ایک پیارا کشمیر کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہا ہے اس پیارے شہید کا نام حافظ اعزاز علی شہید ہے۔ الحمدللہ ہمارے گاؤں گڑھی افغاناں کو اللہ نے یہ خصوصیت ایک عظیم انسان حکیم محمد جان المعروف استادسموں والے کی وجہ سے عطا کی ہے کہ جو کچھ انہوں نے دیوبند سے سیکھا اس کو اپنے گاؤں اور علاقہ میں فی سبیل اللہ پھیلایا الحمدللہ آپکے فیض سے گڑھی افغاناں کے لوگ زیادہ مستفید ہوئے حافظ وقراء علماء کی کثیر تعداد کے ساتھ ساتھ اس وقت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام حضرو' شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امتیاز واہ فیکٹری' اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صابر نور اللہ مرقدہ' حضرو کا تعلق اسی گاؤں گڑھی افغاناں سے ہے اور اب ایک عرصہ سے گڑھی افغاناں میں ایک مدرسۃ البنات ملحقہ وفاق المدارس بھی کام کر رہا ہے اب عورتوں کی کثیر تعداد بھی گڑھی میں حافظہ' قاریہ عالم کی موجود ہے تو یہ ساری محنت استاد الحفاظ حضرت مولانا حافظ عبدالرؤف مدظلہ کی ہے۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارقؒ ہمارے گھر تشریف لائے گھر میں جتنے آدمیوں کی جگہ تھی ان کو اندر آنے دیا اور دیگر حضرات سے معذرت کر کے مسجد میں جانے کا کہہ دیا۔ پشاور اور ہری پور کے مہمان اور مولانا حافظ محمد صدیق آف واہ کینٹ چار پائیوں پر بیٹھے دیگر مہمانوں کیلئے دسترخوان بچھا ہوا تھا شام کا تیار کھانا اب تقریباً سحری کے وقت کھایا جانے لگا جرنیل محترم سے

Scanned with CamScanner

میں نے عرض کیا حضرت! پتہ نہیں اس وقت کھانے کا کیا حال ہوگا فرمایا اس میں گھر والوں کا کوئی قصور نہیں جو ہے جیسا ہے لے آہیں۔ بعد طعام فرمایا ہم نے چلنا ہے عرض کی حضرت ابھی چار بجنے والے ہیں صبح کو چلے جانا فرمایا ٹھیک ہے میری چار پائی چھت پہ لگا دو عرض کی حضرت یہاں نیچے ہی سو جائیں اور حفاظت کا مسئلہ ہے فرمایا نیچے موت نہیں آئے گی؟ چار پائیاں لگا دی گئیں اور سب سو گئے اذان فجر کے بعد جگایا تمام ساتھیوں سے فرمایا مسجد میں نماز پڑھنا ہے عرض کی حضرت رات کو اس علاقہ میں آپ کی تقریر ہوئی ہے قریب ٹیکسلا ہے آپ برائے مہربانی گھر میں جماعت سے نماز پڑھ لیں۔ فرمایا جماعت کریں تو ٹھیک ہے فجر کے وقت لوگ جب مسجد کو آئے تو مسجد کے سامنے گاڑی کھڑی دیکھی تو حیران رہ گئے۔ رات کے وقت تقریباً گاؤں کی اکثریت کا وہ گاؤں جلسہ سننے گئے تھے ایک ساتھی نے بتایا کہ ہمارے گاؤں کے آدمی رات کے بعد تک جاگتے رہتے ہیں گلیوں اور ہوٹلوں پر رش رہتا ہے آج رات جلسہ کی وجہ سے مکمل سناٹا تھا اور گاؤں کی عورتوں نے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر بذریعہ لاؤڈ سپیکر رات کا جلسہ سنا تھا۔ مولانا کی آمد پر لوگوں کا خیال تھا کہ آج پھر پروگرام ہوگا لیکن ہم نے مناسب نہ سمجھا کہ حضرت کو جتنا آرام مل سکے بہتر ہے بیان و دیدار رات کو ہو گیا چنانچہ نماز کے بعد سو گئے۔ 9 بجے ناشتہ کیلئے اٹھے غسل فرمایا اور حضرت الاستاذ مولانا عبدالسلام مدظلہ جو کہ آنکھوں کی بیماری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے تھے حضرت جرنیل کے نام خط ارسال فرمایا تھا تو ان کو جواب لکھا اور فرمایا بہت جلد ملاقات ہو جائیگی۔ ناشتہ پر بیٹھے ادھر میرا چھوٹا بیٹا عامر فاروق میرے بھتیجے کو اٹھا لایا جو کہ ابھی صرف 6 ماہ کا تھا دیکھا تو فرمایا بہت ہی پیارا بچہ ہے گود میں اٹھا لیا دم کیا اور کافی دیر گود میں بٹھائے رکھا۔ اور نام پوچھا تو عرض کیا حضرت اس کا نام اپنے شہید بھائی حافظ مظہر حسین شہید کے نام پر مظہر معاذ رکھا ہے یہ نام آپ نے بہت پسند فرمایا۔

میرے استفسار پر فرمایا آج رات گوجرانوالہ میں پروگرام ہے میں نے پوچھا حضرت! دن کو کیا کرنا ہے فرمایا دن میں آج کوئی مصروفیت نہیں۔ میں نے کہا حضرت میں جب سے برطانیہ سے آیا ہوں مہمانوں کے ساتھ ہی مصروف ہوں چلیں آج کا دن اکٹھا گزارتے ہیں۔ پہلے حضرو چلتے ہیں اور پھر تربیلا ڈیم کی طرف چلیں گے فرمایا بہت اچھا لیکن میرے کپڑے بہت میلے ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے کپڑے پہن لیں فرمایا وہ شاید مجھے پورے نہ ہوں ایک ساتھی اسی وقت اٹھا فرمایا صرف قمیض ہی میلی لگتی ہے اس نے لیکر اسی وقت دھو ڈالی میں نے کہا چلو کام بن گیا حضرو کی طرف چل دیئے گھر سے باہر نکلے گاؤں کے لوگوں کا ہجوم تھا ملاقات کیلئے ہاتھ ملاتے ملاتے بڑی گلی سے باہر نکل گئے۔ فرمایا پیدل جانا ہے گاڑیاں کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا آج عجیب تاریخ ہے گڑھی کے گاؤں پر آج کچھ پیدل چلیں یہی ہمارے لیے باعث مسرت و افتخار ہوگا۔ واہ فیکٹری کے راستے حضرو کی طرف روانہ ہو گئے راستے میں کچھ باتیں اور کچھ لطائف سنائے واہ فیکٹری پہنچے تو فرمایا بہت ہی خوبصورت علاقہ ہے۔ چنانچہ حضرو میں پہنچے تو کسی طرح ہماری اطلاع آگے ہو چکی تھی اور حضرت جرنیل نے فرمایا تھا اچانک جائیں گے پہلے بتانا نہیں۔ لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض جب چلی تو والد ماجد نے فرمایا لا جد ریح یوسف اور یہاں بھی کچھ صورتحال ایسی ہی ہوئی کہ خبر پہلے پہنچ گئی گاڑی جب مدرسہ میں داخل ہوئی تو طلباء نے نعروں کی گونج میں استقبال کیا اور حضرت الاستاد وضو فرما رہے تھے۔ چنانچہ

Scanned with CamScanner

جامع میں نئی تعمیر ہونے والی عظیم الشان جامع مسجد میں طلباء اور اساتذہ جمع ہوئے وہاں پر حضرت الاستاد مدظلہ نے استقبالیہ کلمات کے بعد حضرت جرنیل کو خطاب کی دعوت دی کیسٹ سے دونوں خطاب میں نے نقل کر دیئے ہیں اور انشاء اللہ خلافت راشدہ میں ہی شائع ہوں گے۔

بعدازاں حضرت جرنیل نے فرمایا کہ صفدر خان کے گھر جانا اور ان کے بھائی کی وفات کی تعزیت کرنی ہے چنانچہ وہاں چلے گئے۔ وہاں محلہ کی مسجد میں انہوں نے بٹھایا' فاتحہ پڑھی اور مختلف قسم کے پھلوں سے انہوں نے معزز مہمان کی تواضع کی وہاں سے ہم شادی خان گاؤں کی جانب روانہ ہو گئے کہ دریائے سندھ پر جانے کیلئے وہ راستہ اور جگہ اچھی تھی بھائی راشد نے کامل پور کے ساتھیوں کو اطلاع دی کہ ہم اس طرف آ رہے ہیں جب وہاں گاؤں سے گزرے تو کافی بڑی تعداد میں لوگوں نے استقبال کیا اور اپنی گاڑیوں پر آم کی پیٹیاں اور طرح طرح کے مشروبات ساتھ لیکر دریائے سندھ کے کنارے پہنچ گئے۔ چنانچہ پہلے تو ویسے بیٹھے رہے بعد میں کچھ ساتھی دریا کی تیراکی کیلئے داخل ہو گئے تو تھوڑی دیر بعد جرنیل محترم بھی پانی میں اتر گئے۔ ان دنوں سلیم خان گاؤں کا ایک بچہ دریائے سندھ میں ڈوب گیا تھا تو اس کی تلاش میں گاؤں کے لوگ کثیر تعداد میں دریائے سندھ پر موجود تھے جنہوں نے مولانا اعظم طارقؒ کی وہاں خبر سن کر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور رک گئے۔ میں تنہا باہر کنارے بیٹھ کر محظوظ بھی ہوتا رہا اور سوچتا بھی رہا کہ آج کا دن کتنا تاریخی ہے پتہ نہیں کل کیا ہو جائے یہ الفاظ میں نے وہاں پر موجود چند ساتھیوں سے بھی ذکر کیے ساتھیوں میں سے حافظ عبدالحمید اور حافظ ہارون الرشید بھی وہاں پہنچ گئے۔

مجھے کسی دوست نے کہا شہید زندہ ہوتا ہے ناں! میں نے کہا بالکل زندہ ہوتا ہے تو اس نے کہا جس نے چلتے پھرتے شہید کو دیکھنا ہو تو آئے اعظم طارق کو دیکھ لے۔ 2'3 گھنٹوں سے بھی زیادہ تیراکی ہوئی اور بعدازاں رائفلوں کو صاف اور گرم کرنے کیلئے نشانہ بازی اور فائرنگ بھی ہوئی جرنیل نے خود بھی فائر کیے۔ نماز ظہر دریا کے کنارے گرمی کی شدت میں ادا کی اور شمس آباد گاؤں سے ہوتے ہوئے واہ کینٹ پہنچے جہاں جرنیل محترم نے علامہ شعیب ندیم شہیدؒ کے بہنوئی کی عیادت کی۔ تھوڑی دیر وہاں رکے اور پھر اسلام آباد کی طرف چل دیئے لارنسپور کے قریب اٹک موڑ پر ایک ہوٹل میں کھانا کھانے کی دعوت جرنیل نے ہمیں دی۔ وہاں رک گئے میں نے اور جرنیل محترم نے ایک ہی پلیٹ میں دال کھائی اور چل دیئے' راستے میں عرض کیا حضرت! میری موجودگی میں ایک پروگرام کرنا ہے فرمایا ڈائری چیک کر لو اور لکھ لو 27 اور 29 اگست کی تاریخ تھی۔ میں نے کہا آپ کو فون پر اطلاع کروں گا۔ ہر و پل کراس کر کے میں نے عرض کیا ایک دن اور آدھی رات سے بھی کم وقت آپ کے ساتھ گزرا ہے اور تھکاوٹ کی وجہ سے میرا جسم ٹوٹ رہا ہے فرمایا بس پھر ہمارا کیا حال ہو گا۔ میں نے عرض کیا اللہ کی توفیق اور فضل آپ کے شامل حال ہے۔ چنانچہ باتیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ ٹیکسلا آ گیا میں نے کہا مجھے اتار دیں اور آپ جائیں۔ اب اگلی ملاقات 27 یا 29 اگست کو ہو گی۔ یہ سطریں تو برطانیہ کے شہر گلاسٹر کی جامع مسجد نور میں بعدازنماز ظہر لکھ رہا ہوں اور خیالات میں 7 اگست کو ٹیکسلا کے چوک میں جی ٹی روڈ پر کھڑا ہوں اور اسلام آباد کی طرف جانے والی گاڑی کو دیکھ رہا ہوں جو کہ پل کے نیچے سے گزر رہی ہے

Scanned with CamScanner

اور میں ابھی اس سے اترا ہوں اور آج 16 اکتوبر 2003ء کو رات 9 بجے کی خبروں میں ایک دوست کے ہاں ٹی وی پر اسی گاڑی کی ونڈ اسکرین کو گولیوں سے چھلنی بھی دیکھ رہا ہوں اگر میں اس گاڑی میں بیٹھا نہ ہوتا تو میں 16 اکتوبر کو یہ کہہ دیتا کہ نہیں یہ کوئی اور ہوگا میرا قائد اور بھائی زندہ ہے اس لیے کہ اس نے مجھے کہا تھا کہ 12 اکتوبر کو برطانیہ میں ملاقات ہوگی اگر اعظم طارق موجود تھے تو ان کی اس فانی زندگی کی شام گولڑہ موڑ کے ٹول پلازہ میں ہوگئی ہے۔ چنانچہ پروگرام کیلئے میرے استاد اور دوست مناظر اسلام استاد العلماء حضرت مولانا قاری چن محمد مدظلہ استاد الحدیث جامع اشاعت القران حضرو پہلے ہی فرما چکے تھے کہ حمید گاؤں میں ایک پروگرام کرنا ہے۔ ان کو اطلاع دی مشورہ کے بعد طے پایا کہ 27 اگست بعد نماز ظہر دن اور وقت ٹھیک ہے حضرت کو جھنگ میں فون پر اطلاع دے دی۔ تیاری شروع ہوگئی اشتہار شائع ہوگئے میں بھی اپنے ساتھیوں سمیت گاؤں سے حضرو کی طرف روانہ ہوگیا ۔ظہر جامع میں پڑھی تو کیا دیکھا کہ نوجوان موٹر سائیکل سجا رہے ہیں جھنڈے لہرا رہے ہیں پوچھا کیا پروگرام ہے؟ بتایا استقبال کرنا ہے کہاں سے بتایا ھٹیاں چوک یعنی جی ٹی روڈ پشاور سے پوچھا کتنے موٹر سائیکل ہیں کہا ہم نے صرف 50 کا پروگرام بنایا ہے تاکہ حضرت جلسہ گاہ جلدی پہنچ سکیں ہم تو خود شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام مدظلہ کے ساتھ حمید روانہ ہوگئے اور استقبال کرنے والے ھٹیاں کی طرف اور تاریخی بات کہ اس دن استقبال کرنے بلکہ جرنیل کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنے کیلئے ہمارے دوست جامع کے درجہ حفظ کے صدر مدرس اور ناظم خوراک جناب قاری نصیر احمد بھی ھٹیاں تشریف لے گئے۔ یہ اطلاع مجھے بعد میں ہوئی ۔حمید گاؤں میں عید گاہ کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں انتظامات بہت ہی عمدہ تھے مولانا محمود الحسن توحیدی' برادرم مولانا ضیاء الاسلام اور میرے علاوہ افغانستان کیشبر غان جیل سے رہا ہوکر پشاور اور پھر لاہور جیل اور پھر حضرت جرنیل کی کوششوں سے رہا ہونے والے ہمارے گاؤں کے مجاہد فیصل عرفان کا ایمان افروز خطاب ہوا۔ حضرت الاستاد مولانا عبدالسلام مدظلہ کے استقبالیہ خطاب کے بعد ملک کے معروف نعت خواں قاری صفی اللہ بٹ کے ترانے اور نظم نے جلسہ گاہ میں عجیب سماں باندھ دیا بالآخر نعروں کی گونج میں قائد محترم مائیک پر تشریف لائے مختصر مگر جامع بیان فرمایا اس پروگرام کے استقبال پر حضرو کے مقامی اخبار نے یوں تبصرہ کیا کہ مولانا اعظم طارقؒ کے استقبال اور حضرو نے علاقہ پچھ کو ہلا کر رکھ دیا۔ جلوس کے منتظمین نے تمام ٹریفک کو جلوس کے پیچھے روک لیا تھا جس سے ھٹیاں اور حضرو کے درمیان ساری ٹریفک جلوس کا منظر پیش کر رہی تھی۔

حضرو میں بھائی صفدر خان کے ہاں پر تکلف دعوت تھی جو کہ یقیناً جرنیل کی زندگی کے آخری دورے کی آخری دعوت تھی۔ بھائی صفدر نے بھی تکلفات میں حد کردی۔ نماز مغرب حضرت جرنیل کی امامت میں ادا کی وہاں سے رخصت ہوئے ۔یا اللہ! وہ منظر کیسا تھا جب ہم مل رہے تھے' صفدر بھائی کا چھوٹا بیٹا بار بار گاڑی کے پاس حضرت جرنیل سے چمٹ رہا تھا۔ اور میں نے دوسری بار منع کیا تو فرمایا 12 اکتوبر کو انشاء اللہ آرہا ہوں وہاں ملاقات ہوگی۔ اے شہید بھائی! الوداع اب ان شاء اللہ حشر میں ہی ملیں گے۔

آج 16 اکتوبر 2003ء کی تاریخ ہے' میں حسب معمول بعد ظہر اپنے شہر سونڈن سے گلاسٹر سکول سے طالبات لینے کیلئے

Scanned with CamScanner

گاڑی میں بیٹھا ہوں اور آج گھر سے جس کیسٹ کا انتخاب کیا ہے کہ راستہ میں سنی ہے وہ حمید گاؤں والی تقریر کا کیسٹ ہے جب شہر کی حدود سے باہر نکل کر کیسٹ آن کرتا ہوں خطبہ ختم ہونے کے بعد اپنی مصروفیات کا ذکر فرما رہے ہیں۔ گلا واقعی مسلسل بے آرامی کا گلہ کر رہا تھا۔ آواز سے مسلسل سفروں اور آرام نہ ہونے کا اندازہ بخوبی ہو رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ موبائل فون اٹھایا دوسری طرف بھائی محمد عمر توحیدی کی آواز تھی۔ سلام کے بعد فرمایا' آج آپ کیلئے خیر نہیں ہے۔ میں نے جھٹ کہا کیا مولانا پر حملہ تو نہیں ہوگیا۔ کہا صرف حملہ نہیں' مولانا ہم کو چھوڑ کر جام شہادت بھی نوش کر چکے ہیں۔ اللہ کا ورد شروع کر دیا۔ پیر ٹھنڈے ہو گئے 'دماغ پر غنودگی اور آنکھوں پر اندھیرا چھانے لگا۔ یا اللہ خبر غلط ہو' اپنے آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی برطانیہ کی ڈرائیونگ ہے' معمولی غلطی کی وجہ سے بڑا نقصان ہوسکتا ہے' آگے جاؤں تو کیسے جاؤں' اگر نہ جاؤں تو بچیاں کیسے آئیں گی۔ وہ کیفیت کیا تھی وہ میں یا میرا رب ہی جانتے ہیں۔ فوراً گھر فون ملایا اور کہا پاکستان فون کرو اور معلوم کرو کہ واقعی یہ خبر سچ ہے اہلیہ نے فون ملایا اور فوراً واپس اطلاع دی کہ ہاں خبر سچ ہے گلاسٹر پہنچ کر جنگ لندن کے دفتر فون کیا' انہوں نے کہا مولانا کی شہادت ہو چکی ہے۔ تفصیلات ابھی مل رہی ہیں۔

وہ دن ہے اور آج کا دن ہے کیا بیتی ہے کیا بیت رہی ہے' دل و دماغ کیا سوچتے ہیں' کس کو بتاؤں اور کیسے بتاؤں اشکو ابثی وحزنی الی اللہ یہ تحریک ہے۔ پیارے بھائی! آپ چلے گئے کامیاب رہے' کامران ٹھہرے' آپ کی زندگی بھی قابل فخر تھی اور آپ کی اعلیٰ ترین شہادت بھی قابل صد افتخار ہے۔ اور ہمارے لیے غم جدائی پر ہی قائم ہے حیات زندگانی بھی' بچھڑ جاتا ہے ساحل سے گلے مل مل کے پانی بھی۔

انڈین نیشنل کانگریس کے راہنما

نسیم جاوید خان نئی دہلی انڈیا سے (بذریعہ ٹیلی فون ریکارڈنگ)

مولانا محمد اعظم طارق کے ساتھ ملاقات کا تو کبھی اتفاق نہیں ہوا جب میں پاکستان کے دورے پر گیا تھا اس وقت وہ جیل میں تھے بہرکیف میں نے ان کی تصانیف ٹوٹ گئی زنجیر" اور "میرا جرم کیا ہے" کا مطالعہ کیا جس کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ آپ نہ صرف ایک ممتاز عالم دین تھے بلکہ اپنی پارٹی کے ایک عظیم لیڈر بھی تھے جنہوں نے اپنی جوانی کا ایک بڑا دور بلا قصور جیل میں گزارا۔ انہوں نے جیل کی سلاخوں کو تو قبول کر لیا مگر اپنے کاز میں لچک قبول نہ کی۔ انڈیا کے مسلمانوں میں بلکہ تمام عام لوگوں میں بہت مقبول ہیں۔ اعظم طارق کی ایک تقریر "بارھویں امام کا آپریشن" نے یہاں تہلکہ مچا دیا یہاں انڈیا کے مسلمانوں نے آپ کا انداز خطابت اور خاص کر آپ کی للکار کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

جنت کا دولہا

ابن صدیق عبدالرحمٰن، گجراتی

عراق پر امریکی جارحیت کے ابتدائی ایام تھے پاکستانی پارلیمنٹ میں L-F-O کا مسئلہ بڑے زور وشور سے جاری تھا انہی دنوں ہم چار ساتھیوں کو پارلیمنٹ لاجز جانے کا اتفاق ہوا' تھوڑی سی تلاش کے بعد ہم متعلقہ کمرے تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس خاموش کمرے کے عین وسط میں چٹائی پر آلتی پالتی مارے ایک پختہ عمر انسان اخبار سامنے رکھ کر محو مطالعہ تھا اور وہی ہمارا مطلوب تھا' ابتدائی سلام کلام کے بعد کمرے میں پھر سناٹا چھا گیا ہم اس شخص کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔ اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ اس کے گہرے تفکرات کا پتہ دے رہا تھا۔ اس کی نمدیدہ آنکھیں اس کے کبیدہ خاطر کی چغلی کھا رہی تھیں' وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان اس کا ساتھ نہیں دے پا رہی تھی وہ امت مسلمہ کی حالت زار اور اس کے رہنماؤں کی غفلت و بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتا تھا لیکن ہماری کم فہمی اور کم ہمتی اس کے آڑے آجاتی۔ آخر کار حلق سے اس کے دل کی نکلنے والی رندھی ہوئی آواز نے اس غمناک سکوت کو توڑ ڈالا' پھر وہ بولا تو بولتا ہی چلا گیا کم وبیش ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل اس مجلس میں سوال وجواب کا سلسلہ بھی چلا اور ملکی حالات پر بھی تبصرہ ہوا' عالمی معلومات بھی حاصل ہوئیں اور مسلمانوں کی مغلوبیت بھی زیر بحث آئی' غیروں کی کارستانی کا ذکر بھی ہوا، اور اپنوں کی جفا کاریوں کا تذکرہ بھی چھڑا' مستقبل کے عزائم بھی سامنے آئے اور حکم مشاورت پر بھی عمل ہوا۔

قائد ملت اسلامیہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے بندہ کی یہ پہلی اور آخری ملاقات تھی۔ اس دوران ان کے تکلم نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا۔ ان کا طرز گفتگو ان کے باطن کا حقیقی غماز تھا' ان کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ وہ کتنے دکھ اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھے۔ وہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ ساری امت مسلمہ کا درد رکھتے تھے' عالمی حالات پر ان کی گہری نظر تھی۔ نائن الیون کے وقوعہ کے بعد جب امریکہ افغانستان کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھ رہا تھا تو یہی اعظم طارق صاحب تھے جنہوں نے حالات کے تیور کو بھانپتے ہوئے ملک کے کونے کونے میں گھوم کر پاکستانی عوام کو طالبان کی حمایت میں سراپا احتجاج بنا دیا' کشمیر میں ہونے والی ریاستی دہشت گردی کے وہ شدت سے مخالف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی قومی اسمبلی میں مسئلہ کشمیر کو جس انداز میں انہوں نے اجاگر کیا تھا آج تک کوئی بڑے سے بڑا سیاست دان بھی نہیں کر سکا۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ پاکستان کی اکثریت عراق میں پاک فوج بھیجنے کی مخالف ہے جبکہ آپ کا نظریہ کچھ اور ہے' ایسا کس بنا پر ہے؟ تو فرمانے لگے' اصل بات وہ نہیں جو سمجھ لی گئی ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اقوام متحدہ کی فوج کی بجائے مسلمانوں کی مشترکہ فوج تشکیل دی جائے اور وہ عراق سمیت تمام جنگ زدہ علاقوں میں جا کر مسلمانوں کے حقیقی تحفظ کا سامان کر سکے' کیونکہ جہاں بھی عالمی فوج امن کا جھنڈا لے کر گئی ہے اس نے مسلمانوں کے اندر مایوسی کی فضا کو مزید گھمبیر بنایا ہے۔

اثنائے گفتگو جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ اس وقت کئی علماء L-F-O کی مخالفت میں احتجاج کر رہے ہیں جبکہ

Scanned with CamScanner

آپ اس مسئلہ کو اہمیت ہی نہیں دے رہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ مولانا نے ایک سرد آہ بھری اور فرمانے لگے' بھائی سچی بات تو یہ ہے کہ میں بھی L-F-O کو آئین میں تحریف کے برابر سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس پر پیدا ہونے والا بحران جلد از جلد ختم ہو جائے' لیکن اسے ختم کرنے کا جو طریقہ کار اپوزیشن نے روا رکھا ہوا ہے وہ کم از کم علماء کے شایان شان نہیں' آخر علماء کا ایک وقار ہے اور شریعت بھی اسمبلی کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ پھر ان حضرات کا ایوان میں یوں اچھلنا' کودنا' دوسروں پر آوازے کسنا اور عورتوں کی نعرے بازی کا جواب دینا کسی بھی عقل مند شخص کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر یہی احتجاج سلیقہ مندی سے کیا جائے' تمام ارکان اسمبلی کی ایک نمائندہ کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مسئلہ پر حکومت سے بحث وتمحیص کرے تو L-F-O صرف اڑھائی منٹ کا مسئلہ ہے۔

مولانا شہیدؒ کا نظریہ یہ تھا کہ جلد ہی وہ وقت آئے گا جب L-F-O پر بلند ہونے والی صدائے احتجاج حکومت سے ڈیلنگ پر منتج ہو جائے گی۔ واقعی مولانا کا تجزیہ سو فی صد درست تھا اور آج حالات سب کے سامنے ہیں کہ ادھر مولانا کو راستے سے ہٹا دیا گیا اور ادھر L-F-O کا بحران اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ اس سارے کھیل میں یہ بات اضافی تھی کہ صرف سیاست دان نئے تھے سیاست وہی پرانی تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ایک آدھ ملک کی سیر کرادی گئی۔ ''جیسا منہ ویسا تھپڑ'' کے مصداق کسی کو ایک اور کسی کو دو کروڑ ملا' اضافی سرچارج اس پر مستزاد رہا اور تب جا کر یہ سیاسی پیچ اختتام پذیر ہوا۔ اس کے برعکس اگر مولانا اعظم طارق کے بے داغ کردار پر نظر ڈالی جائے تو اہل بصیرت کے لئے نصائح کے انبار دکھائی دینگے' کیوں کہ انہوں نے اپنے آپ کو ایک خاص مشن اور کاز کے لئے زندہ رکھا ہوا تھا' ان کی زندگی کے کچھ مقاصد اور اہداف تھے' جنہیں پانے کے لئے وہ اہل وعیال اور جسم وجان سے بے نیاز مصروف عمل تھے۔ ان کی مختصر سی حیات کا خلاصہ اور تمام مساعی کا نچوڑ یہی تھا کہ اصحابؓ رسول کی ناموس کو تحفظ مہیا ہو' اسلام وکفر میں تمیز عیاں ہو اور پاکستان سمیت پوری دنیا میں خلافت راشدہ کا نظام قائم ہو جائے' اسی مقصد کی خاطر انہوں نے تنظیم سازی کی' اسی مشن کے تحت انہوں نے سیاست میں حصہ لیا اور اسی ہدف کے لئے انہوں نے بیرون ممالک کے متعدد دورے بھی کئے مگر ان تمام مراحل میں نہ تو انہوں نے عوام کو دھوکے میں رکھا' نہ اپنے کارکنوں کو لوٹنے کی کوشش کی' نہ حکومت وقت سے کوئی خفیہ ڈیلنگ کی اور نہ ہی اپنے ذاتی مفادات کے حصول کو مطمع نظر بنایا' اور وہ ایسا کرتے بھی کیوں؟ وہ تو صحابہؓ کے شیدائی تھے وہ تو صحابہؓ پر جان چھڑکتے تھے۔ وہ تو صحابہؓ کی عظمت وتقدس کی حفاظت کا علم تھامے ہوئے تھے۔ اصحابؓ رسولؐ ہی ان کے نزدیک معیار حق اور آئیڈیل کی حیثیت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی صحابہ کرامؓ کی حیات طیبہ سے اس قدر مشابہت رکھتی تھی کہ وہ قرون اولی کے انسان دکھلائی دیتے تھے۔ وہ تین بار اسمبلی کے رکن بنے لیکن عوام کے ایک روپیہ کو بھی اپنے لئے حرام سمجھ کر سیدنا صدیق اکبرؓ کی یاد تازہ کردی۔ جنہوں نے اپنا کفن بھی بیت المال سے بنوانا گوارہ نہ کیا۔ انہوں نے اپنے پرائے کے لئے اپنے دروازے کو کھلا رکھ کر سیدنا فاروق اعظمؓ کا کردار زندہ کر دیا جنہوں نے رعایا کی خدمت کا حق ادا کر دیا تھا۔ ان کی شہادت نے سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت کی اداد ہرادی کہ جب حضرت عثمان شہیدؓ ہوئے تو ان کے سینے کے اندر قرآن تھا اور باہر بھی قرآن تھا۔ بعینہ یہی حالت مولانا اعظم طارق ؒ کی بھی تھی۔ انہوں نے ہر کڑے وقت میں عوام کی رہنمائی کر کے سیدنا علی

Scanned with CamScanner

المرتضیٰؓ کا دور یاد دلا دیا جنہوں نے شورش زدہ حالات میں کمال فراست سے امور خلافت کو نبھایا۔ انہیں سیدنا جندلؓ کی طرح بیڑیوں میں جکڑا گیا' سیدنا بلالؓ وخبیبؓ کی مانند زخموں سے چور چور کیا گیا۔ قید شعب ابی طالب کی طرح ملک کی مختلف خطرناک جیلوں میں قید و بند کی صعوبتوں سے گزارا گیا' ان پر کئی بار قاتلانہ حملے بھی ہوئے۔ مگر ان کے پایہ استقلال میں ذرا بھر بھی جنبش نہ آئی وہ پیچھے ہٹے یا رکنے کی بجائے سر اٹھا کے مسلسل آگے بڑھتے رہے۔ شنید ہے پشاور میں کسی مولوی صاحب نے عوام کو آگاہ کیا ہے کہ مولانا اعظم طارق" کو شریعت کی رو سے شہید نہیں کہا جا سکتا' خیر ہمیں ان کے اس بیان پر کوئی اعتراض نہیں' کیوں کہ میدان سیاست میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں سیاست میں "ید طولیٰ" حاصل ہوتا ہے یہ سیاست کا وہ درجہ ہوتا ہے جس میں کلمہ' نماز' وعظ و نصیحت اور کفار سے دوستی یہ سب کچھ سیاسی ہوتا ہے' وہ خلاف شرع جس فعل کا بھی ارتکاب کریں اسے سیاست پر ہی محمول کرنا چاہیے۔ ویسے ہی ہر کس و ناکس مقام شہادت کو نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ یہ تو اہل وفا اور اہل حق کے راستے کی منزل ہے یہ تو شیر دل اور مرد مجاہد لوگوں کو نصیب ہوا کرتی ہے۔ اتنی بات تو ہر ذی عقل سمجھتا ہے کہ مجاہد جب میدان جہاد میں کود پڑے تو پھر دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے مارا جائے یا زخموں کی مرہم پٹی کرتے ہوئے اور سامان جنگ محاذ تک پہنچاتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہی کہلاتا ہے اب ذرا ہوش کو قائم رکھ کر یہ سوچا جائے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو راہ حق میں وقف کر دیا ہو' جس کی زندگی کے ہر عمل کا منتہیٰ شریعت کی بالا دستی کا قیام ہو اور اسی تگ و دو میں اگر اسے قتل کر دیا جائے تو کون کوتاہ نظر ہے جو اسے شہید نہیں کہے گا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ طالبان کے علاوہ اگر کسی نے اپنی عملی زندگی کے ذریعے علماء اور مولویت کی پگڑی اونچی کی ہے تو وہ صرف اور صرف مولانا اعظم طارق شہیدؒ ہیں جنہوں نے اس گئے گزرے دور میں بھی علم و عمل کو شان بخشی ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی ان کے اجلے کردار پر کیچڑ اچھال کر اپنے خبث باطن کا اظہار کرتا ہے تو چاہیے کہ وہ آپ ہی اپنی عقل پر ماتم کرے۔ جب شام کا اندھیرا چھا گیا تو مولانا فرمانے لگے اب مجھے جیوٹی وی کے لئے انٹرویو دینے جانا ہے میں کپڑے تبدیل کر کے آتا ہوں' تھوڑی دیر بعد آپ اپنے نئے لباس میں ہمارے سامنے آئے تو مسکرا کر کہنے لگے" کیسا لگ رہا ہوں" آپ کی بلبل (حیدری بھائی) نے برجستہ کہا بالکل دلہا لگ رہے ہیں۔ جی ہاں جنت کا وہ دلہا تیاری کر کے کب کا اپنی منزل پا چکا ہے اور ہم دوسری ملاقات کو ترستے رہ گئے۔

؎ زیادہ دن نہیں گزرے یہاں کچھ لوگ رہتے تھے
جو دل محسوس کرتا تھا' علی الاعلان کہتے تھے
گریبان چاک دیوانوں میں ہوتا تھا شمار ان کا
قضا سے کھیلتے تھے وقت کے الزام سہتے تھے

Scanned with CamScanner

یا اسفی علی اعظم طارق شہیدؒ

مولانا محمد عاصم مخدوم لاہور

اے گل چیں اجل تجھ سے کیا نادانی ہوئی
پھول وہ توڑا جس سے پورے جہاں میں ویرانی ہوئی

مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت کو آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اسی طرح صدیاں گزر جائیں گی لیکن ان کے ایمانی کردار جرأت اور بہادری اور اثر انگیز گفتار نے قرآن وحدیث کی خوشبو جو دنیا میں پھیلائی ہے اسکی مہک ختم نہیں ہوگی۔ وہ چلے گئے لیکن انکا کردار کئی شکلوں میں زندہ ہے۔ وہ خاموش ہوگئے مگر انکی آواز بلند ہوتی جارہی ہے۔ وہ خاک میں سو گئے لیکن انکی روح زندہ ہے۔ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئے تاہم انکی یاد دلوں میں آباد ہے۔ ہر انسان نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے ہمیں فخر ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمارے سابقہ قائدین کی طرح مولانا کو بھی شہادت کے رتبہ پر فائز کیا۔ مولانا کی وفات سے نورانی محفلیں ختم ہوگئیں۔ اے اعظم طارقؒ! رخساروں کا آنسوؤں سے سیراب ہونا گواہ ہے کہ دل بے حد پیاسے ہیں اور ہمارے دلوں میں تمہاری قدر ہے اگرچہ تم یہاں نہیں ٹھہرے حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ یوں تو اہل حق کے تمام اداروں اور تنظیموں کے معین اور سالار اور اہل باطل کے مقابلے میں اسلام کی برہنہ شمشیر تھے۔ اہل بدعت واہل رفض (شیعت) سے لیکر منکرین حدیث ومنکرین عقیدہ ختم نبوت تک تمام فرق باطلہ ان کے نام سے لرزہ براندام رہتے تھے۔ پیغام توحید وسنت عظمت صحابہؓ واہل بیتؓ اور ناموس رسالتؐ کیلئے مولانا کے عالمانہ اور مجاہدانہ کارنامے بے شمار ہیں۔ مولانا شہیدؒ خود فرماتے تھے آج سے دوسو سال بعد آنی والی نسل جب تاریخ کا مطالعہ کرے گی تو کہے گی یہ کیسے لوگ تھے جو کٹتے تھے اور بڑھتے تھے۔ مولانا جب خطابت کے جوہر بکھیرتے تھے تو پتہ چلتا تھا کہ شاید ثانی سحبان وائلؒ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی وعلامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا روحانی فرزند بول رہا ہے جب قرآن کی تفسیر بیان کرتے تو شیخ القرآن علامہ غلام اللہ خانؒ کی یاد تازہ ہوجاتی تھی، بحرالعلوم ایسا کہ جیسے مولانا کو امام بخاریؒ، امام ابوحنیفہؒ اور علامہ ابن تیمیہؒ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا ہو جب دین دشمن حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہتے تو موصوف کے عزم سے حضرت سعید بن جبیرؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی خوشبو آتی تھی اللہ رب العزت نے آپ کی ذات میں حضرت لقمانؑ کی حکمت ودانائی، سیدنا عمر فاروقؓ کی بہادری، سیدنا حضرت معاویہؓ کا تدبر، ارسطو کی منطق، بوعلی سینا کا فلسفہ، مولانا جعفر تھانیسریؒ کی استقامت اور اولوالعزمی، عطاء کی تھی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شہید اسلام امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ مجاہد، اسلام حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ مورخ اسلام ترجمان سپاہ صحابہ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ مجاہد اعظم حضرت مولانا عبداللہ شہیدؒ، فاضل نوجوان شہزادہ اہلسنت حضرت مولانا شعیب ندیم شہیدؒ، وکیل صحابہؓ پیر طریقت جبل استقامت فاتح مذاہب باطلہ ورافضیت حضرت مولانا پیر محمد اعظم طارق شہیدؒ ودیگر شہداء سپاہ صحابہؓ وملت اسلامیہ کی قبروں پر کروڑ کروڑ رحمت کے پھول برسائے آمین!

Scanned with CamScanner

ستم سے آشنا تھا سبھی کا دل دکھایا گیا

ظہیر اللہ بابر اورکزئی آف سنگو

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی حیات صحراؤں سے صحن وچمن تک بکھری پڑی ہے۔ بلبل سے کرگسوں تک کو ان کی کہانی یاد ہے۔ شمشیروسنان کے تیز دھاروں سے چل کر غزل کے مطلع ومقطع تک کے اصول وضوابط ان سے آشنا ہیں۔ ایسے انسان کی کہانی کاغذ کے دامن میں کیوں کر محیط ہوسکتی ہے۔ جس شخص نے عظمتوں' جرأتوں اور استقامتوں کے اس مینار کو قریب سے دیکھا ہو' یقیناً اسے میری اس تحریر کے چند بے ربط جملے انتہائی رکیک اور بے معنی معلوم ہونگے۔ ایک عرصہ تک میں کچھ لکھنے اور کہنے کے قابل نہ رہا' کئی بار قلم اٹھایا کہ ان کی یادگزشتہ کو قلم بند کروں مگر دل ودماغ میں برپا شورش پھر مجھے ایک طرف کر دیتی ہے' قلم مجھے چھیڑتا رہتا تھا کہ تم اتنے ناتواں ہو چکے ہو کہ اپنے جرنیل محترم کی المناک شہادت پر چند کلمات تحریر کرنے کی سکت نہیں رکھتے' میں نے متعدد مرتبہ ان کی شخصیت کو اپنے خیالات کا محور بنا کر لکھنے کی جسارت کی مگر میرے خیالات کی لہریں اس کی شخصیت کی رفعتوں کے نذر ہو جاتیں اور جب میں کسی ایک طرف خیالات مرکوز کرتا ہوں تو میرے دل ودماغ میں ان کی جدائی کے دھماکے گونجنے لگتے' دماغی انتشار اور تشتت بال کے باوجود دعوت دل کی خاطر جگر لخت کی پختہ گری کر کے دماغی قوت اور ذہنی توانائیوں کو سمیٹ کر اب اس مرد قلندر کے متعلق کچھ نقش کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوں' حق تو یہ ہے کہ اس عظیم انسان کے بارے میں کچھ تحریر کرنا میرے بس کی بات نہیں' وہ پوری طرح میرے قلم کی گرفت سے باہر ہے میں اگر اس کی حیات پر کچھ لکھوں تو بھی زندگی کے تمام پہلو تشنہ رہ جائیں گے۔ لیکن پھر بھی کوشش کر رہا ہوں۔

گویا میں نے ان کا نام لیکر اپنی تحریر کو زینت بخشنے کی ایک تدبیر کردی ہے یقیناً پیارے جرنیل کی مثال اس چڑھتے سورج کی ہے جو عین نصف النہار کو پہنچ کر غروب ہو جائے' وہ گوہر نایاب جس نے دنیا کے اسٹیج پر اپنا کردار اس خوبصورتی سے ادا کیا کہ دل ان کے سحر سے مسحور ہو گئے' دماغ کے احساسات وخیالات پر ان کی ادائیں اپنی گرفت اس قدر مضبوط کر گئیں کہ جب سے وہ رخصت ہوئے ہیں دل آزردہ ہو گئے ہیں' آنکھیں اشکوں سے لبریز ہو گئیں ہیں' الفاظ زبان کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں' شہر سنسان اور گلیاں ویران ویران دکھائی دے رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے گلوں سے مہک اور چمن سے گویا رعنائی چھن گئی۔ جب وہ تھے تو راحت تھی' اب ان کا جانا قیامت ہو گیا ہے' نبض کائنات ڈوبتی دکھائی دے رہی ہے' آب وگل کی اس دنیا میں وہ اخلاص ومحبت کا پیکر زندہ دلی کا مجسمہ' مسکراہٹوں کا انبار' انجمن ہزار دستان اور خوبی رفتار وحسن گفتار کا دلکش نمونہ تھے۔ وہ تو ان عظیم المرتبت لوگوں میں سے تھے بقول اقبال مرحوم کہ دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں' وہ نیکی سچائی اور خوبی ورعنائی کا آمیختہ تھے' وہ تو ان قدسی الاصل میں سے تھے۔ کہ جو ذوات مقدسہ ملامت رضاحت شرافت ونجابت صداقت وامانت کا حسین پیکر رہتے ہیں۔ وہ تو ایسے بزرگ تھے جو علم کا پہاڑ عمل کا نمونہ' اخلاق کا سانچہ بنکر بھی خود کو "لاشئی" سمجھتے تھے' انہوں نے تو خود کو اس طرح دفن کر دیا تھا کہ نظر اپنی ذات پر اپنی خوبی اور اپنے کمال پر ٹکتی ہی نہیں تھی' وہ تو مغیلاں کے خار اور رعنائی کے خوشنما پھول تھے' ان کی شخصیت دلربا'

Scanned with CamScanner

نگاہیں تھی ان کی تو متلاشی رہتی تھیں' وہ دھن کے شیریں زبان کے لطیف' قول کے فصیح' اور خصائل کے آخریں تھے' ان کی زندگی تو قابل تقلید تھی ان کی زندگی تو قابل رشک تھی' وہ تو اعظم ہوکر مرے ہیں اور مرنے کے بعد ان کی عظمت دوبالا ہوگئی ہے ان کے لئے تو دل فرش راہ تھے' شہرت نے تو خود ان کی قدم بوسی کی' وہ تو دل کے لٹائے ہوئے ظفر یاب ان کی ہستی باوجود مسعود تھی' آہ ہمارے جرنیل تو اس سے کہیں بڑھ کر اعلیٰ وارفع خصوصیات کے حامل تھے' مزاج کے درویش طبیعت کے عاجز' استغنا کا ذوق' فقر کامل کا تراشہ' استقامت فی الدین میں ہیرا' حب رسولؐ اور حب اصحابؓ میں فناء جرنیل محترم تو ان ذوات مقدسہ میں سے تھے جن کی موت پر زمین گریہ وبکا کررہی ہے' آسمان کے وہ دروازے جہاں ان کے صالح وسعید اعمال گزرتے تھے' آہ وفغان کررہے ہیں۔ جرنیل اعظم تو ان قابل قدر نفوس میں سے تھے جن کا وجود باعث رحمت بسا غنیمت اور عنایات الہیہ کے متوجہ کرنے کا سبب تھا' اس کے ساتھ بیک وقت وہ سیاستدان بھی تھے' عالم دین بھی' مجاہد بھی' خطیب بھی' مبلغ بھی' ادیب بھی' مراد بھی' مرید بھی' ہادی بھی' مہدی بھی' جرنیل محترم آپ بلاشبہ عظیم ہیں' آپ کو ہم عظیم نہ کہیں تو کیا کہیں' آپ تو ہماری تحریر وتقریر سے بے نیاز اور احساس سودوزیاں سے بلندتر ہوگئے۔ آپ کے تو سارے کام ہی اخلاص وللّٰہیت پر مبنی تھے' آپ کا کام آپ کا مشن آپکا انداز سیاست آپ کی عظمت وبزرگی رفعت بلندی وبرتری' خوبی وکمال لازوال ہونے کی گواہی دے رہا ہے' اور ہاں آپ کی تو موت بھی عظمت والی ہے آپ منزل کو پہنچے مراد پا گئے۔ آپ کی دردو اخلاص میں ڈوبی ہوئی تمنا شہادت قبولیت سے سرفرازی گئی۔ ہم جائیں تو کہاں؟ ہم کریں تو کیا کریں؟ ہمیں کہنے دیجئے کہ ہم تو اپنے غم کا مداوا کررہے ہیں۔

خدا کی قسم زمین وآسمان سے آپ کا قیمتی لہو ہماری غفلت کی نذر ہوا' آپ اور دیگر آپ کے ہم مشن اکابرین کے قاتل دندناتے پھر رہے ہیں' اور ہم بول رہے ہیں' ہم دیکھ رہے ہیں' ہم سن رہے ہیں' لیکن ہمیں کہنے دیجئے کہ ہم ان درندہ صفت شیطانوں کو پایہ زنجیر کر بھی لیں تو کیا؟ آپ کا مقدس خون تو ان سے کہیں مہنگا ہے' ساری دنیا سے قیمتی ہے۔ ہم نے آپ کی ناقدری کی' نہ آپ کا مقام پہچانا اور نہ ہی آپ کے کمالات سے استفادہ کیا' آپ تو ایک ستارہ تھے جو رات کی تاریکی میں بھٹکنے والوں کیلئے راہ بنا دیتا ہے' آپ ایک چشمہ صافی تھے جو مردہ تن ومردہ دل لوگوں کے لئے مژدہ جانفزا بنتا ہے۔ آپ تو علوم نبویہ کے حامل صباء ہی کا وہ جھونکا تھے' جو دلوں میں سرور اور دماغ میں تازگی اور طبیعت پر بشاشت کی لہر دوڑا دیتا ہے' آپ کی پوری روداد پڑھنے کے بعد ایک ذی شعور انسان اس بات کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو ایک شخص نہیں بلکہ لاتعداد اشخاص کی صفات دیکر بنایا' قائد محترم ہمیں تو آپ تفسیر میں امام رازیؒ کی مسند پر توحید وسنت کے میدان میں شاہ اسماعیل شہیدؒ اور شیخ القرآن کے جانشین میدان جہاد وسرفروشی میں خالد بن ولیدؓ اور محمد بن قاسم کی جرأتوں کے امین' میدان پیکر عمل وفضل' صدق وصفا' تاریخ ساز اور انقلاب انگیزی میں شیخ الہندؒ اور شیخ العرب وعجم حضرت مدنیؒ کے وارث اور ایک زاہد عالم مدبر' ایک بصیرت افروز شخصیت اور جابر سلطان کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا سچا اور مخلص جرنیل کی حیثیت سے دیکھتے ہیں تو ہمیں آپ میں امام احمد بن حنبلؒ اور امیر عزیمتؒ کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ اور جب آپ کو ایک خوشبو دار گلشن کی مہکتی ہوئی

Scanned with CamScanner

معطر دنیا میں تلاش کریں تو آپ ہمیں ایک ایسا ضوء فشاں کرنوں سے مزین گلدستہ نظر آتے ہیں' جس میں چمنستان دہر کے مہکتے ہوئے پھول سجائے گئے ہوں۔ کمالات ومحاسن کو اگر خوبیوں اور اپنی رعنائیوں اور مہکتی ہوئی خوشبوؤں سمیت چنے ہوئے پھولوں کے رنگ میں ایک گلدستہ سجا دیا جائے اور پھر ہم سے پوچھا جائے کہ اس گلدستے کا نام کیا ہے تو ہم بلاتامل کہیں گے کہ اس حسین وجمیل گلدستے کا نام جرنیل اسلام' جبل استقامت حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ہے۔ جرنیل محترم! مشرق تا مغرب مجھ جیسے آپ کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں غائبانہ عقیدت مند اور محب وطن ہوں گے' جو غمزدہ اور پریشان حال ہیں اور گویا وہ اشکوں کی برسات میں بزبان حال فقط یہی کہہ رہے ہیں اور بار بار کہہ رہے ہیں کہ

ے باغ باقی ہے باغبان نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسبان نہ رہا
کارواں تو رواں رہے گا مگر
ہائے وہ میر کارواں نہ رہا

محمد اعظم سے منجھے ہوئے سیاستدان تک

محمد شعیب بخاری سمندری

چیچہ وطنی میں پیدا ہونے والا امت محمدیہ کا درخشندہ موتی جب علمی' فقہی' دینی' تدریسی' تحقیقی' تصنیفی' اصلاحی اور خاص طور پر تحریکی خدمات کا سہرا اپنے ماتھے پر سجانے کیلئے زندگی کا سفر شروع کرتا ہے تو زمانے کی سموم ہوائیں اس کا راستہ روکنے کی ناکام کوشش کراتی ہیں۔ جیسے جیسے وہ منزل کی طرف بڑھتا ہے ویسے ویسے قدرتی مدد اور انعام تقدیر کی طرف سے منسوب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے اس دور فانی میں قدم رکھتے ہی اس کی عمدہ زندگی کی تصویر کا عکس اس کے نام کی تعین سے مناسبت پیدا کرنے لگتا ہے۔ وہ اسم مبارک محمد اعظم ہے۔ اس نام کی تشہیر اولاً اس کے خاندان تک محدود تھی۔ جب زندگی کی گاڑی عقبی روڈ پر دوڑنے لگی' تو ابتدا ہی سے نسخہ ربانی کو قلب پر محفوظ کرنے کیلئے ہمہ وقت مصروف ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد رب قدوس کی عنایت سے محمد اعظم سے حافظ محمد اعظم کے نام سے گھر تک نہیں بلکہ اپنے علاقے میں یاد کیا جانے لگا۔ اس کے بعد دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ معرفت الٰہی کے سمندر میں غوطہ لگانے کیلئے مختلف مدارس کا طواف مقدر بنا۔ اسی عرصہ میں قرآنی تعلیمات کو جاری رکھتے ہوئے جوانی کے جذبات کو نفسانی خواہشات پر صرف کرنے کے بجائے' تحقیقی' اصلاحی اور خصوصاً تحریکی ولولہ اور دلچسپی کے ہار پرونے لگا۔ مولانا کا تمغہ ملنے سے پہلے طارق کے موتی کو اپنے نام کی لڑی میں بطور تخلص کے پرویا تو حافظ محمد اعظم طارق خاندان' علاقہ اور طلباء کیذہنوں میں بطور سرخیل کا کام دینے لگا۔ علمی' ترقی اور عملی میدان میں نکھار پیدا کرنے کیلئے اسلاف واکابرین کے طرز عمل کو اپناتے ہوئے بڑی دلجوئی ولگن اور ہمت کیساتھ کفر کیخلاف تحریکوں میں حصہ لینے لگا۔ چیچہ وطنی' چنیوٹ' رجانہ اور آخر میں کراچی کے عظیم یونیورسٹی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں فارغ التحصیل تک تعلیمی سفر رواں دواں رہا۔

Scanned with CamScanner

دوران تعلیم عاشق اصحاب پیغمبر کی کیسٹ سنی تو دل میں اک ولولہ' جذبہ اور نئی لہر نے جنم لیا۔ دل و دماغ اس گرج دار آواز کو بڑی سنجیدگی اور مکانت کیساتھ سوچنے سمجھنے پر مجبور ہوگیا۔ رفتہ رفتہ عشق کی تشنگی بڑھتی چلی گئی۔ جو "والذین معہ اشبداء علی الکفار کے مصداق کا پرچار کا سبب بننے والی مجلسوں میں شرکت سے ظاہر ہونے لگا۔ اسی اثناء میں مشن جھنگوی کا ایک پروگرام کراچی میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی تشہیر کے سلسلہ میں اشتہارات لگانے کی ذمہ داری قبول کی۔ جو اس مشن میں عملی قدم رکھنے کی پہلی کڑی ثابت ہوئی۔ اس معمولی ذمہ داری کی پاداش میں دشمنان صحابہؓ نے اس ابھرتی ہوئی موج کو اغواء کر کے تشدد کے ذریعے روکنے کی ناکام کوشش کی۔ اس کے بعد ایسے پروگراموں میں شرکت کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ جو جلد ہی موجودہ قائدین کے دل و دماغ کا محور و مرکز بن گیا۔ دورہ حدیث شریف سے فراغت پاکر اعزاز و انعام کی لڑی میں ایک موتی اور پرو دیا گیا جو مولانا اعظم طارق کیلئے ایک بڑا اعزاز تھا۔ زندگی کی گاڑی پر سامع کی پلیٹ کو ہٹا کر متکلم' مقرر اور خطیب کی پٹی کو جوڑ دیا گیا۔ جانثاری کا عزم تو تھا ہی لیکن جو آواز ابتداء میں سونے کا پانی ثابت ہوئی جس کی نسبت جھنگ کی طرف ہے تو اس روز کی بو کا احساس خود اپنی زبان سے ہونے لگا۔ ساتھ ہی مقامی طور پر محافظ اصحابؓ رسول کا تمغہ مقدر بنا۔ اب خاندان سے علاقہ اور علاقے سے ملک میں نورانی وجاہتی سورج کی شعاعیں پھیلنے لگیں۔ تو ایک قیامت خیز خبر نے اگرچہ دل کے بیچ کو ہلا دیا۔ لیکن صحابہؓ کی چوکیداری کا چشمہ نئے ولولے کیساتھ بہا اور تیزی کی صورت اختیار کر گیا۔ یہ قیامت خیز خبر جھنگ کی دھرتی سے طلوع ہونے والا سورج ظاہراً غروب ہونے کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد تدریسی تحقیقی دور فکری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے دشمنان صحابہؓ کے نظریے اور پروگرام کو بے نقاب کرنے کیلئے مطالعاتی اوقات میں اضافہ کیا۔ اس خاموش انقلاب کو بھانپتے ہوئے صحابہؓ دشمنوں سے رہا نہ گیا۔ مہمان بن کر گھر میں داخل ہوئے اور اپنے مشن' نصب العین اور نظریہ کی وضاحت طلب کی اور شیعہ کے کفر پر حوالہ جات مانگے۔ حوالہ جات کی سعی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گولیوں کی بوچھاڑ سے سینہ چھلنی کر دیا گیا۔ خمینی کی ذریت نے راہ فرار اختیار کی مگر وہ مرد قلندر استقامت کا دامن تھامتے ہوئے مشن کو مزید پختگی سے بڑھانے میں مصروف ہوگئے۔ جس کی وجہ سے قائد سپاہ صحابہؓ کے نام سے منسوب شعائیں ملک سے باہر تک جانے لگیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ جرنیل اول کو غلامی اصحاب کی پاداش میں شہادت کا جام پلا دیا گیا۔ اس جانثاری کا عزم صمیم کرنیوالے کو کراچی سے بلا کر جھنگ کا ذمہ دار بنا دیا گیا۔ اس ذمہ داری کے ساتھ ہی صعوبتیں' ہتھکڑی' جیل' بیڑی' نظر بندی' تشدد تقریر کو ظاہر کرنے لگیں۔ ساتھ ہی جرنیل سپاہ صحابہ کا لقب چڑھتے سورج کی طرح عیاں ہونے لگا۔ پھر مسلسل مختلف جیلوں کے طواف مقدر بنتے چلے گئے۔ سرگودھا کے قریب راکٹ لانچروں کی بارش کے بعد بھی صحابہؓ کے گیت بڑی دلیری اور ہمت کیساتھ قومی اسمبلی میں گانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ جھنگوی کی آواز کو اپنی زبان سے کفر کو للکارنے کیلئے بیوی' بچوں کا خیال دل سے نکال دیا۔ ساتھ ہی جبل استقامت کے موتی کو عشق کی لڑی میں بڑی جوش و خروش سے پرو دیا گیا۔ اب تک تو سرپرستی اور شفقت کے بادل سر پر چھائے ہوئے تھے جس کی وجہ سے بڑی بے فکری سے کفر کے ایوانوں میں کھلبلی مچادی اور آفتوں' پریشانیوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے کاز رواں دواں رکھا۔ یہ مرد قلندر

Scanned with CamScanner

پورے عالم میں توجہ کا مرکز بن گیا۔اہل کفر کو کفر کے پھیلانے میں مستقل رکاوٹ نظر آنے لگا جس کی وجہ سے ایران اور امریکہ سمیت متعدد کفریہ ممالک اپنی تحویل میں لینے کیلئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے رہے لیکن ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا۔ابھی زندگی کی گاڑی کوٹ لکھپت جیل کی چکیوں کا چکر لگا رہی تھی کہ قیامت صغری سانحہ سیشن کورٹ کی شکل میں بجلی کی طرح عالم اسلام پر خطرے کے الارم بجانے لگی۔اتنے کٹھن راستے میں چلتے چلتے اس کے پاؤں پر ورم تو آئے مگر مقدس مشن کی گرمائش اسکے وجود کو طمانیت بخشتی رہی۔اب مکمل ذمہ داریاں کے بوجھ کو اٹھاتے ہوئے بڑی تحمل مزاجی سے قدموں کی روانی رواں دواں رکھی۔جس کی وجہ سے القابات میں صدر سپاہ صحابہؓ کا اضافہ کر دیا گیا۔کارواں امیر کی اطاعت میں بلند چشمہ کے بہاؤ کی طرح بڑھتا گیا۔حتی کہ جماعت بین کر دی گئی۔غلامان صحابہؓ کو جماعتی نام سے محروم کر دیا گیا۔سخت مصائب والام میں حوصلوں کو دھچکا تو ضرور لگا مگر شہدا کے خون کی رنگینی ناموس صحابہؓ کے جانثاروں کے دلوں کو رنگتی رہی۔

اب سیاست میں حصہ لیے بغیر کوئی چارہ باقی نہ رہا تو سیاست کی آڑ میں اپنے لشکر کو منزل کیطرف گامزن کرنے کیلئے سیاسی جماعت کا اعلان کر دیا۔ایک اور تمغہ جو قائد ملتِ اسلامیہ کی شکل میں سیاسی بصیرت کے پیش نظر بے بہا بہادری کا مستحق بنا۔سیاسی جماعت کے وجود کے بعد کنوینر ملت اسلامیہ کا لقب کارکنوں کی زبانی عمارت بن گیا۔سیاست کی چھتری کارکنوں، جیالوں اور قیدیوں کیلئے ظلم وتشدد کی آندھیوں کیلئے روک تھام کا ذریعہ بنی۔مولانا کی اس سیاسی بصیرت کے پیش نظر اس لڑی کا آخری موتی اور اس محل کی آخری اینٹ جو کہ منجھے ہوئے سیاستدان کے نام سے منسوب تھی وہ بھی مکمل ہوئی۔ساتھ ہی جس مقدس جماعت کی عفت ناموس کیلئے یہ سفر طے کیا اسی جماعت کی چوکیداری کی پاداش میں شہادت کا جام پلا دیا گیا اور انہیں مقدس ہستیوں کیساتھ جاملا۔

؎ بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

جو لفظ سرخی کے طور پر استعمال ہوتے تھے وہ مضمون کی شکل اختیار کر گئے تو زندگی کا یہ سفر محمد اعظم سے حافظ محمد اعظم از بعد حافظ محمد اعظم طارق از بعد مولانا محمد اعظم طارق از بعد قائد سپاہ صحابہؓ از بعد جرنیل سپاہ صحابہؓ از بعد جبل استقامت از بعد صدر سپاہ صحابہؓ از بعد کنوینر و قائد ملت اسلامیہ از بعد منجھے ہوئے سیاستدان از بعد شہید ناموس صحابہؓ و شہید ملت اسلامیہ کے بعد میں اعزاز واکرام کیساتھ گزرتے ہوئے مکمل ہوا۔یہ سب اعزاز واکرام فضل الٰہی سے روز اسباب کے درجہ میں 17 سال جماعت کی شمولیت کے بعد تقریباً 8 سال جیل میں گزار کر حاصل ہوئے اللہ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

؎ ہم جام شہادت جھوم کے پیا کرتے ہیں
یہ جینا جینا نہیں ہم سر کٹا کے جیا کرتے ہیں
ہمیں دین محمدیؐ سے محبت ہے تحائف کے قائل ہیں
ہم جب بھی تحفہ دیتے ہیں جان کا دیا کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

بے سہاروں کا سہارا چل بسا

مولانا عبدالخالق بہاولپور

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے حضرت جھنگوی شہیدؒ کے مشن کو مولانا ایثار القاسمی شہید کی طرح پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں کھل کر بیان کیا۔ وہ اسلام، ایمان کے علمبردار اور ملک وملت کے خیر خواہ تھے۔ آپؒ کا وجود مسعود اہل وطن خصوصاً اہل جھنگ کے لیے عظیم سرمایہ اور نعمت عظمیٰ تھا بلاشبہ آپ سحر انگیز شخصیت کے مالک تھے۔ مجھے مولانا اعظم شہیدؒ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ جہد مسلسل کے خوگر تھے۔ آپ اخلاق واوصاف اور اخلاص وللّٰہیت میں سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ آپ کی سادگی، تواضع اور شفقت کا نقش میرے ذہن پر ایسا نقش ہوا کہ آج تک یاد ہے جس وقت بہاولپور کی مشہور یا اللہ مدد کانفرنس سے آخری خطاب فرما کر آرہے تھے کہ دریا کے پل پر جیسے ہی ہمارے ساتھیوں نے آپ کو جاتے دیکھا تو قاری طاہر فاروقی (صدر سپاہ صحابہ گوگڑاں) کے حکم پر بس روک دی۔ فطرت محبت میں آپ کے عشاق آپ کے اردگرد اس طرح جمع ہونا شروع ہوگئے جیسے شہد کی مکھیاں چھتے کے اردگرد جمع ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ساتھی آپ کو گلے ملے۔ آپ نے فرمایا جلدی چلو نماز کا وقت کم ہے سورج طلوع ہونے والا ہے اور سلام کر کے چل دیئے اور ہم نے لودھراں میں جا کر نماز ادا کی اس سے اندازہ لگائیں کہ آپ کے اندر حقوق اللہ کا کتنا خیال ہوتا تھا کہ یہ جملہ آج بھی بار بار میرے ذہن میں آتا ہے

؎ یا رب وہ ہستیاں کس دیس میں بستی ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

ملتان میں ہونے والی عالمی انٹرنیشنل ناموس صحابہؓ وعلامہ حق نواز شہیدؒ کانفرنس سے چند روز قبل جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ خانپور سے واپس آرہے تھے کہ جامعہ سراج العلوم لودھراں کے پرنسپل حضرت مولانا محمد میاں کی دعوت پر جامعہ میں تشریف لائے۔ جامعہ کے گیٹ پر استقبال کیا گیا وہ ایک عجیب منظر تھا جب آپ ہاتھ اٹھا کر سلام کا جواب دے رہے تھے پھر آپ نے طلباء کرام سے خصوصی خطاب فرمایا جس میں طلباء کو اکابر علماء دیوبند کی سوانح حیات کے مطالعہ کرنے کا حکم فرمایا، نصیحتیں فرمائیں اور ناموس صحابہؓ واہلبیت کے لیے کام کرنے کا وعدہ لیا۔ ملتان کی انٹرنیشنل کانفرنس کے بارے میں کچھ ہدایات دیں۔ آپ کے خطاب کا اثر جو طلبا پر ہوا، اس کو شعر میں یوں تعبیر کر کے کہتا ہوں کہ

؎ عجب تاثیر تیرے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

گرمی کی شدت اور وقت کی قلت کے باوجود آپ تمام احباب سے خندہ پیشانی اور مشفقانہ انداز میں مصافحہ فرما رہے تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ کے قطرے شبنم کی طرح چمک رہے تھے میرے مرشد نے عظمت صحابہ کرامؓ کی خاطر سالہا سال قید وبند کی صعوبتیں جھیلیں۔

Scanned with CamScanner

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

''جو کوئی میرے ولی سے عدوات رکھے تو میں اس سے اعلان جنگ سناتا ہوں''۔

انشاء اللہ یہ ظالم لوگ جنہوں نے میرے قائد محترم کو گولیوں کا نشانہ بنایا اپنا انجام ضرور دیکھیں گے جن کی اس سفاکانہ اور ظالمانہ حرکت نے ملت اسلامیہ کو ایک عظیم مجاہد اور عالم باعمل اور پیارے قائد سے محروم کر دیا جس سے مذہبی وتحریکی حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔

ازل سے رچ گئی ہے سربلندی میری فطرت ہے
مجھے بس کٹ جانا آتا ہے جھک جانا نہیں آتا

جان اپنی نثار کر ڈالی عشق والوں کے حوصلو دیکھو
ہیں رواں ہوئے جنت الفردوس' پھر شہیدوں کے قافلے دیکھو

جامعہ محمودیہ جھنگ میں آپ کے عاشقوں کا جمغفیر تھا۔ایک سکتے کی کیفیت تھی جو آپ کے اہل محبت پر چھائی ہوئی تھی۔سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں پر اپنے جرنیل کے اٹھ جانے کی وجہ سے ایک احساس محرومی تھا جو قلبی سکون کو دیمک کی طرح چاٹ رہا تھا۔ادھر جامعہ کی جامع مسجد کے تہہ خانہ بلاک عائشہ میں حضرت حیدری کی صدارت میں تمام مرکزی قائدین جمع تھے ہر قسم کے پھول نظر آرہے تھے مگر ایک خاص قسم کا پھول میرا جرنیل میرا پیارا قائد ومرشد نظر نہیں آرہا تھا۔وہ کیسے نظر آتا..... وہ تو اپنے جسم پر سوا سو سے زائد زخم' تیس سے زائد گولیاں کھا کر رب لم یزل کے پاس اجر لینے چلا گیا' وہ تو اماں جی کے پاس چلا گیا اب یہاں واپس نہیں آئے گا۔اس لیے میرے بھائیو! صبر کرو اللہ تعالیٰ مولانا کی قبر کو جنت کا باغ بنائے اور آخرت میں ان کے درجات کو بلند فرمائے۔اور ہم سب کو ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وہ عظیم رہنما کہاں چھپ گیا

حافظ عابد معاویہ اوکاڑہ

وہ ہستی جسے دنیا امام احمد بن حنبلؒ کا ثانی کہنے پر مجبور ہوگئی' جسے دنیا صحابہ کرامؓ کے دیوانے پروانے مستانے کے نام سے یاد کرتی ہے' جسے پارلیمنٹ کی دیواریں سلام کرنے کیلئے ترستی نظر آتی ہیں' جسے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسے بزرگ نے خلافت دینے کیلئے سعادت سمجھ کر پیشکش کردی' جسے حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم جیسے اولیاء اللہ اپنی دعاؤں کیساتھ اپنے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے روانہ کرتے تھے' جسے حضرت درخواستیؒ کے جاں نشین اپنے سر کا تاج سمجھتے تھے' جسے قاضی مظہر حسین صاحب' مفتی رشید احمدؒ اور سرفراز احمد صفدر دامت برکاتہم' مولانا رفیع عثمانی دامت برکاتہم' سید نفیس الحسینی شاہ دامت برکاتہم بیٹا کہنے پر فخر محسوس کرتے تھے۔وہ ہستی جس کے دیوانے لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔وہ ہستی جسے دیکھنے کیلئے کروڑوں آنکھیں ترستی تھیں۔وہی آج برستی نظر آتی ہیں۔وہ ہستی جس کو حکمران دیکھ کر بوکھلا جایا کرتے تھے۔وہ ہستی جس کے نام کی وجہ سے کفر لرزتا

Scanned with CamScanner

تھا۔ وہ ہستی جسے زخموں سے چورو چور کیا گیا' وہ ہستی جس کے جسم پر وقت کے فرعونوں اور چنگیزوں نے ہر ظلم آزمالیا۔ وہ ہستی جو جبل استقامت کا مصداق تھی۔ وہ ہستی جو دشمن کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کیا کرتی تھی۔ جس وقت ان پر سرگودھا میں حملہ ہوا بندہ نادان تھا لیکن اس سورج کی کرنیں پوری دنیا میں پھیل چکی تھی۔ دل میں ہوک اٹھی کہ کبھی ایسے مرد قلندر کی زیارت بھی نصیب ہوگی۔ ان کی زیارت ہر حال میں کرنی ہے آخر اللہ نے ان کو جلسہ کی غرض سے ضلع مظفر گڑھ چوک کرم داد قریشی میں آنے کی توفیق دی۔ بندہ جذبات لیے ہوئے اپنی انتھک محنت کر کے جلسہ گاہ پہنچنے میں کامیاب ہوگیا' کافی دیر انتظار کیا۔ نماز عصر کے قریب اسٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ حضرت کا فون آیا ہے اور انہوں نے ہر حال میں جلسہ گاہ پہنچنے کا وعدہ کیا ہے۔ میرے دائیں بائیں بیٹھے لوگ اٹھ کر چلے گئے کہ حضرت کا آنا مشکل ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آدھا پنڈال خالی ہوگیا۔ بندہ پریشان ہوتا چلا گیا کہ اتنی محنت کے باوجود امی عائشہؓ کے روحانی بیٹے کو نہ دیکھ سکے گا۔ تھوڑی ہی دیر بعد گرد اٹھتی نظر آئی اور ہوا میں یہ نعرہ بلند ہوا "سنیوں کا وزیر اعظم" ....."طارق اعظم طارق اعظم" ایک لمحے بعد ایک آدمی سفید لباس میں ملبوس نورانی چہرہ آنکھوں پر خوبصورت چشمہ سفید رنگ کی واسکٹ' ہاتھ میں خاکی رنگ کا چھوٹا رومال' سر پر کالی پگڑی' سفید لکیروں والا پاؤں میں کھسہ پہنے ہوئے اسٹیج پر جلوہ افروز ہو کر چار زانوں ہو کر بیٹھ گئے ہماری بلکہ پورے پنڈال کی خوشی کی انتہا نہ رہی جو پنڈال تھوڑی دیر پہلے آدھا تھا اب کھچا کھچ بھرا ہوا تھا طاہر جھنگوی نے اٹھ کر نظم پیش کی۔

ے جہدے ہتھ وچ موت حیاتی اے
اس مالک جان بچائی ہے

اس کے بعد مسلمانوں کے بے تاج بادشاہ سرمایہ اہلسنت' شہزادہ پارلیمنٹ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اپنا خطاب شروع کیا۔ ایک ایک لفظ کو موتیوں کی طرح ہار میں پروتے چلے گئے۔ آپ نے ایک بات یہ کہی کہ رات دو گھنٹے مسلسل فائرنگ ہوتی رہی الحمدللہ میرے تمام ساتھی اللہ کی مہربانی سے محفوظ رہے۔ کچھ نئے آدمی میرے ساتھ رفیق سفر تھے جنہوں نے چلنے سے معذرت کر لی کہ یہ آپ کا کام ہے آپ ہی کر سکتے ہیں۔ یہ الفاظ کہہ کر اپنے خطاب کو جب اختتام پذیر کیا تو مغرب کی نماز میں بیس منٹ باقی تھے نماز مغرب کے فوراً بعد اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے لیکن اپنی کرنیں لوگوں کے دلوں میں اتار گئے تھے اپنی تڑپ کا کنکشن لوگوں کے دلوں میں فٹ کر گئے تھے بعد میں ہر جگہ جلسہ سننا مجبوری بن گیا تھا لیکن روزانہ جلسے نہ سن پانے کی وجہ سے روزانہ اخباروں میں مولانا اعظم طارقؒ کا نام ڈھونڈتے تھے۔ چلو ان کی خیریت ہی معلوم ہو جائے پھر آخری یادوں میں پندرہ ستمبر 2003 کو جامعہ دارالعلوم کبیر والا میں اختتام بخاری شریف کے موقع پر بندہ اپنے چھوٹے بھائی کی اختتام بخاری میں شریک ہوا تو دستار پہننے کے بعد میں نے بھائی کو دو مبارکبادیں دیں ایک عالم بننے کی اور دوسری جرنیل العصر جبل استقامت مولانا محمد اعظم طارق کے ہاتھ سے دستار کی۔ اس پروگرام کے پانچ دن بعد اوکاڑہ میں تشریف لائے وہاں بھی اختتام بخاری شریف کی تقریب تھی صرف پچیس منٹ خطاب کرنے کے بعد اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ میں ملتان اپنے دوست کے پاس گیا ہوا تھا رات کے نو بجے کا ٹائم تھا میرے دوست ایک دوکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ مولانا اعظم طارق صاحبؒ شہید ہوگئے

Scanned with CamScanner

گیارھواں باب

خراجِ تحسین

اور

تعزیتی

پیغامات

Scanned with CamScanner

اعظم طارق بچھڑ گئے

اِک دے کر ہم کو فکر گئے اعظم طارق بچھڑ گئے
اِک خوشبو بن کر بکھر گئے اعظم طارق بچھڑ گئے

وہ شیر دلیر سپاہی تھے
منزل کے ان تھک راہی تھے
ان کے مضبوطی عزائم کی
اُن کے کردار ہی گواہی تھے

اِک دے کر ہم کو فکر گئے اعظم طارق بچھڑ گئے

اصحاب نبی سب تارے ہیں
اللہ کو بہت پیارے ہیں
قرآن میں رضی اللہ عنہم
حق نے کلمات اُتارے ہیں

اِک دے کر ہم کو فکر گئے اعظم طارق بچھڑ گئے

صحابہؓ سے یاری رکھنا
یہ مشن سدا جاری رکھنا
انکے دشمن کی نسبت تم
پلہ اپنا بھاری رکھنا

اِک دے کر ہم کو فکر گئے اعظم طارق بچھڑ گئے

نہ فرقوں میں تم بٹ جانا
باطل کے آگے ڈٹ جانا
ازواج نبی کی حُرمت پر
کٹنا بھی پڑے تو کٹ جانا

اِک دے کر ہم کو فکر گئے اعظم طارق بچھڑ گئے
اک خوشبو بن کر بکھر گئے اعظم طارق بچھڑ گئے

محمد ریاض تبسم

Scanned with CamScanner

مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کا صدمہ

مولانا اعظم طارقؒ کی شہادت کی خبر سن کر میری حالت اس طرح تھی کہ نہ تو بول سکتا تھا اور نہ ہی قلم چلا سکتا تھا نہ ہی پڑھ سکتا تھا تو ساتھیوں نے مجھے تسلی دینا شروع کر دی کوئی غم والی بات نہیں ہے کیونکہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے نبیوں صحابہؓ شہداء کی صفوں میں اپنا نام لکھوا دیا ہے وہ تو سرفراز ہو گئے ہیں لیکن مجھے کوئی بات سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی ایک ہمارے محسن پریشان دیکھ کر مجھے کہنے لگے۔ سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ کے ستر ٹکڑے ہوئے تو سمیہؓ کو اونٹوں سے چیر دیا گیا حضرت زینبؓ کی آنکھیں نکال دیں سب نے کہا صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ ہمیں ان جیسے اور بزرگ دے گا اور ان اللہ مع الصابرین آیت بھی پڑھ دی اب میری جان میں جان آئی اور بے ساختہ یہ جملے نکلے کہ مولانا اعظم طارقؒ نے بھی جدا ہونا تھا۔ کاش! مولانا اعظم طارق شہیدؒ کچھ عرصہ اور زندہ رہتے ہم قومی اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری کی بہاریں دیکھ سکتے۔

ابو عمار محمد فتح اللہ عباد معلم جامعہ عثمانیہ رحیم یار خان

لاکھ بہاریں آئیں

مجھے اپنے محبوب قائد مولانا محمد اعظم طارق شہید کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ میرا وہ عظیم جرنیل دیکھنے کو تو ایک جسم تھا۔ درحقیقت ایک کائنات تھا دیکھنے کو فرد تھا مگر پوری جماعت کی مانند تھا۔ کئی بار اپنے محبوب قائد کے ساتھ سٹیجوں کے اوپر دعوت خطاب کا موقع ملا اور کئی محفلوں میں ایک ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا آج اس کے چلے جانے کے بعد اس کی یاد خون کے آنسو رلاتی ہے۔ کارکن اپنے آپ کو لاوارث سمجھنے لگا ہے۔ پہلے کوئی پریشانی کوئی مصیبت آن پڑتی تو فوراً دل کو تسلی دیتے کہ مولانا موجود ہیں ان سے کہیں گے وہ اس پریشانی کا مداوا کر دیں گے۔ ظاہری طور پر تو وہ جھنگ شہر کا M-N-A تھا لیکن حقیقت میں وہ پورے پاکستان کا ایم این اے سمجھا جاتا تھا۔ کوئی بھی شخص کام کروانے کے لئے آتا انکار نہیں کیا۔ وہ تو جینے ہی اوروں کے لئے آیا تھا اپنا کبھی نہ سوچا' بچوں کے مستقبل کے لئے کچھ نہ کیا اسی لئے تو کسی نے کہا

؎ خاک ہی جینا اپنے ہی لئے ہو
خود مٹ کر کسی اور کو مٹنے سے بنا لے

ایک مرتبہ میرے دوست مولانا عبداللہ طارق کو کوئی کام تھا ہم مغرب کے بعد گئے تو مولانا تو کہیں گئے ہوئے تھے رات کو کافی لیٹ آئے لوگوں کا بڑا رش تھا یونہی مولانا اپنے دفتر میں بیٹھے لوگ اندر جمع ہو گئے میں اور مولانا عبداللہ ہم بھی اندر چلے گئے مجھے دیکھا تو فرمانے لگے بھائی آئے ہو میں فوراً اٹھ کر مولانا کے پاس چلا گیا پوچھا کس کو فون کرنا ہے تو انہوں نے بتایا فوراً فون ملایا وہ نہ ملا اصل میں وہ دفتر بند تھا صبح کو کھلنا تھا کہنے لگے آپ رات یہاں گزاریں صبح کو میں فون کر دونگا۔ اگر رقعہ لکھوانا ہے تو وہ بھی لکھ دوں گا صبح کو فون کیا پھر رقعہ لکھ کر دیا بعد میں میرے دوست نے بتایا کہ وہ کام ہو گیا تھا۔ وہ آج بھی مولانا کا نام

Scanned with CamScanner

سن کر یاد کرتے ہیں۔ راقم الحروف کی گناہ گار آنکھوں نے یہ بھی منظر دیکھا کہ رات کے دو بج رہے ہیں' میرا قائد لوگوں کے مسائل سن رہا ہے نہ آرام کی فکر نہ گھر والوں کی'

؎ خدا کی قسم یاد آیا کروں گا
کہا کرو گے وہ جان محفل کہاں ہے

چوہدری بشیر احمد ٹھیکیدار، چوک سرور شہید مظفر گڑھ

گلشن جھنگوی

جرنیل محترم کی شہادت کی خبر نے قلب وجگر کو پارہ پارہ کر دیا آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابلنے لگے۔ یتیم اور شہداء اکرام کی وارث جماعت کا شہزادہ اپنی جماعت کو ایک بار پھر یتیم کر گیا۔ ملت اسلامیہ کے عظیم سپاہیو! قربانیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ قائد محترم رحمہ اللہ کی شہادت نے عالم اسلام کو یتیم کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

؎ یارب تو خود ہی حفاظت کر گلشن جھنگوی کے پھولوں کی
تو تو جانتا ہے کہ یہ پھول صحرا میں بھی مرجھا یا نہیں کرتے

(ہمشیرہ اسد امتیاز۔ تخت محل ضلع منڈی بہاؤالدین)

مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے کفر کے سامنے کبھی سر نہیں جھکایا بلکہ اپنا خون دے کر سنہری حرفوں میں صحابہؓ کے غلاموں میں اپنا نام لکھا کر صحابہ کرامؓ کے قدموں میں پہنچ گئے ہیں میں ملت اسلامیہ ٹنڈو آدم کی طرف سے مولانا اعظم طارق کی شہادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (ابو اسامہ یعقوب حیدری ٹنڈو آدم سندھ)

جبل استقامت' جرنیل ملت اسلامیہ' حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بھائی ممتاز شہیدؒ بھائی اصغر ندیم شہید' بھائی عثمان اور قاری ضیاء الرحمٰن شہیدؒ کی شہادت امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ قائد ملت اسلامیہ جبل استقامت علامہ محمد اعظم طارق اور دیگر چاروں شہداء کی روحوں سے وعدہ کرتے ہیں انشاء اللہ ہم شہداء کے مشن کو زندہ رکھتے ہوئے بانی سپاہ صحابہ علامہ جھنگوی شہید' جرنیل اوّل مولانا ایثار القاسمی' مورخ اسلام مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی' علامہ اعظم طارق کی طرح اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دینگے۔ مشن کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائیں گے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کے عزیز واقارب اور کارکنان ملت اسلامیہ کو صبر جمیل عطا فرمائے' اسیران ناموس صحابہؓ کو رہائی نصیب عطا فرمائے' شہداء کی شہادتوں کو قبول فرمائے اور جنت میں صحابہؓ کا قرب نصیب عطا فرمائے (آمین)۔ (کارکنان ملت اسلامیہ ملکاں ایبٹ آباد۔ محمد عمر عباسی عرف حیدری' عادل عباسی' ماجد عباسی' اشتیاق عباسی' حافظ شکیل لئی' حافظ انور لئی' حافظ قیصر لئی' قاری ریاض عباسی شول درہ عبدالعزیز بالا کوٹی'

Scanned with CamScanner

حافظ راجہ بابر حسین موضع بسیاہ' ملک شفاعت عباسی' ملک سرخاب عباسی)۔

☆جرنیل محترم کو اللہ تعالیٰ نے وہ صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں کہ حضرت نے جس میدان میں قدم رکھا حیرت انگیز نتائج پائی۔ جرنیل کے منصب پر اتنے کامیاب ہوئے کہ بقول حضرت فاروقی شہید کہ شیعہ کے حلق میں اٹک کر رہ گئے۔ یہ حضرت ہی کی ذات تھی کہ سوا سال عوام سے ربطہ منقطع ہونے کے باوجود عوام نے انہیں اپنا نمائندہ منتخب کیا۔ جرنیل محترم کی روپوشی بھی حیرت انگیز ہے کہ چار ماہ پنجاب میں روپوش رہے۔ پوری حکومت حتیٰ کہ امریکی ایجنسیاں تھک ہار کر رہ گئیں مگر کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ میرے قائد پر 14 قاتلانہ حملے ہوئے کمال کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی عطا کی اگر چہ بموں کے ٹکڑے اور گولیاں جسم کے اندر تھیں۔ جیل کی زندگی کے متعلق حضرت خود فرماتے تھے کہ شاید پاکستان کی تاریخ میں دین کیلئے کسی لیڈر نے مجھ سے زیادہ جیل نہ کاٹی ہو۔ حتیٰ کہ کئی عیدیں جیل میں گزر گئیں۔ تین مرتبہ بھوک ہڑتال کی اور آخری مرتبہ کمال کر دی کہ مولانا کے سخت مخالف بھی پکار اٹھے کہ یہ کسی ولی اللہ کا کام ہی ہو سکتا ہے۔ حضرت کا وصف بہادری بھی نمایاں تھا جس کو حق پر سمجھتے انکی اعلانیہ حمایت کرتے اگر چہ پوری دنیا ہی مخالف ہو جس کو غلط سمجھتے اعلانیہ دشمنی کرتے اگر چہ پوری دنیا انکی حامی ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت کو اللہ نے شہادت کا مقام بھی نرالا عطا فرمایا۔ (محمد قاسم۔ جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی)

☆امیر عزیمت شیر اسلام بانی کالعدم سپاہ صحابہؓ علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ، جرنیل ملت اسلامیہ قاری قرآن حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ جانشین امیر عزیمت مورخ اسلام علامہ ابو ریحان' مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ، جرنیل سپاہ صحابہ قصوری ایثار القاسمی شہیدؒ، لالکار جھنگوی شہید جبل استقامت یادگار اسلاف شہید ناموس صحابہؓ ابو معاویہ حافظ القرآن حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اور قافلہ حق کے دیگر تمام شہداء کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ انکے مقدس مشن کی تکمیل کیلئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ انشاء اللہ

حق بات کا ہر حال میں اظہار کریں گے
منبر نہ ہوگا تو سردار کریں گے

(حافظ سلمان احمد' حافظ نصیر احمد۔ یونٹ عثمان و معاویہ گلزار کالونی دیپالپور اوکاڑہ)

حق وصداقت کے راہی

عالی مقام مجاہدو! اور استقامت کے پہاڑوں میں سے ایک مرد قلندر مجاہد اعظم مرد آہن اسیر و شہید ناموس صحابہ محرک شریعت بل حضرت مولانا حافظ محمد اعظم طارق شہید بھی ہیں جنہوں نے ناموس اصحاب رسولؐ کی خاطر نصف زندگی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے ظالم حکمرانوں کے ظلم سہہ کر بھی اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ (محمد عبداللہ سالک فیصل آباد)

Scanned with CamScanner

سنی قوم یتیم

☆ جرنیل ملت اسلامیہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ پوری قوم کو یتیم کر گئے ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سنی قوم کے ہر بچے کو مولانا اعظم طارقؒ کا حقیقی اور سچا دیوانہ بنائے رب کائنات سے دعا ہے کہ ان کے درجات کو مزید بلند فرمائیں (آمین) (عبدالغفار غفاری (تلہ گنگ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید کے خون سے ضرور انقلاب آئے گا ان کے پاکیزہ خون سے ہزاروں اعظم طارق پیدا ہونگے۔ انشاء اللہ (سلطان جمیل آف (رائیونڈ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت نے میری زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا ہے اب میرا جینا مرنا ان کے مشن کے لئے ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائیں اور مجھے ان کے مشن پر استقامت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

(محمد اکرام برادر محمد عرفان فاروقی (گوجرانوالہ)

☆ جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے ساری زندگی جسے حق اور سچ سمجھا اسے بے دھڑک حکمرانوں کے سامنے بیان کر دیا اور کبھی بھی بزدلی سے کام نہیں لیا۔ (حافظ محمد نعیم سیالکوٹ متعلم جامعہ مدینۃ العلم)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید نے ساری زندگی سادگی اور عجز وانکساری سے گزار دی اور دنیا کے مذہبی اور سیاسی قائدین کے لئے اپنی زندگی کو نمونہ کے طور پر پیش کیا کہ سیاست اسی طرح بھی کی جاسکتی ہے آج اگرچہ وہ ہم میں موجود نہیں لیکن ان کا مشن موجود ہے انشاء اللہ اس مشن پر جدوجہد جاری رہے گی۔ (عبیداللہ شیخ محمد عابد جاوید آف جتوئی شہر)

☆ مولانا محمد اعظم طارق عصر حاضر کے عظیم قائد تھے۔ جس طرح تمام دینی جماعتوں میں محبوب جماعت سپاہ صحابہؓ ہے اسی طرح مولانا محمد اعظم طارق تمام علماء کرام میں محبوب عالم دین تھے۔ (حافظ محمد شہباز انور ٹوبہ ٹیک سنگھ)

☆ جبل استقامت شہید اعظم جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے اپنے بے مثال کردار سے سنیوں میں اپنی قیادت کا لوہا منوایا ہے۔ (شہزاد حسین سمندری)

☆ ہم شہید ناموس صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق، قاری ضیاء الرحمٰن، محمد ممتاز فوجی، محمد اسرار اور اصغر علی کی شہادت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ (امجد حسین معاویہ..... نور پور تھل خوشاب)

☆ ہم وکیل صحابہ ممبر قومی اسمبلی، شہید ناموس صحابہؓ و رسالتؐ جانشین جھنگوی سنیوں کا بادشاہ ہمارے دل کا تارا جرنیل سپاہ صحابہؓ رہبر منزل اور ابو معاویہ مولانا حضرت اعظم طارق شہید کی شہادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ (آمین) (امجد خان خاطر۔ ہنگو صوبہ سرحد)

☆ مولانا اعظم طارق شہید کی باتیں یاد آتی ہیں۔ رات کو روزانہ روتا ہوں، وہ ساتھ کھانا کھانا، مولانا کے ساتھ باتیں کرنا، مولانا کے ساتھ گاڑی میں سفر کرنا، مولانا کو پھولوں کا ہار پہنانا کون کون سی باتیں لکھوں۔ مولانا اعظم طارق شہید تیری عظمت کو

Scanned with CamScanner

لاکھوں سلام۔ (طارق۔علی احمد حیدری جھکڑ ضلع گھوٹکی سندھ)

☆ قائد کی جدائی کے زخم بہت گہرے ہیں۔عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے شہداء کے مشن کی خاطر جان کی بازی لگانے سے بھی گریز نہیں کریں گے اور ہم مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی جرأت بہادری' دلیری اور بے باکی کی داد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو اور تمام شہداء کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(قاری محمد نثار احمد فاروقی' قاری آفتاب معاویہ' قاری خلیل الرحمٰن قاری محمد اقبال خان شاردہ آزاد کشمیر

☆ ہم جرنیل سپاہ صحابہؓ جبل استقامت شہید ناموس اصحاب رسولؐ علامہ محمد اعظم طارقؒ کی شہادت کو سلام پیش کرتے ہیں۔(خالد حمید فاروق حیدر' حافظ نصر اللہ فانی' عبدالباسط ندیم' تونسہ شریف)

☆ قائد شہیدؒ کی جدائی ہمیں خون کے آنسو رلا گئی ان کی جدائی سے آج بھی آنکھیں اشکبار ہیں۔

؎ کتنی بے فیض سی رہ جاتی ہے دل کی ہستی
کتنے چپ چاپ چلے جاتے ہیں جانے والے

(عبدالباسط ندیم تونسہ شریف)

☆ شہید ناموس صحابہؓ مرد آہن' جبل استقامت' شہزادہ اہلسنت' مجسمہ جرأت و بہادری' عظیم قائد' جناب مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ حیرت انگیز کمالات کا مجموعہ تھے۔ہر طوفان کا دیدہ دلیری' جرأت و استقامت سے مقابلہ کرتے رہے' بالآخر اسی مشن حق کی خاطر کٹ گئے اور تاج شہادت پہن لیا۔تاریخ کے اوراق پلٹے تو پتہ چلا کہ مولانا اعظم طارق شہید جیسے نڈر بے باک بے لوث جبل استقامت شخصیت صدیوں بعد ہی پیدا ہوتی ہے ان کی پاکیزہ زندگی اور قربانیاں مشن پر چلنے والوں کیلئے سبق ہیں۔ان کی جماعتی زندگی ہو یا بزم یاراں پارلیمنٹ ہاؤس یا جیل خانہ آپ ہر جگہ ہر دلعزیز تھے۔(شمشاد علی معاویہ قصور)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ وقت کے مجدد بہت بڑے عالم دین اور نیک صالح انسان تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو فصاحت و بلاغت سے نوازا' مولانا اس وقت امام احمد بن حنبلؒ کے حقیقی وارث تھے۔اللہ تعالیٰ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم سے بھی نوازا تھا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مولانا محمد اعظم طارقؒ کی طرح مشن پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔"آمین" (قاری محمد طیب لاہور)

☆ اس دور میں جب حق کا نام بلند کرنے والوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر ختم کیا جا رہا تھا اس دور میں ایک مرد قلندر حق بات پر اس طرح ڈٹا ہوا تھا کہ انہیں وقت کا احمد بن حنبلؒ کہوں یا مجدد الف ثانیؒ۔مولانا اپنی بات پر اتنی صداقت رکھتے تھے کہ وقت کے جابر حکمران بھی آپکے سچے موقف کی تائید کیے بغیر نہ رہ سکے۔حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے مشن ناموس صحابہؓ پر اپنی جان قربان کر دی لیکن آنے والی نسلوں کو ایک بہترین سبق سکھا گئے اللہ ہمیں بھی ان جیسا حوصلہ عطا کر دے۔آمین!

(غلام رسول فاروقی لاہور)

Scanned with CamScanner

☆ شیعہ ایسا گروہ ہے کہ جس کی اسلام دشمنی ریشہ دوانیاں کسی ذی شعور انسان پر مخفی نہیں دین اسلام کا چودہ سو سالہ دور انکی دین دشمنی، نقص عہد غنڈہ گرد، ناپاک اور مکروہ سازشوں سے بھرا پڑا ہے تاریخ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کو اس فرقے سے جس قدر نقصان پہنچا ہے دوسرے مذاہب اس کے عشر عشر تک نہیں پہنچ سکتے، مار آستین بن کر اسلام اور مسلمانوں کی جڑیں کاٹتا رہا ہر دور میں علماء کرام اور مشائخ دین سے ان کا مقابلہ مختلف انداز میں کیا کسی نے تصنیف کی صورت میں کسی نے مناظرہ اور مباہلہ کی صورت میں کسی نے خطابت کی صورت میں مگر پندرویں صدی ہجری کے مجدد شہید ملت امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے جس قدر اس باطل فرقے کا مقابلہ کیا دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے علامہ حق نواز نے اس کی بدمعاشیوں اور اسلام دشمنی کو چوکوں، چوراہوں، بازاروں اور محلوں میں ننگا کر کے دکھایا اور اپنے علم کا فریضہ ادا کر دیا اور اسی طرح آپ کے بعد آنے والے آپ کے رفقاء مولانا ضیاالرحمٰن فاروقیؒ، مولانا ایثار القاسمیؒ اور اس کے بعد مولانا محمد اعظم طارق آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو دین کی اشاعت عظمت صحابہ کے تحفظ کیلئے وقف کر دیا تھا صبر و استقلال کے اس پہاڑ کو ظالم اور جابر حکومت اور دشمنان اصحاب رسولؐ نے راستے سے ہٹانے کی ہر کوشش کی لیکن ان کو سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ حاصل نہ ہو سکا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت شاہ ولی اللہ کی سوچ اور فکر، مجدد الف ثانی کا تدبر، قاسم نانوتوی کا صبر و استقلال، شیخ الہند کی دانائی و حکمت، حسین احمد مدنی کی جرأت اور عطا اللہ شاہ بخاری کی خطابت عطا فرمائی تھی۔ خوف نام کی چیز آپ کے پاس سے نہیں گزری تھی جیلیں کاٹیں ماریں کھائیں زخمی ہوئے مگر مشن جھنگوی سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے ہم ایسے تمام شہید قائدین اور کارکنان کو سلام پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے دل سے وعدہ کرتے ہیں کہ جب تک جان میں جان ہے ہم مشن جھنگوی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے (انشاء اللہ) ہم اپنے قائدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تن من دھن کی بازی لگانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ (محمد اکرم عثمانی لاہور)

☆ جب فحاشی، عریانی اور ظلم و ستم عروج پر تھی اور جب بڑے بڑے علماء نے ارباب جاہ و حشمت کے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں تو قوم مایوسی کا شکار ہو گئی لیکن حضرت مولانا اعظم طارق نے پس زندان حق گوئی اور تحفظ ناموس صحابہ کی پاداش میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے حضرت مولانا حق نواز جھنگوی اور دیگر قائدین کے ساتھ اپنے کیے ہوئے وعدہ پر استقامت دکھائی اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے مشن پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

؎ فرصت مل جاتی مجھے اگر اس غم سے
تو میں داغ جدائی دکھاتا زمانے کو

(شیخ محمد اکمل لاہور)

☆ مولانا اعظم طارق شہیدؒ ایک نڈر، انتھک مجاہد، بے باک خطیب، بے مثال مصنف اور زبان کے بادشاہ وکیل اصحاب رسولؐ ترجمان اہلسنت عالم ربانی فاضل یزدانی اور قحط الرجال کے اس دور میں امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ تھے توحید باری تعالیٰ سیرت،

Scanned with CamScanner

رسول اصلاح معاشرہ کے تعمیری موضوعات کے علاوہ رفض وسبائیت جدید وقدیم قادیانیت' عیسائیت و دھریت کے عقائد باطلہ کے خلاف ایسا مدلل خطاب کرتے تھے کہ باطل کے ایوانوں میں زلزلہ آ جاتا تھا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اپنے اسلاف کی تاریخ کو دہرایا ہے ان میں مولانا غلام غوث ہزاروی کا تقویٰ اور مولانا عطا اللہ شاہ بخاری کا جلال و جوش اور مولانا حق نواز کی استقامت اور کفار پہ سختی' علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کا تنظیمی انداز مولانا شہیدؒ کے اقوال' افعال' اعمال وکردار سے عیاں ہوتا تھا

؎ پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

مولانا شہید کے خون کا ایک ایک قطرہ ہمارے لیے رہنمائے انقلاب ہے۔

؎ تیرے خون کا قطرہ قطرہ رہنمائے انقلاب
تیرے مرقد سے اٹھیں گے زندگی کے آفتاب

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے ان کی زندگی میں عہد کیا تھا اور آج بھی تجدید عہد کرتے ہیں کہ گستاخ اصحاب رسول کیلئے جب تک پاکستان کے آئین مین قانون نہیں بن جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

؎ جو تجھ سے عہد وفا استوار رکھتے ہیں
علاج گردش لیل ونہار رکھتے ہیں

(مولانا رحمت اللہ تونسوی لاہور)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا قیمتی خون ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائے گا اور ان کے خون کی سرخی سے کفر اور رفض کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی۔ کوئی چاند ٹوٹے یا دل خلسے یا زمین کس جگہ سے ابل پڑے ایسی صورتحال میں ہمیں حادثات کا ڈر نہیں۔ (محمد منیر احمد فاروقی لاہور)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ وقت کے ولی کامل کروڑوں سنیوں کے دلوں کی دھڑکن کفر کے لیے سیف بے نیام اور اپنوں کے لیے انتہائی نرم گوشہ رکھنے والے تھے۔ مولانا شہید مشن جھنگوی شہیدؒ سے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتے ۔مولانا میدان کے عظیم مجاہد تھے جو بات کرتے اسے پورا کر کے دکھاتے۔ حق گوئی میں حضرت اپنی مثال آپ تھے۔ ساری زندگی حضرت نے حق بات ڈنکے کی چوٹ کہی اس جرم میں حضرت کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنا دیں گئیں جیلوں میں نظر بند کر دیا گیا لیکن اس مرد قلندر نے حق کو پھر بھی نہیں چھوڑا تھا۔ حضرت شہید امام احمد ابن حنبلؒ کی تصویر تھے اپنا موقف انہوں نے قرآن وسنت کے روشنی میں بیان کیا اور اس پر ڈٹ گئے۔ مولانا شہیدؒ اپنی بات کو منوانے کی صلاحیت رکھتے تھے قوۃ فیصلہ بھی بہت زیادہ تھا قائدانہ صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں اور طرز خطابت بھی ان کا منفرد تھا جہاں جاتے اپنا آپ منوا لیتے تھے۔

مولانا شہیدؒ نے ساری زندگی جرأت اور بہادری کے ساتھ صحابہ کرامؓ کا دفاع کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ مولانا شہید کو کروٹ

Scanned with CamScanner

کروت جنت نصیب فرمائے اور مجھ سمیت تمام کارکنوں کو اللہ مولانا شہیدؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین ثم آمین!
(مولانا احمد فاروقی لاہور)

☆ جرنیل محترم جبل استقامت علماء دیوبند کے عظیم ہیرو اسلامی انقلاب کیلئے محرک حضرت مولانا محمد اعظم طارق کو عظیم شہادت جیسی نعمت ملنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر حضرات صحابہ کرامؓ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جھنگوی شہید اور دیگر قائدین کے سامنے سرخرو ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد اعظم طارق اور دیگر شہداء سپاہ صحابہؓ کے پاکیزہ خون سے ان شاء اللہ بہت جلد انقلاب آئے گا۔

زمانہ اب بھی معترف ہے ہماری استقامت کا
نہ ہم نے مشن چھوڑا نہ ہم نے رہنما بدلا

(حافظ نیاز حسین فاروقی۔ بستی فاروق آباد کبیر والا)

☆ میرے بھائی نے آ کر مجھے بتایا کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو کر دیا گیا ہے۔ میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ میں سوچنے لگا کہ ابھی جھنگوی و فاروقی کی جدائی کے زخم تازہ ہیں اور اب جبل استقامت بھی چل بسا۔ وہ تو جھنگوی شہیدؒ کا نمونہ تھا ان کو دیکھ کر دل کو ڈھارس ملتی تھی۔ ہمارے قائد ایک ایک کر کے ہمیں چھوڑ کر منزل آخرت کی طرف سدھار رہے ہیں۔

گو اب جھنگویؒ و فاروقیؒ اور اعظم طارقؒ جیسے قائد پیدا ہونا محال ہیں۔ چہار جانب کفر و الحاد کی آندھیاں چل رہی ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی ذات چاہے تو ہمیں کوئی برگزیدہ قائد عطا ہو سکتا ہے۔ میرے ہمسفر ہم مشن ساتھیو! تازہ ولولوں کے ساتھ آیئے اور آگے بڑھیئے۔ مشن تکمیل کیلئے اپنی توانائیاں صرف کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمانے والے ہیں۔ (حافظ سلمان احمد، دیپالپور)

☆ حضرت مولانا اعظم طارقؒ ایک نابغہ روزگار شخصیت تھی۔ حضرت شہیدؒ ان جلیل القدر مجاہدوں اور اولوالعزم انسانوں میں سے ہیں جو اپنی اس چند روزہ زندگی میں دین اسلام کی بقاء اور اس کے تحفظ کیلئے اپنے آپکو وقف کرتے ہوئے مصائب و آلام کی وادیوں کو عبور کر کے کفر کو نیست نابود کر دیتے ہیں اور بالآخر شہادت کا تاج پہن کر جنت کو اپنا ٹھکانا اور مسکن بنا لیتے ہیں۔ اور بعد میں آنے والے انسان ان شہداء کے مقدس خون کی معطر خوشبو اور فکر و نظر کی روشنی میں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی منزل کو پا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جرنیل محترم کو بہت سی خصوصیات سے نوازا تھا اعلیٰ کردار و اخلاق کے مالک تھے۔ ہمت و استقلال کے پہاڑ تھے اور جو بات حق ہوتی، اس کا اظہار برملا فرماتے۔ جرنیل ملت اسلامیہ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے وقت کے ظالم جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ (مولانا محمد عثمان، شکر درہ اٹک)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید نمبر شائع کرنے پر ادارہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں میری طرف سے چند الفاظ قائد محترم کے نام۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک عظیم قائد اور عظیم رہنما تھے۔ ان کی دینی خدمات کو تادیر یاد رکھا جائے گا

Scanned with CamScanner

۔شہادت کامیابی ہے اللہ پاک سے دعا ہے کہ مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں آمین! اور مولانا کی تمام کوششوں کو جو ناموس صحابہؓ کی خاطر تھیں اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری وساری رکھیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔آمین!

(عمر دین کبوہ' جھڈو ضلع میر پور خاص سندھ)

☆روح انقلاب' عظیم لیڈر' سرمایۂ اہلسنت' جرنیل ملت اسلامیہ' عظیم قائد' عظیم لیڈر' مجاہد اسلام' پیر طریقت' غازی اسلام' غازی حافظ' شہید' حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اسلام کے ممتاز عالم دین اور اور عظیم جرنیل تھے۔ان کی شہادت سے عالم اسلام ایک عظیم قائد ولیڈر سے محروم ہوگیا۔مسلمانوں کی قیادت امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور ان کے رفیق حضرت مولانا جرنیل اوّل سپاہ صحابہؓ پاکستان' مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ اور مورخ اسلام قائد محترم حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے حصہ میں آئی اور ان کے چلے جانے کے بعد مسلمانوں کے عظیم جرنیل عظیم لیڈر وقائد حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے حصہ میں آئی۔ان حضرات کے چلے جانے کے بعد اب اہل سنت والجماعت یتیم ہوچکی ہے۔اللہ پاک کوئی دیدہ ور پیدا فرمائے جو مسلمانوں کی پرخلوص قیادت سنبھالے اور جرنیل اسلام حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے درجات بلند فرمائے' حضرت جرنیل محترم ماشاء اللہ مجمع المحاسن تھے اخلاق اعلیٰ کردار تقریر اعلیٰ سیاست اعلیٰ حضرت کو خداوند کریم جنت میں بھی اعلیٰ رتبہ عطا فرمائے (آمین ثم آمین)۔

اپنی جان نذر کروں اپنی وفا پیش کروں
قوم کے مرد مجاہد تجھے کیا پیش کروں

جبر وظلم سے اسکو دبایا نہ جا سکا — دشمن سے وہ راہوار گرایا نہ جاسکا
اس کو حق کی رہ سے ہٹایا نہ جاسکا — وہ لاکھ کوششوں سے جھکایا نہ جاسکا
لاکھوں تھیں جس میں خوبیاں وہ قائد چلا گیا — سینوں کا ایک اور مجاہد چلا گیا

(محمد ایاز احمد مدنی خان پور)

☆دشمن شاید یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ علامہ اعظم طارق کو شہید کر کے شہداء کے خون سے ہاتھ رنگین کر کے وہ اس تحریک کو ختم کردے گا یہ اس کی بھول ہے ہم ان شاء اللہ اعظم طارق شہیدؒ کے مقدس مشن کے لیے دن رات کوشش کریں گے اور اسی میں ہمیں موت آئے گی۔مولانا اعظم طارقؒ کی جرأت' بہادری اور حق گوئی کی مثال نہیں ملتی۔گولیوں' بموں اور گرنیڈ حملوں کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے حق گوئی اور حق بیانی کرتے رہے ایسے انسان صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں ان کی المناک شہادت سے جو ملت اسلامیہ پاکستان کو نقصان ہوا ہے وہ شاید صدیوں بعد بھی پورا ہونیوالا نہیں۔(محمد سرفراز عباسی چڑالوی' چڑالہ آزاد کشمیر)

☆مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی خطابت صور اسرافیل کا کام کرتی تھی۔اس میں دم عیسیٰ کی تاثیر تھی۔مولانا بلاشبہ اسلام کے علمبردار' جراتوں کے نشان' ہمتوں کے پہاڑ' اپنوں کے لیے ابریشم اور بیگانوں کے لیے فولاد تھے۔ان کا سر صرف خدا کے

Scanned with CamScanner

سامنے جھکتا تھا۔ وہ جب وقت کے نمرودوں اور عصر حاضر کے فرعونوں اور نسل خمینی کو للکارتے تھے تو فضا تھرتھراتی تھی۔ جذبات شعلہ جوالہ بن جاتے تھے۔

؎ زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

یہ الفاظ مرد حق' مرد مجاہد' حق گو اور قلندر بے باک کی لسان آتش فشاں سے ابل ابل کر پوچھ رہے ہیں عوام سے' ارباب اقتدار سے' علماء اور طلباء سے' مشائخ اور گدی نشینوں سے کہ کیا تقدس صحابہؓ' ناموس صحابہؓ' دفاع صدیق اکبرؓ چادر عائشہؓ اور خون محمد ﷺ سے سینچے ہوئے گلشن کے ایک لاکھ چوبیس ہزار معصوم پودوں کی حفاظت کرنا جرم ہے؟ جنہوں نے خون کے نذرانے دے کر اسلام کے ابدی پیغام کو ہم تک پہنچایا ان کے ان لازوال احسانات کا ذکر جرم ہے۔ ان مقدس ہستیوں کے بارے میں قرآن کی بشارتوں کو لوگوں تک پہنچانا جرم ہے اگر نہیں تو پھر آپ خاموش کیوں ہیں؟ محشر اٹھا کیوں نہیں دیتے؟۔

(محمد سرفراز عباسی چڑالوی' چڑالہ آزاد کشمیر)

☆ جرنیل وقت امیر استقامت مجاہد اعظم وکیل صحابہ شیر اسلام حضرت مولانا علامہ محمد اعظم طارقؒ وہ عظیم آدمی تھے جس نے عظیم مشن پر جان قربان کی ہے اگر آپ بھی عظیم بننا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں وہ ہی کام کرنے ہونگے جو ہمارے قائد علامہ محمد اعظم طارق نے کیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ امیر استقامت مولانا محمد اعظم طارق شہید کو ایک مدبر' مفکر' مخلص رہنما اور باپ کی طرح شفیق پایا وہ ہر وقت مشن جھنگوی کی بات کرتے تھے۔

(عتیق الرحمٰن رحمانی' حافظ والہ شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ)

☆ قافلہ جھنگوی کا ایک اور سپہ سالار عظمت صحابہ کا پرچم تھامے ہوئے راہ حق میں قربان ہوگیا۔ تحریک جھنگوی کی ہر قیادت کو گولہ و بارود کا نشانہ بننا پڑا۔ مگر اپنے مقدس مشن کے حوالے سے ذرا سی لچک تک نہ آنے دی۔ جان کی پرواہ کیے بغیر گاؤں' گاؤں شہر' شہر عظمت صحابہ کا پرچار کرتے رہے۔ مولانا اعظم طارق کی شہادت کی اطلاع ملتے ہی پورا ملک رنج و غم میں ڈوب گیا۔ (طارق جمیل بہاروالی تونسہ شریف)

☆ جو مصائب سے بے پرواہ ہو کر شاہوں کے گریبانوں سے کھیلتا رہا آلام کی گھاٹیوں میں مسکراتا رہا۔ مصائب کی موجوں سے الجھتا رہا' کفر کو للکارتا رہا' ملت کا بکھرا شیرازہ جوڑتا رہا' جس نے عشرت کدوں کو خیر باد کہہ کر زندانوں کو آباد کیا۔ جس نے بلا خوف لومۃ لائم ہمیشہ سچی بات کہی۔ جس نے مشن کی تکمیل کیلئے سنگلاخ منزلیں طے کیں۔ جس نے مصائب کی آندھیوں میں صداقت کا چراغ جلایا۔ جو شعلوں میں کودا' آگ سے کھیلا' طوفانوں سے ٹکرایا' مخالفوں سے خائف ہوا اور مایوسیوں سے نہ گھبرایا۔ جس نے ظاہری طور پر سپر پاور سے ٹکر لی جس نے زمانے کی ہواؤں سے بغاوت کی۔ جس نے حق کی خاطر سر کٹانا پسند کیا۔ جس نے اصحاب رسولؐ کے ناموس کی خاطر اسلام آباد کی سڑکوں کو رنگین کیا' جس نے اپنی آواز سے بڑے بڑے ایوان

Scanned with CamScanner

ہلا دیئے۔ جس کی داستان حیات جہد وعمل' عزم وہمت' استقلال و پامردی اور توکل علی اللہ کی آئینہ دار تھی۔ جس کا کھلا ہوا رنگ' پُروقار چہرہ' مسکراہٹیں میں بکھیرتا ہوا انکساری میں ڈھلا ہوا انسان جانشین امیر عزیمت جبلِ استقامت' مرد آہن' سردار اہلسنت ممتاز عالم دین انقلاب کے شہسوار مفکر ومدبر' سرخیل کارواں' صداقت زعم' ملت کا خیرخواہ مسلم قوم کیلئے ریشم کفر کیلئے دیوار فولاد' شمشیر بے نیام گفتار کردار میں اللہ کی برہان' مبلغ قرآن حق کا ترجمان' علم کا قدردان' قائد ذیشان' ہر مجلس کی رونق ہر محفل کی جان ۔صاحب فراست' شرافت ومحبت کا پیکر' توحید وسنت کا علمبردار' کفر کے خلاف سراپا یلغار' سنیوں کی جان' عالم نوجوان' فخر پاکستان 'اہلسنت کا ترجمان' سنیوں کا وزیراعظم' دنیا جسے ''طارق اعظم.....طارق اعظم'' کے نام سے یاد کرتی ہے۔ آج وہ ہم سے جدا ہوگئے ہیں۔ (محمد شبیر احمد ہزاروی' مانسہرہ)

☆ انسان اپنی جدوجہد کا مکلف ہے نتیجہ انسان کے بس کی بات نہیں لیکن سنت اللہ یہی ہے کہ مخلصانہ محنت وجدوجہد کا نتیجہ ضرور نکلتا ہے۔ جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ناموس صحابہؓ کیلئے جدوجہد کرتے رہے حتی کہ اپنی جان بھی اس عظیم مشن کی خاطر قربان کردی۔ بلاشبہ مولانا محمد اعظم طارق ایک عظیم مشن کے پاسبان تھے۔ ہر وقت اسی جدوجہد میں لگے رہتے کہ ملک میں ایسا قانون منظور کرایا جائے جس سے دشمنان اصحاب رسول کو تبرا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ سچ ہے کہ یہ بات عام ہوگئی تھی کہ ''اعظم طارق'' نام ہی کافی ہے۔ پی ٹی وی پر ایک پروگرام ''میزبان'' میں اہل سنت اور شیعہ کے رہنماؤں کو ایک ساتھ بٹھانے کا پروگرام طے ہوا۔ مولانا اعظم طارق نے ہاں کردی لیکن ساجد نقوی نے انکار کردیا۔ بعد میں افتخار نقوی کا نام سامنے آیا مولانا نے فرمایا یہ لوگ ہمارے سامنے آنے سے کتراتے ہیں مجھے لگتا ہے کہ عین وقت پر یہ افتخار نقوی بھی انکار کردے گا اور مجھے سخت تکلیف کی حالت میں خواہ مخواہ سفر کی اذیت برداشت کرنا ہوگی۔

بالآخر سخت علیل ہونے کے باوجود آپ اسلام آباد پہنچ گئے۔ ادھر ٹی وی حکام نے فون پر افتخار نقوی سے رابطہ کیا کہ جلدی پہنچیں کیونکہ اعظم طارق صاحب پہنچ گئے ہیں۔ اور ٹی وی پر اشتہار بھی شروع کردیئے ہیں اس کو پوری قوم نے دیکھنا ہے اس نے جواب دیا کہ دس منٹ بعد سوچ کر بتاتے ہیں۔ دس منٹ بعد پھر فون کیا گیا تو افتخار نقوی نے جواب دیا کہ ہمارا فیصلہ ہوا کہ چونکہ مولانا اعظم طارق گستاخ امام زمانہ ہیں لہٰذا ہم اس کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔ پھر مولانا اعظم طارق نے یہ کہلوا بھیجا کہ امام مہدی کا گستاخ کون ہے؟ کے عنوان پر ہی بات کرلیتے ہیں پھر بھی سامنے نہ آئے تو مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے فرمایا کہ میں نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ یہ میدان چھوڑ کر بھاگ جانے والے لوگ ہیں۔

طوفان سے الجھنے سے کبھی ساحل نہیں آتا
جھوٹا ہو تو پھر سچ کے مقابل نہیں آتا
تاریخ زمانہ سے یہ ثابت ہے حقیقت
حق سامنے ہو تو کبھی باطل نہیں آتا

(ابوعمر قاری عبدالغفار' ماڈل کالونی کراچی)

Scanned with CamScanner

امت مسلمہ کیلئے عظیم سانحہ

مولانا اعظم

طارق شہید کو تو امی محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سپیشل لینے کیلئے تشریف لے آئیں اور ساتھ لے گئیں اور کروڑوں کارکنوں کو غم زدہ کر کے اپنے پیارے بیٹے کو لے گئیں ایسی خوش قسمتی پر عالم اسلام میں خوشی کی لہر ہے کہ ایسے بہت کم لوگ ہوتے ہیں مولانا شہید کو 17 اکتوبر کو اپنے پیارے قائد حضرت فاروقی شہیدؒ کے پہلو میں شہیدوں کی قطار میں سپرد خاک کر دیا گیا مولانا شہید عظیم ترین انسان ہونے کے ساتھ ملت اسلامیہ کے کارکنوں کا سایہ تھے۔

بے اثر ہو گئے سب حرف دعوا تیرے بعد
کیا کہیں دل کا جو احوال ہوا تیرے بعد
تو بھی دیکھے تو ذرا دیر کو پہچان نہ پائے
ایسی بدلی تیرے کوچے کی فضاء تیرے بعد
اور تو کیا کسی پیمان کی حفاظت کرتے
ہم سے اک خواب سنبھالا نہ گیا تیرے بعد
کیا عجب دن تھے کہ تیرے مقتل پر شہر بہ شہر
بین کرتی ہوئی پھرتی تھی ہوا تیرے بعد
تیرے قدموں کو جو منزل کا نشان جانتے تھے
بھول بیٹھے نقش کف پا تیرے بعد
اک طرف مہر دونیم اک طرف خواب دوئیم
جو نہ ہونا تھا وہ سب ہو کے رہا تیرے بعد

یاسر اقبال قاسمی قادر پوراں (ملتان)

مولانا اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ.....کون؟

مولانا اعظم طارقؒ نام ہے اس عظیم دینی رہنما کا جس نے تعلیم قرآن اور مکاتب قرآن کے ذریعہ مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی حقیقی اسپرٹ پہنچانے کا حق ادا کیا اور اپنے آپ کو قرآن کا صحیح عاشق و محب ثابت کر کے اس بات کا ثبوت دیا کہ قران سے محبت دنیا و آخرت کی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے اسی طرح بہت سے مواقع پر اسلام کے مٹنے والے شعائر کی از سر نو تعمیر کرنا شروع کی' مساجد کی تعمیرات' مدارس کا قیام' مکاتیب قرآن کا اہتمام اور لوگوں کو اس کی طرف راغب کرنا آپ کا خاصہ خاص رہا۔ شاعر نے ان کی اس داستان کو مختصر الفاظ میں یوں تعبیر کیا۔

Scanned with CamScanner

قوم کی زلف پریشان کو سنوارا تونے
ڈوب کر کشتی ملت کو ابھارا تونے

محمد شفیق، کراچی

عاشق رسول ﷺ

آج ہمارے قائد کو جدا ہوئے آٹھ ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور وہ جنت میں اپنے قائدین کے ہمراہ صدیقؓ و عمرؓ کی محفل میں بیٹھا ہوگا۔ اس کا سر فخر سے بلند ہوگا اور وہ تو اپنے مشن میں کامیاب ہوگیا مگر اس کے دشمن ساری زندگی غیض و غضب کی آگ میں جلتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

؎ اسلام کی دم توڑتی شریانوں میں ہر دم
دوڑایا ہے جو تو نے لہو زندہ رہے گا
ہر دور کی تاریخ دے گی یہی گواہی
دشمن تیرے مرجائیں گے تو زندہ رہے گا

حافظ محمد امیر معاویہ حویلی بہادر شاہ

اہل ہزارہ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

رپورٹ: عبدالخالق ارشد بالاکوٹی

شہید ناموس صحابہؓ جرنیل محترم کی شہادت پر ہزارہ کی عوام کے مذہبی و سیاسی راہنما' طلباء' وکلاء' تاجر اور مخلص وفادار جانباز جیالے کیا کہتے ہیں۔

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ملت اسلامیہ کے عظیم جرنیل تھے۔ حاجی غلام مصطفیٰ خان جدون صدر سرحد MIP

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اسلام کے بہادر سپوت تھے۔ ایک اعظم طارقؒ کے ہٹتے ہی سینکڑوں اعظم طارقؒ کے مشن کی تکمیل کیلئے سر کٹانے کو تیار ہیں۔ (مولانا سید غلام نبی شاہ جمعیت علماء اسلام مانسہرہ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ دلیر انسان تھے ان جیسے عظیم لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں ان کا کردار مشعل راہ ہے۔ اعظم طارقؒ کی زندگی جہد مسلسل کا نام ہے۔ (مولانا قاضی محمد اسرائیل گرنگی مانسہرہ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نڈر' اہل عزیمت اور عظیم راہنما تھے ان کی شہادت ملک کیلئے ناقابل تلافی نقصان ہے حکومت قاتلوں کو جلد گرفتار کرے۔ (مولانا عبدالمالک ممبر قومی اسمبلی مانسہرہ)

Scanned with CamScanner

☆ مولانا محمد اعظم طارق "معروف مذہبی لیڈر تھے ان کے قتل کی ذمہ دار حکومت ہے وزیر داخلہ سمیت حکومت مستعفی ہو جائے۔ ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث سرحد مولانا محمد عبداللہ' مولانا ابوبکر قریشی۔

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید" بے پناہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ان کی شہادت عظیم سانحہ ہے۔اختر نواز خان (JUP)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی ظالمانہ اور بے دردی سے شہید کیا گیا حکومت نااہل ہے۔قاضی گل رحمان نکیال JUI۔

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید" کی شہادت پاکستان میں کھلی دہشت گردی ہے حکومت اقتدار چھوڑ دے۔ علی افضل خان سابق وزیر اعلیٰ۔

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید" کی شہادت پوری قوم کیلئے سانحہ ہے۔نثار احمد خاکسار تحریک ایبٹ آباد۔

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید" کی شہادت سے لاکھوں مسلمانوں کے دل زخمی ہوئے ہیں شکیل اختر جدون جنرل سیکرٹری JUI۔

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہید" کی شہادت سے علمی حلقوں کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے ان کی دینی اور علمی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی مانسہرہ طارق شیرازی' مولانا عبدالمالک۔

☆ مولانا اعظم طارق شہید" کی شہادت ملک دشمن عناصر کی ملت اسلامیہ کے خلاف سازش ہے جو عظیم سانحہ ہے۔چیف آف کاغان سابق وزیر سینٹر سید مزمل شاہ۔

☆ مولانا اعظم طارق" کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا اللہ انکے مشن کی تکمیل فرمائے۔مفتی کفایت اللہ صدر متحدہ مجلس عمل مانسہرہ۔

☆ مولانا اعظم طارق شہید" کے قاتلوں کی گرفتاری پر 50 لاکھ روپے انعام کا اعلان تاریخی جلسے میں کرتا ہوں' اس عظیم قائد کا نعم البدل اللہ عطا کرے گا۔مولانا فقیر محمد ہزاروی ضلع بنگرام۔

☆ مولانا اعظم طارق" نے ساری زندگی ناموس صحابہؓ کی جنگ لڑی۔وہ باوفا انسان تھے۔سردار محمد یوسف مسلم لیگ (ق)۔

قاتل کون؟

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جہاں سے اہل حق کا شجرہ نسب شروع ہوتا ہے وہیں سے مصائب کا سلسلہ بھی شروع ہوتا ہے بایں ہمہ حق کے متوالے مصائب ومشکلات برداشت کرتے چلے آئے ہیں۔اسلام آباد کے اس عظیم المیہ نے ملت اسلامیہ کے اس عظیم سپوت کو ہم سے چھین لیا۔ایک بے باک' نڈر اور عظیم جرنیل سے محروم کر دیا۔اعظم طارق نے حق نواز جھنگوی کے دست راست حضرت مولانا ضیاء الرحمان فاروقی شہید" کی معیت میں کافی وقت گزارا اس لیے مسائل کے نشیب وفراز کو اچھی طرح جانتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے علامہ فاروقیؒ کی شہادت کے بعد جماعت کو وہ سپرٹ عطا کی جس کا احاطہ زیر قلم لانا میرے نیتے، تہی دامنوں کے لیے ناممکن ہے آخر میں حضرت کی یاد میں یہ رباعی عرض ہے۔

مولانا عبدالرؤف' خطیب جامع مسجد مہاجرین ساہیوال سرگودھا

Scanned with CamScanner

اعظم طارق خطیب بے مثال

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بے پناہ صلاحیتوں کے مالک تھے انکی خطابت سے ہر مسلک کا ہر فرد متاثر تھا میں نے مولانا کو بہت قریب سے دیکھا اور بہت غور سے سنا بات کرنے اور دلائل دینے میں اپنی مثال آپ تھے انکی شہادت ایک عظیم قومی سانحہ ہے جسکی تلافی صدیوں تک ممکن نہیں سب سے بڑی بات جو مولانا اعظم طارق کے اندر میں نے پائی وہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت تھی فریقین کی بات کو غور سے سنتے اور پھر نہایت عقل مندی سے اپنے دلائل پیش کر کے فیصلہ فرماتے میں نے مولانا اعظم طارق کی تقریر اصلاح معاشرہ جو کہ انہوں نے جھنگ میں فرمائی بار بار سنی اور میرے دل پر بہت زیادہ اثر ہوا اس تقریر میں مولانا فرماتے ہیں۔

"والدین کی خدمت کرنا نہایت سعادت مندی ہے جو بندہ اپنی ماں کی خدمت کرتا ہے اللہ پاک اسے نہایت رحمت و برکت سے نوازتا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے جو شخص اپنی ماں کی طرف نظر رحمت ڈالتا ہے اللہ اسے حج مبرور کا ثواب عطا فرماتے ہیں"۔

مولانا اک خطیب بے مثال بیباک لیڈر جرأت مند ایم این اے تھے۔ جب بھی انہیں آواز دی ہمیشہ اپنے ساتھ پایا بہت ہی عزت دینے والے عظیم انسان تھے میری دوستی ان سے اک عرصہ سے تھی۔ مسلک اہل حدیث کا ہر فرد انکی بہت عزت و احترام کیا کرتا تھا اور انکی جرأت مندانہ تقریروں کو بہت غور سے سنتے اعظم طارق نہایت با اخلاق اور ولیر لیڈر تھے انہوں نے اپنی جماعت کیلئے اور مشن صحابہؓ کیلئے بھرپور محنت کی رب العزت انکی اس عظیم محنت کو قبول فرمائے اور باقی تمام لیڈر حضرات کو انہیں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اعظم طارق واقعی خطیب تھے اسی طرح عظیم دوست تھے اللہ پاک انکے درجات بلند فرمائیں انہوں نے مجھے ہمیشہ چھوٹے بھائیوں کی طرح سمجھا اور ہمیشہ میری رہنمائی کی یہ انکی عظمت تھی۔

ضیاء الرحمٰن بٹ فیصل آباد

سپاہ صحابہؓ کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے

جرنیل محترم 1992ء میں فیصل آباد میں تشریف لائے اور عظیم الشان ویلکم انقلاب کانفرنس میں آپ نے خطاب کیا تو چنڈال میں بیٹھ کر قائد محترم کی پہلی دفعہ زیارت اسی سال سالانہ اجتماع رائیونڈ میں ہوئی اور حضرت سے ملاقات کی اور آخری ملاقات 26 ستمبر کو ہوئی۔

اللہ رب العزت نے جو کام اس دور میں سپاہ صحابہ کے قائدین سے لیا رسول اللہؐ کے زمانے میں یہ کام خود خدا نے کیا جب منافقین سے کہا گیا ایسا ایمان لے کر آؤ۔ جیسے ایمان صحابہ لائے ہیں تو منافقین نے نعوذ باللہ صحابہ کو بے وقوف کہا اس دور میں خدا کی سنت کو سپاہ صحابہؓ کے ہر قائد نے بڑے ہی خوب صورت انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا گویا اس جماعت کا ہر قائد اللہ کے طریقہ پر چلا ہے پھر ان میں حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے جو کام سرانجام دیئے ہیں وہ انہی کا خاصہ ہیں۔ جرنیل محترم نے ناموس صحابہؓ کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ان کو قلم کے ذریعہ سے اوراق پر نہیں لکھا جا سکتا اور آپ کی قربانیاں کسی سے

Scanned with CamScanner

پوشیدہ نہیں ہیں۔ مولانا نے حکومت کا ساتھ دے کر مشن اور نظریہ کا ہی پرچار کیا ہے اور اس جماعت کے مخصوص نعروں کو ایسے زور دار طریقہ سے بلند کیا ہے کہ دنیا حیران رہ گئی اور لوگوں نے حکومت کا ساتھ دیا اپنے مفادات کے لئے اور مولانا نے ساتھ دیا ہے صحابہؓ کے تحفظ کے لئے۔

ویسے تو مولانا کی ساری زندگی اہم ہے کہ مشکلات ومصائب کا سامنا کرتے ہوئے گزری۔ فیصل آباد میں پیغمبر انقلاب کانفرنس میں گولیوں کی بوچھاڑ میں تقریر کرنا اور یہ جملہ کہنا کہ کون کہتا ہے کہ مشکل وقت میں صحابہؓ نے پیغمبر کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ اگر آج گولیوں کی بارش میں صحابہؓ کے سپاہی جمے ہوئے ہیں آؤ اگر کسی نے دیکھنا ہو تو صحابہؓ کے سپاہیوں کو دیکھو جس طرح ان سپاہیوں نے میدان نہیں چھوڑا اسی طرح صحابہؓ نے بھی کبھی پیغمبر کا ساتھ نہیں چھوڑا اس واقعہ کے یہ الفاظ میرے دل پر نقش ہو چکے ہیں۔

احمد ندیم قاسمی، ضلع فیصل آباد

جب جہاز سے 4 بم گرے.....

پہلی ملاقات 7 جولائی 1991ء بنوں میں ہوئی آپ افغانستان کے دورہ پر جارہے تھے مولانا ضیاء الرحمٰن فاروق شہیدؒ نے تعارف کرایا کہ یہ قاری حضرت علی ہے نام سنتے ہی آپ میرے ساتھ بغلگیر ہوئے۔ آپ جبل استقامت، دلیر اور نڈر جرنیل تھے ان صفات کے باوجود آپ بہت عاجزی وانکساری کیساتھ دوستوں کے ساتھ ملتے۔ مولانا شہیدؒ کا حکومت کا ساتھ دینا وقتی مجبوری تھی۔ اس کے باوجود آپ اپنے مشن اور موقف سے پیچھے نہ ہٹے بلکہ ایک چٹان کی طرح مضبوط کھڑے تھے اسمبلی میں شریعت بل پیش کرنا عظیم کارنامہ ہے۔ افغانستان کے دورے سے واپسی پر بنوں میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ افغانستان میں ہم پر 4 بم گرائے گئے یعنی قاتلانہ حملہ ہوا لیکن ہم اللہ کے فضل سے بال بال بچ گئے۔ یہ پہلا واقعہ تھا کہ ساری کابینہ بنوں آئی تھی ان کے ساتھ بی بی سی کا نمائندہ بھی تھا۔

قاری حضرت علیؒ کنوینر ملت اسلامیہ بنوں

انتھک انسان

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ پہلی ملاقات ایک کام کے سلسلہ میں ہوئی قائد اہلسنت حضرت مولانا علی شیر حیدری کا رقعہ لیکر ہم جھنگ پہنچے رات تقریباً 11 بجے کا وقت تھا مولانا اعظم طارق بیرونی پروگرام سے رات 2 بجے پہنچے اسی وقت ہمارے پاس مہمان خانہ میں آئے۔ انہوں نے صبح اسلام آباد پہنچنے کا کہا۔ اگلے دن اسمبلی لاجز پہنچے کر کام کروانے والے سائیلین کا جم غفیر موجود تھا ہمیں لیکر وزیر کے پاس گئے اور ہمارا کام کروادیا۔

(محمد ہاشم فاروقی۔ سکھر)

Scanned with CamScanner

اٹھ گیا عظمت صحابہؓ کا پاسبان

کس قلم سے یہ تحریر کروں کہ دنیائے اسلام کی مایہ ناز ہستی' شیر اسلام مولانا محمد اعظم طارق صاحبؒ اس دار فانی کو خیر آباد کہہ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انہوں نے اپنے قائدین سے کیے ہوئے وعدے کو خوب نبھاتے ہوئے ناموس صحابہؓ کے مقدس علم کو تادم شہادت سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ اور جس مقدس مشن کی خاطر مولانا حق نواز جھنگوی' علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ' مولانا ایثار القاسمیؒ مولانا شعیب ندیمؒ نے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا اس مقدس مشن پر مولانا اعظم طارق بھی قربان ہو گئے۔ مولانا گفتار کے ساتھ کردار کے بھی غازی تھے وہ کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے عظیم قائد' اہلسنت کے نڈر لیڈر' اہل حق کے بے باک ترجمان' مولانا نانوتویؒ' مولانا گنگوہیؒ' شیخ الہندؒ' علامہ کشمیریؒ کے علوم کے حقیقی وارث' مولانا مدنیؒ' مولانا تھانویؒ' مولانا عثمانیؒ اور مفتی محمودؒ کی سیاست اور روایات کے امین' شیخ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے گلستان کے چہکتے اور مہکتے پھول' شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے مرید' حضرت جھنگویؒ کی للکار' حضرت فاروقیؒ کی یلغار' حضرت قاسمیؒ کے جانشین اور حضرت حیدری صاحب کے دست راست تھے۔ آپ ایک سچے وکیل صحابہؓ لاکھوں دلوں کی دھڑکن اور سینوں کے وزیر اعظم تھے۔ کوئی آپ کو مرد آہن' کوئی جبل استقامت' کوئی محرک شریعت بل' کوئی ترجمان مشن جھنگوی کہتا۔ شاید مولانا کی شہادت کے بعد کفر یہ سمجھتا ہو کہ ہم نے حق کی آواز کو ہمیشہ کیلئے خاموش کر دیا۔ نہیں نہیں اس مقدس مشن کے محافظین حیدری' لدھیانوی' عثمانی' رحمانی' عباسی' فاروقی اور ڈھلوں کی شکل میں کفر کے ایوانوں پر بجلی بن کر گرتے رہیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ مقدس مشن قیامت تک جاری رہے گا۔ اور دشمنان اصحاب رسول ﷺ ناکام' نامراد' خائب و خاسر ہوں گے۔ مولانا محمد اعظم طارقؒ عالم اسلام کے مایہ ناز فرزند' پاکستان کے نڈر سپوت' وقت کے امام احمد بن حنبلؒ اور تحریک ناموس صحابہؓ کے بے باک سپہ سالار تھے۔ وہ دور حاضر کے مفکر' مدبر' مصنف اور ادیب تھے۔ وہ بے بدل خطیب' شعلہ نو امقرر اور عظیم مذہبی رہنما تھے۔ ہم ان سے محروم ہو گئے۔ پوری ملت اسلامیہ یتیم ہو گئی۔ یہ خلا کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔ عملیں دل کے قلم میں یہ طاقت کہاں کہ اس عظیم انسان کی شہادت پر کچھ کہہ اور لکھ سکے۔ بس اللہ رب العزت سے یہی دعا ہے کہ وہ اس مرد قلندر کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان اور ہم جیسے مجروح قلب خدام کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس مقدس مشن کی تکمیل کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تحریر: حافظ ظہیر عباس انور کاشمیری

شہید وفا

''میں اس قدر لڑوں گا کہ دنیائے شیعت ششدر رہ جائے گی میں اپنے شہید قائدین اور رفقاء کی تعلیمات پر عمل پیرا رہوں گا حتیٰ کہ میرے وجود کا ایک ایک ریزہ فضا میں تحلیل ہو جائے۔ میں صدیقؓ و فاروقؓ کے وفادار رضا کار کی حیثیت سے انکی آغوش الفت میں پہنچ جاؤں گا'' (میرا جرم کیا ہے صفحہ نمبر 579)

Scanned with CamScanner

کچھ اپنے بھی کہہ رہے تھے کہ اعظم طارق مشن بدل گیا موقف پر سودے بازی کرلی' بک گیا' نظریہ بدل لیا' نہیں نہیں وہ بدلا نہیں جھکا نہیں بکا نہیں اس نے جو کچھ کہا تھا اسے پورا کیا۔ حقیقتاً وہ دشمنان صحابہؓ سے اس انداز سے لڑا کہ صرف دنیائے شیعت ہی نہیں بلکہ پوری دنیا ہی حیران ہے ہاں! وہ صدیقؓ وفاروقؓ کے وفادار رضا کار کی حیثیت سے اپنے شہید قائدین اور رفقاء کی آغوش میں پہنچ چکا ہے۔ حضرت شہید اسلامؒ کی جدائی کا غم صدمہ اپنی جگہ پر مسلمہ حقیقت ہے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس غم اور پریشانی کی وجہ سے موقف اور مشن چھوڑ دیا جائے گا بلکہ جرنیل ملت اسلامیہ کی اس قربانی سے مشن اور زیادہ ترقی کرے گا۔

؎ اگر تیغ جفا ہم پر یونہی تم آزماؤ گے
ہمارے خون کے سیلاب میں ڈوب جاؤ گے

اس مرد مجاہد جرنیل ملت اسلامیہ محافظ اسلام نے اپنی جان دیکر انسانیت کو جینے کا گر سکھادیا جو زندگی میں بیس مرتبہ موت سے ایسا ٹکرایا کہ جسے دیکھ کر موت بھی بھاگنے پر مجبور ہوجاتی۔ سلطان ٹیپو نے سچ کہا تھا کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے۔

دشمن اسلام کبھی انکے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کرسکا۔

؎ فروغ شمع تو باقی رہے گا صبح محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

زبیر احمد خالد' خانپور

عزم واستقلال کا پیکر

مولانا اعظم طارق دنیائے اسلام کے وہ عظیم ہیرو تھے جنہوں نے اس دور میں ظالم حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق بلند کیا۔ آپؒ نے اصحابؓ رسولؐ اور اہلبیت کی عزت ناموس کا دفاع بڑی بہادری اور خندہ پیشانی سے کیا۔ اس راستے میں ظالم حکمرانوں نے جھوٹے مقدمات کی آڑ میں آپ کو ملک کی متعدد جیلوں میں ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا اس کے باوجود بھی آپکے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ آپؒ حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فرمایا کرتے تھے "اے ظالمو! جو ظلم وستم کے انداز' جو حربے مجھ پر آزمانا چاہتے ہو' آزمالو' جو نظریہ حضرت جھنگوی ہمیں دے کر گئے ہیں' اس پر میں جان تو قربان کرسکتا ہوں مگر پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ ہم اصحابؓ رسولؐ کی محبت کا جام پی چکے ہیں ان جیلوں' ہتھکڑیوں' بیڑیوں کا ہم پر کوئی اثر نہیں۔

میرا قائد اسلام کا بہت بڑا ہیرو تھا۔ صحابہؓ کا سچا وفادار تھا اس صدی کا مجدد الف ثانی تھا۔ بہادری اور شیرانہ گرج میں اپنی مثال آپ تھا۔ میرے اعظم طارق جیسا عظیم قائد اب کبھی نہیں آئے گا۔ اچانک ہم سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ گیا ہے میرے قائد کے دل میں ذرا بھی موت کا ڈر نہیں تھا۔ میرا قائد جرأت وبہادری کی داستان رقم کرتے ہوئے اصحاب رسولؐ اور اہل بیت کی عزت وآبرو پر قربان ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

جان دے دی جگر نے آج کوئے یار میں
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی اور آپکے ساتھیوں کی شہادت قبول فرمائے اور آپکے درجات بلند فرمائے (آمین ثم آمین)

بنت فضل الٰہی کھنیالہ شیخاں

اعتدال پرور شخصیت

مجاہد اعظم، محقق عالم، شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کا بہت بڑا کام لیا۔ ان کے حلق سے جو الفاظ نکلتے تھے وہ صرف صحابہ کرامؓ اور امی عائشہ صدیقہؓ کے تقدس کے الفاظ نکلا کرتے تھے۔ جذبات کی شدت کے باوجود وہ انتہاء پسندی کی رو میں بہنے کی بجائے اعتدال، توازن اور حقیقت کا دامن تھامے رکھتے تھے۔ مولانا شہید کو عمر بھر دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ لیکن انکی نیت، دلیری اور جرأتمندی نے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا نعم البدل نصب فرمائے (آمین)

قاری عبدالرشید۔ مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی

توزندہ ھے

وکیل صحابہؓ مداح ناموس صحابہ شہید ناموس صحابہؓ مجاہد اعظم، مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت تو نو ماہ گزر گئے لیکن ملت کے دلوں میں آج تک زندہ ہے۔ مولانا کی شہادت سے جو علمی، سیاسی، ادبی اور اخلاقی خلا پیدا ہوا۔ صدیوں تک شاید پر نہ ہو سکے مولانا کو کئی بار دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ کئی بار جلسوں اور ایک بار حق نواز شہیدؒ کی مسجد میں عجیب شخص تھا کہ نظریں اپنی طرف کھینچتا تھا۔ انسان میں اتنی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ اس کی موجودگی میں کہیں اور دیکھے۔ اس کے بچھڑنے سے ابھی تک ان کی یادیں برابر آتی ہیں۔

زندگی جب بھی کسی شے کی طلب کرتی ہے
میرے ہونٹوں پہ تیرا نام مچل جاتا ہے

قاری عبدالرشید نجم المدارس کلاچی

یاجوج ماجوج

مولانا سے زیادہ کوئی ملاقات نہیں رہی ایک دفعہ حضرت ہمارے جامعہ میں تشریف لائے فرمایا کہ یہ یاجوج ماجوج کہاں سے آئے ہیں ہم نے عرض کی کہ ہم پہلے ایک جامعہ میں تھے پھر وہاں سے بمعہ اساتذہ اور طلباء یہاں منتقل ہو گئے تو

Scanned with CamScanner

حضرت نے ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ ''اختلاف العلماء رحمۃ''۔ بس اتنا یاد ہے۔

مولانا قاری یسٰین مہتمم جامعہ ابوہریرہ ہبلی

قائد ملت اسلامیہ

علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ فرد واحد کے روپ میں ایک انجمن' ایک جماعت' ایک تحریک' ایک کارواں نظر آتا ہے۔ انکی زندگی مصائب وآلام سے عبارت ہے' انکی زندگی پر نظر ڈالتا ہوں تو امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام احمد ابن حنبل کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ مولانا شہید کی جرأت وبہادری کو ہر شخص نے تسلیم کیا ہے۔ حضرت علامہ محمد اعظم طارق شہیدؒ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

؎ زبان بندی نظر بندی ضلع بندی وپابندی
یہ سب عناصر مل جائیں تو بن جاتا ہے دیوبندی

قاری محمد سلطان ریاض، سعودیہ

ناموس صحابہ بل پاس کروالیا!

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ باقاعدہ ملاقات اپریل 2003ء جھنگ میں ہوئی۔ مخالفوں سے سنا تھا کہ جرنیل محترم سخت مزاج ہیں لیکن جب میری ملاقات ہوئی تو ذہن بدل گیا۔ ملاقات کو اپنے لیے راہ نجات سمجھتا ہوں کیوں کہ ایک جنتی انسان سے ملاقات ہی نجات آخروی کے لیے کافی ہے۔ بہت عظیم انسان اور باوقار قائد تھے۔ جو کام بانی سپاہ صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگویؒ سے لیکر پابندی تک کیا گیا اس کو دوبارہ گیارہ ماہ کے قلیل عرصہ میں نئے انداز سے مکمل کرنے والے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ہی تھے۔

1994ء کے بجٹ اجلاس کے اختتام پر حضرت نے ناموس صحابہ واہل بیت بل پیش کیا ڈپٹی سپیکر نے بحث کرنے کی اجازت نہیں دی اور حضرت نے جرأت سے سپیکر کی کرسی پہ قبضہ کرکے اس بل پہ بحث کروائی اور پوری دنیا کے میڈیا نے نشر کیا اعظم طارق نے اپنی جرأت سے بل پاس کروالیا ہے۔

محمد یوسف فاروقی معاون کنوینئر ملت اسلامیہ لاڑکانہ سندھ

فلک ہے اداس۔

ولی ۔ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی دردناک شہادت کی خبر سن کر ہوش وحواس کھو بیٹھا ایسا لگتا تھا کہ آسمان گر پڑا۔ ستارے ٹوٹ پڑے اور زمین تباہ ہوگئی۔۔

؎ فلک ہے اداس ستارے ہیں سوگوار
شاید یہ کوئی جہاں چھوڑ گیا

Scanned with CamScanner

مولانا شہیدؒ اس کارواں کی حد
تقدس کیلئے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ہماری دعا ہے
کاربند رہنے کی توفیق دے آمین!

ناموس صحابہؓ

مند رہنما اور عظیم لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کی ایک اہم شخصیت
اور لاوارث ہوگئی۔

شہادت

شہادت کا تاج بھی کسی خوش نصیب کو ملتا ہے۔ شہید کو اللہ
قائد محترم ثانی امام بخاری' امام ابوحنیفہؒ' امام مجدد الف ثانیؒ تھے! دے رہا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِن
طلب گار تھے۔ ہر وقت شہادت کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے مولانا کو بھی دکھ ملتا ہے جو راہ خدا میں کفر و باطل کے خلاف حق
متاثر کر دیا جیسے اپنا سگا بھائی گولیوں کا نشانہ بن گیا ہو۔ انشاء اللہ ان کی مظلومانہ شہادت رنگ لائے گی' غازی بن جائیں' یا شہید
حافظ لکھ دشمن کو ناکوں چنے چبوائے دشمن
تے ہوئے دشمن کی پیٹھ میں

فاروقیؒ کی تصویر

جھنگوی کی نشانی' فاروقی کی تصویر' شہید ملت اسلامیہ محرک شریعت بل' حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو
صحابہ کرامؓ کے تحفظ کیلئے وقف رہی اللہ رب العزت نے انکی مختصر زندگی میں دین اسلام کا اتنا کام لیا جو کئی برسوں نہ
۔اتنی کم عمر ہی اتنی عظمت کے مالک بہت کم ہی دنیا میں آتے ہیں۔ مولانا اس شان کے مالک تھے کہ جو بات چوکوں' چوراہو
کرتے تھے وہی بات اسمبلی کے اندر بھی کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔

حافظ جمعہ خان مدرس نجم المدارس کلاچی

کسی کی آنکھ جو پرنم نہیں ہے
نہ سمجھو یہ کہ اس کو غم نہیں ہے

حافظ حبیب الرحمٰن' نجم المدارس کلاچی

☆ میرا پیارا جرنیل جس کے ایک اشارے پر جان قربان کرنے کو کارکن تیار رہتے تھے وہ خود تو ناموس رسالتؐ
وناموس صحابہؓ کی خاطر اپنی جان کو قربان کر کے شہادت کا اعلیٰ درجہ پا کر رب لم یزل سے جا ملے۔ لیکن اپنی فوج کو یتیم کر گئے ہم بھی
اپنے پیارے جرنیل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مشن جھنگوی شہیدؒ پر اپنی جان کو قربان کر دیں گے۔

(قاری محمد حنیف عنایت پوری جلال پور)

☆ شہید ناموس صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اب اس دار فانی میں نہیں رہے وہ ہمیشہ کے لیے پوری سنی قوم کو داغ
مفارقت دے چکے ہیں اس میں شک نہیں کہ اب برسوں پیارے جرنیل کی آتش یاد دلوں کو جلاتی رہے گی۔ (عبدالخالق رحمانی
متعلم جامعہ امدادیہ فیصل آباد)

Scanned with CamScanner

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اس ظلم بھرے دور میں بھی آواز حق کو بلند کرتے رہے اسی وجہ سے آپ کا وجود مبارک اسلام دشمن طاقتوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتا تھا۔ (مولانا محمد آصف' حافظ والہ ملتان)

☆ بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں خود تو دنیا سے چلی جاتی ہیں لیکن اپنی یادیں چھوڑ جاتی ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہوتی ہیں ان میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ، علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ، فقیہ العصر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ علامہ شعیب ندیم شہیدؒ، غازی حق نواز شہیدؒ اور جرنیل اعظم حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ ہیں۔ جنہوں نے اپنی جان ناموس رسالتؐ و ناموس صحابہؓ کی خاطر قربان کردی۔ (مولانا محمد یوسف۔ ظرف شہید شجاع آباد)

☆ حضرت علامہ فاروقی شہیدؒ کی شہادت کے بعد جب ظلم وستم کی سیاہ راتیں کارکنوں پر اپنا اثر دکھا رہی تھیں اور کارکن اپنے پیارے قائد کی قیادت سے محرومی کی وجہ سے مایوس تھے اس وقت جس طرح مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے اپنے مخصوص انداز میں کارکنوں کی تربیت کی اور اپنا سایہ شفقت کارکنوں پر رکھا اسکی مثال نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم فرمائے اور ہمیں آپ کے مشن پر کاربند رہنے کی توفیق دے۔ (قاری شوکت علی معاویہ کوٹ ادو مظفر گڑھ)

☆ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا وجود مسعود صرف اہل پاکستان یا اہل جھنگ کے لیے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے نعمت عظمیٰ تھا۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کی قبر مبارک کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے اور آپؒ پر کروڑوں بار رحمتیں نازل فرمائے اور ہم سب کو آپ کا مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (قاری محمد ارشد علی معاویہ کوٹ ادو مظفر گڑھ)

☆ جبل استقامت سرمایہ اہل سنت فخر اہلسنت پیر طریقت رہبر شریعت شہید ناموس صحابہ حضرت مولانا ابوانس محمد اعظم طارق کی جرأت' استقامت اور شہادت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل اور ملت اسلامیہ کو بہترین نعم البدل سے نوازے آمین! (محمد ادریس قاسمی' اشتیاق اختر' علی اصغر' محمد زبیر' ملت اسلامیہ شکر درہ اٹک)

بچھڑا کچھ اس ادا سے

مجاہد کی شہادت سے کبھی سرفروشوں کے سفر رکتے نہیں
سر اٹھا کر جینے والوں کے کبھی سر کسی کے سامنے جھکتے نہیں

یوں تو ہر ایک شخص دنیا میں آیا ہی جانے کیلئے ہے۔ لیکن کچھ شخصیات' کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جو اس دنیا سے چلے تو جاتے ہیں لیکن ان کی یادیں' ان کی باتیں اور ان کی محبت اور ان کا نظریہ ان کا مشن' ان کا کردار' تاریخ کے اوراق کے اندر سنہری حروف سے لکھا جاتا ہے اور صدیوں تک باقی رہتا ہے ان کے جانے پر انسان ہی نہیں بلکہ زمین و آسمان' چرند و پرند الغرض دنیا کی ہر مخلوق رویا کرتی ہے۔ ان شخصیات کو یاد رکھا جاتا ہے کیا ان کے پاس پیسہ زیادہ ہوتا ہے۔ یا ان کی جائیدادیں زیادہ ہوتی ہیں یا ان کا خاندان اعلیٰ ہوتا ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں؟ بلکہ ان شخصیات کا کردار ہوتا ہے محنت ہوتی ہے' اخلاص ہوتا ہے' جو ان کو یہاں تک لے جاتا ہے کہ ان

اسد اللہ معاویہ (چکوال)

Scanned with CamScanner

شہید ناموس صحابہؓ

شہید ناموس صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک جرأت مند رہنما اور عظیم لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کی ایک اہم شخصیت تھے جن کے جانے کے بعد پوری جماعت تو کیا پوری سنی قوم یتیم اور لاوارث ہوگئی۔

علامہ شہیدؒ کی جدائی ہمارے لیے قیامت سے کم نہیں' لیکن شہادت کا تاج بھی کسی خوش نصیب کو ملتا ہے۔ شہید کو اللہ پاک نے وہ انعام دیا جو کسی اور کو نہیں ملا۔ شہید کے بارے میں تو قرآن گواہی دے رہا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِن لَّا تَشْعُرُوْنَ وہ زندہ ہیں اور تم شعور نہیں رکھتے۔ شہادت کا تاج ہر کسی کو نہیں ملتا ان کو ملتا ہے جو راہ خدا میں کفر و باطل کے خلاف حق وصداقت کا پرچم بلند کرتے ہوئے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کرتے ہوئے ڈٹ جائیں' غازی بن جائیں' یا شہید ہو جائیں پھر دنیائے شیعت نے دیکھا کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے وقت کا امام احمد حنبلؒ بن کر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے دشمن اصحابؓ وازواجؓ رسول کو عظمت اصحابؓ رسول کی خاطر ازواج مطہراتؓ کی عزت کی خاطر جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن کی چھینے میں چھرا گھونپا۔ پھر دشمن نے بھی ابوجہل' عتبہ اور شیبہ کا کردار سامنے رکھ کر انتہائی بزدلی کا ثبوت دیتے ہوئے مولانا اعظم طارق شہید کو رکاوٹ سمجھتے ہوئے شہید کر دیا (اناللہ وانا الیہ راجعون)

اک چہکتے ہوئے بلبل کا گلا یوں گھونٹا
ہائے او موت تجھے موت ہی آئی ہوتی

حافظ شوکت عثمان' وادیٔ سون خوشاب

منزل کا متلاشی آخر منزل پا گیا

اللہ تعالیٰ کے کچھ سمجھدار بندے ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے فتنوں سے ڈر کر دنیا کو طلاق دی۔ دنیا میں وہ غور کرنے سے اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ کسی زندہ کیلئے وطن نہیں۔ اس لیے انہوں نے دنیا کو غرقاب سمندر سمجھ کر نیک اعمال کے سفینوں سے اسے عبور کیا۔ 16 اکتوبر 2003ء کی شام امت مسلمہ کے لیے ایک عظیم صدمہ لیکر آئی اور سورج پاسبان ناموس صحابہؓ قائد ملت اسلامیہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ (ایم۔این۔اے) کی شہادت کا غم لئے غروب ہوگیا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

سعید احمد' جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ لاہور

درخشندہ ستارہ

قحط الرجال کے اس پرفتن دور میں شہید ناموس صحابہؓ کا وجود مسعود مسلمانان پاکستان کیلئے بالخصوص اور عالم اسلام کیلئے

Scanned with CamScanner

بالعموم اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت اور احسان تھا شومئی قسمت کہ ہم نے اس کی قدر نہ کی اور اس وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہ نعمت چھین لی ہم اپنی سیاہ کاریوں' بددیانتیوں گناہوں کی وجہ سے اس نعمت سے محروم کر دیئے گئے ہیں

حافظ محمد نسیم کلاچوی

ایک اور شہید

مولانا ایک ایسی شخصیت تھے جو اس وقت ہر محاذ پر کام کر رہے تھے' خواہ وہ محاذ اسیر مجاہدین کی رہائی کا ہو۔ یا ختم نبوت کا محاذ یا پھر پاکستان میں نفاذ شریعت کا یا دینی مدارس کا' ہر محاذ پر آپ کا ایک منفرد کردار تھا۔ ایسے شخص کو دنیائے کفر کب تک برداشت کرتی مگر مولانا نے کسی کی پرواہ نہیں کی' اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ خوب کام کیا' اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین) مولانا گذشتہ سال الریاض میں ہماری دعوت پر تشریف لائے تو پہلی بار مولانا کو اتنا قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مولانا نے ہمارے ہاں اپنے ایک دن کے قیام کو اتنا مشغول رکھا کہ ہم سوچتے تھے کہ اتنے کم وقت میں اتنا زیادہ کام کیسے کر لیتے ہیں۔ آرام کرنے کی فکر ہی نہیں تھی' مولانا فرماتے تھے کہ اب آرام جنت میں ہی جا کر کروں گا۔ جب مولانا کی شہادت کی خبر سنی' یوں لگا اسلام ایک مرتبہ پھر یتیم ہو گیا اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے کہ ہر دور میں علمائے حق موجود رہے ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک رہیں گے۔ ہم سب کو چاہئے کہ اس قافلہ کے ساتھ لگ جائیں تاکہ دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہو جائے۔

قاری محمد تنویر سلیم' الریاض سعودی عرب

میرے محبوب قائد

کبھی اپنے ساتھ لے کر کبھی میرے ساتھ چل کر
وہ بچھڑا ایسے اچانک ہماری زندگی بدل کر

(مجذوب)

عبدالرحمٰن راشد' میر پور

کوہ گراں

میں نے درجہ حفظ میں داخلہ لیا چند دن بعد علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کی شہادت اور مولانا اعظم طارق کے شدید زخمی ہونے کی خبر ملی اس وقت میرے شفیق اساتذہ اور طلباء خون کے آنسو رو رہے تھے میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کونسے دو اشخاص ہیں کہ جن کی شہادت اور زخمی ہونے پر پوری دنیا فرط غم میں ڈوب گئی ہے۔ مسلمان رو رہا ہے دل کی دھڑکنیں بند ہو چکی ہیں۔ کلیجہ منہ کو آ رہا ہے اس کے بعد میرے مخلص احباب سلطان احمد بابو اور محمد شبیر صاحبان نے ایسا ذہن بنایا کہ مولانا کی صحت سے لے کر شہادت وسعادت تک خط وکتاب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس وقت میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ اس عظیم جرنیل اور مرد قلندر کو

Scanned with CamScanner

دیکھوں کہ جسے اپنے پرائے سب چاہتے ہیں مولانا شہیدؒ کی زیارت علاقہ چیچھ کی سرزمین پر ہوئی تو میرا دل پکارا اٹھا کہ مولانا صرف نام کے اعظم نہیں بلکہ ان میں کئی اوصاف اعظم پائے جاتے ہیں۔

شہادت کا دن اکیسویں صدی کا بڑا غم ناک اور حیرت انگیز دن تھا موت تو بہر کیف ضرور آنی ہے لیکن شہادت طارق کو نہیں بھلا سکیں گے صرف اتنا عرض کروں گا۔

؎ صدمے تو بارہا ہیں تکمیل مشن میں
اس بار کا صدمہ تو کوئی کوہ گراں تھا

حافظ گل خاں حیدری پنڈی گھیب

قائد کتنا عظیم ہے

جب چوہنگ سنٹر میں ہمیں مہمان بنا کر سرکاری اہلکار لے گئے تو اس وقت کچھ افسران نے ہم سے سوال کیا کہ شیعہ کافر کیوں اور کیسے ہیں؟ اس موضوع پر کافی بحث ہوتی رہی۔ ہم نے بھی اپنے دلائل دیئے۔ بالآخر ایک افسر مجھے الگ تنہائی میں لے گیا اور اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کا مشن سمجھ چکا ہوں یہ بالکل سچا ہے۔ کیوں کہ میں نے آپ کے لیڈر کو دیکھا جو ادھر رہا تھا وہ بڑا متقی اور پرہیز گار اور نمازوں کی پابندی کرنے والا تھا۔ وہ ہر روز صبح فجر کے بعد قرآن مجید شروع کرتا اور مغرب ہونے تک ختم کر لیتا تھا۔ گویا یہ اس کا معمول تھا اور وہ کہنے لگا کہ میں نے اور بھی بڑے بڑے لیڈروں کو دیکھا ہے یہ غلام رضا نقوی وغیرہ مگر ان میں سے کسی میں بھی یہ بات نہ تھی۔ ایک پولیس والے کی زبان سے یہ سچائی سن کر میرے دل پر بڑا اثر ہوا اور مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ ہمارا موقف کتنا عظیم ہے کہ جس کی صفات اس پر تشدد کرنے والے بھی بیان کر رہے ہیں۔

مولانا رحمت اللہ تونسوی خطیب مسجد ابوبکر صدیق سوڈیوال لاہور

ایک عظیم انسان

آپ علمی مہارت، عملی طہارت، بہادری و جرأت، دلیری و شجاعت، صبر و استقامت، ذہانت و متانت، جیسی بے شمار خوبیوں کے مالک تھے آپ کی زندگی کا ہر لمحہ نادر و درخشندہ اور لازوال تھا۔ رفعت و عظمت اور چڑھتے سورج کی طرح بلندیوں کی طرف محو سفر تھا۔ تھوڑی سی عمر میں صدیوں تک نہ ہونے والا کام کر گئے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محنت و کاوشوں، شہادتوں و قربانیوں کو قبول فرمائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائیں اور کروٹ کروٹ راحت و آرام نصیب فرمائیں اور آپ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں اور ہم سب کو اس راہ پر چلنے میں آپ کی اتباع نصیب فرمائیں (آمین)

محمد شبیر برمنگھم یو۔کے

Scanned with CamScanner

میرا نام تھا اعظم

وہ بلا شبہ عزیمت و استقامت کی تاریخ کا ایک روشن باب اور حصہ ہیں۔ مشن جھنگوی سے والہانہ وابستگی، عشق صحابہ میں فنائیت اور عزم و استقلال، ہمت و جرأت، شجاعت و بہادری، بے باکی اور خودداری اور شیر دل انسان جیسی اعلیٰ صفات سے مزین تھے۔ان کے خلوص اور عزیمت و استقامت کا کون انکار کرسکتا ہے۔ جو زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ قید و بند میں گزار کر بالآخر تحفظ ناموس صحابہؓ کی خاطر اپنی جان پر کھیل گیا۔ آؤ آج اپنے اللہ سے عہد کرتے ہیں جب تک زندہ رہے مشن جھنگوی شہیدؒ کو نہیں چھوڑیں گے۔اور شہداء ناموس صحابہؓ کے مقدس خون سے غداری نہیں کریں گے۔

ظہور احمد، سالار ملت اسلامیہ پاکستان

آنسو گیس کے شیل واپس پھینکتے رہے

فیصل آباد کی مشہور معروف کانفرنس مظلوم مدینہ کالونی 18 جون 1993ء کو منعقد ہونا تھی۔ مولانا اعظم طارقؒ سمیت پوری قیادت نے خطاب کرنا تھا لیکن حکومت کی طرف سے کانفرنس پر پابندی عائد کردی گئی مولانا کی شجاعت اور بہادری کے واقعات تو بے شمار ہیں لیکن چشم دید واقعہ یہ پیش آیا کہ باوجود پابندی کے مولانا شہیدؒ کارکنوں کے بہت بڑے جلوس کیساتھ مقرر وقت پر ڈی گراؤنڈ کی طرف بڑھے پولیس کی غیر معمولی نفری نے ہوائی فائرنگ اور شلینگ شروع کردی لیکن مولانا جلوس لیکر جلسہ گاہ کی طرف بڑھتے رہے، آنسو گیس کے شیل بارش کی طرح مولانا کی طرف آنے لگے مولانا شہیدؒ نے اپنی ناک اور منہ پر دستی رومال رکھا دوسرے ایک ہاتھ سے وہی آنسو گیس کے شیل پولیس پر پھینکنا شروع کردیئے حتیٰ کہ شیل پھینکتے پھینکتے مولانا اس گیس کی وجہ سے بے ہوش ہوگئے اور اپنی جگہ سے پیچھے نہ ہٹے۔

زاہد محمود گرمانی معاون کنوینر کالعدم ملت اسلامیہ سٹی فیصل آباد

مشن جھنگوی کا پاسبان

مولانا شہیدؒ کی قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی ایک وقت آئے گا پاکستان کی قومی اسمبلی یہ فیصلہ دینے پر مجبور ہوجائے گی کہ دشمنان اصحابہ رسول کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور ان کی وہی حیثیت ہے جو قادیانوں کی ہے۔

مولانا محمد عرفان حیدر مدرس مدرسہ عربیہ فیض القرآن ہارون ضلع اٹک

میرا قائد گلدستہ محاسن

وہ گئے تو مضامین ہوگئے بے ربط زندگی کے
وہ ہی تو تھا جو میرا مرکزی حوالہ تھا

Scanned with CamScanner

ہم شمع یقین کے پروانے شعلوں سے محبت کرتے ہیں
اے زیست ہماری راہ سے ہٹ ہم موت کی عزت کرتے ہیں

محمد عامر سہیل میر پور بھاگل کوٹ ادو

اسلام کا ہیرو

محمدؐ کا جو بھی وفا دار ہوگا
یقینا وہ جنت کا حق دار ہوگا
شہادت اسی کا مقدر بنے گی
جو باطل سے لڑنے کو تیار ہوگا

محمد آصف جھنگویؒ چنیوٹ

میرا جرنیل.....تاریخ جن پر نازاں ہے

شہید اسلام مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جیسے عظیم اور اولوالعزم جبل استقامت اور کفر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ابھرنے والا نوجوان مولانا اعظم طارق ایسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوا کرتے۔ ایسے فرشتہ صفت لوگ عطیہ خداوندی ہوتے ہیں جو اپنے اعلیٰ اخلاق و کردار پاکیزہ شوق و فکر بے باک' بے خوف اور مقدس مشن کے علمبردار ہونے کی بدولت لاکھوں مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور جنت کی طرف رہنمائی کا ذریعہ بن جاتے ہیں

محمود کامران فاروقی' سرگودھا

عالم اسلام کا درخشندہ ستارہ!

اے شہیدؒ قائد! تیرے بچھڑنے کے بعد ابھی تک میری شامیں اداس ہیں۔ میرے موسم بے رنگ ہیں۔ میری امیدوں کے چراغ بجھ گئے ہیں۔ وہ لفظ جو تیرے لحن کی تلاوت کے مزے لوٹتے تھے آج ان پر حسرت اور اداسی ٹپک رہی ہے۔ میری آرزوئیں تمنائیں شیشے کی طرح ٹوٹ چکی ہیں صرف ملبوس بکھرنے نہیں دے رہا۔ سوچتا تھا کہ قید و قفس سے جب آپ آئینگے میں ہواؤں کی طرح تجھ سے لپٹ جاؤں گا۔ لیکن اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

قفس کی جاگیر وراثت میں ملی ہے مجھ کو
اپنی جاگیر میں رہتا ہوں نوابوں کی طرح

کتنی اداس شام ہے دل ہے بجھا بجھا ہوا — قاضی ریاض الدین کلاچی
دل بھی تیرا دیا غم بھی تیرا دیا ہوا — ڈیرہ اسماعیل خان

Scanned with CamScanner

ایک اور سپاہی صحابہؓ سے جاملا

کیا یہ مقام افسوس نہیں کہ مولانا اعظم طارق مع رفقاء کے وحشیانہ طریقے سے قتل کردیئے گئے ہیں اور متحدہ مجلس عمل میں اس کے ہم مسلک اس کے نامزد قاتل کے ساتھ شیر وشکر ہیں؟ کیا ان لوگوں کا اسلام اقرار باللسان تک محدود ہوکررہ گیا ہے اور تصدیق بالقلب سے ان کے سینے تہی ہوچکے ہیں؟ کیا یہ لوگ غیر اسلامی سے ہاتھ دھوبیٹھے ہیں یا انہوں نے اسلامی اقدار کو دینوی اغراض پر قربان کردیا ہے۔

؎ نمود صبح تک شمع اشکبار رہی
تھے روشنی کے طلبگار اس کے نہ ہوسکے

حافظ یحییٰ احمد عاصم کلاچی۔دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

آسمان اڑتا ہوا نظر آیا ہے

اٹھتے بیٹھتے سوچتے جاگتے حضرت شہیدؒ سامنے ہیں یہ تو اس شخص کا حال ہے جس نے زندگی بھر میں صرف ایک دفعہ چارمنٹ حضرت شہید سے گفتگو کی ہے حاضر باش رفقاء کا کیا حال ہوگا' اناللہ وانا الیہ راجعون۔

؎ توڑ بیٹھے جب کہ ہم جام دلبر پھر ہم کو کیا
آسمان سے بادۂ گلفام گر برسا کرے

حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم حقانی مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی

ماتھے پر بوسہ دیا

ہم نے دیکھا کے ساری زندگی شیعت کے خلاف آواز اٹھانے والے عالم بیگی بن چکے ہیں ان کے بھائی بنے ہوئے ہیں لیکن مرد مجاہد مولانا اعظم طارق شہیدؒ اتنی تکلیفوں کے باوجود اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور اسی موقف پر جان دے دی۔کراچی کے جلسے شہداء اسلام کانفرنس میں گئے جہاں سارے قائدین آئے ہوئے تھے اعظم طارق شہیدؒ نے قومی اسمبلی میں ناموس صحابہؓ بل پیش کرنے والی خوشخبری سنائی جس پر مولانا فاروقی شہیدؒ نے اٹھ کر مولانا کے ماتھے پر بوسہ دیا۔وہ منظر آج تک آنکھوں کے سامنے ہے۔

عبدالخالق سومرو پریس سیکرٹری شکارپور سندھ

قابل فخر قائد

مولانا جماعتی احباب اور کارکنوں کا حددرجہ خیال رکھتے تھے۔جتنا عرصہ مولانا جیل میں رہے بندہ سے مسلسل خط وکتاب فرماتے رہے۔

میرا تعلق پریس کے ساتھ ہے اس لیے مولانا شہیدؒ قومی اخبارات کو خبریں ارسال کرنے کا حکم فرماتے رہتے تھے۔

Scanned with CamScanner

28 جون 2000ء بورے والا بار ایسوسی ایشن سے خطاب کے لیے تشریف لائے تو سینکڑوں کارکنوں نے اپنے محبوب قائد کا شہر سے باہر چیچہ وطنی روڈ پر تپاک استقبال کیا ایک بڑے جلوس کی شکل میں بورے والا کچہری لائے۔ وکلاء سے ڈیڑھ گھنٹہ مدلل خطاب فرمایا یہ عظیم خطاب عرصہ دراز تک یاد رہے گا۔

رفتہ رفتہ دن بیت رہے ہیں
محفل بھی وہی ہے ' مئے خانہ بھی وہی ہے
جام بھی وہی ہے لیکن ساقی نہیں
ساقی کے بغیر خانہ کیسا لگتا ہے۔

حافظ محمد ابوسفیان حنفی بورے والا

اِک حسین شام.....

جولمحات مجھے زندگی کا سرمایا لگتے ہیں ان میں 2000ء کا ایک خوبصورت دن تھا مولانا اعظم طارق شہیدؒ پر کراچی میں داخلہ بندی کے آرڈر تھے بنوری ٹاؤن میں علمائے دیوبند کے اتحاد کی غرض سے ایک اہم میٹنگ تھی۔ مولانا تمام تر پابندیوں کے باوجود اس میٹنگ میں شریک ہوئے۔ عصر کے بعد فارغ ہوئے کلفٹن میں مفتی محی الدین صاحب کے مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے' فرمایا کہ آج تو پابندی کی وجہ سے ادھر ادھر نہیں جاسکتے کیا خیال ہے کلفٹن کی سیر نہ کی جائے۔ یوں مولانا کے ساتھ عصر کے وقت کلفٹن کی سیر کی' مولانا نے فرمایا "بہت عرصہ ہوا کلفٹن دیکھا' جب سے جماعت سے منسلک ہوا ہوں کبھی تفریح نہیں کی"۔ وہ حسین شام ہم نے اعظم طارق شہید کیساتھ گزاری آج تک اس کی لذت اور خوشی دل میں موجود ہیں۔

مولانا رب نواز طاہر' مانسہرہ

اٹھ کے چل دیا ساقی

مولانا کا مشن اور موقف اور زندگی کا نصب العین دفاع صحابہؓ تھا۔ اللہ پاک نے جتنا کام ان کے مقدر میں لکھا تھا وہ ان سے لیا اور کام کے صلہ میں انہیں شہادت جیسا مرتبہ عطا کیا۔ اللہ پاک انکی قربانیوں کو قبول فرمائے (آمین) مولانا نے اپنی جان قربان کر کے اس راہ میں آنے والوں کو یہ سبق دیا ہے کہ جان کی پروا کیے بغیر دفاع صحابہؓ اور اہل بیتؓ کا مشن جاری وساری رکھا جائے۔

؎ اٹھ کے میکدے سے چل دیا ساقی
وہ ہے وہ خم صراحی وہ جام باقی

ایم عبداللہ

Scanned with CamScanner

وہ شام میرے لیے بلکہ ہمارے پورے گھر کے لیے کسی قیامت سے کم نہ تھی جب 16 اکتوبر کو میرے چھوٹے
یہ قیامت خیز خبر سنائی کہ ہمارے قائد کو شہید کر دیا گیا کچھ دیر کیلئے تو ہمارے گھر میں مکمل خاموشی چھا گئی کسی نے بھائی
سوال نہ کیا جیسے ہونٹ سی دیئے گئے ہوں۔ سانسیں نکل گئی ہوں یہ پوچھنا یاد نہ رہا کہ کہاں' کیوں کب اور کیسے شہید کر دے
آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری تھی؟ سب سے الگ ہو کر دوسرے کمرے میں بیٹھ گئی اپنی آواز پر کنٹرول نہ کر سکی
واقعہ کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تھا ذہن میں 29 ستمبر کا وہ سارا نقشہ گھومنے لگا کہ جب میں اپنے گھر والوں کے ساتھ مل
خوشی مہمان خانے کی صفائی اور سجاوٹ میں مصروف تھی کیونکہ بھائی نے بتایا تھا کہ کل 30 ستمبر کو ہمارے قائد اعظم طارق
لا رہے ہیں اور وہ ہماری مسجد میں خطاب فرمائیں گے اور ہمارے مدرسہ کے حفاظ اکرام کی دستار بندی اپنے ہاتھوں سے فر
گے کھانا ہمارے گھر پر نوش فرمائیں گے بس یہ خبر تھی کہ پاؤں زمین پر نہ لگتے تھے کہ عظیم سپاہ کے جرنیل ہمارے غریب خا
آ کر ہمیں یہ شرف بخشیں گے دل میں عجیب عجیب خیال آ رہے تھے کہ وہ شعلہ بیان' بجلی کی کڑک' شیر دل ہستی جن کی صرف
سنی تھیں' اخباروں اور رسالوں میں تصاویر دیکھی تھیں بارہویں امام اور بے نظیر اپریشن کی کیسٹ سن چکے تھے نڈر انسان
خوبصورتی سے اپریشن کیا ہے آج وہ ہمارے گھر تشریف لا رہے ہیں آخر وہ شام آ گئی جب ہماری مسجد میں عوام کا حجم غفیر ان
دیدار کیلئے موجود تھا بھائی مولانا صاحب کو گھر لے آئے انکے گارڈز اور پولیس کی ایک لمبی قطار مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کھا
ملت اسلامیہ کے ضلعی ذمہ دار کے ہاں کھا چکے تھے ہم نے قہوہ پیش کیا۔ مسجد میں مولانا مسعود الرحمن عثمانی خطاب فرما رہے
'خلیفہ عبدالقیوم بھی مسجد میں موجود تھے مولانا شہیدؒ نے ہماری گلیوں' ہمارے گھر کو رونق بخشی ہمیں اپنے قائد کے دیدار کا بے
شوق تھا شریعت کا تقاضہ ہے کہ عورت گھر کی چار دیواری میں ہی اچھی لگتی ہے دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی لڑکا ہو
آج اپنے قائد کے دیدار کا شرف تو حاصل ہوتا لیکن مجھے کیا خبر کہ خداوند کریم میری یہ خواہش پوری کر کے انہیں اپنے پاس بلائیں
گے۔ مولانا شہیدؒ کے استقبال کیلئے جنت میں تیاریاں ہو رہی ہیں جنت سجائی جا رہی ہے۔ شہداء اور صالحین کی قطاریں ان کے
استقبال کیلئے جنت میں کھڑی ہیں۔ 30 ستمبر بروز منگل شام ہمارے گھر اور 17 اکتوبر بروز منگل وہ جنت کو سدھار گئے

ہمشیرہ عتیق الرحمن رحیم یار خان

شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ

کل اس کی آنکھ نے کیا زندہ گفتگو کی تھی
گمان تک نہ ہوا وہ بچھڑنے والا ہے
سوئے منزل جو رہسرواں تھا ابھی

Scanned with CamScanner

اس کی دولت کا کس کو گمان تھا ابھی
اس کے جانے کے آثار ہرگز نہ تھے
لمحہ لمحہ حسین وجوان تھا ابھی
اسی طرح خاموشی سے روانہ ہوا
لوگ کہتے رہے وہ یہاں تھا ابھی

محمد نعیم اللہ کوٹ ادو

ایک بہن کی تڑپ

اے اللہ میرے قائد علی شیر حیدری کی زندگی لمبی کردے اور ان کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں پر قائم اور دائم رکھ' دل سے کہتی ہوں اعظم کے بعد اب مزید ہم میں جرأت نہیں کسی قائد کی دردناک خبر سنیں' میرے مولا قائدین کو محفوظ رکھ، میں اپنے سب بہن بھائیوں کو کہتی ہوں صبر کریں صبر کا میٹھا پھل ہوتا ہے اور جنت ملتی ہے اعظم طارق جنت میں خوش ہیں اور ہم ان کی جدائی کا صدمہ لئے بیٹھے ہیں۔ اے اللہ ان کی شہادت قبول فرما اور ہمیں جنت میں ان سے ملانا' انشاء اللہ جنت میں ملیں گے۔ اے اللہ میرے اعظم پر ہزاروں کروڑوں رحمتیں نازل فرما۔

تم مسلماں ہو دیکھ لو گریباں میں
بیچتے پھرتے ہو توحید صنم خانوں میں
دل سے غیرت بھی گئی سینے سے ایمان بھی گیا
گر گئی ہاتھ سے تلوار تو قرآن بھی گیا
حکمراں ہوکے بھی تم غیر کے محکوم رہے
عزت تاج ملی مگر تاج سے محروم رہے

ثمینہ عبیداللہ ..... رحیم یار خان

فاروقیؒ کا رازدان' قاسمیؒ کا جانشین چل بسا

راہ جنت کا یہ مسافر جس کا نام سن کر آج دل میں محبت والس کی ایک دنیا آباد ہو جاتی ہے۔ جس کی پوری زندگی خدمت اسلام' حفاظت دین' باطل فتنوں کے سد باب وسرکوبی میں گزری! نہ معلوم کتنی پر مشقت تکالیف اور مجاہد اعظم نے سہے۔ کسمپرسی اور بے بسی کے کن حالات سے گزر کر زمانے سے اپنا لوہا منوایا اور شوق شہادت نے جہاد زندگانی کے کس قدر مشکل مراحل طے کرنے

Scanned with CamScanner

کے بعد نسیم زندگی صبح خزاں کا پیغام لائی۔

ساجد مقصود فاروقی پنڈ سلطانی

بے مثال کردار

چشم تصور میں ان کے وجود مسعود کو سامنے رکھئے اور دل ودماغ کے دریچے کھول کر ماضی میں جھانکیے تو آپ کو اعتراف کرنا پڑے گا کہ وہ ایک شیر کی سی گرجدار آواز کے مالک تھے۔ بارعب لہجہ بیش قیمتی الفاظ اور گراں قدر کلمات' میر موجوں کی سی روانی' الفاظ میں ایسا ربط جیسے پھول کے غنچے میں باہم کلیوں کے ربط' ہر قول میں اخلاص وایثار کی ایسی روح جو دل ودماغ کو جذبہ قربانی سے معطر کردے' صدق دل کی اسی شرینی جیسے شہد خالص صبر وتحمل کا خوگر ہمت وشجاعت کا پیکر ناموس صحابہ کا محافظ عفت امی عائشہ صدیقہ کا حقیقی جانثار جوش خطابت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر' انتہائی غیور داعی' امن وسلامتی' کا پیغامبر ازواج واصحاب رسول پر ناگفتہ بہ الزامات عائد کرنے والے لوگوں کے لئے دنداں شکن صاحب جواب عزم واستقلال کا پیکر' محبت صحابہؓ کے کنار طوفان' یہ تمام کلمات ایک ہی نامور شخص کی بلند شخصیت کی عکاسی کر رہے ہیں۔

عبدالماجد عثمانی

شہید وفا

سلام اُس پر کہ جس نے جان دے کر زندگی پائی
سلام اُس پر کہ امی عائشہؓ جس کے استقبال کو آئیں

ابوطلحہ فقیر حسین معاویہ ہیڈراجکاں

صحابہؓ کا سپاہی

وہ اعظم طارق جنہوں نے خطابت کو ایک نیا رنگ بخشا۔ وہ جبل استقامت جو اصحاب رسول کی عظمتوں کے لیے اکیلے لڑتے رہے لیکن مصلحت پسند ملاؤں نے ساتھ نہ دیا۔ اللہ رب العزت علامہ شہید کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حافظ سلطان احمد' گلزار کالونی دیپالپور

انوکھا لیڈر' نرالا رہبر

عقوبتوں کے سیل میں جو سر بکف کھڑا رہا
جو قید مدتوں رہا کبھی کبھی ہوا

اتنی عظیم ہستی' اتنی بلند وبالا' برتر واعلیٰ شخصیت کو آج میں رب کی اس دھرتی پر نظریں گھما گھما کر دیکھتا ہوں اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا دوڑا کر دیکھتا ہوں کہ شاید وہ ہستی مجھے کہیں چمکتی نظر آجائے شاید دنیا کے کسی اسٹیج پر کہیں گرجتی نظر آجائے شاید

Scanned with CamScanner

اسمبلی کے ایوان میں کرکٹی نظر آجائے لیکن میں اپنی نظریں گھما گھما کے تھک گیا اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا دوڑا کے تھک گیا مگر 16 اکتوبر کے بعد رب کی اس دھرتی پر مجھے اس جیسی کوئی دوسری ہستی نظر نہیں آئی کہ جس کو دیکھ کر میں اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا سکوں اور اپنے دل کو تسکین دلوا سکوں۔

ابن شہیدؒ حافظ فداء الرحمٰن انقلابی لاہور

آہ! میرے جرنیل

6 جنوری 2004ء کی رات 'دیکھا کہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک مسجد میں تقریر کیلئے تشریف لائے' نیچے زمین پر بیٹھ گئے اور کچھ لکھنے لگے۔ ان کے دائیں طرف مولانا محمد صدیق (مکتبہ فاروقیہ حسن ابدال والے) بیٹھے تھے اور سامنے میں بیٹھا ہوا تھا۔ پھر مولانا صدیق نے مولانا سے کوئی بات پوچھی تو مولانا محمد اعظم شہیدؒ نے فرمایا کہ ٹھہرو اس کا جواب ابھی میں تمہیں لکھ کر دیتا ہوں۔ آپ کا چہرہ بہت روشن تھا میں مولانا کے چہرہ کو غور سے دیکھنے لگا کہ آنکھ کھل گئی۔

محمد احسان اللہ حسن ابدال

عالم اسلام کا درخشندہ ستارہ

۱۹۹۲ء کے ابتدا میں ایک حافظ قرآن اتنی شان بے نیازی سے جھنگ کی سرزمین پر قدم رکھتا ہے کہ جھنگ کا کوئی باسی نہیں جانتا کہ اعظم طارق کون ہے مگر اس مرد باوفا کی وفاداری کا یہ عالم کہ جھنگ اس شرط پر آؤں گا کہ شہادت کے بعد جھنگوی کے قدموں میں دفن کرنا جب یہ مرد قلندر جھنگ آتا ہے تو کوئی جانتا نہیں مگر جب اس دار فانی سے رخصت ہوتا ہے تو جھنگ کی فضا بلکہ پورے ملک و پوری دنیا کی فضا کا یہ عالم تھا کہ پھولوں کے چہرے مرجھائے، کلیوں پر اداسی چھا گئی سڑکیں ویران ہوگئیں اور بچے بوڑھے عورتیں اور جوان سب غمگین ہیں ان غمگین بچوں میں سے ایک بچے سے ایک سپاہی پوچھتا ہے کہ کیا حال ہے؟ بچہ جواب دیتا ہے کہ کوئی حال نہیں سائل نے کہا کیوں؟ بچے نے کہا جن کا مسیحا چھن جائے جن کے سر سے سایہ اٹھ جائے ان کا بھی کوئی حال ہوتا ہے مولانا جھنگ کی عوام کے لئے گھر کے فرد تھے مگر آج پھر جھنگ کی عوام سے ان کا نبض شناس چھین لیا گیا ہے۔

حافظ ناصر حسن جھنگوی

علامہ فاروقی شہیدؒ کا انتخاب لاجواب

1990ء کی بات ہے علامہ فاروقی شہیدؒ کسی کام کی غرض سے جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں مولانا عبداللہ شہیدؒ سے ملنے آئے راقم بھی اس وقت مدرس تھا طلبہ کو جب فاروقی شہیدؒ کی آمد کا پتہ چلا تو دفتر کے سامنے جمع ہوئے اور حضرت نے خطاب فرمایا۔ حالانکہ علامہ فاروقی شہیدؒ جلدی میں تھے لیکن کارکنوں کی دل شکنی بھی انکے بس کی بات نہیں تھی۔ علامہ فاروقی شہید نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا سوچ سمجھ کر، غور و فکر کے بعد اپنی زندگی کیلئے ایک راستہ کا انتخاب کرلو۔ پھر اس پر ساری طاقت

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

لگادو۔ ساری صلاحیت لگادو۔ دن لگادو' راتیں لگادو' یہاں تک کہ جان لگانی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرو' مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے بھی اپنے قائد کے اس فرمان کے مطابق جب سوچ سمجھ کر قاسمی شہیدؒ کے مصلیٰ پر کھڑے ہوئے تو جس بات کو حق سمجھا اس کو منبر پر بیان کیا' اسمبلی کے فورم پر بیان کیا' گلی گلی نگر نگر حق بات کو پہنچایا' صحافیوں کے سامنے کیا زخمی حالات میں P.T.V تک اپنا مؤقف پہنچایا۔ حکمرانو کو للکارا اپیل اور درخواست پیش نہیں کی بلکہ برملا کھلے میدان میں دعوت حق دی۔

قاری محمد آصف حضرو

آسمان جرأت کا درخشندہ ستارہ

''دشمن ہمیں شہادت کے راستے پر ڈال کر خوش نہ ہو' شہادت کا راستہ ہم نے اول روز سے چنا ہے اس راہ پر چلتے ہوئے ہم سر بلند کر کے چلتے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ جھنگوی کے بعد قاسمی آئے' قاسمی کے بعد فاروقی آئے' فاروقی کے بعد یہ غلام پھر حاضر ہے اسکا جنازہ اٹھے گا تو بخدا شہید کے خون کے ایک ایک قطرے کے ہزاروں وارث پیدا ہونگے''۔ ان جچے تلے اور ایمان افروز کلمات کے ساتھ ماضی کی داستان جرأت مستقبل کے عزائم کا اظہار اور اعلان عزیمت ایک مرد قلندر ایسے وقت میں کر رہا تھا جب وہ روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے زخموں سے چور چور تھا ایک طرف جان لیوا حادثے میں موت وحیات کی شدید کشمکش کے بعد گوشت پوست کے بنے ہوئے اس انسان کے جسم پر ۸۰ سے زائد زخم مسکرا رہے تھے تو دوسری طرف والد روحانی اور حقیقی والدہ کی یکے بعد دیگرے فرقت نے قیامت برپا کر دی تھی' ان کٹھن اور پر آشوب حالات اور صبر آزما تکالیف میں جن میں بڑوں بڑوں کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں نوحہ و ماتم کرنے یا ''حالات سے سمجھوتہ'' کرنے کی بجائے زخمی شیر اب بھی دشمن کو دعوت مبارزہ دے رہا تھا مگر ابن سبا کی ذریت اس مرد مجاہد کا چیلنج قبول کرنے کی بجائے اس کی ایمانی یلغار سے خوفزدہ ہو کر اپنے بلوں میں دبکی بیٹھی تھی کفر اب بھی اسکی للکار سے لرزہ براندام تھا۔

ظفر اقبال اوکاڑوی

مشن جھنگوی کا بہادر سپاہی

کہنے والوں نے کہا مجاہد تھا' غازی تھا' عالم تھا' خطیب تھا' اگر یوں کہا جائے کہ وہ جرنیل امی عائشہؓ کا باوفا فرزند تھا اصحاب نبیؐ کے ناموس کی خاطر ہمہ وقت چوکس کھڑا رہنے والا پہرے دار تھا۔ علم میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا وارث تھا اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی کا ترجمان اور عبدالشکور لکھنویؒ کا روحانی بیٹا تھا اور مشن جھنگویؒ کا بہادر سپاہی تھا اور دین حقہ کا بیباک داعی اور سرکش باطل کیلئے ننگی تلوار تھا حقیقت یہ ہے کہ وہ بیک وقت بہت کچھ تھا

محمد امتیاز عسکری کراچی

Scanned with CamScanner

جرأت وعزیمت کا بحر بیکراں

شیر کی سی گرجدار آواز' زبان سے مہکتے الفاظ کی معطر پھواریں، کلموں میں دریا کی سی روانیاں اور طوفانوں کی سی شورشیں، جذبات میں سمندروں کا تلاطم اور احساس میں قوت وطاقت کی منجھداریں، ہمت وشجاعت کا بحر بیکراں، اخلاص وللّٰہیت کا مہر منیر میدان استقامت کا جانباز سپاہی نرالی اداؤں کا خوگر، ہواؤں کا رخ موڑنے کے جذبہ کا مالک، وفاؤں کی دنیا کا شاہین' مسکراہٹوں کا قاسم' جھنگوی کے علم تقدیس اصحاب رسول کا وارث' امت مسلمہ کا جانباز' جرنیل جرات وحمیت اور غیرت کا بدر کامل' صدق کا منبع' خاکساری کا نمونہ' تواضع کا پھول، عاجزی کا چمنستاں' روح روشن' سخن دلنواز کا مالک' ہنستا مسکراتا دل لبھاتا ابھی تو وہ ہمارے درمیان تھا لیکن باد ناموافق کے تھپیڑوں، حوادث زمانہ کی آندھیوں' آنکھیں اشکبار ہیں خیالات منجمد ہیں احساسات سسک رہے ہیں مولویوں کی قطاریں تو مل سکتی ہیں لیکن دین کے نام پہ خون بہانے والا جا چکا ہے۔

معاویہ حیدری

بے خطر کود پڑا عشق آتش نمرود میں عشق

اے اسلام کے مجاہد! صحابہ کی عظمت کے رکھوالے! آپ کو شہادت مبارک ہو، آپ نے سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت پائی۔ یقیناً آپ قابل رشک ہیں آپ کی زندگی کا ہر لمحہ قابل رشک ہے آپ کا یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا آپ کے قاتل نہ بچ سکیں گے ان ظالموں کو نہ زمین پناہ دے گی نہ آسمان، یہ خون کافروں کو ہرگز ہضم نہ ہوگا۔

بنت حافظ تنویر احمد

خون بہنے کے بعد جم جاتا ہے

زندگی کے آخری ایام میں نصاب کی تبدیلی کے معاملہ میں ڈٹ جانا بہت ہی اہم واقعہ ہے اور علامہ کی زندگی کے آخری لمحہ تک حکومت نصاب میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہ کر سکی اور حکومت اور تمام کفریہ طاقتیں سمجھ چکی تھیں کہ جب تک اس دور کے عمر کو راستے سے نہیں ہٹائیں گا ہم اپنے مشن میں ناکام رہیں گے۔ انشاء اللہ علامہ اعظم طارق کو ہٹانے کے بعد بھی دشمن ناکام رہیں گے کیونکہ خون بہنے کے بعد جم جاتا ہے۔

محمد اکرم ارائیں کنوینر ملت اسلامیہ ضلع شکار پور

موجودہ دور کے امام احمد بن حنبلؒ

مولانا محمد اعظم طارق شہید کی زندگی کے حوالے سے ہمارے مدرسہ کے شیخ الحدیث نے فرمایا کہ ہم امام احمد حنبلؒ کے

Scanned with CamScanner

بارہ میں پڑھا کرتے تھے کہ جب ان کو جیل کے اندر کوڑے لگائے گئے تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ دن کو کوڑے کھاتے ہیں مشکلات برداشت کرتے ہیں یہ کیسے برداشت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ دن کو کوڑے کھا کر رات کو اللہ رب العزت کی زیارت ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے میری ساری تکالیف دور ہوجاتی ہیں مجھے احساس تک نہیں ہوتا وہ فرماتے کہ کاش ہم بھی اس زمانے میں ہوتے اور انکی زیارت کرتے لیکن اللہ رب العزت نے ہمیں اس زمانہ میں ثانی امام احمد بن حنبلؒ مولانا اعظم طارق شہیدؒ دے دیا ہے یہ بھی دین کی خاطر اور صحابہؓ کی عظمت وعفت کی خاطر تکلیفیں برداشت کرتا ہے۔

محمد صہیب رومی شورکوٹ کینٹ

واہ! میرا قائد

صحابہؓ کے دشمن' انکی جان کے دشمن بن گئے تھے۔ان کی زندگی گولیوں' جیلوں' ہتھکڑیوں' راکٹوں' بموں کی نذر رہی۔وہ مشکلات ومصائب کی وادیوں سے ہنس کر گزرتا رہا۔بزدل اور عاقبت نااندیش حکمرانوں نے اسلام دشمنوں کے ساتھ مل کر اس کو شہید کردیا۔اور وہ زندہ جاوید ہوگئے۔میں آج یہ عہد کرتا ہوں کہ اپنے قائد کے دیئے ہوئے ہر حکم کی مکمل پاسداری کروں گا خواہ اس کیلئے مجھے اپنی جان سے ہی کیوں نہ گزرنا پڑے۔

ڈاکٹر عمر دراز لونا

تعزیتی پیغامات

☆ قائد ملت اسلامیہ مولانا اعظم طارق باآخر صحابہؓ کرام کا دفاع کرتے ہوئے انہیں پر قربان ہوگئے۔(اناللہ وانا الیہ راجعون) وہ بارہا اذیتوں سے گزرے۔متعدد بار قاتلانہ حملے ہوئے۔لیکن یہ مرد قلندر مشن جھنگوی پھیلانے کیلئے برسرِ پیکار رہا۔اس کے رستے میں روڑے اٹکائے گئے' اس کو ہراساں کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔تمام تر مشکلات کے باوجود مشن سے دستبردار نہیں ہوئے۔ہم مولانا کی شہادت کو سلام پیش کرتے ہیں۔(مولانا قاری امداداللہ قاسمی' خطیب وامام جامع مسجد حمزہؓ برمنگھم)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ انتہائی بے باک اور نڈر نوجوان تھے اسلام کے تحفظ اور بقاء کی جنگ انہوں نے بڑے احسن انداز میں لڑی۔اور باآخر اسی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے انکو قبول فرمایا۔اللہ تعالیٰ انکی قربانیوں کو قبول فرمائے۔آمین ثم آمین!

(مولانا قاری تصور الحق سیکرٹری جمعیت علماء برطانیہ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائینگی۔اللہ تعالیٰ انکی خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔آمین (مولانا امداد الحسن نعمانی' برمنگھم)

☆ شہادت ایک سعادت ہے اور یہ بڑے نصیب والوں کو ملتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو یہ عطا فرمائی ہے۔(مولانا محمد قاسم' برمنگھم)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی جدائی کا زخم ہمیشہ تازہ رہے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس غم میں صبر جمیل عطا فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

(مولانا قاری ضیاء الحسن طیب' برمنگھم)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائینگی خداوند قدوس ہم سب کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین! (مولانا محمد موسیٰ قاسمی' بولٹن)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق تحریک تحفظ ناموس صحابہؓ کے سرخیل تھے۔ حضرت فاروقی شہیدؒ کی شہادت کے بعد جماعت میں ایک نئی روح پھونکنے والی عظیم شخصیت تھے۔ ان کی شہادت پر تحریک تحفظ ناموس صحابہؓ کو بہت بڑا دھچکا لگا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو انکا نعم البدل عطا فرمائیں۔ (مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی' مانچسٹر اکیڈمی مانچسٹر)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اپنی خواہش کے مطابق شہادت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ہمیں انکی صحبت عطا فرمائیں۔ (مولانا محمد بلال خطیب جامع مسجد بری' یو۔کے)

☆ مولانا محمد اعظم طارق کی سیاسی زندگی عالم اسلام کے تمام سیاستدانوں کیلئے مشعل راہ ہے۔ (حافظ منیر احمد کونسلر ریڈنگ' لندن)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ انتہائی بے باک اور قائدانہ صلاحیتوں سے مزین لیڈر تھے۔ اللہ تعالیٰ انکی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (حاجی محمد اشرف' حاجی محمد اکرم' راچڈل)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بہت زیادہ صفات کے مالک اور بہترین خطیب تھے۔ انہوں نے اپنی خطابت کے ذریعہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ (جاوید اقبال۔ ڈائریکٹر ٹیلی ماسٹر یو۔کے لمیٹڈ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بے باک نڈر خطیب تھے۔ اصحاب پیمبر ﷺ سے سچی محبت کرنے والے سچے سپاہی تھے۔ انکی شہادت سے بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ جو صدیوں میں کہیں جا کے پورا ہوگا۔
(حاجی صابر علی گلاسکو' سیکرٹری اشاعت اسلام گلاسکو)

☆ مولانا محمد اعظم طاق شہیدؒ کی جدائی پر غم ہے اور شہادت کو سعادت سمجھ کر خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (حاجی نثار محمد باتھ گیٹ' سکاٹ لینڈ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق کی خدمات ناقابل فراموش ہیں' اللہ تعالیٰ انکی خدمات کو قبول فرمائے۔
(محمد اجمل طارق JP باتھ گیٹ سکاٹ لینڈ)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی خدمات تاریخ اسلام میں ایک زریں باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔
(حاجی امجد حسین چیئرمین ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ' ایڈنبرا)

☆ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی جدائی کا زخم بہت بڑا ہے اس زخم کو مندمل کرنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ان کی پیروی کی جائے۔ (قاری انیس احمد ڈنڈی سکاٹ لینڈ' قاری نور الاسلام ڈنڈی سکاٹ لینڈ)

☆ اہلیان جھنگ کیلئے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی بہت زیادہ خدمات ہیں۔ مولانا ملت اسلامیہ کے عظیم رہنما تھے۔

Scanned with CamScanner

(محمد شفیق جھنگوی کرکارڈی' سکاٹ لینڈ)

☆مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت دشمنان صحابہؓ کی سازش کا نتیجہ ہے' حکومت پاکستان اس سازش کو بے نقاب کرے اور قاتلوں کو سرعام پھانسی پر لٹکائے۔(ڈاکٹر حاجی عبدالوحید' ڈیوز بری انگلینڈ)

☆مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بلند پایہ خطیب بے مثال ادیب تھے انہوں نے ہمیشہ اصحابؓ رسولؐ کی غلامی کو باعث فخر سمجھا۔اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔(حاجی محمد یسٰین آزاد' ابو بلال حاجی منیر احمد' انگلینڈ)

☆مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اپنی پوری زندگی اسلام کیلئے وقف کر رکھی تھی اور ہمیشہ نظام خلافت راشدہ کے احیاء کیلئے سرگرم عمل رہے۔(قاری محمد منہاج فاروقی شفیلڈ' انگلینڈ)

☆حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ انتہائی جرأت مند دلیر اور بہت زیادہ صفات حسنہ کے حامل قائد تھے۔انہوں نے کبھی بھی اپنے مشن اور موقف پر سودے بازی نہیں کی۔(انصر محمود' بریڈفورڈ انگلینڈ)

☆مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی خدمات کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔اللہ تعالیٰ انکی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ (قاری فضل ربی سکن تھوپ)

☆مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اسلام کے چاق و چوبند سپاہی اور محافظ تھے۔

(چوہدری عبدالستار' ایڈن برا۔حاجی عبدالحمید' ایڈن برا)

☆شہید اسلام مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ جرنیل کی تمام خوبیوں سے متصف تھے انہوں نے عالم اسلام کو جہادی اور سپاہیانہ زندگی سے روشناس کروایا۔(مولانا خالد حسین' برمنگھم جامعہ اسلامیہ)

☆وکیل صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ علم و عمل کے ساتھ ساتھ تصوف و طریقت پر بھی عبور رکھتے تھے۔انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں میں اسلامی روح پھونکنے کی کوشش کی۔(مولانا محمد اکبر امام' باتھ گیٹ اسلامک سینٹر)

جماعت منظم کرنے والا

حضرت فاروقی شہیدؒ کی زندگی میں قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں خلیفہ بلافصل کانفرنس کے موقع پر مولانا سے پہلی ملاقات ہوئی۔مولانا نے شب و روز ایک کر کے نہ صرف جماعت کو فعال اور منظم کیا بلکہ کارکنوں کے دل بھی جیت لیے تھے۔

عبداللہ خادم صدر بزم فکر اسلاف پاکستان

جماعتی مشن بام عروج پر

آپ نے اپنی خداداد صلاحیت کے پیش نظر "افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر" پر پورے عمل کرتے ہوئے تحفظ ناموس

Scanned with CamScanner

صحابہؓ اور شریعت بل کو ایوانوں میں پیش کیا اور کئی بار ان مسائل پر آپ نے مفصل مدلل تقاریر کر کے اراکین پارلیمنٹ کو ورطۂ حیرت میں ڈالا صرف اسی پر اکتفا نہیں بلکہ آپ نے صلح وصفائی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے حکومتی اور غیر حکومتی سطح پر بارہا یہ کوشش کی کہ دونوں فریق آپس میں مل بیٹھ کر دلائل سے بات کریں تاکہ لوگوں پر حق وباطل واضح ہو جاوے۔ ہاں اس سلسلہ میں اگر آپ کے لب ولہجہ میں تندی تیزی آئی تو وہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی مظہر رہی۔

محمد ایاز کلاچی

ایک عالمگیر شخصیت

مولانا اعظم طارق شہیدؒ آغاز شباب سے تاحیات اسلام کے ایک نڈر مجاہد کی حیثیت سے زندہ رہے۔ ان کی زندگی مشقتوں، مسلسل جدوجہد اور عمل پیہم سے عبارت تھی

مفتی ساجد حسین شاہ، ناظم اسلامک سٹوڈنٹس موومنٹ پاکستان

☆ اللہ ہمیں بھی جرنیل محترم کی طرح ناموس صحابہؓ کیلئے کام کرنے کی توفیق دے۔ (مولانا محمد اکرم، خطیب وامام جامع مسجد بلالؓ ہڈرزفیلڈ)

شہید ناموس صحابہؓ قائد محترم.....

مولانا اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ کا نام جب زبان پر آتا ہے تو یوں لگتا ہے کہ القابات، اوصاف وکمالات کا ایک عظیم باب کھلکیا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے سارے کمالات میں آپ کو ایک عظیم مقام دیا ہے۔ جرأت بہادری، تقویٰ وپرہیزگاری، اسلام اور مسلمانوں کی مقدس جماعت صحابہ کرامؓ کی عزت اور دفاع کے لیے سب کچھ قربان کر دینا آپ کا مشن تھا۔ آپ نے اپنے قول اور فعل سے اپنے مشن کو پورا کیا آپ کے مشن کے راستہ میں جو بھی رکاوٹ آئی آپ نے اس کو ٹھکرا دیا۔ گولی، جیل، دنیا کے عظیم مناصب اور پیسہ آپ کو اپنے مشن سے ہٹا نہ سکا آپ اپنے رب کے ہاں سرخرو ہو کر پہنچ گئے۔ اور آخری بار اپنے خون سے اپنے مقدس مشن کو کھل کر دنیا پر واضح کر دیا کہ یہ وہ مشن ہے جس پر شہید کا خون لگتا ہے تو یہ اونچا ہوتا ہے، چمکتا ہے اور میرے خون سے یہ اور چمکے گا اور اونچا ہوگا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ وقت قریب آنے والا ہے کہ جب دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب ہوگا اور کفر کا منہ کالا ہوگا۔ ان مقدس حضرات کے خون کی برکت سے دنیائے اسلام اور بالخصوص پاکستان کی سرزمین پر عظمت صحابہؓ کا جھنڈا لہرائے گا۔ آج جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں حالات اس کے برعکس ہیں رفض کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے اور اس سیلاب کی نظر میں پورا پاکستان آچکا ہے۔ مگر حالات بتاتے ہیں، سنا ہے اندھیرے کے بعد اجالا ہوتا ہے۔ اور خزاں کے بعد بہار آتی ہے۔ اسلام کی عظمت اور بلندی کی صبح طلوع ہونے والی ہے کفر اور اسکی اندھیری رات کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ اس لیے ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ مزید ہمت کے ساتھ اپنے مشن کیلئے کام کرنا چاہیے تاکہ ہماری نسبت بھی ان مقدس لوگوں کے ساتھ ہو جائے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اللہ پاک کے نبی مقدس کی جماعت مقدسہ کے دفاع کیلئے خدا کی رحمت کند این عاشقان پاک طینت را۔

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق کافی پرانا تھا لیکن آخری بار آپ سے ملاقات اور آپ کے ساتھ تقریباً تین دن کی معیت آپ کی ریاض آمد پر ہوئی۔ ریاض کے قیام اور الوداعی پروگرام تک خدمت کا موقع نصیب ہوا۔ اور مزید ریاض کے احباب کے اصرار پر حضرت نے برادرم جمیل عارف کے دولت خانہ پر ایک تحریر نامہ جو تقریری نامہ کے طور پر تحریر فرمایا ریاض اور دمام القصیم تین صوبوں کے جماعتی امور کی ذمہ داری بندہ کے سپرد فرمائی۔ آپ کا تحریر کردہ تقریری نامہ بندہ کے لیے ایک بڑا اعزاز ہے جو یادگار رہے گا۔ اللہ پاک آپکے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کا بدل ہماری جماعت کو اور پوری قوم کو نصیب کرے آمین۔ اللہ پاک آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی شہادت کو قبول فرما کر اسلام کو غلبہ نصیب کرے اور پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کا ذریعہ بنائے آمین!

قاری عبدالمنان، ریاض سعودی عرب

ایک شہید بھائی کے نام

؎ اشک بن کر یہیں پہ پی جائیں گے ہم
دریا بن کر یہیں پہ بہہ جائیں گے ہم
اے دین اسلام تیری وسعتوں کی قسم
تجھے چھوڑ کر ہرگز نہ جائیں گے ہم

اہلیہ قاری محمد تنویر سلیمی، الریاض سعودی عرب

جبل استقامت

؎ آندھی چلی تھی ایسی سنکر جدائی تیری
دھواں بھی اگل نہ پائی یہ شمع قلب میری
آنسوؤں کے موتیوں کی نازل ہوئی تھی باراں
اعظم تیرے دم سے موسم بھی تھا بہاراں
جھنگوی مشن کے پودے تیری لگن سے مہکے
تیری وفا تھی قائد بادصبا کے جھونکے
تیری سہانی زندگی تحریک تھی مسلسل
اللہ کی چاہتوں میں گزرا ہے تیرا پل پل

عبدالقادر علوی، قلعہ دیدار سنگھ

Scanned with CamScanner

خریداران یوسف میں نام تو آئیگا

نہ چھوڑی اہل جفا نے کوئی طرز ستم
مگر نہ اہل جنوں سے وفا کی ریت گئی
رقم ہے خون شہیداں سے لوح ہستی پر
شکست موت نے کھائی حیات جیت گئی

ابن الولی الکوہستان' کراچی

شہادت اعظم

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی اسلام سے گہرا لگاؤ رکھنے والی عوام اور مخلص مذہبی کارکن اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور دوغلی سیاست و دونمبر قیادت سے دامن بچاتے ہوئے اپنے آپ کو مولانا اعظم طارق شہید کے مشن سے وابستہ کرلیں کیونکہ یہ ہمارے اوپر فرض بھی ہے اور شہید قائد کا قرض بھی۔ نیز حکومت پاکستان کو بھی چاہیے کہ وہ تمام سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مولانا اعظم طارق کے قاتلوں کو عدالتی کٹہرے میں کھڑا کر کے ان کو ان کے انجام تک پہنچائے تاکہ آئندہ کوئی بھی بدطینت شخص یا گروہ وطن عزیز پاکستان میں علماء کرام کی زندگیوں سے کھیلنے کی جرأت نہ کر سکے۔

ملک غلام فرید ڈوگر (پل مظفر آباد ملتان)

مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت

اسلامی تاریخ شہداء کی قربانیوں سے بھری ہوئی ہے' اسلام کے بے شمار عظیم سپوت دین حق کیلئے قربان ہوئے اور ہمارے مذہب نے اپنے شہداء پر فخر کرنا سکھایا ہے اس لیے ہم اپنے شہدا پر ماتم نہیں کرتے بلکہ ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے مشن و پروگرام کو باقی رکھنے بلکہ آگے بڑھانے کا عزم کرتے ہیں۔

ثناء اللہ ایوبی، سرگودھا

تیری عظمت کو سلام

موت تو ہر ایک کو آنی ہے مگر موت میں فرق ہے' بقول شورش کشمیری مرحوم" کے کسی کی موت پر چہرے ہنستے ہیں تو کسی کی موت پر دل روتے ہیں موت تو ظالموں کو بھی آتی ہے مگر ان کی موت پر چہرے ہنستے ہیں اور شاہ جی کی موت پر ہمارے دل روتے ہیں" یہ بات شورش کاشمیری مرحوم نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی وفات پر ملتان قلعہ قاسم باغ پر حضرت بخاری پر تو خطاب کرتے ہوئے کہی تھی' اور میں خود وہاں موجود تھا۔ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی موت شہادت والی موت ہے جو عظیم تر ہے

Scanned with CamScanner

جس کی تمنا اور آرزو ہر کسی نے کی ہے اور رتبہ شہادت پانا بڑی سعادت ہے مگر ہمارے دل روتے ہیں' موت تو ان قاتل ظالموں کو بھی آئے گی میرا یقین ہے کہ ان کی موت پر چہرے ہنسیں گے۔ صوفی محمد شفیع' ملتان

ایک روشن مینار

مولانا محمد مسعود ازہر

غروب آفتاب کے وقت میں ان کی قبر پر پہنچا' ہاں وہ بھی دفن ہوگئے اسی کچی قبر میں غروب ہوگئے قبر کی مٹی ابھی تک گیلی تھی' بالکل اس غم کی طرح جس کے صدمے کا زخم بھی ابھی تک گیلا ہے۔ معلوم نہیں کب تک ایسا رہے گا؟ مجھے محسوس ہوا کہ وہ قبر میں آکر خوش ہیں اور پرسکون ہیں۔ ایسی گرم' تیز رفتار اور سخت زندگی جو اوّل تا آخر سعادت ہی سعادت تھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

اور پھر ایسی عاشقانہ موت کہ کچھ بھی سلامت نہ بچے' بہت کم خوش نصیبوں کے حصے میں آتی ہے۔

ھذا کتاب اللہ ینطق بیننا

لیس الشھید بمیت لایکذب

انہوں نے زندگی میں کب آرام کیا ہوگا؟ بچپن میں حفظ قرآن کی محنت' حفظ کے فوراً بعد درس نظامی اور دیگر علوم کی تحصیل کی مشقت فراغت کے متصل بعد خطابت' امامت اور مدرسہ کی ذمہ داری پھر حضرت مولانا زکریا صاحبؒ (کراچی والے) کی انتخابی مہم اور ان کے ہمراہ سیاسی بھاگ دوڑ پھر کراچی کی سطح پر سپاہ صحابہؓ کی ذمہ داری اور کارکنوں کی طرح سرگرمی پھر کراچی سے جھنگ کی طرف کوچ صوبائی اسمبلی' قومی اسمبلی' ملک بھر کے دورے' مشکل تنظیمی امور' بڑے بڑے اجتماعات' قاتلانہ حملے' جان گداز زخم' جیلیں' نظر بندیاں' عقوبت خانے' بے شمار دشمن' ان گنت دوست' انتخابی مہمیں' حاسدوں کے ریلے' محبت کرنے والوں کے میلے اور معلوم نہیں کیا کیا؟ بہت عجیب زندگی تھی' ان کے کسی ہم عمر نے اتنی مقبولیت' اسقدر قبولیت' اتنا کام اور اتنے حوادث نہیں دیکھے' انہوں نے سب کچھ اپنے اخلاص اور اپنی محنت سے بنایا اور اپنی ۴۲ سال کی زندگی کو صدیوں سے زیادہ برتا۔ ان کے سامنے متضاد ماحول تھا' ایک طرف علماء اور طلبہ' دوسری طرف سیاسی ورکر' تیسری طرف سیاسی اشرافیہ' وہ سب میں رچ بس جاتے تھے مگر اپنی پہچان اور امتیازی شان برقرار رکھتے تھے' وہ زندہ و تابندہ تھے تو نہ انہیں یہ بات سوچنے کی فرصت تھی اور نہ کسی اور کو کہ انہوں نے ایسا عروج کس طرح پایا؟ مگر اب وہ آرام فرما رہے ہیں اور اپنے زخموں کا (انشاء اللہ) اجر لوٹ رہے ہیں اب ضرور سوچا جائے گا کہ یہ سب کچھ کیا تھا؟ یہ عجیب و غریب زندگی کیسی زندگی تھی اور اس طوفان بلا خیز کا اصل راز کیا تھا؟ رجب شعبان کا مہینہ پھر آئے گا اور جب تک دنیا قائم ہے آتا رہے گا مگر اگلے سال دینی مدارس والے کس کا خوبصورت نام اپنے اشتہارات کے قلب میں لکھیں گے؟ جلسے ہوتے رہیں گے' اللہ تعالیٰ امت مسلمہ میں خطباء پیدا فرماتا رہے گا مگر سر سے لیکر پاؤں

Scanned with CamScanner

تک زخموں سے چور وہ دیوانہ اب جلسوں کا گرجتا اختتام نہیں بن سکے گا؟ اسمبلی کے اجلاس ہوتے رہیں گے' اہل حق وہاں بھی اپنی ذمہ داری نبھاتے رہیں گے مگر اسمبلی کے درودیوار تصنع اور مصلحت سے پاک ایک للکار اب کبھی نہیں سن سکیں گے تب بہت کمی محسوس ہوگی اور سوچنے والے ان کی زندگی کے بارے میں بہت کچھ سوچیں گے۔ہاں میدانوں میں دیوانہ وار کودنے والا ہر باطل کو للکارنے والا گولی' گالی اور زخموں سے نہ ڈرنے والا جیلوں' عقوبت خانوں اور تھانوں سے نہ گھبرانے والا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق میں ڈوب جانے والا' امی عائشہ امی عائشہ کی والہانہ صدائیں لگانے والا' وہ بارعب' باوقار' صاحب دید یہ جو دشمنوں کے دل پر تیز دھار کانٹے کی طرح مسلط تھا اب اس دنیا میں کسی کو ہنستا' بولتا' گرجتا' برستا اور تیزی سے زندگی کی گردن ناپتا نظر نہیں آئے گا' تب اس کی زندگی کے اوراق کھولے جائیں گے' تب دیکھا جائے گا کہ اس زمانے میں اس کا مقام کیا تھا؟ تب تھوڑی عمر میں تاریخ کے سینے پر ثبت ہونے والوں کی فہرست دیکھی جائے گی اور اس فہرست کے کسی عمدہ خانے میں اس کا نام ماضی میں اس جیسوں کے ساتھ قیامت تک کیلئے لکھ دیا جائے گا۔زمانہ کبھی بانجھ نہیں ہوتا وقت کی گود کبھی خالی نہیں رہتی' کردار ہمیشہ ابھرتے رہتے ہیں' ماضی میں جن شخصیات نے زمانے کے سینے پر اپنا وجود ثابت کیا ان کی عظمت ورفعت اپنی جگہ مگر حال اور مستقبل ان کے مثل لاتے رہیں گے' مؤرخ کا قلم لاکھ بخل کرے مگر اسے ایمان وقربانی اور عشق ووفا کی قدر کرنے والوں کیلئے اپنا دل کھولنا پڑے گا۔اگر عباسی خلفاء کے جبر وتشدد کے سامنے حق کی خاطر ڈٹ جانا کسی امام کا کمال تھا تو کیا اس زمانے کے جابر اس زمانے کے ظالموں سے کم ہیں؟ کیا آج کے عقوبت خانے ماضی کے تعذیب کدوں سے کمزور ہیں؟ کیا گولی اور بارود کا درد کوڑے' خنجر یا تلوار کے درد سے کم ہوتا ہے؟ نہیں! بالکل نہیں! تو پھر آج حق کی خاطر ڈٹ جانے والے کا مقام' حق کی خاطر جسم چھلنی کرانے والے کا مرتبہ اور حق کے راستے میں سب کچھ لٹانے والے کا مرتبہ ماضی کے اہل عزیمت کے برابر کیوں نہیں ہوسکتا؟ خیر چھوڑیں اس موضوع کو بات کسی اور طرف نکل جائے گی میں تو آج لوگوں میں جذبات کی زندگی دوڑانے والے اس شخص کی بات کررہا ہوں جو ایک کچی قبر میں آرام فرمارہا تھا۔ان کا بیٹا اللہ تعالیٰ اسے ان کا مثالی جانشین بنائے بتارہا تھا کہ ابو کو آرام کا وقت نہیں ملتا تھا۔اب انشاء اللہ خوب آرام سے ہوں گے' وہ کسی بزرگ کا خواب سنارہا تھا کہ حضرت عائشہؓ ابو کا انتظار فرمارہی تھیں۔وازواجہ امھاتھم' ایسی مقدس ماں کی طرف سے بشارت مل گئی اور کیا چاہئے' وہ صبر اور ہمت کے ساتھ اپنے والد کے واقعات سنائے جارہا تھا جبکہ میں اس کے بانصیب والد کو اس وقت سے جانتا ہوں جب یہ پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ان کی قبر مبارک پر جاتے ہوئے اور پھر نم دیدہ واپس آتے ہوئے پھر جھنگ شہر چھوڑتے ہوئے مجھے بہت کچھ یاد آرہا تھا مگر ان کی زندگی کو سمجھنا مشکل ہے۔وہ ہواؤں کی طرح اڑے' بادلوں کی طرح چھائے' موسلا دھار بارش کی طرح برسے' خوفناک بجلی کی طرح کڑکے' قوس' قزح کی طرح چمکے اور پھر لاکھوں یادیں اور ہزاروں نشانات چھوڑ کر چلے گئے اور بس..... باقی رہے نام اللہ کا.....

قبولیت اور عروج دینے والا صرف اللہ ہے دنیا چونکہ دارالاسباب ہے اس لیے کوئی نہ کوئی ظاہری سبب نظر آ ہی جاتا ہے۔۔۔ قبول شخصیات پر نظر ڈالیں کسی کی قبولیت ومقبولیت کا ظاہری سبب علم بنا' اللہ تعالیٰ علم والوں کو اونچے درجات دیتا

Scanned with CamScanner

ہے وکذلک والذین اوتوالعلم درجات الایہ کسی کو اس کے عمل نے اٹھایا کسی کا اخلاص اس کے چمکنے اور مہکنے کے سبب بنا' و کذلک نجزی المحسنین کسی کی قربانی نے اسے اونچی صف میں لا کھڑا کیا ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کسی کو اپنے مقصد کی لگن نے منزل تک پہنچایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

جبکہ بعض افراد کو ان کے دل میں اٹھنے والا دینی درد ان منازل تک جا پہنچاتا ہے جن منازل کا تصور ماشاءَ لیلے کارے دارد۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید کی جدائی کا ایک غم ہے جو امت مسلمہ پر سوار ہے ایک سوگواری ہے جس نے منبر و محراب کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ارباب اختیار سے ایک شکوہ ہے جو کسی بھی وقت اپنے تیور بدل سکتا ہے' ایک سسکتے کی کیفیت ہے جو ان کے اہل محبت پر چھائی ہوئی ہے' ایک احساس محرومی ہے جو بہت سارے افراد کے قلبی سکون کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے' ایک ذہنی انتشار ہے جو جرنیل کے اٹھ جانے سے افواج پر مسلط ہے جھنگ میں ان کے دفتر میں کافی گہما گہمی تھی لوگ آ رہے تھے اور جا رہے تھے' ان کی تنظیم جو چوتھی بار یتیم ہوئی ہے اس کے مرکزی رہنما سر جوڑ کر بیٹھے تھے' تعزیت یا مبارک دینے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ پریس والے گھر اور مسجد کے اردگرد منڈلا رہے تھے۔ گھر میں مہمانوں کا ہجوم صاف نظر آ رہا تھا اہل خانہ صبر و رضا کا پیکر بنے مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھے ہاں! سب تھے مگر میرا وہ خوبصورت' خوب سیرت پیارا یار نظر نہیں آ رہا تھا جسے دیکھ کر دل اپنی مصیبتیں بھول جایا کرتا تھا وہ اپنے جسم پر سوا سو سے زائد زخم' اور تیس سے زیادہ گولیاں کھا کر اجر لینے چلا گیا ہاں! اعظم طارق چلا گیا اب یہاں واپس نہیں آئے گا' روشنی کا وہ بلند مینار جسے دیکھتے ہوئے ٹوپی گر جاتی تھی جسے دیکھ کر دشمن جلتے تھے' جس کے ذریعے بے شمار لوگوں نے منزل کا راستہ معلوم کیا' وہ مینار اعظم جو اپنے اندر طارق کی چمک لیے ہوئے تھا' محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قربان ہو گیا' شہید ہو گیا' ہاں لوگو! آنسو بہاؤ اور دعائیں مانگو' محمد اعظم طارق' شہید ہو گیا' سہرا کرو اسے شہادت ملی' دشمنو! خوشی نہ مناؤ' شہید زندہ ہوتا ہے' ہاں ہاں! رب کعبہ کی قسم' شہید زندہ ہوتا ہے۔

بل احیاء ولکن لاتشعرون (القرآن)

تڑپتے ہیں ہمارے سینوں میں غم کوہساروں کے

۔مولانا محمد اعظم طارق کی شہادت کی خبر نے ہمیں رلا کے رکھ دیا۔ میں خود کو اور فضاؤں کو گھور رہا تھا۔ مجھے اپنے دیوانہ اور مجنوں ہونے کا شک ہونے لگا۔ اب بھی سوچتا ہوں تو جسم پر ایک بجلی کوند جاتی ہے۔ اب مولانا اعظم طارق کی آواز میں تقدیس رسالت کون سنائے گا؟ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی دل سوز آواز کون لگائے گا؟ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی وکالت کون کرے گا؟ عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے فضائل نوجوان نسل کے دماغوں میں کون اتارے گا؟ آہ مساجد و مدارس کے افتتاح اور رجب و شعبان کے پروگراموں میں کون کسے بلائے گا؟ بوڑھی اماں کس کے پاس جا کر اپنے بیٹے کا غم بیا

Scanned with CamScanner

کریگی؟ بزرگ کے چہرے کے آنسو کون صاف کرے گا؟ جی ہاں ہمیں ان کی جدائی پر غم اور شہادت پر ناز ہے ہم اپنے رب سے کامل یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قیمتی خون کا اثر دنیائے کفر پر ظاہر فرما کر ان کی خوشیوں کو غم میں بدلے گا۔ ختم نبوت' ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم' ناموس قرآن اور جہاد کی اس للکار اور دعوت کو قائم فرمائے گا جس کے لئے ایک ولی کامل کا خون زمین پر گرا۔

عصمت اللہ معاویہ

انداز مشفقانہ

وہ شمع کی مانند ہوتے ہیں کہ خود جل کر مخلوق خدا پر ضوفشانی کرتے ہیں خود مصائب و آلام' بے چینی و بے قراری برداشت کر کے دوسروں کو راحت و سکون عطا کرتے ہیں' خاموش ہوں تو ہیبت و وقار پہرہ دیں۔ محو گفتگو ہوں تو پھول برسیں۔ جب یہی بندگان رحمٰن عالم فانی سے عالم بقا کی طرف سفر باندھیں تو چار سو صف الم بچھ جاتی ہے انہیں خوش نصیبوں میں میرے محبوب قائد اور بڑے بھائی حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بھی ہیں جنہیں ہم سے جدا ہوئے آٹھ ماہ بیتنے کو ہیں لیکن ان کی باتیں' یادیں' انداز مشفقانہ' خلوص وللہیت یاد ہیں اور یاد رہیں گے وہ کسی صورت بھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔

محمد ندیم قاسمی

شمالی علاقہ جات کیلئے خدمات

گزشتہ سالوں میں شمالی علاقہ جات میں زلزلے آئے تو اس کی وجہ سے کافی مکان گر گئے اور ان گاؤں یعنی مٹھاٹ وغیرہ میں بعض جگہوں پر زمین اوپر نیچے ہوگئی وہاں کی بستیاں اجڑ گئیں لوگ ایک مشکل وقت میں آ گئے اور لوگوں کا وہاں رہنا محال ہوگیا تو حکومت وقت نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے لوگوں کو اٹھا کر شہروں میں منتقل کر دیا۔ اور ان کیلئے خیمے لگا دیئے گئے اور اس طرح سے وہ لوگ اپنی زندگی بسر کرنے لگے حکومت نے ان کیلئے خرچہ کا انتظام کیا لیکن بے درد حکمرانوں کا یہ تعاون تقریباً ایک سال تک رہا پھر انہوں نے تعاون کرنے سے انکار کر دیا کہ خود کمائیں اور کھائیں۔ جماعت اسلامی کے صدر مولانا عبدالسمیع اپنے ہمراہ ایک وفد لے کر اسلام آباد پہنچے لیکن ان کی کسی نے بات تک نہیں سنی آخر کار وہ ناکام ہو کر واپس ہو گئے پھر وہ حضرت جرنیل شہید" کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضرت قائد شہیدؒ نے فرمایا کہ ہمارے وہاں کے نمائندہ کو ساتھ لائیں تو اسی وقت مولانا عبدالسمیع آئے اور ملت اسلامیہ شمالی علاقہ جات کے صدر جناب حضرت مولانا عبدالعظیم مدظلہ کو ساتھ لیکر حضرت شہیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو حضرت نے انہیں اپنی گاڑی میں بٹھایا اور اسلام آباد لے گئے وہاں جا کر بڑے بڑے وزراء سے ملاقات کی اور انتھک محنت کر کے زلزلوں سے متاثرین کیلئے دوبارہ حکومت سے تعاون اور خرچہ وافر مقدار میں منظور کرایا۔

شیر جہاں چلاسی

Scanned with CamScanner

لاہور کا آخری سفر

وہ شیشہ تھا مگر پتھر کے لہجے سے نہ ڈرتا تھا
زمانے میں وہ رہتا تھا ' زمانے سے نہ ڈرتا تھا
سمجھتا تھا خداؤں سے الجھنے کے نتیجے کو
مگر وہ شخص ایسا تھا ' نتیجے سے نہ ڈرتا تھا
سمندر کے مزاجوں سے گرچہ وہ بھی واقف تھا
مگر موجِ طلاطم میں الجھنے سے نہ ڈرتا تھا
وہ بم ہوں یا کہ گولی ہو وہ ہنس کے پار کر جاتا
دکھوں میں بھی الجھ کر وہ بکھرنے سے نہ ڈرتا تھا

عامر محمود' ہڈیارہ لاہور

ممبر قومی اسمبلی غلام بی بی بھروانہ' منتخب جھنگ' مسلم لیگ (ق):۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کو بطور لیڈر انتہائی اعلیٰ پایا اک لیڈر میں جو خصوصیات ہونی چاہئیں اللہ تعالیٰ نے وہ تمام [illegible] رکھی تھیں۔ آپ دیکھیں وہ کتنے دور اندیش تھے ہر معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے۔ آپ دیکھیں انہیں معلوم تھا کہ اگر میں اپوزیشن میں چلا جاتا ہوں تو اس میں نقصان جھنگ کی عوام کا ہوگا اور میری جماعت کا ہوگا ان تمام معاملات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے انتہائی مدبرانہ فیصلہ کیا اور حکومت جوائن کی جو کہ یقیناً ایک کامیاب سیاستدان ہونے کی نشانی ہے۔

مولانا شہیدؒ کی بہت سی باتیں تھیں جو متاثر کن تھیں وہ جو کہتے تھے اس پر قائم رہتے تھے دوسرا پھر وہی بات کہوں گی کہ انہوں نے حکومت کی جو حمایت کی وہ میرے لیے متاثر کن تھی انہوں نے جھنگ کی عوام کی فلاح کیلئے جھنگ کی ترقی کیلئے' وہاں پر ترقیاتی کام کروانے کیلئے' ملک میں امن وامان قائم کرنے کیلئے' انہوں نے حکومت جوائن کی وہ چاہتے تو باقی مولویوں کی طرح وہ بھی کر سکتے تھے آتے کھاتے پیتے اور چلے جاتے مگر انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

وہ یہ بات جانتے تھے کہ مجھے عوام نے منتخب کیا ہے اب میری ذمہ داری ہے کہ عوام کے مسائل حل کراؤں وہ چاہتے تو اپوزیشن میں رہتے ہوئے اپنے مفاد بھی حاصل کر سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

آج ہمیں شدت سے مولانا کی کمی محسوس ہوتی ہے ممکن ہے اللہ اس ملک کو اور بہت سے لیڈر دے مگر جو بات مولانا کی تھی وہ اب مشکل ہی ہے اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک عجیب ہی چیز پیدا کی تھی۔ ان کی شخصیت فل آف کوالیٹیز (Full of Qualities) تھی ان میں قابل دید قائدانہ صلاحیتیں تھیں بالخصوص جھنگ میں بہت مشکل ہی نظر آتا ہے کہ ان جیسا کوئی اور لیڈر سامنے آئے۔

Scanned with CamScanner

دنیائے اسلام کا شہزادہ.....!

حافظ محمد کرمداد قریشی مظفر گڑھ

مولانا اعظم طارق نے دنیا بھر میں اصحاب پیغمبرؐ کی عظمت کے پھریرے لہرائے۔ جس کی زندگی پر اپنوں کو ہی نہیں بلکہ غیروں کو بھی رشک آیا۔ اس نے اپنی خطابت کے ایسے جوہر دکھائے کہ ظالم جاگیرداروں اور دشمنوں کی راتوں کی نیندیں اڑ گئیں۔

ستارے رہ گئے، نیر تاباں چلا گیا

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی یاد میں تنہا بیٹھا سوچ رہا ہوں کہ

وہ میرا رونقِ محفل کہاں ہے
میری بجلی، میرا حاصل کہاں ہے
مقام اس کا ہے دل کی خلوتوں میں
خدا جانے مقام دل کہاں ہے

مولانا سید محمد انعام اللہ شاہ بخاری، ساہیوال

مرنے کا گر سکھا گیا تو! شہید وفا تیرے نام

۱۶ اکتوبر بھول بھلیوں میں مصروف اپنے کام کاج میں جتے ہوئے لوگوں کے وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ ان کا محبوب قائد وفاقی دارالحکومت میں دن دہاڑے گولیوں کا نشانہ بن چکا ہے جھنگ کا شیر انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، شیر کبھی کچھاروں میں مرنے کی ترجیح نہیں دیتے بلکہ میدانوں میں جان دینے کو شان سمجھتے ہیں۔

تحریر محمود الحسن کاشر

بطل حریت

مثل ایوان سحر مرقد ہو فروزاں تیرا
نور سے معمور ہو یہ خاکی شبستاں تیرا

ایم ارشد علی بالاکوٹی

Scanned with CamScanner

سلامِ عقیدت

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے علم اور تجربے کی روشنی پھیلی اس روشنی میں اہل حق کو تحفظ ناموس صحابہ کا راستہ نظر آیا اور اس روشنی میں وہ چل پڑے مولانا اعظم طارق شہید ہو کر زمین میں غروب ہو گئے مگر ان کی لاکھوں کروڑوں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔

ابو عثمان۔ حافظ منظور احمد فاروقی (ٹنڈو آدم)

آہ! اعظم طارق..... واہ! اعظم طارق

؎ زمانہ سن رہا تھا بڑے شوق سے
ہم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

تحریر: ساجد حسین معاویہ

جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

قید خانوں میں حکومتی اہل کاروں نے اور باہر کی دنیا میں دشمنان صحابہ نے انہیں کئی بار شہید کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار وہ معجزانہ طور پر بچ نکلے۔ اپنے اور بیگانے یہ صرف اس لیے ایسا کرتے تھے کہ اعظم طارق انکی پیشانی پر روشن حرفوں سے لکھا ہوا تھا کہ

مری رفعتوں سے لرزاں کبھی مہر و ماہ انجم
مری پستیوں سے خائف کبھی اوج خسروانہ

تحریر: حافظ فرمان الٰہی۔

یادوں کے چراغ

میں نے دیکھی ہیں ہر ایک پھول کی آنکھیں پرنم
کیسے کہہ دوں کہ گلشن میں بہار آئی ہے
ویراں ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

حافظ محمد ندیم قاسمی پسرور

Scanned with CamScanner

کتنا بے رنگ ہوا میری امیدوں کا چمن

حافظ اقرار احمد عباسی

جیل کے پر کٹھن ماحول میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت کی خبر پر بے اختیار زبان سے یہ الفاظ جاری ہو۔ ؎ ''کاش میں اس سے قبل ہی دنیا سے اٹھالیا گیا ہوتا'' یہ خبر سن کر کچھ دیر کیلئے ماضی کے دریچوں میں جھانکنے لگا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کی خبر صحابہ کرامؓ تک پہنچی تو انہوں نے کن جذبات کا اظہار کیا تھا آنکھوں والے آنکھیں چھن جانے کی دعائیں کرنا شروع ہوگئے تھے کہ اب یہ آنکھیں دیدار یار سے محروم ہیں بہتر ہے کہ ان کی بینائی ہی چھین لی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں حکمتیں مصلحتیں ضرور ہوتی ہیں وہ اپنے نیک بندوں کو جب چاہتا ہے اپنے پاس بلالیتا ہے مگر ان کی جدائی پیچھے رہ جانے والوں کیلئے ایک المیہ بن جاتی ہے پیاروں کی موت یادوں کے ایسے انمٹ نقوش چھوڑ جاتی ہے جو رہ رہ کر ستاتے ہیں۔ ہم تو ابھی اپنے ذہن میں ایک خوبصورت مستقبل کا نقشہ سجائے مولانا کی قیادت میں اسلامی انقلاب کی عظیم منزل پر پہنچنے کے خواب دیکھ رہے تھے کے معلوم تھا یہ خواب حسرتیں ثابت ہوں گی اور جیل کا تنگ وتاریک ماحول اور بے بسی وبے کسی قائد شہیدؒ کے آخری دیدار سے بھی محروم کردے گی۔

؎ کتنا بے رنگ ہوا میری امیدوں کا چمن
قید تنہائی میں کیا کیا نظارے دیکھے
عمر بھر زور کچھ اتارہا طوفانوں کا
نہ سنبھل پائے کبھی اور نہ کنارے دیکھے
فلسفہ زیست کا اس وقت سمجھ آیا اقرار
موت کی سمت جو جاتے ہوئے پیارے دیکھے

زخموں سے چور مگر مضبوط جسم' بلند حوصلے' عالی ہمت کا یہ عظیم انسان ایک ایسا لیڈر تھا جو خود دھوپ میں چل کر سائبان کا کردار ادا کرتا تھا مولانا کے ساتھ قریبی رفاقت اور طویل سفر نے ان کی زندگی کے مطالعہ کا خوب موقع نصیب کیا ایک ایک ماہ کے مسلسل سفر میں مولانا کو انتھک محنت کا حامل پایا' مشن کی ترویج واشاعت کی تڑپ نے دن کا سکوں راتوں کا چین چھین لیا تھا بس ایک ہی فکر سر پر سوار رہتی تھی کہ امت کو ذلت اور پستی کے عمیق گڑھوں سے نکال کر ہدایت کے روشن راستے پر کس طرح چلایا جائے۔ مولانا کی انقلابی شخصیت پاکستان کو ایک اسلامی مملکت کے سانچے میں ڈھالنا چاہتی تھی ان کے خوابوں میں پاکستان کو عالم اسلام کی قیادت کا سہرا باندھ کر اسلام دشمنوں کی اکڑی ہوئی مغرور گردن خم کرنی چاہتے تھی۔ مولانا نے اس اسلامی ریاست کی بنیادی تیاری مکمل کرلی تھی ملک بھر میں کاروان شریعت کے عنوان سے چلنے والے قافلے میں مجھے شروع سے آخر تک مولانا کے ساتھ رہنے کا موقع میسر آیا' اس سفر میں خود میں نے ہزاروں افراد یک ایک ضلع میں نفاذ شریعت کے موت پر بیعت کیلئے تیار دیکھے۔ صرف یہ نہیں کہ لوگوں نے مولانا کے پروگرام سے زبانی اتفاق کیا بلکہ عملی طور پر آپ کے دیے گئے پروگرام کو نافذ کرکے دکھایا حتی کہ وقت کے وزیر داخلہ نے اخباری بیانات

Scanned with CamScanner

جاری کیے کہ مٹھی بھر لوگ پاکستان میں ایک متوازی حکومت قائم کر چکے ہیں۔ یہی وہ بنیادی کھٹکا اسلام دشمنوں کو آگاہ رہتا تھا کہ یہ شخص بس کامیابی سے نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کی منزل کی جانب گامزن ہے کل وہ اپنے مشن سے کامیابی کے بعد ہماری اکڑی ہوئی گردنوں کی خبر بھی لے سکتا ہے۔ اسی خطرے کے پیش نظر مولانا کو راہ سے ہٹا دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی شہادت عالم اسلام کیلئے ایک بڑا دھچکا ہے ملت ایک عظیم راہنما، نڈر لیڈر اور بے باک قائد سے محروم ہوگئی ہے ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ قافلہ اسلاف کے ایک بچھڑے ہوئے فرد تھے۔ جنہیں کفر کے سینوں پر مونگ دلنے کیلئے اس دور میں پیدا کیا گیا تھا ان کی شہادت پر دشمن کی صفوں میں خوشی کا ناچ ناچا جا رہا ہے مگر یہ اس کی بھول ہے۔ کسی دور میں بھی اسلام شخصیات کی محتاج نہیں رہا ہے ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا فرد ملت کی رہنمائی کے لیے ہر دور میں زندہ رہا ہے۔ آج الحمدللہ ایک کی بجائے سینکڑوں اعظم طارق تیار ہو چکے ہیں جو میدان عمل میں قائد شہیدؒ کے ادھورے مشن کی تکمیل کیلئے مصروف عمل ہیں اور نئے جذبے ولولے اور شوق سے نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے اپنی جانیں کھپانے کا عزم رکھتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اتحاد اتفاق اور نظم وضبط کو فروغ دیتے ہوئے اسلام دشمن سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیں اور مولانا کی شہادت کے باعث جو میدان خالی ہو گئے ہیں حسن بصیرت سے ان میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوائیں اس مشن پر اگر ہماری جانیں بھی لگ جاتی ہیں تو دن رات شہید قائد کے مشن کیلئے وقف کر دیں اپنے دل ودماغ کی ساری صلاحیتیں اصحاب رسولؐ کے دفاع کیلئے صرف کر دیں یہی شہید کا پیغام بھی ہے اور وقت کی ضرورت بھی ہے۔ اللہ ہمیں قائد شہیدؒ کے سچے مشن پر زندگی کے آخری لمحے تک وابستہ رکھے۔

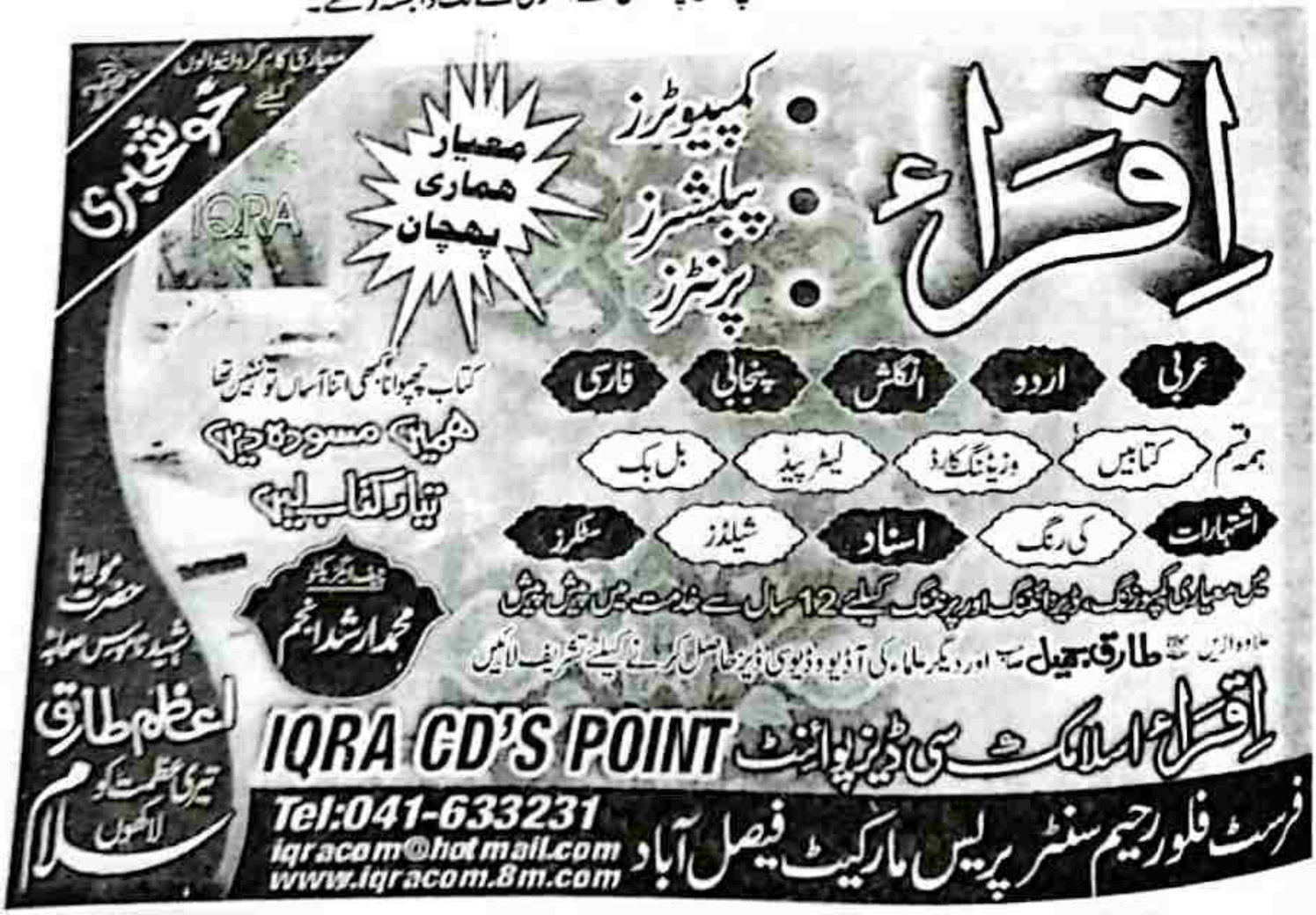

Scanned with CamScanner

محمد پیغمبر ﷺ　　یا اللہ مدد　　صحابہؓ رہبر

قاطع رافضیت　　خطیب اسلام　　جبل استقامت

حضرت مولانا

محمد اعظم طارق شہیدؒ

ان کی دینی، ملی، سیاسی، مذہبی خدمات کو

خراج تحسین پیش کرتا ہوں

پروپرائیٹر محمد ارشد

منجانب ارشد زری ہاؤس مینا بازار حضرو، ضلع اٹک

Scanned with CamScanner

میرا قائد.....میرا بھائی.....عظیم جرنیل

محترمہ حافظہ مصباح ضیاء، فیصل آباد

6 اکتوبر 2003ء شام تین بجے موبائل کی گھنٹی بجی میں شیخوپورہ سالانہ سیرت کانفرنس میں تقریر کرنے کیلئے گئی ہوئی تھی۔ نمبر میرا دیکھا بھالا تھا میں نے فوراً فون اٹینڈ کیا عظیم جرنیل' میرے بھائی مجھ ناچیز سے مخاطب تھے ہاں بھئی کیا حال ہے؟ تقریر کرلی؟ کب فارغ ہونا ہے؟ بیٹی کا کیا حال ہے بٹ صاحب (شوہر) کہاں ہیں میں اسلام آباد پہنچ کر رابطہ کرونگا آپ نے جس ٹیچر کا کام کہا تھا وہ ہوگیا ہے اچھا بھئی السلام علیکم!

یہ تھیں وہ آخری باتیں جو میرے بھائی نے مجھ سے کہیں اور میں تقریر کر کے واپس آئی راستے میں ہی معلوم ہوگیا کہ جرنیل سپاہ صحابہ شہید ہوگئے ہیں انگشت بدنداں' دماغ ماؤف ہوگیا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت گویا سلب ہوگئی آپ خود فیصلہ کیجئے جس مزدور سے اسکی مزدوری چھن جائے وہ کتنا تڑپتا ہوگا اپنی محنت پر اور جس کی متاع ہی لٹ جائے جس کا چمن اجڑ جائے گلستان عین شباب میں مرجھا جائے اس کا کیا بنے گا یہ سب سوچنے کی باتیں ہیں۔ اہلیان جھنگ سے ان کی مزدوری چھن گئی' اعظم طارق کے خاندان کی متاع لٹ گئی' سپاہ صحابہؓ ملت اسلامیہ کا چمن اجڑ گیا' مولانا عالم طارق کا گلستان مرجھا گیا' کیا کہنے اس جرنیل کے جس نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے جیل کی سلاخوں میں الیکشن جیت کر حاکم وقت کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا' جس نے شریعت بل پیش کر کے ایوانِ اقتدار کی نیندیں حرام کر دیں' ہائے اگر بل پاس ہوگیا تو ہم کیا کریں گے؟ جس نے اسمبلی میں اعلان حق کیا اپنے خطیبانہ جوہر دکھائے' سپیکر اسمبلی سے ہر وزیر تک الرٹ ہو کر آتا کہ اس جرنیل کی باتوں کا جواب کیسے دینا ہے؟ مولانا صاحب نے عالمی سطح پر اپنی جماعت کو متعارف کروایا' پاکستان سے لے کر پورے یورپ تک اعلان حق کی طرح اصحاب رسولؐ کے مشن کا لوہا منوایا وہ اپنی ذات میں اک انجمن تھے' دوست تو دوست دشمن بھی اعظم طارقؒ کے اعلیٰ اخلاق کے معترف تھے' میں اس عظیم بھائی کے کارنامے درج کروں تو اک کتاب بن جائے ایسی عظیم الشان روایات دے گئے' اپنی اولاد سے لے کر سارے کارکنوں کو اک ہی پیغام ہے کہ ہمت و محنت سے نام پیدا کرو تقویٰ و پرہیز گاری میں اپنی مثال آپ تھے' وہ خطوط میرے لیے اعزاز ہیں جو انہوں نے جیل سے مجھے تحریر کیے اور اکثر خطوں میں ذکر اللہ کی طرف رغبت کا سبق دیتے ہیں۔ اس عظیم انسان کی عظمت و رفعت کو کیسے بیان کروں ہر وقت' ہر موقع' پر ہر عزیز رشتے کا خیال رکھنے والے یتیموں و مسکینوں پر خصوصی شفقت کرنے والے عظیم اعظم طارق کو اب کہاں تلاش کریں گے۔ جب شہادت سے قبل مولانا ہماری یونیورسٹی جامعہ ام القریٰ العالمیۃ للطالبات تشریف لائے میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے یونیورسٹی کو سعودی عرب سے رجسٹرڈ کروانے کیلئے درخواست جمع کروادی ہے بلا اختیار آنکھوں میں آنسو بھر گئے اور فرمایا کہ یہ ایک تاریخی کارنامہ ہے بہن آپ کا یہ کارنامہ نہایت عقلمندی پر مبنی ہے۔ مولانا صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کاش سعودی عرب کی طرح ملک پاکستان میں بھی اسلام کا بول بالا ہو اسلامی قوانین نافذ ہوں اور ہمیشہ امن کیلئے کوششیں کرتے رہے موجودہ گورنمنٹ نے جب وفاقی وزیر برائے مذہبی امور کی آفر کی تو مولانا صاحب ہمارے غریب خانہ تشریف لائے اور ساری روئیداد کہہ ڈالی میں اور میرے شوہر نے کہا کہ آپ وزارت

Scanned with CamScanner

تول کرلیں لیکن اس عزم واستقلال کے پہاڑ نے ایک ہی: ب دیا" اگر وزارت قبول کرلی تو حق بات کیسے کہوں گا یعنی حق بات کیلئے وزارت کو ٹھکرا دیا ایسے عظیم لوگ کہاں ملتے ہیں ایسے ہزاروں واقعات ہیں کبھی موقع ملا تو علیحدہ قلمبند کروں گی انشاء اللہ۔ میں حیران تھی کہ پارلیمنٹ لاجز میں اللہ کے فضل سے یہ پہلا ایم این اے تھا جس کے دروازے دشمنوں کیلئے بھی کھلے تھے اور اکثر اوقات مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مولانا صاحب ہالیڈے ان (موجودہ اسلام آباد ہوٹل) میں رات کو قیام فرماتے وہ عظیم قائد عظیم رہنما اور بہت ہی بااخلاق عظیم انسان تھے' انتہا درجے کے مخلص اور نہایت سادہ مزاج' بعض اوقات لوگ تلخ باتیں بھی کر جاتے لیکن مولانا میں یہ صلاحیت کثرت سے موجود تھی کہ انہیں نہایت محبت واحترام سے قائل کر لیتے' اسمبلی ممبران میں بعض ایم این اے یہ کب برداشت کرتے تھے کہ ہم سے جونیئر ممبر اسمبلی اور عزت واحترام میں تمام سینئرز سے بھی آگے نکل گیا طرح طرح کی الزام تراشیاں شروع کردیں بعض عاقبت نااندیش لوگوں نے مولانا کی ذات پر کیچڑ تک اچھالے یہ وہ گھٹیا باتیں تھیں جس سے مولانا محمد اعظم طارق کا دامن بالکل صاف شفاف تھا۔ کبھی کبھی یادوں کی پرچھائیاں بہت دور تک بکھر جاتی ہیں اے کاش مولانا واپس لوٹ آئیں لیکن فوراً خیال آتا ہے یہ حکم ربی ہے الحمدللہ ہم تو اللہ کی رضا پر راضی ہے اور رب العزت نے جتنا کام لینا تھا لے لیا اللہ پاک قبول فرمائے (آمین) اکثر لوگ اب مولانا اعظم طارق سے اپنے قریبی رشتے جوڑ کر دوستیاں ظاہر کر کے اونچا بننے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں انہیں مولانا کے دور کی باتیں اور وہ اختلافات سامنے رکھنے چاہئیں جو انہوں نے زندگی میں مولانا صاحب کے ساتھ روا رکھے اور کچھ مہربانوں۔ شہادت کے ساتھ ہی وفاداریاں تبدیل کرنے میں مثال قائم کردی۔ اعظم طارقؒ سے فوائد حاصل کر کے آج آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں، یہ تمام مطلب پرست ٹولہ ہے ان سے موجودہ قیادت کو آنکھیں کھول کر رکھنا پڑیں گی۔ دلوں میں بغض رکھتے ہیں بظاہر دوستانہ ہے خوشامد کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالنا پڑے گی اور میں یہاں اس عظیم قائد کی عظمت کو ہزاروں سلام پیش کرتی ہوں نہایت معذرت کے ساتھ عرض کروں گی اے ممبران اسمبلی! کیا یہ جرأتوں کا عظیم بادشاہ اعظم طارق آپ کا ساتھی نہیں تھا حافظ قرآن عالم دین اعظم طارق آپ کا ساتھی نہیں تھا آپ نے نام نہاد اتحاد کی خاطر اتنے عظیم انسان کی قربانی کو معمولی جانا اور آج تک اسمبلی میں ایک بھی احتجاجی تحریک پیش نہ کی اور کوئی احتجاج نہ کیا اسمبلی علماء سے بھری پڑی ہے لیکن کرسی اور پہلی اور آخری دفعہ کی ایم این اے شپ بہت عزیز ہوگئی کہ اعظم طارقؒ کیلئے کوئی بھی حق نہ کہہ سکا افسوس ایسی سوچ پر جب مولانا کا جسد خاکی لہو سے لت پت ہسپتال پہنچا تو یہ خبر پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور اس عظیم جرنیل کو لال مسجد جو شہداء کا مرکز تھی وہاں لایا گیا پھر صبح اس عظیم خطیب کے جنازہ کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے رکھا گیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اختلافات اپنی جگہ اتحاد و یکجہتی کا درس دینے والے محراب ومنبر پر دین اسلام کے فروغ کو بیان کرنے والے علماء پارلیمنٹ لاجز میں موجود ہونے کے باوجود نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے شہید ناموس صحابہؓ و شہید ملت اسلامیہ کا نماز جنازہ اور کوئی ممبر اسمبلی حاضر نہ ہوا۔ افسوس تو زیادہ بڑھ گیا۔ جس عظیم انسان کے قیمتی ووٹ سے موجودہ حکومت وجود میں آئی اس حکومت کے کسی بھی نمائندہ نے نماز جنازہ میں شریک نہ ہونے کی شاید قسم کھائی تھی اور محترم وزیراعظم پاکستان نے بھی ایک لفظ نہ بولا یہاں میرا مطلب کسی کے بولنے یا نہ بولنے سے فرق کچھ نہیں پڑتا بس اخلاص و دیانت داری کی وضاحت ہو جاتی ہے جن لوگوں کو طارقؒ و فاروقؓ نے اپنی تربیت دی عزت دی جب وہ بولنے لگے جب معاشرہ میں ان کا مقام بنا

Scanned with CamScanner

تو انہوں نے طوطا چشمی کا وہ ثبوت دیا شاید تاریخ وہ ثبوت پیش نہ کر سکے بہر حال قصہ مختصر مولانا اعظم طارقؒ ایک عظیم جرنیل عظیم بھائی نہایت محبت کرنے والا باپ اور عظیم قائد تھے ان جیسا صدیوں بعد ملنا بھی مشکل ہے مجھے آج بھی یاد ہے وہ پہلی ملاقات 1991ء کی بات ہے کہ جب میری مولانا صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی انہوں نے نصیحت فرمائی کہ ناموس اصحاب رسولؐ کے لیے کام کرنا نہایت قسمت و مقدر کی بات ہے۔ آپ اصحاب رسول کیلئے کام کرو اللہ آپ پر محبت و رحمت کی بارش کرے گا انشاء اللہ۔

جب میری جماعت مشن صحابیاتؓ ڈومن فورس پاکستان طالبات میں مقبول ہوئی تو الحمد للہ مولانا صاحب ہمارا کام دیکھ کر حیران رہ گئے اب مشن صحابیاتؓ میری نہ رہی بلکہ ہر سنی ماں بہن اور بیٹی کی جماعت ہے ہم انشاء اللہ شہداء کے عظیم مشن کو جاری و ساری رکھیں گے اور آخر میں بڑے بڑے لیڈر حضرات سے ہاتھ جوڑ کر کہوں گی اپنے اختلافات بھلا کر ہم جیسے غریبوں کی قیادت کریں اور ہمیں پھر سے مشن جھنگوی کیلئے ایک موقع دیں کیونکہ یہ ناموس اصحاب رسولؐ کی بات ہے اور یہاں عظیم و قیمتی جانیں قربان ہو چکی ہیں کسی بھی مسئلہ کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں ورنہ جھنگوی، فاروقی، قاسمی، مختار، طارق، دیگر شہداء کو کیا منہ دکھانا ہے ہم ایک ہیں اور ایک ہی رہیں گے آخر میں قارئین خلافت راشدہ کو بدر ابن اعظم طارق کی ولادت مبارک اور اعظم طارق کو انکی شہادت مبارک۔

Scanned with CamScanner

بارھواں باب

شعراء کرام

کا

خراجِ عقیدت

Scanned with CamScanner

(قطعہ) تاریخ شہادت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

از محمد ریاض تبسم

نازوں سے پلے اعظم
تھے بہت بھلے اعظم
تھے عجز و انکساری کے
سانچے میں ڈھلے اعظم
ہر دور میں حق کہنے سے کبھی
ہرگز نہ ٹلے اعظم
باطل کو روندا کرتے تھے
پاؤں کے تلے اعظم
اکتوبر چھ کو! پیر کے دن
خدا سے ملے اعظم
لگایا موت شہادت کو
تب ہنس کے گلے اعظم
وہ سال تبسم لکھ کے دیکھ
جب خلد چلے اعظم

Scanned with CamScanner

وہ شاہی کو فقیری پر گیا اپنی لٹا طارقؒ

صحابہؓ کے تحفظ کیلئے جاں دے گیا طارق
جھکا نہ ظلم کے آگے نہ لالچ سے بکا طارقؒ

وہ کہتا تھا کہ بچے مجھ کو بھی پیارے ہیں اے سنیوا
مگر اصحابؓ کی خاطر گیا بچے بھلا طارقؒ

کبھی راکٹ کبھی گولی کبھی جیلیں کبھی بیڑی
وہ سر کرتا گیا سب کچھ عجب تھا راہنما طارقؒ

وہ کہتا تھا صحابہؓ کے لیے ہی جینا مرنا ہے
جو کہنا تھا وہ کر گزرا تھا کتنا باوفا طارقؒ

جو جھنگویؒ سے کیا وعدہ وہ پورا کرکے دکھلایا
وہ جن یاروں سے بچھڑا تھا گیا ان سے ملا طارقؒ

نہ عہدہ چاہتا ہوں میں نہ کرسی کی طلب مجھ کو
وہ شاہی کو فقیری پر گیا اپنی لٹا طارقؒ

وہ تھا الطاف سنیوں کا پیارا قائد رہبر
وہ خود ہی کارواں تھا اور میر کارواں طارقؒ

(حافظ محمد الطاف منہاس)

یادوں کے چراغ

حافظ محمد ندیم قاسمی پسرور

میں نے دیکھی ہیں ہر ایک پھول کی آنکھیں پرنم
کیسے کہہ دوں کہ گلشن میں بہار آئی ہے
ویراں ہے میکدہ خم وساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

Scanned with CamScanner

مولانا محمد اعظم طارق شہید

ابن صدیق عبدالرحمن گجراتی

جدا ہو گیا ہم سے رہبر ہمارا
وہ تقدیر ملت کا روشن ستارا

تاباں تھی اس سے یہ دنیا ہماری
لرزاں تھے اس سے کفر کے حواری
اسلام کی خون سے کی آبیاری
ڈرتے تھے گھوڑوں گدھوں کے پجاری
وہ باطل کی موت اہل حق کا پیارا

اس نے مسلم و روافض کی پہچان دی
اس نے ظلمت میں شمع ایمان دی
زور باطل میں بھی حق کی آذان دی
مشن پورا کیا جاکے پھر جان دی
اس نے اسلام کو کل جہاں میں نکھارا

اس کو منزل کی دوری ذرا نہ لگی
جیل و زنجیر راہ سے ہٹا نہ سکی
دشمنی کوئی بھی رنگ دکھا نہ سکی
اس کی عظمت دلوں سے مٹا نہ سکی
کسی بھی میداں میں وہ ہمت نہ ہارا

جدا ہو گیا ہم سے رہبر ہمارا
وہ تقدیر ملت کا روشن ستارہ

Scanned with CamScanner

جبل استقامت تا عمر رہے ہیں ہم

بیعت مولانا محمد اجمل مانی، گلشن دسوہہ لیہل آباد

تاریکیوں کی سحر رہے ہیں ہم
ہر سیپ میں گہر رہے ہیں ہم
اپنوں سے زخم کھا کے بھی دوست
اعداء کیلئے برق شرر رہے ہیں ہم
گولی و گالی کی چلچلاتی دھوپ میں
اپنے ہمسفر کیلئے ابر رہے ہیں ہم
عدو مار کے سمجھا کہ ہم مرگئے
مر کے بھی یارو امر رہے ہیں ہم
مثل سوا کب بھی زیست گزارو تو بڑی بات
آؤ دیکھو کہ سدا قمر رہے ہیں ہم
گم کردہ راہ کے مسافر تجھے کیا خبر
کروڑوں کے راہبر رہے ہیں ہم
ہوتا تھا جن دنوں ہر سمت خزاں کا راج
تب بھی بہار کے نامہ بر رہے ہیں ہم
جورو جفا کی آندھیوں کے باوجود
جبل استقامت تا عمر رہے ہیں ہم
آؤ دیوانوں کے گرویں اپنی
خلا میں تمہارے منتظر رہے ہیں ہم
شمشیر بکھنے سے ہی آتی ہے
کب کیا ہے فن ور رہے ہیں ہم

Scanned with CamScanner

گلی کوچے میں پھرتے ہیں لئے تیرا پیغام اعظمؒ

صحابہؓ کا تھا سپاہی صحابہؓ کا غلام اعظمؒ
تیری جرأت کو کرتا ہے ہر ایک سلام اعظمؒ

صحابہؓ کا تھا تو عاشق صحابہؓ کا دیوانہ
امی عائشہؓ کا تو فرزند بڑا ذی احترام اعظمؒ

صحابہؓ کے تحفظ کیلئے اپنی دی جاں تو نے
یہی مقصد یہی تیرا شیوہ تھا صحابہؓ کا ہو نام اعظمؒ

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کا تو پروانہ
انہی کے نغمے گاتا تھا یہی تیرا کلام اعظمؒ

مشن جھنگویؒ کو پہنچایا حکومت کے ایوانوں میں
تو فرعونوں کیلئے تھا شمشیر بے نیام اعظمؒ

بہت سے کافر اپنے بل میں لرزتے تھے
صحابہؓ کے دشمنوں کو دی تو نے لگام اعظمؒ

تجھے دیکھوں تو مجھ کو یاد آئے احمد بن حنبلؒ
نہ خالی کوئی ستم سے تیری صبح یا شام اعظمؒ

جسم چھلنی ہو بموں سے یا ہاتھوں میں ہوں ہتھکڑیاں
صحابہؓ کا تو دیوانہ یہی تیرا تھا کام اعظمؒ

سیاست ہو خطابت ہو یا صحابہؓ کی وکالت ہو
تو ہر میدان میں چھایا تیرا تھا کافی نام اعظمؒ

تو دیوبند کا ستارہ تھا تو دیوبند کی تھی آبرو
تو یوسفؒ کا خلیفہ تھا واللہ تیرا مقام اعظمؒ

لدھیانویؒ علی شیر حیدری ہو ڈھلوں یا رحمانی
تیرے ان جانثاروں کو کفر پر اک کہرام اعظمؒ

تو تھا سینوں کا لیڈر اور اسمبلی کا تو شہزادہ
تو اس دھرتی پہ چاہتا تھا خدا کا نظام اعظمؒ

عظمتؔ دعا مولا عثمانی و حیدری کو عمر دے دے
گلی کوچے میں پھرتے ہیں لئے تیرا پیغام اعظمؒ

(حافظ عظمت حیات معاویہ۔ تلہ گنگ)

Scanned with CamScanner

دنیائے شہادت کے شہیدوں میں حسین آپ

ایم۔اے راہی ڈی۔جی۔خان

ناموسِ صحابہؓ کے علمدار و امیں آپ
دُنیائے شہادت کے شہیدوں میں حسیں آپ

عُشاقِ صحابہؓ میں سرِ بام جِرا نام
اس خاک پہ ہوتے ہوئے فردوس مکیں آپ

اخلاص کی پاتال کے غواص ہو طارق
ہے نور فشاں روئے زمیں زہرہ جبیں آپ

کیوں شمس و قمر گہن زدہ نظر آئیں
ظلمت کے سیاہ دور کی بھی صبح یقیں آپ

ہورزم گہہ ہستی میں اِک لشکر جرار
سایۂ ملائک میں ہو تنہا تو نہیں آپ

اے طارق اعظمؒ اے شہیدِ درِ یزداں
للکار کہیں ہوتی نظر آتے کہیں آپ

اے اسوۂ حسنہ کے پیمبرؐ میرے رہبر
یکتائے زمانہ لہو مرا مسلک و دیں آپ

تو بکرؓ و عمرؓ سید عثمانؓ و علیؓ بھی
سب آپ کے سالار ہیں اور زیرِ نگیں آپ

وہ خطہ پاک اتنا متبرک و اولیٰ
راہیؔ کہ جہاں حشر تلک خاک نشیں آپ

Scanned with CamScanner

جرأت کی ایک چٹان اعظم طارق تھے

بے باک نڈر انسان
ملت کے شیر جوان
شہرت نہ امارت کی خاطر
انہوں نے جان نچھاور کی
غیرت کا ایک نشان
ملت کے شیر جوان
قدرت سے انہیں انعام ملا
اُجرت ہو جس کی رضائے حق
جرأت کی ایک چٹان
ملت کے شیر جوان
برپا رہا ان کا گلی گلی
اصحابؓ نبی کے سینوں میں
یہی کرتے وعظ بیان
ملت کے شیر جوان
ہر بات تھی پُر تاثیر ان کی
ہر چاہنے والے کے دل میں
بے مثل سیاستدان
ملت کے شیر جوان

اعظم طارق تھے
اعظم طارق تھے
لڑتے تھے صداقت کی خاطر
ماؤں کی حفاظت کی خاطر
اعظم طارق تھے
اعظم طارق تھے
جرنیل سپاہ صحابہؓ نام ملا
کرنے کو وہ کام ملا
اعظم طارق تھے
اعظم طارق تھے
ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علی
تھی نور نبیؐ کی شمع جلی
اعظم طارق تھے
اعظم طارق تھے
انمول تھی ہر تقریر ان کی
پوشیدہ ہے تصویر ان کی
اعظم طارق تھے
اعظم طارق تھے

محمد ریاض مجسم

Scanned with CamScanner

تیرھواں باب

شہید ناموسِ صحابہؓ و اہلِ استقامت ازہر قومی اسمبلی

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

اور اہلِ جھنگ

بے مثال ترقیاتی منصوبے

نئے تعلیمی ادارے

ریلوے ٹریک پر انڈر پاس کی تعمیر

بے روزگاروں کیلئے ملازمتیں

سوئی گیس

انڈسٹریل زون کا قیام

پسماندہ دیہات کیلئے بجلی کی فراہمی

نئی سڑکوں کی تعمیر

سیوریج سسٹم کیلئے کروڑوں روپے کی گرانٹ

ملک بھر کے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں جھنگ کے ہزاروں نوجوانوں کی بھرتی

تاریخ ساز کارنامے

Scanned with CamScanner

آئینہ دکھلاتا رہا

تو سدا باطل کے طوفانوں سے ٹکراتا رہا
تو علم عظمت اصحاب لہراتا رہا

تو زبان سے سیرت اصحاب و اہل بیت کی
خون مسلم ہر دم و ہر آن گرماتا رہا

لرزہ تھا ایوان باطل میں تیری للکار سے
تو سدا اسلاف کی تاریخ دہراتا رہا

ایک عشرے تک رہا تو حبس بے جا کا اسیر
تو پیام حق مجالس میں بھی پہنچاتا رہا

مشکلیں تجھ پر پڑی ہیں بے شمار و بے حساب
تو مگر مشکل کو خاطر میں ہی کب لاتا رہا

قوت طاغوت تیرے درپے آزار تھی
تو مگر طاغوت کو آئینہ دکھلاتا رہا

سیرت نعمانؒ عزم حنبلیؒ تیرا شعار
بن کے سرہندیؒ تو ہر باطل سے ٹکراتا رہا

تو مداح عظمت اصحابؓ واہل بیتؓ تھا
عظمت اصحابؓ کے تازیست گن گاتا رہا

دھونس دھمکی اور لالچ کے ہوئے حربے تمام
پاؤں کی ٹھوکر سے ہر لالچ کو ٹھکراتا رہا

لرزہ بر اندام تھا باطل تری للکار سے
تو دلائل سے حقیقت اپنی منواتا رہا

ہوگیا اعظم تو ناموس صحابہؓ پر نثار
جن کی عظمت کے ترانے عمر بھر گاتا رہا

تو شہید عظمت و ناموس اہل بیتؓ ہے
عمر بھر تو عظمت اصحابؓ جتلاتا رہا

تیری تربت پر ہوں لاکھوں رحمتیں صبح و شام
تو حریف رو سیاہ کے دل کو برماتا رہا

خون رو احقر شہادت پر شہید ناز کی
ظلم سہہ سہہ کر پھر پرچم حق کا لہراتا رہا

(عبدالحلیم احقر، اچھریاں مانسہرہ)

Scanned with CamScanner

اہل جھنگ کے لئے ترقیاتی منصوبے

ترتیب: محمد عبداللہ ایجنسی ہولڈر ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' جھنگ

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے 20 اکتوبر 1991ء سے 16 اکتوبر 2003ء تک بارہ سالوں میں تین مرتبہ قومی اسمبلی اور ایک مرتبہ پنجاب اسمبلی میں جھنگ کے عوام کی نمائندگی کی۔ اس دوران تقریباً سات سال کا عرصہ جیل میں رہے۔ حتیٰ کہ زندگی کا آخری الیکشن ہی جیل سے جیتا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جھنگ کے عوام کو مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ والہانہ محبت و پیار اور عشق کی حد تک انس تھا۔ قیام پاکستان سے لیکر مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ممبر قومی اسمبلی بننے تک جتنے لوگ جھنگ کے عوام کی نمائندگی کیلئے اسمبلی گئے انہوں نے جھنگ کی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کی بجائے عوام کو مایوسیوں' محرومیوں اور غربت کے سوا کچھ نہیں دیا۔ جھنگ جو قیام پاکستان سے پہلے کا پاکستان کا سب سے بڑا ضلع تھا۔ فیصل آباد اور سرگودھا دونوں تحصیلیں بھی جھنگ میں شامل ہوا کرتی تھیں۔ اپنے نمائندوں کی عدم توجہ' غفلت اور بے حسی کی وجہ سے سکڑ سکڑ کر فیصل آباد ڈویژن کا ایک پسماندہ ضلع کہلانے پر مجبور ہو چکا تھا۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے ایم این اے بننے کے بعد جھنگ کی غیور' مجبور اور محروم سنی عوام کو سر اٹھا کر جینے' اپنے حقوق کیلئے لڑنے اور ظلم کا راستہ روکنے کی ہمت اور حوصلہ عطا کیا۔ سپاہ صحابہؓ کے بانی حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے جھنگ کی غیور مسلم عوام کے دلوں اور دماغوں کے اندر غیرت و جمعیت کا جو پودا لگایا' مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اس پودے کی آبیاری کر کے اس کو تناور درخت بنا دیا۔ اس درخت کی شاخیں اب اتنی پھیل چکی ہیں کہ کوئی صحابہ دشمن ذریت کا نمائندہ جھنگ شہر کے حلقہ سے قومی اسمبلی کا ممبر بننے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

جھنگ کے عوام کیلئے ترقیاتی کاموں کے حوالے سے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ جھنگ ایک ایسا ضلع ہے جسے انگریز سے وفاداری اور مسلمانوں سے غداری کے عوض جاگیر اور سول و فوجی القاب حاصل کرنے والے سیاستدانوں اور ان کے جانشینوں نے اپنے مفادات کیلئے اس بے رحمانہ انداز میں دن بدن تباہی اور پسماندگی کے گڑھے میں اسکی تحصیلیں فیصل آباد اور سرگودھا اس سے الگ ہونے کے بعد صنعتی اور مقامی نوعیت کے لحاظ سے اہم مقام حاصل کر چکی ہیں۔ جاگیردار طبقہ نے نہ تو اس علاقہ کو صنعت و زراعت کے حوالہ سے پروان چڑھنے دیا۔ اور نہ ہی اس علاقہ میں ترقیاتی کاموں کے ذریعے عوام کی زندگی کی بنیاد ضروریات فراہم کرنے میں کوئی دلچسپی لی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہید سب سے پہلے جھنگ کے عوام کے بنیادی مسائل کی طرف توجہ دی۔

سوئی گیس:۔

مولانا اعظم طارق نے 1992ء کے ضمنی الیکشن میں اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنے قائد مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے

Scanned with CamScanner

اس وعدہ کی تکمیل ضرور کریں گے کہ جس میں انہوں نے جھنگ میں سوئی گیس لانے کا ذکر کیا تھا اور قومی اسمبلی میں اپنے پہلے اور آخری خطاب میں بھی خصوصیت سے سوئی گیس کا مطالبہ کیا۔ مولانا اعظم طارق نے منتخب ہونے کے بعد جب حکمران طبقہ نے انہیں اور جھنگ کے عوام کو انتقام کا نشانہ بنانے کا عمل شروع کر دیا۔ ترقیاتی فنڈز روک کر جھنگ کے عوام کو ہراساں کرنے' پولیس تشدد کا نشانہ بنانے اور سابقہ جاری ترقیاتی کام رکوانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولانا شہیدؒ نے ان تمام نامساعد حالات کے باوجود قومی اسمبلی کے پلیٹ فارم پر ناموس صحابہ بل کے ساتھ ساتھ جھنگ کے عوام کے لیے سوئی گیس کی فراہمی کے لیے آواز بلند کی تھی اس کے ساتھ ساتھ صدر مملکت غلام اسحاق خان سے تعلقات استوار کیے اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ جھنگ کے لیے سوئی گیس کی ترسیل کے لیے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔ چنانچہ صدر غلام اسحاق خان کی دلچسپی سے یہ ناممکن کام ممکن ہو گیا اور 26 کروڑ روپے کی لاگت سے تیس کلومیٹر دور ٹوبہ ٹیک سنگھ سے جھنگ تک سوئی گیس کی پائپ لائن بچھانے کا منصوبہ نہ صرف منظور ہو گیا بلکہ اس پر کام جاری ہو گیا۔ اس وقت جھنگ میں سوئی گیس کے چولہے جل رہے ہیں اور ہر خاص وعام کی زبان سے مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے لیے دعائیں نکل رہی ہیں۔

بجلی کی ترسیل:۔

جھنگ کی دیہی آبادی جو مزدوروں' کسانوں' غریب مزارعین اور چھوٹے چھوٹے طبقہ کے زمینداروں پر مشتمل ہے۔ سب سے زیادہ جس نعمت سے محروم تھی۔ وہ "بجلی" کی نعمت تھی۔ اس ترقی کے دور میں بھی ہزاروں کی آبادی والے دیہاتوں میں لوگ راتوں کو لالٹینوں اور چراغوں پر گزارہ کرتے تھے۔ مولانا نے صرف سوا سال کے پہلے دور میں ڈیڑھ درجن سے زائد دھاتوں کا بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے اور اپنے دوسرے ایم این اے کے دور میں صرف اس سوا سال میں جس میں وہ آزاد تھے۔ جیل نہیں گئے تھے۔ دو درجن کے لگ بھگ دیہات بجلی سے روشن کیے اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ مولانا بے نظیر کے جس دور میں جیل میں تھے۔ اس دور میں بھی مولانا کے نمائندے دیہاتوں میں بجلی کی ترسیل کی تکمیل پر افتتاح کرتے رہے۔ کیونکہ یہ سب سکیمیں مولانا باہر رہ کر منظور کرا چکے تھے۔ اس دور میں جس میں مولانا آزاد تھے۔ جھنگ کے دیہاتی علاقوں کیلئے جہاں ابھی بجلی کی ترسیل نہیں ہوئی خصوصی طور پر ایک کروڑ روپے کی گرانٹ منظور کروائی اور 40 سے زائد دیہاتوں میں بجلی پہنچائی۔

سکولوں کی تعمیر:۔

جھنگ کو پس ماندہ رکھنے اور یہاں کے عوام کو اپنا غلام بنانے کے لیے جاگیردار نمائندوں نے اس علاقہ کو ہمیشہ تعلیم کی روشنی سے محروم رکھنے کا منصوبہ کامیابی سے مکمل کیا ہوا تھا۔ چنانچہ اگر چند سکول بنوائے بھی گئے تو ایسے چوہدریوں اور جاگیرداروں کے بیٹھکوں کے ڈیروں پر تھے۔ جہاں پر کسی غریب کا بچہ جا ہی نہیں سکتا تھا۔ اور بچیوں کی تعلیم کا تو سوچنا بھی محال تھا۔ بعض دیہاتوں میں اپنی مدد آپ کے تحت مقامی سطح پر کچے پکے سے چند جھونپڑے سکول کے نام پر کام کر رہے تھے۔ چنانچہ مولانا نے

Scanned with CamScanner

گاؤں گاؤں سکولوں کی عمارتوں کو پختہ تعمیر کرانے کا ایسا سلسلہ شروع کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے کئی اداروں کی مدد اور خصوصی گرانٹوں سے درجنوں سکول نہ صرف تعمیر ہوگئے بلکہ ان کا عملہ بھی بھرتی ہوگیا اور تعلیمی کام شروع ہوگیا۔ یہ کارنامہ مولانا نے سابقہ ادوار میں ہی سرانجام دے دیا تھا۔ اس آزادی کے دور میں 32 پرائمری سکولوں کی تعمیر مکمل کروائی اور 24 پرائمری سکولوں کی منظور کروائی' 18 سکولوں میں تفریحی مواقع مہیا کرنے کا خاطر خواہ انتظام کیا' 12 سکولوں میں فرنیچر مکمل کروایا۔ گورنمنٹ کالج جھنگ کے ہاسٹل کی تعمیر پر 38 لاکھ روپے خرچ کیے۔ اور اس کے علاوہ دو عدد نئے ہائی سکول کی منظوری بھی کروائی جن پر بہت جلد کام شروع ہونے والا ہے۔

پختہ سڑکیں:۔

جب مولانا اعظم طارق شہیدؒ پہلی بار قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تو جھنگ کی چھوٹی چھوٹی گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوکر تالاب اور ندی نالوں کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ فیصل آباد سے آنے والی ہائی وے روڈ کی وہ پختہ سڑک جو جھنگ کے وسط سے ہوکر ملتان اور بھکر کی طرف جاتی ہے۔ اس طرح تباہی کا شکار تھی کہ اکثر و بیشتر اس سڑک پر پانچ پانچ فٹ پانی کھڑا رہتا اور آئے روز گاڑیاں پھنس جاتیں۔ مخالفین نے ایسے مقامات پر "لاوارث جھنگ" کے بورڈ آویزاں کر کے سیاہ صحابہ کو بدنام کرنے کی کوششیں شروع کی ہوئی تھیں۔ چنانچہ اڑھائی کروڑ روپے کی لاگت سے چند مہینوں میں یہ سڑک بالکل از سر نو نہ صرف بنوائی گئی۔ بلکہ جہاں جہاں سے جھنگ میں داخل ہوتے وقت مولانا کا حلقہ انتخاب شروع ہوتا ہے۔ وہاں وہاں سے تمام روڈوں کی مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ دیہاتوں میں ایسے لنک روڈ پہلی مرتبہ بنوائے گئے۔ جہاں کی آبادی غریب عوام پر مشتمل تھی کیونکہ آج تک جاگیردار طبقہ ترقیاتی فنڈز سے صرف اپنے ڈیروں اور مخصوص چودھریوں کے گھروں تک ہی پختہ سڑکیں بنواتا رہا تھا۔ چنانچہ یہی وہ وجوہات تھیں کہ جن کی بنا پر الیکشن 1993ء میں مولانا دیہاتوں سے بھاری تعداد میں ووٹ لینے میں کامیاب ہوئے۔

انڈسٹریل زون کی تعمیر:۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے اس بات کو بہت زیادہ محسوس کیا کہ جھنگ اور اہل جھنگ ترقی کے حوالہ سے بہت پیچھے ہے۔ جبکہ جھنگ کی سابقہ تحصیلیں فیصل آباد اور سرگودھا وہ جھنگ سے بہت آگے نکل گئی ہیں۔ اور انکی وجہ جو مولانا کے ذہن میں وہ صرف یہی تھی کہ جھنگ کو وڈیروں اور جاگیرداروں نے صنعتی حوالے سے دور رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے جھنگ میں بے روزگاری بھی زیادہ ہے اور تعمیر و ترقی بہت کم ہے' اس سوچ اور فکر کو مدنظر رکھ کر حضرت شہیدؒ نے انڈسٹریل زون کی منظوری کروائی اور اسکی تعمیر کیلئے 35 لاکھ روپے کی خصوصی گرانٹ منظور کروائی۔ انڈسٹریل زون کی تعمیر سے فائدہ یہ ہوگا کہ اس میں اور کارخانے تعمیر ہوں گے' روزگار کے مواقع بڑھ جائیں گے۔ اور اہالیان جھنگ تعمیر و ترقی کے حوالہ سے آگے بڑھیں گے۔ انشاء اللہ۔

سیوریج سسٹم:۔

جھنگ میں سیوریج کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ جاگیرداروں اور وڈیروں نے ہمیشہ ملکی خزانہ لوٹ کر اپنے محل تعمیر کرائے۔

Scanned with CamScanner

اور اپنے وزیروں کو لیجانے کی کوشش کی۔ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اس مسئلہ کو حل کروانے کیلئے میدان عمل میں اترے اور اپنے سابقہ ادوار میں اس حوالے سے کافی کامیابی بھی حاصل کی۔ لیکن چونکہ مولانا اکثر گرفتار رہے اور حکومتی جبر و تشدد کا سامنا کرتے رہے اب اس دور میں کچھ آزادی نصیب ہوئی تو پھر اس مسئلہ کو حل کروانے کی کوشش کی اور اس کے دائمی حل کیلئے ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کروائی۔

ٹیلی فون کنکشن سروس:۔

جھنگ کافی بڑا ضلع ہے اور دور دراز تک پھیلا ہوا ہے ایکسچینج میں موجود ٹیلی فون لائنیں ناکافی تھیں جس کی بنا صارفین کو کافی مشکلات کا سامنا تھا۔ اس بات کا مولانا شہیدؒ کو علم ہوا تو مولانا نے ٹیلی فون کی 1500 مزید لائنیں منظور کروائیں اب وہ مشکل کافی حد تک دور ہو چکی ہے۔

عوامی ٹریکٹر اسکیم:۔

جاگیرداروں نے جھنگ کے غریب کسانوں کو بھی کہیں کا نہ چھوڑا انکی زمینیں ہتھیالیں۔ املاک پر قبضہ کرلیا۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ بہت پریشان تھے۔ ایسے وقت میں مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایک مسیحا بن کر جھنگ میں وارد ہوئے' اور جھنگ کے غریب کسانوں میں عوامی ٹریکٹر اسکیم چلائی اور کئی مستحق لوگوں کو اس سکیم سے فائدہ حاصل ہوا۔

سرکاری ملازمین:۔

بطور ممبر قومی اسمبلی میاں نواز شریف کے پہلے دور میں اپوزیشن ممبران کی طرح آپ کو بھی سرکاری ملازمتوں کو کوٹہ دینے سے انکار کر دیا گیا۔ لیکن آپ نے ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ از خود مختلف سرکاری اداروں کے سربراہوں اور وزیروں وچیئرمینوں سے رابطے قائم کر کے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ جھنگ کے باصلاحیت اور قابلیت کی شرائط پر پورا اترنے والے نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے علاقہ کے ایم پی اے حضرات پر آپ نے تعلقات کے حوالہ سے زور دیا کہ وہ سکولوں کے عملہ کی بھرتی کے موقع پر صوبائی حکومت کی طرف سے ملنے والی بیسیوں سیٹوں پر مستحقین کو ترجیح دیں۔ چنانچہ اس انداز سے آپ نے سینکڑوں مستحق بچیوں اور لڑکوں کو سرکاری ملازمتیں لے کر دیں۔

بے نظیر دور میں آپ کو بیس سے زائد اہم نوعیت کی سیٹوں کا کوٹہ ملا جن پر آپ نے جھنگ کے سینکڑوں نوجوانوں سے جمعہ میں اعلان کر کے درخواستیں لیں اور پھر سب کے باہم مشورے سے زیادہ مستحق نوجوانوں میں یہ سیٹیں تقسیم کیں جن پر کوٹہ سے حاصل ہونے والی ملازمتوں کے آرڈر سپاہ صحابہؓ کے صدر اور صوبائی وزیر شیخ حاکم علی نے مسجد حق نواز شہیدؒ میں جمعہ کے موقع پر نوجوانوں کے حوالہ کیے۔ اور ساتھ بار بار اس بات کی وضاحت ان نوجوانوں سے کرائی کہ ان ملازمتوں کے عوض آپ لوگوں سے کوئی رشوت یا عوضانہ تو نہیں لیا گیا۔ مگر وہاں پر اس وقت تو کیا آج تک کوئی ایسا فرد نہیں ہے کہ جو یہ کہے کہ میرا یہ کام مولانا

Scanned with CamScanner

یادگارِ اسلاف، بطلِ حریت، مردِ آہن، شہزادہ پارلیمنٹ جرنیل ملت اسلامیہ

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید

کی بیمثال، لازوال، اور قابلِ تقلید

جرأت و بہادری کے ساتھ مظلومانہ

قربانیوں

شہادت

کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

مجلس حافظ عبید احمید ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈیٹر اسکاٹ لینڈ

Ph: 0131 229 3844
Mob: 07796 460702

HIDA" INTERNATIONAL FAISALABAD PAKISTAN, CPL# 03

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner